کہنا بجا ہے پہلے باب مین شہر کے باہر کی عمارتون کا بیان ہے دوسرے باب سے قلعہ معلا کی عمارتونکا حال عیان ہے تیسرا باب خاص شہر شاہجہان آباد کی کیفیت مین مرقوم ہے اور چوتھے باب سے دہلی اور اہل دہلی کی حقیقت مفہوم ہے چارون باب ایک مجلد مین مثل عناصر اربعہ کے مرکب ہین لیکن ہندسہ کے اختلاف سے چارون حصہ الگ الگ ہین اکثر مقامات مشہور کی نقشہ موقع پر لگائے ہین اور بعض جا پر کتبہ کے مضامین من وعن تسطیر فرمائے ہین۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مصنف نے اسکی تالیف مین کمال فکر کی ہے اور عجیب ترکیب اور ترتیب سے اسکو مرتب کیا ہے ہان ہان کیون نہو جبکہ مؤلف اسکے جناب فضیلت مآب عالی خاندان فخر دوران امیر الامرا والا دودمان سرفراز کملائے بہادر ادالدولہ

سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سی ایس آئی جج ماتحت شہر بنارس ہون

یہ کتاب پہلے سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مطبع سید الاخبار مین طبع ہوئی تھی اب شائقین کے استدعا اور مالک مطبع کی دریا دلی اور فضل ایزدی سے بحسن اہتمام کارپردازان مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور مطبع **منشی نول کشور** مین بمقام لکھنو بماہ جون سنہ ۱۸۷۶ عیسوی مطابق ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ ہجری حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر زیب دہ محفل عشاقان ہوئی امید ہے کہ ناظرین اسکی دید سے خط وافر اوٹھاوینگے اور ہاتھون ہاتھ نقد دل سے خریدار ہوکر لیجاوینگے فضل رب ودود سے مکرر طبع کی نوبت آئی اور پروردگار عالم مالک مطبع اور اہالیان مطبع کو نظر بدسے بچاوے بحق محمد و آلہ الامجاد

فقط۔

ندارد بمانند آن یادگار	برقم کهنه تاریخچے روزگار	نظر کن چه دانشوران خوبتر
بعبرت درین نامهٔ نامور	که آنان که بودند مالک رقاب	نیاید کنون نام شان در حساب
کنون خفته در زیر کوه غمے	که منجفت در سایه اشش عالمے	خبر ده که چون بند در زیر خاک
بجان حزین و دل دردناک	ز تالیف آن قصدش این نیست لیک	که الله بس هست و دیگر هوس
وگر آنکه هرکس دران بنگرد	ز مصنوع ره سوی صانع برد	بود تا که از شمع افروختن
ز پروانه جان دادن و سوختن	خدایا تو این شمع پاینده دار	جهان را چو پروانه گردنده دار

اگرچہ نظر بکمالات صوری و معنوی و تقدم رتبۂ حضرت مولانا محمد صدر الدین خان بہادر لازم تھا کہ یہ تقریظ سب تقریظون سی پہلے لکھی جاتی لیکن چونکہ حضرت ممدوح کو بسبب انعدام فرصت کے اسکی تصنیف مین توقف واقع ہوا اور زمانہ تصنیف تک کتاب کی طبع مین تاخیر کرنی باعث حرج کار تھی اسواسطے اسقاط سوء ادب واقع ہوا اور میری نزدیک یہ تاخیر ہی کتاب کے خاتمہ بالخیر ہونیکا باعث ہوئی

تمت بعون الملک الوہاب

تاریخ تصنیف کتاب از نتائج طبع جناب مولانا مولوی امام بخش صہبائی سلمہ اللہ تعالی

صنفہ سید احمد خان منصف

سنہ ۱۲۶۳ ہجری

خاتمۃ الطبع

حمد اوس پروردگار عالم کو سزاوار ہے کہ جو دو حرف کن سے اٹھارہ ہزار عالم کو عدم سی ہستی مین لایا اور رنگہای گوناگون اور ہزاران ہزار جلوہ ہاے بوقلمون کے بعد پھر وہ عدم مین لیجائیگا اور نعت اوسکی حبیب رسول الثقلین سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنھونے جن و انس کو وادی ضلالت سے نکالا اور روز جزا کو گنہگارون کے شفاعت خواہ ہونگے اور بعد سزا سے کردار کے بہشت مین لیجائینگے اما بعد درین زمان خجستہ عنوان نسخہ عجیب و غریب نادرۂ روزگار دہلی کے حالات مین کہ جسکی دید ہے نہ شنید نام ہے آثار الصنادید بہ مقبول انام ہے ہر ناظر اسکے ملاحظہ سی شادکام ہے اس مختصر رسالہ مین ایسا مضمون وسیع قلمبند ہوا ہے گویا دریا کوزہ مین بند ہوا ہے چار باب مین اس کتاب کو بیان کیا ہے آئینۂ سکندر یا جام جمشید اسکو سمجھنا روا ہے بلکہ چار باغ یا چار گلزار

کہ آزردہ دارد سر مثنوی
بمن دہ کہ آتش زند در رگم
کہ پر خون شود زان دل شہد و تنگ
ازان بادۂ خام جامے کشم
کہ نامش بود چرخ کجرو لقب
دژون دارم از چرخ پر کینہ ریش
ستمگر برو رشک بر بخت من
ہمین ست آئین باغ جہان
در آغاز بود و در آخر نبود
کہ آن را قسم کرد بجہ کمال
کہ بود ست و دون تبہ اش منصفی
رسا فہمش اندیشہ او سلیم
بداندیشش را گوز حسرت بسیر
تو آئین او ہمسار ارباب فن
کہین حلقہ در گوشش آمد بہار
صفا خیز وا زجوہر سینہ اش
ذکا را بمعان فکرتش قسم
قسم زد کتابی بار دو زبان
بگیتی طراز تو انگیختہ
دیدہ بنقش عمارات جان
خطے زو بہ بازرنگ مانی کشید
ہمانا ست دوران بکام بہشت
ستانند ز لعل نکویان خراج

بیا ساقی ای مایہ حسن و ناز
بجوشد محیط شرر از گلم
مے ناب و رجام جامے کنم
ز گردون دون انتقامے کشم
چگویم کہ بر من چہا رفتہ ست
جگر ریش و دل ریش و ہم سینہ ریش
ہمین ست آئین این تیرہ کار
کہ اول بہار ست و آخر خزان
سجالش کنی گر بعبرت نظر
ز رو ہیدہ فرہنگ فرخ خصال
نویسد اگر خامہ از راے او
خیالش مداوای طبع سقیم
ہمین میوۂ باغ ہستی دلش
طرب بخش ہمچون شراب کہن
دل او ز آئینہ شفاف تر
زمہ رونما خواہد آئینہ اش
مجالست کان را کسی رو کند
در آثار و احوال پیشینیان
شد آثار و ہلے ز نا بود بود
ز اعجاز او شہر دہلی روان
از و سرو ہنگامۂ نو بہار
دہد گر جواب سلام بہشت
نوازندۂ جان چو زلف دراز

ہمی ساغر افروز مینا گداز
نویسم دران نشہ ابیات چند
چمن زار گور نظامے کنم
کزین سست پیمان نیلی سلب
صدا آمد اگر یک بلا رفتہ است
ز بخت ستم رو بر بزبان ماسخن
تو امید صلح از مدارش مدار
ہمین ست آئین چرخ کبود
نظر کن دران نامۂ نامور
نکردہ فزدن رتبہ اش منصفی
شود شغل این سراپاے او
شدہ انس او در دلم جای گیر
پرستندۂ حق پرستی دلش
بجیب صبا خاک او نافہ بار
بصافی ز آب گہر صاف تر
ضمیرش بدرک و رسائے علم
قبولش اگر سید احمد کند
تماشاے رسم کہن ریختہ
مگر ساخت تمثال دہر وجود
نقوشش کہ شلش نہ آئی کشید
سراپای او چون سراپای یار
نظر سوی او سوز دل را علاج
چو تقریر آزادہ معجز طراز

حرفی ہست گلو گیر و زمزمہ بیانش بالا نشینی نوای قمری جوابی ہست دلپذیر خردہ کاری طراح خامہ اش جواہر عرض ہزار صفحہ را از پردہ یک نقطہ جلوہ تواند داد و وسعت حوصلہ دستگاہش تنگی ظرف حباب را باکشاد جبہہ ہزار محیط مقابل تواند نہاد نشو و نمای ریاحین بہار با سنبل سانی زبان قلمش بر طبع ارباب نظر خوردہ و طراوت اوراق نسرین با تازگی عبارت نامہ اش از نم شبنم عرق کردہ گنجینہ ضمیرش چون لوح تقدیر مخزن جواہر اسرار و خامہ اندیشہ اش چون او امر قضا متصدی ظہور آثار ہم کثرت را از فیض صحبتش گرمی ہنگامہ چہرہ کشا و ہم وحدت از اثر تجریدش جامہ ساز تعلق قبا ؛

برخاتم جم خط نگینش / بام در کبر بار نشینش
بر بارگہش ز مہر پر نور / صد سجدہ دیگ نظارہ از دور
بر فرق مراتب کمالش / گردندہ سپہر از جلالش
مالیدہ برت غبارش از راہ / تا گشت چراغ ہفت خرگاہ
سر سودہ بر آستانہ او / تا شد فلک آشیانہ او
طبعش کہ بہاد بہ سخن را / گل کردہ بہار صد چمن را
کوک از نفسش چہ بانگ بلبل / ہر حرف بہ پردہای صد گل

جاہش کہ بہ بخت کام دادہ / رفعت بہ سپہر دام دادہ
ہر گرد سرای دولت او / بنشیند فلک بہ خشت او
عقلی کہ چراغ دل فروزد / زین خلوت آب گل فروزد
خورشید کہ ذرہ بلندیش / بار است لبان ارجمندیش
رفعت کہ بفرق ہست نز نگام / جست از در بارگاہ او کام
آید بہ نواز خامہ او ؛ / چون پردہ کسار نامہ او ؛
بی پردہ برنگ چشم عشاق / گلدستہ صد چمن با وراق

سپہر کمال را اوج و محیط افضال را موج کوکبہ آرای عزایم بلند مرحلہ پیمای مدارج ارجمند طراز مسند افتخار جواد الدولہ سید احمد علی خان بہادر کہ امروز جار بالش منصب منصفی این سواد بلاد از وجودش بہ سریر سلیمان نازش دارد دماغ اندیشہ منیار و فکر افسردہ ایجوشش می آرد اگر گرد تعصب بزنگ آینہ انصاف نباشد و زنگ آمیزی اعتساف نقش بے اعتباری نتراشد راہ این تحقیق تواند شگافت و لنگر این منزل تواند یافت کہ سایہ پروردگان گلشن قدس تا بہ تردد جادہ خیال خو کردہ اند جای نفس راست کردن بہ ازین سہ منزل آسایش بکیفت نبادردہ اند قدرت رہم در ایجاد تدبیرش وا ماندہ تر از سعی مایوس جرات تصور رسائی منشاش نارسا تر از پای مجبوس نسرین را با شگفتگی عبارتش برگ برگ بی دست از شبنم در زیر دندان حسرت و لالہ را با رنگینی معانیش بر داغ جگری ہست افروختہ دامن زمین سامانی غیرت طرہ سنبل با آتش رشک سطور ریشہ دوان مو ہمی در پیچ و تاب و موج سبزہ از باد غیرت ریزش چون موجہ آب در اضطراب رشتہ غلولش از طراوت الفاظ رگ ابری است طوفان خیز و در آتش ریزش تیز تر معنی تا شیش برقی است آتش انگیز معانی او اثر از مباحث معاملین آئینہ

جیسا ہمت خان فن نغمہ مین اپنا مثل نرکھتا تھا یہ صاحب کمال بین نوازی مین اپنا نظیر نرکھتا تھا ہمت خان کے ساتھ
دوسری اور چوبیسوین حضرت موصوف مرحوم کے روبرو دی صحبت بین نوازی سے گوش شوق کو ممنون اور سامعہ
تمنا کو مرہون کرتا تھا چند سال گذرے کہ عالم فانی سے عالم باقی کو راہی ہوا

میر ناصر احمد

والد انکے سادات عظام سے تھے اور اتفاق زمانہ سے ہمت خان مرحوم موصوف کی دختر باختر سے منسوب ہوئے
چونکہ اس صاحب کمال نے اپنے ناناے مرحوم کی صحبت مین رشد و بلوغ بہم پہونچایا اوسکی فیض تربیت سے فن
موسیقی مین یکتاے عہد ہوگیا وہ مغفور فن نغمہ سرائی مین مشہور روزگار رہتا یہ یکتاے زمانہ نغمہ سرائی اور بین
نوازی دونو مین معروف روزگار ہوا اور ان دونو کامون کو ایسا کیا کہ گوش اہل روزگار نے لحن ترانہ ہاے
سابقین کو فراموش کیا اور کلاے دہر کو یہ اعتقاد ہے کہ جیسا ان چیزون کو انہون نے برتا اساتذہ سلف کو
مجال نہ تھی کہ ایکے عشر عشیر پر بھی قادر ہو سکتے اپنے نانا کی وفات کے بعد بدستور قدیم حضرت خواجہ محمد نصیر صاحب
مرحوم کے سامنے یہ بھی نغمہ سرائی اور بین نوازی اونہین دونو تاریخون مین کرتے رہے اور بعد اونکی وفات کے
حضرت سراسر افادت جانشین شاہ محمد نصیر غفر اللہ لہ شرف خلف یادگار سلف مولانا و بالفضل اولانا مولوی یوسف علی
کے سامنے جو لائق سجادہ نشینی خاندان موصوف بل اس امر کے واسطے الیق ہین وہی مجلس اس کامل کے وجود سے
مزین ہوتی رہی اب گردش آسیاے گردون سے بتقریب تلاش رزق نواح صوبہ اودہ کی جانب روانہ ہوگیا ہے

بہادر خان ستارزن

فن ستار نوازی مین یگانہ روزگار اسکے صداے درد پرور تصویر کا عالم بہم پہونچاتے تھے یہ فقرہ کہ مرغ از
طیران و آب از جریان باز دار د اسی ماہر کامل کی ذات پر صادق آتا تھا پانچ چھ برس کا عرصہ ہوا کہ عالم باقی کیطرف سفر اختیار کیا

رحیم سین ستارزن

یہ صاحب کمال اشرف اولاد میان تان سین ہے صداے تار اسکی ستار کی الحان داودی سے خبر دیتی ہے چھہ
راگ اور چھتیس راگنی اسکے تار ساز کے بال باندھے غلام و کنیز ہین نواب فیض محمد خان والی جھجر نے کمال قدردانی
سے اپنی ملازمت مین رکھا تھا اور بعد اوسکی وفات کے نواب فیض علیخان مرحوم نے کہ بذریعہ وراثت والی اوس
ریاست کا ہوا بدستور قدر شناسی اس زبدہ کملا کی عمر کی کرتا رہا اب جو وہ ریاست عبدالرحمن خان پسر نواب مرحوم
تک منتقل ہوئی یہ رئیس بھی اس صاحب کمال کی قدردانی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کرتا واقع مین اسکے

فن تصویر مین نہایت کامل اور اقران و امثال سے اس کام مین گو سے سبقت لیگئے قرۂ چشم حور اگر انکا موقلم بنے بجا ہے اور بیاض گردن پری اگر انکا صفحہ ہو تو زیبا ہے کل نقشہ اس کتاب کے فیض علیخان موصوف اور انکی استعانت سے مرتب ہوئے ہین کام ان نقشونکا نمونہ انکی صنعت کا ہی

محمد عالم

اوستاد فن ہی اور اس امر کی دقایق سی آگاہ وضع قدیم کی تصویر جیسی اس سرگروہ اہل کمال کی قلم سی کھینچ سکتی ہی اور کی مجال نہین

ارباب موسیقی

ہمت خان

بار بد انکا شاگرد کہین اور نکیسا اسکا تلمیذ کمترین یہہ زبدہ کملاے روزگار اس صناعت مین اپنے عہد مین کوس لمن الملکی مارتا تھا سب ارباب نغمہ اسکے نام سے اپنا کان پکڑتے تھے دُھرپد کے گانے مین اسکا نظیر نہ تھا اگر تان سین زندہ ہوتا تو انکی شاگردی نہ کرتا اور اگر بیجو باورا قید حیات مین ہوتا خط غلامی لکھ دیتا ہر چند اطراف عالم سے روسا ذوی الاقتدار اور راجہ ہاے عالی تبار نہایت آرزو سے بطمع زر خطیر خط لکھ کر تمنا کرتے تھے کہ یہ صاحب کمال قصد اون کی ملازمت کا کرے باستعانت استغناے خداداد جو ارباب کمال کے لوازم ذاتیہ سے ہے تمام عمر اونکی طرف مونھہ نکیا اور دلی سے قدم باہر نرکھا جو نغمہ سرا کہ ممالک دور دست سے مدعی اس فن کا ہوکر وارد شاہجہان اباد ہوا اسکی ایک تان کے سنتے ہی نہ تال کی خبر رہی نہ سُر کی اور اوسکے قدم کی خاک کو اپنی انکھہ کا کحل الجواہر بنایا حضرت بابرکت شاہ محمد نصیر صاحب مرحوم سجادہ نشین خلافت حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ کے سامنے بنابر رسم مستمرہ کے دوسری اور چوبیسوین ہر مہینے کو مجلس نغمہ گرم کیا کرتا تھا اور در و دیوار اسکی الحان داودی سے مست ہو جاتے تھے اور از بسکہ درد باطن اور لذت فقر کی چاشنی اس مستغنی الاوصاف کے گلو ی حال مین پہونچی ہوئی تھی اوس نغمہ کو ایک اور ہی کیفیت بہم پہونچی تھی اور یہہ کلام مولوی روم علیہ الرحمۃ بشنو از نی چون حکایت میکند ٭ واز جدائی ہا شکایت میکند ٭ کز نیستان تا مرا ببریدہ اند ٭ از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند ٭ اسی ماہر کامل کے نای گلو کی شان مین صادق آتا تھا عرصہ چند سال کا ہوتا ہے کہ اس عالم عنصری سی انقطاع نام کیا اور بزم جنت مین خرامان ہوا

راگ رس خان

فن بین نوازی مین یکتاے روزگار اور یگانہ شہر و دیار اوسکی بین کا ہر تار شیرازہ کتاب معرفت تھا

کمال ہی صفحہ روزگار پر بہم پہونچے ان اسد علی کل تسی تدبیر مدت دراز ہوئی کہ اس جہان فانی سے راہی ہوئے

پنڈت ستنکر ناتھ

خط شکستہ مین شاگرد رشید تھے مولوی صاحب ممدوح کے اور بعد ان حضرت کے ان سے بہتر شہر شاہجہان آباد مین کوئی نہین ہوا اور نہ اب ہے چھہ سات برس کا عرصہ ہوا کہ جہان فانی سے راہی ہوئے - + +

بدر الدین علی خان مہر کن

خط نستعلیق لکھنؤ مین شاگرد ہین سید امیر صاحب مرحوم کے اور مہرکنی کے فن مین تمام ہندوستان مین اس سرگروہ اہل کمال کا نظیر نہین [illegible] علی الخصوص نواب گورنر جنرل بہادر کی اسی یگانہ روزگار کی ارادت ہے کہ جو دائرہ انکی قلم سے نکلتا ہے ہزار حرف انکی نگاہ مین [illegible]

مصوران

غلام علی خان

مصور بے مثل و مانند و پیکر آرای بی شبہ و نظیر رنگینی از رنگ مانی انکے نقش سادہ کے مقابل خجل اور ارژنگ کارنامہ بہزاد انکی سیاہ قلم کے سامنے منفعل نقاش بہار نے ہرچند تصویر چمن کی لعلی شقائق اور سفید آب نسترن سے بنائی انکے گروہ بو نقش و نگار کے آگے رونق نپائی ایسا قادر اس فن مین صفحہ روزگار پر نہین پیدا ہوا کہ دیدہ نرگس کی تصویر بینا اور زبان سوسن کا نقش گویا بنا سکتا ہے غنچہ انکی چمن تصویر کا بویا اور مردم چشم انکے مرقع تہ مین آشنا دیدہ مصور کے پردہ پر کرہ عالم کی تصویر اسطرح بنائی کہ منجمان رصد بند گردش افلاک و اوضاع کواکب کو تفصیل اسمین مشاہدہ کر سکتے ہین اور نقطہ موہوم پر نقشہ کون و فساد کا ایسا کھینچا ہے کہ فکر حکیم استحالہ اجسام اور تکون موالید اور حصول ترکیب اور تغیر فصول کو کماہی اس سے دریافت کر سکتا ہے گل کی نرمی اور خار کی درشتی انکی تصویر سے مشہور حیوان کی حرکت اور نبات کا نمو انکے نقش سے

فیض علی خان

کہین برادر حقیقی ہین غلام علیخان موصوف کے مانی انکا قلم سید و صدف دار اور بہزاد انکی طرح کا چربہ نگار شمع انکی تصویر کی بزم افروز اور آتش انکے نقشہ کی عالم سوز از بسکہ مزاج صلاح و تقوی کیطرف بہت مائل ہے جاندار کی تصویر سے تائب ہو کر فقط نقشہ مکانات پر قناعت کی سبحان اللہ اس کام کو اسطرح سے سرانجام دیا اور اس کو بالانجام پہونچایا کہ بیان اسکا احاطہ تحریر سے باہر ہے

مرزا شاہرخ بیگ

مرزا عبد اللہ بیگ

شاگرد ہین سید محمد امیر صاحب ممدوح کے انکے رتبہ کو نستعلیق نویسی مین بعد آغا صاحب کے کوئی نہین پہونچ سکتا سوائے اسکے اہلیت اور سعادت مندی جو انکے مزاجمین ہے قلم دوزبان کی طاقت نہین کہ اوسکا بیان کر سکے

امام الدین احمد خان

فرزند ارجمند نواب دبیر الدولہ خواجہ زین العابدین خان بہادر مصلح جنگ اور نستعلیق نویسی مین شاگرد ہین اخوند عبد الرسول قندہاری سلمہ اللہ تعالے اور سید محمد امیر صاحب موصوف کے ہاتہہ انکا ایسا قابل ہے کہ تہوڑی سی محنت اور زمانہ قلیل مین اپنے اقران امثال سے قصب السبق لیگئے

محمد جان صاحب مرحوم مغفور

شاگرد میر کلن خوشنویس بے بدل اور خوش قلم بے نظیر تہے جب تک یہہ قید حیات مین تہے انکے سامنے کسی خوشنویس کو یارائے دم زدن نتہا عرصہ چندہ بیس برس کا ہوتا ہے کہ روح پر فتوح کو عالم فانی سے رہا کیا اللہم غفر لہ

اخوند عبد الرسول قندہاری سلمہ اللہ تعالے

یہہ برگزیدہ اہل کمال متوطن ہین قندہار کے اور عرصہ چند سال سے بود و باش شہر شاہجہان آباد کی اختیار کی ہے اور اس خاک پاک سے ایسی دلبستگی بہم پہونچائی کہ گویا یہین کے ساکن تہے اور حب وطن کو ایکقلم دل سے بہلا دیا خط نستعلیق مین شفیعائے زمانہ

حافظ کلو خان صاحب مغفور

خط نسخ مین استاد یگانہ اور مشہور زمانہ اس خط کو شان یاقوت پر لکہتے تہے بلکہ یاقوت کو انکے سامنے یاقوت حجر دار کی مانند کچہہ قدر نہ رہی تہی عرصہ چند سال سے عالم باقی کی طرف خرام کیا انا للہ وانا الیہ راجعون

میر امام الدین سلمہ اللہ تعالے

خط نسخ مین استاد ہین سلطان عصر حضرت ظل اللہ سراج الدین محمد بہادر شاہ کے اور خط نسخ کو قاضی کی شان پر لکہتے ہین اور باتفاق زبان خلائق یہہ ہے کہ اس شان پر ان سے بہتر کیا اس سے آدہا بہی لکہنا محال ہے

مولوی حیات علی صاحب مغفور

خط شکستہ مین وہ کمال بہم پہونچایا تہا کہ اونکے ہر حرف کے خم و پیچ سے زلف خوبان شکستگی وام کرتی تہی اور خط نستعلیق مین ایک شان نئی اختراع کی تہی اور طرفہ یہہ ہے کہ اوس شان کی صد ہا کتابین مختصر اور مطول اونکی قلم اعجاز رقم سے نکلی ہوئی ہین کہ ہر حرف اون کتابون کا ایک قطعہ شمار مین آتا ہے قدرت خدا کی ہے کہ ایسے مرد

حافظ عبد الرحمن خان احسان

سخن سنج دقیقہ گزین معنی رس خوردہ بین کا نہ جہان فریادان حافظ عبد الرحمان خان احسان استعداد کتابی نہایت اور تحقیق مصطلحات نہایت ریختہ گوئی کو کمال اور زبان اردو کو نہایت جمال بخشا ساٹھہ ستر برس کی مشق سخن دلالت کرتی ہے کہ کیسا ملکہ اصناف سخن مین بہم پہونچا ہوگا صنعت تجنیس و اشتقاق بیشتر انکے کلام بلاغت نظام مین مستعمل ہے اور حق یہہ ہے کہ ان صنعتون کو اپنے سخن مین اچھی طرح سے نبھایا ہے قلعہ معلی مین بیشتر سلاطین انہین کے شاگرد ہین باوجود ضعف پیری کے سخن مین ہنوز شوخی جوانی کی موجود ہے چند شعر انکے بطریق یادگار لکھے جاتے ہین

اشعار ریختہ

وہ دن سے ہین جدا ہم اور مگر ہے حسن اسکا
کسی کا کام ہمیشہ بنا نہین رہتا
مین تو اوس نوجوان پہ غش ہون
بیید کہتا ہے کسو سے کوئی دانا دل کا
میرے تئین ہی بس نیند آئی تو اب

ایک سو طرح کا صدمہ اس درمیان مین گیا
تلوے لگتی ہی جتنی گلے تو بھول گئے
ہاے عالم تری جوانی کا
ہو وہ مرید آبلہ پای عاشقان
سیہ اپنی چشم پوشی دیکھتا ہا
ناصح کی موںنہ کو آن سے کوئی نہ سی گیا

کہان وہ گریہ وہ نالہ وہ جان بلب تنہا
وگرنہ یاد تھین مجکو شکایتن کیا کیا
سخت نادانی کی احسان جو کہا عاشق ہون
پانی پہ ٹھہری کیونکہ نہ بستر حباب کا
یار دسبھون کو میرے گریبان کی فکر ہے

خوشنویسان

جناب سید محمد امیر سلمہ اللہ تعالے

یہہ جناب سادات کبار سے ہین خط نستعلیق کو اس عہد زمان مین انکی قلم کی صداے صریر نے مثل صور ثانی کے دوبارہ زندہ کیا ہر دائرہ حروف کا انکی اوصاف حمیدہ کی ذکر مین سراپا دہان اور ہر دلالت الفاظ کی انکی محامد حمیدہ کے بیان مین سراسر زبان انکی خوشنویسی کے دور مین میر عماد کی خوشنویسی پر اعتماد نہین رہا اور انکی صافی کے زمانہ مین آغا رشید شیدہ ہوگیا باوجود کہ درشتی پنجہ اور پختگی مین کوئی انکا نظیر نہین جسپر بات یہ ہے انکا ایسا سبک ہے کہ قلم کو ایک آن مین ہزار حرف لکھنا اور پھر اوس خوبی کے ساتھہ گویا کرنا ہے

جناب آغا صاحب

یہہ صاحب کمال شاگرد رشید مین سید امیر جناب موصوف کے اور اس فن مین ایسا کمال بہم پہونچایا کہ اوستاد کو انکی کمال پیکمال ناز ہے اور اس فن کی تکمیل کے سبب سے اساتذہ سلف سے ممتاز ہین علاوہ اس کمال کے فن کتبہ نویسی مین ہی انتہا ان روزگار سے گوی سبقت لیگئے ہین اور اہلیت اور صلاحیت ایسی ہے کہ جسکا بیان نہین اور وہ اعتقاد کہ انکو اوستاد کی حقیقت کہتی ہین خامہ و زبان کی مجال نہین کہ لکھ سکے

اگر جہلم کو بھی آیا تو ہم جانیں کہ اب آیا
ہاتھ تو ہلکا پڑا اچھا یار کے شمشیر کا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اوسکے نہیں تھمتا
ٹھہر جا ہے اونکی آئینہ میں یہاں کل جا صلاح
بدگمان وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس
مر گئے پھر بھی تغافل ہی رہا آنے میں
کیا جانے کیا لکھ دیا اوسنے کیا اضطراب میں
ہاں تامل وہم ناوک فکن خوب نہیں
ہر وہاں رقیب ہو تو جہنم سے کم نہیں
عبث تم اپنا رکاوٹ سے منت پائی ہو
ورنہ ہے زہر تو ہر طرح گوارا ہمکو
رخصت زندان جنون زنجیر و رکھ کے کاہے
ہوتا ہے ترقی ہے دجلہ کو یہاں تلک آئی ہے
قطرہ قطرہ آنسو جسکے طوفان بعنوان شنید ہے
سو بھی اگر تا سر مژگان جا سے پھیر گئی
وہ اپنی سینہ میں ہے آہ آتشیں ای ذوق
جلی تھی جو ہے کسی پہ کسیکی آن لگی
کہتے ہیں لوگ موت تو سب جا ہی جائے
رسکے میں ضبط ہنسی دیکھوں عیش ناز جی اپنی
ہو پرش گریہ کا مرے تم کچھ ہو تو جو ماجرا
دہن کا ذکر کیا یہاں سر ہی غائب ہے گریبان سے
یہاں تک ناتواں ہیں ہم گذر جائیں اگر جاں سے

تامل کیجیو ذوق تیغ دیکھنے کیا ہو
زخم پر قسمت سے میرے کارگر اچھا ہوا
دل تو سے لگتے ہی لگیگا حوریان عدن سے
ای جان بر لب آمدہ تیری ہی کیا صلاح ہے
نہیں تدبیر کچھ بنتی پڑے سر کو ٹیکتی ہیں
بیوفا ہو جسے سہہ کیا وہ ہے ہیجا فی نہیں
وہ غبار سے پر مری کسوقت آئی دیکھنا
ابھی جہاتی مری تیر ونہی جیسی خوب نشتر
دیکھا دم نزع دل آرام کو
وہ لب پر آئے ہنسی دیکھو مسکراتے ہو
تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا امیر اکھیلا سے ہے
وہ نہ آئی رات ہمکو ضد سی بخت خفتہ کے
پارہ پارہ دل ہی جسمیں تو وہ تو وہ حسرت ہے
زخمی ہیں ہوا ہوں تری دزدیدہ لطف سے
کہ برق دیکھو تو فی النار و السقر ہو جائے
الفت کا نشان جب کوئی مر جائے تو جائے
پر تیری پاس اوسکو بھی کوئی کھا جائے ہے
زخم دل پر کیوں مری مرہم کا استعمال ہے
چادر آب روان موں پر مری رومال ہے
فلک کیا فتنہ سازی میں ہو ہمسر چشم فتان سے
اوٹھائی نور لاشہ کو ہماری دست مژگان سے
دم شمشیر قاتل ہے بھی اخر جا بجا ہے زخم میرا

کہ اتنک ذبح کرنیکا نہیں قاتل کو ڈھب آیا
لکھی اس خط میں کہ ستم اوٹھا نہیں سکتا
باغ ہستی سے چلا ہوں یہ یہاں چھوڑ کر
مجھمیں کیا باقی ہے جو دیکھی ہے تو انکی پاس
نہ دل چھوڑے ہے اوسکو اور نہ ہم دل چھوڑ سکتے ہیں
خط پڑھکے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
جب کہ اوٹھا عالم میری اقربا کہتی کو کچھ
اوس حور وش کا گھر مجھے جنت سی سوا ہے
عید ہوئی ذوق دانی شام کو
کھانی پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہمنے
ایمان کی کہیں ہے گی ایمان ہی تو سب کچھ
کون وقت ای وای گذرا دلکو گھبراتی ہوئی
بچ گیا آخر جگر زنجیر کھٹکا تے ہوئے
قسمت برگشتہ دیکھو ایک نگہ بھی تھی ادھر
جانیکا نہیں چور مری زخم جگر سے
نگہ کا وار تھا دل پر پھڑکنی جان لگی
یہ درد سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے
ذکر کچھ چاک جگر سینی کا سن اپنے
مشک اگر مہنگا ہے تو کیا لونگ کا بھی کال ہے
زبان پیدا کرو جوں آسیا نہ ہی میں سکاں ہے
گرا تھا یہ بھی اشک سرمہ آلود اوسکی مژگان سے
صراط عشق پر از بسکہ ہو ثابت قدم میرا

یہ عالم اوسکے خط سبز نے دکھایا ہے	کہ جسکو دیکھ کے عالم نے زہر کھایا ہے	شوق نظارہ تیرا کھینچ کے لایا تھا اسے
اگرچہ تھی تپ عشق بادتین سلاسل بھاری	دیکھ لیتی جو ادا تیرے کیا ٹوٹتے ہاتھ	لیلی الیاسہ تو تھا پردہ محمل بھاری
ولا کیا موں بھلا زلف چلیپا کھڑے سے	تیری کچھ کا نہ گرہ مین ہو تو سودا ٹھہرے	جنبش لب یہ قیامت ہے کہ جی اوٹھے ہیم
آج ایک بات مین تم رشک مسیحا ٹھہرے	دل یہ کہتا ہے کہ مت یاد بتان دل آزار	چھیڑ لیلیکا سے پھر آپ فراد دیکھیں گے

دریدہ دہ آنکھ یاد سے ترقی ہر رات سے — تار نگہ کو رشتہ ہے چاک تنات سے

شیخ ابراہیم ذوق المخاطب بہ خاقانی ہند

شاہ کشور سخنوری مالک رقاب مملکت معنی پروری والی قلمرو تکمیل و اکمال موسس اساس فضل و افضال جامع دقائق حلال مشکلات سخن قادر الکلام زبدۂ کملاے انام مرجع مآرب ارباب شوق شیخ محمد ابراہیم ذوق عہدۂ استادی سلطان عصر محمد سراج الدین بہادر شاہ سے ممتاز اور پیشگاہ سلطنت سے خطاب خاقانی ہند سے سرفراز ہین مشق سخنوری اس رتبہ کو پہونچی ہے کہ کوئی بات اس صاحب سخن کی غالب ہے کہ پیرایہ وزن سے معرا ہوگی ہرگز اور خوبی کو غزل ایسی ہی اور قصائد ویسے ہی غزل گوئی مین سعدی و حافظ و قصیدہ مین انوری و خاقانی مثنوی مین نظامی گو اگر اس سخن گو کی شاگردی سے فخر ہو تو کچھ عجب نہین شمار انکے اشعار گوہر نثار کا بجز عالم الغیب کے اور کوئی نہین کر سکتا دقیقہ سنجان روزگار یہی کہا سکتے ہین کہ جسکا کلام وحی نظام فخر متقدمین اور شرف متاخرین ہو اوسکی ذات فائض البرکات نہی نوع مین کسقدر فضل و شرف رکھتی ہوگی اسقدر جامعیت کہ فصاحت عبارت اور متانت تراکیب اور تازگی طرز اور جدت معنی اور غرابت تشبیہ اور حسن استعارہ اور خوش اسلوبی کنایہ اور لطف تلمیح اور پاکی الفاظ اور تنکدستی کلمات اور لسبت قافیہ اور نشست ردیف اور نظم دلنشین کلام اور حسن آغاز و انجام ایک جاے مین جمع ہین متقدمین سے متاخرین تک کسی اور فرد بشر کو حاصل نہین ہوئی اگرچہ اصناف سخن خصوصاً غزلیات اور قصائد سے دفتر دفتر ہے اور ہر شعر نقطۂ انتخاب سے مزین لیکن اس مختصر کا حوصلہ تاب نہین لاتا کہ اونکو درج اوراق کر کر ارباب شوق و اہل فضل کی خدمت مین گذرانون سواسطے بشتی نمونہ از خرمنی چند شعر ہدیہ نظر شائقان کمال کے کرتا ہون ؛

اشعار ریختہ

ہم رہین اور سایہ تیری کوچہ کی دیوار تلکا	کام جنت مین ہو گیا ہے گنہ گار دلکا	مجکو ہر شب ہجر کی ہو ذ لگی جون روز محشر
مجسے یہ کسدن کے بدلے آسمان لیویگا	مذکور تیرے بزم مین کسکا نہین آتا	پر ذکر ہمارا نہین آتا نہین آتا
کبھی ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا	کبھی جو مجسے کہے تو پیئے لہو میرا	لبون پہ جان عبث ہے منتظر وہ شوخ کہتا ہے

شاہ نصیر رحمۃ اللہ علیہ

یگانہ سخن سنجان روزگار فرید عصر وحید قرون واوار پاک نہاد وصافی ضمیر یعنی شاہ نصیر رحمۃ اللہ علیہ شعرای قدیم شاہجہان آباد سے تھے شعر ریختہ کو بطرز صاحب مدعا اکثر فرماتے تھے مشکل زمینون کیطرف جسمین سخن طرازون کو قدم رکھنا دشوار ہوتا بیشتر توجہ کرتے اور حق یہہ ہے کہ اون زمینون مین سیر غزل تو سب ایک قصیدہ بلکہ دو غزلہ کمر کرتے اور اکثر ابیات غزل بیت الغزل ہوتی باوجود اسکے کہ علم شعر سے بہرہ کم تھا لیکن جن زمینون مین وہ قدم رکھتے اور اونکو بزور طبع خداداد سرانجام دیتے مدعیان کمال کو مجال ہوتی کہ اوسمین جرات کرین اکثر ریختہ گویان شاہجہان آباد نے کہ اپنے زعم مین کوس لمن الملکی کو بلند آوازہ کرتے ہین اور اہل حالین اونہین سے تلمذ کیا تھا گو بعد مدت مشق کمال کو پہونچکر کبھی مباحثہ اور کبھی طنز وتشنیع پر مستعد ہوئے اشعار آبدار اس ہشیر وسخنوران روزگار کے دو لاکھ سے زیادہ ہین اور یہہ بی مبالغہ واغراق ہے صدہا آدمی جو کچھہ کہا نقل کرتے اور بتقریب مشاعرہ صرف اونہین سے غزل کہوا لیتے تھے ہر ایک دیوان اپنے اپنے نام کا مرتب رکھتا ہے اپنی زندگی مین ترتیب دیوان کیطرف توجہ نکی اونکی وفات کے بعد مہاراج سنگہ نامی ایک شخص نے کہ اونکا شاگرد ہے جسقدر ہاتھ لگا جمع کرکر ایک دیوان ترتیب دیا ہے اس پر بھی پچاس ساٹھہ جزو سے کم نہین دو بار لکھنو مین تشریف لیگئے اور سامنے مرزا قتیل کے مصحفی اور انشا اللہ خان کے ساتھہ لباہلہ مشاعرہ آراستہ کیا تین بار حیدر آباد کو گئے اور وہان کے رئیس نے نہایت قدردانی سے ہر بار ہزار ہا روپیہ کا سلوک کیا خصوصا راجہ چندو لال نے کہ اوس سرکار کا مختار کل اور مرد سخن فہم اور قدر شناس اہل کمال تھا اس بزرگ کو مالامال کر دیا تیسری بار چونکہ خمیر اونکا وہین کی خاک سے تھا شاہجہان آباد کو آنا نصیب نہوا اور اوسی سرزمین مین وفات پاکر مدفون ہوئے اونکے انتقال کو آٹھہ سات برس کا عرصہ ہوتا ہے ہرچند اسقدر ذخیرہ مین سے قدر ہی کا لکھدینا نازیبا ہے لیکن احترازا عن الاطناب یہان چند اشعار پر کفایت کی جاتی ہے

اشعار ریختہ

پشت لب پر ہے یہ تیرے خط ریحان لیا
نرہا دیہہ دشمن ہے تیری جان کا ہوبا
لاکان وتیر منظر ربط تھا مجھے اوس سے
روح تھی کسکی یہ بنیا می میں بند
بھوبنا اوس سرخ رو وشنج جھلیان نکھین قدم
اس دوستی کو اپنی بالا ہی طاق رکھو

موہنہ تو دیکھو لکھے یاقوت رقم خان آیا
قیامت آپ کا قد اونسکے دلپذیر ہوا
جب اوسنے آپ کو کھینچا میں کھینچ شستہ گیر ہوا
قدم نہ رکھ سر سے چشم تر آب آگ گھر مین
گھٹا مین جا بیٹھ سو بار جہانیان دکھیز
دیکھو دلمین کیون جگہ اس آہ بی تاثیر کو

نکلی تھی دم تیشہ زنی سنگ سے آوازہ
چھڑی سے سرو چمن ہوا فقیر ہوا
خود بخود طاق سے شیشہ جو گرا ای ساقی
بھرا ہے نوح کا طوفان حباب کے گھر مین
سب سے لاکا ابرو ہم سے نفاق رکھو
جسمین پیکان ہی نہ رکھا ہے کیا اوس تیر کو

افروز ستبان مضامین ارجمند محک امتحان طبائع موزون میر نظام الدین متخلص ممنون خلف ملک الشعرا امیر قمر الدین منت پیشگاہ خلافت و بارگاہ سلطنت دار السلطنت سے مخاطب بخطاب فخر الشعرا سخن مین ایک طرز تازہ کو ایجاد اور رایات بلند کو معانی ارجمند سے اباد کیا متانت کلام اور صفائی عبارت اور تازگی مضمون اور غرائب تشبیہ اور نوی استعارات جیسے اس سرکردہ اہل کمال کے سخن مین موجود ہے کسی اہل فن کے سخن مین متصور بھی ہے انکی ریختہ کو فارسی اور اردو کو دری کر دیا انکے قصیدہ کے سامنے قصائد قدما کو رتبہ ہے اور نہ انکی غزل کے آگے غزلیات متاخرین کو مرتبہ نثر اونکے سخن کا گوہر ابدار اور ہر لفظ انکے کلام کو لولوی شاہوار طبع بلند اونکی دریای ذخار ہے اور خامہ معنی طراز ابر گوہر بار موہبت فیض حقیقی سے مرتبہ اس یگانہ روزگار کا مستغنی ہے اس سے کہ قلم اونکی تعریف مین کچھ لکھے یا زبان اونکی توصیف مین کچھ کہے بے تکلف تشریح بدن اشعار کے باب مین جالینوس اور نگہبانی چراغ معنی کے داسطے طبیعت انکی فانوس عرصہ تین برس کا ہوتا ہے کہ اس جہان ناپایدار سے رخت سفر کو باندہ کرای جنت ہوئے کسی شاعر نے یہ دو شعر اونکی تاریخ وفات مین پایا ہے تاریخ پیر ممنون از جہان بگذشت و نزد عالمی ÷ زندگی را از ممات او بود حکم ممات ÷ سر بجیب فکر بردم گفت ناگہ پیر عقل ÷ شاعری شیرین زبان شد تاریخ وفات ÷ یہہ چند شعر ان سے بطریق یادگار لکھتا ہون تاکہ معلوم ہو متانت عبارت اوسی سے کہ جو ان اشعار مین ہے اور صفائی کہ جو ان آبدار

اشعار

برا مانیے مت مرے دیکھنے سے
کیا تو نے غبار ای چرخ ہمکو کس کے راہ کا
ہاتھ مین جنبش محمل کے عنان ہے انکی
دل گرفتہ سینے مین سمانا تھا
لے لیا بوسہ تو اوسنے دہن کیا کیا کیا
کچھ کم رگ بسمل سے نہین تار کفن کا
ممنون قضا نے ہمکو دیا کیا لعبر دل
غضب صورت ہوا ان آباد یکھکر آج
بس خانہ زور آزمائی ہو چکی
صلح کیجے بس لڑائی ہو چکی

تمہین حق نے ایسا بنایا تو دیکھا
قرابن ناز نقش میرے دیکھکر کہا
ورنہ جہان کسکو سر آبلہ فرسائی تھا
صبح تک کیا کیا نہ مجکو تھی سما جتہای شوق
بیان گنہ سے بھی زیادہ ہے مزا تقریر کا
بدگمانی سے ڈرا اور نہ لیا تیرا جو نام
سودہ بھی نذر کاہش و تشویش ہو گیا
یون تو ہی وہ فرشتہ خو لیکن
دلبرون سے ہاتھا پائی ہو چکی
تفاوت قامت یار اور قیامت مین ہے کیا مومن

اوٹھی سو شور محشر گرد ہو بہالی کے جنبش مین
گردن پہ کسکی خون ہے اس بیگناہ کا
عمون کی گر یہی بالیدگی ہے تو آخر ÷
رات رکھکر رو برو صفحہ تیری تصویر کا
بیتابی دل تیری شہیدونکی کہان جائے
دیکھنا بوسہ کی خاطر مین لب لالہ تہا
نہین دیتی دکھائی صورت نا زیست
ہے ذرا آدمی کشی کا شوق ÷
ذات تھوڑی حسرتین دل مین بہت
وہی فتنہ ہے لیکن یہان ذرا سانچے مین ڈھلتا ہے

حکیم محمد مومن خان مومن سے کیا ہے ہر بیت اونکی مضمون رنگین سے دکان گلفروش مصرع اونکا ناز کی کیفیت سے مینا سے بادہ سرجوشی لطافت سخن سے خط خوبان خجل اور خوبی سطور سے سنبل جنت منفعل یہہ چند شعر اونکے بطریق یادگار نذر احباب ہوتے ہین

اشعار ریختہ

سچ تھا سارا جہان دشمن عبث تو نے جہان چھوڑیگا	جہان کو تو کیون اپنے نالہ آتش فشان ہوئیگا	اثر لیلی کو کیا ہو جب تیری فریاد نی مجنون
جالے پاپی ناتہ کو سخت سار بان چھوڑیگا	ہاکر فلک نالہ شرر آفرین کے ساتھ	میر بہشت کرتے ہین ہم حور عین کے ساتھ
الہدی سوز سینہ کہ وا مان جرخ ہین	شعلہ لپٹ گیا نفس آتشین کے ساتھ	ہم مرگئے اور اوسنے نجانا کہ مر گئے
ہر زخم پہ جو ملتے تھے سب آفرین کے ساتھ	ازان رسم اختلاط سے انکار و عذر تھا	یہا جان ہی نکل گئی اپنی نہین کے ساتھ

طوفان نوح گریہ اکبر سے فرق ہے | یعنی کہ آسمان کو ڈبویا زمین کے ساتھ

منشی پنڈت نراین داس ضمیر

سخن شناس معنی اساس محو جلوہ شاہد نکتہ دانی لالہ باز عرائس معانی صاحب طبع روشن و افکار منیر پنڈت نراین داس متخلص بضمیر فائق سخن سے کماہی آگاہ اور فنون شتی مین صاحب دستگاہ لوازم سخنوری مثل بیان معنی بدیع عروض وقوافی سے ماہر اور خفایای رموز ہنر تمامہ اس صاحب کمال کے سامنے ظاہر زبان فارسی مین ہم نظم متین ہم نثر دلنشین انکے خامہ معنی طراز سے جلوہ گر ہے اگر نظم ہے مثل نظم جواہر کے مقبول طبائع اہل ہنر اور اگر نثر ہے مانند نثر ثریا کے منظور اہل نظر ہر مصرع انکا رشک مصرع زلف خوبان اور ہر بیت غیرت بیت ابروی محبوبان رنگینی عبارت کی رنگینی گل سے بالاتر اور صفائی الفاظ صفائی گوہر سے والاتر یہہ چند شعر اونکے بلندی فکر اور رسائی طبع پر دال ہین

اشعار فارسی

تو وہ شوخی و تبسم بہزار ناز کردن	من و عجز و جانفشانی ز سر نیاز کردن	شب تیرہ گر فراقت چہ غم ار بسر نیاید
بیک آہ میتوانم در صبح باز کردن	چو خمار زد در آر چہ خوش است سوی ساقی	پی جام بادہ دستی بہوس دراز کردن
بہ محبتش ندارم خبری ز کفر و ایمان	نہ خیال بت پرستی نہ سر نماز کردن	تو اگر بکوی بر سوی ز جفاکشان نیاید
بجز از دعای جانت ز سر نیاز کردن	چہ دوا ضمیر جویم بکہ درد جوش گویم	کہ نمیتوان علاجی غم جان گداز کردن

میر نظام الدین مرحوم متخلص بمنون

فرید عصر وحید اوان مصداق الشعراء تلامذ الرحمن جلوہ طراز معانی بکر زنگ زدای آئینہ فکر تخلیند حدائق افکار بلند پرام

فتنہ اوٹھا ہے گرد پس کاروان نہین
اوس بت کی ابتداے جوانی مراد ہے
بیچارگی سے جان پہ ہی کس غضب بنی
لکھتے ہین انکو ہوش نہین اضطراب سے
وہ ہی خط اوسنے بھیجدیا کیون جواب مین
اے آہ آسمان مین عبث رخنہ گر ہو
نہ قرض دیتے ہو بوسہ مستعار مجھے
کہا اوس بت سے مرتا ہون تو مومن
شیفتہ تو بھی دل زار نے سوز دیا
لب بوسہ کی کسی شیفتہ وہ دین بھی اگر
تھا دوست ہمارا بھی سنبھل جاے تو اچھا
دیکھو غل اے خوشنوایان صبح
رہا ذکر گل اور ہر باب کا ✤
کیا حال ہمارا ہے ہمین بھی تو بتا دو
شب موم کر لیا سحر آہن بنا لیا ✤
شکایت کو اوسنے سنا بھی نہین
ہوا شکر ہے گر بیان عبث
خیر جو گذری سو گذری یہ کہی تھی جو اچھا
اوس گل پہ غش ہین جسمین محبت کی بو نہین

لگ جاے شاید آنکھ کوئی دم شب فراق
مومن کوئی اور فتنہ آخر زمان نہین
کھولا جو دفتر گلہ اپنا زبان کیا
سارے گلہ تمام ہوئے ایک جواب مین
پیہم سجود پاے صنم پر دم وداع
ڈرتا ہون نہین نزول بلا بیشتر نہو
اگر غفلت سے باز آیا جفا کی ✤
کہا مین کیا کر دون مرضی خدا کی ✤
بسکہ آغاز محبت مین ہوا کام اپنا
کر چکی کام یہان لذت دشنام اپنا
دل زار کا ماجرا کیا کہون ✤
یہہ ہے وقت اونکے شکر خواب کا
ہے صبر آرام کی جان پر ✤
بوجہ کوئی شیفتہ اف نہین کرتا
مشاطہ کا قصور سہی سب بنا دین
کہا لا تیرے راز پنہان عبث ✤
جانتے ہین اور منع کی طاقت نہین مگر
خط دیا تھا نامہ بر نے اوسکو تنہا دیکھکر
دشمن نا کہین گیا تو آنکھ ہو نہ سکے شیفتہ

ناصح ہی کو سے آو گرافسا جو ان سے
تاثیر صبر مین نہ اثر اضطراب مین ✤
گذری شب وصال ستم کے حساب مین
دونون کا ایک حال ہے یہہ مدعا ہو کاش
مومن خدا کو بھول گئے اضطراب مین
لبون پہ جان ہے ایسی بھی کیا ہی بیدردی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی ✤
شب ہجران نے کہا قصہ گیسوی دراز
پوچھتے ہین ملک الموت سوانح اپنا
سودا زدہ کہتے ہین ہوا شیفتہ افسوس
فسانہ ہے مشہور سیماب کا ✤
محبت نہ ہرگز چھپائی گئی ✤ ✤
مری جان بے صبر و بے تاب کا
تم لوگ بھی غضب ہو کہ دل پر یہ اختیار
اوسنے ہی کیا مجکو بھی پر فن بنا دیا
نہ سمجھا کسنے مجھو گل نہ صبح ✤
رہا مین آپ وہ مجھو نا چار دیکھکر
کیا ہو سکے کسی سے علاج اوس کا شیفتہ
اوسکی گلی مین آج نشان قدم نہین

نواب محمد اکبر خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ

غنچہ حدیقہ نجابت شمع شبستان گلشن [illegible] بلندی مہارت معارج اقبال [illegible] جاہ و جلال ہین نتیجہ اوج افلاک [illegible] فرمانرواے ملک و ملک یگانہ دوران نواب محمد اکبر خان اکبر تخلص کے مین بہادر نواب محمد [illegible] خان بہادر کی جمعیت [illegible] اور ذہن نہایت جودت کے ساتھ رکھتے ہین ہرچند فکر سخن کی طرف کم متوجہ ہوتے ہین لیکن بہت خوش فکر [illegible]

حسرتی تو نامه آرائی و من یا تم بالب + زود بر بال کبوتر شد بمکتوب مرا

والسلام

اشعار فارسی

خنده چه خوش شیوه ایست از پی چشم عتاب
مرغ بسمل شده را ہم سر پروازی ہست
خواجه را شوق نظر بازی و من می ترسم
صور را گرمی ہنگامهٔ افغانم سوخت
آغاز محبت است ای چشم +
یا تجلدم بده یا بجهان حور بیار
آه از تیغ در رشک و تیزی او
جان دشمن در خانه بود از خانه بیرون کن مرا
از خدا خواری دشمن خواہم +
نگنجدم بدل آشتی شعار نزع +
عمر کوتاه داده اند مرا +
که به پیش کعبه ام از طوف از غار خجل
عصمتم طعنه بتقدیس ملائک میزد
امروز فکر کار من ای کارساز کن
فتنه به شوق الفتم یار مرا تر [illegible]
توبه بر لب رفت باران آمده +

لذت دیگر بود زخم نمک سود را
دم جان پرور تو هرچه که دارد دانیم
که درین جمع حریفی قدر اندازی ہست
بر طرهٔ پر شکن چه نازے +
ہنگام تراوش جگر منیست +
جانم بلب رسیده و چشم بر لب است
آرزوے بریده ام که بپرس
یا فلک آدم ندانند غیر را
و انداز حسرت شد او چه حظ +
مشتری کو مایهٔ بیداد کو +
گو شب غم بود دراز چه باک +
مردم و مشکلش آسان کردم
تمناے قبولت ہمه تقصیر شدم
گر پاے نازنین تو رنجد بیا میا
میکشد و خجالتم جان نه پی نثار کو +
ای چشم چه دیدی از نگاهش

کار ہمت نه باندازهٔ طاقت باشد
از ادب گرچه نگویم که اعجازی ہست
سخن آمد و آورد تفاوت دارد +
آخر ز دلم شکسته تر نیست +
واغوا انگیز صنم را مگذار مومن
دارم ز عمر رفته امید وفا ہنوز
تو خوش کسی و ان سوی من مخوش که از روز ازل
یا حد سے مردم اماری غلط +
دگر به پیش تو نالم ز جور بیدردم
سر فروشم بر سر بازار عشق
بپاے آن صنم آخر چه کرده ام ز ہنوز
رحم بر بازوی جانان کردم
فردا حذر ز نالهٔ محشر گداز کن +
از در بر خانهٔ مومن نماز کن
جوش رحمت کار بر ما تنگ کرد
بی وعده در انتظار بوسے +

اشعار ریختہ

خو ہو گئی ہجر میں تڑپنے کی شب وصل
کتنا ہی کرے ظلم وہ بدنام نہ ہوگا
گلہ غیر نہ عبث شکوہ جاناں بیجا +

گو چین ہو دل کو مجھے آرام نہ ہوگا
عشق کیوں در پئے جان شوق ہی کیوں نہ ستمگر ہو
یاس و حرماں کو میری حاجت نہ کہا بنتی

منقوش دل خلق ہے بہ مہر کی خوبی
دشمنی دل شکنی شیوهٔ احباب ہیں
گذری ہیں میری خاک پہ غیر [illegible]

گیرا و نقش باثر کافسردہ طبع مرا گرم گفتار ساخت تا این شورش انگیز سخن از دیدہ بدل رفت دل جیان لعل در آتش گشت کہ تا دیدہ ہنگامہ گریستن بلند آوازہ نکرد و قطرہ راہ در رسم ابر بہاری تازہ نکرد از بیقراری ننشست و از بیتابی برنخاست بیخبران جگر میرنجید میدانم در مجلس اعجاز و ما زافسون ناامل زدن نہ رواست اما چہ کنم چکیدہ دل ہست و ترا دیدہ جگر نہفتن نیز نتوانگا از جفاست لاجرم عنان ادب را میکشم و لب بتکلم آشنا میکنم

رقعہ دیگر

خورشید پایہ مہ جاہا شبی اندیشہ جہان پیمان فراز فلک خرامید تا نظری بر خوب و زشت گیتی تواند افگند از ذرہ تا مہر و از خار تا گل ہمہ را سر بسر درنگریست نہ نگریستنی بے حضور بلکہ بہ بینہ را در لباس نظری جلوہ گر ساخت نظارگی آمد ہر چند اگر بر عکس رفتنی ہم بہ نیروی حدس خدا داد بیراہہ شتافتی و بجائے حرام نقادی اما پاس زبان بندی کوتہ کلاہان دیگا اور و فرمان حزم با نظر توجہ بالش فرمود خشکیدہ ورق و رختی نماند کہ برنگ سبزہ خرم مطرح صد نظر نشد و در تہ دریا نہفتہ خزفی نبود کہ گوہر یکدانہ نمط ہوائی دیدنش بدل در رہین نہ پیچید چون امیر خیالیس این پایہ رسیدہ دریافتی کرد بودم ہیکل ہر چشمہ شاہد نازنین و آتش دیدہ ملمعہ اسپندار بود و چہ پیہا از شرایف و حلایل کہ ہر یکے ازان ہنگامہ غنج و دلال رونق داشت و ہر کدام بنظر فریبی و دل آرائے حوری بود از فردوس فرود آمدہ یا پری نقاب از رخ برگرفتہ ولی از میانہ مناعی کہ با دوستی ہم از زرش و کالاے کہ با محبت ہم بہا باشد مشہود نشد گوہری باین تابانی و اختری باین درخشانی منظور نگشت خورشید پیش فروز نور شب تیرہ شناس و از ماہ کمتر بر محیط در جنب جز رو مد طغیانش شبنم گیر و از بحبان کمتر گوئی اگر پرتوی از فروغش دریا بد ہر شعلہ آذرگان در دوزخ بر دو بلبل اگر لمعہ ازان تجلی کسب کند آتش کل را ہم جلوہ انگشت شناسد تا ازان نافہ شمیمی مشکین نہ بافت اگر ہمہ مجنون ستی خود را در چشم لیلی نو قل شمارد تا ازان شکرستان ذوقی بکام تو نیست گو ہمہ پیوند پرستی شیرین را ازان حریف نپندارد تا لکہ سخن چون نگاہ بخود افگند دریافت پیش ازان کہ روزنہ لب سپید ستان آگہی کشادہ گردد مہبط این نور دلمور دائن تجلی بود و بسجدہ افتاد و لب پاس رفت و ترانہ شادمانی برکرد و زفرمہ نشاط بلند آوازہ گردانید و افزونی در زرش این فرخ شیوہ از خدائے درخواست و پیش آورد ضوابط رسوم آترا بجدی تمامتر خواستہ آمد روشنی پذیرفت کہ علاوہ علاقہ معنوی مراسم صوری را در افزایش بدارج اتحاد و دستگاہ بے دیگر ہست لاجرم بکارشناسی گستاخ گشت میداند کہ مراتب عطوفت را سرمایہ دلالت حضرت مخدوم بانیگونہ زلت خواہد بخشود و دل آزردگی طبع حریص ہست کہ لختی گلہ از در دوری سردہد و دلی خالی کند اما لیسی بی نسبت ہست چہ انجا کہ مجبور رقم سنجی نزیم و امید دار داین مایہ جرات را نبرد از کجا خیزد بیت

از سرگرمی یاد تیمع لقای زکام پہ تپیہ گلگشت بہشت آفرین گوئی خرس لب گزیدن از دست ترش ابروی شور انشنہ
از گرمی تقریر شقاق اللسان از نالہ ہاے الاس تاثیر بطلان الذوق از غم و غصہ خوردن خناق راز دل بر زبان نیاوردن
سوال بہانہ جواب نصیحت گرفت الدم فغانہاے دشنہ اثر عسر البلع در فرو بردن جرعہ تریاق و قروح المری از ناگواری
لقمہاے سر بر علامت شوصہ بر ہتی نمیتوان خفت جفاف اللسان باین ترزبانیہاے ہیچ نتوان گفت خار خار دوشت
گردیہا باعث خفقان تشنہ کامیہاے وصال باعث عطش مفرط توامان عشق از ضعف دل ہست و ضعف دل از کشاکش
شوق تاب گسل سوء الہضم از کباب جگر بجوع کاذب خوردن و خشار حامض گلہ ترشی روی بر لب آوردن تہوع و
غثیان از بدمزگی رشک اعداست و اختلاج معدہ در خواہش ہم خوردہ دلبا لذع زہراب ہجران ست و دفع
آن از کثرت حسرت خوردن می ترسم کہ تنگ ظرفی ما سار یقابر وات کیموس نکشد و از تخالف مذہب اندیشہ ناکم کہ سر
ناشتری با یلاوس نہ انجامد قولنج ہست کہ در ہوای دل ہلیلہ پہلو می لیسم استسقا ہست کہ بصد سبوی آب ہمان تشنہ لبم از شکایت کدورت
نفس بر نیاوردہ ام ریگ در مثانہ فراہم گردیدہ و با متلاے جنون اگر سنگ طفلان نخوردہ ام حصاۃ کلیتین از کجا بہم
رسیدہ سر کشی خرسیوس لقضیر نکشتہ الرحم یار ہست و بر خود بالیدن فتق با ارادہ کون و دیدن اغیار و جع المفاصل جبرانیان
ملاقات و عرق النسا پا بر پا زدن از التفات نوبت ہوام متباین تا بدست دیا کشیدہ با فرار سلامت اعضا ریشہ بار سر
الحقا بندار م حرارت غریبی قلب تا مغز استخوان رسید دالکار و ق آخرین درجہ ذبل مرکب انکارم مادہ بحران ہر بذر زخم
جلوہ ہاے بیجا ہنگام ہست و علت نمائے ہذیان آہنگ خواب اداہاے بیجل بہ تمام در چنین وقت کہ ملک الموت انشر برگ جان
سپردہ و مسیحا فریادان تعذیبم فانہم عبادک از عرش برین بالاتر بردہ احسان کافور بگلاب آلودہ و نجار تخت و تابوت فر
خبا ملکہ ریان کفن دریدہ چارہ فرمایہ ہاے ہاے نالیدہ گور آغوش ممنا باز کردہ نوحہ گر زبان واویلا در از صلوۃ جنازہ
از جواب غفلت و لکشت تر است و دعاے مغفرت از صغیر توم جاں نفزا تر حاشا ثم حاشا از زینہار زینہار بیا و لب تا تقبیر
و استغفار بکشا غفر اللہ لمن قال ؎ زتاب رشک ملائک بدو زخ انداز ند ✤ تو بر جنازۂ مومن اگر نماز کنی ✤ والسلام

اشعار فارسی

چسان بر نالہ ام گوشی نہد بیدرد بیباکی
از سر نیابند جبسان خراب را
ہم تاب وصل نیست من بے نصیب را
کردہ آئینہ خراب آخیمہ کار تو انگرا

محبت ہای پنہان را شکایت ہای پیدا را
اشب عسس نکوی توام چون بسد کہ دوش
خود دشمن خودم تن تنا سم رقیب را
الکمن دشمن گرفتم جام را

خوش نیست دور گہ چرخ و مہ و آفتاب را
فریاد من نویدہ شد و ہر دو خواب را
گریہ بر حال خودم آمد و طوفان آورد
بے شناسم گردش ایام را

مانع گریہ شود حوصلہ عشق ار نہ
کہ سد راہ تواند شدن خس جمع شط پایان
بہ نفس تنگ غم آخر بند واکن سخت بپیچید سر

ہست در دیدہ من مایۂ طوفانی چند
دران وادی کہ رفتم کس نشان من نمی‌دانند
چہ دشوار است کان ہندو زبان من نمی‌فہمند
خون دل از چشم میریزم بہار کیستم

حیران نہ بدم نمی مژگان تند سیل چشم گریان
صبا خود کیست عنقا آشیان من نمی‌دا
داغہا بر سینہ دارم لالہ زار کیستم

جناب محمد مومن خان مومن سلمہ اللہ تعالے

زنگ زدائے آئینہ سخندانی مصقل مرآت نکتہ رانی نمی مراسم کمال ماحی کتاب فضل و افضال جلوہ دہ عرائس مضامین تازہ زیب وسادۂ کمالات بے اندازہ مسند نشین سخنوری نظر باز شاہد معنی پروری غواص محیط تدقیق آشنای بحر تحقیق پیرایہ پیرای محامد پسندیدہ حلیہ طراز اطوار گزیدہ غازہ پرداز چہرۂ خلق محمدی مظہر آثار سعادت ازلی و ابدی یگانۂ جہان محمد مومن خان مومن تخلص انکی کمالات کا اندازہ ظرف شمار سے افزون اور حیطۂ تعداد سے بیرون ہے معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معنی پژمردہ کو تازہ تر از گل اور سیراب تر از سنبل کرنا ایک شیوہ ہی خاصہ اسی سخن سنج معانی پناہ کا انکی فروغ ضمیر سے الفاظ دری کوکب دری اور انکی متانت طبع سے سخن ریختہ ایوان ریختہ اگر یہہ کہا جاوے کہ شیرینی زبان حافظ اور نمک سخن سعدی اور متانت تراکیب انوری اور نشست الفاظ خاقانی اور آیات عبارات ابوالفضل ہندی اور نازکی معانی کمال الدین اصفہانی اور سوا اسکے جو خوبی صنف شعرا کسیکے ساتھ مختص ہے سب انکی کلام معجز نظام میں صرف ہی حق شناسی اور مرتبہ دانی سے بہت بعید اور نہایت دور از کار ہے حق یہہ ہے کہ اقسام ازل نے سبکو انہیں کے خوان استعداد سے منبع سیرہ چینی اور انہیں کے دیگ کمال سے وظیفہ چاشنی گیری عطا کیا ہے زبان ریختہ میں وہ کمال بیدار فیاض سے حاصل ہوا ہے کہ سودا کو انکے سخن کے رشک سے جنون اور میر انکے کلام کی خجلت سے مرقد میں سرنگون سخن گوئی کو بحد اعجاز پہونچایا اور شعر نے انسے مرتبہ حکمت کا پایا نکات سخن اور دقائق فن انکے قلم سے اسطرح گر تی ہیں جیسے ابر سے باران لطافت انکی طبیعت اور فروغ انکے ضمیر میں ایسی ہے جیسی آئینہ میں صفا اور مشرق میں خورشید رخشان ابیات انکی مثل بیت ابرو لیلیٰ انتخاب اور اشعار انکے مانند مصرع زلف مجموعہ آب و تاب سخن انکا باوصف پرگوئی کے رکاکت سے خالی اور فکر انکا باوجود غور کے عالی دیوان ریختہ کا مشتمل ہے اصناف سخن اور شعب فن پر غزلیات سے لیکر تا مخمسات و مسدسات اور فردیں لیکر تا رباعیات و قطعات جس پر نظر پڑے اگر وہ عاشقانہ ہے ہر حرف اوسکا گرہ اور الف وہ آہ ہے اور اگر انداز معشوقانہ کا بیان ہے تو ہر دایرہ اوسکا ایک چشم سرمہ سا ہے مستغنی نگاہ الحاصل کلام بلاغت نظام انکا حد و شمار سے افزون ہے چہ مثنوی اور قصائد متعدد اور انشاے نثر باعبارات متین و بامضامین رنگین اگر سب کو مفصل لکہا جاوے ایک دفتر ہو جاوے اسیقدر

مولوی محمد حسین تجبر

بلبل شاخسار سخنوری طوطی شکرستان معنی پروری مولوی محمد حسین تجبر شاگرد رشید مولوی امام بخش صہبائی تمام
کتب منثورہ و منظومہ فارسی انہین کی خدمت مین تحصیل کین اور مشق سخنوری بھی انہین کے التفات سے بہم پہونچائی تحقیق
لغات اور تدقیق رموز مکتومہ کتب متداولہ خوب طرح سے کی ہے لغت و اصطلاح فارسی پر نظر اور زبان وری کا تتبع
کمال ہے انشاے نظم و نثر مین دستگاہ کامل رکھتے ہین یہہ چند شعر بطریق یادگار لکھہ کر ہدیہ ارباب شوق کرتا ہون

اشعار

درجواب شکوہ ہای کم نگاہیہای ناز
گر باشد حیرت چشم نقابی آفتابش را
ابروی ماہ تابان شوخ در پرواز آید
بید ناز چشم سحر ساز بیخودیش را
ان ضعیف شد از غم تن تراہ مرا
جلوہ آئی حیرت بروزگار مرا

سرمہ گویا میکند چشم تر انازم حیا
زشوقش صد نیش فرسودہ دل اہل نقل دام
نمیدانم کہ از رخ بر کشید است نقابش را
کنم گر عرض حال این دل صد پارہ در پیشش
کہ بار خاطر من میکند غبار مرا
بیاد روی او خلوت در انجمن دارم

ندارد تاب بخشش دیدہ حسن بیحجابش را
رم آہوی عنان در کعت سیاہ و اضطرابش را
نگہ در دیدہ نرگس میدہد از خاک تا محشر
بخاموشی سپارد بیجر آن بد خو جوابش را
تو نیز بپارہ حرمان نشیوائی کرد
من و خیال تو باد دیگری چه کار مرا

چنان زخویش نفورم کہ حاکم السرگ — وہی بیاد دنیا ید بدل غبار مرا

میر نثار علی نثار

بن مولوی عبد اللہ یہہ بڑے خاندانی اور آبا و اجداد انکے ہمیشہ صاحب اعتبار رہے چنانچہ مولوی رحمت اللہ کہ انکے
جد اعلی تھے استاد تھے محمد شاہ بادشاہ کے اور انکے پرنانا مولوی اشرف صاحب استاد عالمگیر کے تھے انہون نے تحصیل کتب
فارسی اور مشق سخن مولوی امام بخش صہبائی سے کی ہے فکر خوش اور سلیقہ کتب دانی کا اچھا رکھتے ہین علاوہ اسکے خط نستعلیق
ایسا خوب لکھتے ہین کہ انکی کشش مدات سے ابروی شاہدان چین چگل پر اشارت اور انکی سرعین سے نرگس شہلا و
گلدرن پر کنایت ہے الف کی راستی سے آگے سرو کا قد خمیدہ اور بے کی خوبی کے سامنے لب خوبان دندان حسرت سے
گزیدہ چشمہ ہے کا آب حیات سے لبریز صفحہ تحریر کا رنگینی رقم سے گل خیز دندان سمن دہان دندانہ سین سے شرمندہ اور
کاکل سنبل مویان دنبالہ میم کا بندہ یہہ کمال انکا مقتضی تھا اس امر کا کہ انکو خوشنویسون کے ذیل مین لکھتا لیکن سخنوری
کی مناسبت سے شعرا کے ذیل مین انسب معلوم ہوا یہہ چند شعر انکی خوش فکری پر گواہ عادل ہین

اشعار

حق

عالم چو بعشق آن ستمگر آشفت ٭ او خواست کہ سنبل از رخ گیر د نہفت ٭ چون دیدہ خصم آن تمام عیاری ٭ درتا زمیان نمود گشتہ نہفت
گوید خصم صاد است و شکل آن ضاد است یعنی مکتوبی و تمام آن ضاد است ملفوظی و در تاے آن باعتبار ہندسہ ٭ آن کہ ہشتصد است
بود است بد بصورت ۸۰۰ و این نقطہ ہا از میان ضاد کہ الف است کہ دولب ہر گاہ دو نقطہ بر الف آید صد گردد کہ قاف است
وہشتصد ہشت ماند و آن حرف ح است و آخر کہ دال است ہشت اسم حق منصہ ظہور پیوست

باطن

گر در شب ماہ آن ستہ حسن جمال ٭ از پردہ نماید رخ خورشید مثال ٭ از بسکہ زخود تہی شود از شرمش ٭ از بام رباط مہ نماید چو ہلال
از بام رباط مہ نماید چو ہلال گفتہ و تبدیل حرف را کہ در اول رباط است بنون خواستہ و از عبارت نماید چو ہلال مراد آنست کہ
آن نون در آخر رباط باشد چہ ہر گاہ از بام بہ بیند ہلال در مغرب نماید پس لفظ باطن صورت بندد

مالک الملک

آنرا کہ زداغ عشق نقدی اندوخت ٭ در مکتب عقل نسخہ ہا باید سوخت ٭ شد با ہر الا دلم ول اندر صحبت ٭ آخر زکتاب عشق حرفی آموخت
با قلب شد لب گر دید مراد از آن ما است و ہم یعنی کل قلب شد لک گشت و لا قلب شد ال گر دید و لم قلب شد مل گر دید آخر
این ہمہ حروف حرفی از کتاب کہ کاف باشد از مجموع مالک الملک صورت بست

ذوالجلال والاکرام

آن دل کہ چو خورشید صفا دید ٭ از روشنی بادہ و صباد دید ٭ برگیر کہ ورنہ دل جلا گیر اگر ٭ در دور ما نہ کار دل را دید ے
برگیر کہ دیعنی قتل بود کہ ذو است ورنہ کہ لا است دل پس ال باشد ذوال شد و لفظ جلا اگر را گیر یعنی نور ا ذوالجلال شد و در مادام
ہست و در آن نہ یعنی لا و کار کہ دل ان حرف ر است کہ کرا باشد پس الاکرام شدہ

امام بخش اسم مصنف

در دور جنت ای ہلال عنب ٭ خورشید و قمر شود در دعوی لب ٭ بربام نو تیر جلوہ کن تحت سحر ٭ یاان رخ خود نما میان دل شب
یا آن تیشہ یا ست و از ان تکرار ام مراد است پس امام شود و در میان مقلوب شب کہ بش است حرف خای معجمہ کہ رخ نقطہ خود است و امام بخش گردد

صہبائی تخلص مصنف

داغ دل ہست لالہ گون صہبائی ٭ چاک جگر ست گل جنون صہبائی ٭ دل بہ در دیدہ تا بجاری شکفد ٭ آخر گوی دل ہست خون صہبائی
چون بہ تنگ شود حب گر دد و آن در دیدہ یعنی صاد آید صہبا گر دد و آخر را کہ دال سمی ہست ی گوای بہ ی بدل کن کہ صہبائی شود

نور عبارت از ع است و خویش کنایه از آفتاب که درینمقام مراد ازان زر است و مثل آن زر یعنی انگور و رخ آن را یعنی حاء مهمله
و چون راء مهمله را نام یا بندری شود و نشان یا بندری برای معجمه گردد زای معجمه که در زر بود و باقی است پس یزسه و باغ عزیز گردد

ایضاً

بیگانه ز من نگار رها و فن من ❊ از حیله خصم دوست شد دشمن من ❊ چون دیده غیر اشک بر دامن بخت ❊ دامن دیگر ز داز پی کشتن من
دیده ع مهمله است و چون دیده ع معجمه چون ع معجمه غیر اشک یعنی نقطه مد دامن که راء مهمله باشد برنیز زای معجمه گردد و ع
معجمه عین مهمله شود و چون اکنون دامن زای معجمه باشد دامن دیگر عبارت از زاء معجمه دیگر خواهد بود و چون زای معجمه دیگر
در اول یای تحتانی در آید عزیز صورت نماید و اول یای تحتانی در آمدن زاء معجمه از بحر آنست که دامان زدن عبارت
است از بچیدن دامن بر کمر

خافض

حسنش که بهر رنگ ماه الوز بینی ❊ چون خور بینی اگر بکر بینی ❊ آخر ز ان شوخ بین تمام انداز ش ❊ زانگونه که هر روش فزون تر بینی
آخر از شوخ حرف خ است و ان تمام بود خا گردد ازان گونه یعنی مثل ان ح مهمله است در اعداد ان عدد آنست که هشت است
و هند سه آن ۸ چون آنرا هردم فزودن تر ببینید اول آنرا هشتاد ببیند که حرف ف باشد و دیگر بار آن را هشتصد ببیند پس فض شود با اول خا خافض گردد

رافع

چون رفت ز خلوتم سحرگه آن یار ❊ بنمود خور از منظر مشرق دیدار ❊ دیدم از شوق تا بدل گردد از و ❊ گردید چو از در آفتاب آخر کار
از در لا او در و چیز خواست از در و مثل از از است و چون بگر دد را شود و در معنی فی است رافی شد و آفتاب که عین مکتوبی باشد
اخواست یعنی یای آن بدل با ع است رافع شد

غفور

یارب گنهم ز بسکه از حد افزود ❊ گفتی لا تقنطوا و یا سم نزدود ❊ آری ناجی شد انکسی کش از شرم ❊ با عفو تو راز دیده غیر اشک نبود
راز تحلیل یافته و حرف زی یعنی از حاصل شده یعنی با لفظ عفو حرف را است غفور شد و از آن دیده که عین غفور است اشک شود غفور گردد

مجیب

آن لعل اگر چه جان فزا و دلجو ست ❊ اما ز نفس سیه دل و افعی خو ست ❊ گر زلف و هم دهن نهادن بلبش ❊ گیرم ز لب آن همه که از لب او ست
زلف جیم است و دهن از زران میم و لب ان حرف جیم است چون میم برج ببا یعنی بهم رسید و از لفظ لب انچه زلف بر اوست حرف
ب است چه لام که تشبیه بزلف دارد بر حرف ب است آن گرفته شود مجیب ظاهر گردد

یکسو نه شمار گناه و ثواب را
مشق جنون نکرده برادی است دم زدن
آتش نهفته زیر بغل آه سرد ما
صهبائی از جفای فلک دم نمی زنیم
چون بفصل خزان میکند بهار مرا
برنگ لاله در آغوش نوبهار بهشت
رنگینی لخت آه و دود رکنار مرا
فلک بماتم یاران رفته صهبائی
آتش از خانهٔ من سر زده سامانم سوخت
بوی پیراهن اگر چاره گر آید وقت است
محرم خورشید گشتم با خسان کم ساختم
عیش عالم نیست باب من بعد ماتم زدم
نی تنگ بعد دم نزنم و نی بهر هم ساختم
نیست صهبائی چو جام جم نصیبم گو مباد
چشمی مخند برین نسخهٔ خواب پریشان نو نلر
در سینه آتش مشتعل و دیده دریا موج زن
بزندگانی دشمن چه گونه خرسند است
یاد آن روز که کس محرم اسرار نبود
عشق آن خانه خراب است که بیکار نبود

آراسته از طبع جهان شد زرد ما
ای گرد باد دل صحرا نورد ما
چون صبح بار خاطر عالم نبوده ایم
ای کاش به خندهٔ رشیدی از آه سرد ما
چنانکه باده در انگور و نیست باده بنام
ز دست داغ دل آسوده روزگار مرا
هر آنکه دید مرا دید خویش یاور من
سپرده داغ دل و چشم اشکبار مرا
آتشی بود که جز کعبه نباشد سنگش
دل به بیتابی خمیده کنانم سوخت
مردم دود چشم مردم عالمی تاریک شد
در خورم نبود نشاط دهر با غم ساختم
کفر در کیشم سپاس نعمت دیدار دوست
می ز خون دل کشیدم خویش را جم ساختم
نازم به کارکشی زلف سیه کارش که او
هر شعله در زنخ آفرین هر موج طوفان دلنشین
تکلف من منکر عذر اضطرارم نه
حسن را جلوه گه جوش خریدار نبود
عشق و حسن اند غیور انقدر افزون نزاع

خیز و خزان عالمی از رنگ زرد ما
صبحم صفت است کرد از اثر تیر بس
تمکین نداشت جز نفسی رنگ کرد ما
چه گل که در کف پاش کنند خار مرا
بهر کجا که توئی نیست اعتبار مرا
قبول خاطر کوئین رائمی ارزم
بحیرتم که بدل نیست غیر یار مرا
شد دلم جلوه گه حسن قد و جانم سوخت
برق آن کفر که در خرمن ایمانم سوخت
همچو شبنم خویش را فارغ ز عالم ساختم
من نگه شبنم چو رفتم نیم بر هم ساختم
رنج در راحت سر و دلی در دمندت نبود
جلوه در هر رنگ دیدم گرد فی خم ساختم
دارم دلی دیوانه همه داغ هجران در بغل
هم راه ایمان میزند هم کرده قرآن در بغل
بحیرتم که چو از من بهر گه راضی نیست
که شوق در طلب بت بدوست مانند است
پرده بر داشت گه از یوسف و گاهی از رخت
ورنه رنج من و او آن همه بسیار نبود

غفلت از جلوه مطلوب انساز محرم
دیده گر بسته یوسف شد دیدار نبود

معمیات از جواهر منظوم عزیزیه

خورشید بخویش داشت زین بیش گمان
چون قصهٔ آفتاب رویش گفتم

کاین خیره رخ نیاورده بنظرش بمیان
خور بافت رخ چو خویش را نام و نشان

بھی محال ہے بالفرض اگر ہمت اونکے بیان سے عاجز ہو زبان کوشش کا در ماندہ اور قلم چوبین کا فرسودہ ہونا ممکن ہے ناگزیر انہین ایک دو کلمہ پر قناعت کر کر قدری اونکے کلام بلاغت نظام سے بطریق یادگار کے درج کتاب کرتا ہون۔

تتر از رنیزۂ جواہر

تو ضع را بانخاوتش چون موج و دریا ہم آغوشی و بزرگی را باسرش چون رفعت و آسمان گرم جوشی فیض در طبیعتش چون ریزش در سحاب و صفا در ضمیرش چون پرتو در آفتاب اوامر قضا را با مشایعت امرش اندیشہ پابہ تر نقیاد دن و اندازۂ قدر را در مقابلہ تمکینش سر رشتہ حساب از دست دادن رفعت از سر بلندیش با فلک ہمدوشی و فروغ از ضمیرش با آفتاب ہم آغوشی مہابت را از پیشانی جلالش جرات شیر افگنی و سیاست را از دستیاری قہرش اقدام در گردن زنی جہاد در پیشانیش چون صفا در آئینہ و مروت در دلش چون می در آبگینہ دریا را از کرمش گوہر در گنجینہ و معادن را از جودش زر در خزینہ از ریزش بے فاصلہ اش موج دریا دست دراز کردہ در فراہم آوردن گوہر نامعبود و از انعام متواترش محیط فراخ دامن در تنگی حوصلہ آرزو مجبور صبح از خورشید آتش در دل افروختہ غیرت ضمیر انوار وفیضہ و شام از شفق خون در جگر انداختہ رشک رازداری سینہ اسرار گنجینہ یش گل با شگفتگی خاطرش جگر خوار تراز بلبل و گلشن با رنگینی طبعش افسردہ تر از بزم بے دل ظفر با آوازۂ موکب سعادت کوکبش دوستہ منزل پیشتر در انداز استقبال و نصرت توجہ رایات شرف آیاتش مہیای پیشکشی تحائف اقبال مجلات خوبی گل را در صحف رخسارۂ شاہدان مفصل تفسیر نمودہ و شبہات موزونی سرو را در مصرع قامت خوبان مصرح تقریر فرمودہ وقت نگرش دریافتہ کہ گوی چشم نرگس از پاس عصمت ابکار چمن جائز داشتہ اند و گرفتگی زبان سوزن بلحاظ بیدماغیہاے بلبل ناتوان تاب نداشتہ فی قلم در کفش فوارہ معنیہاے رنگین و سادگی کاغذ در پیش چشمش عینک دوربین بالالف کلامش سجع بلبل نالہ زاغ و با خوبی رقمش خط خوبان پاے کلاغ نظم الفاظ را حرف شمشیرش مقطع و قصیدۂ عدل را سخن تدبیرش مطلع تیرارش در برابر خدنگش چون سہم نگاہ اعمی از ترکش بر نیاید و کمان رستم در جنب کبادہ اش چون حلقہ قامت ضعیفان زور زین نماید تیغ ابرو را پیش شمشیرش در نیام بیکار بہانہ نگار خوردہ و سلسلہ زلف را در عہد کمندش از بیقیدری باد بردہ جنگ از مائی کہ تہمتن قواعد رزم را از کمترین پاکرش یاد کردہ و بختیاری کہ سکندر کوس فتح را جرم از لعلینش بردہ شبستانش از ساغر طرب غیرت گلشن و ایوانش از زیبای عشرت رشک چمن اہل دناق را چہرہ از زعفران زار عہدش ارغوانی و ارباب نفاق را رخ از ارغوان کاستیغش زعفرانی لمعہ تیغش بخرمن ہستی اعدا برق و تاآور صد بالمنہ کہ سمش ذرق حر ہواے عرصہ جنگش از رنگ پریدہ دشمنان صد شہاب

نگار کو اپنی آغوش میں چھپا یا ہے یعنی ذیل بیان اعمال میں یہہ ہم ایک بیت مثال ہے اور اس سے تین سو
مختلف اسامی مستخرج ہوتے ہیں اور طرفہ تر یہہ ہے کہ استخراج اوسکا نہایت سہولت و بے تکلفی کے ساتھ ہے
اگر انصاف یاران سخن فہم کی طبیعت سے گوشہ گیر نہو تو ارشاد کریں کہ اس کیفیت کے ساتھ کوئی رسالہ تعمیہ
اس دم تک کسی صاحب استعداد کی پردہ فکر سے جلوہ گر ہوا ہے اور ایک رسالہ بطرز نو مشتمل رباعیات پر کہ
ہر رباعی سے ایک نام نامہائے باری عز شانہ کا مستخرج ہوتا ہے باوجود لطافت اعمال تعمیہ کے معنی شعری اس
لطافت کے ساتھ ہیں کہ ناز و انداز خوبان خلخ و نوشاد اوسکے آگے طبایع عشاق سے ہزار کوس پرے رہتا ہے سوا
اس کمال کے نثر و نظم زبان دری سے خبر گیر ہا ہے متعدد مملو ہیں نثر ایسی کہ نثر ثریا اوسپر نثار ہے اور نظم ایسا کہ نظم
جواہر اوسپر فدا ایک نثر چار پانچ جزو کی مسمی بہ نیرہ جواہر سلاطین عہد والی عصر محمد سراج الدین بہادر شاہ خلد اللہ
ملکہ و سلطانہ کی مدح میں اس آب و تاب کی ساتھ ریختہ قلم نزاکت رقم کی ہے کہ اگر رشک و حسد ہم عہدی چشم پوشی نہ
نواوسکے جلوہ گاہ میں سے نثر ملا نور الدین ظہوری کو ہرگز پردہ خفا سے جلوہ گر نکریں اور ظہوری کو اوسکے عہد میں خفائی
یاد ہیں اور ایک انشاے مکاتیب نہایت متانت عبارت اور لطافت معانی کے ساتھ ہے کہ اکثر اوسکا طرز نثر مرزا
بیدل علیہ الرحمہ ہے اور نظم میں غزلیات کثیرہ اور قصائد متعددہ بعضے بطرز متقدمین اور بعض بطرز متاخرین نہایت لطف
عبارت و کمال حسن معانی کے ساتھ موجود ہیں الغرض حالانکہ آپکے محاسن و محامد کا اندازہ تقریر اور احاطہ تحریر سے
افزون ہے انکے نظم و نثر کے الفاظ لآلی شاہوار او رمعانی یاقوت آبدار کی برابری کرتے ہیں قلم کو اونکی عبارات
انتساخ سے نستعلیق کوئی میسر اور صفحہ اونکے معنی رنگین کے فیض سے بساط گل کا ہمسر ہر دائرہ طراوت معانی
رنگین سے ساغر مل اور ہر سطر رنگینی مضامین سے شاخ گل ان کمالات پر علم ایسا ہی خلق ویسا ہی زبان انکی رقم
نسخہ اخلاق اور سینہ انکا صندوق خزائن وفاق ہر چند اس سرگروہ ارباب وفاق اور اس سفر جملہ یاران آفاق
در راقم میں سر رشتہ محبت و اخلاص ایسا مستحکم ہے کہ گویا دو قالب میں ایک جان جاری ہے ہماری سے اور یہہ
زوال ہے اس بات پر کہ ذکر اوصاف حمیدہ اس یگانہ روزگار کا شاید نتیجہ افراط محبت کا ہو لیکن راقم نے مراتب
دوستی و مدارج اتحاد کو اس امر میں کچھ مدخل نہیں دیا اور جو کچھ بیان واقعی تھا اوسی کو لکھا دگرنہ محبت کا اقتضا یہہ
تھا کہ جسوقت اونکی محامد و اوصاف میں زبان کھولتا اور تحریر مناقب میں قلم کو ہاتھ میں لیتا شاید سوالات محشر کے
جواب کی تقریب ہی ایک دو لمحہ کے واسطے زبان کو اس ذکر سے باز رکھتی اور صدمہ زلزلہ قیامت قلم کو ایک دو
لحظہ ہاتھ سے گرا دیتا جو کہ اوصاف نفس الامری بھی غیر متناہی ہیں اور اونکا حصر ظرف اعداد نامتناہی

دیوانہ نگاہم کہ گل از خار ندانند
تغیر آید و صدرا زہر سو ز نگاہست
نقصان خود و سود خسر یار ندانند

بی مہری خیمہ نیاید بگلستان
لیں بامنت این حیلہ کہ گفتار ندانند
دشوار کہ آئی تو بہ بغش وی ی علوی

این ساد دلی گوئی رہ گلزار ندانند
جان میطلبد و بدل نیم نگاہے
مردن بسر کوی تو دشوار ندانند

جناب مولانا مولوی امام بخش صہبائی تخلص سلمہ اللہ تعالے

رنگ زدا ے آئینہ سخنوری مصقل مرات معنی پروری نخلبند حدیقہ کمالات صوری پردہ کشاے حسن جلایل معنوی مجمر طراز طرز تازہ بزم افروز جادۂ سبے اندازہ ساقی خمکدۂ سخن سرائی مولوی امام بخش متخلص بصہبائی نسب آپکا والد کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک اور والدۂ مشفقہ کی جانب سے حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہونچتا ہے کمالات ظاہری اور جلایل باطنی اور حسن خلق اور محامد اطوار مین پسندیدہ خالق و مقبول خلائق ہین خلق خوش آپکا آئینہ بہار اور اوضاع حمیدہ آپ سے محمود روزگار اس عہد و زمان مین ایسی جامعیت کے ساتھہ کم کوئی نظر سے گذرا ہے اور طرفہ یہہ ہے کہ فنون متعارفۂ سخنوری مثل تحقیق لغت و اصطلاحات زبان دری اور تدقیق مقامات کتابی اور تکمیل عروض و قافیہ و استکمال فن معما وغیرہا مین ایسا کمال بہم پہونچایا ہے کہ ہر فن مین یک فنی کہنا چاہیے ۔ بیت ۔ پذیرفتہ از ہر فنے زد شنی ۞ جداگانہ در ہر فنی یکفنی شروح کتب اور رسائل قواعد زبان فارسی اور رسائل علم عروض و قافیہ اور معما جو آپ کے ریختہ قلم نزاکت رقم ہین ایسے نفائس مقاصد اور جلائل مطالب پر مشتمل ہین کہ متتبعان فنون مذکور کو اون فوائد جلیلہ کا حصول بعد ایک عمر دراز کے بہی متعسر ہے خصوصًا رسالہ گنجینۂ رموز کہ صنعت معما مین آپ کے خامۂ معنی طراز سے جلوہ پرداز ہوا ہے ہر چند رسایل متعددہ اس فن مین اساتذۂ سلف سے یادگار ہین لیکن جو کہ ع ہر کار رہین روزگاری است حسن اس کمال کا اتبک گنجینۂ تقدیر مین سربمہر امانت تہا اور اون پیشوایان فن دقیقہ یابی کو اس طرز و انداز سے سواے آرایش سہل کے نصیب نہین ہوا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ وہ رسالہ مشتمل ہے ایک معما کی شرح پر کہ شرح و متن دونو آپ ہی کی نتائج طبع فیاض سے ہین وہ بیت باعتبار ظاہر کے سواے چند کلمات معدود و چہ ظرف بحور متعارف مین گنجایش پذیر ہو سکتی ہین اور کیا رکہتی ہے لیکن اگر چشم بصیرت سے دیکہا جاوے وہ بیت ایک عالم ہے کہ جلوہ ہاے ہزار در ہزار سے دیدہ فریب اہل کمال ہے ارباب دانش و اہل خرد پر ظاہر ہے کہ فن معما اگرچہ اصول شانزدہ گانہ سے زائد نہین رکہتا لیکن فروع متکثرہ اور شعب متوافرہ اوس سے اسقدر متفرع اور منشعب ہین کہ ظرف حصر و شمار اونکی گنجایش سے عاجز و زبون ہے اس بیت نے باوجود ایسی تنگ ظرفی کے اوس باب

و انا ارجو من فضلک العمیم ان تسلم منی سلام المولی المفضال السید المتعال البارع الباهر الحاذق الماهر صعد علی مدارج العلوم صعود اسعاد النجوم و نزل سنے دقائق الحکم نزول المطر من الغیم بدر الملة صدر الشریعة بحر البر و بر الاحسان نهر الفضل و ینبوع الاحسان مفتی محمد صدر الدین خان حرر فی العشرین من جمادی الاولی

نثر فارسی از صحبت نامه

در روز غسلش حمامی چرخ بفر و ختن گرمابه صبح ودید و آفتابچی دوران آفتابه زرین خورشید با چلابچی دایره افق در پیش کشید پیشکاران عرق خانه گلشن دست به تهیه اسباب غسل بر آوردند ار غوان غسول شبنم در پیاله گل پیاله سرخاب بدست بر داشت شمشاد شانه در آب کرد و چنار به دلاکے دست بر آورد پنجه لاله کیسه از دست خورشید و بهار آفتابی ابر بدوشش رسید تجلی باصلاح خط عارضش سوی طلب سید و موسی بشوق نوزه مالیدن دست از نعل برکشید خنگ از پی شادی کرباد ای خدمت آب کشی آب خود را روشن ساخته آب بپوست انداخته غنچه آب از رایحه بدنش بو سید و سنگ با بشروی پا بوسش لعل با هم سنگ خویش ندید پا خرامان و دامن کشان بجامه خانه در آمد این رباعی از زبان ملهم غیب آمد

رباعی

ای جود تو خلعت ده عریانی یاس　　رو و آبرو دن کن از بر غوایش لباس
از مهر تو آتش بدل جام ست　　در شوق تو آب گشته در دیده الماس

از آرایش مر بهار لقبیا گر دانی سی تماشای گلزار در دید و خیاط نامیه قبای محرابات را بر قامت سرو آزاد بر بدین نسیم بهاری بتر طبق دوزی الفنال چمن سوزنی بنفشه از بقچه زمین بر آورد و ابر آذری شبستان با مهای چرک تاب نورسیدگان گلشن از تنگنای کرزه صد کتیره پر انبکر دار اده و لان قید تقطیع و فار عبالان تغییر لباس از همه بریده بر خلاف باران با سی از ته دل لب بامدن المان افکندند و مرغان خوش الحان دهر گوشه غلغل نوروزی بلند ساختند عندلیب راه جامه دران برنگی سر نکرده که گل جامه بر تن دریده سراپای خود را گوش ننازد و قمری با صول فاخته نیدن بلند نساخته که صنوبر با ندازشمارش صد لخت دل از سینه بیرون نه انداز دسار بالحن غمگسار رفقرات این زمزمه سیر رنگ را آهنگ راست گوشتن هنوایان و ایکر و عشر انداخت

غزل

باز بر آتش گل باد صبا زد دامن　　باز بر خاک چمن ریخت هوا ور عدن　　نامیه کرد دگر جامه خورشید ر فو
دوخت مه بر تن اشجار دگر پیرهن　　آب بگشاد دو از خدمت گلزار کمر　　باد بشتافت رخ بنت که پرستارش من

وصل صحیفة اذهبت حشته لنضرتها نضیره وارغد عیشه باوامر تلا کهوس السماء من صبوح الصبح وغبوق المساء وراد وصل الکلام
الی ان ابلغ الامیر المستهام حیاک السلام بالسلام وتذکرت علی نیل المرام انک قد تحریت زیارة الحرام فرمت الی السمت
المحترم وتراکمت خیول الارادة لو تخصصت الیها بالخیر والسعادة حتی الفراق یسطع المنیة واحببت اللقاک بالاثنیة ما انست لسید
بابها والقیت اسحات الرثا علی وجوه اصحابها فانت وسیر اللبناق الرافلات فی المطلی کان سخ مالها اللیلی وانا سخ
صقع هذه الصحرا کالغریب الضال سفی الظلام تجافی اجفنی عن الغمض وبات مقلتی من الدموع ولا یر من هذه الوصب لا
راحة من تلک النصب وذروة سنام باخرسة من الالام حسران صفقتی بما سافنی المقدود من مجاریب
الاوطار وبعدنی من مجالس الاربار فانی بعد تودیع الخدام الامجاد مکثت مدة ایام فی شاه جهان آباد ثم لما اصابنی من
الدهر کلبة وکربة فتمنت سنام الغربة وترکت رباع الدهلی ودیارنا وتجوبت الارض انجادنا واغوارنا حین سیبکی
السماء علی حالی ویضحک البرق علی بلبالی فخرجت مراکل الجواد والنضوت مراکب الاجتهاد حتی نزلت فرخ اباد
فتعذرونی اهل هذا البلاد وجاء فی کل قار وبار اشر آبت الی احابتیها وحففت علی تالیها ومحبتیها واکرموا مثوای حتی
نزعت خفی والقیت عصای فاثبت بلبثا وتحسست مکانا علیا وبعد زمان یسیر تقربت الی الامیر الکبیر الطالب للخیر و
الثواب الراغب الی الحق والصواب المعروف بالدولة والشهامة الموصوف بالصولة والصرامة حسن الظهار والبطان
رفیع المحل والمکان الغاشه مسک سحیق اخلاقه ثمر عتیق صعد علی ذری العلا منذ استنزل من حجرامه وافاح
السماء والغبراء بفوائح ما فی جیبه وکم قد علق سے علی غرة من الابرار فکان رأسا علی العبید والاحرار الزهرة النضرة
فی الریاض المرتضوی السید الامجد محمد علیخان الصفوی الموسوی لا زال دوحة فضله متفرعا بالاجلال وینعة جوده
هنیا سائغا فی مذاق اهل الکمال فاستنشقت البری علی جنابه وکنت الی هذه الایام عاکفا علی سدة بابه
هی مخرفة النعم ولکن لا احظ منها الا بالامم وهو لی النفع لان بالرشف النقع ازاح عنی معاناة الزمان الا مونة
هجران الاحباب والاقارب والاقران فانها تزید یوما بعد یوم وتشغلنی عن الاکل والنوم ومدارک ذلک الصعاب
رأس کل کلال والعاب بعدی عن عتبتک الشریفة التی هی مثابات اهل الفضل والنباهة سیما واصحاب المجد و
الوجاهة فسلوة قلبی تتذکرنا وعهد عینی لصورنا واغوثاه ثم واغوثاه لطالت مقالتی ولم تتقدم التی الان ابین بالایدور
حوله شوائب التکلف وغوائل التصلف لان الناس عبید العین والاعراق تحمل الکذب والمین وهوانی عما
نفتقر مقتر واردت لنفعه عودک من سفر فشاورت العلب وتفحصت الامکان والطاقة قال حسبک هذه البضاعة
فقط اعجل السفیر حتی تلجلج اللسان فی التقریر وتحیر القلم فی التحریر فالعفو مسئول من مسالک الجبر التحریر فقط

تھا بسبب استعداد خداداد کی ہر فن مین ید طولی رکھتی تھی خصوصاً نظم و نثر فارسی و دری مین اور چونکہ فن فارسی مین خواہ باعتبار انشا از نظم و نثر کی خواہ
اعتبار درس و تدریس کے مزاولت بکمال اور مشغولی اوقات بہت رہی تھی اسی فن کی نسبت سے شہرت پائی تھی اگر انصاف دلی سے
دور اور حسد و رشک سے خالی ہو کر اس زبدہ ارباب کمال کا حال دیکہا جاوے اور رتبہ سخن پر نظر کیجاوے تو معلوم ہو کہ ذات
القدس آیات اس صاحب استعداد خداداد کی کیا جوہر قدسی تھی کہ پرکار دور فلکی بعد ہزار گردش کے بہی ایسا
نقش پیدا نہین کرسکتی اگر نظم ہے رنگین تر از گل ہے اور اگر نثر ہے مطبوع تر از بلبل ہے کاغذ انکی بیاض کا بسبب شگفتگی عبارات
کے گل سے خندان تر اور قلم بسبب رفتار دلکش کے سرو سے خرامان تر سطور تازگی مضامین سے موج سبزۂ نوخیز
اور الفاظ بسبب کیفیت معنی کے قطرات شراب زبان قلم ترانہ ہاے شیرین سے بلبل اور اوراق [illegible]
رنگین سے برگ گل بلبل اگر ان سے تعلیم نہ پاتی شیوا بیان نہوتی اور قمری اگر ان سے فیض نہ لیتی سجع خوان نہوتی
انکے معنی نازک سے خوبی دلبران خجل اور انکے مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل زبان جس کمال کو بیان
کرے چاہیے کہ دفتر دفتر لکہے اور فکر جس من مین تامل کرے غالب ہے کہ ایک عمر تک اوسمین اولجہا رہے اور حال یہہ
کہ حیلہ سازی سے زمانہ بخیلی مزاج روا نہین رکہتا کہ ایک دم بہی ایسے کار شریف مین مصروف ہو کر تدارک مافات کرے
ایک مدت گذرتی ہے کہ شاہجہان آباد سے بامید تلاش معاش دل برداشتہ ہو کر پورب کیطرف تشریف لیگئے اور
وہان کسی انگریز جلیل القدر نے کمال قدر دانی سے انکی صحبت فیض موہبت کو مغتنمات عظمی اسے جانکر التزام کیا کہ
چندی اوقات کو اس صحبت مین صرف کرے اتفاقاً کئی مہینے کے بعد انکو اوس سے مفارقت کا اتفاق پڑا اور
چونکہ فن طبابت مین معجزۂ مسیحا اور ید بیضا رکہتے تہے اوس نواح مین اکثر آدمیون نے اونکے علاج کی برکت سے امراض
صعب سے نجات پائی اور وہان کے باشندون نے انکی بود و باش کو غنیمت سمجہا اور چاہا کہ کسیطرح یہہ نعمت غیر مترقبہ ہاتہ
سے نجاوے اوسیطرف کے ایک رئیس نے انکی خدمت مین رجوع کی اور بعد امتحان کے جب دیکہا کہ بہانہ جوئی لطف
شافی حقیقی یہہ چاہتی ہے کہ مرضاے جان بلب نعین کے انفاس فیض اقتباس کی برکت سے جان تازہ پاوین اصرار
کیا کہ بنظر مروت ذاتی اگر اور جگہہ نان توقع روغن مین پڑے یہان انکی نان جوین پر فضل ندیا جاوے چونکہ خلق طبعی اور
کرم جبلی انکی طبیعت فیض موہبت مین مستقر تہا اوس رئیس کی رفاقت اختیار کی اور غربا مساکین کو انکی ذات
کمالات سمات سے ایسا فیض ہوا کہ نفس عیسوی کو اگر اوس پر رشک ہو تو کچہہ عجیب نہین چونکہ فلک روا نہین چاہتا کہ
ایسے افراد کامل صفحہ روزگار پر چندے سے موجود رہکر موجب استفادہ خاص و عام رہین سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین عالم باقی کیطرف
راہی ہوئے اور انکی تاریخ وفات بعضے اذکیا نے یہہ پائی تاریخ علومی کہ جواد ندا و کسی داد سخن ؎ چون

پر خلق وسلم کا مرتبہ ایسا بلند ہے کہ اوسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا اس یکتای روزگار کی ذات اقبال آیات کو جامع
ضدین کیا چاہیے کہ باعتبار سال کے جوان اور باعتبار کمال کے پیر ہے سبحان اللہ زبان کو یارا اور قلم کو تاب نہین
کہ دفتر اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھ سکے چند شعر انکی نتائج طبع سے درج کتاب ہوتے ہین تاکہ بلندی افکار پر دلیل ہون

اشعار ریختہ

قید ہستی سو رہائی غیر ممکن تھی ہمین
مسکرا کر دیکھتے ہین صورت بہزاد ہم
موجود ہون ہین سامنے تیغ و کفن لیے
بت پرستی کرتے کرتے ہین ہم بھی تصویر ہو گیا

آج دم دیکر اجل کو ہو گئے آزاد ہم
گھر سے نکالا ہے اگر ہان نکال لیجیے
جو جو تمھارے دل مین ہے ارمان نکالیے
گھبرائے ہوئے پھرتے ہین اب بام پہ وہ بھی

بیٹھا ہوں کھینچے جب محو دہ تصویر یار
ناخون کی تجتین نہ میری جان نکالیے
سخت حیران صحبت سی تری آج شکر ہو گیا
اتنا تو ہوا ہے مرے نالون کا اثر سے

نواب ذوالفقار علی خان متخلص باذر

سخنور شیرین زبان نواب ذوالفقار علیخان متخلص باذر بیٹے نواب حیات علیخان کے پوتے معتمد الدولہ نواب
احمد علیخان کے پر پوتے نواب یعقوب علیخان کے جو بھائی تھے شاہ ولی خان وزیر احمد شاہ بادشاہ کے اور
بادشاہ دہلی کی جانب سے منصب قلعہ داری شاہجہان آباد سے سرافراز تھے چونکہ بسبب گرمی فکر و تیزی طبع
کے آتش زبان واقع ہوئے ہین اور تخلص بہت مناسب پڑا ہے الحاصل اسم باسمی ہین حضرت اسد اللہ خان
غالب کے ارشد تلامذہ سے ہین اور فکر رسا رکھتے ہین یہ چند شعر اونکی عالی فکری پر دال ہین

اشعار ریختہ

میری ستانی فرکام اوس نے کی ایک حیات کی بہر
شکوہ کرنے کی کیا مجال ہے ہین

جو مین ہوں تو ہو گردش آسمان کی بہر
ہوئی ناخوش زبان دیکیا جو مجکو

شکر یہ رہ ان زبان کمنی سے
خدنگ غمزہ نے گویا خطا کی

جناب مولوی عبد اللہ خان متخلص بہ علوی غفر اللہ لہ

زنگ زدای آئینہ معنی نمای سخن رنگ افروز معانی تازہ و الفاظ گلگون جلوہ دہ عرائس افکار بلند آرائش گر ابکار معانی
ارجمند ہم آغوش شاہد مضامین ودر رہکنار نگار لطائف حضور ساقی خمکدہ اسرار ابد و ازل واقف سرائر علم و عمل
نظرباز حسن صافی نہادی جلوہ طراز محفل پاک نہادی آئینہ دار کمالات صوری و معنوی مولوی عبد اللہ خان
متخلص بعلوی سن شریف آپکا چالیس ہے اور کمال ظاہری و باطنی ہزار سے متجاوز تھا اگرچہ اصل وطن
مو تمس اباد تھا لیکن چونکہ ایام طفلی سے بود و باش حضرت شاہجہان اباد مین رہی تھی گویا یہی وطن مو گیا تھا

خان بہادر سہراب جنگ مرزا اسد اللہ خان غالب کی خدمت مین مشق سخن بہم پہونچائی ہے اور تحقیق فوائد
علمی اور تمنیت محاورات پارسی ونہین کی خدمت فیض منقبت مین کی ہے باوجود ناز و نعم ثروت کے
اس نہین محنت و مشقت کو اس درجہ تک پہونچایا کہ عرق سعی سے دامن گرداب ہوگیا اور آستین محیط
فی الحقیقت اس نہین وہ کمال حاصل کیا کہ شعراے زمانہ قدیم یعنی میر و سودا و قائم و کلیم اگر اس زمانہ مین ہوتے
بیشک ... زیادہ اہل کمال کے سامنے زانوی شاگردی تہ کرتے غزل وہ کہ ناز و انداز معشوق کا ہر نکتہ پر جان فدا
کرتا ہے اور قصائد وہ کہ جاہ و جلال سلاطین کا ہر لفظ پر نثار ہوتا ہے جب مضامین عاشقانہ ذہن مین پیچ
ہونے مین ہر دائرہ سکے دہن سے آہ و نالہ آسمان تک پہونچتا ہے اور جب بصفت معشوق وہین ادا ہوتا ہے
تو مدات حروف سے اشارۂ ابرو اور چشم ہا دسے غمزہ و دلجوئی کیا ہے مضمون سوز غم سے کشش ہر حرف کی شعلہ
جوالہ اور معنی رنگین سے ہر لفظ رشک گل و لالہ بہار زمین مین سخن سبزہ و اوراق بیاض رنگین اور زمزمہ مین زبان
قلم بستان اور غلط زدہ مین اگر بزم کا حال لکھا ہر دائرہ زد بیع ہوا اور اگر رزم کا ذکر کیا ہر شکن کاغذ کا شانہ
درد و رنج بن گیا بیت کر خار نوشت در دل خصم خلید ؛ در گل نگاشت بر رخ دوست شگفت ؛ فی الحقیقت
کمال کی علامت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ شاگرد پر اوستاد کو ناز ہے اور کیون نہو کہ انکی وضع جدید نے اسلاف
کی کہنہ طرزون کو آب عرق سے دہو دیا اور مضامین بیگانہ الطبیعت اہل علم کو اون طرزون سے مطلقاً ناآشنا کردیا
اب وہ درجہ ... ہے کہ ... مین علم کمال و ہنر اس صاحب سخن کا بلند ہے بلبل اگر چمن مین کچھ بولتی ہے یا غزلہاے
عاشقانہ اسی زبدۂ کمال کی پڑہ کر جاتی ہے کہ اوسکے اثر کے وسیلہ سے گل کو مہربان کرے یا زمزمۂ اسی قدر
ارباب معنی کی ثنا کا وقف زبان رکھتی ہے قمری کو زمزمہ کو کو سے اسی سخن سنج کی تلاش مطلوب ہے اور نرگس
کو چشم باز رکھنے سے اسی صاحب کمال کا انتظار طبیعت کے مرغوب ہے لہٰذا منقبت بے نہایت ہے اب انہین
دو کلمہ پر اکتفا کر کے چند شعر لکھتا ہون تاکہ حقیقت انکے کمال و ہنر کی اہل ہنر پر واضح ہو جاوے ـ

این نامہ صد جلال بکشا ؛ دیباچہ صد خیال بکشا ؛

اشعار ریختہ

سخت شرماتی ہوا تھا نہ سمجھتا تھا اگر تو
کیا یہ نیام ہے تری تیغ نگاہ کا
نہ آتے سامنے میری اگر نہ ... آتا

چھیڑ نا تھا تو کوئی شکوہ بیجا کرتا
ہمنی اس تدبیر سے اوسکو کیا شب بیتاب
مجھ تو اوسکے سامنے کچھ نظر نہین آتا

دلین اور تری لبوں پہ ... کو کچھ گذر ند
کچھ کہا ایسا کہ وہ جامہ سے باہر ہوگیا
لگے ہین وہ یہین نامہ سمجھہ مین نہین آتا

نکلی آنکھوں سے وہیں جذب ہوے دامن میں
چشمۂ نشتر کی چلی جاسے جو مضراب عشق
دار القضا کہاں رہی میخانہ بن گیا
لطف ارتکاب میں ہے نہ اجر اجتناب میں
آتی ہے بو تراب لحد سے عبیر کی ؂
ساقیا پہیو سنبھال ہمیں
تیری غصہ نے ایک دم میں کیا
کسی صورت نہیں زوال ہمیں
کیا سمجھے تو فرشتہ کا جس جا گذر نہو
گر بازپرس کا اوسے خوف و خطر نہو
رخشان جو آئی آئی ابھی تک کہیں ان اشک
خون رلوا چکی کیا خون کا دعوا کبھی
چاک یکسر مرا گریبان ہے
مختصر تر مرا گریبان سے ہے ؂
سینہ کا چاک کرنا سکھلایا
جتنا ہوا اپنی کو ہر غم سے گھلایا کیجو
تلخکامی سے مذاق اپنے میں یکسان ہے بو

بجز اشکوں کے کوئی گوہر نایاب نہیں
کعبہ کو دیر سے چلی پتہ شراب بیز
ہیں مستانہ مع محکمہ احتساب میں
لے سادہ نامہ دوسرے کی تب بسیار
رخشان ہوئی جو چاک غم ہجر سے بیز
شب نہ آئی جو اپنے وعدہ پر
مردہ بعد ہزار سال ہمیں
طالع بد سے نہیں رخشان ؂
بیت الصنم ہے شیخ خدا کا یہ گھر نہو
آنسو اگرچہ رکتے نہیں لیکن آہ گرم
آنکھوں میں آگیا کوئی لخت جگر نہو
بعد ایک عمر جو آئی تو خجل ہوں کیونکر
ولگا مختصر مرا گریبان سے ہے ؂
رات سینہ سے سینہ کا ملا
میرا بہر مرا گریبان سے
نقش بر سنگ ہے جہاں اپنا تمہارے دل پر
عوض زہر کے کیوں قند ہی کھایا کیجے
لیکے کل آہ ہے رخشان کی نہ آیا کیجے

بجتے ہوا ہمہ سر اپنی خونریزی ہو
مستوں کو کیا تمیز خطا و صواب میں
پیری و مفلسی میں نہ تو نام ہی کچھ ابا
پاتا نہیں ہیں یا نہیں گر اپنی کتاب میں
مرے گزرتا ہے خیال ہمیں ؂
گذرے کیا کیا نہ احتمال ہمیں
ولے میں مضمر ہیں معنی باقی ؂
اپنی ہی گم میں ہے وبال ہمیں
جلکہ خرام ناز سے برپا کرے وہ حشر
ہے تجھے چشمداشت کہ یہ نامہ بر نہو
کرکے تو مید نہیں قتل ہی پہلو یکسر
آنکھیں پتھرائی ہوئیں اونکی تیا کیجے
لاغری میں بریدہ ناخن سے
کہ مختصر مرا گریبان ہے
ہے تصور میرا اوس خاطر نازک پہ گران
خوش ہوں منہ کا میں لاکھ مٹایا کیجو
بوالہوس اور بھی عرضکی کرینگے خواہش

نواب زین العابدین خان بہادر عارف تخلص

نہال حدیقہ دولت بانی مبانی حشمت بلبل چمنستان سخنوری طوطی شکرستان معنی پروری مہر سپہر کمال روشنگر آئینہ اقبال سحر سنج معنی پناہ ہنر پرور کمال دستگاہ بلند پایہ رفعت سرمایہ رکن بنای جاہ و ثروت معراج عروج اہبت و زبدۂ اراکین روزگار قدوۂ ارباب دولت ملک و دیار مقبل جہان مقبول جہانیان نواب زین العابدین خان بہادر عارف تخلص خلف رشید نواب غلام حسین خان بہادر ابن شرف الدولہ نواب فیض اللہ بیگ

بیدار خورشتر ازان که هنجو استم روای گرفت شادکامی در دل جا گزید و اندوه نزدوگرد آوری بدر رفت
چون با حصای افراد این همایون صحیفه شتافتم همگی اشعار شعری شمار غزل و قصیده و قطعه و رباعی یک هزار
و هفتاد و اند یافتم الا یا لو اناهوشان هوشی و شنوا گوشان گوشی بر شاهراه شناخت فراوانی نیکو معانی
باید رفت نه در هنجول شماره زلی خرده بر قلت ابیات گرفت چنانکه خود آن والا اموزگار در گزارش این
هنجار به پارسی نامه خویشتن در سه ده سازان گفتار خود می سراید آری راست سفر باید شعر نگویم
تا نباشد نغز غالب ۞ چه غم گر هست اشعار من اندک ۞ از من یادگاری و برای دیگران تذکاری

اشعار فارسی

بس است طول خدایا شبان تار مرا
بروی من بگشا چشم اعتبار مرا
دلش بسوخت چو بر کارهای بیخردم
نخواه در شب هجران تهی کنار مرا
نموده سعی به بی برگی من خجلم
ز رسم دراه نوای کاسه لیار مرا
کشود دگر خم زلفی دلی دران بستم
سفید بهر چه شد چشم انتظار مرا
وعده فرمود بآبادی ویرانهٔ ما
آه از تیرگی نالهٔ روزانهٔ ما
نیر اشب بفروغ رخ خورشید لقا
افسانهٔ درازی شبهای تار ما
بیگانه و رکنی ز دل شاه در کفی
دیگر ز رحق بگو که ترا التماس چیست
می نترسی ز راه نیمشبی
بر سرم ابر درفشان نیست

بیاض صبح بده چشم انتظار مرا
نمود تیره چو شب دی روشنان آیم
وفا نتیجه به از مزد داد کار مرا
بوجه زر روی ردیم شمرد از عشاق
بکیسه نیست چو پامز در روزگار مرا
ز تیره روزی آشفتگی و رنجوری
که داده اند درین جبر اختیار مرا
سری و شور و شور دلی و نفخهٔ صور
چشم با حلقهٔ زنجیر در خانهٔ ما
اشک زد موج بود زادهٔ دریا گوهر
خاورستان شده آخر ز کاشانهٔ ما
اسرار غنچه دل مضطر برون فتاد
بهر خدای لغزش پای این چیست
نیر نقاب گر فگند از رخش نسیم
ای فلک تیر در کمان نیست
در شبستان سینه از تب غم

مکن هلاک که شادم به ناروای خویش
بخاک سای سر نخوت غبار مرا
کنی نه گر قدم رنجه خنجری بفرست
رواج داد زر کامل العیار مرا
فرشته خوش نبود عیب جوی شیم کرم
بسنج خال رخ و زلف و چشم یار مرا
اگر نیامدن دوست ماتمی دارد
فلک ز پهلوی تیر نگاه دار مرا ۞
وعده روز بما عیش شبانگاه بغیر
طرفه کالستن و ربا شده دردانهٔ ما
خوش می برد بخواب عدم قصه مختصر
افتاد جام می ز کف رعشه دار ما
جام شراب بر کف و نوشین لبی ببر
وجه باد دادن هوش و حواس چیست
دیده گو اشک ریز دریا بار ۞
شمع روشن هر استخوان نیست

تنگنا نند سینه پر آتش ❊ برشتگانند پخته مغز ❊ هم بمغز پخته و هم به پوست نغز ❊ باده آشنا مانند سبیه مست ازخود رستگانند با شکیبائی هم دست ❊ هندی همنا شند پارسی گرد ❊ دهلی نژادان اند خاقان پرورد ❊ نان و نان ترسم که آنچه مهرود مرسخته باشی ❊ همانا منتخب دیوان اردو زبانست ریخته کلک مسیحی فرتاب خدام قسطاس دانش اسطرلاب بینش ❊ جوهر آئینه آفرینش ❊ معیار نقد گران مایگی ❊ معراج سلم بلند پایگی ❊ قهرمان قلمرو معنی پروری ❊ فرمان فرمای گیهان سخنوری ❊ گیتی خدایگان نو آئین نگاری ❊ جهان سالار تازه گفتاری ❊ روان بخش کالبد سخن گستری ❊ بینائی فزای چشم دیده وری ❊ فرازنده لوای شوکت خامه فروزنده چراغ دودمان آمده ❊ آیه ناسخ شهرت همه استادان ❊ سرخیل انجمن نکته دانان ❊ سخن را از خیال اشرف ارجمند

معانی راز فکرش سربلند ہا
همین فرزند نه آباسے علوسے
کزین معنی شناس روزگار ست
بجولانگاه معنی یکه تاز سے
جواهر آوری در در فشانسے

صریر خامه اش لبس دلپذیر ست
همین شاگرد روح القدس عالی
سر و سر دفتر شیوا بیانان
فلاطون فطرتی حکمت طرازی
ز صهبای سخن سرشار گشته

بهشتی عندلیبان را صفیر ست
جهان را بیدرنگ آموزگار ست
درین فن افتخار هم زبانان
بکلکش ریزش گنج معانسے
ورق از فکر او گلزار گشته

نو حد کیش صافی منش ستوده خوی فرخنده کنش بزرگ نهاد پاکیزه گوهر فرشته سرشت آزرم گستر کین گزار مهر پرور خورشید فروغ کیوان شکوه ستایش ستاے کشور معنی راده خدای هنرها وفا فتوت دیده دل حیاد مروت درک شعور روح مجسم عالم جان و جان عالم والاحسب عالی النسب سمی وصی والیمین و خشور دادش حضرت جارین دستوراعنی استاذی مرشدی مولائی اخی میرزا اسد الله بهادر غالب اللهم کمل الکلام بدیمومة بقائه و حصل المرام بحیثیة لقائه پورش آئین نیاز گستر محمد ضیاء الدین نیر از ویر بار والای اندیشه پست دران اندیشیده سے وگرانی قدر سبک اندران سنجیدی که این گرامی برادر زاده نار اکه یکان یگان خلعت الصدق دودمان همبرل البو الآبای تفاضین دلپذیر است به تعلیم نو آموزان تکواز بد شناس برانگیزد واین ارزنده جواهر پاره را که هر یک ازان سیمین ساعد شخص خرد را یاره و نازنین بیکر بینش را گوشواره ست برشمه پیش طاق شناسای بر آویزد باری کارساز ایزد بزرگ را هزاران سپاس که درین زمان که سنه مقدسه هجریه نبویه علی صاحبها افضل التحیات واکمل الصلوة به یکهزار و دو صد و پنجاه و چهار رسیده آن دیرین لسیج و دلنشین آرزو مساعدت روزگار سپید مینه ارد قلاوزی بخت

بے پایانی محیط شنا کی اس مرتبہ مین کہ اگر فکر رسا ہزار برس شنا کرے کنارہ پیدا نہو اور صحرای محمدت کی بے منتہائی اس درجہ
کہ اگر اندیشۂ بلند تمام عمر سیاحت کرے منزل مقصود آشکارا نہو اور ہوس نارسا اور طبع خام یہہ چاہتی ہے کہ انسان
حیران اسی دریا مین دست و پا مارے اور اسی صحرا مین قدم رکھے ✤ مراست طبع روان لیک نام تست بلند ✤ چگونہ
آب رود ہر نشیب سوی فراز ✤ بہتر یہہ ہے کہ اس وادی ناپیدا کنار مین قدم نرکھے اور کچھہ احوال دولت اشتمال کو
بر سبیل اجمال لکھے آپ خلف الرشید مین نواب جہانبانان مآب گردون جناب معلے القاب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان
بہادر مرحوم والی فیروز پور جھرکہ کے ✤ اور علاوہ قرابت قریبہ کے نسبت تلمذ کی مرزا اسد اللہ خان غالب تخلص کی
خدمت مین رکھتے ہین کمال توجہ اوستادی کلام انکا سخن قدما کی ہم پایہ ہے اور نہایت علو شان سے فکر انکا رفعت سرمایہ کمالات اسفند
اور بسبب وسعت خلق کا یہہ حال ہے کہ اگر اسکو خلق محمدی سے تعبیر کرین تو بجا ہے راقم کو اس سر کردہ اراکین روزگار کی خدمت مین بہت خلوص اور کمال
اختصاص ہے اور دعوی اتحاد پر نازان اور اس قدوہ اہل کمال کی طرف سے بھی کمترین عباد پر مراسم الطاف اور
مدارج اعانات اس طرح سے مبذول ہین کہ زبان تقریر کو نہ طاقت سخن ہے اور نہ یارای بیان احقر اس کتاب مین کچھہ نظم
اور کچھہ نثر انکا مندرج کرتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ سخن کو انکی طبع والا سے کسقدر اعتبار ہے اور کمال کو انکے فکر بلند سے کتنا افتخار

تقریظ دیوان ریختہ مرزا اسد اللہ خان غالب

سپاس منیر و سمی بالا ناطورۂ ایست از قدسی خانوادہ فکر سر بر زدہ گرم جلوہ گری ✤ لاابالی خرام محجوبہ ایست مقنعہ از رخ
برداشتہ و دامن کمر بر زدہ و رانداز پردہ دری ✤ یوسفستانیست حور انژادان معانی در وی دوش بدوش
✤ عبہر زاریست جلوہ گاہ حیرتیان باختہ ہوش ✤ پہنا در پرندیست مانند سپہر ثوابت گوہر آگین ✤ خور نور رنگ
شار رسانیست بار نامہ شکن صد نگار خانہ چین ✤ فروغ آفتاب چراغیست پری پروانہ ✤ سماری ہیکلی ہست حرز
بازوی فرزانہ ✤ گوئی ہیکلی نوال را دکلی فراخ سماطی نہادہ ہست ✤ وگرسنہ چشمان سخن را صلای عام در
دادہ ✤ بیت اللہ تقدس معبدیست کہ کلیدش بدست فہم درست دادہ اند ✤ دورش بر احرام بندان نزولفہ
دل کشادہ ✤ دمناتیست یک صنمستان زنار بندان خیال در روی جبین سائی ✤ ارتنگی ہست بہ نمایش نقشہای بدیع
پشت دست مانی دار رنگ بر زمین سای ✤ صفحہ ازین اوراق برہمنی ہست بید خوان ✤ ہر ورق ازین کتاب معبدی
ہست استادان ✤ آئینہ خانہ ایست گیتی نما ✤ صنم کدہ ایست مصفا ✤ پری گیانند حجلہ نشین سرادق مریم کرداری ✤
شوخ چشمانند پردہ در تر از شاہدان بازاری ✤ تہیدستانند توانگر دل ✤ آزادگانند پا در گل ✤ عشاق لیلی انند بجنون
مایل ✤ سادہ پیکرانند نگارین دل ✤ ہاروت پیشگانند زہرہ فن ✤ برہنی گوہرانند بال سکن ✤ سمندرانند قلزم کش

بوسه لطف باندازه تحمل کن ٭
گزیدن دل افگار بر ہم نرسد ٭
بر خویشتن ببخشای گفتم دگر تو دانی
دعا کنید که نوعی ز امتحان بشود ٭
با ہم فریب صلح که غالب ز کوی او
تنم از لاغری صد خرده بر موی اگر گیرد
بدین قدر که لب تر کنی دمن یکدم
می یکدو قدح بود فریبم به سبو داد
بی دوست ز بس خاک فشاندیم بسر بر
پیچش خیال اندر رواقی بجگر بر ٭
مطرب به غزل خوانی و غالب بسماع است
دران سینه سودن از تپش بر خاک نما گشتم
رقیب یافته تقریب سرخ بیاسودن
گیرم که خود از قسمت دوری راچکند کس
لعنت یاران وطن گر سازگیهای منست
در سور نوحه خوان و به بزم عزا برقص
آمدم نمک به زخم دلم مشت مشت ریز
از بذله سنجان چند کس در یک نشیمن گشته جمع
گیرم امروز دہی کام دل آن حسن کجا
ز پاره جگرم در رہت نهاد عقیق ٭
گیرم ز تو شرمنده آزرم نباشم
هم اسد اللهم و هم اسد اللهیم
از او ہم بخواہی و ترسم که زمین نشناسد

که مرگ تشنه بود آب چون ز سر گذرد
می به زباد مکن عرض که این جوهر ناب
دارم دلی که دیگر تاب جفا ندارد
پی عتاب بہانا بہانه مے طلبد
ناکام رفت و خاطر امیدوار برد
دلم در کعبه از تنگی گرفت آواره خواہم
ترا ز باده نوشین چه پایه کم گردد ٭
زیبایی رقم سوزیش دود چون نامه نسیم
صد چشمه و النست بدان رہگذر بر
بالله بجو دانمایه که در باغ نگنجد ٭
ساقی من و الاشامی از حلقه بدر بر
برقی که جانها سوختی دل از جفا سر فتنه پیش
ترا که گفت که از بزم سرگران برخیز
پیچید بخود ز وحشت من پیش بین من
در غریبی مردن و از جور باز آورد نعش
یادش ہر وفا بجفاہای دگر کند
آخر نه پرستی بسر آلوده ہست شرط
زین دود و زین شراره که در سینه منست
اجر ناکامی بسی ساله باگشت تلف
منهای سرخ بالکه بدعوی نشسته ایم
تا رفتن مهر تو ز دل چون رود از دل
بخشش جدا و بندی گر فراخور ظرف است
بالم بخود چنان که نگنجم به جسد تو ٭

دوری در روز در بان آشنائی مشتوار
پیش این قوم به شور آبه ز هر زم نرسد
به التفات نگارم چه جای تہنیت است
شکایتی که زبانیست ہم به یاد دارد ٭
سرت گردم اگر پای نزاکت درمیان نبود
که با من وسعت بتخانہ ہای ہند و چین گوید
ساقی دگرم برو به میخانه ز مسجد ٭
بعنوانی که دانی دود بر میخیزد از کاغذ
از خلد و سقر تا چه دہد دوست که دارم
سروی که گذشتش تمنای تو در بر
در گریه از پس نازکی رخ ماند نبرد نگاهش نگه
شوخی که خون بہار بحجی دست از حنا پاکش نگه
نایافته بار ہم به نیر اندرون چه شکیبم
تشبیه من خود ز به مجنون نکرد کس
فرسوده رسمہای عزیزان فرو گذار
غالب به بین که دوست چسان میدید عوض
آہی چه خوش باشد به دی آتش بہشت و فرخ عم
سازم سپهر گر نه لب نان خورم دریغ
حد شیوه تشنگی لب به بیره گفتیم ٭
در خلوتی که ذوق تماشا شود ہلاک
غالب نام آورم نام و نشانم مپرس
ہم سهوش بیتی و ہم بهتی تو نگر کن ٭
خجلت آنکه در جسته [illegible] ٭

غالب اگر بداوری داد خود از فلک خواست
درکش گشن صعوه نگر مسلم روان از تن
گر تیغ در کمان به نشاط کمند نیست
دوشینه بمستی که بکید ست لبش را
زهی شگفتگی دل که از جبین پیداست
چشم بد دور چه خوش می‌تپم امشب که بروز
که بنده خوبی او خوبی خدا داد ست
درازی شب و بیداری من این همه نیست
عکس بخانه درشه در حرم سر اخفت است
نه بدرجسته شرار و نه بجا مانده رماد
بیچاره باز داد و می مشکبو گرفت
بر روی صید توازذوق استخوان رقصش
خاکم ار کاوی هنوز هم رایته درگلزار است
میان غالب و واعظ نزاع شد ساقی
گر نیست خون دیده بدامن چرا چنین چه بحث
حق آن گرمی هنگامه که دارم نشناس
همچنان در شماره فرسخ ❊
نشان من دل خلق آب کرد و هنوز
داده زیرکی برو بکه زیاد میدید
ای آنکه از غرور به هیچیم نمی خری
بیهوده گفت می آیم که نمیدانم که آید
در بغل دشنه نهان ساخته غالب امروز
دستی که برانشست بخون که فرد میرد

میر بخند از تحمل ما بر جفای خویش ❊
اینکه من نمی میرم هم زناتوانی ماست
لذت عشقم ز فیض بینوائی حاصل است
کامروز به پیمانه می در شکراب است
در روغن چراغ وکدرمی بایاغ
نفس سوخته در سینه پریشان شده است
شد نگار از نازکی چندان که رفتار نماند
زنجیت من خبر آرید تا کجا خفت است
حاجت آفتابه در روزم رسیاهی بچراغ
سوختم لیک ندانم به چه عنوان سوخت
خود اولین قدح می بنوش ساقی شو
همانا ز تیزی پرواز بسمل افتاد است
نشاط هم طلب از آسمان نه شوکت جم
بیا به لابه که هیجان قوت غضبی است
آه از شرم تو ناکامی باز دو باشس
ای که در بزم تو مانم به چراغ دم صبح
کفیل پرسش خودم وقت می پرسیم حبیب
نگفته ام که مرا کار با فلان افتاد
نازم بابیناز که نگذشتن از گناه
زان پایه باز گوی که پیش از ظهور بود
بسخن هیچم و اندوه گسارش گردم
نگذارید نه با تم زده تنها ماند ❊
یک گریه پس از ضبط دو صد گریه نباود

نان شکوه که خاطر دلدار نازک است
از دوست میل قرب بگشتن غنیمت است
آنچنان تنگ است دست من که پنداری که ناست
رسید تیغ توام بر سر وز سینه گذشت
تا خود از شب چه بجا ماند که مهمان شده است
اگر نه مهر من از مهر خود عزیزم داشت ❊
نازنین بالش بکوی غیر بوسیدن نداشت
غمت بشهر شبخون زنان به بنگه خلق
دل به پیر و نقی مهر درخشانم سوخت
رضوان چو شهد و شیر به غالب حواله کرد
که آخر از ظرف تست گر حبابی هست
کنه نخل تازه از صرصر زپا افتاده ام
قدح مباش نه یاقوت باده گر غنی است
جیحون و نیل نیست دلست از خدا بترس
در تلافی پایه مهر و وفاے ما سنج ❊
قاصد من براه مرده دمن ❊
بشرط آنکه زیک قلزمم فزودن ندهد
مست عطای خود کند ساقی پیمانه می
با دیگران زعقود با از غرور بود
چه عیش از وعده چون باور ز عنوانم نمی آید
برم از غیر ولی را که خبر از تو شود
مارا نبود هستی داور انبود صبر
تا تلخی ان ز سر توانم ز گلو برد ❊

بدر جستن ماہی و خرچنگ و بره و گاو از ہر کرانه و دم لابه کنان خرامیدن شیر اندر آن میانه و شکسته شدن طلسم روز بر ہمنای لوح ماه ✤ و در خ نمودن عہد ہزار نیرپرداز یک نیرند سپاه ✤ بدان بوالعجبی بار در کار زد رمیان نهاد که چرخ پیر از کہکشان انگشت حیرت بدہان نهاد مثنوی ✤ شام نگو جادوی مشکین لباس

هم به هنر هم به اثر روشناس	تازگی کسوت عباسیان ✤	تیرگی خاطر شماسیان ✤ ✤
غالیه سای نفس مقبلان	پرده کشای ہوس بیدلان	همسبق پرده کشایان راز ✤
همنفس پرده نشینان ناز	نکته وران را بسخن جانفزای	راه روان را دم راحت کشای ✤
رہبر دردان به نهانخانها	تا سم مهتاب به ویرانها	سرمه او از خراباتیان ✤
شہپر پروانه مناجاتیان	رام کن شوخ هوس سان بشوی	غازه نه شمع شبستان بروی ✤
بر لب آوازه شبگیر ها	رشته شمیر از دو تکبیر ها	خجستگی آئین شب را نازم که اگرچه

تیره و ظلمانی است لیکن جمعیت به روزگارش بدان فراوانیست که ہر چند دیده وران بجست و جو شتافتند جز طره مهوشان و خواب عاشقان که آن بر بالین پریشان ست واین به بستر هیچ جا از پراگندگی نشان نیافتند رباعی

شب جلیست سویدای دل اہل کمال ✤ سرمایه ده حسن ز لف و خط و خال ✤ مرز هانی شب از آن بود که نیست ✤
وقتی شایسته تر ز شب بہر وصال

عبارت در صنعت مقطع الحروف

روان باد او داد روز بدش ز از	در او در واز روان دل را در آواز	روان درد دل و دشمن زبان راز دارد
دردان زدل روشن او از وارد	روان آواره وادی وردوشن	ره آورد دیده دل روی زر روشن
وداع رد سر وار دوال در آن راه	ز روح آورخ ز دل درد و ز راه آه	راز دار رتب وددوددوازده وار

ان در دری وری ا ره ۱ در رود وزن ذات او راوزارت واوار ✤ و داوار روان ودل زوار ✤
وی روز از راه ارادت روی دل زار زری داور روزی ده آواز دم در راه دل در آن راه آواز درای دری
درد او داور . داوران درای آذر آر آورد ان روزی ده آدم دددوام ✤ در دیش دل زار را دل آرام
در روز ازل آدم را دل داد ورزان واد و داد ادراک را در روزان دل ✤ رود او آدم زاد از نای ز رودرای زر
آورد دل رود دل نه درداغ از زدوده آب ز زور دو زرد آذر رد آز زرد روی زردان داد از دل ورود ده وآن
ادراک از روان زدوده ز زور زر و زرد و زرد ذره ذره از دل آب درد و دم وآرام

نہ قدرت تقریر ہے اور نہ احاطۂ تحریر میں آسکتا ہے اور چونکہ ✤ دلہا را بدلہا راہ باشد ✤ آن حضرت کو بھی شفقت
راقم کے حال پر ہے کہ شاید اپنے بزرگون کی طرف سے کوئی مرتبہ اوسکا مشاہدہ کیا ہوگا میں اپنے اعتقاد میں انکے
ایک حرف کو بہتر ایک کتاب سے اور انکی ایک گل کو بہتر ایک گلزار سے جانتا ہون اور اگر دیکھا جاوے تو حق بھی یہی ہے خوشا
از حال ان لوگون کا جو آپ کی خدمت بابرکت سے مستفید ہوتے ہین اور جواہر گرانمایہ کہ آپ سے حاصل کرتے ہین انکو
مغتنم جانکر کبھی خزانۂ حافظہ مین محفوظ اور کبھی صندوق بیاض مین امانت رکھتے ہین اسطرح کے مضامین عالی ہر مستفید کے
پاس خروار خروار فراہم آگئے ہین۔ ہر چند کہ مثل مبدا فیاض کے آپ کی طبیعت فیض موہبت نسبت بخل سے مبرا ہے آپکے
اون جواہر بے بہا کے اعطا مین کچھ دریغ نہین آرے ✤ نہ نقش کہ بدست جان توانا ✤ چون بادہ خرد فزای دانا ✤
آپ کا جواہر خانہ نفائس سخن حد شمار سے افزون اور ظرف فہم سے بیرون ہے ایک دیوان قصائد و غزلیات کا تیس جزو کے
زیادہ مرتب اور منطبع ہوا ہے اور اسی طرح سے نثر اور ایک کتاب پنج آہنگ نام نہایت فوائد جلیلہ پر مشتمل قریب چودہ
پندرہ جزو کے آپ کے نتائج فکر سے ہے کہ ہتھیان معنی رس کے واسطے مغتنمات عظمی سے ہے اور ایک مثنوی مشتمل اوپر غزوات
حضرت رسالت دستگاہی ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگرچہ ہنوز ناتمام ہے لیکن پھر بھی قریب پندرہ سولہ جزو
کے ہو چکی ہے انشاء اللہ تعالی جس وقت تمام کو پہونچیگی گلدستۂ بزم احباب ہوگی ✤ راقم تیمناً و تبرکاً کچھ نظم اور کچھ نثر
اس کتاب مین لکھ کر ہدیۂ نظر ارباب شوق کرتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ نظم کس رتبہ کا ہے اور نثر کس شان کے ساتھ

آرایش گفتار در ظہور پرتو و نمود اری صبح

دمیکہ سرہنگ سیاستگاہ روزگار بہ باز خواست خاتم سلیمانی گلوی اہرمن شب در ہم افشرد و آن رخشندہ گوہر زوالی
را بدان روشنی کہ تو پنداری آفتاب ہست از دہانش بدر آورد گلزار زندگی را کہ از شکنجہ خزان خواب برگ و بار فرو ریختہ بود
ہنگام کشایش نوبہار فراز آمد و قدرت شیشہ میخانہ را آب رفتہ بجوی و خمار آلودگان شبانہ را رنگ پریدہ بروی
باز آمد تتو پیرہ ہاے ظلمت کہ بر روی آفاق فرو ہشتہ بود از میان برداشتند و شادروانی از نور بدان درازی
کہ پہنای گیتی را فرو گیرد در جہان برافراشتند ✤ سحر ز نور رقیبانہ برکشاد لب ✤ شب از نہیب غریبانہ در نوشت گلیم ✤
خسرو زرین افسر سپہر دین اورنگ ✤ چون خواست کہ لوای جہانگشایی بتسخیر ہفت کشور افرازد و تخت لشکریان را بچپاول
ہوای راہ تاراج گنج گوہر پروین صلا زد و بخونگرمی اوباش گرسنہ چشم لوامع سحری آتش فتنہ بدانسان در گرفت کہ
کالای ناروای تنک مایگان شبنم نیز دران دستبرد بیغما رفت لباس فیروزی و رشکرانہ بہروزی خستان نور را در کشادند
و ذرہ ذرہ را باندازۂ گنجایی وقت ازان بادہ روشن در دادند خاک بر درختان کہ آبروی صافی آشامی و طالع روشناسی

کہ اس حضرت کے اوصاف حمیدہ اور محامد پسندیدہ کو دفتر کتاب میں درج کروں اور عقل فریاد کرتی ہے کہ ہرگاہ
بینے اس نقدس جوہر اور انداد میرا ضیافوں کے ساتھ جب اس امر کا قصد کیا کارکنان بارگاہ بال سے کمی استعداد کا
طعنہ سنا اور سوئی ادب کی سرزنش حاصل کی تو با عینہ تقیمان عقل و ہوش کس شمار میں ہے فی الحقیقت اگر رنگ نگان
اپنے تئیں جادہ مقصود میں ڈالدیا تو ہوس حق السعی یعنی شاباش کی متوقع ہوئی اور حال یہ ہے کہ دشوار پسندان بلند
فکر ملکہ دقیقہ یابان انصاف طینت سے آگے حصول صلہ آفرین تو کیا خجلت نارسائی اور طعنہ ناعاقبت بینی سے سر اٹھانے کی
جگہ نہ ہیگی ظہوری نے سچ کہا ہے ؎ کسی کہ عہدہ ثنا سے کسے برون نیاید چرا اول بعجز اعتراف ننماید ؏ بہتر یہ ہے کہ فکر
کو اس اندیشہ محال سے باز رکھے اور اپنی نارسائی کا پردہ فاش نکرے بیت باسمی است بعید بلند و پستی ؏ تان پائے
نہ لغزوت زہستی ؏ نام نامی اور اسم سامی انکے والد ماجد کا عبداللہ بیگ خان تھا آپ اتراک سے ہیں اور سلسلہ آپکے نسب
کا افراسیاب و پشنگ تک پہونچتا ہے آپ کے بزرگ سلجوقیوں کے عہد میں بسبب اسکے کہ اونکے ہمجنس و ہم گہر تھے فرمان روائی
رکھتے تھے ؏ جب سلجوقیوں کی عہد سلطنت کا دور اتمام ہوا انکے آبا و اجداد نے سمرقند میں توطن اختیار کیا اس حضرت
کے جد امجد اپنے پدر مشفق سے ایک امر سہل پہ قدری شکر رنج بہم پہونچا کر مشہد میں تشریف لائے اور لاہور میں معین
الملک کے رفیق ہوئے اور اوسکے تباہ ہونے کے بعد وارد دہلی ہو کر سلطان ہند کی سرکار میں سررشتہ ملازمت کو ہاتھ
میں لاکر سلسلہ چاکری کو استحکام دیا حضرت ممدوح کے والد ماجد دہلی میں متولد ہوئے اور یہیں نشو و نما حاصل کی کسی
سبب سے بود و باش اکبرآباد میں اختیار کی اور حضرت ممدوح کو والدہ مشفقہ کے کنار شفقت اور آغوش عاطفت میں
پانچ برس کا چھوڑ کر خواب نعیم کے گلگشت کی طرف متوجہ ہوئے آپکے چچا حقیقی نصر اللہ بیگ خان کہ اوس عہد میں
مرہٹوں کی طرف سے اکبرآباد کے صوبہ دار تھے آپکی پرورش اور تربیت میں مصروف ہوئے جب ہندوستان میں آمد
حکام انگریزیہ کا ہوا نصر اللہ بیگ خان لارڈ لیک بہادر کے رفیق ہوکر چار سو سوار کے رسالہ سے اعادی باد پیما کے ساتھ
گرم جنگ رہے جرنیل لیک صاحب نے اس کار نمایاں کے صلہ میں دو پرگنہ متعلقہ اکبرآباد کے اونکی حین حیات
تک جاگیر میں عطا کیے پھر اونکے سانحہ ناگزیر کے بعد جو اتفاقاً ہجری میں ہوا جاگیر موافق قرار داد کے ضبط ہوئی اور
جاگیر کے عوض میں اس حضرت کے واسطے نقدی مقرر ہوگئی پھر تو بسبب اس طبیعت اور دل خواہ کے شاہجہان آباد
میں تشریف لائے اور اوس معاش پہ قناعت کرکے گوشہ تنہائی اختیار کی ہے اور بیشتر شغل آپ کا اس عالم
تنہائی میں سخن سنجی اور معنی پروری ہے حق یہ ہے کہ جان سخن پر منت اور سر معنی پر بار احسان رکھتے ہیں ہر ایرہ انکا
دہن شکر اور ہر حرف زبان سپاس ہے انکی ہمت تربیت کا راقم آثم کو جو اعتقاد انکی خدمت میں ہے اوسکا بیان

کہ طیور کو طیران اور پانی کو جریان سے باز رکھتا ہے اوسکا ایک ادنے وصف ہے جس مجلس میں اس مرد خدا نے قدم رکھا اور بارادہ قرات قران لب ہلایا اہل مجلس سراپا گوش اور گوش سراپا ہوش ہوکر متوجہ ہوجاتے ہین بلکہ جسوقت خاص وعام کے گوش زد یہ ہوتا ہے کہ آج فلانے مجلس مین اس صاحب کمال کا گذر ہوگا اجتماع خلایق سے وہ مجلس حکم میلہ کا بہم پہونچاتی ہے اور اونکے قران کے پڑہنے مین وہ اثر ہے کہ وقت استماع کے سامعین کو دنیا و مافیہا فراموش ہوجاتے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ـ

ذکر بلبل نوایان سواد جنت آباد حضرت شاہجہان آباد

برای یار فروشی و کنان نمی یابد	بہرکجا کہ روم وصف دوستان گویم

جناب مرزا اسد اللہ خان غالب مدظلہ العالی

ہمارے اوج مفاخر و معالی جاگزین سدرۃ المنتہی مراتب بلند و مدارج عالی مؤسس اساس شیوا بیانی بانی بناے الفاظ و معانی عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری اوج سماے برتری و دالا تباری مہر سپہر بلند اختری و گردون اقتداری شاگرد رشید استاد سحبان المعنی زبان نوعی بیان فرزند دہر دلبید اوان سمی دمی رسول اللہ جناب مستطاب مرزا اسد اللہ غالب تخلص دیوان حافظ انکی لسان الغیبی کے عہد مین دلون سے فراموش زبان خلاق المعانی انکے معنی ایجاد کے زمانہ مین خاموش چراغ الوری انہین کے شعلہ فکر سے روشن اور سینہ آذری انہین کی آتش حسرت سے گلخن عنصری انکے رشک افکار سے ایسا جل گیا کہ گویا اوسکا پیکر فقط عنصر آتش سے متکون ہوا تہا اور سحبانی اونکی حسرت کمال سے ایسا رویا کہ مگر اوسکی بنیاد چشم فقط عنصر آب سے بنی تہی زلالی انکے چشمہ ہنر کا تشنہ لب اور ابو اسحاق اطعمہ انکے خوان استعداد سے نعمت طلب خاقانی اس خسرو معنی کی کمتر رعیت اور خسرو اس بادشاہ سخن کے آگے سرگرم خدمت ملاحت کلام سعدی انکے خوان فیض کی نمک خوار اور شیرینی زبان حافظ انکی نعمت مقال سے روزینہ وار رنگینی معنی سے صفحہ کو گلزنگ اور طراحی فکر سے کاغذ کو ازنگ کرنا خاصہ اسی چمن طراز سخنوری اور نقاش صحیفہ ہنر پروری کا ہے اگر الفاظ ثقیل سے گرانی اوٹہاے تو کوہ کاہ کا حکم پیدا کرے اور اگر سخن مین متانت صرف کرے تو دقت بیانش حد سے صرصر سے جگہ سے نہ ہلنے قلم انکا معنی روشن کی طراوش سے فوارہ نور اور عبارت پاکیزہ انکی لطف کیفیت سے شراب انگور اگر اس سخن طراز کے کمال استعداد کو جو طرف حصر و شمار سے افزون ہے خامہ ذرہ بیان کرے اول چاہیے کہ بلکہ عقل فعال سے عاریت مانگے اور زبان قلم تقدیر سے مستعار لے بہ مین ارادہ کرتا ہون

ذکر قرا و حفاظ کثر اللہ سوادہم

اگرچہ اس شہر کرامت بہر مین فضل الٰہی سے حافظ اس کثرت سے ہین کہ اردو زبان شریف مین با وصف کثرت جماع کے کہ حد شمار سے باہر ہین کوئی مسجد ایسی نہین ہوتی کہ اوسمین دو دو تین تین شخص کلام اللہ تراویح مین ختم نکرتے ہون اور مسجد جامع مین تو شمار سے باہر کلام اللہ تراویح مین ختم ہوتی ہین لیکن تیمناً چند اشخاص نامی کا ذکر لکھتا ہون

قاری اللہ بخش سلمہ اللہ تعالیٰ

حروف کو مخارج سے ادا کرنا جیسا کہ حق ہے اور پھر الحان داؤدی سے حق اسکا حق رسیدہ خدا شناس کا ہے اور ورع و تقویٰ کا حال تو جیسا ہے اوسکے بیان مین زبان قاصر ہے کمال قناعت سے وجہ قلیل پر اکتفا کر کر گوشۂ مسکنت مین بسر کرتے ہین عمر شریف آپ کی قریب ستر برس کے پہونچی ہے

حافظ احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

کہین برادر حقیقی قاری صاحب موصوف کے اگرچہ قرارت مین وہ مرتبہ کمال کا نہین لیکن کلام اللہ کو اس صحت کے ساتھ پڑھتے ہین کہ مافوق اوسکے متصور نہین اور اوراد و وظائف مین اوقات شبانروزی صرف ہوتی اور چہرہ سے للہیت ظاہر ہوتی ہے

قاری محمد طیب غفر اللہ لہ

علم قرارت مین اقران و امثال سے گوے سبقت لیگئے تھے اور مخارج حروف کو اس خوبی سے ادا کرتے تھے کہ حروف کو خود اس امر پہ ناز تھا غرضکہ جامع علم و عمل تھے اور از بسکہ قناعت و توکل سے انکو غیرت کا خمیر تھا تمام عمر اغنیا کے دروازہ کا نام نہین لیا دو تین برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ دنیا ے فانی سے رحلت کی انا للہ و انا الیہ راجعون

قاری احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

ایسے عامل علم قرارت ہین کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا اور زبان اوسکی اوصاف سے قاصر ہے دینداری اور اتباع شریعت اور اکل حلال اور اکتساب خیرات اور اجتناب از نواہی سب ایک ذات ستودہ صفات مین جمع ہین اس جامعیت کے ساتھ افراد بشر سے کم نظر مین گذرا ہو

حافظ عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ

اگرچہ علم قرارت حاصل نہین اور تجوید حروف جسقدر چاہیے اور اوسکا نام قرارت رکھا جاوے اونکے پڑھنے مین محسوس نہین ہوتی لیکن فضل واہب العطیات سے آواز خوش اور طیب لہجہ اسطرح عطا ہوا ہے

کی ساتھ سرانجام دیا چند سال کا عرصہ ہوتا ہی کہ اس جہان فانی کو رخصت کیا راقم سی بسبب قرابت کی محبت مفرط رکھتی تھی اگرچہ نظم و نثر اونکی بطرز دہت مین لیکن باقتصار مخمس کے دو بند پر قناعت کرتا ہون کہ غزل شفائی پر لکھا تھا اور اون کو بغرض نمونہ از بسیار اونکی جودت طبع اور تیزی فکر پر دلیل ہوسکتی ہی مخمس

دردِ عشق ہوفائی کی در تتارت کند
از ہمہ آسودگیہا جملہ دشوارت کند + بیخبر از خویش و ہر حالم خبر دارت کند
انتقام من کشد جای گرفتارت کند
گر حریفی آگاہ تیز در کارت کند

ای بپیابانہ داری ہر زبان گفتار عشق
وانمت بیا بطانت وانستہ آزار عشق + تا کجا آخر صبوری باید اندر کار عشق
ترسم این بیباقی اما قسمت خوارت کند
میری از خد شفائی پیش یار اظہار عشق

مولوی نوازش علی سلمہ اللہ تعالی

شاہجہان آباد کو علما کی خدمت مین کتب تحصیل کیا حاصل کیا اور حدیث نبوی کو حضرت بابرکت مولوی محمد اسحاق محدث دہلوی غفر اللہ سی پڑھا استعداد کامل رکھتی ہین از بسکہ طبیعت ہدایت و ارشاد کیطرف مائل ہی اکثر اوقات مجلس وعظ بھی انکی ان منعقد ہوتی ہی اور ساکنین شہر شاہجہان آباد اکثر بشوق تمام واسطی استماع وعظ کہنی کی واسطی اپنی اپنی گھر مین اونکو تکلیف دیتی ہین خلق و حلم مین یگانہ روزگار اور قناعت و توکل مین شہرہ آفاق ہین

مولوی محمد رستم علیخان سلمہ اللہ تعالے

تحصیل سی فارغ اور کتب ہیئت و ہندسہ کو راقم کی نانا صاحب مرحوم نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر مصلح جنگ سی اچھی طرح پڑھا اور حدیث و فقہ جناب مولوی اسحق علیہ الرحمہ سی اور طب مین مہارت معقول رکھتی ہین اور مریض انکی علاج سی شفا پاتی ہین اور کتب فارسیہ کو بھی بہت تحقیق کو ساتھ پڑھاتی ہین غرضکہ عالم مستعد اور فاضل اجل ہین بالفعل خدمت وقائع نگاری پر حضرت بادشاہ جمجاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کی سرکار مین مامور ہین اور خطاب مصلح الدولہ حکیم محمد رستم علیخان بہادر سی ممتاز راقم سی بھی از راہ محبت کمال رکھتی ہین انشا و نظم و نثر کیطرف کم متوجہ ہوتے ہین مگر اخبار سلطانی ہر ہفتہ انکی نثر طبع زاد کا نمونہ ہے

حاجی محمد سلمہ ربہ

ساکن مین نواح جونپور کے اور بعد ادای حج بیت اللہ کی شہر شاہجہان آباد مین وارد ہوئی اور مولانا محمد اسحاق صاحب سے کتب حدیث کو تحصیل کیا اکثر اور فنون سی بھی آگاہ ہین لیکن فن حدیث کو اچھی طرح جانتی ہین و رع و تقوی مین منتہی ہین راقم نی جناب مستطاب مولانا مخدومنا مولوی محمد صدر الدینخان بہادر کی خدمت مین انکو حاضر ہوتی دیکھا اور انکی جوہر سی مطلع ہوا اسواسطی کہ حاجی صاحب موصوف مولانا ممدوح کی طرف سی مدرسہ دار البقا مین مدرس ہین

ملا سرفراز سلمہ

یہ بھی بڑے مستعد شخص ہین کتب معقول و منقول و حکمت و ہندسہ و ہیئت بہ تحقیق سے پڑھاتے ہین حدیث اور تفسیر جناب مولانا مولوی صدر الدینخان بہادر سی پڑھی ہی اور اب جناب ممدوح کی طرف سی مدرسہ دار البقا مین مدرس ہین

جناب آخون شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

عالم باعمل وارستہ از زوال مہبط فیض ازل زاہد آخون شیر محمد طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ - مولد انکا افغانستان تھا لیکن ایک مدت ہوئی بارادہ تحصیل علم وفضل کے وارد ہندوستان جنت نشان ہو کر اطراف وجوانب مین علماے کرام کی خدمت سے فیض علم وادب حاصل کیا اور جب شاہجہان آباد مین وارد ہوئی مولانا شاہ عبد القادر قدس سرہ کی خدمت سراسر افادت مین علم حدیث کو تحصیل کیا اور مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد اسمعیل رحمتہ اللہ علیہ کی ہم سبق رہی چونکہ قناعت اور توکل ایک جامہ تھا کہ خیاط قضای ازل نے انکے قامت استعداد پر سیا تھا حکیم غلام حسن خان مرحوم کے مکان پر سکونت اختیار کی اور مدت العمر ہرگز اخوان زمان اور ابناے روزگار کی طرف روی التفات نہ لائی اور شب وروز شغل ظاہری تدریس علوم عقلی ونقلی رہتی اور شغلہ باطن توجہ الی اللہ زبان خلق کے ساتھ گفتگو مین رہتی اور دل خدا کے ساتھ مشغول یہ دو کام آن واحد مین اقوال سراسر اختلال حکیم فلسفی کے واسطی سلسل مین ساتے ہے - پای استدلالیان چوبین بود - پای چوبین سخت بی تمکین بود - سوای علوم ظاہری کے کسب فیض باطن خدمت حضرت بابرکت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ سے کیا اور مرتبہ خلافت کا پایا اگرچہ سلسلہ پیری مریدی کا جاری نہین کیا لیکن استحقاق اس امر کا ہزار در ہزار مرتبہ مین رکھتی تھے - اور آخر مین سکونت ہندوستان سے دل برداشتہ ہو کر بارادہ ہجرت اور ادای حج کے بیت اللہ کیطرف روانہ ہوئے اثنای راہ مین اواسط ماہ صفر سنہ ۱۲۵۷ ہجری مین نقد حیات کو متقاضیان اجل کو سپرد کیا اس واقعہ کو چھ برس کا عرصہ ہوتا ہے

جناب مولوی امان علی سلمہ اللہ تعالی

عالم اکمل فاضل اجل صاحب اطوار صدق وصفا زبدہ کملا واسوہ اتقیا مولوی امان علی - سادات صحیح النسب سے ہین اور تحصیل علم ظاہر کی فیض مواہب مولانا شاہ عبد القادر قدس سرہ سے کی ہے بسبب قناعت واستغنا کی کبھی اہل روزگار کی طرف رجوع نہین کی اور ہمیشہ بر پاے تجرید زیستہ بسر کرتی ہین اور چونکہ رزاق انس وجان کی خزانہ تقدیر سے وظیفہ روز وشب ہے اوسی پر قانع ہو کر اغراض دنیوی کو وسیلہ تملق وخوشامد اخوان زمان نہین کیا چونکہ علم وعمل وطب مین مہارت تامہ رکھتی ہین اس بہانہ سے لطف رب جلیل ذی شفای اسقام لوگون کو نامہ فیض علامہ کی دیانت وعفت رکھی ہے اور اس حیلہ سے نقود ثواب اخروی کی گنجینہ اعمال مین تودہ تودہ جمع ہوتی جاتی ہین راقم کو انکی خدمت مین نیاز واعتقاد بدرجہ کمال حاصل ہے اور انکی طرف سے راقم پر بھی مراتب الطاف اندازہ سے زائد وقوع مین آتی ہین غرضکہ انکی صفات حمیدہ جو حوصلہ اندیشہ مین نہین گنجایش رکھتی لکھنے اور بیان کرنے کا کونسا محل ہے

جناب مولوی محمد جان غفر اللہ لہ

کتب تحصیلی کو اچھی طرح سے پڑھا تھا اور مسائل علمی نہایت مستحضر تھے فاضل اجل تھے اور عالم اکمل طبیعت نظم ونثر فارسی کیطرف بہت مائل تھی نثر بہتین اور نظم رنگین ان سے یادگار ہین اور اس کمال پر اخلاق ایسا کہ کسی مین اوسکا نمونہ نہین دیکھا گیا اور متانت وضع اور پاس آشنائی اور لحاظ ایسا تھا کہ کسی اور مین اوسکا عشر عشیر مشاہدہ نہین ہوا مدت تک سرکار انگریزی مین عہدہ سرشتہ داری فوجداری پر مامور رہے اور اسی سر رشتہ کو نہایت ہوشیاری اور دیانت

انکی حق مین صادق آتی ہی۔ بمقتضای اسکی کہ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم + راقم اثم کی حال پریشان پر حضرت کی نگاہ توجہ کو ایسا معروف کر دیا ہی کہ بدرجہ غایت نظر تربیت دستاہ انہی منظور فرماتے ہین تاکہ شاید یہی نظر عنایت بارگاہ کریم مین اس لعقر کی نجات کا سبب ہوجاوی کوتاہ شب وفسانہ بسیار زبان قلم قاصر ہی کہانتک کہی اگر زمانہ ساعد ہوگا تو ایک دفتر علیحدہ ان سرگروہ کلاہ دہر کی محامد مین لکھون گا

مولوی کرامت علی سلمہ اللہ تعالے

خلف الرشید ہین مولوی حیات علی خوشنویس علیہ الرحمۃ کے اور شاگرد رشید ہین مولانا فضل امام صاحب کے۔ فضل و کمال انکا حد تقریر اور حیطۂ تحریر سے زیادہ ہے استحضار مسائل اس مرتبہ کو پہونچا ہی کہ حصولی اونکے ذہن مین حکم حضوری کا رکھتا ہی عرصہ چند سال کا ہوا کہ شہر شاہجہان آباد کو تلاش معاش کی تقریب سی چھوڑا اور حیدرآباد کی طرف راہی ہوے کیونکہ السفر وسیلۃ الظفر حدیث مشہور ہی گردش فلک نے وان اونسے موافقت کی اور بالفعل ہزار روپیہ ماہیانہ کے منصب سے سرفراز ہین اور اوس نواح مین معہ قبایل اور عشائر کی بسر کرتے ہین نظم و نثر انکا کچھ راقم کو بہم نہین پہونچا

جناب مولوی مملوک العلی سلمہ اللہ تعالے

شاگرد رشید مولوی رشید الدین خان صاحب علم معقول و منقول مین استعداد کامل اور کتب درسیہ کا ایسا استحضار ہی کہ اگر فرض کرو کہ ان کتابون سے گنجینہ عالم خالی ہوجاوے تو انکی لوح حافظہ سی بجنسہ نقل انکی ممکن ہے ان سب کمال او فضیلت پر خلق و حلم احاطہ تقریر سی افزون ہی اگرچہ زی دنیاداروں کی ہی لیکن سیرت اور سریرت مین درویشانہ اگرچہ چند برس سی مدرسہ شاہجہان آباد مین عہدہ مدرسی کا تھا لیکن اب کئی سال سی سرگروہ مدرسین ہین کہ مدرسی اول اوس سرکار کی ہی انشاء نظم و نثر کیطرف کم توجہ ہی اگر ایسا فاضل اسطرف بھی متوجہ ہوتا تو یقین ہی کہ اس فن مین اپنے اقران و امثال سی ممتاز ہوتا +

جناب مفتی سید رحمت علی خان عرف میر لال سلمہ اللہ تعالے

جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ زبدۂ ارباب فضل و افضال حامی ہنر و کمال سید رحمت علی خان عرف میر لال کہ حضور سلطانی سی بخطاب سراج العلماء ضیاء الفقہاء سید رحمت علیخان بہادر کے ممتاز ہین کمالات ظاہری و باطنی آپکی حد تقریر اور احاطہ تحریر سے متجاوز ہین علاوہ کمال توغل مشاغل علمی کی شائستگی اوضاع و پسندیدگی اطوار حسن خلق اور کمال بردباری و حلم اس مرتبہ پر ہی کہ بیان اوسکا مجال خامہ و حوصلہ نامہ نہین قدیم الایام سی عہدہ افتا کا سلسلہ سلف کی طرف سی انہین کے خاندان عالیشان مین مستمر ہی اب یہ عہدہ آپکی ذات برکت صفات سے مشرف و مفتخر ہے آبا و اجداد راقم کو انکے خاندان بلند مکان کے ساتھہ رابطہ اتحاد قدیمی چلا آتا ہی اور یہی سبب ہی کہ نظر توجہات حضرت کی راقم اثم کی حال پر کمال مبذول ہی بسبب کثرت شرائف مشاغل یعنے توغل علمی کے نظم و نثر کی طرف مطلق توجہ نہین + + + +

تصرم جل عمری فی الملاہی
فانی غیر لطفک من ملاذ +
ولوز عنی نجح واعتمار
وکن لی فی ثری قبری انیسا
الام احوم عطشانا ہیما +

وما لہوای بعد من انصرام
یکون بہ اعتضادی واعتصامی
فارغب فی الحطیم عن الحطام
وکن لی شافعا یوم القیام
وبحر نداک عمر اللجج طامی

لئن انقصمت عری ورم عظمی
فقل ربی لیوم یجی شہیدا
وقد خلقنی لزہدک فی حیاتی +
انا الساوی فتاولنی شرابا
علیک صلوٰۃ ربک ما تغنت

وما الفراہی ہوای من انفصام
بلابلہ عند غرنیک الکرام +
فزارک ستکیتنا باستلام
طہورا سائغا یردی اوامی
علی ورق الفضا ورق الحمام

جناب مولانا مولوی محمد نور الحسن سلمہ اللہ تعالے

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرۂ فضیلت آبروی شریعت دقائق آگاہ حقائق و معارف پناہ خازن گنجینۂ اسرار ازل جامع شرائف علم و عمل ارسطو فطرت فارابی فطنت بانی مبانی فضل و افضال موسس اساس تکمیل و اکمال قطب سماے ہدایت وارشاد و منطقۂ فلک راستی و سداد عضادۂ اصطرلاب دانش و حکم بہ نکتہ سنجی امعروف و بدقیقہ فہمی علم موشگاف دقائق علم و فن مولوی محمد نور الحسن سلمہ اللہ تعالے ۔ شاگرد رشید مولانا محمد فضل حق زادت فضیلۃ کمالات علم اور فضائل خلق و حلم مین یگانہ روزگار حدت ذہن اور رسائی فہم مین یکتاے قرون وادوار فاضل اجل سرگروہ فضلاے کمل خلق جبلی سے بہین فرد و افراد امت محمدی اور سعادات ذاتی سے سرگروہ نزدیکان بارگاہ صمدی اس خیرو نامین معقول و منقول مین ایسی مہارت تامہ رکھتے ہین کہ اگر موجود کی معدومیت اور جائز کے ناجائز ہونے کا دعوے کرین تو خصم کو بدلیل عقلی و نقلی دلنشین کر سکتے ہین ۔ وجود ایسے فرد کامل کا ایسے روزگار ناپرسان مین دلیل قدرت پروردگار ہے کمالات ظاہری تو آپکی ذات بابرکات مین جسطرح مجتمع ہین وہ تو نہایت ظہور اور نہایت وضوح سے احتیاج بیان کی نہین رکھتے جلائل باطنی اور شرائف معنی جسقدر انکی ظرف استعداد مین فراہم ہین اگر خامہ وزبان اونکے بیان مین سرگرم ہو تو ایک قرن تک چاہیے کہ سوا اس ذکر کے اور کسی حرف کو زبان پر نہ لاوے تو شاید اوسکے ایک حرف کے بیان سے عہدہ برا ہو سکے سبحان اللہ خلق مجسم علم مصور وقار متشکل خلق ایسا کہ بندگان الہی کی دلشکنی آپکے اعتقاد مین خانہ خدا کی بنیاد کی گرانی سے کم جرم نہین رکھتی ۔ اور علم ایسا کہ اگر اوسکو ایک جگہہ فراہم لاکر فرق فلک نہم پر رکھدین تو لسبب گرانی بار کے طبقات کرات کو اسطرح توڑتا ہوا پستی کو مائل ہو اور محیط کے دوسری طرف سے گذر جاے کہ اوج سے حضیض تک نگاہ کو ایک جادۂ مستقیم محسوس ہو اور وقار اس درجہ مین کہ فلک دوار کی ہزار گردشین انکی تمکین کی ایک نشست مین سرمو تفاوت پیدا نہین کر سکتین اور ان کمالات پر فریاد ہے تقوی و تارعی و زہد شعاری نقل کسی صحابی کی کہ وہ کہتے تھے اگر بال تمام عالم کا مجکو دیدیا جاے کہ ایک اذان نہ سنون مجھسے نہو سکیگا بے کم وکاست و بی اغراق مبالغہ

بازرنا بهو ر نا بواعن التقام ❊ وختموا اللهو والسلام
بنی الباغون بحوی من بواها ❊ وہل صنی الی یوم القیام
رفیق عاتق عذب سبنتے ❊ زکی النشر مسکی الختام
عیالی نادر کاد من عض ❊ یبوء بالاقاع لدی اتسام
تقمص اصلبی وحبا فوافی ❊ فحانی ما تقمص بالتزام
وبات یدی تنی بردا وبردا ❊ شفی نوعی ولیس لی سامے
وبات یدی بکشیها دساها ❊ وبتنا فی التزام واضطمام
نبئنا ثم صلینا وکدنا ❊ بجاہ محمد خیر الانام
ملاذ الناس اذلاذ وخلال ❊ لنا دبہم ولا جان وحام
وموسی والمسیح ومن سواہم ❊ اذ زرنا عوا باہوال عظام
ابرالناس انہ ہم یمینا ❊ داوناہم جمیعا بالنظام
مشارع الفضل منقسم العطایا ❊ وما للفضل فیہ من القسام
محی وحی اباطیلا وحقا ❊ فما اعلاہ من ماح دجام
تقدم آدنا خلقا وموسے ❊ بمعراج ونوح باعزام
وداود او وارثہ بملک ❊ وحکم بین ارباب الخصام
محی الادیان کفرا اذ اتانا ❊ بدین کامل قیم مدام
وبحر لجہ البحبا شش طام ❊ نظم علی الکواکب بانتظام
بلوذ بہ العصاة غدا نجنجے ❊ شفاعة الاثیم عن الاثام
بشیر منذر نور بشیر ❊ حباہ آلہہ اسمی الاسامے
شواہد صدقہ حج رواہا ❊ مسلسلة امام عن امام
رمی الابطال کفارا غزاہم ❊ بحصبا فوقو بانہدام
بمولدہ ی ایوان کسرے ❊ واشرف سابنا دلی انہدام
بدا نورا قصر ذوذر لقصر کسرے ❊ لامین قاطنی البلد الحرام

وانضمتہم لقوسی ماجیبھا ❊ بازشاق بلا رشق السہام
فکیف انصوعن تحل سکور ❊ کأن رضابہ صفو المدام
یریحنا فرعہا فوق المحیا ❊ وحجی مبل علی بدر التمام
بنفسی من تلافی طول ہجر ❊ فوافی باختیال واحتشام
شفی من کان قد اشفی الفرط ❊ الا سیحی واسمی کلامی بالکلام
تجاملنی وقد علقت یداہا ❊ ید بمقلہی ونید سجام
بدتینا باعتناق واعتناق ❊ وکان صبوحنا خر احتشام
شفیع الخلق احمدہم جمیعا ❊ حمید الخلق محمود المقام
وخیتہم ابوہم ثم نوح ❊ وابراہیم من نیل المرام
نجا والاندمن بہ فاوسے ❊ ونجاہم من الداء العقام
ہما من فی السما والارض فخرا ❊ فلیس لہ سمی او مسامے
فلیس لہ عدیل فی اعتدال ❊ وعدل او قسم فی اقسام
حمی وسما فما حام وسام ❊ یلیہ فی بنی حام وسام
وابراہیم اکرانا وعیسے ❊ ہیمنة ویوسف باوسام
واقدام علی التجلی وجیہ ❊ وجید فی المغازی باہتمام
کشمسا اشرقت ضحو افضل ❊ الکواکب فی انطماس والتمام
ہمام مستغاث کل ہم ❊ فیکشف کل ہم باستلام
الی فہدی مراطا مستقیما ❊ عصمت ہو واحیاری فی ہوامی
رحیم رحمة برز روف ❊ ہدی ہاد صفوح ذو انتقام
کلام بہائم وحنین جذع ❊ ونطق حصی وتسبیح الطعام
وافحم کل منطیق بذکر ❊ حکیم لا یعارض فی انتظام
فعاد کعبدعہ کسری کسیرا ❊ والعق الف کسری بالزمام
لا یا عاصمی من کل ہول ❊ ویا من حبل رافتہ عصامی

لاتنتظر نظرة من احور برج — ولا ترج سوى الخجل من الجود
قلائد وقتنك لين في معاطفها — ان القلوب لمن قسى الجلاميد
بشير بشير نذير بالعذاب فلا — تغررك غرة غر من مها غيد
ان المعاقل معقلن العقول فلا — يعقلن بمعقولمن المهالك لسود
تحسن قبل انتصابي ذل مبتهل — وبعد صيد المنى غرة الصيد
قد صاد في تابل يرمى بالنبل — وبلاه من عاد في قتل معمود
الا نضل في اليمن مضاء الظبا ولا — يمضي المضنى الا عند تجريد
حسناء ضمت شتات الحسن اجمعه — فبددت شمل عقلي اى تبديد
اذ تجلت بمنظر التجلي صعقا — خر موسى فوق الطور اذ نودی
هندية هندتني ثم شدت الا — سياف ظلما لقتل اى تهنيد
لم انسها اذ المت بي بسحيح دجى — كانما يد ريم فوق المود
عادت قلى ثم عادت وهي عايدة — فعاد عيد سقامي موسم العيد
شفت سقامي من جر شفاه ومز — عذب الرضاب لعناب تبريد
ثم احتسنا فلا ندري أذلك من — خمر المدامة ام من خمر راقود
ثلثة هي طيب العيش ما بهجت — الا المرء سعيد الجد محسود
ما طيب العيش مولا ان مرجعه — عما قريب الى قبر وملحود
فلا ملاذ سوى خير الورى كرما — في الخلق والخلق والاحسان والجود
عبدا وفقد لمن ياتيه مفتقيا — فكم بناك من قود لمنقود
اسمى الصناديد ماوى الناس كلهم — اذ يفزعون لاهوال الصناديد
ان زاد آدم قدرا عند مولده — فكم اتى بعلى قدر ايه لود
لا سيما قد تمنى الرسل لو شهدوا — سناه على ما روى اهل المسانيد
فلا يدانيه موسى في العروج ولا — في اليمن عيسى ولا في الملك ابن داود
بحر المواهب من جل بحره غرقت — سفينة ستواها بالجود لا بالجودي

كم في هوى الحور من حور وكم بهوى — نواعس الطرف من هم وتسهيد
يلقى المشوق مشيرات موردة — تاني بها سمها من حسن توريد
الظلم ظلم كما عدل القوام فكم — حبيب بجفوة عدل القد مقدود
اشفار من شفار بل احد ظبا — ومرسل الصدغ احبول التقييد
لاضمو فقط لمفتون يصد به — تاتي عيون الناس من عرابيد
شوق فهو ومعمود به متقضب — من صارم اللحظ في الاجفان مغمود
لا يقضب السيف الا او ليس وما — تقاضب اللحظ من ست وتجديد
تسبيه القلب والاعطاف لينة — جسم كما رلة قلب كجلمود
سبت فوادي بقد زيها فليس له — تاد وان كان يغدى كل مصفود
مالت على بقد عادل وجفت — وقرت بفتور الطرف مجاودي
عنت فعنت فؤادي مع شغفت — عنت فعنت بانجاز المواعيد
ما است تجر نشوى دلها مرحا — فقد دنت جيب صبري اى تقديد
رشفت وارتشفت خمر الرضاب كما — سقيتها وسقتني نار عنقود
وطبت روحا برياها وذا طرة — بحسنها وسماعها بالاناشيد
وصل الغواني وكاس البابلي — ورنات الاغاني بضرب طنبور والعود
صرفت ريعان عمري في هوى ودد — وما لذلك من عذر وتمهيد
لذا بحمد بمغناه الرحيب قفر — فكم بمغناه من جود لمنجود
امنى الحدود مرابعها بجود ملى — المحدود وعفوا بعفو غير محدود
هو الشهيد عليهم والشفيع لهم — في يوم هول شديد الهم مشهود
اختاره الله محبوبا وارسله — للرحمة والارشاد وتسديد
فاق النبيين طرا في الكمال وفي — الحال والعزم والاجلال والسود
ولا ابن يعقوب حسنا والخليل قرى — ولا نوح عمر الدى الفلك وتمديد
اصحابه بذلوا في نصر ملته — اذ جاهدوا في المغازي كل مجهود

مستطلعة الى الانسلال و المصيبة متسرعة الى الانحلال فلا بد له من ابداء الاضمحلال و ما له بالاحتيال عن الاغتيال
محيص و محيد و لن يجد عنه ما يفيد و ما يفيد و لن يبقيه ما يبديه اذ [illegible] تردى فاذا جاءه الردى لم تستطع له ردا لان قضاءه
حكم حتم لا يحول له حول و حرم جزم فانما يسمى الموت يقينا لانه حق جزم فليس امره بيد بشر مقدورا و انما هو امر الله و كان امر الله
قدرا مقدورا و اجلا مامونا من صفوا و تكديرا و قدرا و تقديرا الا و هو تبارك تقديره عزيز قدير لا تبديل لتقديره و اذا القضاء لا يرد فالرضا كربه
ادرو الانسان كما قال عز من قائل خلق هلوعا اذا مسه الشر جزوعا و اذا مسه الخير منوعا لكنه سبحانه خص خواص
عباده بالاستثناء و كرمهم بذكرهم في اثناء آيات كلامه بالاثناء و اعد حسن الجزاء بازاء حسن العزاء و عد الاجر
الجزيل من اهل الصبر الجميل و اصاب من اناب اليه و ناب عند خطب ثاب فما اصاب من جزع بما اصاب
فمن تجنب بجنابه لن ينقضي بجناه و لن يدفع بجناه و من تجمل بالاصطبار و تحمل عند الامتحان و تاسى بالاعتبار فقد تاسى
بكبار الاخيار في حسن الاختيار و الجزع ينقلب عجزا و زعجا و الصبر يستوجب فرجا و يعلي درجا و من تاسى و بالآلام
و بالالم يجد سوى التحلة جميلا و من لم يستطع جلدا عند بكاء بكربه الم يفلح ابدا فاصبر صبرا جميلا و ان كان
رزء اصابك جليلا فان الوالد اذا ترك مولوده لا يترك له مجلود و اذا تالم ازل بدا انبت بصفاته آثاره على
صفاته و نديني خبر وفاته الى ان اندبه بصفاته فبالله اي خير ذهب به الوفاة و اي خير ذهب و فات و اسي
بار بار و اي سار سار و اي ضار ضار فقد كان من الثقات الاثبات و الدهاة العداة يعايل بالمسامتة
و يجامل بالمواسات و يتعدى عن التعدي و المعادات متعودا باحسن العادات مترددا بالتفقدات و الاسعادات
مواظبا على العبادات و الباقيات الصالحات فلو اباح الشارع التوجع و التفجع لكرره و لكان التندب الى ندب
مثل ذلك النجيب المندوب مندوبا لكن الحمد لله على انه خلف خلفا اعلى سنه ذنفا و اسنى منه شرفا و الا تجمع الناس
انفسهم عليه اسفا فكيف يكون حال المولى الداهية فما اصابه من الداهية فالبشر على الهلع مفطور و لو انه رزين صبور
لكن الحيوة الدنيا عند اهل الزهد و النزور زور في زور و انت تعلم يا مولاي ان الصابر ماجور و ان الجازع
مازور فسلم الامر للقادر المقدور و اصبر على ما اصابك ان ذلك لمن عزم الامور خلف الله عليك و خلف
عليك بخير و ابقاك و وقاك كل ضر و ضير و السلام

قصیدہ

لا تنخدع بهوى ابيض اماليد + فاحمر الموت في اجفانها سود
في غمر الحانها فتاكة الاسود وان + حاكين ريم الفلا بالطرف و الجيد
قد خاب من غازل الغزلان يا لها + و باد من ام انس الريم في البيد
ودع المراشف و اهتد بهن في فيفي + تالله لعذاب عذابا غير مردود

فنکی ارایک اصابت رای مسند نشین دیوان افکار رسای صاحب خلق محمدی سورۂ سعادات ازلی و ابدی حاکم محاکم مناظرات
فرمان روای کشور محاکمات عکس آیینہ صفای ضمیر ہی ثالث اثنین بدیعی و حریری المعی وقت و لوذعی اوان فرزدق عہد
دلبید دوران مبطل باطل و محق حق مولانا محمد فضل حق یہ حضرت خلف الرشید ہین جناب مستطاب مولانا فضل امام
غفر اللہ المقام کے اور تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ کی اپنے والد ماجد کی خدمت با برکت سے کی ہے زبان قلم نے
انکے کمالات پر نظر کر کر فخر خاندان لکھا ہی اور نکتہ دقیق فہم سخن نگار کو دریافت کیا فخر جہان پایا جمیع علوم و فنون مین
یکتای روزگار ہین منطق و حکمت کی تو گویا انہین کی فکر عالی نے بنا ڈالی ہے علمای عصر بل فضلای دہر کو کیا طاقت ہے
کہ اس سرگروہ اہل کمال کے حضور مین بساط مناظرہ آراستہ کر سکین بارہا دیکھا گیا کہ جو لوگ آپ کو یگانہ فن سمجھتے تھے
جب انکی زبان سے ایک حرف سنا دعوای کمال کو فراموش کر کر نسبت شاگردی کو اپنا فخر سمجھے باایہمہ کمالات علم ادب مین
ایسا علم سرافرازی بلند کیا ہے کہ فصاحت کے واسطے انکی عبارت شستہ عصر عروج معارج ہے اور بلاغت کے واسطے انکی طبع رسا
دست آویز بلندی مدارج ہی سحبان کو انکی فصاحت سے سرمایۂ خوش بیانی اور امرء القیس کو انکے افکار بلند سے دستگاہ
عروج معانی الفاظ پاکیزہ انکے رشک گوہر خوش آب اور معانی رنگین انکے غیرت لعل ناب ہیں سرو انکی سطور عبارت کے
آگے پا بگل اور گل انکی عبارت رنگین کے سامنے خجل نرگس اگر انکے سواد سے نگاہ کو ملا دیتی مصحف گل کے پڑھنے سے
عاجز نرہتی اور سوسن اگر انکی عبارت فصیح سے زبان کو آشنا کرتی صفت گویائی سے عاری نہوتی دل متردد ہے
کہ اگر ان اوصاف نامحصور کا شمار بھی ہو سکا تو ظرف تنگ سخن مین کیونکر گنجایش ہوگی اور بالفرض اگر حوصلہ
سخن مین بھی سمایا قلم فرسودہ زبان آشنا طرز لسان اور کاغذ بیچارہ اس قدر وسعت کہان سے لاوے اور علاوہ اسکے
اندیشہ اپنی جان پر لرزان ہے کہ اس سرخیل سرکردگان روزگار کے اوصاف جمیلہ مین مثلاً بلندی شان کے
مدح کے درپے ہو تو بالضرور تلاش معنی بلند مین منتہای عالم بالا کی طرف صعود کرنا چاہیے اگر خدا ناخواستہ
اس مقام سے پاؤن پھسلا تو گویا کہ جس جگہہ گریگا وہ بھی معنی بلند ہی ہوگا لیکن ازبسکہ اس سے اوس تک
ہزار سالہ راہ بالاہی اس بیچارگی پاؤن سر کی خیریت کا ٹھکانا نہین لگتا ناگزیر عنان تفکر کو اس وادی دشوار منتہا سے
پھیر کر کچھہ حال سعادت اشتمال لکھتا ہون مولود میمنت آمود آپکا ١٢١٢ ہجری مین ہوا ہے سبحان اللہ وہ کیا زمانہ
سعید اور وقت حمید تھا ایسے طالع پر عطارد کو غیرت ہے اور اوسکی سعادت پر مشتری کو حیرت اب سن شریف آپکا
باون تک پہونچا گو کہ پہونچے طبیعت کو ویسی ہی رسائی اور ذہن کو ویسی ترقی ہے اس ترقیات روزافزون کے
ساتھہ یہ آرزو ہے کہ ایسے صاحب کمال کے خزانۂ عمر مین بھی ترقی روز بروز عطا ہو آمین رب العالمین

جناب مولوی عبد الخالق سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا شہرہ علم و فضل کا اوائل حال سے آجتک شہر شاہجہاں آباد میں ایسا بلند ہے کہ اوس سے گوش فلک کر ہو رہا ہے دیندار
اور تقوی شعار ترویج ملت میں ساعی ہیں اور اعلای دین پر اوتی رہتا ہزاروں لوگ انکے ارشاد و ہدایت سے راہ راست پر
آئے اور بہت شاگردان تحصیل کمال کر کے انکی خدمت میں فوائد علمی سے بہرہ حاصل ہوا وضع بہت متین اور کلام بہت
زرین اخلاق و بہا ہی امانت و دیانت ویسی ہی اس طبیعت کے ساتھ کوئی کم نظر سے گذرا ہو

جناب مولوی نذیر حسین سلمہ اللہ تعالیٰ

زبدہ اہل کمال اسوۂ ارباب فضل و افضال مولوی نذیر حسین صاحب بہت صاحب استعداد ہیں خصوصاً فقہ میں
ایسی استعداد کامل بہم پہنچائی ہے کہ اپنے نظائر و اقران سے گوے سبقت لیگئے ہیں روایت کتبی میں آج بے نظیر ہیں
باوجود اس کمال اور اس استعداد کے مزاج میں خاکساری اور حلم گویا کوٹ کوٹ کر بھرا ہے باعتبار سن کے جوان اور
باعتبار طبیعت حلیم اور وضع متین سے پیر

جناب مولوی محبوب علی سلمہ اللہ تعالیٰ

جملہ سادات کبار سے ہیں علم حدیث و فقہ میں اقران و امثال سے پیش جہاندیدہ و سفر کردہ تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ کیا
جناب مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ العزیز کے خاندان رفیع الارکان سے کی ان فنون میں ایسی مہارت رکھتے
ہیں کہ مسائل جزئیہ مثل لوح محفوظ کے اونکے تختۂ حافظہ پر منقوش ہیں چونکہ راقم کے والد ماجد مرحوم کے ساتھ اتحاد
قدیم تھا اوسی نظر سے اس احقر کو بھی نظر الطاف سے منظور فرما کر بزرگانہ عنایت کرتے ہیں

جناب مولوی نصیر الدین شافعی مذہب سلمہ اللہ تعالیٰ

شاگردان جناب مولانا محمد اسحاق مغفور مرحوم سے ہیں کتب درسیہ خصوصاً دینیات میں بہت اچھی مہارت رکھتے ہیں
چنانچہ بسبب علوم دینی مرجع عوام و خواص ہیں خصوصاً تقریب بادشاہی سے سرفراز ہیں لیکن امر حق کے اظہار میں
پاس و لحاظ مطلقاً نہیں رکھتے بالفرض اگر اوسکے اظہار میں اپنا ہی نقصان ہو پر اظہار امر واجبی کو کبھی نہیں
باز آتے اس امر میں گویا شمشیر برہنہ کا حکم رکھتے ہیں ایسے زمانہ ناپرسان میں ایسا حق گو بس غنیمت ہے اور پھر تنہا
اور استغنا اور متانت وضع اور سلامت روی ایسی ہے کہ کچھ بیان میں نہیں آسکتی

جناب مولوی کریم اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ

تمام فنون میں خصوصاً ریاضیات میں [illegible] باوجود عیال داری اور

محبوب مولوی محمد یعقوب کہین برادر حقیقی مولوی محمد اسحاق مرحوم کے ہین علم و فضل مین اقران روزگار سے
پایہ کم نہین رکھتے الاخلق جمیل اور صفات جزیل اور قناعت اور استغنا مین اپنا نظیر نہین رکھتے اگثر دیکھا گیا کہ
جب کوئی بطریق پیشکش و ہدیہ کے کچھہ لایا کبھی قبول نکیا جو سرمایہ اپنے پاس رکھتے ہین اوسیمین اوقات بسر کرتے ہین
خواہ بتنگی اور خواہ بوسعت اور حسب استعداد اپنے مال کے زکوٰۃ نکالتے رہتے ہین اس کم استعدادی مین توفیق
ایسی امور خیر کی ایسی ہی مردان خدا کا کام ہے اپنے بھی ہمراہ اپنے برادر مرحوم کے ہندوستان سے ہجرت کی اور مکہ معظمہ مین
توطن اختیار کیا۔ جب تک شاہجہان آباد مین رہے اپنے گوشہ عزلت مین پابدامن رہتے تھے اور ابنای روزگار کیطرف
کبھی رجوع نرکھتے تھے اور یہی حال ہے ادس بلاد مین بھی کہ کچھ وجہ قلیل مین جو کسی کسب حلال سے بہم پہونچتا ہے اپنی اوقات
گذاری کرتے ہین اور اوقات شبانہ روزی کو عبادت خالق زمین و آسمان مین بسر کرتے ہین حق جل و علا ایسے
زبدۂ اہالی روزگار کو تا دیر سلامت رکھے کہ اپنے خاندان عالیشان کی یادگار ہین آمین رب العالمین

جناب مولانا نواب قطب الدین خان سلمہ اللہ تعالیٰ

تحصیل علم و فضل خصوصاً فقہ و حدیث خدمت بابرکت مولانا اسحاق صاحب مرحوم مغفور سے ہے رسمی کی۔ اتباع شریعت
مین سب پیشروان مسلک دین سے آپکا قدم آگے بڑھا ہوا ہے وضع و لباس مین اپنے اوستاد عالی نہاد سے ایسے مشابہ
ہین کہ جسنے اونکو ندیکھا ہو اونکو دیکھے اخلاق و حلم علاوہ فضل و کمال علمی کے ایسا آپکی ذات مین جمع ہے کہ اور وں مین
بہت کم پایا گیا ان دونو فنون مین توغل کمال بہم پہونچایا تقوی اور ورع کا تو حساب نہین آپ کے اجداد والا تبار
عالی خاندان والا دودمان تھے ہمیشہ پیشگاہ سلطنت سے مناصب جلیلہ رکھتے تھے اب اس جزو زمان مین بھی آپ کو
تقرب حضرت سلطانی سے وہ عزت و جاہ حاصل ہے جو چاہیے ہر چوتھے دن اپنے اوستاد کی پیروی اور خلق کی رہنمائی
کیلیے مجلس وعظ منعقد فرماتے ہین اکثر رسائل زبان ریختہ مین واسطے فوائد عوام کے تحریر کیے اور اوسمین مسائل ضروریہ
ہر طرح کے مندرج فرمائے اور حق یہ ہے کہ اون رسالون سے خلق کو بہت فائدہ ہوا کہ ضروریات دین سے ہر شخص
مطلع اور آگاہ ہو گیا کتب حدیث سے مشکوٰۃ کا ترجمہ زبان اردو مین بہت صاف و شستہ و فائدہ مند کیا ہے اور اکثر
فوائد کتب متداولہ و غیر متداولہ سے اوسپر بڑھایا۔ جب اوس کتاب کا چھاپہ ہوا باوجود مبسوط ہونے کے
خلق نے ہاتھون ہاتھہ خرید لیا اور ہر روز رواج دین اور تقویت شرع مبین مین مصروف رہتے ہین
اللہم زد فزد آپ جو شخص راہ ہدایت پر چلیگا ثواب اوسکا انہین کے جریدۂ اعمال مین مرقوم
ہوگا ان اللہ لایضیع اجر المحسنین

مجاہدین اطراف مختلفہ سے بہ نیت جہاد اوسی افواج کی طرف راہی ہوا کرتے ہین اور اس امر نیک کا ثواب آپ کی
روح مطہر کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے بہرکیف اگرچہ نظم و نثر عربی بھی آپکی یادگار ہوگا لیکن راقم کو دستیاب نہین ہوا اسواسطے
یہ کتاب اس زیور سے خلیع العذار رہی

زبدۃ المحدثین جناب مولانا محمد اسحاق غفر اللہ لہ

مخدومی مخدوم الانامی افضل الکرام اشرف العظام پاک سیرت فرشتہ صورت تابع نبوی حقیقت و طریقت مواظب
اوامر شریعت فخر علماے دین مسند المحدثین یگانہ آفاق مولانا و بالفضل اولانا مولوی محمد اسحاق آپ نواسے ہین
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم قدس سرہ کے علم حدیث کو شاہ صاحب مبرور و مغفور کی خدمت مین حاصل
کیا اور بیس برس کامل تک یہ فن شریف اور علم منیف اونکے حضور مین بیٹھکر طلبہ جدید الفکر کو پڑھایا استماع
سنت سے کوئی کام آپ سے سرزد نہوتا تھا کہ وہ فعل رسول مختار نہوتا چونکہ حق جل وعلا نے صورت اور سیرت دونو
عطا کی تھین آپکی صورت سے آثار صحابت ظاہر ہوتے تھے اور یقین ہوتا تھا کہ حضرت سید الثقلین صلواۃ اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی صحبت کا فیض جنہون نے پایا ہوگا اونکی یہی صورت و سیرت ہوگی ع یہی امت خاتم المرسلین ، بعد وفات
شاہ صاحب موصوف کے اِن کا فرق مبارک دستار خلافت سے مزین اور تمام معتقدین صافی اعتقاد کی رجوع آپکی
طرف ہوئی ناز اور فخر کرنا چاہیے ایسی خداجوئی پر کہ سب کچھ چھوڑ کر سفر حجاز اختیار کیا اور وہان مع قبائل و عشائر
پہونچکر فرض حج ادا کیا اور پھر مستقر شریف لاکر مواعظ و نصائح سے خلق کو راہ ہدایت دکھاتے رہے بعد ایک مدت کے
ازبسکہ شعائر اسلام مین ضعف اور رسوم کفر و بدعات مین قوت آتی جاتی تھی نیت ہجرت کو مصمم کر کر تمام قبائل کو
ہمراہ لیکر راہی مکہ معظمہ ہوئے اور باوصفیکہ تمام سکناے شہر اور سلطان وقت بسماجت تمام مانع آئے چونکہ شوق
تا ہوالحق غالب تھا آپ ممتنع نہوئے اور مکہ معظمہ جاکر توطن اختیار کیا اور بسبب کثرت کرم کے آپ کا کیسہ
ہمیشہ خالی رہتا تھا خصوصاً اون لوگون کی مراعات کی سبب جو ہندوستان سے اداے حج کو وارد مکہ شریفہ ہوتے تھے
وہان کے لوگون نے حضرت کے وجود مطہر کو از جملہ مغتنمات سمجھا اور اونکا وہان ہونا موجب برکت جانا تھا جہان آباد
جدا نہوکر اوس دیار مین چھ برس کامل تشریف رکھی اب ایک برس کا عرصہ ہوا ہے کہ اوسی دیار مین جہان فانی کو وداع کیا اور عالم باقی کی سیر اختیار کی
چونکہ حضرت بابرکت کو حدیث نبوی کی خدمت سے ایک لمحہ فرصت نہ تھی نظم و نثر کیطرف ہرگز التفات نکرتے تھے اسلیے آپکی اس قسم کا کلام کچھ یادگار نہین

جناب مولانا مولوی محمد یعقوب سلمہ اللہ تعالی

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی جامع محامد صفات حاوی حمایداوقات خالق کے محب اور خلائق کے

پہونچتا جاتا ہے الحمد للہ علی ذالک فالحمد للہ علی ذالک آپ کی عادت یون تھی کہ روز جمعہ او ر روز سہ شنبہ کو مسجد
جامع مین مجلس وعظ کو مرتب فرماتے تھے طرفہ تر یہ ہے کہ سامعین کو کہ ہزار ہا سے متجاوز ہوتے تھے اس
چار روز کے عرصے مین بسبب اغوای مغویان ضلالت نہاد کے یا بسبب انحراف نفس امارہ کے اگر شبہ پیدا ہوتے
اور ارادہ کرتے کہ اپنے وعظ مین آپ کی حسن تقریر سے اوسکو دفع کرین گے جب درس کی مجلس مین آکر حاضر
ہوتے تو حضرت ابتداء وعظ مین کلمات چند بطریق تمہید کے ارشاد کرتے اور انکی تقریر کی جامعیت سے وہ شبہے
مذکور ہوتین کہ ہر شخص اپنے شبہے کا جواب پا لیتا اور کچھہ خدشہ باقی نرہتا یہانتک کہ بعد اختتام درس کے کسیکو یہہ
خلجان نرہتا کہ ان شبہات کو پھر اپنی زبان سے بیان کر کر دلیل طلب کرے اور عمدہ مقاصد تردید شرک و بدعت
اور احیای سنت تھا آپ کی حسن تقریر سے وہ مسائل غامضہ کہ طالب علم کو بعد رد و قدح کے ذہن نشین ہو جاوین
تامی کو بمجرد استماع کے سمجھہ مین آجاتے تھے اور اسطرح منقوش خاطر ہوتے تھے کہ مخالفین سے بعضے اہل علم چاہتے
کہ کچھہ دلائل علمی سے اوسکو رد کر کر اونکے ذہن سے نکالین ممکن نہوتا جب یہ مطالب خوب جم گئے بموجب
ارشاد سید الاصفیا یعنی پیر طریقت ہدا کی اسطرح سے تقریر وعظ کی بنا ڈالی کہ مسائل جہاد فی سبیل اللہ بیشتر بیان ہوتے
اور یہان تک آپ کی حسن تقریر سے مسلمانون کا آئینہ باطن مصفا اور مجلا ہو گیا اور اسطرح سے راہ حق مین سرگرم ہوئے
کہ بے اختیار چاہنے لگے کہ سر اونکا راہ خدا مین فدا ہو اور جان انکی اعلای لوای دین محمدی مین صرف ہو بعد مدت کے
پیر دستگیر نے طلب کیا اور آپ معتقدین کو تشنہ چھوڑ کر اونکی خدمت مین راہی ہوئے اور بالاتفاق حضرت ممدوح نے
جہاد پر کمر باندھی اور کوہستان مین تشریف لیجا کر اطراف ہندوستان مین خطوط طلب بھیجے اس نواح سے جوق جوق
روانہ ہوئے اور حضرت کی خدمت مین سوای مردم کوہستان ہندوستانیون مین سے لاکھہ آدمی سے زیادہ مجتمع ہوئے
اور کارہای نمایان راہ خدا مین ظہور مین آئے تائید الٰہی سے ان حضرت کا رعب کفار کے دل مین ایسا متمکن ہوا کہ
جس جگہہ گروہ قلیل غزات مسلمین سے متوجہ ہوتا اور اوسکا سرگروہ یہ حضرت ہوتے لشکر کفار اگرچہ مور و ملخ سے
زیادہ ہوتا تو بے سر و پا فراری ہوتا اور وہان کے معاملات کی تفصیل حضرت بابرکت زبدۂ اولاد سید المرسلین کے
احوال کے ضمن مین ہو چکی ہے چونکہ مشیت الٰہی مین سلسلہ اس کام کا یہین تک تھا اتفاق تقدیر سے لشکر کفار کو
غلبہ ہوا اور یہ حضرت قلعہ بالاکوٹ کی نواح مین ہمراہ پیر طریقت اور اکثر مسلمین غزاۃ کے جنت اعلی کی طرف راہی
ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اس واقعہ کو چودہ پندرہ برس گذرتے ہین اور چونکہ یہ طریقہ آخر الزمان مین
بنیاد ڈالا ہوا ان حضرات کا ہے اجتک اوس سنت کی پیروی عباد اللہ نے ہاتھہ سے نہین دی اور ہر سال

ابدہ البدیہات ہونے کا دعوا کیا اور اوسکے دلائل اس قوت واستحکام کے ساتھہ مذکور فرمایے کہ اگر معلم اول موجود ہوتا
اپنی براہین کو تار عنکبوت سے سست تر سمجھتا اور ایک رسالہ اثبات رفع یدین مین مسمی بتقریرۃ العینین فی اثبات رفع الیدین
تالیف کیا اور حدیثین اشہر اور نہایت قوی سے اوسکا استدلال کیا ہی اور دلائل فقہاے سابق جو اوسکے مقابل ہین
ہین اپنے سوالات سے اسطرح پر اوٹھایا ہے کہ منصف غیر متعصب کو سوا تسلیم کے اور چارہ نظر نہین آتا ۔ اور رسائل
کثیرہ فنون شتی مین آپ سے یادگار ہین ۔ جی چاہتا ہی کہ آپ کے حال ہدایت اشتمال مین سے قدرے ہدیہ ارباب کمال
کیا جاوے تا کہ خلق ہونا ایسے فرد کامل کا نمونہ قدرت رب ذو الجلال سمجھا جاوے ۔ اوائل حال مین از بسکہ کسب فیض
باطن کا بہت خیال تھا جناب غفران مآب زبدۂ اولاد حضرت خیر الانام سمی جد امجد علیہ السلام میر احمد قدس سرہ العزیز
کی خدمت مین اعتقاد بہم پہونچایا اور اونسے فیض باطن کو کسب کیا اور پیر کی رفاقت مین سفر حجاز اختیار کر کر مناسک حج کو ادا کیا اور
وہانسے ہندوستان کو مراجعت کر کر حضرت کی خدمت مین اطراف وجوانب مین بسر کی اور ہدایت وارشاد سے عباد اللہ کو راہ راست
دکھائی ۔ اس اثنا کے احوال تو اسقدر ہین کہ زبان قلم اوسکے تصور سے شق ہوتی ہی مگر آخر مین بارشاد سید الطائفہ پیر طریقت کے
احوال مردم شاہجہان آباد کی طرف ملتفت ہو کر راہ شریعت و ہدایت کو وا کیا اور وعظ و نصائح سے اہل غفلت کی
کان کھول دیے جو جو مسائل کہ اونپر مواظبت کرنی ضروریات دین سے تھی اور بسبب سستی اور کاہلی کوئی علماے
وقت کے عوام روزگار کیا اہل خواص کے گوش وہم تک بھی نہ پہونچے تھے آپ کی سعی وجہد سے سب پر کھل گئے
اور آوازہ اعلام سنت اور ہدم بنیان شرک و بدعت کا وضیع و شریف کے کان تک پہونچ گیا باوجودیکہ ارباب مشیخت
اور صاحبان تشیخص کہ سلسلۂ اعتقاد و سر رشتۂ ارادت خاص و عام کا اونکے ساتھہ مستحکم تھا اور کسیکو اونکی مداہنت کا
گمان نہوتا تھا اس گمان سے کہ اگر یہ مسائل حقہ گوش مردم روزگار تک پہونچا تو ہمارے حق مین موجب ضعف اعتقاد کا
ہوجائیگا علم منازعت اور لواے مخالفت بلند کر کے درپے اذیت و اہانت ہوئے لیکن چونکہ موید بتائید اللہ تھے
اوس ہدایت و ارشاد سے باز نہ آئے اور خلق کو یہانتک توفیق اختیار سنت نبوی اور ترک بدعات واحداث کی
ہوئی کہ ایک اور ہی طرح کا نور ہر ایک کی پیشانی احوال سے چمکنے لگا اور اون مفسدان مضل کا بازار کاسد ہوگیا
اور لوگون نے جان لیا کہ یہ بزرگ بطمع اخذ وجر کے امور حق کو آجتک چھپاتے رہے اور بچشم خود دیکھا گیا کہ وضیع
شریف کو توفیق نماز کی ایسی ہوئی کہ مسجد جامع مین نماز جمعہ کے واسطے ایسی کثرت ہونے لگی جیسی عید گاہ مین نماز عیدین
کے واسطے ہوا کرتی ہی اور تائید الہی اور اونکی صدق نیت اور خلوص طویت کی برکت سے الی الان وہ ہی
حال چلا جاتا ہے اور یہ ثواب انہیں حضرت کے جریدہ اعمال مین لکھا گیا اور آجتک اسکا اجرا اونکی روح پر فتوح کو

اسرار تفسیر قرآنی دقیقہ یاب معالم تقدیرات ربانی جامع کمالات صوری و معنوی نکتہ سنج کلام الٰہی و حدیث نبوی قدوۂ اہالی
پیشگاہ قبول جلال غوامض معقول و منقول بانی مبانی فضل و افضال مسدد قواعد تکمیل و اکمال جاہد حق و یقین مثبت دلائل دین
مولائی مخدومی مخدوم الانامی مولوی محمد اسمٰعیل قدس سرہ آپ کو حضرات ثلثہ یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور مولانا شاہ
رفیع الدین اور مولانا شاہ عبد القادر غفر اللہ لہم کے ساتھہ نسبت برادر زادگی کی تھی اور بسبب اسکے کہ جناب جنت مآب
مولانا شاہ عبد القادر صاحب نے بعد انتقال والد ماجد انکے بجاے فرزندون کے پرورش کیا تھا اور حضرت مبرور مغفور کی
نواسی بھی انکے ساتھہ منسوب تھین انکی تربیت اپنے ذمہ پر لیکر روز و شب حضرت کی تکمیل مین ساعی تھے ازبسکہ جوہر
قابل محتاج تربیت اور نیاز مند تعلیم نہین ہوتا آپکو آئینہ خاطر نے مصقلہ تائید الٰہی سے ایسی صفا اور جلا حاصل کی تھی کہ
اسرار ازل بے حجابانہ آپ پر منکشف تھے اسی واسطے اوائل حال مین مطالعہ کتب کی طرف چندان التفات نفرماتے تھے
او حال یہ تھا کہ حضرت مبرور کی خدمت مین زانوے سبق خوانی تہ کرکر بیٹھتے ازبسکہ بسبب استغنا کے یہ محفوظ نرہتا تھا کہ
سبق کس جاے سے شروع ہوگا کبھی اوسکے مابعد کی عبارت سے شروع کردیتے جب حضرت مغفور وہان سے امتناع فرماتے
تو آپ فرماتے کہ اوس مطلب کو آسان سمجھہ کر نہین پڑہا اور فی الواقع اگرچہ مطلب معقدہ مالاینحل ہوتا اسطرح اوسکی تقریر
کرتے کہ موجب حیرت آنحالی اور اوانی ہوتا اور کبھی اوسکے ماقبل سے آغاز کرتے جب حضرت اوس سے تنبیہ فرماتے
تو آپ اسمین کچھہ شبہ کر دیتے اور وہ شبہ ایسا ہوتا کہ حضرت اوستاد کو اوسکے دفع مین بہت متوجہ ہونیکی حاجت ہوتی
اس استعداد خداداد کی اعانت سے پندرہ سولہ برسکی عمر مین تحصیل معقول و منقول سے فراغت حاصل ہوگئی جو کہ
آپ کی ذہانت کی دہوم تمام شہر مین تھی اکثر فضلاے کمل کہ دعوی کتاب دانی و دقیقہ شناسی کا رکھتے تھے وہ مقامات
باریک کہ جنکے صاف کرنے مین روزگار دراز فکر کرنا چاہیے آپ سے سر راہ ملاقی ہوکر باعتبار ظاہر کے بطور مناظرہ کے
اوسکا استفسار کرتے اس لحاظ سے کہ اگر انکو مکان پر جاوینگے تو شاید مطالعہ کتاب یا اعانت شروح اور حواشی سے
وہ مسئلہ بیان کرین او آپ بے تامل اوسکو اسطرح سے تقریر فرماتے کہ اونکو اس جرات سے کمال خجالت حاصل ہوتی تا
ذکر اس زبدہ ارباب کمال کا داعی ہجر کہ ہزار ہزار مجاہدہ پسندیدہ کو زبان پر لاکر اندکے آتش شوق کو تسکین دے
بیت گہہ نثار کند ہر سر زبان چشم + مرا چو نام شریف تو بر زبان آید + لیکن کیا کیجیے کہ نہ زبان کو طاقت تقریر ہے
اور نہ قلم کو یارای تحریر معقولات مین انکا نتیجہ وہم مثل یقینیات اور منقولات مین آپ کی تنہا نقل مانند متواترات فقہ کا
یہ حال تھا کہ ہر مسئلہ کو آیات و حدیث کے ساتھہ مستند فرماتے تھے بیشتر کتب علم معقول پر حواشی تحریر کیے اور از
انجملہ طبیعت وقاد صدت دنما کی طرف مائل تھی ایک رسالہ منطق مین لکھا اور اوسمین شکل اول کے بعد الطبائع اور شکل الع

بلیت مردان خدا خدا نباشند ولیکن ز خدا جدا نباشند اپ کی برکت حضرت کو مزاج میں بہت تھا تمام عمر اکبر آبادی مسجد کے ایک حجرے میں بسر کی آپ کا کچھ کلام نظم و نثر سے راقم کو دستیاب نہیں ہوا غالب یہ ہے کہ جو اکثر اوقات منزہ تھی اس سے کہ اپنی طبع اقدس کو ان امور کیطرف متوجہ فرماتے اور بہر التفت نہیں ہوئے ہونگے نیس بتیس برس سے زیادہ گذرتے ہیں کہ حضرت نے جہان فانی سے رخت سفر بعالم نورانی جاودانی کی طرف باندھکر جوار رحمت الہی میں آسایش کی

جناب مولانا عبد الحی غفر الله له

افضل الفضلا اکمل الکملا جامع بنیان بدعت و ہوا بانی مبانی زہد و تقوی فضائل دستگاہ فواضل پناہ جامع صفات جلال و جمال جامع اساس کفر و ضلال مولانا عبد الحی صاحب غفر الله له مولانا عبد العزیز قدس سرہ کی خدمت میں نسبت دامادی اور شاگردی کی رکھتے تھے ہر فن کے ساتھ نسبت خداداد تھی کہ جس فن میں جسنے آپ سے بحث و مناظرہ چاہا وہی فن جانا کہ شاید دوسرا اسکا نظیر دنیا میں پیدا ہوا ہو اکثر اوقات درس و تدریس علوم تا حصول سعادت کی اور آخر میں زبدۂ سادات کرام اسوۂ اولیاء عظام سید احمد مغفور مبرور کی خدمت میں جا کر اس سے پہلے ذیل اولیا و صلحا میں ہو چکا ہے پہنچ کر بیعت کی اور تادم زیست اونکے سایۂ عاطفت سے کبھی علیحدہ نہوئے سفر حضر میں مثل سایہ کے اونکی تبعیت میں حاضر رہتے اونہیں کی خدمت میں سفر بیت الله کو اختیار فرماکر فرض حج ادا کیا اور وہاں سے مراجعت فرماکر چندے بموجب ارشاد پیر طریقت سے وعظ گوئی میں اوقات شریف کو بسر کیا اور لوگونکو نہایت ہدایت حاصل ہوئی اور باتفاق مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے جنکا ذکر ہوا اسکے بتفصیل آتا ہے ترغیب جہاد فی سبیل الله میں سرگرم رہے جب سید صاحب مغفور اس ارادے پر کوہستان کی طرف تشریف فرما ہوئے وہی تواتر چند سال تک رفیق رہے اور پھر مرض بواسیر کی شدت سے سفر ناگزیر اختیار کیا انا لله و انا الیه راجعون

محی السنہ قامع البدعہ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل رحمۃ الله علیہ

علم برکش ای آفتاب بلند   خراسان شو ای ابر مشکین پرند   بنال ای دل ای مدح چون کوس شاه
بخند ای لب ابر و چون صبحگاه   ببار ای ہوا قطرۂ ناب را   بگیر ای صدف درکن این آب را
برآ ای در از قعر دریای خویش   بتاج سر شاه کن جای خویش

یعنی شاہ کشور شریعت گستری مالک الملوک دیار دین پروری قامع بنیان شرک و طغیان حاوی موجبات علم و العرفان مؤسس اساس کمال مہذب اوضاع حال و قال سالک مسالک ہدایت و ارشاد مجلی آئینہ صافی اعتقاد مرکز دائرۂ علوم متلعۂ آسمان فہوم مرتقی مدارج درجات عالی پیشوای ادانی و اعالی مرجع ماب فضائل کامروای طبائع افاضل رموز فہم

جناب مولوی مخصوص اللہ سلمہ اللہ تعالی

عالم باعمل مبرا از حرص و امل زبدۂ فقہای زمان اسوۂ علمای جہان عارف دستگاہ مولوی مخصوص اللہ فرزند رشید مولانا رفیع الدین مرحوم مغفور ہین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہی ؛؛ علم و فضل مین گوی سبقت اقران و امثال سی لیگئے ہین ایک مدت دراز تک تدریس و تعلیم طالبان کمال مین مصروف تھے اور علوم دینی اور فنون یقینی کے مشاغل مین شب و روز اوقات گرامی کو خرچ کرتے چنانکہ پچیس پچیس برس تک مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کی خدمت مین روز روز قرأت کلام الہی و حدیث رسالت پناہی کے کرتے تھے اور تقاریر سراسر افادت مولانای موصوف کو ذخیرہ گوش ہوش فرماتے تھے ؛؛ حدیث و تفسیر مین ایسا مایہ کمال بہم پہنچایا کہ اس دو فن کے نکات جو ان حضرت کی سینہ بیکینہ مین ہین اور کہین نہین لیکن از بسکہ طبیعت عبادت دوست مزاج زہادت پرست واقع ہوا ہی ایک عرصہ ہوا کہ سر رشتہ تدریس کو ہاتھ سے دیکر گوشہ نشین ہین اور اوقات آپ کی ایسی مجموع ہی کہ شاید سلف مین اولیاء کرام کی اوقات ایسی ہی ہوگی از بسکہ توجہ عبادت اور تقوی شعاری کی طرف مصروف ہی نظم عربی اور انشاے تازی کی طرف میل نہین اسواسطے کچھ کلام آپکا اس کتاب مین مندرج نہین ہوا

جناب جنت مآب مولوی عبد القادر قدس سرہ

حضرت بابرکت کثیر الافادت جناب غفران مآب کامل و اصل زبدۂ علمای متالہین اسوۂ کملای ربانین محقق مسائل دین موسس معانی شرع مبین ہادی شریعت پیر طریقت مولانا شاہ عبد القادر صاحب غفر اللہ لہ ؛؛ آپ خلف الرشید ہین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی اور کہین برادر مولوی شاہ عبد العزیز اور مولوی شاہ رفیع الدین قدس سرہما کے آپ کے علم و فضل کا بیان کرنا ایسا ہی کہ کوئی آفتاب کی تعریف فروغ اور فلک کی مدح بلندی کی ساتھہ کرے زبان کو کیا طاقت کہ ایک حرف حضرت کی صفات سی لکھہ سکے اور قلم کی کیا مجال کہ آپکی مدائح سی ایک ذرہ لکھہ سکے کسب فیض باطن سوای والد ماجد کے اور بزرگون کی خدمت سی بھی اتفاق ہوا اس جزو زمان مین ایسا کشف صحیح کم کسی اہل کمال سے اتفاق ہوا ہی ؛؛ بارہا ثقات کی زبان سی سنا گیا کہ جس امر مین کچھ فرمایا ویسا ہی بیکم و کاست ظہور مین آیا باوجود اسکے کہ بسبب کثرت اخلاق کے کسیکے حق مین کچھ ارشاد نکرتے اور کسیکو نفرماتے کہ ادہر بیٹھو یا ادہر لیکن من جانب اللہ لوگون کے دل مین آپکا ایسا رعب چھایا ہوا تھا کہ روسای شہر جب آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے بسبب ادب کی دو دو پہر خاموش بیٹھے اور بدون آپ کی تحریک کے مجال سخن نپاتے اور ایک دو بات کی سوا یارا نہ دیکھتے کہ کچھ اور کلام کرین ؛؛ کرامت حضرت بحد تواتر پہونچ گئین ہین اگر انکا بیان کیا جاوے کتاب مین گنجایش نہین

دیار ہندوستان کے جمیع فضلاے نامی انہین حضرت فیض موہبت کے مستفیضون مین ہین ٭ ہر فن کے ساتھ اسطرحکی مناسبت تھی کہ ایک وقت مین فنون متباینہ او علوم مختلفہ درس فرماتے تھے جب ایک کی تعلیم سے دوسرے کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے حضار خدمت کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسی فن مین جامہ یکتائی ان کی قامت استعداد پر قطع ہوا ہے باوجود ان کمالات کی افاضہ فیض باطن کا یہ حال تھا کہ جنید بغدادی اور حسن بصری کہ اگر انکے وقت مین ہوتے تو بیشک وریب اس فن مین اپنی تئین کمترین مستفیدان تصور کرتے ٭ اور سخاوکرم کا یہ حال تھا کہ زر و درم کو گل درمنہ کو گلدستہ مین محبوس مشاہدہ کرنا سخت ناگوار ہوتا تھا ٭ الغرض ملک تھے صورت بشر مین ٭ کوئی زبدہ کملاے دہر کے اوصاف مین کہان تک زبان قلم کو فرسودہ کرے کہ اگر بالفرض ایک حرف اوس دفتر سے لکھا جاوے ایک کتب خانہ طیار ہو سکتا ہے ٭ حضرت نظم و نثر زبان عربی مین بہت ہین مگر چند اشعار پر قناعت کرتا ہون ٭٭

ہذہ ابیات فی بیان معراج النبی علیہ الصلواۃ والسلام

یا احمد المختار یا زین الورى	یا خاتم الرسل ما اعلاکا	یا کاشف الدرار من یستنجد	یا منجی فی الحشر من والاکا
ہل کان غیرک فی الانام من استوى	فوق البراق وجاوز الافلاکا	واستمک الروح الامین کابہ	فی سیرہ واستخدم الاملاکا
عرضت لک الدنیا وراعوبلتہ	نسخت بعثتک طامعین دراکا	فرودتہم فی خیبة عن قصدہم	اللہ صانک عنہم ووقاکا
واخترت من لبن وخمر فطرة	الاسلام بالہدى الیہ ہداکا	قعدت لک الرسل العظام ترفہا	فعلوت مغبوطا لہم مسراکا
وامتہم فی القدس بعد تجاوز	منہم بامر اللہ ودلاکا	وبکى الکلیم لما راک علویة	ومنہا فسوف یجی فیہم ذمکا
وتزینت حور الجنان بشاشة	لک سیدی شوقا الى لقیاکا	وتبشبش العرش المعظم لاثما	جلبیک نال الفضل اذ اواکا
خلفت روح القدس عند السدرة	المقصوى یخاف من الجلال ہلاکا	اذ ناک ربک فی منازل قربة	جلى لک الاکوان ثم حباکا
واتم نعمتہ علیک فلم تسل	ان تونثر الانفاق والاماکا	القى الیک کنوز اسرار سمت	عن حیطة الافہام اذ ناجاکا
وسالت فینا العفو منہ شفاعة	فاجاب ربک قد وہبت مناکا	حتى اذا تم الدنو تسترت	منک الہویة فی سنا مولاکا
فرایتہ جہرا بعینی نورہ	ماکان الا اللہ فی مجلاکا	فکساک نورا من اشعة ذاتہ	افناک عنک اذا بہ ابقاکا
فلک المناصب والسیادة للورى	وخلافة الرحمن یا بشراکا	جعلت لک الاقدار والانوار	الجنات والنیران فی مراکا
اعطاک تخفیفا وتیسیرا الى	دین قویم محکم لقراکا	وسواہ من نعم جسام ما لہا	عد وحد سیئتہ اولاکا
فرجعت مسرورا بہا فی لمحة	وجمیع خلق اللہ قد ہناکا	اجریت دین اللہ بعد نضوبہ	ومحوت راس الجہل والاشراکا
فلقد اتیتک سیدی مستجدیا	من سیبک اللہ احسن والاکا	یا لیتنی قد فزت منک بنظرة	فی بدر وجہ نور الا ملاکا

مباحثات علمی کے اثنا میں نظم کی طرف کبھو متوجہ ہوتے تھے مگر بتکلیف خطاب اور بہانہ جواب سے گاہ گاہ نثر عربی کا اتفاق ہوتا تھا از انجملہ یہ رقعہ دستیاب ہوا کہ لکھا جاتا ہی

رقعہ عربی

اسرب القطا ہل من یعیر جناحہ ؛ لعلی الی من قد ہویت الطیر ؛ من جوی اوقدتہ البعد وشجی آکرہ الوجد الی جانب الحبیب الذی تنزہ قدحہ المعلی عن القدح والنسیب الذی استوعب نسبہ صنوف المدح الذی اذا نظم تخلل قلائد القلائد واذا نثر غبط فرائد الفرائد ذو خلق عظیم وطبع کریم وسجیۃ سرنیۃ وہمۃ علیۃ یا من علم الا اصاب مشکلاتہ ویا من غرق الاعاظم فی بحار تحقیقاتہ اما الادب فقد شید ارکانہ واما الفقہ فقد ابرم مبانیہ واما المعقول فمنہا مبانیہ ومعول ارباب الصناعۃ الیہ واخر والفضائل فخر الاماثل صدر الافاضل زین المحافل مولانا المولوی محمد صدر الدین لا زال ظل افاضتہ علی رؤس المستفیدین اما بعد اہدا ابدا یا السلام واداء مناسک الاحترام والاعظام فیبنی ورود مشرفۃ متشرفۃ عندہ محتما نصائح مضریہ وتجلت کلمات بیض الوجوہ الا انہا دریۃ فقبلتہا مرارا وقابلتہا بالاجلال اکبارا وادا استشقت منہا روائح تحقیق الصدق نظرت الی معانیہا فاوہی لائق رتبتہ وما سواہا من المعانی جندل واما ما منہا من الالفاظ فہو المتوامن غمرات الانحاط بذاتم ما اصف من الزمان ہذا اصطلیت نیران البحران فوی الذی جاء ما مجتبک وجعلنا من صفوۃ احبتک الی ہذا فارتجک سا الطیقت مقلتی بالنوم وبالاقت لیلتی عن النوم یسر لنا اللہ لقاء کذ بہ الحسنی فی آخر تک ودنیاک والسلام بالوف الاکرام

جناب مولانا شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ والغفران

مولی الکرام مخدوم الانام عالم باعمل فاضل اجل اسوۂ افاضل عرب و عجم زبدۂ ارباب ہمم سند اکابر روزگار فخر کبار شہر و دیار محی الشرع والسنۃ ماحی ہوی و بدعۃ موسس اساس دین مبین با دنیا مولانا حضرت شاہ رفیع الدین قدس سرہ العزیز یہ حضرت خلف الصدق حضرت شاہ ولی اللہ غفر اللہ لہ کے اور بڑے بھائی مولانا مخدومنا حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی کے تحصیل علوم عموماً اور سند حدیث نبوی کی خصوصاً اپنے والد ماجد کی خدمت میں کی علوم و فنون میں مستند الیہ ارباب استعداد تھے چونکہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم مغفور بسبب کبر سن اور ضعف مزاج و کثرت امراض کے و مانع تعلیم و تدریس طلبا تھے سلسلۂ تدریس کا حضرت کی ذات بابرکات سے جاری تھا فضلائے نامی ہوا سکے کہ ارباب کمال سے مشہور یکتائی حاصل کر چکے تھے جب آپ کی خدمت میں پہنچے اپنے تئیں طفل ابجد خوان اور مبتدی محض سمجھ کر ابتدا سے انتہا تک پھر تحصیل علم پر کمر باندھتے اسی واسطے

ریختہ یہ ہو کہ جیون آیت محکم ہی صاف
خواہش سلطنت قیصر و فغفور نہین
آستان ہو تری یا درگاہ وہ تجلی پر تو
خاک در سی تری دریوزہ گر نور نہین
ہون ادا نظم مین کسطرح مناقب تیرے

معنی دور نہین لفظ کبھی مہجور نہین
مدد ای پر تو لطف نبوی کوئی عمل
پہونچو پاسنگ کو جسکی جبل طور نہین
پایہ عرش بڑہاتا تھا دگر نہ یہ نام
سلسلہ یہ منتہا ہی ہر وہ محصور نہین
یون خدا کی تو خدائی سی ہی کچہ دور نہین

یہین ہون اور گوشہ تربت یہ تمنا ہی اب
شمع تنہائی ظلمتکدہ گور نہین
کون سا دن ہی کہ خورشید جہانتاب سحر
لوح پر عرش کی ہوتا کبھی مسطور نہین
ترک روی خوش آزردہ سہالات سی ہے

جناب مولوی رشید الدین خان رحمۃ اللہ علیہ

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول یگانہ روزگار بہین نتیجہ قرون و ادوار یکتای زمان قدوہ دوران مولوی محمد رشید الدین خان طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ شاگرد رشید اور مخلص خالص العقیدت جناب جنت مآب زبدۂ اکابر روزگار مولانا رفیع الدین رضوان اللہ علیہ کے تھے اور اونکی خدمت مین ایسا اخلاص وافر رکھتے تھے کہ حضرت موصوف آپ کی تربیت مین مادام الحیات ایسے مصروف تھے جیسے کہ باپ فرزند کی تربیت مین اگرچہ کسب و کمال ان حضرت کے دو نو بھائی یعنی مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہما کی خدمت سے بھی کیا تھا لیکن تکمیل جمیع فنون انہین کی خدمت مین انصرام کو پہونچائی ہر چند سب علوم متداولہ مین یک فنی تھے لیکن علم ہیئت اور ہندسہ مین علم یکتائی بلند کیا تھا مدت العمر فرقہ امامیہ کے علما سے مباحثہ و مناظرہ کیا اور باہم تحریر رہی اس بحث مین رسالہ ہای متعددہ فراہم ہو گئے طریق مناظرہ کا یہ دیکھا گیا کہ تقریر یا تحریر مین خصم کو بجز اعتراف عجز کے چارہ نتھا تقوی اور زہادت اور تشرع اور عبادت کا بیان خامہ بریدہ زبان کی مجال نہین کہ ایک شمہ اوسکا لکھہ سکے ہر چند حکام وقت چاہتے تھے کہ انکو عہدۂ قضا سپرد کرین تاکہ انکی نیک نیتی اور عدل و انصاف سے عباد اللہ کی حق رسانی ہوتی رہی لیکن ازبسکہ اپنی اوقات کو بیشتر تربیت مستفیضان کمال مین مصروف رکھتے تھے قبول نکیا جب تقاضای سو خوراعیان مختلفہ مین حکام کیطرف سے وقوع مین آیا اور زنجہ ہوئی بسبب کمال قناعت کے ایک امر جزوی پر قانع ہوکر عہدہ مدرسی مدرسہ شاہجہان آباد قبول فرمایا ازبسکہ ایثار و کرم جبلی تھا سو روپیہ کی تنخواہ اونکو ہرگز کفایت نکرتی تھی اور خدمت فقرا و مساکین سے کسی وقت اپنے تئین معذور رکھتے تھے بقدر مہ و دو مسے دستخط میرزا بیدل علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہی رباعی بیدل دارد طبع اہل ہمت ہمہ آثار سخا جلوہ بچندین صورت با بیخردان پند بجہا جان سیم با خوردان لطف و با بزرگان خدمت عمر آپ کی قریب ستر برس کے تھی اور آخر عمر مین ارادہ بیت اللہ کا کیا چونکہ ہر ارادہ پر ارادت اللہ غالب ہی مرض صعب مین مبتلا ہوئی اور احرام کعبہ معنوی یعنی دیدار فیض آثار شاہد حقیقی باندہ کر دار آخرت کو راہی ہوے آپ کی وفات کو تیرہ چودہ برس کا عرصہ گذرتا ہی بسبب کثرت توغل علوم دینیہ اوس

شکر ایزد چو بطوف حرم آوردند
سعی خوش بود مگر بخت مددگار نبود
دل خون گشته مدد کرد دگر نه صد بار
ورنه آئینهٔ ما قابل زنگار نبود
از کساد هنرست اینکه بهیچم نخرند
چون مرا حوصلهٔ ساغر سرشار نبود
از علاج دل بیمار چرا دست کشید
بیش ازین این روش و شیوهٔ اشفاق نبود

روی دل جز بطرف خانهٔ خمار نبود
سبحتی بود عجب و وش میان من و یار
شرح یکروزهٔ این چشم تلف کار نبود
سهل و آسان شده امروز بعهد تو نیز
جنس نابود گران تا ز خریدار نبود
در دلم آن مژه صد خنجر الماس شکست
گر مسیحا بتمنای تو بیمار نبود
آه از خجلت از رد ببازار جزا

دست تا بند نقابش برسانم مردم
صد شکایت بلب و رخصت اظهار نبود
گرد غم جز دل ناشاد محلی نگزید
ورنه دشوارتر از ترک تو کار نبود
لطف ساقی بنگر دور بمن آخر کرد
زهر چشم تو بآن گرچه مددگار نبود
طرز آتش سخنی الطبع من ایجاد نبود
هیچش از جنس گران مرتبه در بار نبود

ولہ

خواهم دمی دعا بدعا نا گریستن
این درد را گذشته مدارا گریستن
پیشش بضبط گریه بگوشم ز رشک غیر
نگریستن بجان من و نا گریستن
بی عندلیب خوش نبود ناله در چمن
باز از چه روست از پی طوطی گریستن
ای چشم دجله ریز ادب را نگاه دار
ای ابر با گریستن ما گریستن
از سوز سینه خوف نداریم کار ماست
خوش صرفه برد از لب گویا گریستن
در عیش بیقرارم و در غم بهیچ تاب
غمها قدم جگر قلم آسا گریستن
ای دل غمین مباش بالتفات چشم یار
در بزم او بجواب تماشا گریستن

شد بسکه بی اثر بدعا ما گریستن
دل قطره قطره خون شده از چشم چکید
بر رحم تا بیاورد او را گریستن
از اشک ریزی مژه خالی نشد دلم
خواهم در خزان به تمنا گریستن
شوید ز دیده لذت خوابی که دیده بود
اینست در مدینه ولیلا گریستن
ابر آب شد ز گریه ام و برق خنده
از کاوکاو آن مژه دریا گریستن
طوفان نوح بود حدیثی شنیده
خندید تم شبیه بود با گریستن
موج سبزن که تر کنم ابر بهار را
با خنده همعنان بود اینجا گریستن
سیراب تازبن غزل کرد گریه ام

سوز دلم نمود دو بالا گریستن
تاراج داد مشعلهٔ ما گریستن
غیر چون تو سنگدل نتواند شد از جگر
خواهم چو زخم از همه اجزا گریستن
واعظ اگر بیاد قدی گریه نارواست
بیشت ازان گرفت زلیخا گریستن
رسوا شدن چو برق بود یا نم
آهی کجا که جمع کنم با گریستن
آوردمش برحم بطرزی نگرفتیم
چشم ترم نمود ز رسوا گریستن
دل را همیشه خنده من خون کند چو گل
ای دیده تا کجا بدلا گریستن
یارب نگاه بوالهوسم ده که شد مرا
بینم که میرسد بکجا ما گریستن

عفا الله عنه ما جناه فانی   حفظت له العهد القدیم و فیها

نثر فارسی

رهین منت بخت بیدارم که من هیچ در حساب را که چون حرف با الفاظ هم برزبان گوهر فشان نمیگذشت از دوستانی
بی اعتباری برادر و دوستان شهرستان صحبت خطاب گردانید و از نشیب گاه فراموشی بالا داده و بر فراز
والا پایگی یادآوری رسانید یا وجی طالع راگذری بسر وقت بیدلان افتاده که ده بگرد آن بزم دلفروز را که چون غبار
شکست و رهگذاران راه نوازشمندی یافته از روسپری وادی بی ارزشی رهانیده از نزدیکی بساط حضور گزیده سامانی
فراهم و اوکاروان نسیم مصر و بیت الحزن با اقامت برگشاد و ساربان زمام ناقه لیلی را کیفیت اختیار قیس شکسته پا داد
قطره ام را با یم کیمیا خرقم گوهر خار خشکی گل تر شام روکش روز بامدادم رشک نوروز دردم [illegible] اکردم توتیا خوشه ام خرمنی
شبره ام سخی یا سم امید خزانم بهار جاوید گردید ستم را بلندی طالع ام را ارجمندی شبنم را سحر نفسیم را اثر سنگ افگندیم را مهر افراز
شکک به خاطرم را دلنوازی پدید آمد همانا جایون فال طائر سایه اقبال بگستر که خطاب سلیمان با مور ناتوان رسانید
وزبان حال را بروان پرور کریمه انی القی الی کتاب کریم گویا ساخت سراپای دل را شگرف کشایشی رو آورد و تنگنای
سینه را بو العجب انشراحی فرو گرفت ناظر پریشان را پیرایه فروغ جمعیت و مایه تومندی آرامش حاصل شد نسیم
الطاف قدیم تازگی نه دید و گلشن ملاطفت از سر نو شگفت چون از دوره افتادگان از یاد رفته و فراموشان از طاق دل
افتاده پرسیدن بی لبابان بود خاطر حسرت اندوز بگوناگون کامرانیها بر آمود و بدیع انبساطی روزی روزگار را [illegible] حسرت
گردید بیت تنافت صبحدم آغوش دردست از بردوست همتی که دل از ذکر این پیام گرفت * ازان بارکه با فصل
خصوصات را بر گردن گرفته انفاس گرامی را بنا بایست وا داده ام نقوش سخن گذاری و نکته سرائی از ساحت ضمیرم
یکسر تمام سترده و تار عنکبوت نسیان بر دیدهای سرادقات آن یکسر تنیده آمده در اس المال تخیلات آن که در خزانه خیال
داشت بتاراج اختلاط مشتی از بیت منشان سست فطرت که حفظ فحوائه جمعوا له عدالت را عرش المرفه بالغ خردی رسد [illegible]
دانش برتر بهی شمرده اند و داده و افزونی تعلق و فراوانی شغلهای دیگر ضمیمه آنست و دست مایه آسودگی چندانی بدست
نیامده ستم آورده که منتی آئین سخن طرازی و نکته سنجی را بکار برم گاه چون آهنگ این صناعت را بالکل برم سر رشته اندگاه گاه و
پسین آن [illegible] بود تسبیح این خلایق را از هم میگسلاند هر گاه بهمین هدیه نوازاوکان [illegible] از احیای نوائی بر فراز اعتبار
منزل بگیرد و همچو بلبلی که به بستان سرائی بلبل دیگر در چمن بخروش آید به آهنگ ناله سازد بی اختیار نوای جان [illegible]
از خاطر بهاران بر بیزند و بسر جوش شوق تجددی جوش بی هنگام تاز از جا میرود هر چند از آشوب دوری و بی [illegible]

انکی دیوانی عدالت مین عہدۂ پیشکاری سے کے لائق بھی نہین سمجھا جاتا باقی رہا عدل عمر یہان بسبب ادب کے کچھ نہین کہا جاتا شوکت ظاہری سے انکے دربار مین دارا کو گذار نہین اور جلالت باطنی سے انکی خلوت مین فرشتے کو بار نہین باوجود ان مراتب بلند اور اس منصب ارجمند کے خلق محمدی اختیار کیا ہے کہ افادۂ علوم اور افاضت مسائل دین کے وقت ہر ادنی کو اجازت سخن ہے بمقتضای اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے موزونی سخن کی طرف بھی متوجہ ہوکر نظم و نثر مین اوقات شریف کو مصروف فرماتے ہین زہی امت خاتم المرسلین اس جگہ بقدر گنجایش کاغذ کچھ نظم اور کچھ نثر آپ کا درج کتاب کرتا ہون تاکہ معلوم ہو کہ فصاحت و بلاغت کو کیا رتبہ عطا کیا ہے

دیباچہ رسالہ لا تشد الرحال

الحمد للہ الذی جعل البیت امنا و مثابۃ للناس اجمعین وجعلہ ہدی و مبارکا للعالمین ❊ وفضل المدینۃ علی سائر البلاد و شرفہا بحلول خیر العباد وجمع لہا بین طریقی الفضل والتقلید وہی تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید فیہا روضۃ من ریاض الجنۃ والنزول فیہا من المآثم جنۃ ❊ و شرف بیت المقدس و بارک حولہ و اشہر بین الناس مجدہ وطولہ وجعلہ مہبط الوحی و متعبد الانبیاء و مستقر عبادۃ الملکیین والصلحاء و فضل المساجد الثلثۃ علی سائر العالم وعظمہا و کرم فضائلہا اجل ان تحد تحدیدا و تعد تعدیدا او تحصر بکلام او تحصی بنظام تشد الرحال الیہا من کل بلدۃ و قریۃ و فلاۃ ❊ والصلوات فیہا بمائۃ الف او الوف او خمسمائۃ صلوۃ ❊ والصلوۃ علی سیدنا محمد ن الذی ہو افضل من کل راکع و ساجد و علی آلہ و اصحابہ الطاہرین الغر الامجاد ذکر المسجد و لہ فی المساجد و رضوان اللہ علی المتقین باثارہم الذین بذلوا جہدہم فی استنباط الاحکام و تحقیق عقائد الاسلام و قاموا علی تمہید اصولہا و قوانینہا و تلخیص حججہا و براہینہا و ابرموا قواعد الدین و مہدوہا و رفعوا مبانیہا و شیدوہا وارشدوا المسترشدین بایضاح المحجۃ و الزموا المعاندین باقامۃ الحجۃ و حفظوا قواعد الشریعۃ الحنیفیۃ السمحۃ البیضاء من ان تزلزلہا شبہ اہل البدع والاہواء شکر اللہ سعیہم و اعاد الینا نفعہم ❊ اما بعد فیقول العبد المستکین محمد صدر الدین وفقہ اللہ للعمل فی یومہ لغدہ قبل ان یخرج الامر من یدہ ان العلم فی ہذا الزمان قد اندرس آثارہ وسقط عن القلوب محلہ و مقدارہ و نضبت انہارہ و قلعت اشجارہ و غارت ازہارہ و تکدر ہواءہ و اظلم نہارہ و تغیرت خضرتہ و تبدلت نضرتہ و ذہبت طراوتہ و جفت نداوتہ و غربت شموسہ و اقمارہ و تولت اصحابہ و انصارہ و افلت ثوابتہ و سیارہ و رحلت اخبارہ و اخیارہ حتی صار الیوم نسیا فاضحی و نقصا واضحا فاضحی العلم مغلوبا و الجہل سطاء با و النقص کانہ الحق جلالا و الکمال و بالا و الحکمۃ ضلالا و العقل فضولا و الہزل مقبولا و البدعۃ سنۃ و الفضائل و الحکمۃ و انصرفت الہمم عن تحصیل الحق بالتحقیق و زلت الاقدام عن سواء الطریق بحیث لا یوجد راغب فی العلم و لا خاطب للفضیلۃ و صارت الطباع کانہا مجبولۃ علی الجہل و الرذیلۃ و الباقی من العلم

مجلی آئینہ تدبیر ناظر صور تقدیر نگارندہ حدائق فضل و افضال بلبل نغمات بلال ترکمال جامع محاسن صوری و معنوی مستجمع
کمالات ظاہری و باطنی کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول توانگر صورت درویش سیرت انسان بلکہ
ملک سیرت مرجع ارباب جہان و جہانیان مولانا مخدومنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر قلم کو کیا طاقت کہ انکے اوصاف حمیدہ سے
ایک حرف لکھے اور زبان کو کیا یارا کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے قطع نظر اس سے کہ اس زبدۂ جہان و جہانیان کی
صفات کا احصا محالات سے اور کمالات کا حصر مرتبۂ متعسرات سے ہے جسوقت قلم چاہتا ہے کہ کوئی صفت صفات میں سے لکھے
یا زبان ارادہ کرتی ہے کہ کوئی مدح مدائح میں سے کہے تو کہ ہر صفت قابلیت اول لکھنے کی اور ہر مدح لیاقت پہلے بیان کی
رکھتی ہے مدت تک یہی عقدہ بند زبان تحریر اور گرہ لسان تقریر رہتا ہے کہ کون سے صفت سے آغاز اور کون سی مدح سے
ابتدا کرے شعر مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم [illegible]
ایسا فاضل اور ایسا کامل کہ جامع فنون شتی اور مستجمع علوم لا تحصی ہو اب سوا اس کے گروہ علمای روزگار کے کیا عالم میں
جلوہ گر نہیں ان حضرات کی طبیعت رسا مشکل کو راہ سے پہلے اوس سے نتیجہ حاصل کرتی ہے کہ بدیہی الانتاج سے ارباب فہم و ذکا
اور ناخن فکر عقدۂ لاینحل کو پہلے اوس سے وا کرتا ہے کہ گرہ حباب کو انگشت موج دریا معنی فہمی اس وجہ کہ راست و درست
سمجھ لیا کہ زبان سوسن نے کیا ادا اور رمز شناسی اس مرتبہ کہ واقعی معلوم ہو گیا کہ نگاہ نرگس نے کیا اشارہ کیا اگر انکا حدس
صائب معمائے گل پر تفسیر غنچہ ما عند البلبل ای مخفی رہتی اور اگر انکا فکر رسا سطر شمشاد کے معنی نہ بیان کرتا قمری آیہ خوان نہ ہوتی
انکی قوت طبع اور حدت فہم کے سامنے لالہ کے داغ دل اور سنبل کی پریشانی اور ارغوان کے جگر خونی کی وجہ مخفی نہیں
افتادہ ہو اگر انکی رای روشن معجز نما ہو فلطفلہ مہ کو اشارہ انگشت سے تقسیم کرے اور حدت ذکا یتجرّی کہ وہ نسیم قلب المومن عرش الرحمن
گویا انہیں کے دل کی شان میں ہے کہ حامل وحی انکے انفاس فیض اقتباس کے واسطے گوش بر آواز رہتا ہے اور لی مع اللہ
ان پر علی الدوام صادق ہے کیونکہ کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ جبرئیل بارگاہ قرب الہی پر در ترک اجازت بار کا منتظر رہے
راہ حق میں تیز رو اور مسالک دنیا میں کاہل کوش لیکن توانگری ظاہری درویشی معنوی کی پردہ پوش ہے بکسانیکہ راہ خدا دانستہ اند
چنین خرقہ زیر قبا داشتہ اند اگر مولوی جامی زندہ ہوتے یہ بیت چو فقر اندر لباس شاہی آمد بتدبیر عبید اللہی آمد
سوا اس برگزیدہ انفس و آفاق کے اور کسی کی شان میں نہ کہتے جو کہ ارباب معنی پر یہ بات ظاہر ہے کہ لباس فقر میں مشہور
طاعت ہونا اور گوشہ خلوت کو واسطے فراغ عبادت کے اختیار کرنا موجب شہرت ہے اور ہمت بلند بسبب کثرت اہل دنیا کے
اس شغل اہم سے باز رکھتی ہے لباس اہل ظاہر کو اختیار کیا اور ازبسکہ احقاق حق اور فریاد رسی عباد اور عدل و انصاف
افضل عبادات ہے منصب صدارت کو اپنے ذمہ پر لیا سبحان اللہ کیا طریقہ وا وہ ہو اور کیا سررشتۂ انصاف ہے کہ نوشیروان

ولا تغروا ان ثناء الکرام بمدحه — ازو الفضل محمود و ینشیه احمد — لقد دم فی النشر عالی دان لوا — علیه براهین الراعته تشهد

و فی نظمه لطف و حسن سلاسة — یذل لدیه کل نظم و یجهد — قدام لعلی مراد الدهر و لاده — یزید علی الاکیاس طرا و یزید

عدة ابیات فی وصف الدهلی

یا من یسائل عن دهلی و رفعتها — علی البلاد دو ما حازته من شرف — ان البلاد اتاه و هی سیدة — و انها درة و الکل کالصدف

فاقت بلاد الوری طرا و منقبة — غیر الحجاز و غیر القدس ذا نجف — سکانها جبال الارض طائبة — خلقا و خلقا بلا عیب و لا صلف

بها مدارس لو طاف البصیر بها — لم تنفتح عینه الا علی المصحف — کم مسجد زخرفت فیها منارته — لو قابلته شموس الضحی تکسف

ولا تغروا ان زینت الدنیا بنتها — کم من اب قد علا بابی بری شرف — و دار جون جری من تحتها نکی — انهار خلد جرت فی اسفل الغرف

جناب مولانا مولوی محمد صدر الدین خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ سے

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست یہ رسم ہے کہ جب مداحان ادب سرشت کو اثنائے سخن میں احتیاج ہوتی ہے کہ اپنے ممدوح کیطرف اشارت کریں سخن کو اسطرح پر ادا کرتے ہیں کہ ادا شناسان معنی رس اونکے مطلب پر پہنچ جاتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ توضیح کے نیازمند ہوتے ہیں ایسے چند اوصاف حمیدہ اور محامد گزیدہ یاد کرتے ہیں کہ سامع کا ذہن اوس برگزیدہ انفس و آفاق کیطرف منتقل ہو جاوے اور غرض اس سے یہ ہے کہ جو جاہ بلند اور مرتبہ ارجمند ممدوح کا ارفع ہے اس امر سے کہ اوسکے نام والا مقام کو زبان پر لاویں چاہتے ہیں کہ حتی الوسع ترک تصریح کریں اور چونکہ بعض محل کا اقتضا یہی ہوتا ہے کہ اوسکے نام نامی و اسم گرامی کو مذکور کرنا چاہیے بمقتضائے الاسماء تنزل من السماء کے ایسے اکابر عظام اور ایسے عمائد والا مقام کو نام بھی موافق علو شان کے مرحمت ہوتا ہے پس جیسا اونکی رفعت جاہ اور والا دستگاہ اور بلندی قدر و مقدار اور بزرگی شان و اقتدار پر یہ نام دلالت کریگا ان صفات سے ایسی کون سی صفت ہے کہ اوسکے قائم مقام ہو سکے اسیواسطے حق جل و علی بھی کبھی اپنے نام پاک کو مصرح یاد فرماتا ہے نہ بمقدار اول اندازہ ادب کے طریقہ صفات میں رنگ بھرا ہوتا ہے اور چونکہ اس سر تا سر اخلاق پسندیدہ کے اوصاف حمیدہ حد تحریر اور اندازہ تقریر سے متجاوز ہیں عنان ادب کو ہاتھ سے دیکر دست توسل کو ذیل اسم سامی میں متشبث کرتا ہے کہ ایسے نام کا لینا گویا صفات غیر متناہیہ کا حصر اور دریا کو کوزے میں بند کرنا ہے سو چند نامی کہ مولانا نام سے قوام

آغاز مدح

اکمل کملائے روزگار افضل فضلائے ہر دیار حاکم محاکم جاہ و جلال متکلی رایک اقبال کلید در دائرہ علم لوح طلسم حلم عالم محقق بحر بے دریق مرحلہ سالار مسالوین رافع مناقشات حکام و متکلمین محمول لفضل خصومات اعدل بتفصیل مقدمات

...انہ ہوگا باعتماد حافظہ بیان ہوتے جاتے تھے اور اسپر متانت عبارت اور لطائف و ظرائف جیسے ہین ناظرین پر
پیدا ہے ٭ یہ امور جو ایسے ظہور مین آتے تھے مجال بشر سے باہر ہین ٭ ہفتہ مین دوبارہ مجلس وعظ منعقد ہوتی تھی
اور شائقین صادق العقیدت و صافی نہاد خواص و عوام سے مور و ملخ سے زیادہ جمع ہوتے تھے اور طریقہ رشد و ہدایت کا
استفاضہ کرتے سنہ بارہ سو انتالیس ہجری مین اس جہان فانی سے سفر آخرت کو اختیار کیا بعض موزون طبیعتان نے
دو تین قطعہ تاریخ وفات مین موزون کیے ہین اونمین سے ایک قطعہ لکھتا ہون قطعہ حجت الله ناطق و گویا ٭ شاہ
عبد العزیز فخر زمن ٭ روز شنبہ و ہفتم شوال ٭ درمیان بہشت ساخت وطن ٭ مہر نصف النہار در عرفان ٭ مثل بدر منیر
در ہمہ فن ٭ از سر لطف و حلم تاریخش ٭ رضی الله عنہ گفت حسن ٭ زبان عربی مین نظم و نثر نہایت فصاحت و بلاغت
کے ساتھ ریختہ کلک عطارد سالک ان حضرت سے بہت یادگار ہین اگرچہ وہ نثر عربی جسکو آپ نے دل لگا کے لکھا ہو
راقم کو دستیاب نہین ہوئی مگر دو چار رقعے جو آپ نے قلم برداشتہ نہایت سراسری طور پر لکھ دیئے تھے ہاتھ لگے اونمین سے
ایک رقعہ تیمنا لکھدیتا ہون اور اگرچہ نظم آپ کی دفتر دفتر ذخیرہ ذخیرہ ہے لیکن احترازا عن الاطناب دو قطعون پر کہ
حضرت شاہجہان آباد کی تعریف مین اور شیخ احمد عرب کی مناقب حیدریہ کی تقریظ مین لکھی تھی اونہین پر قناعت کرتا ہون

رقعہ عربی

...ام علیکم قد قرأت کتابکم	بقرۃ عینی فاق فصل خطابکم	اروت صلات النظم لکن نفیسہ	والنفس ما عندی و ما لبابکم
...علت بقلب خاشع متضرع	بضاعف ربنا لی لیکم و ثوابکم	یعطیک فی الدارین خیرا غلیۃ	ویصرف عنکم السو ما یہابکم
...یفتح ابواب الکمال جمیعہا	فقیہا یکون ذہابکم و ایابکم	ویجعلک الرحمن مثل ثنائیہ	بخیر الدین و الدنیا و حسن مآبکم
	وقد لاح بالبشری من بشارۃ	جزاک الله عنی فیہ ثنابکم	

وبعد فقد وصل الینا کتابکم مرۃ بعد اخری وکرۃ بعد الاولی وکان فیہ عدم استقرار الکلی العزۃ عینی ثلاثہ وہذا ما تشوش خواطرہم نرجوا الله سبحانہ ان یشفیہا شفاء عاجلا کاملا معلوم ان اخوانکم کلہم فیہم مادۃ سوء القینیہ کانت تعلیم فی ایام الصغار فلما کبر وا زالت عنہم وما عرضت لاحد منہم الا وقد اوصیت ان یمشی بین اثنین ویمادی بین الرجلین لتحلیل المادۃ المترہلیۃ ونزول الاخلاط الموہمۃ وہذا التدبیر کثیرا ما یقع مفیدۃ فائدۃ بینۃ عاجلۃ ینبغی ان یراعی ہذا الامر جیدا اکثر انما یتصور و الله ہو الشافی ویقرأ عنی السلام اخوانکم کلہم و والدتکم الماجدۃ وخواجہ محمد امین ویقرأ الشیخ محمد امیر بعد السلام ان فی قدم والدکم تثبت شوکۃ تورمت بہا القدم وتقیحت حتی احتاجت الی الشق فشقت ولم تبرء بعد ہو منتظر لعدۃ وکذلک ان اکثر فہو الاحوال

ستۃ ابیات فی تقریظ المناقب الحیدریۃ للشیخ احمد ابن محمد الانصاری الیمنی الشروانی

رایت دریقات تدل تبشرا	علی فضل تحریر الیہ یسند	وممدوحہ فی ذاک الطرز حیدر	سمی امیر المومنین المویلہ

جیسی سلطنت سلاطین تیموریہ کے خاندان مین ویسے چودہ پندرہ برس کی عمر مین اپنے والد ماجد اشرف الامجد عمدہ علماء حقیقت آگاہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی خدمت مین تحصیل علوم عقلی و نقلی اور تکمیل کمالات باطنی سے فارغ ہوئے تھے اسکے چند مدت کے بعد حضرت شاہ موصوف نے وفات پائی اور آپکی ذات فائض البرکات سے مسند خلافت نے زینت و بہا اور وسادۂ ارشاد و ہدایت نے رونق بے منتہا حاصل کی چنانچہ مولانا رفیع الدین اور مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہما کہین برادر حقیقی آپ کے جنکا ذکر اسکی تفصیل آئیگا والد ماجد کے روبرو سن صغیر رکھتے تھے تمام علوم اور فیض کو انہین حضرت کی خدمت مین کسب کیا علم حدیث و تفسیر بعد آپکے تمام ہندوستان سے مفقود ہوگیا علمای ہندوستان کو خوشہ چین اسی سرگروہ علما کی خرمن کمال کے ہین اور تسبیح کملا اس دیار کے چاشنی گرفتہ اسی زبدۂ ارباب حقیقت کے مائدۂ فضل و افضال کے ہین یہ آفت جو اس جزو زمان مین تمام دیار ہندوستان خصوصاً شاہجہان آباد حرسہا اللہ عن الشر والفساد مین مثل ہوای وبائی کے عام ہوگئی ہے کہ ہر عامی اپنے تئین عالم اور ہر جاہل آپ کو فاضل سمجھتا ہے اور فقط اسی پر کہ چند رسالے مسائل دینی اور ترجمہ قرآن مجید کو اور وہ بھی زبان اردو مین کسی نے استاد سے اور کسی نے اپنی زور طبیعت سے پڑھ لیا ہے اپنے تئین فقیہ و مفسر سمجھ کر مسائل و وعظ گوئی مین جرأت کر بیٹھتا ہے آپ کے ایام حیات مین اسکا اثر نہ تھا بلکہ علما متبحر اور فضلای مفتی الکرام باوجود نظر غایر اور احاطۂ جزئیات مسائل کے جب تک اپنا لکھا ہوا حضرت کی خدمت عرض نہ کر لیتے تھے اوسکے اظہار مین لب کو وا نکرتے تھے اور اوسکے بیان مین زبان کو جنبش نہ دیتے تھے حافظہ آپ کا نسخہ لوح تقدیر تھا بارہا اتفاق ہوا کہ کتب غیر مشہورہ کی اکثر عبارات طویل اپنی یاد کے اعتماد پر طلب کو لکھوا دین اور جب اتفاقاً کتابین دستیاب ہوئین تو دیکھا گیا کہ جو عبارت آپ نے لکھوا دی تھی اوسمین من و عن کا فرق نہ تھا باوجود اسکے کہ سنین عمر شریف قریب اسی کے پہونچ گئے تھے اور کثرت امراض جسمانی سے طاقت بدن مبارک مین کچھ باقی نہ رہی تھی خصوصاً قلت غذا سے لیکن برکات فیض باطنی اور حدت قوای روحانی سے جب تفصیل مسائل دینی اور تبیین حقائق یقینی پر مستعد ہوتے تو ایک دریاے ذخار موج زن ہوتا تھا اور فرط افادات سے حضار کو حالت استغراق بہم پہونچتی تھی اوائل حال مین فرقہ اثنا عشریہ نے سر شورش کو بلند کیا اور باعث تفرقۂ خاطر بحال اہل السنت کے ہوئے حضرت نے بسبب التماس طالبین کمال کے کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کہ نہایت شہرت محتاج بیان نہین بدل توجہ قلیل بصرف اوقات وجیزے باین کثرت ضخامت تصنیف کی کہ ہر طالب علم بے مایہ بھی تمام شیعہ کے ساتھ مباحثہ و مناظرہ مین کافی ہوگیا چنانچہ ثقات بیان کرتے ہین کہ آپ تصنیف کے وقت عبارت اوس کتاب کی اسطرح سے زبانی ارشاد کرتے جاتے تھے کہ گویا از بر یاد ہے اور حوالہ کتب شیعہ کے جنکو علماے فرقہ مذکورہ نے شاید بجز نام کے

کہ جس مجلس میں اس زبدۂ ارباب کمال کا ہنگامۂ گفتگو گرم ہوا جمیع حضار مجلس مثل تصویر کے ساکت اور صامت رہگئے
اوائل حال میں نواب فیض محمد خان رئیس جھجر کی سرکار میں منسلک رہے اور اوس رئیس کی وفات کے بعد چندے
خانہ نشین اور بعد اوسکے حضور سراج الدین بہادر شاہ میں صاحب عالم مرزا فخر الدین بہادر کی سرکار میں عہدہ طبابت پر
مامور ہوئے دو تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ جہان فانی کو وداع کیا

حکیم غلام حسن خان

برادر حقیقی حکیم غلام حیدر خان موصوف بصفات کمال کتب طبیہ میں مہارت تام اور علاج معالجہ میں دستگاہ تمام
رکھتے تھے تحصیل فن طب حکیم شریف خان کی خدمت میں کی تھی اب عرصہ چند سال کا ہے کہ اس جہان [illegible] عالم باقی کیطرف راہی ہوئے

حکیم محمد یوسف خان

فرزند ارجمند حکیم غلام حسن خان کے کتب درسیہ سے فارغ اور فن طب میں مہارت تمام رکھتے ہیں باوجود اس
کمالات کے اخلاق پسندیدہ میں یگانۂ روزگار ہیں

حکیم عبد الحکیم معروف بہ اچھو خان

برادر حقیقی حکیم یوسف خان کے کتب درسیہ کو بنہایت تحقیق و تدقیق سے آخون شیر محمد کی خدمت میں اور کتب طب کو
اپنے والد ماجد سے تحصیل کیا معالجہ انکا اکثر معاصرین پر فائق ہے اور باوجود کمالات ظاہری اور باطنی کے دستگاہ اخلاق کو کسقدر وسیع کیا ہے
کہ اوسکا کچھ بیان نہیں + اللہ تعالےٰ نے انکو دست شفا ایسی عنایت کی ہے کہ جس بیمار نے کہ علاج سے تمام اطبا عاجز ہو وہ انکے ہاتھ سے شفا پاتے ہیں

ذکر علمای دین رضی اللہ عنہم اجمعین

جناب مولانا مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز

اعلم العلما افضل الفضلا اکمل الکملا اعرف العرفا اشرف الاماثل فخر الاماجد والاماثل رشک سلف داغ خلف افضل
المحدثین اشرف علماء ربانیین مولانا و بالفضل اولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ العزیز ذات فیض سمات انکی مجمع
بابرکت کی فنون کسبی و وہبی اور مجمع فیض ظاہری و باطنی تھی ہر چند اگرچہ جمیع علوم مثل منطق و حکمت و ہندسہ و ہیئت کو
خادم علوم دینی کا کر کے تمام ہمت و سراسر سعی کو تحقیق غوامض حدیث نبوی و تفسیر کلام الٰہی اور اعلای اعلام شریعت مقدسہ
حضرت رسالت پناہی میں مصروف فرماتے تھے اور سوا اسکے جو کہ جلا سے آئینہ باطن صیقل عرفان و ایقان سے
کمال کو پہونچی تھی طالبان صافی نہاد کی ارشاد و تلقین کیطرف توجہ تمام تھی اسیر تھی علوم عقلیہ میں سے کون سا
علم تھا کہ اوسمیں یکتائی اور یک فنی نہ تھی یہ علم انکے خانوادہ میں بطناً بعد بطن اور صاحباً بعد صاحب اسطرح سے چلا آتا ہے

اور مولوی عبدالقادر صاحب قدس سرہم العزیز کی خدمت سراپا برکت سے حاصل کیا اور علم طب کو احکم الحکما حکیم شریف خان مرحوم و مغفور سے تحصیل کیا ✤ کتاب دانی و درس طالب اور مرض شناسی مین بے مثل و مانند ہین ✤ رسائل متعددہ بحران اور دریافت مزاج نسخہ مرکب وغیرہ مین تصنیف کیے ہین اون رسائل سے اونکے تبحر کا حال معلوم ہوتا ہے ✤ اوایل حال مین نواب فیض محمد خان رئیس جھجر کی سرکار مین عہدہ طبابت پر مامور تھے بعد اوسکے اور عہدہ ہای روزگاری سرکار مین منسلک رہے ✤ اب بنظر قدامت کے نواب عبدالرحمن خان رئیس جھجر کی خدمت مین جو نواب مغفور کا بیٹا اور جھجر کا مسند نشین ہے اسی عہدہ سے سرفراز ہین

حکیم فتح اللہ خان

کہ مین برادر حقیقی حکیم نصراللہ خان صاحب کے ہین تحصیل فن طب حکیم صاحب موصوف کی خدمت سے کی ہے اب اس فن مین دستگاہ کامل رکھتے ہین مدت مدید سے نواب اکبر علیخان رئیس پٹودی کی سرکار مین عہدہ طبابت پر مامور ہین

حکیم پیر بخش

صاحب ذہن رسا خدیو فطرت والا حکیم پیر بخش خان حضرت بادشاہ خلد آرامگاہ محمد اکبر شاہ کی پیشگاہ عنایت سے بخطاب حکیم دوران مخاطب ہین سلسلہ نسب کا انکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے طرف والد ماجد سے اور حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک طرف والدہ معظمہ سے ✤ اگرچہ وطن آبا و اجداد کا شہر تھانیسر ہے لیکن انکا مولد و مسکن یہی خاک پاک ہے یعنی حضرت شاہجہان آباد حرسہا اللہ عن الفساد ✤ تحصیل علم طب حکیم نصراللہ خان اور مشق نسخہ نگاری اور معالجہ مرضی حکیم احسن اللہ خان کی خدمت مین کی اور اس فن مین دستگاہ کامل بہم پہونچائی ✤ راقم کے ساتھ رابطہ محبت کا برادرانہ سلوک رکھتے ہین ✤ اونکے خلق کی صفت بیان مین آسکتی ہے اور نہ کمال کی تعریف لکھی جا سکتی ہے ✤ ایک عرصہ دراز سے نواب بہادر جنگ رئیس بہادر گڈھ کی سرکار مین عہدہ طبابت پر مامور ہین اور اوس نواح مین اونکا وجود مغتنم ہے وہان کے لوگونکو اونکی ذات سے وہ منافع حاصل ہین جو نفس عیسوی سے بھی متصور نہون

حکیم حسن بخش خان

سرگروہ کملای شہر زبدہ افاضل و سر اسوہ دانشمندان زمان حکیم حسن بخش خان وطن انکے آبا و اجداد کا تھانیسر اور مولد و مسکن انکا شہر شاہجہان آباد جمیع فنون اور علوم مین مثل معقول و منقول و حکمت و ہندسہ و ہیئت مہارت تام رکھتے تھے اور کتب طبیہ بسبب کمال حافظے کے قانونچہ سے قانون شیخ الرئیس تک بلا تشبیہ مثل عبارت قرآن مجید از بر ہو یا تھین علم عقلیہ کی معاونت سے کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارای مناظرہ نہ تھا ✤ بارہا مشاہدہ ہوا

طاقت نہین کہ اوسکا عشر عشیر بھی لکھہ سکے

حکیم صادق علی خان

حکیم حذاقت منش طبیب عیسوی روش سرگروہ کملای زمان حکیم صادق علی خان ولد سرامد حکمای روزگار حکیم شریف خان آج اس کمالات ظاہری و باطنی کا جامع عرصۂ روزگار مین جلوہ گر نہین علم عمل کے ساتھہ اس بزرگ بلند فطرت کی ذات مین جمع ہی انکے والد ماجد اپنے عصر مین سرامد حکما اور سر حلقۂ اطبا تھے آجتک اونکے کمالات کا شہرہ گنبد دوار مین از بس بلند ہی جالینوس و ارسطو کا غلغلہ اوسکے سامنے ایسا ہے جیسا طوطی کی آواز نقارخانے مین ٭ اور فی الحقیقت اس روزگار کے اکثر اطبای نامی اونہین کی نسبت شاگردی سے سرمایہ اعتبار کا رکھتے ہین ٭ جو کہ اچھون کے اچھے ہی ہوتے ہین حضرت ممدوح بھی اپنے زمانے مین یکتا اور بے مثل ہین ٭ انکے علم کی صفت زبان قلم پر آسکتی ہی اور نہ انکے عمل کی تعریف اندیشہ مین سما سکتی ہی سارے زمانے کے کملا کو جسکے خاندان کی نسبت شاگردی سے فخر ہو اوسکی تعریف اسیقدر کافی ہے ٭

حکیم امام الدین خان

قطع نظر کمالات طبی سے جامع معقول و منقول عالم علی فروع و اصول درس ویسا ہی نبض شناسی ویسی ہی اگر بالفرض انقلاب روزگار سے تمام عالم سے نسخ معتبرہ گاؤخوردہ ہو جاوین اور سارے جہان سے کتب ساحت دریا برد ہو جاوین اس گروہ ارباب فضل کے حافظہ کی مدد سے پھر کتب خانہ روزگار کا معمور ہو سکتا ہی ٭ حرکت نبض موج سے پیچش گرداب معلوم کیا اور رگ ابر نیسان سے استسقای صدف کو دریافت صنوبر علاج خفقان کے واسطے ان سے رجوع لاتا ہی اور گل نرگس چارۂ یرقان ان سے چاہتا ہی ٭ انکے بزرگان والا نژاد کو سرکار بادشاہی سے مناصب ارجمند اور مراتب بلند عطا ہوتے رہے ہین اور یہ بھی حضرت جہانبانی کیطرف سے عمدۂ طبابت پر مامور ہین

حکیم غلام حیدر خان

ارشد تلامذہ حکیم شریف خان سے ہین مقامات کتب طب موافق زعم راقم کے جیسے انکی خدمت مین حل ہوتی ہین غالب یون ہے کہ اس جزو زمان مین اور کہین نہوتے ہون خدمت اساتذہ کرام مثل مولانا مخدومنا مولوی عبد العزیز دہلوی اور مولوی رفیع الدین اور مولوی عبد القادر صاحب ارفع اللہ درجاتہم سے سالہا سال استفادہ کیا اور انواع فیوض حاصل کیے ٭ شفای کامل انکی دست حق پرست مین ودیعت ہی راقم کو حضرت ممدوح کی خدمت مین نسبت شاگردی حاصل ہے

حکیم نصر اللہ خان

علوم متداولہ مثل منطق اور معانی و فلسفہ و ہیئت و ہندسہ کی حضرات ثلثہ یعنی مولوی عبد العزیز اور مولوی رفیع الدین

چار ہزار بیگہ اراضی موضع مونیا مین ستے آبادی و سکونت کے واسطے مرحمت ہوئی اوس سرزمین مین ایک قلعہ کی بنیاد ڈالی اور اوسکا نام جہانگیر کے نام پر شیخوپور رکھا کس واسطے کہ حضرت جہانگیر کا نام ایام شاہزادگی مین مرزا شیخو مشہور تھا * اور والد شیخ فرید کے نواب قطب الدین خان نبیرہ حضرت سلیم چشتی فتحپوری کے اول حضرت اکبر بادشاہ کے عہد مین صوبہ داری صوبہ بہار اور حضرت جہانگیر کے عہد مین منصب پنجہزاری ذات و سوار و خلعت خاصہ و شمشیر و اسپ خاصہ بازین مرصع اور اور عنایات شاہانہ سے سرفراز ہو کر دار الملک بنگالہ اور اوڈیسہ کی صوبہ داری سے کہ پچاس ہزار سوار کی جاگیر ہے مامور ہوئے * جب انکو سب اسلاف کا حال معلوم ہو چکا اب انکا حال سنا چاہیے کہ شیخوپور سے ہمراہ اپنے خالوی بزرگوار میر سید علی صاحب کے حکام عہد یعنی صاحبان انگریز بہادر کی خدمت مین عہدہ جلیلہ تحصیلداری پر مامور رہے اور آخر کو نواب گورنر بہادر کی خدمت مین عہدہ میر منشی سے سرافراز ہوئے پانچ برس کی عمر مین شاہجہان آباد مین وارد ہوئے جب سن تمیز کو پہونچے یہین کی سکونت اختیار کی * اور از بسکہ فن طب اشرف فنون اور اعلے علوم ہے اس فن کیطرف متوجہ ہو کر کتب درسیہ اس فن کی حکیم صادق علیخان ولد احکم الحکما حکیم شریف خان سے تحصیل کی اور مشق نسخہ نویسی اور معالجہ مرضا کی حاذق الملک حکیم احسن اللہ خان کی خدمت مین بہم پہونچائی چونکہ انکو حاذق الملک موصوف سے قرابت قریبہ بھی تھی انکی تعلیم مین کمال کوشش و سعی کو کار فرمایا یہانتک کہ یہ حضرت شہر شاہجہان آباد کے مشاہیر اطبا سے ہوئے اور حضور بادشاہ ظل اللہ سراج الدین بہادر شاہ سے خطاب عضد الدولہ حکیم غلام نجف خان بہادر پایا اور اب سرکار کمپنی بہادر سے عہدہ طبابت کے واسطے معالجہ مرضا کے مامور ہین * راقم اونکو بسبب کمال شفقت اور مخلص نوازی کے اپنے حقیقی برادر سے زیادہ تصور کرتا ہے اور اکثر اوقات بل جمیع حالات مین اپنی نسبت وہ الطاف و مرحمت مشاہدہ کی ہے کہ اگر اوسکو قلمبند کرون تو بادہ ایک کتاب کا بہم پہونچے * واقعی مروت جبلی اور لطف طبیعی ایک امر خداداد ہے جسکو دیا دیا اور جسکو عطا کیا گیا ہر کسی کے بانٹے نہین آیا اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ خیر تحریر سے خارج ہین * قدرت الہی ہے ایسا دست شفا نہین دیکھا کہ وہ امراض جنکو لا دوا اور لا علاج کہتے ہین اندک توجہ اور تھوڑسی التفات مین اسطرح سے زائل ہو گئے کہ پھر تمام عمر اوس بیماری کا نام و نشان باقی نہین رہا * مردم روزگار مردہ پسند ہین کہ ایسے طبیب حاذق اور حکیم دانا کے ہوتے بقراط اور سقراط کا نام لیتے ہین وہ بھی اگر اس زمانہ مین ہوتے تو اس حکیم با فرہنگ کے تجربات کو سرمایہ اپنے کمال کا ٹھہراتے اور انکے قوانین علاج کو اپنا دستور العمل مقرر کرتے اور نسخہ نویس انکے مطب کا طوبی نشان کر نسخے پر حرف رکھہ سکتا ہے انکے ہاتھ سے خاک کی چٹکی حکم اکسیر کا رکھتی ہے اور انکی زبان سے نفرین خاصیت نفس عیسی کی * ہر چند جی چاہتا ہے کہ انکے محامد و مناقب کو جہانتک زمانہ مساعد ہو بیان کیے جاؤن لیکن قلم شکستہ زبان کو

آپ کے بزرگ محمد شاہ کے وقت مین ہندوستان مین آئے اور پہلے یہ عہدہ خواجہ رفیع الدین صاحب کو ملا اونکے انتقال کے بعد خواجہ محمد مراد اونکے بھائی اس منصب پر سرفراز ہوئی اونکے انتقال کے بعد یہ بزرگ صاحب اس منصب کے ہوئی۔ غلام علی۔ تاریخ ولادت ہے اور یہ سجعہ مہر خاص علی امام من است وشم غلام علی + آخر کار سیندرہوین تاریخ ذیحجہ کی ۱۲۵۱ ہجری مین وفات ہوئی اور ترکمان دروازہ کے باہر حوض شمسی کے قریب مدفون ہوئے

خواجہ احمد علی نقیب الاولیاء

اونکے انتقال کے بعد اونکے بڑے بیٹے خواجہ احمد علی صاحب اس منصب پر سرفراز ہوئی اللہ اونکو سلامت رکھے

ذکر علمای کرام ذوی المجد والاحترام

حکیم احسن اللہ خان

حکمت آب کمالات اکتساب جامع نفائس علوم بانی مبانی فہوم حاکم محاکم حکم حکیم سجادم حکیم محمد احسن اللہ خان المخاطب بخطاب احترام الدولہ عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ۔ یہ سرگروہ ارباب کمال شیخ صدیقی اور ہراتی الاصل ہین۔ سلسلہ انکے نسب کا حضرت خواجہ زین الدین ہراتی رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہی کہ عرفای دہر اور کملای روزگار سے تھے اور طریقہ پیری مریدی کا انکے خاندان مین جاری تھا اور مردم روزگار انکی ذات فیض بہات سی استفادہ فیض باطنی اس کثرت سی کرتا تھا کہ لتزمان صحبت پر غوث اور قطب کا احتمال ہوتا تھا آخر الامر والی ہرات کی سوء مزاجی سی عزم غربت مصمم فرماکر کشمیر جنت نظیر مین تشریف لائے اور وہان قیام اختیار کیا اور وہین قضای ربانی کے تقاضا سی گلگشت حدائق کشمیر سی سیر ہو کر سیر گلستان جنان کے واسطے راہی عالم باقی ہوئے اون حضرت کا مزار برکت آثار چشمہ ڈل سی کنارہ پر واقع ہی اور بنام زمیندار شاہ موسوم ہی۔ وہان کے رہنے والے اونکی روح مطہر سی بسبب کمال اعتقاد کے امیدوار امداد باطنی اور اعانت معنوی کے رہتے ہین۔ جب یہ معلوم ہو گیا اب سننا چاہیے کہ حکیم صاحب موصوف کے اجداد ہمیشہ روزگار پیشہ رہے اور خاندان روزگار کی سرکار مین مناصب عمدہ سے سرافراز والد ماجد انکے حکیم محمد عزیز اللہ خان مرحوم کہ کمالات اونکے غیر تحریر اور حیطہ تقریر سے خارج ہین۔ اپنی ذات سی تحصیل علم طب کی طرف متوجہ ہوئے اور اس فن شریف کو احکم الحکما حاذق الملک حکیم محمد ذکا اللہ خان مرحوم ومغفور سی حاصل کیا اور اطبای نامی شہر شاہجہان آباد سی اس فن مین سبقت لیگئے۔ انھون نے فنون حکمت وہندسہ وہیئت خدمت فضلای عصر سی حاصل کر کے فن طبابت کو اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور ازبسکہ حافظہ بارہ لوح محفوظ تھا اور طبیعت خبرہ تقدیر نے چند مدت سی دارج کمال سی کوئی باقی نرکہ طی کیا ہو اور شفای مرضا داد الہی ہے جسکی زندگی سی سمانی اثر دہری

اون کلمات کی طرف توجہ کرتی ہین تو وہ باتین جو اہل ظاہر کی نزدیک لاطائل اور بی محل ہین بعینہ اون سبب کی مطالب اور حاجات کا جواب ہوتی ہین اور طرفہ یہ ہے کہ سوالات مختلف کا جواب اونھین باتون سی ہر ایک کو حاصل ہوجاتا ہے اکثر اوقات خوارق عادت آپ سے ظاہر ہوئی ہین

خانم صاحب

ایک عورت باخدا تھین باعتبار صفائی باطن کے ہزار مرد سے بہتر بلی مارون کے محلہ کے قریب شیر افگن خان کی حویلی مین رہتی تھین۔ ہرچند جذب مزاج پر غالب تھا لیکن نہ اسقدر کہ از خود رفتگی تک نوبت پہونچی۔ بیشتر لوگ خواص و عوام سی آپکی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی اپنی حاجات کے واسطے سوال کرتے اور بیشتر مشاہدہ ہوا کہ جس امر مین آپکی زبان سی کچھ نکلا بی کم و کاست وہی ہوا دو چار مہینے کا عرصہ ہوا کہ جہان فانی کو رخصت کیا

بائی جی

یہ ایک عورت تھین باکمال شہر شاہجہان آباد کے باہر قریب عیدگاہ قدیم کے ایک چھپر مین تمام عمر بسر کر دی معلوم نہین کہ اصلی نام کیا تھا لیکن لوگ بائی جی کے نام سے مشہور کرتے تھے اثناء کلام مین اکثر آیات قرآنی جاری ہوتی تھین خصوصا انا اعطیناک الکوثر دیکھا گیا کہ جب کوئی اپنے مطلب کے واسطے اونکے پاس گیا تو سترہ کوڑیان اوس مال مین سے جو اونکے پاس لیجاتا علیحدہ کر کر سترہ دفعہ زمین پر رکھکے زمین سی اوٹھاتین اور ہر دفعہ آیت انا اعطینا کی پڑھتی جاتین اور بعد جو کچھ دلمین آتا سائل کو کہدیتین لیکن قدرت الہی کو تماشا کرنا چاہیے کہ جو اوسوقت اونکی زبان سی نکلتا بعینہ وہی امر بی کم و کاست وقوع مین آتا قریب ایک سال کی ہوا کہ جہان فانی سی رحلت کی

حاجی غلام علی نقیب الاولیا

بادشاہی عہد مین نقیب الاولیائی کا بہت معزز عہدہ تھا اور خبر گیری تمام فقیرون اور گوشہ نشینون کی اور تقرر وظیفہ اون لوگون کا اوس سی متعلق تھا اگرچہ اس زمانہ مین وہ بات نہین رہی مگر نام چلا جاتا ہے۔ غرضکہ خواجہ غلام علی اس زمانہ مین اوس عہدہ پر تھے اور نہایت صاحب کمال آدمی تھے اور درواقع مین نقیب الاولیائی کے لایق تھے۔ نسبت باطن کے بہت درست عشق رسول مقبول مین جو رکھتے تھے نماز و وظیفہ مین بہت مقید فیض صحبت درویشون نے ایسی تاثیر کی تھی کہ ایسا مذاق اونکو حاصل ہوا تھا کہ کاہیکو ہوتا ہے۔ اوسی شوق مین زیارت حرمین شریفین کی۔ اور ہمیشہ روضہ منورہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد مین رویا کرتے۔ آپ حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار کی اولاد مین سے تھے جنکی تعریف مین مولانا جامی فرماتے ہین شعر چہ فقر اندر لباس شاہی آمد + بتدبیر عبیداللہی آمد

اور اکثر اہل حاجت اپنی روائی حاجات کے واسطے وہین آپکی خدمت مین پہونچتے اور منتظر دعای خیر رہتے مولوی صاحب مرحوم بھی طالبان با اخلاص کے سامنے اکثر آپکی تعریف بیان فرماتے تھے کہ مولوی صاحب بیمار ہوئے اور صاحب فراش ہوئے جب کہ نوبت نفس والپسین کی پہونچی یہ بزرگ اپنا بستر کندھے پر دہرا کر کسی طرف کو روانہ ہوئے اور چونکہ یہ امر خلاف عادت تھا لوگ اس حرکت سے بہت متعجب ہوئے جب آپکے قریب گئے تو کلمات تاسف آپکی زبان پر جاری تھے اور یہ کہتے تھے کہ اب قدردان ہمارا دنیا سے چلا گیا ہم یہان رہکر کیا کرینگے اور اسطرح سے چلے گئے کہ کسی نے نجانا کہ کس طرف راہی ہوئے بعد کتنی دیر کے حضرت مولانا جہان گذران سے ملک بقا کی طرف راہی ہوئے چونکہ وہ بزرگ کبھی مسجد کے اندر نہین جاتے تھے اور باہر سر راہ بیٹھے رہتے تو مولانا کے انتقال پر آگاہ ہو جانا صرف آپکی کشف سے علاقہ رکھتا ہے بعد چند روز کے یکا یک پیدا ہو گئے اور مسجد جامع کے ایک حجرہ مین سکونت اختیار کی کرامتین آپکی اکثر مشاہدہ اور معاینہ ہوئین باوجود غلبہ جذب کے نماز کی طرف بھی اکثر مصروف رہتے لیکن پابند اوقات معینہ کے نہ تھے اور اکثر ایک گوشہ مین بیٹھے ہوئے قرآن مجید بخط نسخ لکھا کرتے اور کسی سے بات نکرتے نفس والپسین تک یہی ایک حالت آپ سے مشاہدہ ہوئی اکثر روساے ذی مقدور آپکی خبر گیری سے غافل نرہتے تھے خصوصاً بخشی بھوانی شنکر کہ ایک امراے شاہجہان آباد سے تھا شب و روز خدمت گذاری مین مصروف رہتا تھا آپکی خوراک دونون وقت دہی اور پیڑے تھے اور تعجب یہ ہے کہ کبھی یہ خوراک آپکو مضرت نہ پہونچاتی تھی اور کبھی بیمار نہ پڑتے تھے باوجودیکہ عمر قریب ستر برس کے تھی لیکن رنگ ایسا سرخ و سفید تھا کہ جیسا عالم جوانی مین ہوتا ہے۔ تمام عمر مین ایکہی دفعہ بیمار ہوئے جو مرض الموت ثابت ہوئی ہے کہ سرزمین فانی سے عالم باقی کی طرف راہی ہوئے

سید احمد دیوانہ

آپکے احوال سے کچھہ واقفیت نہین ہمیشہ از خود رفتگی اور جنون زدگی مین رہتے مگر اسپر بھی اکثر مردم اپنی روای حاجات کے واسطے آپکے پاس آتے اور بہت سے لوگون کو منفعت کلی آپ کی کچھہ فرمادینے سے ہوئی۔ شب و روز دلی قبر کی نواح مین رہتے جس دکان کو خالی دیکہتے اوسمین شب کو بسر کرتے۔ باوجود از خود رفتگی کے کسی نے برہنہ آپکو نہین پایا جہان فانی کو چھوڑے ہوئے ایک عرصہ ہوا

دین علی شاہ

شب و روز جذب کی حالت مین رہتے ہین پہلے زمانہ مین موتیا کہان کی طرف سیر کرتے اور وہین کسی گوشہ مین پڑے رہتے اب چند مدت سے قدم شریف کی نواح مین ایک گنبد مین سکونت اختیار کی ہے بسبب کمال از خود رفتگی کے برہنہ مطلق رہتے ہین اور ہجوم مردم کے وقت کلمات بے صرفہ زبان پر بہت جاری ہوتے ہین لیکن اہل حاجات جب

لباس کی کچھ قید نہ تھی کوئی چیتھڑا سر کو باندھا باندھا نہ باندھا اور اسیطرح اگر کچھہ ہوا تو اوسکا لنگوٹ کرلیا ورنہ اسکی بھی کچھہ پرواہ نہین غرضکہ عالم جذب مین رہتے اور صد ہا کرامات اور خرق عادات اوسی عالم مین اور اوسی حال مین اونسے ظاہر ہوتین - آپ سادات بہادر پور مضافات الور سے ہین اور اصلی نام آپکا سید عبد الرسول ہے وہان کے لوگ نہایت معتقد تھے اور روای حاجات انکے انفاس متبرکہ سے جانتے راجہ الور تیسر و سنگھ اپنی ریاست کا آپ ہی کی ذات فیض آیات سے سمجھتا تھا اور نہایت اعتقاد آپکی جناب مین رکھتا تھا سلسلہ آپکا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تک اسطرح پہونچتا ہے - کہ رسول شاہ دیکھنے والے نعمت اللہ شاہ کے اور وہ دیکھنے والے شاہ داود سہری کے اور وہ دیکھنے والے شیخ حبیب کے اور وہ دیکھنے والے شاہ اسمعیل کے اور وہ دیکھنے والے شاہ مرتضے اللہ کے اور وہ دیکھنے والے شاہ رزاق پاک کے اور وہ دیکھنے والے شاہ اللہ داد کے اور وہ شاہ پیرن بندگی کے اور وہ شاہ بھیکن گوشہ نشین کے اور وہ شاہ عیسی کے اور وہ شاہ حضرت اسحق کے اور وہ شاہ داود دطالی کے اور وہ شاہ راجو قتال کے اور وہ مخدوم جہانیان جہان گشت کے اور وہ حضرت سید جلال بخاری کے اور وہ حضرت سید احمد کبیر کے اور وہ سید شاہ جلال بزرگ کے اور وہ سید مخدوم شاہ بہاؤ الدین کے اور وہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپکو ابتدا سے ایک جذب تھا بارہ برس کی عمر مین شاہ نعمت اللہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ایکدم مین جذب الی اللہ حاصل ہوا اور جنگل اور پہاڑون مین نکل گئے اور دن رات اللہ کی یاد مین بسر کی اور بائیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۸ ہجری کو انتقال کیا - اور سواد الور مین اوس مقام مین جہان تکیہ رسول شاہ سے مشہور ہے اول اونکو دفن کیا پھر بسبب ایک سانحہ کے کہ اوسکا بیان اس مختصر مین نہین ہوسکتا آپ کے استخوان کو اوکھاڑ کر فیروز پور جھرکہ مین مدفون کیا انا للہ و انا الیہ راجعون ✤ ✤

	مولوی شاہ حسین صاحب	

آپکا اصلی نام مولوی مظفر حسین ہے اور وطن آپکا قصبہ میرٹھہ بڑے عالم زبردست اور امرای خاندانی ہین - نسب آپکا نواب خیر اندیش خان اور فرحت اندیش خان تک پہونچتا ہے ہمیشہ درس و تدریس مین مصروف رہتے اور مسجد مین بیٹھے رہتے کہ یکایک رسول شاہ صاحب کا ایک فقیر پہونچا اور آپ سے کہا کہ چلو رسول شاہ بلاتے ہین سنتے ہی آپ سب کچھہ چھوڑ چھاڑ ساتھہ ہوئے اور اپنے پیر کی خدمت مین حاضر ہو کر وہی عالم ہوگیا اور اوسیطرح عالم جذب مین بسر کی اور صد ہا کرامات اور خرق عادات اوسی عالم مین ظاہر ہوئین - آخر اٹھارھوین شعبان سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین انتقال کیا اور اپنے پیر کی طرح پہلے الور مین اور بعد اوسکے فیروز پور جھرکہ مین مدفون ہوئے کبھی کبھی آپ اوسی عالم مین اشعار بھی فرماتے تھے اور ایک مثنوی گیان سروپ مسمی بطریق تصوف اور ایک تصحیح ملک انکا یادگار ہے اور چند اشعار آپکے یہ ہین

کہ اگر جان و مال راہ الہی مین صرف ہو تو عین سعادت ہی بعد مدت کے ان بزرگون کو حضرت نے لکھا کہ اب ہمارے پاس چلے آؤ یہ تو جان نثار تھے بمجرد حکم کے مشتاقین و غلا کو نیمجان چھوڑ کر خدمت با برکت مین راہی ہوئے اور حضرت انکو ہمراہ لیکر کوہستان کو چلے گئے اور یہ ہنوز اس کی تماشے واقف نہین۔ جب پنجتار مین وارد ہوئے قوم افغان باآنکہ وحوش سے کم نہین حضرت کی ایسے معتقد ہوئے کہ آپکے ہاتھ پر بیعت امامت کی اور عہد کیا کہ اگر حضرت جہاد کرین تو ہم سرفروشی کو حاضر ہین آپنے سکھون کی قوم پر جہاد قایم کیا مردم ہندوستان اس خبر کے سننے سے اطراف و جوانب سے راہی ہوئے اور سوای قوم افاغنہ کے مردم ہندوستانی لاکھ آدمی کے قریب جمع ہوئے اور خطبہ آپکے نام کا پڑھا گیا دور دور نام ہوگیا خیدمنزل تک محتر جو طریقہ اسلام مین ایک نوع حرج کی ہو آپکے پاس آنے لگا۔ لہٰذا در بعض اور مکان سکھ کی عملداری سے نکلکر زیاد اسلام کے تصرف مین آگئے سکھون کے باوجود اس شوکت و شان ظاہری کے آپکا ایسا رعب دلین بیٹھ گیا کہ کچھ ملک دینے پر راضی ہوئے سچ ہے ع ہیبت حق است این از خلق نیست ٭ لیکن حضرت کو چونکہ ترویج اسلام منظور تھی قبول نہ کیا کئی سال تک یہی سلسلہ یونہین چلا گیا۔ اور مولانا مولوی عبد الحی علیہ الرحمۃ کو بیماری بدنی سے سفر آخرت اختیار کیا۔ بعد اوسکے چونکہ قوم افاغنہ بندۂ زر اور نہایت طامع ہین سکھون کے اغوا سے آپ سے منحرف ہوگئے اور مین معرکہ جنگ مین آپ سے دغا کی از بسکہ مشیت الٰہی مین دولت شہادت آپکے نصیب مین تھی قریب بالاکوٹ کے حضرت نے مع مولوی محمد اسمٰعیل اور اکثر مومنین صاف اعتقاد کی شہادت پائی انا للہ و انا الیہ راجعون حضرت کی شہادت کو چودہ برس کا عرصہ گذرتا ہے

رسول شاہیونکا بیان

اس سلسلہ کا بیان کسی کتاب مین مبسوط نہین اسواسطے مجکو مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا اس سلسلہ کا حال رسول شاہ صاحب سے لکھدون اگرچہ رسول شاہ صاحب جنکے نام سے یہ سلسلہ جاری ہے میری زمانہ کے بہت پہلے تھے اور بیٹے بجز شاہ فداحسین صاحب کے اوکسیکو نہین دیکھا تھا لیکن اول سے حال لکھنے مین بہت اچھی توضیح ہوجاویگی اور آیندہ کو یادگار رہے گی

رسول شاہ صاحب

آپکا سلسلہ نانوادہ سہروردیہ مین ہے اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ تک پہونچتا ہے۔ آپ پر جذب بہت غالب تھا اور ہمیشہ کوہستان الور مین سیر کرتے تھے دوسرے تیسرے دن اگر کوئی ٹکڑہ روٹی کا ہاتھ لگ گیا کھا لیا ورنہ کچھ پرواہ نہین اور جسطرح کہ اہل جذب کا دستور ہے اوسیطرح اپنے معبود کی عبادت مین مصروف تھے اور دنیا و مافیہا سے خبر نرکھتے کثرت جذب اسقدر تھی کہ تکالیف شرعیہ اونپر سے بکلی سب ساقط ہوگئی تھین ۔

ساری اولاد حضرت مرحوم و مغفور پر سبقت رکھتے تھے اپنے پدر بزرگوار کی حیات مین اونکی عین رضا سے مسند خلافت پر متمکن ہو کر مریدان اخلاص کیش کی ہدایت مین مصروف ہوئے - اتفاقات سے اپنے والد ماجد کی عین حیات ہی مین سفر آخرت کو اختیار کیا حضرت شاہ غلام سادات نے منصب خلافت جو اپنے فرزند ارجمند کو عطا کیا تھا اونکی وفات کے بعد اپنے پوتے سید شاہ صابر علی عرف صابر بخش علیہ الرحمۃ پر مسلم رکھا اور باوجود ہونے اور اولاد کے بسبب قابلیت مادہ کے انھین کو شرف بیعت سے مشرف فرما کر اپنی سجادہ نشینی کے وسیلہ سے ارشاد ہدایت کا امر ان کو تفویض کیا اور لنگر کا صرف اور انعقاد مجالس عرس اور خدمت مساکین اور خبرگیری صادر و وارد کی انکی ذات سے متعلق ہوئی - فی الحقیقت آپکی سخاوت سے حاتم طائی کا نام صفحۂ روزگار سے حک ہو گیا اور طاعت و عبادت کا حال ان بزرگ کا قلم و زبان کی مجال نہین کہ لکھ سکے - سنہ ۶۳ برس کی عمر مین سنہ ۱۲۶۰ ہجری مین چودھوین ربیع الاول کو چار گھڑی رات گئے راہی دار البقا ہو کر درمیان خانقاہ کے جو شہر شاہجہان آباد مین متصل دریا گنج واقع ہے اور آپ ہی نے واسطے ورود مساکین کے تعمیر کروائی تھی مدفون ہوئے - ان حضرت کے بعد فرزند و خلیفہ رشید آپ کے سید عبد اللہ سلمہ اللہ تعالی مسند خلافت پر متمکن ہو کر اوسیطرح خدمت فقرا مین مصروف ہین

جناب میر محمدی صاحب غفر اللہ لہ

آپکا سلسلہ جناب غفران مآب مولانا مولوی فخر الملۃ والدین قدس سرہ العزیز تک پہونچتا ہے مقبولان بارگاہ کبریائی الہی سے تھے قبول خاطر خاص و عام بھی یہانتک حاصل تھا کہ امرا و سلاطین آپکے دیدار فیض انوار کو نعمت کبرے اور آپکی خدمت مین حاضر رہنے کو ایک سعادت عظمے سمجھتے تھے از بسکہ جذب باطن کی تاثیر سے ساکنین تمام شہر کی خصوصاً متعلقین قلعہ مبارک کے علی الخصوص شاہزادگان جلیل القدر آپ سے بہت رجوع رکھتے تھے عوام کالانعام عمل تسخیر کا گمان کرتے - ہر چند اعمال بھی آپکے ایسے سریع الاثر تھے کہ آپکا نفس دم عیسیٰ تھا اور آپکے ہاتھ کی خاک کی چٹکی اکسیر کا حکم رکھتی - ایک مدت ہوئی کہ جہان فانی سے عالم باقی کو راہی ہو کر اپنے ہی دیوانخانہ مین جو متصل چتلی قبر کے ہے مدفون ہوئے چند شاہزادہ خصوصاً مرزا خجستہ بخت بہادر آپکی خلافت کا دم بھرتے ہین

جناب میران شاہ نانو علیہ الرحمۃ

اصل وطن آپکا تھانیسر ہے سلسلہ حضرت کا جناب برکت انتساب سرگروہ اہل اللہ شیخ جلال الدین تھانیسری علیہ الرحمۃ تک کئی اور واسطون سے پہونچتا ہے - بعد تحصیل کمال اور تحصیل فیوض باطنی کے شہر شاہجہان آباد مین وارد ہو کر حسیم مسجد فتح پوری مین ایک حجرہ واسطے سکونت کے اختیار کیا اور رفتہ رفتہ اونکی کرامت اور فیض باطن کا شہرہ ایسا بڑا کہ ایک وہ گروہ کو اعتقاد آپکی خدمت مین بہم پہونچا اکثرون کو آپکی فیض ہدایت سے فوائد کثیرہ حاصل ہوئے اسی برس کی

آپ نواسے ہین خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے جو بڑے نامی مشائخ تھے اور اونکا نام تمام عالم مین مشہور ہے ۔ ولادت آپکی
سنہ ۱۱۸۶ ہجری مین ہوئی اور ابتدا سے طالب خدا ہوئی صحبت بن ہی مین حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کی خدمت مین حاضر رہتے
اور توجہ لیتے بلکہ اوسی زمانہ مین خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ سے بیعت کی تھی ۔ جب کہ آپکا سن شریف دس برسکا ہوا خواجہ
میر درد علیہ الرحمۃ نے وفات پائی اور درد جدائی کا آپکے نصیب ہوا آپ ہمیشہ اپنے پیر کی جدائی مین دل شکستہ اور جان خستہ
رہا کرتے تھے سچ ہے مصرع یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو ✦ آپکو اکثر علوم مین خصوصا ریاضیات مین بہت خوب دخل تھا
علم موسیقی بہت خوب جانتے تھے اور تال اور لے سے ایسے واقف تھے کہ بڑے بڑے اوستاد اونکے سامنے کان پکڑتے تھے
اور ناک چڑھا کر نام لیتے تھے علم حساب کو اوس سے زیادہ جانتے تھے اور مسائل حساب مین وہ مہارت بہم پہونچائی تھی کہ مسائل لاینحل
آسانی حل فرماتے تھے ۔ چنانچہ تال اور حساب مین اونکی تصنیفات سے رسالہ موجود ہین ۔ یہ تو صفات ظاہری تھین اور کمالات باطنی
مین ان سب سے رتبہ بڑا تھا اور وہ مقام ہی اور تھا ۔ کمالات باطنی خواجہ میر اثر صاحب سے کہ خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے چھوٹے
بھائی تھے حاصل کیے جبکہ خواجہ میر اثر علیہ الرحمۃ کا انتقال ہوا خواجہ صاحب میر علیہ الرحمۃ خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے فرزند ارجمند
سجادہ نشین ہوئے ۔ جبکہ اونکا بھی انتقال ہوا تو آپکی ذات فیض آیات سے از سرنو جانشینی کو رونق تازہ حاصل ہوئی ہر مہینہ دوسری
اور چوبیسوین کو مجلس مین نوازی کی آپکے روبرو ہوا کرتی ہے ۔ آپکو صبر مین درجہ کمال حاصل تھا اور دنیا سے مطلق لگاؤ نہ تھا
اور آپ بڑے عالی خاندان ہین ۔ نسب خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کا نواب ظفر خان جہانگیری تک پہونچتا ہے اونکے پوتے خواجہ محمد ناصر صاحب
منصب داران بادشاہی مین سے تھے کہ یکایک خداطلبی کا شوق ہوا اور شیخ سعد اللہ المعروف بشاہ گلشن صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور مدت تک فیض حاصل کیا اور اس دنیاے دون کو چھوڑ چھاڑ کر بموجب ہدایت شاہ گلشن صاحب کے خواجہ محمد زبیر
صاحب سے بیعت کی اور بہت جہد اور مجاہدے کیے اور قطب وقت ہوئے کہ ابتک یہ سلسلہ سلسلۃ بسلسلۃ چلا آتا ہے ۔ والدہ ماجدہ
آپکے میر کلو صاحب اکبرآبادی سبب صحیح النسب سادات سے تھے اور نسبت دامادی کی خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ سے رکھتے تھے اور بیعت
بھی اونہین سے کی تھی ۔ اوصاف حمیدہ آپکی لاتعد ولاتحصی ہین میری طاقت اونکے بیان کی نہین ۔ آخر کو دوسری شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری کو آپنے وفات پائی اور داغ مفارقت مخلصان خاص کو دیا کبھی کبھی آپ شعر بھی کہا کرتے تھے اور رنج تخلص
کیا کرتے تھے چنانچہ یہ چند اشعار آپہی کی طبعزاد سے ہین

اشعار ہندی

ٹک دیکھ کر ادھر تو میرا دم الٹ گیا
کر چکنے قیامت بن دیدار ہو گا

قاصد ادھر ادھر پہ پرشم اولٹ گیا
گھر کی نکال جانب دشمن نہ نام ہے

یقین ہے کیا دیکھکر اوسکا قامت ✦
کر تم چڑھی جو بات کلی خاص و عام پر

احوال سے مزین کرنا اس کتاب کا مدنظر تھا کثرت عقیدت اور ارادت نے یہ چاہا کہ حضرت کے احوال کا الاتصال کو ساتھ ان تمام کے گویا اگرچہ

جناب مولانا قطب الدین علیہ الرحمتہ

حضرت موصوف کے فرزند ارجمند ہین اور حضرت کی وفات کے بعد مسند خلافت پر متمکن رہے۔ آپکی تعریف و توصیف لکھنے کی کچھ حاجت نہین یہی کافی ہے کہ ایسے چمن کے نونہال اور ایسے نونہال کے ثمر تھے شعر اصل و فرعی را که بنیادِ اصل گیا به اندلہ آفتاب و بر توش از ہمہ چند انتوان گرفت ۔ ۔ ستر ہوین ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲ ہجری مین عالم فانی سے ملک بقا کی طرف راہی ہوئے اور مزار مبارک خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمتہ کے جوار مین مدفون انا للہ وانا الیہ راجعون

جناب حاجی حضرت غلام نصیر الدین عرف کالے صاحب علیہ اللہ تعالی

آپ جناب حضرت مولانا قطب الدین صاحب کے فرزند ارجمند ہین۔ محامد آپکے حیز تحریر اور حیلہ تقریر سے باہر ہین اخلاق اس وسعت سے ہے کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا سکینی اس درجہ پر ہے کہ اوسکا اندازہ نہین کرسکتا۔ اوقات آپ کی بہت خوب اور حرکات آپکی نہایت محبوب ہر دم و لحظہ وظیفہ سے خالی نہین رہتے بات کرنی بھی آپکو گویا مشکل ہوتی ہے جب کوئی کچھ پوچھے اوسکا جواب لاچار دیا جاتا ہے اگرچہ اوسوقت ظاہر مین زبان مشغول ہو بار رہتی ہے لیکن دل اوسی طرح مشغول حق رہتا ہے۔ اس زمانہ مین ایسا نامی گرامی شیخ نہین ہے حضور والا اور تمام سلاطین اور جمیع امرا و علما آپکے نہایت معتقد ہین جس مجلس مین آپ تشریف لاتے ہین ہر شخص بے اختیار دوڑتا ہے اور قدمبوسی کرتا ہے اور اپنی سعادت ابدی سمجھتا ہے۔ تھوڑی مدت ہوئی کہ آپ پر شوق الہی غالب ہوا اور اپنے دادا صاحب کے فیض حاصل کرنے کو دل چاہا اگرچہ وہ فیض سینہ بسینہ اپنے جناب والد ماجد مرحوم سے پایا تھا لیکن یہ شوق ایسا ہے اور یہ نعمت وہ ہے کہ طالب اسکا بس نہین کرتا جتنا دیتے جاؤ اوتنا ہی اور مانگتا ہے آپنے سفر اختیار کیا اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور پاک پٹن مین تشریف لیگئے اور شاہ سلیمان کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ کہتے ہین کہ شاہ سلیمان صاحب اس بات کو نہایت غنیمت سمجھے اور انکے قدوم میمنت لزوم سے ہزار افخر کیے چند کروہ استقبال کو آئے اور باعزاز و اکرام لیگئے۔ چند مدت آپنے وہان تشریف رکھی اور جو کچھ فیض اور برکات اپنے دادا صاحب کی تھی اونکو بھی بدل کیا اور خصت ہوکر شاہجہان آباد مین تشریف لائی کہ اب یہین رونق افروز ہین۔ سن شریف آپکا پچاس سے تجاوز ہے۔ صحبت آپکی غنیمت ہے اللہ تعالی ایسے بزرگان حق پرست کو سلامت رکھے

خواجہ محمد نصیر رحمتہ اللہ علیہ

آپکے صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اوس سے سوا ہین جو لکھنے مین آوین اور اوس سے بہت ہین جو سنے جاوین۔

خلق کو فیض باطنی کی طرف ہدایت فرمائی اور ۱۱۴۲ ہجری مین عالم بقا کو راہی ہوئے۔ حضرت بابرکت جناب جنت مآب مولانا فخر الملۃ قدس سرہٗ نے اپنے پدر والا اقتدار کی خدمت مین علوم ظاہری اور باطنی کو تحصیل کر کے مرتبہ خلافت حاصل کیا اور بعد اوسکے چند سال نواب نظام الدولہ ناصر جنگ اور ہمت یار خان کی سرکار مین بسر کی اور وہان بھی اونکے انفاس متبرکہ کی برکت سے بہت گم گشتگان بادیہ ضلالت نے راہ ہدایت حاصل کی۔ از بسکہ قدیم الایام سے تعلق پر ترک غالب تھا وہان سے دل برداشتہ ہو کر اجمیر شریف کی طرف تشریف فرما ہوئے اور چندے مزار مبارک قدوہ واصلان بارگاہ ذوالجلال قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے وسیلہ سے وہانکا قیام اختیار کیا۔ اور بعد اوسکے سنہ احد جلوس احمد شاہی مین کہ مطابق ۱۱۶۱ ہ نبوی کے تھا شاہجہان آباد مین تشریف لائے اونکی ہدایت و ارشاد سے ایک خلق بہرہ مند اور سعادتیاب ہوئی اور یہ عجب کرامت حضرت کی ذات فائض البرکات سے ظاہر ہوئی کہ آپ کے خلفاے باصفا اطراف ہندوستان مین باعث نجات سرگشتگان روزگار اور ہادی گمراہان تبہ کار ہوئے۔ چنانچہ اس زمانہ مین نواح پاک پٹن مین حضرت شاہ سلیمان صاحب جنکا شہرہ قاف سے قاف تک پہونچا ہے آپ ہی کے خلفا مین سے ہین کہ اونکی برکت سے ہزارہا خلق کو ہدایت اور فیض باطن نصیب ہوا اور از بسکہ حضرت ممدوح مقبول خداے لایزال تھے خلق اللہ مین بھی ایسا قبول خاطر بہم پہونچایا کہ گروہا گروہ حصول نجات اور تحصیل ہدایت کے واسطے آپکی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ارشاد کو مانند حکم وحی کے راست اور درست جانتے تھے۔ جتنے امراے ذوالاقتدار اور سلطان عہد تھے آپکی بیعت سے مشرف ہو کر آپ ہی کی خاک در کو وسیلہ آبرو اور آپ ہی کے غبار آستانکو تاج عزت و اعتبار سمجھتے تھے۔ لیکن سبحان اللہ نشان مقبولیت یہ ہے کہ حضرت باوجود اس ہجوم ارباب دنیا کے ہر ادنے کے ساتھہ وہ خلق محمدی خرچ کرتے کہ اوسکا بیان خامہ راقم کی مجال نہین باوجود اس کمالات ظاہری اور باطنی کے کہ ادنے دنیا دارون کی نظر توجہ کے فیض سے ہزار درویش باکمال پر شرف رکھتا تھا۔ آپ سادہ وضعی کے ساتھہ رہتے اور لباس درویشانہ وجبہ اور عمامہ فقیرانہ کے چندان مقید نہوتے کیا خوب کہا شیخ شیراز علیہ الرحمۃ والغفران نے

حاجت بکلاہ ترکی داشتنت نیست + درویش صفت باش و کلاہ تتری دار + کتاب نظام العقاید اور رسالہ مرجیہ اور فخر الحسن حضرت کی تالیفات سے ہے اونکا دیکھنا آپکی مہارت علمی پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے۔ سن شریف تہتر تک پہونچا اور ۱۱۹۹ ہجری مین عالم بقا کو راہی ہوئے۔ خورشید دو جہانی۔ آپکی رحلت کی تاریخ ہے۔ مزار آپکا متصل روضہ چار دیواری مرقد مبارک حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نوّرہ اللہ بغفرانہ کے واقع ہے اور اسکا ذکر باب اول مین ہو چکا۔ ہر چند راقم نے مسلک یہ اختیار کیا تھا کہ جن بزرگون کی خدمت مین خود پہونچا یا اونکے جمال باکمال سے اپنی نگاہ کو منور کیا اونکا حال اس تذکرہ مین مندرج کرے اور ان حضرت کے زمانہ سے اس عہد تک بہت فاصلہ ہے لیکن چونکہ انکے خاندان کی

ہوتا تصنیفات سے ہے ایسے لوگ کاہے کو پیدا ہوتے ہیں تمام عمر فقیری میں صرف کی اور دنیا و مافیہا سے چیز نہ لی ہے — ہمیشہ
کہ السعید من سعد فی البطن امر ہے۔ چھٹپن سے آپکو فقیری کا شوق تھا سولہ برس کی عمر میں بیعت کی اور طرح طرح کے
زہد او مجاہدہ کئے اور اپنے پیر کی خدمت میں ہمیشہ سفر اور حضر میں حاضر رہے۔ آپکا نسب حضرت شیخ ابو یوسف ہمدانی سے
ملتا ہے۔ توکل علی اللہ اور عشق رسول اللہ ہر وقت آپ کے برتاؤ میں ہے۔ عالم جوانی میں حج بیت اللہ کعبہ ادا کیا اور زیارت روضہ
منورہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل کی اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو نصیب کرے آمین یا رب العالمین اب
سن شریف آپکا نوے برس کے قریب ہے آنکھوں سے معذور ہیں اور پاؤں سے اوٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہیں مگر ہر شغل
جاری ہے اور صوم و صلوٰۃ قایم سبحان اللہ کیا لوگ ہیں کہ کسی حالت میں اپنے معبود کی یاد سے غافل نہیں۔ غور کرو کہ
جس شخص نے اپنا لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا صرف اللہ کی یاد میں صرف کیا ہو اوسکو کیا علو درجہ حاصل ہوئی ہوگی
اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سلامت رکھے

فخر الملت والدین مولانا محمد فخر الدین علیہ الرحمۃ

سلالۂ عظام زبدۂ کرام سرگروہ مقبولان بارگاہ صمدیت پیشرو تیز قدمان سالک عرفان احدیت قدوۂ شارعان
شرع مبین مولانا محمد فخر الملۃ والدین ان حضرت بابرکت کی مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد ولاتحصی ہیں خامہ
خام رقم طاقت نہیں رکھتا کہ اوسکی شمار میں تکلیف مالایطاق کو اپنے اوپر گوارا کرے۔ خلاصہ احوال ہدایت مآل ان
سرگروہ اہل قال اور پیشوای ارباب حال کا یہ ہے کہ آپ کے والد بزرگوار مولانا نظام الحق والملۃ والدین ساکن موضع
تکراواں ہیں کہ مضافات لکھنؤ سے ہے۔ نسب آپکا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تک پہونچتا ہے۔ اور والدہ
ماجدہ آپکی زبدۂ اولاد حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز سے ہیں اگرچہ مولد جناب موصوف کا اورنگ آباد ہے
لیکن میمنت قدوم میمنت لزوم سے خاک دار الخلافت شاہجہان آباد حرسہا اللہ عن الفساد کی حضرت کی نقش قدمین
کنگرۂ عرش بریں پر ناز کرتی رہی۔ والد ماجد حضرت مرحوم مغفور کے اوایل حال میں اورنگ آباد سے دلی میں وارد
ہوئے اگرچہ اول میں فقط تحصیل علوم رسمی مد نظر تھی لیکن چونکہ خواستہ تقدیر اور مشیت کردگار قدیر یہ تھی کہ اونکا
خاندان ارشاد حقائق معارف کے ساتھ موصوف ہو حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی
قدس سرہ العزیز کی خدمت میں جنکا سلسلہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی تک پہونچتا ہے فائز ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوئے
ازبسکہ ذات فایض البرکات اونکی جامع کمالات صوری و معنوی تھی تحصیل علوم ظاہری اور باطنی کی انھیں کی خدمت
میں کرکر منصب خلافت سے سرافراز ہوئے اور آخر الامر سعادت کی اجازت پاکر اورنگ آباد کو تشریف لیگئے اور سالہا

یہ مراتب ان شخصون جو مین آپ کی ادنی سے ادنی صفت کی تعریف کر سکین صرف اتباع سنت کی لیے ہزار انعمت دنیا و دون پر لات ماری ہے اور گوشہ نشینی اختیار کی ہے ملاقات او مکالمات مین ہرگز پیروی سنت کی نہین چھوڑی اور ادنی سنت کے ترک سے کسی چیز کو برا نہین جانتے فنا فی السنت اور محو فی الشریعت اور شہسوار میدان طریقت اگر پوچھو تو آپ کی ذات فیض آیات ہے۔ پس جس شخص کا ادنی ادنی باتون مین یہ حال ہو تو یہ خیال کرو کہ بڑی بڑی باتون مین کیا درجہ اعتدال اور کیا رتبہ اتقا ہوگا۔ اللہم بارک فی عمرہ وارفع درجتہ فی الدارین آمین یا رب العالمین + +

شاہ محمد آفاق طاب ثراہ

آپ کی کمالات اور مجاہدہ اور زہد اور مکاشفہ تمام عالم مین مشہور ہین آپ بھی اس زمانہ کی بڑے ولی اللہ ہون مین سے تھے۔ نسبت باطنی اسقدر قوی تھی کہ بڑی بڑی صاحب نسبت اوسکو اوٹھانی کی طاقت نہین رکھتے تھے۔ مقامات فقیری بہت صاف تھے نسبت الی اللہ بہت درست تھی پیروی سنت رسول مقبول نہایت مد نظر رکھتے تھے سکینی اور شکستگی بدرجہ کمال حاصل تھی اپنی تئین بھی خشل اور نقش و نگار دیوار تصور فرمایا کرتی تھے۔ نسب آپکا بھی حضرت مجدد الف ثانی تک پہونچتا ہے اور آپ بھی حضرت مجدد کی اولاد مین ہین۔ حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سے کہ بڑے زبردست فقیر تھے سلسلہ مجددیہ مین آپنے بیعت کی تھی اور کمال مدارج حاصل کرکے اجازت پیری مریدی کی بھی حاصل کی تھی اور اپنے پیر کی انتقال کی بعد اونکی سجادہ نشین ہوئی اور ان اشعار سے آپکا سلسلہ بخوبی معلوم ہوگا اشعار

ادی آفاق و انفس شمل اصحاب نبی	آن ضیاء اللہ پیر نقشبند مشفقی	خواجہ معصوم دست احمد خواجہ باقی خواجگی	خواجہ درویش و محمد زاہد احرار و لی
خواجہ یعقوب علاء الدین کہ پیر کمال	خواجہ بابا و امیر کلال پیر علی رامیتنی	خواجہ محمود عارف خواجہ عبد الخالق است	خواجہ یوسف عبد شیخ فارمدی ابن ابو علی
	بو الحسن بو یزید و جعفر صادق علی	قاسم سلمان ابوبکر محمد رسول ہاشمی	

اور علاوہ اسکی آپکو سب سلسلون مین اجازت پیری اور مریدی کی حاصل تھی آخر کو یہی مضمون صادق آیا کہ مصرع
نفس تھا سو فنا ہو گیا + یعنی محرم ۱۲۵۱ ہجری کی ساتوین تاریخ کو بدھ کے دن نماز مغرب کی بعد آپ نی اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی انا للہ و انا الیہ راجعون جمعرات کی دن آپکو مغل پورہ مین دفن کیا۔ خواجہ علاء الدین احمد صاحب نے جو سب سے بڑے خواجہ علاء الدین احمد صاحب کے ہین یہ شعر تاریخ وفات مین نظم کیا شعر
از سر یاس گفت اہل جہان + شاہ آفاق رفت از دنیا

حاجی علاء الدین احمد سلمہ اللہ تعالے

آپ شاہ آفاق صاحب کی خلیفہ اور سجادہ نشین ہین اور حقیقت مین انکی پیر کی نشانی ہین اس زمانہ مین ایسے کوئی کم

آپکی اوس سے بہت ہین جو کہی جاوین - حافظ کلام اللہ ہین اور مطیع سنت رسول اللہ - اپنے پیرون کی طرح سلسلہ ارشاد و تلقین اور توجہ اور استغراق جاری ہی - اور حق پوچھو تو اب انہین کی ذات فیض آیات سے خانقاہ کو رونق ہے - علم حدیث و فقہ و تفسیر بدرجہ کمال حاصل ہے - ونرات مشغلہ درس و تدریس جاری ہی مسایل دینی آپکی فیض سے حل ہوتی ہین اور فتوی شرع شریف آپ کی مہر سے سجل کیے جاتی ہین قدم بقدم اپنے بزرگون کی طریقہ پر چلتے ہین اور اپنے پیرون کا طریقہ برتتے ہین نسبت باطنی بہت مستحکم ہی سیکڑون آدمی آپکی فیض صحبت سے مقامات مشکلہ سے نکلتے ہین اور مدارج اعلی کو پہونچتے ہین - اللہ تعالی ایسے بزرگ کو سلامت رکھے جس سے خاندان مجددیہ قایم ہے آمین ثم آمین - ولادت آپکی سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین ہوئی ہے اور - مظہر یزدان - آپ کی ولادت کی تاریخ ہے - اگرچہ عمر شریف چھیالیس مرحلہ سنین طی فرمائی ہین لیکن مدارج کمال کی ہزار در ہزار طی ہوئی ہین - آپ نے بھی جناب حضرت شاہ غلام علی صاحب سے بیعت کی ہے اور اونہین سے خلافت پائی ہے لیکن اپنے جناب والد سے بہت سا فیض حاصل کیا ترقی در ترقی پائی اور انسے بھی خلافت حاصل کی - اب اونکی انتقال کی بعد آپہی سجادہ نشین ہین اور ارشاد و تلقین مین مصروف - اللهم متع المسلمين بطول حياته وضاعف مدارج المؤمنين بطول بقائه

جناب حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب سلمہ اللہ تعالے

آپ بھی جناب شاہ ابوسعید صاحب کی فرزند ارجمند ہین اور حقیقت مین فخر خاندان ہین آپکا طور ہی جدا ہے اور رنگ ڈھنگ ہی نرالا ہی - آپ بھی حافظ کلام اللہ ہین اور عالم احادیث رسول اللہ - ولادت آپکی چھبیسوین شعبان سنہ ۱۲۳۴ ہجری مین ہفتہ کے دن عشا کی وقت ہوئی ہے - خورد سال ہی مین جناب حضرت شاہ غلام علی صاحب آپکو توجہ دیا کرتے تھے - جب بڑے ہوئے اپنے والد ماجد سے بیعت کی اور طرح طرحکا فیض حاصل کیا بعد اونکی انتقال کے جناب مرزا شاہ غفور بیگ صاحب سے کہ بڑے خلفای حضرت شاہ غلام علی صاحب سے تھے اور قوت نسبت بدرجہ کمال رکھتے تھے ہزار در ہزار فیض حاصل کیے - اوقات آپکی ایسی خوب ہے کہ اگلے زمانہ کی اچھے اچھے دیندار لوگون کی بھی شاید ایسی ہوئی ہوگی - مسجد مین بیٹھے رہنا اور طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برتنا دنرات آپکا کام ہے خوشا حال اوس شخص کا کہ جو اپنے نبی کی طریقہ کو برتے اور دنیا و مافیہا سے خبر نہ رکھے - اسقدر اتباع سنت اختیار کیا ہے کہ اگر آپکو آسمان و زمین کے رہنے والے محی السنۃ وقامع البدعۃ کہکر پکارین تو بجا ہے - اونکی نزدیک سوای انحراف کے علم شریعت کی سخت سے سخت کوئی معصیت نہین - ارتکاب اوس امر خلاف سنت کا جسکو ہم کم بخت لوگ بال سے کم جانتے ہین اونکی نزدیک امر محال ہے اس تقوی اور ورع کو خیال کرو کہ صرف اس خیال سے کہ ہندوستان مین جو طریق بیع و شرا بعض بعض فواکہ وغیرہ کا جاری ہے وہ از روی شرع شریف کے درست نہین اون چیزون کو مزہ سے واقف نہین - جب کوئی ایسا کرے تو سمجھا

مولانا شاہ درگاہی صاحب علیہ الرحمۃ سے کہ بڑے اولیاے وقت سے تھے سلسلہ قادریہ مین بیعت کی تھی اور نسبت باطن بجزو حاصل کرکے پیری و مریدی کی اجازت لی تھی۔ لیکن اپنے خاندان کی نسبت نے زور کیا اور اسی طریقہ نقشبندیہ کی طرف کھینچا کہ آپنے دوبارہ حضرت شاہ غلام علی صاحب سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مین بیعت کی اور ازسرنو تمام مقامات کو حاصل کیا۔ آپ کی شکل و شمایل بہت نورانی تھی بے اختیار آپکی صحبت مین حاضر رہنے کو دل چاہتا۔ اور جب تک بیٹھے وسوسہ شیطانی ایک نہ آتا۔ اوقات آپکی بعینہ حضرت شاہ صاحب کی اوقات تھی۔ صرف خالصاً للہ مشق خط نسخ کلو خان صاحب سے کی اور کلام اللہ لکھکر وقف کیے۔ اگرچہ تعلقات ظاہری مثل زن و فرزند آپکے حضرت شاہ صاحب کی نسبت زاید تھے لیکن ویسی ہی بے تعلقی حاصل تھی باہمہ اور بے ہمہ سے بھی کچھ زیادہ قدم رکھا تھا۔ اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرجہ کمال تھا کوئی بات خلاف سنت نکرتے اور ہردم پیروی سنت ہی کا خیال رکھتے۔ اخلاق محمدی اس وسعت سے تھا کہ ہر شخص ملنے والا یہی جانتا تھا کہ جیسی عنایت اور شفقت آپکو میری حال پر ہے اس سے سوا دوسرے پر نہین۔ حقیقت مین تواضع کو بدرجہ کمال پہونچایا تھا اور سخاوت کو حد سے زیادہ اختیار کیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجکو ابو سعید سے فخر ہے مینے اگر فقیری کی تو کیا اکسیکا کچھ غم نہین رکھتا ابو سعید کو دیکھو کہ باوصف علائق دنیاوی کے کیا اپنے معبود کی عبادت مین مصروف ہے کہ گویا مطلق کچھ تعلق ہی نہین رکھتا۔ آپکی صحبت سے ہر شخص کو ایک فیض ملتا۔ اور اجماع خاطر اور توجہ الی اللہ حاصل ہوتا۔ واہ واہ طریقہ پیر کو خوب نباہا بلکہ اوس سے بھی ایک آدھ قدم آگے رکھا آپکی ذات سے بھی ہزارہا آدمیون کو فیض ہوا اور طرح طرح کا فیض ہر ایک کو آپ سے ملا۔ بعد انتقال شاہ صاحب کے آپ اونکی جگہ مسند ارشاد پر بیٹھے اور سالہاسال لوگون کو آپ کی فیض صحبت سے علو مراتب اور کمال مدارج حاصل ہوئی کہ اوسی اثنا مین محبت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت غلبہ کیا اور آپنے زیارت حرمین شریفین کا ارادہ کیا اللہ نے وہ ارادہ بھی پورا کیا اور حج اور زیارت مدینہ منورہ نصیب کی۔ بروقت مراجعت کے بمقام ٹونک آپکا انتقال ہوا۔ آپ کی لاشہ مبارک کو دلی مین لاکر خانقاہ مین حضرت شاہ صاحب کی پہلو مین دفن کیا۔ ولادت آپکی ۱۱۹۶ الہجری مین ہوئی ہے اور یہ مصرعہ تاریخ ولادت ہے مصرع حافظ دو عالم و ولی بادا۔ وفات آپکی ۱۲۵۰ ہجری مین عید کی دن ہفتہ کو ہوئی۔ اور نور اللہ مضجعہ۔ آپکی وفات کی تاریخ ہے اور یہ قطعہ بھی تاریخ وفات مین ہے قطعہ امام و مرشد ما شاہ بو سعید سعید + بعید فطر چو شد واصل جناب خدا + ولی شکستہ و مغموم گفت تاریخش + ستون محکم دین نبی فتادہ زپا

جناب حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالے

آپ شاہ ابو سعید صاحب کے بڑے بیٹے اور جانشین ہین۔ کمالات آپکے اوس سے سوا ہین جو بیان مین آوین اور صفات

اس مختصر مین اوسکی گنجایش نہین دیکھتا اور میرے نزدیک ایسے شخص کی کرامت کا بیان کرنا اوسکی رتبہ سے کم ہے کیونکہ فقیر کا رتبہ اوس سے آگے ہے۔ غرضکہ سالہاے سال تک آپکی ذات فیض آیات سے یہ عالم منور رہا۔ اور جو کہ ہر ایک کو اس دار الفنا سے دار البقا کو جانا ہے آپ نے بھی ہفتہ کے دن صفر کی بائیسوین ۱۲۴۰ہجری مین اس جہان سے انتقال کیا اور آپکی خانقاہ مین آپکی پیر کے پہلو مین دفن کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نور اللہ مضجعہ۔ آپکی انتقال کی تاریخ ہے۔ آپنے وصیت فرمائی تھی کہ جسطرح خواجہ بزرگ شاہ نقشبند علیہ الرحمہ کی جنازہ پر یہ شعر پڑھے گئے تھے اوسیطرح میرے جنازہ پر بھی پڑھے جاوین اور وہ شعر یہ ہین ؎ مفلسانیم آمدہ در کوے تو + شیئاً للہ از جمال روے تو + دست بکشا جانب زنبیل ما + آفرین بر دست و بر بازوے تو + اور آپنے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ دو شعر عربی اور فارسی بھی میرے جنازہ پر بالحان خوش پڑھنا شعر عربی وفدت الی الکریم بغیر زاد + من الحسنات والقلب السلیم + فان الزاد اقبح من قبیح + اذا کان الوفود الی الکریم + اشعار فارسی بر سر خاک من بیا نغمہ ز عشق بر سرا + کہ جذبات عشق تو نعرہ زخاک بر زنم + بعد ہزار سال اگر بر لحدم گذر کنی + منکہ شود غبار من روح شود ہمہ تنم + جسوقت کہ یہ اشعار پڑھے جاتی تھے ہزارہا آدمی حاضر تھے اور سب لوگ بہاے ہاے روتی تھے اور عجب لطف اور فیض اور کیفیت تھی۔ آپکی ملفوظات بھی بہت خوب ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ فرمایا کرتی تھے کہ فقیری مین چار چیزین چاہئین دو ٹوٹی دو ثابت ہاتھ پاؤن تو ٹوٹے اور دین یقین ثابت

جناب حضرت مولانا شاہ ابوسعید نور اللہ مضجعہ +

آپ حضرت شاہ غلام علی صاحب کی خلیفہ اعظم ہین اور آپکی انتقال کی بعد آپہی سجادہ نشین ہوئے تھے لیکن اس بات کو بھی خیال کرو کہ آپ حضرت مجدد کی اولاد مین ہین جو حضرت شاہ صاحب کی پیران پیر تھے اور واقع مین حضرت شاہ صاحب بھی آپکو ویسا ہی سمجھتے تھے اور نہایت تعظیم وتکریم فرماتی تھے۔ نسب آپکا حضرت مجدد تک اسطرح پہونچتا ہے کہ شاہ ابوسعید بیٹے حضرت صفی اللہ کی اور حضرت صفی اللہ بیٹے حضرت عزیز القدر کی اور حضرت عزیز القدر بیٹے حضرت محمد عیسی کی اور حضرت محمد عیسی بیٹے حضرت سیف الدین کے اور حضرت سیف الدین بیٹے حضرت خواجہ محمد معصوم کی اور حضرت خواجہ محمد معصوم بیٹے حضرت مجدد الف ثانی کی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اور حضرت مجدد شیخ فاروقی ہین یہ شرافت اور علو مرتبہ تو از روے نسب کے تھا اور علاوہ اسکے صفات ذاتی اور کمالات ظاہری اور باطنی ایسے تھے کہ جنکا کچھ حد وحساب نہین۔ حافظ کلام اللہ اور عاشق رسول اللہ علوم دینی آپ کو بہت مستحضر تھے اور دن رات اونہین کی درس مین گذرتی تھے علم قرأت مین یکتاے روزگار تھے کلام اللہ ایسی خوش آواز اور کمال قرأت سے پڑھتے کہ لوگ دور دور سے سننے آتی۔ پہلی پہل تو آپ سنے

اللہ تعالیٰ نے اونکو کیا مجمع علوم پیدا کیا تھا کہ ہر ایک علم ظاہری او رباطنی مین درجہ کمال بہ انتہا کمال حاصل تھا - بعد اس درس و تدریس کے آپ کچھہ تھوڑا سا کہانا کہ عبادت معبود کو کافی ہوتا دل فرما کر باتباع سنت نبوی قیلولہ استراحت مین آرام کرتے تھوڑی سی دیر بعد اول وقت ظہر نماز ظہر ادا فرما کر پھر درس و تدریس حدیث و تفسیر و فقہ اور کتب تصوف مین مشغول ہوتے اور بعد نماز عصر تا نماز مغرب حلقہ مریدین جمع ہوتا اور ہر ایک آپ کی توجہ سے علو مدارج حاصل کرتا - ہمیشہ تمام رات آپ شب بیداری فرماتے تھے شاید کہ گھڑی دو گھڑی بمقتضای بشریت غفلت آجاتی ہو سو وہ بہی جا نماز پر برسون آپنے چارپائی پر استراحت نہین فرمائی اگر نیند کا بہت غلبہ ہوا تو ضمین اللہ اللہ کرتے پڑ رہے - آپکی خانقاہ مین عجب عالم ہوتا تھا بوریہ کا فرش رہتا تھا اور اسی کے سرے پر ایک مصلے کبہی بوریہ کا کبہی اور کسی چیز کا پڑا رہتا تھا اور وہین ایک تکیہ چمڑے کا رکہا رہتا آپ دن رات اوسی مصلے پر بیٹہے رہتے اور عبادت معبود کیا کرتے اور سب طالبین گرداگرد آپکے حلقہ باندہے بیٹہے رہتے اور ہر ایک کو جدا جدا فیض حاصل ہوتا - اگر کبہی کچھہ فرش فروش کا ذکر آتا تو آپ ارشاد فرماتے کہ ننگے زیر ونگے بالا - نہ غم دزد و نہ غم کالا - گر کہ بوریا و پوستکی دلکی پر درد و دوستکی - اینقدر بس بود جمالی را - عاشق رند لاابالی را - حق یہ ہے کہ ایسا برشتہ جان شیخ دیکھنے مین نہین آیا - اور مین تو اس بات پر عاشق ہون کہ باوجود اتنی آزادی اور از خود رفتگی کے سر مو احکام شریعت سے تجاوز نہ تہا اور جو کام تہا وہ باتباع سنت تہا لقمہ شبہہ سے نہایت پرہیز کرتے اور مال مشتبہ ہرگز نہ لیتے جو شخص خلاف شرع اور سنت ہوتا اوس سے نہایت خفا ہوتے اور اپنے پاس اوسکا آنا گوارا نکرتے اور فرماتے قطعہ امردا با ارزقی پیرہن + بالکش برخاستان انگشت نیل + اکمن باپیلبانان دوستی + یا بنا کن خانۂ درخورد پیل + میرے تمام خاندان کو اور خصوصاً جناب والد ماجد کو آپ سے نہایت اعتقاد تہا اور میرے جناب والد ماجد اور میرے بڑے بہائی جناب احتشام الدولہ سید محمد خان بہادر مرحوم کو آپ ہی سے بیعت تہی - اور آپکی میرے خاندان پر اسقدر شفقت اور محبت تہی کہ میرے والد ماجد کو اپنے فرزند سے کم نہین سمجہتے تہے میرے والد ماجد بہی آپکی صحبت کی برکت سے آزادہ مزاج اور وارستہ طبع تہے کبہی کبہی بموجب اس مصرع کے کہ مشاہی تو بارا کرد گستاخ + کوئی بات گستاخانہ عرض کرتے یا کوئی حرکت آپکے خلاف مرضی سرزد ہوتی تو آپ بارہا ارشاد فرماتے کہ اگرچہ میں اپنے تئین غم زن و فرزند سے دور رکہا تہا لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی نہوئی کہ اس شخص کی محبت اپنے فرزندون سے سوا دیدی - جو چاہو سو کہو اور جو چاہو سو کرو - مین ہر روز آپکی خدمت مین حاضر ہوتا تہا اور آپ اپنی شفقت اور محبت سے مجہکو اپنے پاس مصلے پر بٹہا لیتے اور نہایت شفقت فرماتے لڑکپن مین کچھہ تمیز تو ہوتی نہین خصوصاً صغر سن مین جو چاہتا سو کرتا جو چاہتا سو کرتا اور حرکات بے تمیزانہ بہی سرزد ہوتین اور آپ اون سب کو گوارا فرماتے میں اپنے دادا کو تو نہین دیکہا آپ ہی اکو دادا حضرت کہا کرتا تہا - آپکے کمالات اور خرق عادات اوس سے زیادہ ہین کہ بیان مین آسکین اسواسطے

کیا آزادی تھی کہ مطلق دنیا کا لگاو نہ تھا ۔ اللہ اللہ کیا اطاعت سنت تھی کہ سر مو بھی فرق نہ تھا ۔ توکل اس درجہ پر تھا
کہ کبھی کسیطرح کا خیال دل مین نہ آتا امرا اور بادشاہ آرزو رکھتے تھے کہ ہم خانقاہ کی فقرا کے لیے کچھ وظیفہ مقرر کرین ہرگز آپ
منظور نفرماتے ۔ ایک دفعہ نواب امیر الدولہ امیر محمد خان والی ٹونک نے بہت التجا سے درخواست تقرر وظیفہ کی کی اوسکے
جواب مین آپنے صرف یہ شعر لکھہ بھیجا ؎ ما آبروی فقر و قناعت نمی بریم ٭ با امیر خان بگوی کہ روزی مقرر است ٭
آپکی ذات فیض آیات سے تمام جہان مین فیض پھیلا اور ملکون ملکون کے لوگون نے آن کی بیعت اختیار کی مینے حضرت کی خانقاہ
مین اپنی آنکھہ سے روم اور شام اور بغداد اور مصر اور چین اور حبش کی لوگون کو دیکھا ہے کہ حاضر ہو کر بیعت کی اور خدمت
خانقاہ کو سعادت ابدی سمجھے اور قریب قریب کی شہرون کا مثل ہندوستان اور پنجاب اور افغانستان کا تو کچھہ ذکر نہین
کہ ٹڈی دل کی طرح اوبلدتے تھے سچ ہے ؎ چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیار بعید ٭ روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ ٭
حضرت کی خانقاہ مین پانسو فقیر سے کم نہین رہتا تھا ۔ اور سب کا روٹی کپڑا آپکے ذمہ تھا اور باوجودیکہ کہین سے ایک حبہ
مقرر نہ تھا اللہ تعالی غیب الغیب سے سب کام چلاتا تھا اوسپر فیاضی اور سخاوت اسقدر تھی کہ کبھی سایل کو محروم نہین پھیرا
جو اوسنے مانگا دیدیا ۔ جو چیز عمدہ اور تحفہ آپکے پاس آتی اوسکو بیچ کر فقرا پر صرف کرتے اور جیسا گزی گاڑھا موٹا جھوٹا
تمام فقیرون کو میسر ہوتا ویسا ہی آپ بھی پہنتے اور جو کہانا سب کو میسر ہوتا وہی آپ کہاتے ۔ بھلا غور کرو کہ بشر کی طاقت ہے
کہ ایسی بات کر سکے اگر کوئی عرض کرتا کہ حضرت آپ اپنے لیے تو یہ کپڑا الگ بنوائیے اور یہ آرام کی چیز بنا لیجئے تو آپ یہ قطعہ پڑھا
کرتے قطعہ ؎ خاکنشینی است سلیمانیم ٭ ننگ بود افسر سلطانیم ٭ ہست بسی سال کہ می پوشمش ٭ کہنہ نشد جامہ
عریانیم ٭ اگر کبھی کچھہ اسباب اور سامان دنیا کا ذکر آتا تو ارشاد فرماتے ؎ حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب
جہان ٭ ہرچہ ما داریم زان ہم اکثری درکار نیست ٭ آپکی اوقات شریف نہایت منضبط تھی کلام اللہ آپکو
حفظ تھا اور تحقیق قرات بھی بہت خوب تھی ۔ نماز صبح بہت اول وقت ادا فرما کر دس سپارہ کلام اللہ کے
ختم فرماتے اور بعد اوسکے حلقہ مریدین جمع ہوتا اور تا نماز اشراق سلسلہ توجہ اور استغراق جاری رہتا بعد ادا کرنے
نماز اشراق کے تدریس حدیث اور تفسیر کی شروع ہوتی ۔ جو لوگ اوس جلسہ کے بیٹھنے والے ہین اونسے پوچھا چاہیے
کہ اوسمین کیا کیفیت ہوتی تھی اور پڑھنے پڑھانے سننے سنانے والون کا کیا حال ہوتا تھا جہان نام رسول خدا کا
آتا آپ بیتاب ہو جاتے اور اس بیتابی مین حاضرین پر عجب کیفیت طاری ہوتی تھی سبحان اللہ کیا شیخ تھے باقی باللہ اور
عاشق رسول اللہ ۔ علم حدیث اور تفسیر نہایت مستحضر تھا اگر باعتبار علوم نقلی خاتم المحدثین والمفسرین تعبیر کیا جاوے
تو بھی زیبا ہے ۔ اور اگر باعتبار علوم عقلی سرامد فلسفیان متقدمین اور متاخرین لکھا جاوے تو بھی بجا ہے ۔

کبھی کل کا غم نکیا ۔ دن رات اللہ اور اللہ کے رسول کے ذکر مین بسر کی اور دنیا و ما فیہا کی خبر نرکھی ۔ مین آپکے کس کس کمال کا ذکر کرون علم ایسا تھا کہ کاہیکو ہوتا ہی زہد اور مجاہدہ ایسا کہ بیان اوسکا نہین ہوسکتا تقوی اور ورع اس درجہ پر کہ سوا اوس سے ممکن نہین اور پھر اوسپر عجز ویسا ہی انکسار ویسا ہی اتباع سنت اوس درجہ پر کہ اچھے اچھے لوگ وہان قدم نرکھہ سکین آپکی صحبت سے اسقدر فیض حاصل ہوتا کہ بیٹھکر اوٹھنے کو جی نچاہتا ۔ وطن اصلی آپکا موضع بٹالہ ہے جو پنجاب کے ملک مین انبرسر کے پاس واقع ہے اور آپ سادات علوی سے ہین ۔ والد ماجد آپ کے بھی بڑے زاہد اور عابد تھے اور جنگلون مین جاکر ذکر جہر کیا کرتے تھے اور مہینون باس تیے پر قناعت فرماتے تھے ۔ آپکے پیدا ہونے سے پہلے ایکدفعہ آپ کے والد ماجد نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تمھارے ان عنقریب لڑکا پیدا ہونیوالا ہے اوسکو میرے ہمنام کرنا ۔ اور آپکی والدہ ماجدہ نے کسی بزرگ کو دیکھا کہ اونھون نے عبد القادر آپکا نام رکھا ۔ اور آپ کے عم بزرگوار نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشارت سراپا بشارت سے عبد اللہ آپکا نام رکھا اور اسی سبب سے آپکا اصلی نام عبد اللہ اور عرف غلام علی تھا ۔ سنہ ۱۱۵۸ ہجری مین آپ نے اس عالم مین قدم فیض توام رکھا اور اپنے جمال جہان آرا سے عالم کو منور کیا بعضے شعرا نے آپکی ولادت باسعادت کی تاریخین بھی منظوم کین اونمین سے ایک یہ بھی ہے ۔ چون نجم حرج ہدی حضرت غلام علی ✤ شدہ ظہور فگن درجہان جہان بشگفت ✤ سن ولادت شریفش چو جستم از دل ✤ سہ سپہر ہدایت شدہ طلوع گفت ✤ غرض کہ اپنے سولہ برس کی عمر تک تو اوسی نواح مین بسر کی سنہ ۱۱۷۴ ہجری مین آپ کے والد ماجد نے اس ارادہ سے دہلی مین بلوایا کہ اپنے پیر شاہ ناصر الدین قادری سے جنکا مزار تکیے عیدگاہ کے پیچھے ہے بیعت کروا دیجاوے ۔ آپ کے پہونچنے سے پہلے شاہ ناصر الدین صاحب نے انتقال کیا اور جو کہ اللہ تعالی کو اور ہی کچھہ پردہ غیب سے ظاہر کرنا تھا یہ بات نقاب خفا و حیز التوا مین رہی ۔ تب آپ کے والد ماجد نے اجازت و اختیار دیا کہ جس سے چاہو بیعت کرو ۔ سنہ ۱۱۸۰ ہجری مین بائیس برس کی عمر مین آپ نے جناب مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ سے بیعت کی اور یہ شعر پڑھا ۔ از برای سجدہ عشق آستانی یافتم ✤ سرزمینی بود منظور آسمانی یافتم ✤ بعد بیعت کے سالہا سال آپ نے پیر و مرشد اپنے کی خدمت مین اوقات بسر کی اور وہ زہد و مجاہدہ اور ریاضت کی کہ بیان نہین ہوسکتا ۔ دن بدن عروج کمال اور مشاہدہ جمال شاہد بیزوال اور مکاشفہ اور ترقیات فائقہ ہوئی یہانتک کہ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ اور صاحب ارشاد ہوئے اور تلقین و ارشاد سلسلہ و بروی اپنے پیر و مرشد کے جاری فرمایا اگرچہ آپ نے بیعت سلسلہ قادریہ مین کی تھی لیکن ذکر و اذکار و شغل و اشتغال طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ مین جاری کیا اور ہر طریقہ کی اجازت حاصل کی ۔ اور اپنے پیر و مرشد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے اور حقیقت مین میرے اعتقاد بموجب اپنے پیر پر بھی فوق لیگئے سبحان اللہ

بہت کم ۔ خصوصا قطب صاحب کی آب و ہوا بہت اچھی مشہور ہے اگرچہ اب وہ بھی اس سبب سے کہ بادشاہ وہان بہت جا کر رہتے ہین اور ازدحام خلقت کا ہو جاتا ہے اور کوڑا کرکٹ پھیلتا ہے جیسی پہلے تھی ویسی نہین رہی لیکن پھر بھی غنیمت ہے باوصف ان سب باتون کے یہان کی آب و ہوا اور شہرون سے ہزار ہزار درجہ بہتر ہے ۔ کوئی مرض مخصوص یہان کی آب و ہوا کا نہین ۔ خدا کے فضل سے سب لوگ اچھے اچھے گورے چٹے خوبصورت خوبصورت ہوتے ہین اور اپنی اپنی جوانی مین عجب عجب جوبن دکھاتے ہین نظم

ہر کہ درین ملک دمی آب خورد	گشت دل از آب خراسانش سرد	بسکہ خنک دید خراسان سپہر	گشتہ ہمہ سال ازو سرد مہر
ورچہ درین ملک ہوا ہست گرم	از خنکی ہای خراسان چہ شرم	مہر فلک گرم شد اندر رونا تش	گرم ازان گشت جہان را ہوا ش
گل ہمہ سالہ بچمن خوش نسیم	خاک ز گلہا شدہ پر زر و سیم	تری صد برگ بصد برگ تر	کوزہ ہر خاک بر آب دگر
خطہ سبز و ابحر او کشت	نسخہ گرفتہ ز سواد بہشت	میوہ ز ہندوز خراسان لبی	دانچہ نخوردہ بخراسان کسی

زبان کا بیان

یہان جو اب زبان مروج ہے اور جسمین سب لوگ بولتے چالتے ہین اوسکا نام اردو ہے اور تحقیق اسکی یون ہے کہ اردو فارسی لفظ ہے اور اسکے معنے بازار کے ہین اور اردو سے مراد اردو شاہجہان ہے ۔ اگرچہ دلی بہت قدیم شہر ہے اور ہندوون کے تمام راجہ پرجاؤن کا ہمیشہ سے دار السلطنت رہا ہے لیکن سب اپنی اپنی بھاکھا بولتے تھے ایک کی دوسرے سے زبان نہین ملتی تھی ۔ جب کہ ہندوستان مین مسلمانون کی عملداری ہوئی اور مسلمان لوگ ان شہرون مین آئے اور بھی مشکل پڑی اور اس نئی زبان کے لوگون کے آنے سے سودا سلف لینے دینے بیچنے بیچانے مین دقت پڑنے لگی ۔ اول اول تو مسلمانون کی عملداری مین اختلاف رہا کبھی کسیکی بادشاہت رہی اور کبھی کسیکی کبھی غوری آئے اور کبھی لودھی اور کبھی پٹھان اور کبھی مغل اس سبب سے زبان کا بدستور اختلاف چلا گیا اور کوئی شخص اسکی اصلاح کے پیچھے نہ پڑا ۔ جبکہ اکبر بادشاہ ہوا ایک گونہ سلطنت کو قیام ہوا اور سب لوگ اپنے ٹھکانے بیٹھے اور علم کا بھی چرچا ہوا ۔ لیکن اوس زمانہ مین فارسی زبان کی ایسی قدر تھی کہ لوگ اور کسی طرف متوجہ بھی نہین ہوتے تھے جب کہ شہاب الدین شاہجہان بادشاہ ہوا اور اوسنے انتظام سلطنت کا کیا اور سب ملکون کے وکلا کے حاضر رہنے کا حکم دیا اور دلی شہر کو نئے سرے سے آباد کیا اور قلعہ بنایا اور شاہجہان آباد اوسکا نام رکھا ۔ اوسوقت اس شہر مین تمام ملکون کے لوگون کا مجمع ہوا ہر ایک کی گفتار رفتار جدا جدا تھی ہر ایک کا رنگ ڈھنگ نرالا تھا ۔ جب آپسمین معاملہ کرتے لاچار ایک لفظ اپنی زبان کا دو لفظ اوسکی زبان کے تین لفظ

سلیم گڈہ

اس قلعہ کو اسلام شاہ بن شیر شاہ نے سنہ ۹۵۳ ہجری مین چار لاکھ روپیہ خرچ کر کے بنایا ہے چنانچہ یہ قلعہ دریا کے کنارہ لعل قلعہ کے سامنے موجود ہے۔ بلکہ گویا لعل قلعہ مین ملگیا ہی اس زمانہ مین بادشاہی لوگون نے اس قلعہ کا نام بدل دیا ہی اور سلیم گڈہ کی بدلہ نورگڈہ کہتے ہین

شاہجہان آباد

یہ سب عمارتین تو اگلے زمانہ کی بنی ہوئی تھین اور ایک کو ایک سی سوا رونق تھی۔ لیکن شاہجہان بادشاہ نے سنہ ۱۰۵۸ ہجری مین مطابق سنہ ۲۱ جلوس کے ایک نیا قلعہ بنایا اور ایک اور شہر آباد کیا کہ وہ ابتک موجود ہی اور حضور والا ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ اسی قلعہ مین تشریف رکھتے ہین اور اب بھی شہر آباد ہی اللہ اسکو آباد رکھے۔ چنانچہ ہمنے اسکا مفصل حال باب علحدہ مین لکھا ہی۔ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ✢ رفت و منزل بدیگری پرداخت ✢ اب یہان کی آب و ہوا کا حال سنو

آب و ہوا کا بیان

اگلے زمانہ کی آب و ہوا کی بہت تعریف سُنی جاتی ہے۔ لیکن اس زمانہ مین میرے نزدیک خاص شہر کی آب و ہوا اچھی نہین۔ شہر مین عموماً سب کنوئین کھاری ہین لیکن جو جو کوئین نہر کے کنارہ پر ہین اونکا پانی میٹھا ہی دریا کے پانی کی بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ جیسا دریا کا پانی ہوتا ہے ویسا ہی ہے بلکہ اس سبب سے کہ اب دریا مین پانی بہت کم رہگیا ہے اور جا بجا نہرون مین کٹ گیا ہے دریا کا پانی بھی اچھا نہین رہا۔ کو ونکا پانی گرمیون مین بہت سرد ہوتا ہے اور برف اور شورہ کی پانیکو بھی مات کرتا ہی اور ہلکا بھی ہوتا ہی لیکن جیسا چاہیے ویسا انضم نہین ۔ اور مین یہ بھی نہین کہتا کہ وہ پانی کچھ مضر ہی مگر اسمین کچھ شک نہین کہ تعریف کے قابل نہین ۔ ہوا یہان کی نہایت مرطوب ہوگئی ہی اور بہت آدمی بلکہ تمام شہر کے لوگ امراض ضعف معدہ اور نزلہ مین گرفتار رہتے ہین۔ باعث ان خرابیون کا سواے اسکے اور کچھ نہین معلوم ہوتا کہ آبادی شہر کی بہت کثرت سے ہے اور ہر حرفہ کے لوگ رہتے ہین اور اگلے زمانہ کی نسبت گلیان بازار بھی بہت تنگ ہوگئی ہین اور شہر کی صفائی بھی جیسی چاہیے ویسی نہین رہی۔ اس سبب سے آب و ہوا کے مزاج مین اختلاف ہوگیا ہی۔ گرمیون مین گرمی اگرچہ بہت شدت کی نہین ہوتی لیکن امراض وبائی اکثر شہر مین پھیلجاتی ہین شہر کے باہر کی آب و ہوا بہت اچھی ہے پانی بھی انضم اور ہوا بھی بہت خوشگوار ہی

موضع کیلوکھڑی موجود ہے اور دس پانچ جھونپڑے پڑے ہین اور حضرت امیر خسرو نے قران السعدین مین اسکی تعریف لکھی ہے وہ شعر یہ ہین

صفت قصر نو و شہر نو اندر لب آب + که بود عرصه رفرف دو رف این ایوان

قصر نگویم که بهشتی فراخ / روضهٔ طوبی در او در اشاخ
بام سفیدش بفلک سوده سر / کرده بخورشید سپیدی اثر

بامی چو مهتاب بباشش نهاد / گشت زده وران زبرین افق تار
رفت درون در او آفتاب / وقف زمین کرد رخ چرخ تاب

ره بسوی روزن او جست ماه / ریج نداده بسوئی خویش راه
رفت مبازان در و دیوار خس / گفت ندانم در و دیوار کس

بانگ گشاده در او سبد م / رفت بدر بند بدروازه هم
ادبارش دو جهان بسته او / قلونه در شده در بسته او

از شرف پایهٔ او نردبان / پایه بپایه شده بر آسمان
کالبد چرخ بجنبش کیست / خشت زمین کالبد پیش نیست

آئینه گشته زگچ صاف خشت / دید در و صورت خود را بهشت
هر که دران آئینه بیند جوان / پیر دران خشت نه بیند همان

هر چه که نقاش به یکسو کشید / عکس بدیوار دگر شد پدید
نیست در و حاجت نقش از صفا / بسکه شد از عکس یکسان رونما

نقش بلندش بهوا خامه راند / تخته سقفش لسبا تار خواند
دیده بدخواه ازان جای خوش / نیز بسی خورد و زهر نیز کس

قطره دران بام نیفشاد تیز / ابر گریزنده زباران گریز
شکل ستونش بمقام الیاد / قصر ارم را شده ذات العماد

گشت چو جاروب فنا کروب / گرد بجنبش همه کس سر بجوب
طرفه عروسی که شد آراسته / آئینه از آب روان ساخته +

همچو دو آئینه بمقابل ز تاب / آب در و عکس نما او در آب
چونکه گذر برد خیال عیان / قصر نمود از ته آب روان

عکس همش مثل بیارد دگر / گرچه که سر زیر کند پایه زبر
طاق بلندش بفلک گشت جفت / قابل او شد فلک اندر نهفت

کنگر طاقش نبر بان دراز / پیش فلک گفت سخنها ہمه راز
سنگ سپیدش که شده بر سپهر / آمده از مهر شده همچو مهر

یک طرفش آب دگر سوی باغ / باغی و آبی زده سویش بلاغ
آبی ازان باغ بر و مانده زرد / باغی ازان آب بجان گشته ...

شاخ بهر بار گهی کرده راه / جایگه یا شده بارگاه

کوشک لعل

بعد اسکے سلطان جلال الدین خلجی نے سنہ ۶۸۹ ہجری مین ایک محل بنایا اور کوشک لعل اوسکا نام رکھا ۔ اب اس محل کا بھی نشان نہین ملتا کہ کہان تھا اور کیا ہوا ۔ اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ یہ محل حضرت سلطان جی کی درگاہ کے پاس تھا ۔ اور ایک عمارت جو لعل محل کرکے مشہور ہے اوسکا نقشہ بھی کھینچا ہے منجملہ اوسی عمارت کی بیان کرتی ہین انشاء اللہ

کہ سمت چار سے اونمیں بنا ہے۔ اور بعضی کہتے ہیں کہ سمت چار سے پہلے بنا ہے۔ غرضکہ اس سے
پہلے کوئی نامی عمارت نہیں ہے

قلعہ راے پتھورا

بعد اسکے جب کہ تنوروں کی قوم سے حکومت جاتی رہی اور چوہانوں پاس پہونچی اور رای پتھورا جسکا اصلی نام
رای پرتھی راج ہے بادشاہ ہوا اوسوقت اوسنے سمت ۱۲۲۰ ایکہزار دوسو میں ایک قلعہ بنایا چنانچہ اس
قلعہ کا ابتک قطب صاحب کے پاس لاٹھ کے قریب نشان موجود ہے

قصر سفید

رای پتھورا ہی کے قلعہ میں سلطان قطب الدین ایبک نے ایک محل بنایا تھا اور اوسکا قصر سفید نام
رکھا تھا مگر اب اس قصر کا نام و نشان نہیں رہا۔ اور چونکہ سلطان قطب الدین ۶۰۲ ہجری میں بادشاہ ہوا ہے
اسواسطے کہا جا سکتا ہے کہ اوس سنہ کے بعد یہ قصر بھی بنا ہوگا

قصر ہزار ستون

اور اسی قلعہ میں یا اسی قلعہ کے پاس کہ اب اوسکا نشان نہیں ملتا سلطان ناصر الدین محمود غازی نے
ایک محل بنایا تھا اور اوسکا قصر ہزار ستون نام رکھا تھا۔ اگرچہ سال بنا اسکی بھی معلوم نہیں لیکن سلطان
ناصر الدین ۶۴۴ چھ سو چوالیس ہجری میں بادشاہ ہوا ہے اسی سال پر اوسکی بنا کو بھی خیال کر لینا چاہیے
لیکن وہ عمارت سلطان ناصر الدین کے سامنے پوری نہونے پائی کہ اوسکی عمر پوری ہوگئی اور
سلطان غیاث الدین بلبن نے اوس ادھوری عمارت کو پورا کیا

شہر غزنی

بعد اسکے جب سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا اوسنے سنہ ۶۶۶ چھ سو چھیاسٹھ ہجری میں ایک قلعہ
بنایا اور شہر غزنی اوسکا نام رکھا۔ اس قلعہ کا بھی نشان نہیں معلوم ہوتا۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ جہاں
حضرت نظام الدین کا مزار ہے وہاں تھا لیکن اوسکی آبادی کا موضع غیاث پور نام ہے

کیلو کھری

جب کہ سلطان معز الدین کیقباد بادشاہ ہوا اوسنے سنہ ۶۸۶ چھ سو چھیاسی ہجری میں ایک قلعہ بنایا اور کیلوکھری
اوسکا نام رکھا۔ اگرچہ اوس قلعہ کا اب نشان نہیں لیکن اوسی جگہ ہمایون کے مقبرہ کے پاس

اگر مین یہ ارادہ کرون کہ ابتدا سے دلی کا حال لکھون اور ہندون کی تاریخ کے موافق اسکا بیان کرون اسکو تو ایک دفتر چاہیے اور اس مختصر مین کہان گنجایش کہ وہ سب آسکے اسواسطے تھوڑا تھوڑا اسکا حال لکھدیتا ہون کہ دلی کو تیسری اقلیم مین گنتے ہین طول اسکا جزائر خالدات سے ایک سو تیرہ درجہ اور تینتیس دقیقہ اور عرض اسکا خط استوا سے اٹھائیس درجہ اور اونچاس دقیقہ ہے اور ساعات اوسکی ساعات ... ہین

اندرپرست

پہلا نام اس دلی کا اندرپرست ہے۔ اندر نام ہے اکاس کے راجہ کا جو ہندون کی مذہب مین ایک سفری راجہ ہے اور پرست کہتے ہین دونون ہاتھہ بھر کر دان کرنے کو ہندون کے اعتقاد مین یہ بات ہو کہ یہان راجہ اندر نے کسی اگلی زمانہ مین دونون ہاتھہ بھر کر سونے کا دان کیا تھا جب سے یہ جگہ اندرپرست مشہور ہو گئی۔ مگر کثرت استعمال سے پرست کا پت رکہیا اور لوگ اندرپت اندرپتا کہنے لگے چنانچہ ابتک پرانے قلعہ کے پاس موضع اندرپت موجود ہے لیکن اوسکی آبادی جہان پہلی تھی وہان سے ویران ہو گئی ہے اور وہان کی زمیندار اب پرانی قلعہ مین بستے ہین

دلی

اس بات مین بڑا اختلاف ہے کہ اندرپت کو دلی کب سے کہنے لگے۔ اور اسمین تین روایتین ہین ایک یہ کہ یہ لفظ ڈہلی ہے ہندی ڈال سے۔ اور ڈہلی ہندی مین نرم زمین کو کہتے ہین کہ جہان میخ نگڑ سکے یہان کی زمین بھی بہت نرم تھی اور میخ نگڑ سکتی تھی اسواسطے اسکو بھی ڈہلی کہنے لگے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ دہلو ایک زمیندار تھا اوسنے اپنے نام پر ایک گانون آباد کیا جب سے اسکو دہلی کہنے لگے تیسری روایت یہ ہے کہ راجہ دلیپ نے اپنے نام پر شہر آباد کیا جب سے دلی کہنے لگے اب لوگون کی زبان پر دلی بغیر ہے کے جاری ہے اور اگلی کتابون مین دہلی ہے سے لکہا ہے قول فیصل اسمین یہ ہے کہ راجہ دلیپ سے پہلے دہلی ہی ہے کے ساتہہ مشہور ہوگا اور پیچھے دلی بغیر ہے کے کہنے لگے ہونگے اس سبب سے دونون نام لکھنے بولنے مین آتے ہین

پرانا قلعہ

پہلے پہل دلی مین راجہ انیکپال تنور نے قلعہ بنایا ہے چنانچہ وہ قلعہ ابتک شاہجہان آباد سے دو ڈہائی کوس جنوب کیطرف موجود ہے۔ اس قلعہ کے سال بنا مین بھی تھوڑا سا اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ

باب چوتھا

دلی اور دلی کے لوگون کے بیان مین

صفت حضرت دہلی کہ سواد اعظم + ہست منشوری از حرسہا اللہ نشان

حضرت دہلی کنف عدل و داد — جنت عدنست کہ آباد باد
ہست چو ذات ارم اندر صفات — حرسہا اللہ عن الحادثات

دودش ازان کاو کہ پرکار شد — دایرۂ چرخ زبر کار شد
تاکہ بنا یافت نگنجید بیش — در ہمہ عالم ز بزرگی خویش

از دو حصارش دو جہان گشت نام — ز دو جہان کنفش صد سلام
حصن برونیش ز عالم برون — عالم برونش حصن اندرون

حصن درونیش تو گوئی مگر — چرخ بزیر است حصارش زبر
گفت حصار نوادر اسپہر — کای فلک نو کہن دار مہر

ہر دو مہ ازان تا نہ مینو سرشت — تلگہ بر در شد خشت خشت
چون فلک ثابتہ ثابت صفات — نی چو فلک ہای دگر بی ثبات

برج فلک نہ قالب آمد سیار — برج حصارش ہمہ ثابت شمار
درج بہ برجش درجات سپہر — گشت بگرد سر او ماہ و مہر

کنگرۂ او گشتہ زبان جملہ تن — واہ واہ سا در سخن +
چرخ ندارد در دیوار کس — تکیہ بدیوار درش کردہ بس

ملک ز دروازۂ او فتح باب — سیزدہ دروازۂ او فتحیاب
تامہ بلندش رہ بالا گرفت — تا انجمن شد رہ لیلا گرفت

گر شنود قصۂ این بوستان — کی شنود [illegible] ہندوستان
شہر نبی را لب او قسم — شہر خدا گشت ز مستیش اسم

در نقش از چرخ چہ دیدہ [illegible] — گفتم روست نگفتم خطا +
قبۂ اسلام شدہ در جہان — قبۂ او قبۂ ہفت آسمان

سالک [illegible] — ہر گوشہ گذشتہ ہمہ ارکان ملک
تنگہ تاجوران لبند + — گشت باقبال شہان بہرہ مند

گوشۂ ہر خانہ بہشتی [illegible] — گشت بہشت [illegible]
بر سر ہر کو بزرگان صفی + — در طرف ہر خانہ نہان رفرفی

مردم یگانہ [illegible] +
خانۂ یک مردم و صد مردمی

بعون صانع بیچون و مہربانی فضل خلاق ذوالمنن

کتاب جدا اقتضا انتساب مشتمل حالات تعمیرات و قاعدہ باشندگان شہر دہلی مسمی بہ

آثار الصنادید

تصنیف جواد الدولہ سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سابق منصف دار الخلافہ شاہجہان آباد

بمطبع نامی منشی نولکشور [illegible] مطبوع ہوا

بناء حسنات نواب معتمد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علیخان بہادر سہراب جنگ کہ یک لاکھ ہفتاد ہزار روپیہ برای تحقیق
علوم در مدرسہ ہذا واقع دہلی جامع مولد و موطن خویش بصاحبان کمپنی انگریز بہادر تفویض نمودند منقوش گردیدہ در سنہ ۲۹ع

کتبہ سید امیر رضوی

ہر چند اس مین مدرسہ حوض سے بہت کیفیت نہایت منفعت تھی لیکن انگریزون نے اس لحاظ سے کہ اسمین پانی بند رہتا ہے
اور اس سبب سے متعفن ہو کر ہوا کو فاسد کرتا ہے اور فساد ہوا موجب بیماری کا ہوتا ہے حوض کو بند کروادیا اور
اوسپر ایک چمن لگوا دیا تھا اور بیچ کے دروازہ کو دو چوکھٹین لگوا کر بشکل ایک کمرہ کے بنوا دیا اور اوسکو امتحان گاہ
طلبہ مقرر کیا اب دو تین برس سے کہ عرصہ سے مدرسہ فارسی و عربی اور جاے مقرر ہوا اور اس مکان کو دار الشفا
مرضا ٹھہرا دیا چنانچہ اکثر بیمار وہان رہتے ہین اور سرکار سے اونکے کھانے پینے اور دوا کی اعانت ہوتی ہے

مدرسہ غازی الدین خان
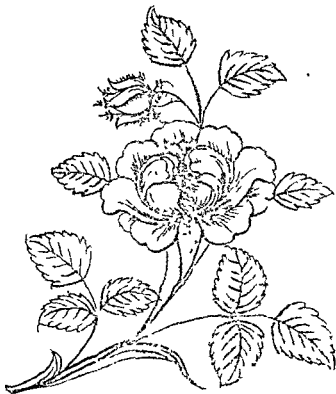
مدرسہ غازی الدین خان

اجمیری دروازہ کے باہر مدرسہ نواب غازی الدین خان نہایت نفیس و لطیف بنا ہوا ہے یہ مدرسہ سب سنگ سرخ سے تعمیر کیا ہوا ہے اسکے تین دروازے بہت کلان اور نہایت خوبصورت ہین مرتبہ اول ہی یہ ہین جب کوئی اون دروازون سے مدرسہ مین قدم رکھتا ہے اوس عمارت کی خوبی و خوبصورتی دروازون سے ہی نمایش ہوتی ہے اندر جاکر ایک صحن نہایت وسیع اور اوسکی جنوب و شمال کیطرف حجرے متعدد بہت وسیع اور نہایت مرتفع واسطے آرام طلبہ کے بنے ہوئے ہین اور ان حجرون کے شقف پر بھی حجرے متعدد ہین اور ان دونو جانبون کے وسط حقیقی مین ایک ایک ایکدرہ نہایت وسیع اور مرتفع ہے اور ان ایکدرون کی چھت پٹاؤ سنگ سرخ کا ہے اور یہ ایکدرے مابین حجرون کے اسطرح پر ہین کہ چند حجرے اوسکی ایک جانب مین اور چند حجرے باقی اوسکی دوسری جانب مین واقع ہوئے ہین اور جانب شرقی مین بھی جسطرف وہ تینون دروازے ہین دروازون کی دونو جانب چند حجرے ہین اونھین حجرون کیطرح کے اور غرب کیطرف ایک مسجد ہے بہت بڑی اور نہایت خوبصورت سنگ سرخ کی اور فرش مسجد کا بھی سنگ سرخ کا ہے اور مسجد کے دونو پہلو مین کچھ صحن چھوڑکر دو دالان بہت بڑے سنگ سرخ کے ہین جنوبی دالان کے پاس متصل مسجد کے ایک حجرہ جالیدار سنگ بانسی کا اور اوس حجرہ مین ایک حجرہ اور سنگ مرمر کا جالیدار وہ جالیان ایسی خوبصورت ہین اور اون مین ایسی نازک کاری ہے کہ بیان نہین ہوسکتا اس حجرہ مین تین قبرین ہین کہ تعویذ اوسکا سنگ مرمر کا اور سامنے حجرہ کے دالان در دالان بہت خوش وضع ہے اور صحن مدرسہ مین ایک حوض بہت وسیع اور عمیق تھا یہ مدرسہ احمد شاہ بادشاہ اور عالمگیر ثانی کے عہد مین تیار ہوا تھا غازی الدین خان جو ان سلاطین کے عہد ارکین سلطنت سے تھا اوسکو تیار کیا تھا ایک مدت ہوئی کہ انگریزون نے چاہا تھا کہ اسکو منہدم کردین بلکہ انہدام اوسکا شروع ہوگیا تھا از بسکہ بنا اسکی نہایت مستحکم ہے یہانتک کہ ایک گز بھر دیوار ٹوٹی کدالین ٹوٹ گئین چونکہ اسکے انہدام مین بھی بہت روپیہ کا صرف پڑتا تھا اور عمارت بھی بسبب خوبی کے یادگار سلف تھی اوسکا انہدام موقوف کرکے ایک خندق اوسکے گرد کھدواکر اوسکو شہر مین لے لیا اور سرکار انگریزی نے اسکو طالب علمون کی تعلیم کے واسطے پسند کیا چند مدرس عربی اور فارسی اور سائنس کی اسمین مقرر کردیے چند مدت کے بعد نواب فیض علیخان اعتماد الدولہ وزیر شاہ اودہ نے بھی مدرسہ کے خرچ کے واسطے ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ دیئے سرکار کیطرف سے ایک عبارت اسی مضمون کی ایک پتھر پر کندہ ہوکر تعمیر کے دروازہ پر اندر کیطرف لگوادیا عبارت یہ ہے

کتبہ

نہ بر لوح نقشی بماند ولیک	جزای عمل ماند و نام نیک

نقشہ نمبر ۱۷ متعلقہ صفحہ ۱۳۱ باب ۳

نقشہ مدرسہ نواب غازی الدین خان

واقع مین اور یہ کنوان بھی اتک موجود ہے نرا سنگ سرخ کا اور اسی سبب سے لال کنوان مشہور ہوگیا ہے

کھاری باولی

اس سے آگے بڑھکر کھاری باولی ہے اگرچہ وہ باولی اب آراستہ نہین رہی و کانون مین دب گئی ہے لیکن اوسکا پتہ اور نشان بلکہ باولی کی صورت بھی معلوم ہوتی ہے یہ باولی بہت قدیم اور شاہجہان آباد کی آبادی سے بہت پہلے کی ہے یعنی ۹۵۸ھ ہجری عہد شیر شاہ مین یہ باولی بننی شروع ہوئی اور ۹۵۲ھ مین تمام ہوئی چنانچہ اس باولی پر یہہ عبارت کندہ ہے بعضے لفظ جو ٹوٹ گئے ہین وہ بعینہ نقل کردیے ہین ٭

کتبہ دروازہ

یا اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ

کتبہ اندرونی پیشانی کی بھیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین رب بعونت تمام شد این باولی و چاہ در ماہ رمضان سنہ نہصد و پنجاہ و ہشت ہجری نبوی محمد مصطفی رسول در سلطنت حضرت الہ درمان عادل اسلام شاہ بن شیر شاہ بنا کردہ کار کردن ارحملہ پیشی خواجہ عماد الملک عرف عبد اللہ لاذر قریشی بیند کان کریا و را اسے امید وار عنایت و رحمت ک

کرم و بار ہستی ہے بابت ک

کتبہ دیوار شمالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم در عہد و زمان شاہ سلطان السلاطین والمظفر اسلام شاہ بن شیر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بنا کردہ این چاہ بتوفیق اللہ و بمدد رسول اللہ ملک عماد الملک عرف خواجہ عبد اللہ لاذر قریشی بلار الملک حسنہ در ماہ فی سنۃ اثنی و خمسین و تسعمائۃ

بازار اجمیری دروازہ

یہ بازار بھی بہت وسیع ہے اور بہت عمدہ مکانات اور چھوٹی چھوٹی مسجدین اسکے دو جانب کرنجا ہین اور اس دروازہ کے باہر مدرسہ غازی الدینخان کا ہے اسکا ہم اوسکا ذکر لکھتے ہین

سنگين نہايت عمدہ بنايا ہے اور اوسكے جواب مين ايك دالان ضلع شمالی مين ہے مگر اوسكے دو نو طرف دريے ہوتے ہين اور جانب دريائے شمالی ايك حوض تھا نہايت خوش قطع اور پاكيزہ اور اوسمين فوارہ بھی لگا ہوا تھا مگر اب وہ حوض بھی بگڑ گيا ہے اور فوارہ بھی بند ہو گيا ہے اس حوض كے متصل ايك حوض ہے كہ اوسمين نہر كا پانی آتا تھا اور اوسمين سے يہ فوارہ چھوٹتا تھا اور حوض بھرتا تھا اس مسجد كو فاطمہ فخر النسا بيگم زوجہ نواب شجاعت خان نے سنہ ۱۱۴۱ مين بنايا ہے جبكہ نواب شجاعت خان نے اس جہان سے رحلت كی اونكی بيوی نے اپنی عالی ہمتی سے يہ مسجد اپنے خاوند كے ليے بنائی ہے تاكہ حسنات اسكے نامہ اعمال نواب مرحوم مين لكھے جاوين اور تا ابد الآباد اسكا ثواب اوسكو پہنچے اور بيگم كا نام نيك يادگار رہے اس مسجد كے دروازہ پر سنگ مرمر مين فخر المساجد كھدا ہوا ہے اور مسجد كی پيشانی پر يہ اشعار كندہ ہين خان دين پرور شجاعت خان بجنت يافت جا ٭ بارضای حق تعالی از طفيل مرتضی ٭ ہمسر خاتون كنيز فاطمہ فخر جہان ٭ يادگارش ساخت اين مسجد بفضل مصطفی ٭ اب ہم اس مقام پر مسجد عالی كا نقشہ لكھتے ہين كہ اوسكی خوبی و خوشنمائی اس نقشہ سے پائی جاتی ہے

گرجا گھر

اس مسجد كے پاس يہ گرجا گھر ہے كہ اوسكی عمارت كی خوبی اور خوشنمائی بيان سے باہر ہے حقيقت مين ايسا ہے كہ ايسا خوب صورت گرجا گھر اور كہين ديكھنے مين نہين آيا اسكا كلس كہ بشكل صليب بنايا ہے بہت خوبصورت اور سنہری ہے اور اسكا گنبد اور اوسكی كمری بہت خوبصورتی سے بنائی ہين اندر كی زمين سنگ مرمر كا بہت انيس فرش ہے اس گرجا گھر كو كرنيل جيمس اسكنر صاحب بہادر نے كہ بڑے عالی ہمت اور نامور تھے اپنی ذات كا روپيہ خرچ كركر بنايا ہے اسكی تعمير سنہ ۱۸۲۶ عيسوی كو شروع ہوئی تھی اور دس برس كے عرصہ مين بنكر تيار ہوا ہے اور نوے ہزار روپيہ سوائے قيمت سنگ مرمر كے كہ وہ كرنيل صاحب كے پاس موجود تھا خرچ ہوئے ہين اسی گرجا گھر كے صحن مين جانب غرب قبر ہے وليم فريزر صاحب بہادر كی جو صاحب كمشنر تھے اس شہر كے اور بعضے كوتاہ انديشون نے اونكو بضرب قرابين ہلاك كيا تھا يہ صاحب ہندوستانی رئيسون كی بہت قدر كرتے تھے اور اسی سبب سے اونكے مارے جانے كا بہت ہندوستانيونكو نہايت افسوس اور رنج ہوا فريزر صاحب كی قبر بھی بہت تختہ سنگ مرمر كی منبت كاری ہوئی ہے اور اوسكے گرد آہنی كٹہرہ لگا ہوا ہے ہم خود اسكا نام بھی نقشہ لكھتے ہين كہ اسكی خوبی اور خوشنمائی اوس سے ظاہر ہے

حويلی نواب عبد الاحد خان

اسی قطع مين يہ حويلی بھی نواب عبد الاحد خان كی كہ نہر اور حوضون اور فوارہ اور باغ سے آراستہ تھی اب ... كے بعد

بعہد بادشاہ ہفت کشور ٭ سلیمان فر محمد شاہ داور ٭ بہ نذر شاہ بھیکہ آن قطب آفاق ٭ شد این مسجد بہ نیت جمال لایق
خدا بانیت ایک از رحیمان ٭ تیام روشن الدولہ ظفر خان ٭ بتاریخ سن ہجرت تا شمارست ٭ ہزار یکصد سی و چہار است
غرض کہ یہ مسجد بھی بہت خوب اور نہایت نامی ہے چنانچہ اب ہم اس مقام پر اوسکا نقشہ لکھتے ہیں وھو ھذا

چاندنی چوک

اسکے آگے چاندنی چوک ہے یعنی اس مقام کے آگے چار سو اسی گز کا لنبا بازار ہے اور اوس مقام پر ایک چوک ہے
مثمن سو سو گز سے متجاوز ہیں اور اوسکے بیچ میں بھی مثمن حوض ہے اس چوک کو چاندنی چوک کہتے ہیں خوبی اور خوشنمائی
اسکی بیان سے باہر ہے آدمی کی طاقت نہیں کہ بیان کر سکے تیسرے پہر کو اس چوک میں عالم طلسمات ہوتا ہے اکثر
جوانان جوان دل امرا اور شاہزادے سیر و تماشے کو آتے ہیں اور سیر کرتے پھرتے ہیں اس چوک کے گرد دکانیں
نہایت اسلوبی اور خوشنمائی کے ساتھ بنی ہوئی ہیں اور اونمیں ہر قسم کے سودے والے بیٹھتے ہیں تمام دنیا
کی چیزیں یہاں بہم پہونچ سکتی ہیں اور ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ خامہ و زبان کو اوسکی بیان کی طاقت نہیں ٭

بیگم کا باغ

اس چوک کے جانب شمال مکانات دلکشا اور دلچسپ بنے ہوئے تھے اور ایک باغ تھا نو سو ستر گز کا لنبا اور
دو سو چالیس گز کا چوڑا باغ میں عجیب عجیب بارہ دریان اور مکانات تھے اور نہر جاری تھی اور ہر جا حوض
و فوارے تھے اگرچہ اب وہ صورت نہیں رہی اکثر لوگوں نے اسمیں مکانات بنا لیے ہیں اور ایک بستی بس گئی
ہے لیکن اسپر بھی باغ موجود ہے اور نہر جاری ہے اور اگلے زمانہ کی کیفیت یاد دلاتی ہے اس چوک کے
جنوب کیطرف بھی اس عمارت کے جواب میں عمارت دلکشا بنی ہوئی تھی چنانچہ اب بھی اوسکا نمونہ باقی رہ گیا ہے
یہ باغ صاحب آباد کر کے موسوم تھا اور یہ سب عمارت اور باغ جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ کے حکم سے بنا
بنا تھا جسکے دیکھنے سے نقش عمارت شکستہ خیال میں پھر جاتا ہے ٭ از نقش و نگار در و دیوار شکستہ ٭ آثار پدید است صنادید عجم را

مسجد فتحپوری

یہ مسجد اس بازار کی انتہا پر واقع ہے بہت تحفہ اور نہایت نفیس اور ایسی نیک نیتی سے بنائی ہے کہ اب تک
اسمیں بہت کار خیر ہوتے ہیں اس مسجد میں صدہا لوگ حافظ قرآن مجید ہوئے الحمد للہ علی ذلک طول اس مسجد کا
مین تالشکر گز کا ہے اور عرض بائیس گز کا اور سر سے پاؤن تک سرخ سنگ کی بنی ہوئی ہے گنبد کے دونوں طرف
ایوان دالان میں تین تین در ہیں اور کہیں اور اب جا بجا تمام عمارت ٹوٹ گئی ہوئی ہے اور فرش بھی سنگ سرخ

شہر کے دو رستہ درخت لگے ہوئے ہین اور طرح طرح کی عجایب عجایب مکانات تیار ہین کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتے ہین خو
دروازہ سے نکلتے ہی تو شمرو کی بیگم کی کوٹھی ہے کہ اب ہم اوسکا حال پہلے لکھدیتے ہین

شمرو کی بیگم کی کوٹھی

یہہ ایک کوٹھی ہے نہایت دلکشا اور فرحت بخش بہت عمدہ کہ چشم فلک نے بہی دیکھی ہوگی اس کوٹھی کو کرسی دیکر بنایا ہے اور کرسی مین کمرے گودام کے اور شاگرد پیشہ کے لیئے بنائے ہین اور اوسپر یہہ کوٹھی ہے کہ ایک درجہ اوسکا بہشت ارم سے بہتر ہے علاوہ خوبی عمارت کے باغ کی آراستگی اور سرو کی درختون کی خوشنمائی اور نہر کے زور و شور سے بہنے سے اور ہی لطف وکیفیت ہوگئی ہے اس کوٹھی کو ابتدائے عملداری سرکار مین شمرو صاحب کی بیگم نے جاگیردار سردہنہ تھین بنایا تھا جو کہ باہر سے خود کوٹھیون کی کمتر ہوتی ہے اسواسطے ہمنے اس مقام پر صرف تحریر حال پر اکتفا کیا

کوتوالی چبوترہ

یہہ سیاست گاہ ایک چوک مین واقع ہے اور صورت اسکی یہہ ہے کہ یہی بازار جسکا ہم ذکر کرتے ہین جہان سے شروع ہوا ہے وہان سے چارسو اسی گز پر آن کر ایک چوک ہے اسّی گز کا اور اوسمین حوض ہے اور جانب جنوب کوتوالی چبوترہ ہے اور جانب شمال ترپولیہ تھا اور رستہ جاتا تھا کہ اب ترپولیہ تو ٹوٹ گیا ہے مگر رستہ بدستور جاتا ہے کہتے ہین کہ یہہ مقام ہمیشہ آفت خیز رہا ہے ایک زمانہ تھا کہ یہان دریا بہتا تھا اور اس مقام پر بہنور پڑتا تھا کہ ہزارہا کشتیان غرق ہوتی تھین اور ایک زمانہ تھا کہ یہان جنگل ہوگیا اور شیر لگنے لگا کہ کسی ذی روح کو زندہ نہین چہوڑتا تھا اب یہان کوتوالی چبوترہ ہے اور لوگ پکڑے جاتے اور عذاب بہگتے ہین اسی چبوترہ کی سنہری مسجد ہے

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے ٭ ہون بانہین آنکھہ قبلہ حاجات چاہیے

سنہری مسجد کوتوالی نمبر ۱۱

یہہ مسجد ہے نہایت دلچسپ و دلکشا اور ایسی سر بازار واقع ہوئی ہے کہ جسکا کچھہ بیان نہین اگرچہ یہہ مسجد چونا او
...تی کی ہے لیکن بہت خوشنما اور خوشقطع بنی ہوئی ہے برج اس مسجد کے سنہری ہین اس سبب سے سنہری مسجد
...لاتی ہے اسکے برج بہی مثل برج مسجد فیض بازار ٹوٹ گئے تھے لیکن ان دونون مسجدون کی برجونکو ملا کر اس مسجد کے
...جانچکر سر سے بنا دئیے ہین کہ اب بخوبی مرتب ہین اس مسجد کو بہی نواب روشن الدولہ ظفرخان نے ۱۱۳۴ ہجری مین
بنایا ہے چنانچہ اوسکی پیشانی پر یہہ اشعار کندہ ہین

دریبہ

یہہ ایک بازار ہے نہایت معروف اور نہایت مشہور اگرچہ اس بازار کی وسعت ماتند اور بازارون کے نہین ہے لیکن اسقدر آباد اور بارونق ہے کہ جسکا کچھہ حد حساب نہین اکثر مہاجنون اور ہنڈوی والونکی دوکانین یہین ہین اور بہت اقسام کے سودے والے یہان بیٹھتے ہین اور سودا بیچتے ہین

مسجد شرف الدولہ

اسی بازار مین سرراہ ایک مسجد ہی نہایت دلکشا اور بہت خوب اگرچہ وہ مسجد تو ساری چونہ اور اینٹ سے بنی ہوئی ہی لیکن اسکے برج و سنگین ہین اگرچہ اون برجون کی پتھر کو بھی سنگ مرمر ہی کہا چاہئے لیکن عجب طرحکا زردی لیا ہوا پتھر ہی کہ اوسکی سنہری کلسیوا اور اس پتھر کی رنگت مین شبہ پڑتا ہی اس مسجد کی پاس جو مدرسہ ہی اوسکو نواب شرف الدولہ محمد شاہی نے سنہ ۱۱۳۵ ہجری مین بنایا ہی اور اوسکی پیشانی پر سنگ مرمر کی لوح پر کتبہ تاریخ کندہ ہے

زر زبان شد خورشید سریر
شرف الدولہ بنا فرمودہ

ظل حق ماہ زمین شاہ زمان
مسجد و مدرسہ عالیشان
سال تاریخ بنا گفت خرد
۱۱۳۵

ناصرالدین کہ محمد شاہ است
این دو بیت الشرف علم و عمل
قبلہ حج ارادت کیشان

تیغ او کفر شکن در دوران
ہمچو سعدین فلک گردقران
۱۱۲۶

اب ہم اس مقام پر اس مسجد کا نقشہ مندرج کرتے ہین

خونی دروازہ

دریبہ کے سرے پر ایک دروازہ بنا ہوا ہے محراب دار خوشنما اوس دروازہ کا نام خونی دروازہ ہے اور اسکے آگے بڑا بازار جسمین چاندنی چوک وغیرہ سب بازار شامل ہین مگر اگلے زمانہ مین یہہ بازار لاہوری بازار یا اردو بازار کہلاتا تھا اب اوسکے متعدد نام ہوگئے اسواسطے ہم اگلے نام ہی اسکا حال لکھتے ہین

بازار جانب دارالسلطنت لاہور

یہہ ایک بازار ہے نہایت وسیع کہ عرصہ جہان کبھی اوسکے آگے تنگ معلوم ہوتا ہے اور بہت دلچسپ کہ خلد برین سے بھی بہتر معلوم ہوتا ہے ہر قسم کے سودے والے اسمین سودا بیچتے ہین اور طرح طرح کے دوکاندار دوکانین لگا بیٹھے ہین کیفیت اس بازار کی اوس سے زیادہ ہی جو کہنے مین آوے اور اوس سے بہت سے ہی جو دیکھی جاوے یہہ بازار قلعہ کے لاہوری دروازہ سے فتحپوری تک ہے اس بازار کے پہلے حصہ کو قوار دو بازار کہتے ہین اور اوس سے آگے جہان ترپولیا اور کوتوالی ہے وہ اوسی نام سے مشہور ہے اور اوسکے آگے چاندنی چوک کہلاتا ہے اور اوسکے آگے فتحپوری کا بازار کہلاتا ہی غرضکہ یہہ بازار ہی چالیس گز عرض ہی بیس ادہر اور بیس گز اودہر بیچ مین نہر جاتی تھی اور گرد

نقشہ دروازہ شمالی مسجد جامع

نقشہ نمبر ۹ متعلقہ صفحہ ۲۲ باب ۳

نقشہ نمبر ۸ متعلقہ صفحہ ۴۲ باب سوم

نقشہ لال ڈگی

سرمد کا ڈھیر واقع ہے چنانچہ اب ہم اس مقام پر اوسکا نقشہ لکھتے ہین

خاص بازار نمبر ۷

اسی دروازہ کی جانب یہ ایک بازار ہے بہت وسیع نہایت دلکشا اور سیدھا اس بازار مین سب طرح کے سودے والون کی دکانین ہین خصوصاً شکاری چیزنے والے بہت بیٹھتے ہین اور ہر طرح کی ترکاری بیچتے ہین اور یہین سے خانم کے بازار اور خان دوران خان کی حویلی کو رستہ جاتا ہے

سعد اللہ خان کا چوک

یہ چوک بھی بہت نفیس و لطیف تھا اور نہایت سیر و تماشے کا مکان تھا لیکن اب وہ رونق نہین ہے ایک نام چلا جاتا ہے

لال ڈگی نمبر ۸

خاص بازار کے آگے قلعہ کی فصیل کے نیچے جس مقام پر کہ اگلے زمانہ مین گلابی باغ تھا وہان سرکار دولتمدار انگریزی کی طرف سے ایک چشمہ فیض بنا ہے کہ چشمہ آفتاب و ماہتاب پر فوق لیگیا ہے اس حوض کو سرتاسر سنگ سرخ سے بنایا ہے اور چارون کونون پر چار برج کٹہرہ دار بہت خوشنما بنے ہوتے ہین اور دونو طرف عرض مین سیڑھیان بنی ہوئی ہین اور یہ چشمہ فیض بموجب حکم قضا شیم نواب عالیجناب فلک رکاب لارڈ الن برا بہادر کے بنا ہے اور پچاس ہزار روپیہ کے قریب اسپر خرچ ہوا ہے طول اسکا پانسو فٹ اور عرض ڈیڑھ سو فٹ کا ہے اگرچہ ایسے مکان کی لطافت اور نفاست بغیر دیکھنے کے بیان نہین ہوسکتی لیکن پھر بھی نقشہ کے دیکھنے سے کچھ پائی جاتی ہے اور نقشہ یہ ہے

دروازہ شمالی مسجد جامع نمبر ۹

یہ دروازہ مسجد جامع کا پایہ والون کے بازار کی طرف واقع ہے اور اسطرف انتالیس ۳۹ سیڑھیان ہین اگرچہ اسطرف بھی کبابی بیٹھتے ہین اور سب سودے والے دکانین لگاتے ہین لیکن بڑا تماشا اسطرف مداریون اور قصہ خوانون کا ہوتا ہے تیسرے پہر کو ایک قصہ خوان مونڈھا بچھائے ہوئے بیٹھتا ہے اور داستان امیر حمزہ کہتا ہے کہیں طرف قصہ حاتم طائی اور کہین داستان بوستان خیال ہوتی ہین اور ہزارہا آدمی اوسکے سننے کو جمع ہوتے ہین ایکطرف مداری تماشا کرتا ہے اور بھانمتی کا کھیل کرتا ہے اور بوڑھے کو جوان اور جوان کو بوڑھا بناتا ہے غرضکہ ان دروازون پر ہر روز ایک طلسم کا عالم رہتا ہے کہ اوسکی کیفیت دیکھنے والا ہی جانتا ہے شنیدہ کی بود مانند دیدہ سبحان اللہ کیا مسجد ہے اور کیا شہر اور کیا لوگ ہین اور کیا بازار اور کیا تماشے ہین اور کیا نفاست جو دیکھے وہی جانے اب ہم اس مقام پر اس دروازہ کا نقشہ لکھتے ہین اور اوسکی خوبی و خوشنمائی

ہین بہت خوشنما ہے کادر بہت بڑا ہے اور ادہر ادہر کے چھوٹے صحن کے بیچ مین ایک حوض ہے وار یا مانند
چشمہ آفتاب کے اور پر نور مثل ماہتاب کے اور اس مسجد کے پاس ایک کنوان تھا کہ اوس سے پانی اس حوض مین
آیا کرتا تھا مگر اب وہ کنوان بند ہو گیا ہے اس مسجد کو زینت النسا بیگم اورنگ زیب عالمگیر کی بیٹی نے بنایا ہے اور
اوسکا مدفن بھی اسی مسجد کے صحن مین شمال کیطرف ہے چنانچہ اسکی قبر کے پاس ایک چھوٹا برج تبرکات رکھنے کا بنا
ہے اور اوسکے نیچے دو حجرے ہین ایک حجرہ سنگ باسی کا ہے اور اوسکے اندر ایک حجرہ ہے سنگ مرمر کا کہ اوسمین فرش بھی
سنگ مرمر کا ہے اور تعویذ بھی سنگ مرمر کا ہے اور قبر کے سرہانے آیۂ کریمہ قل یا عبادی الذین کندہ کر کے یہ عبارت کندہ کی ہے

کتبہ

مونس ما در لحد فضل خدا تنہا بس است ✕ سایۂ از ابر رحمت قبر پوش ما بس است

امیدوار حسن خاتمہ فاطمہ زینت النسا بیگم بنت بادشاہ محی الدین محمد عالمگیر غازی انار اللہ برہانہ ۱۱۲۲ ہجری یہ
مسجد عہد اورنگ زیب عالمگیر مین بنی ہے اور یہ حجرہ عالمگیر کے بعد اب ہم اس مقام پر اس مسجد کا نقشہ لکھتے ہین کہ
کہ اوسمین مسجد اور حجرہ دونو کا نقشہ موجود ہے وہو ھذا

دروازہ شرقی مسجد جامع

یہ دروازہ اس مسجد عالی کا خاص بازار کیطرف واقع ہے اور اس دروازہ کی سیڑھیون پر گذری ہوتی ہے
یہ گذری بھی شاہجہان آباد مین گویا ہر روز کا میلہ ہے بزاز طرح طرح کے کپڑے الگنیون پر ڈالے لٹے ہین اور عجب
خوشنمائی سے اپنی اپنی دوکانین آراستہ کرتے ہین کہ اونکی رنگ آمیزی اور گلکاری سے در و دیوار باغ
بہشت اور روضۂ رضوان پر فوق لیجاتا ہے جوانان عشق سرشت طرح طرح کے جانور پنجرون مین لئے ہوئے سیر کرتے
پھرتے ہین اور اونکی اچھی اچھی آوازین سناتے ہین ایک طرف کبوتر والے کبوتر بیچتے ہین اور ایک طرف گھوڑے والے گھوڑے
لئے کھڑے ہین خریدار جوق جوق پھرتے ہین اور ایک ایک چیز نقد دل کے بدلے مول لیتے ہین یک چیز و صد مشتری [illegible] نقشہ ہوتا ہے

تعالی اللہ چہ شہر ہست این چہ بازار	نشستہ مہ جبینان در دکاکین	چو گل از زر ہمہ آسودہ حال اند
کہ از زیب صفا باغ است و گلزار	کہ این بازار را حسن است آئین	کہ ہم زردار و ہم صاحب جمال اند
ہمہ بارونق بود یکسر دکانش	ندارد آسمان یک مشتری بیش	بود صد مشتری در ہر دکانش
	نہ چندین روز و شب این رشک خویش	

اس دروازہ کی طرف تینتیس سیڑھیان ہین اور اسی طرف شاہ ہرے بھرے صاحب کی درگاہ اور سیڑھیان

نقشہ دروازہ شرقی مسجد جامع

نقشہ نمبر ۶ متعلقہ صفحہ ۲۰ باب ۳
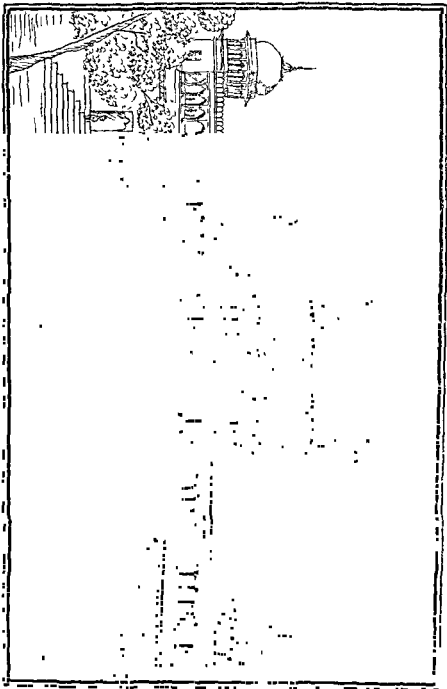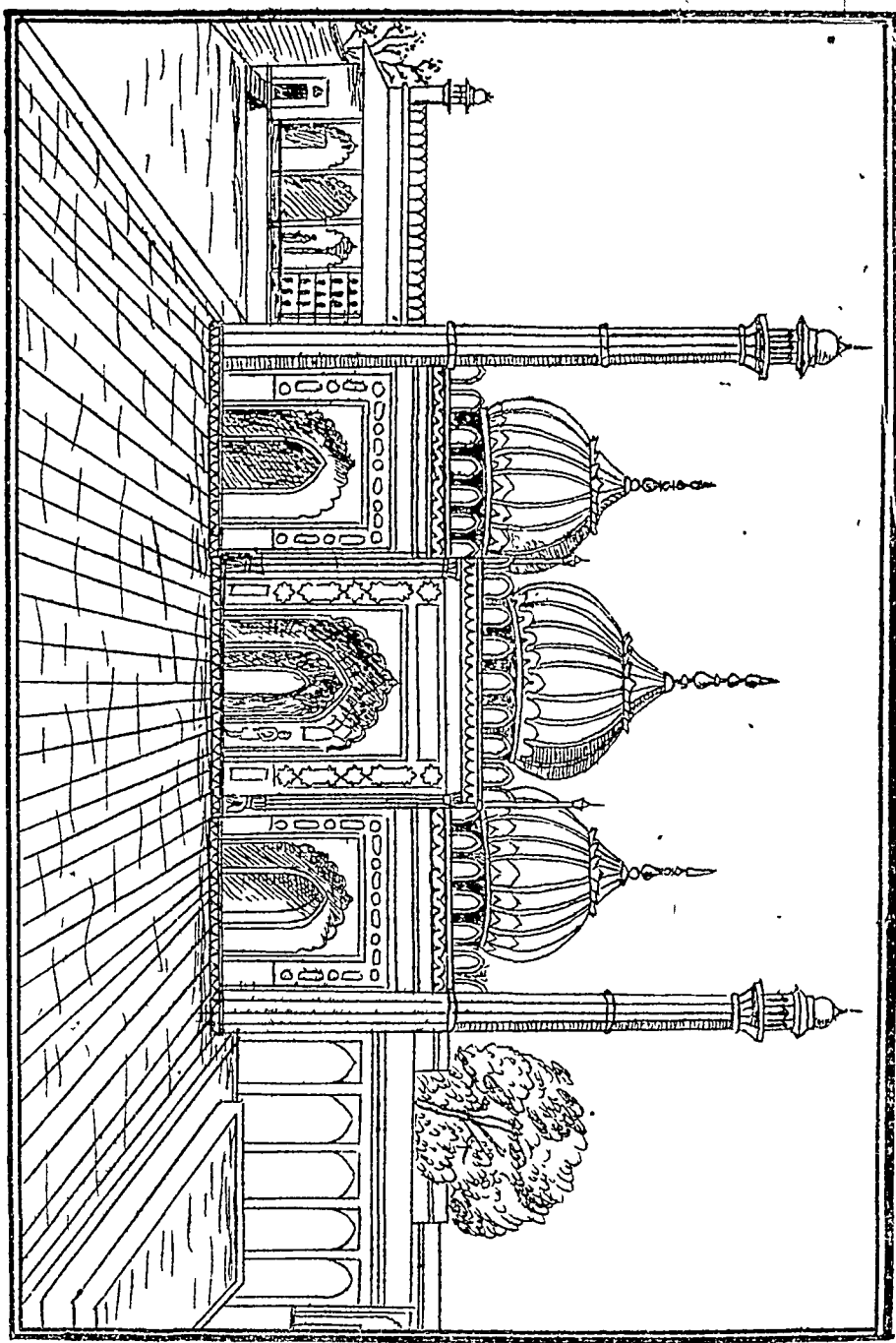
نقشہ سنہری مسجد

سنہری مسجد نمبر ۲

اس مسجد سے تھوڑی دور آگے قلعہ کے نیچے سنہری مسجد ہے لطافت اور نزاکت اوسکی بیان سے باہر خوبی اور خوشنمائی اوسکی حد سے زیادہ ہے قطع اوسکی بہت خوب اور وضع اوسکی نہایت مرغوب ہے سر سے پاؤن تک سنگ باسی کی بنی ہوئی ہے اور دو مینار بھی خوب صورت وہ بھی سنگ باسی کے ہین تین گنبد تھے سنہری یعنی کاٹ کے گنبد بنا کر اوسکے اوپر تانبے کے موٹے موٹے پترے چڑھائے تھے اور اون پترون پر سونے کے پترے ملمع کے چڑھائے تھے اور اسیطرح تمام برجیان اور کلسیان اس مسجد کی سنہری ہین اور اندر سے تمام در و دیوار اسکی سونے سے لپی ہوئی تھین چند روز ہوئے کہ لکڑی اوسکے برجونکا گل گیا تھا اور برج ٹیڑھے ہو گئے تھے اسکا نقشہ کھینچنے کے بعد بموجب حکم حضور والا کے وہ برج اوتار لیے گئے اس مسجد کے بائین طرف ایک کاٹھ کا دالان بنا ہوا ہے اور اوسمین تبرکات رکھے ہین اور ہر برس اونکی زیارت ہوتی ہے اور دائین طرف بہت خوبصورت حوض اور اوسمین فوارہ بھی لگا ہوا اوس حوض مین اوس کوئین سے جو اس مسجد کے متصل ہے پانی آتا تھا اب بسبب بے مرمت ہوجانے کے پانی نہین آتا اور فوارہ نہین چھوٹتا اس مسجد کے دروازہ پر اشعار کندہ ہین اشعار شکر حق در عہد احمد شاہ غازی بادشاہ ٭ خلق پرور دادگر شاہان عالم را پناہ ٭ مسجدی کردہ بنا نواب قدسی عز و جاہ ٭ باد دائم فیض عام آن ملائک سجدہ گاہ ٭ سعی نواب بہادر صاحب لطف و کرم ٭ ساخت تعمیرش چنین جاوید عالی دستگاہ ٭ چاہ و حوض و صاف صحنش آبروی زہد بست ٭ ہر کہ از آبش طہارت کرد شد پاک از گناہ ٭ سال تاریخش چو خرم یافت از الہام غیب ٭ مسجد بیت مقدس مطلع نور الہ ٭ اب ہم اس مقام پر اوسکا نقشہ لکھتے ہین دیکھنا

بگوا باڑی

اسی مسجد کے پاس بگوا باڑی ہے اور اوسمین بگوا بیگم کی قبر ہے اور خانہ باغ اب اوسمین بعض سلاطین رہتے ہین اور اسی کے پاس تھانہ گذر راج گھاٹ ہے

زینت المساجد

یہ مسجد بھی شاہجہان آباد مین بہت نامی ہے اور نہایت بلند اور دریا گنج مین دریا کے کنارہ پر واقع ہے اسکے مینار دور دور سے دکھائی دیتے ہین اور یہ مسجد کوسون سے معلوم ہوتی ہے اور مسجد کی فضا اور صنعت کاری اور چمن بندی کی بہار اور اودھر سبزہ زار کا دکھائی دینا اور دریا کا بہنا اور طرح طرح کی موجونکا اٹھنا عجب عالم دکھاتا ہے واقع مین نہایت بہشت کا نمونہ ہے اور لطف اس مسجد مین یہ ہے کہ کسی مسجد مین ایسا کام نہین ہے کہ سب پتھر کا ہو یہ تمام سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے اور تینون برج سنگ مرمر کے ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دھاریان بنائی ہین تاکہ چشم بد سے محفوظ رہے اور برجون پر نہایت خوشنما سنہری کلس ہین کہ اونکی دمک آفتاب کی چمک کو مات کرتی ہے مینار اسکے آسمان سے باتین کرتے ہین اور کاشتہ فلک سے بھی گذر گیا ہے اس مسجد کے ساتھ

اسکے مکانات اور حجرہ طالب علمون کے رہنے کے لیے بنے ہوے ہین ضلع غربی سے ملحق کرسی دیکر یہ مسجد بنائی ہے جسکی رفعت شان کے آگے گنبد اخضر پست ہے اور جسکی عظمت و جلال کے آگے ملاء اعلی گرد ہے اس مسجد فیض بنیاد کو اعز النسا بیگم بیوی شہاب الدین محمد شاہجہان نے سنہ ۱۰۶۰ ہجری مین مطابق سنہ ۲۴ جلوس کے بنائی ہے ان بیگم کا خطاب اکبرابادی محل تھا اس سبب سے یہ مسجد بھی اکبرابادی مسجد مشہور ہوگئی ہے اس مسجد کی تین برج ور سات در ہین مسجد کی عمارت تریسٹھ ۶۳ گز طول مین اور سترہ ۱۷ گز عرض مین نری سنگ سرخ کی اور اوسکا پیش طاق سنگ مرمر کا پرچین کار ہے اور اوسکے آگے ایک چبوترہ ہے تریسٹھ ۶۳ گز طول اور ستاون ۵۷ گز کے عرض سے ساڑھے تین گز کا اونچا اوسپر سنگ سرخ کا کٹہرہ لگا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک حوض ہے بارہ سے بارہ گز کا کہ چشمہ آفتاب وماہتاب پر شرف لیجاتا تھا اور نہر کا پانی اوسمین آتا تھا بیت دران صحن حوضی بصد آب و تاب مند ورخشندہ چون چشمہ آفتاب جب سے کہ یہ نہر خراب ہوگئی اس حوض مین بھی پانی نہین رہا اسکے گرد حجرہ بنے ہوے ہین ایک سو چون ۱۵۴ گز کے طول اور ایک سو چار ۱۰۴ گز کے عرض سے اور ہر حجرہ کے آگے ایک ایوان ہے اور اوسکے آگے سرتاسر چار گز کے عرض سے چبوترہ تھا اور اس مسجد کے دو مینار ہین بہت بلند منجملہ اونکے شمالی مینار بجلی کے صدمہ سے ٹوٹ گیا ہے اور ابتک ویساہی ٹوٹا پڑا ہے اور اوسکے دروازہ پر ایک کتبہ ہے خط نسخ مین چنانچہ ہم اوسکو اسمقام پر نقل کرتے ہین

کتبہ این مسجد فیض انتما و سرای راحت جا و حمام لطافت آما و چوک دلکشا که عبادتگاه حق پرستان روزگار و روح افزای مترددان اقطار و نزهت کده آسمانیان و دار النفع زمینیان است در عهد سعادت مهد بادشاه اسلام کهف انام سایه والا پایه پروردگار خلیفه برگزیده کردگار رحمت اعم فی الجلال مظهر ایزد دادار ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاهجهان بادشاه غازی پرستار خاص بادشاهی پرستنده با اخلاص ظل الهی منبع خیرات و مبرات مخزن سعادات و حسنات اعز النسا مشهوره باکبرابادی محل بفرمان معلی بنا کرد و بجهت ابقای خدای اقتنای ثواب اخروی و حاصل سرمدی و مجموعی با حقوق افتاد خله و خارجه وقف لازم شرعی نمود و مقرر ساخت که اگر مرمت این مکانها احتیاج افتد آنچه از حاصل این موقوف بعد الترمیم باقی ماند بخدمت مسجد و حمام و طالب علم رساند و الاتمام این بنای مسطوره بهند این منازل منیعه در عرض دو سال بصرف صد و پنجاه هزار روپیه آخر شهر رمضان المبارک سال هزار و شصتم هجری مطابق بیست و چهارم سال جلوس عالم آرا صورت انجام پذیرفت ایزد تعالی اجر این خیر جاری و نفع باقی پروردگار فرخنده آثار بادشاه دین پرور حق گزین حقیقت گستر و بانی این مبانی عامره عطا کناد

آمین یا رب العالمین

حکیم بو علی خان کا کمرہ

اسی بازار مین حکیم بو علی خان کا کمرہ ہے کہ اب اوسکو نواب دبیر الدولہ خواجہ زین العابدین احمد خان بہادر مصلح جنگ نے خرید کرلیا ہے یہہ کمرہ بھی کسی زمانہ مین بہت تحفہ تھا

پھول کی منڈی

اس بازار مین پھول کی منڈی تھی اور گلفروشون کی دوکانین دماغ عالم کو معطر ہوتا تھا اگرچہ اب وہ دکانین نہین ہین لیکن نام چلا جاتا ہے اور اوسکے پاس تھانہ فیض بازار ہے -

مسجد روشن الدولہ نمبر ۵

اس بازار مین قاضی واڑہ کے پاس ایک مسجد ہے نواب روشن الدولہ کی بنائی ہوئی نہایت نفیس و لطیف اگلے زمانہ مین اس مسجد مین سر سے پاؤن تک سونیکا کام کیا ہوا تھا اور سنہری تین برج بڑے نکلف کے تھے اور اسی سبب سے سنہری مسجد کہلاتی تھی لیکن اب وہ کام بالکل خراب ہوگیا اب وہ برج ٹوٹ گئے اور بار دونکے مینار بھی شکست ہوگئے اب کہین کہین نشان اور علامتین باقی ہین کہتے ہین کہ اس مسجد کے شکست برج کو توالی چبوترہ کی سنہری مسجد کی مرمت مین خرچ ہوئے ہین یعنی بیان کے اور وہانکی سنہری برجون کو ملا کر کوتوالی کی مسجد کے برج درست کر دیے جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب اکثر اس مسجد مین تشریف رکھتے ہین اس مسجد کے صحن مین ایک حوض ہے بہت پاکیزہ و نفیس اب یہہ حوض بھی خراب ہوگیا ہے یہہ مسجد ایسی سر راہ واقع ہوئی ہے کہ اس سبب سے اسکو زیادہ رونق ہوگئی ہے یہہ مسجد محمد شاہ کے عہد مین بنی ہے اور اوسکی پیشانی پر یہہ اشعار کندہ ہین

شکر حق کز مین فیض سعید و فان پناہ ٭ شاہ بھیکہ آن شہ کامل لا ابالی نگاہ ٭ در زمان شاہ اسکندر نشان جمشید قدر ٭ معدلت گستر محمد شاہ غازی بادشاہ
روشن الدولہ ظفر خان صاحب جود و کرم ٭ کرد تعمیر طلائی مسجد عرش اشتباہ ٭ مسجدی کاندر فضای صحن قدرش آسمان
گردہ از نور شعاع مہر و شب ماہ ٭ حوض صاف افشان از چشمہ کوثر دہد ٭ ہر کہ از آبش وضو سازد شود پاک از گناہ
سال تاریخش رسائی یافت از الہام غیب ٭ مسجد چون بیت اقصی مہبط نور الہ

غرض کہ یہہ مسجد بھی عمدہ عمارات شہر اور بہت نامی ہے چنانچہ اب ہم استقامت پر اوسکا نقشہ لکھتے ہین وہو ہذا

مسجد اکبرابادی

اسی بازار مین یہہ ایک مسجد ہے دلکش و دلربا فرحت بخش و روح افزا سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کی اور گرد

بہت خوب ہے اور وہ یہہ ہے ؎ مکان خجستہ بنیاد

تیراہیہ بیرم خان

اس سے آگے ایک چھوٹا سا چوک ہے اوسمین ایک تو یہی رستہ آتا ہے جسکا ہم ذکر کرتے آتے ہین اور اوسکے ایک رستہ دلی دروازہ کو ہوکے جاتا ہی اور ایک رستہ بائین طرف فیض بازار کیطرف جاتا ہے اسواسطے تیراہیہ مشہور ہے اور یہان ایک نامی مسجد ہے

دائی کی مسجد

یہہ مسجد بہت عمدہ ایک سنگ کی اور بہت نامی ہی اور اکثر لوگ اسمین نماز پڑھتے ہین اور اوس کی پیشانی پر یہہ تاریخ کندہ ہے

تاریخ

شکر للہ کہ گشت این مسجد + از شرف سجدہ گاہ اہل نظر + سال تاریخ اوخرد گفتا + گشتہ آباد کعبہ دیگر

۱۰۶۴

حویلی نواب دبیر الدولہ مرحوم

اس سے آگے جانب فیض بازار نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر مصلح جنگ کی حویلی ہی یہہ حویلی پہلے نواب منہی قلی خان کی تھی بعد اسکے اونھون نے اوسکو خرید فرمایا

اولیا مسجد

اسکے آگے اولیا مسجد ہے اور یہہ مسجد نئی بنی ہے اور ؎ خانہ خدا ۱۲۱۹ اسکی تاریخ ہے اور اسکے آگے فیض بازار ہے اور ایک رستہ تاراخیہ کے کوچہ کو جاتا ہے

فیض بازار

واقع مین یہہ بازار فیض بار ہے دلی دروازہ کے سامنے سے قلعہ کے نیچے تک ایک بازار ہے وسیع و دلکش و دلربا فرحت بخش و دلکشا ایک ہزار پچاس گز کے طول اور تیس گز کے عرض سے اور ادہر اودہر مکانات عالی واقع ہین بیچ مین نہر موجود ہے اور حوض دلربا بنا ہوا ہے اشجار نازک اور دلربا سے بہار تازہ حاصل ہے دکانین سبزہ فروشون سے سرسبزی جاودانی ہے اس نہر اور حوض مین جیساز ورشور پیچ و تاب سے مرغولہ لیتا کھاتا ہوا اور لہرتا ہوا پانی جاتا تھا اس خوبی سے تمام شہر کی نہر مین نہ تھا مگر افسوس ہے کہ نہر خراب ہو گئی باقی سو کچھ گیا وہ لطف نہ رہا اب چند روز مین یہہ بھی کوئی نہین جانیگا کہ یہان نہر بھی تھی یا نہین جس زمانہ مین یہان نہر جاری تھی حقیقت مین یہہ بازار ایک بہشت کا ٹکڑا تھا اسواسطے کہ اس خوبصورتی سے اور کسی بازار مین نہر نہ تھی اور یہہ شعر ہو بہو صادق تھا ؎ ہر سو نہری دران گلستان ؎ خیزان وقتان چو فیل مستان

بانی مسجد کی اور دوسری خانہ بہان اوسکے باپ کی ہے اب اوسکے نقشہ کو دیکھو اور قدرت الٰہی یاد کر

درگاہ حضرت شاہ ترکمان نمبر ۸

یہہ درگاہ ہے حضرت شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانی کی ترکمان دروازہ کے پاس اور اسی سبب سے
دروازہ ترکمان دروازہ کرکے بھی مشہور ہوگیا ہے حضرت شمس العارفین ترکمان بیابانی بڑے ولی اللہ ہین آپ کے اوصاف
اور کمالات اوس سے سوا ہین جو بیان ہوسکین اور محامد آپ کے اسکے محتاج نہین کہ لکھے جاوین مزار آپکا
کے نیچے واقع ہے ایک مختصر احاطہ بنا ہوا ہے اور اوسین آپ کا مزار ہے آپکی قبر کے گرد سنگ مرمر کا کٹہرا لگا ہوا
اور گرد قبر شریف کے تھوڑی دور تک سنگ مرمر کا فرش ہے باقی سنگ سرخ کا فرش ہے اس درگاہ مین
ایک درخت ہے کہ یہان کے خادم صاحب فرماتے ہین کہ یہہ درخت حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے
ہاتھ کا لگایا ہوا ہے وفات آپ کی چوبیسوین رجب ۶۳۸ ہجری کو ہوئی ہے اور اسی تاریخ ہر برس یہان عرس ہوتا
اور ہر برس بسنت یہان بہت دھوم دھام سے ہوتی ہے اور تمام شہر کے لوگ جمع ہوتے ہین اور چار قبرین
اسی احاطہ مین اور ہین اور ایک قبر ہے فرش مین ملی ہوئی اور وہ قبرین آپ کے مریدون کی اور ایک قبر
بھتیجے کی ہے اور یہہ آپ کے مزار کا نقشہ ہے

امیر خان کا بازار

اس بازار کی تیلی قبر سے دو شاخین ہوگئی تھین ایک شاخ کا جو ترکمان دروازہ کو گئی ہے اوسکا حال تو ہم
لکھ چکے اب دلی دروازہ کی طرف کی شاخکا حال لکھتے ہین کہ تیلی قبر سے آگے بڑھ کر دہلی دروازہ کیطرف
جو بازار ہے وہ امیر خان کا بازار ہے اور اوسمین تہڑ کہ والون ... اور اور سودے والون کی دوکانین ہین

بنگش کا کمرہ

اسی بازار مین جانب دست راست فیض اللہ خان بنگش کا کمرہ ہے کہ رفعت مین آسمان سے باتین کرتا
اور استواری مین کوہ پر طعنہ مارتا ہے اس کمرہ کو فیض اللہ خان بنگش نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کر بنوایا تھا
بازار کے سامنے ترا ہہ اور مرزا خجستہ بخت کی حویلی ہے اور اوسی مین سے داہنی طرف امیر خان کے گنج کو رستہ
جاتا ہے اور بائین طرف چیلون کے کوچہ اور کالے محل کو

حویلی مرزا خجستہ بخت بہادر

یہہ حویلی مرزا خجستہ بخت بہادر کی ہے جو بھائی ہین عرش آرامگاہ محمد اکبر شاہ بادشاہ کے اس حویلی کی تاریخ

شاہ کلن کی ڈگڈگی

اسی خانقاہ کی متصل سمت جنوب ہی کیطرف سر بازار ایک لال سا پتھر اور اوسمین چھوٹی سی لوہے کی زنجیر لٹکی ہوئی تھی اور وہین شاہ کلن ایک سیدھے مجذوب رہا
کرتے تھے اور روشنی کرتے تھے اور اونکی ڈگڈگی مشہور ہوگئی ہے اور ایسے مکانکو اس فرقہ کی اصطلاح مین لنگی کہا کرتے ہین یہانسے بلبلی خانہ اور ترکمان دروازہ کو جاتا ہے

مزار رضیہ سلطان بیگم

اسی نواح مین ایک محلہ بلبلی خانہ کا ہے اور وہان منشی شیر علیخان اور جناب مولوی رشید الدین خان صاحب کے
مکانات ہین اون مکانونمین ایک احاطہ سنگین کھنچا ہوا ہے اور اوسمین دو قبرین ہین ایک رضیہ سلطان بیگم کی اور ایک اونکی بہن
کی کہ عوام الناس اوسکو رجی شجی کی درگاہ کہتے ہین شاید کسی زمانہ مین یہہ مکان اچھا بنا ہوا ہو لیکن اب بالکل شکستہ ہوگیا
ہے یہانتک کہ قبرون کے تعویذ بھی ٹھیک اور ثابت نہین اور یہہ مکان اس لایق نہین کہ اوسکا نقشہ لکھا جاوے مگر رضیہ
سلطان بیگم اپنے وقت مین ہندوستان کی بادشاہ ہوگئی ہے اور تخت سلطنت ہندوستان کو انکی ذات سے رونق حاصل
ہوئی تھی اسواسطے انکا ذکر لکھنا مناسب معلوم ہوا معلوم کرنا چاہیئے کہ رضیہ سلطان بیگم بیٹی ہین سلطان شمس الدین التمش
جنہون نے قطب صاحب کی لاٹھ اور مسجد قوۃ الاسلام اور حوض شمسی بنایا تھا جبکہ سلطان شمس الدین التمش کا انتقال
ہوا اوسکے بعد سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین تخت پر بیٹھا اوسکے بعد سلطان رضیہ نے ۶۳۴ھ مین
تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور ۶۳۷ھ مین سلطان معز الدین نے انکو پکڑ کر قلعہ تبرہندہ مین قید کیا کہ بعد چند روز کے وفات پائی اور یہان اونکو دفن کیا

کالی مسجد نمبر [illegible]

بلبلی خانہ اور ترکمان دروازہ کے پاس ایک مسجد ہے پٹھانونکی وقت کی اور اوسکو کالی مسجد کہتے ہین شاید اصل مین
کلان مسجد ہو یہہ مسجد بہت بلند کرسی دار بنا ہی ہے کہ بتیس ۳۲ سیڑہیان چڑہکر اوسکے صحن مین جاتے ہین اس مسجد کو
جونانشاہ المخاطب بجہان ابن خان جہان وزیر نے فیروز شاہ کے وقت مین ۷۸۹ھ مین بنائی ہے اور اوسکے
دروازہ کی پیشانی پر یہہ کتبہ لکھا ہوا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بفضل و عنایت آفریدگار در عہد دولت بادشاہ دین
دار الواثق بتائید الرحمن ابو المظفر فیروز شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ این مسجد بنا کردہ بندہ زادہ درگاہ جونانشاہ مقبول
المخاطب خان جہان خدا برین بندہ رحمت کند ہر کہ درین مسجد بیاید بدعاے خیر بادشاہ مسلمانان و این بندہ بفاتحہ
و اخلاص یاد کند حق تعالے این بندہ را بیامرزد بحرمۃ النبی و آلہ مسجد مرتب شد بتاریخ دہم ماہ جمادی الآخر سنہ تسع
ثمانین و سبعمائۃ ہجری اس مسجد کے نقشہ دیکھنے سے پٹھانون کی وقت کی عمارت کی قطع بخوبی معلوم ہوتی ہے
یہہ مسجد کلہی ہے اور پانچ پانچ در ہر ہر گہ مین ہین اور اوسکے صحن مین کئی قبرین ہین منجملہ اونکے ایک قبر جونانشاہ خانجہان

رہے ہین اور اس مسجد کی مرمت بھی کی ہے اسواسطے اونکے نام سے مشہور ہوگئی ہے یہہ سید صاحب بڑے
معتقد اسے روزگار تھے اور انکے ہان ایک مجلس بنام حضرہ ہوا کرتی تھی اور اوسمین مرید خاص حاضر ہوا کرتے
تھے اور یہہ قید تھی کہ اوسکے گرد پیش مین عورت نہو اور اونکی مریدین خاص کے ہاتھہ مین چھرے ہوتے تھے
اور اون سب پر ایک حالت تازی ہوتی تھی کہ اوسوقت دنیا و ما فیہا فراموش کرتے تھے اور اوس حالت
مین کلمہ طیب پڑہتے تھے اور وہ چھرے ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر زخم کا اثر نہوتا تھا اور احیاناً
اگر کبھی ہوا بھی تو فی الفور سید صاحب نے اپنا لب لگایا اور وہ زخم اچھا ہوگیا اور اب سید صاحب
مرے ہوئے تیس برس کے قریب ہوئے

اعظم خان کی حویلی

یہہ حویلی جانب چپ واقع ہے اور سابق مین تعمیر کی ہوئی نواب اعظم خانکی تھی مگر اب اسمین محلہ بستا ہے

چتلی قبر

اس حویلی کے مقابل جانب دست راست یہہ قبر واقع ہے اور ایسی مشہور ہے کہ دور دور تک اسکا نام
مشہور ہے کہتے ہین کہ سید روشن صاحب شہید کی یہہ قبر ہے اور پانسو برس سے اسمقام پر واقع ہے اب
اس مقام پر اس بازار کی دو شاخین ہوگئی ہین ایک ترکمان دروازہ اور ایک جانب دہلی دروازہ اور یہہ
میدان جو چتلی قبر اور اعظم خان کی حویلی کے بیچ مین واقع ہے تراہہ ہوگیا ہے اب ہم پہلے ترکمان تک کا حال لکھتے ہین

مزار میر محمدی صاحب

اس بازار کی جانب دست چپ ان بزرگ کی پہلے ایک حویلی تھی اور وفات کے بعد یہین مدفون ہوئے
ہر برس عرس ہوتا ہے اور روشنی کیجاتی ہے اور مرزا سلیم بہادر ابن معین الدین محمد اکبر شاہ کی بھی قبر یہین ہے

شاہ غلام علی صاحب کی خانقاہ

اس سے آگے دست چپ کو شاہ غلام علی صاحب کی خانقاہ ہے کہ بڑے اولیاے کمل سے تھے اور
اسی خانقاہ مین مرزا جان جانان مظہر اور شاہ صاحب موصوف اور شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین کا مزار ہے

موم گرون کا چھتہ

اسی خانقاہ کے مقابل جانب دست راست موم گرون کا چھتہ ہے کہ اب اوسمین عایا اور شہر والی مکانات واقع ہیں

ہے اوسوقت آدمیون کی کثرت سے وہ بازار نمونہ محشر اور صحرائے قیامت ہوجاتا ہے

مٹیا محل

جانب دست چپ یہہ ایک محلہ ہے بڑا سابق مین کچھہ مکانات امرا کے ہونگے مگر اب صرف رعایا رہتی ہے اور یہہ محلہ مٹیا محل کرکے مشہور ہے کہ کچھہ اوسکی وجہ تسمیہ معلوم نہین ہوتی

حویلی جناب مولوی محمد صدر الدینخان بہادر صدر الصدور

جانب دست راست حویلی ہے جناب مولوی محمد صدر الدینخان بہادر کی کہ سابق مین لالہ ہزارہ بیگ کی حویلی تھی مولوی صاحب نے اوسکو خرید کیا اور اپنے سر نو سے بنایا یہہ حویلی بہت خوش قطع ہے اور نہر و فوارہ اسمین جاری ہین اور سبب خانہ باغ اور نہر اور فوارہ کے نمونہ بہشت بریں ہے

شیدی فولاد خان کا بنگلہ

جانب دست راست شیدی فولاد خان کا بنگلہ تھا جو محمد شاہ کے عہد مین دلی کا کوتوال تھا مگر بدت ہوئی اوسکا نشان باقی نہین ہا نام چلا جاتا ہی اور یہان سے ایک شاخ اس بازار کی جانب غرب گئی ہی کہ اوسکا نام چوڑی والون کا محلہ ہے

عزیز آبادی کی حویلی

اسکے سامنے جانب دست چپ نواب عزیز آبادی کی حویلی ہے مدت تک نواب مغل بیگ خان کے تصرف رہی اب بادشاہی علاقہ مین ہے اس حویلی مین ایک مسجد شکستہ تھی کہ اب اوسکو جناب مولوی محمد صدر الدینخان بہادر نے بہت روپیہ خرچ کرکے مرمت کی اور ایک نیا کنواں کہدوایا

مکان سید محمد امیر خوشنویس

اسکے مقابل متصل بنگلہ شیدی فولاد خان جانب دست راست سید محمد امیر خوشنویس کا مکان ہے اور اوسپر بہت خوش خط عاقبت بخیر باد لکھا ہوا ہے اور اسیکی پاس نہ سہیہ چلا جاتا ہے

مکان نواب محمد مصطفی خان بہادر

اس سے آگے جانب دست چپ یہہ مکان واقع ہے اور بہت اچھا کمرہ اور نفیس مکان بنا ہوا ہے اور مکین کی رفعت شان کے سبب آسمان پر فوق لیجاتا ہے

سید رفاعی صاحب کی مسجد

یہہ مسجد دست راست کو واقع ہے اور بنا اسکی بہت قدیم ہے لیکن جو کہ سید صاحب موصوف اس مسجد مین بہت

پڑھا کرتے تھے یہہ مدرسہ بالکل خراب و برباد ہوگیا تھا اور بالکل ٹوٹ پھوٹ گیا تھا جو کہ زمانہ اہل اللہ سے خالی نہین اور ہر وقت
مین کوئی نہ کوئی صاحب ہمت عالی اور فطرت بلند ہوتا ہے اور یہہ ہمت اور دل اور داد و دہش سوائے اوسکے جسپر
اللہ تعالے کا سایہ رحمت ہو اور کسیکو میسر نہین ہوتا اس خجستہ زمانہ مین اللہ تعالے نے جناب مولانا مولوی محمد صدرالدین خان
بہادر صدرالصدور شاہجہان آباد کو ہمت بلند اور فطرت ارجمند عنایت کی ہے کہ شاید اگلے زمانہ مین بھی کسیکو نہو گی جناب
ممدوح نے اپنی عالی ہمتی سے اس دارالبقا کو زر خطیر صرف کر کر از سر نو مرتب کیا ہے اور شاہجہانی طور پر جو حجرے
اوسکے ٹوٹ گئے تھے اونکو نئے سر سے بنایا ہے اور مدرس نوکر ہین اور طالب علم پڑھتے ہین اونکی خبر گیری نان
و پارچہ کی انکی سرکار عالی سے ہوتی ہے سبحان اللہ غور کرو کہ یہہ کیا چشمہ فیض ہے کہ انکی ذات فیض آیات سے
جاری ہے اور شجر ہاے پر بار دین کو پانی دیتا ہے دنیا مین بجز نیکنامی کے کچھہ نہین رہتا اور عقبے مین بجز اعمال کے
اور کچھہ نہین جاتا یہہ دونو باتین اللہ تعالے نے انھین کے لیے پیدا کی ہین اللہم زد فزد ہوا اس دروازہ کے آگے ایک
بازار ہے بہت وسیع کہ اس جنوبی دروازہ سے شروع ہوا ہے اور ترکمان اور دلی دروازہ تک چلا گیا اس بازار مین
جو جو مقام نامی ہین اونکا ذکر لکھہ کر بعضے بعضونکا درست حال ہی لکھا جاتا ہے اور بعضونکا معہ نقشہ اور جب کہ ہم اس جنوبی
دروازہ سے چلین تو کچھہ مکان جانب دست راست پڑتے ہین اور کچھہ جانب دست چپ اونکی تفصیل یون ہے

امام کی گلی

یہہ کوچہ دست راست کو واقع ہے اور اوسمین مکانات شرفا و امرا واقع ہین اور اس کوچہ مین قدیم سے امام جامع مسجد
کا مکان ہے اور اسی سبب آمام کی گلی مشہور ہے

غازی بھٹیارے کی دکان

اس گلی کے سامنے دست چپ کو غازی بھٹیارے کی دوکان ہے یہہ بھٹیارا بھی بڑا نامی ہے ہر میلہ مین اسکی
دوکان پر بڑا ہنگامہ اور نہایت رونق ہوتی ہے اپنی دکان کے سامنے غازی میان کی چھڑیون باغ لگاتا ہے
اور فوارہ تعبیہ کرکے چھوڑتا ہے اور اتنی روشنی کرتا ہے کہ رات دن ہو جاتی ہے ہزارہا آدمی سیر تماشے
کو آتے ہین اور محرم مین ایک بڑا اچھا حجرہ لٹکاتا ہے اور اوسپر پلٹنین اور توپین چڑھاتا ہے اور طرح
طرح سے روشنی کرتا ہے کہ دس دن تک شام سے صبح تک ہزارہا آدمی اوسکے دیکھنے کو آتے ہین اور اتنی
بھیڑ ہوتی ہے کہ تل رکھنے کو جگہہ نہین ملتی دسوین شب کو نوگزہ تعزیہ گشت کرتا ہوا پہر رات رہے اس حجرے
کے پاس آتا ہے اوسوقت اس حجرہ مین سے اوسکی سلامی ہوتی ہے اور طرح طرح کی آتشبازی چھوٹتی ہے

بازار پایہ والہ ہا اور ان تینون دروازون مین برجی کواڑ بنت کاری کی جڑے ہوئے ہین ہوا اور مسجد کے داہنی بائین طرف دار الشفا اور دار البقا بہت صفا اور لطافت سے بنے ہوئے ہین اور اسکی تاریخ شعرا سے ناسی نے اسطرح پر کہی ہے

من نگویم کعبہ لیکن اینقدر گویم کہ ہست
هیچ راگردد بقفس انگشت حیرت در دہان
دست اوستاد قضا تا از رخامش ساختہ
جزد عای ثانی صاحبقران شاہجہان
تا ہمیشہ قبلہ اسلام سمت کعبہ است

قبلہ اوتاد عاشق سجدہ این آستان
مسجد ارا این است می زیبد اہش جبرئیل
روسفیدی ابد اما دو گشت از سہرکان
در بنای حر این سعی کہ دارد ہمتش
قبلہ گاہی از زوبا داجبائش جاودان

بہ توی انوار او چون عالم افروزہی
خلوت روحانیان از شمع باید ہی دوخوان
نسیت در وحاصل اوقات اہل عشق را
حاصل کان جملہ خواہد گشت آخر صرف کان
مسجد کان کعبہ ثانی است تاریخش بود

قبلہ حاجات آمد مسجد شاہجہان ۱۰۶۰ اس تاریخ مین ایک عدد کی زیادتی ہوتی ہے اور جو کہ ایک عدد شمار مین نہین ہے اسواسطے یہ زیادتی کالعدم سمجھی جاتی ہے اور مورخین نے اسکو جائز رکھا ہے اب ہم اس مقام پر ایک نقشہ مسجد کا اندر سے لکھتے ہین اور ہر ہر دروازہ کا نقشہ علاحدہ اور اوسکے ساتھ اوسطرف کے مکانات کا ذکر انکے نقشون کی بابت لکھتے ہین

دروازہ جنوبی مسجد جامع نمبر ۲

جنوبی دروازہ اس مسجد کا چتلی قبر کے بازار کیطرف واقع ہے اس دروازہ کی سیڑھیون پر تیسرے پہر مجمع عام ہوتا ہے اور بساطی اپنی اپنی دکانین لگاتے ہین اور طرح بطرح کی چیزین بیچتے ہین اور فالودہ والا اپنی دوکان کو آراستہ کرتا ہے اور شربت قند اور پالودہ رنگین بیچتا ہے اور عاشقان تفتہ جان کے سینہ بریان مین ٹھنڈک پہونچاتا ہے کبابی ہر طرح کے کباب بناتے ہین کہ اوسکی بو پر عاشق برشتہ جان حسرت لیجاتے ہین عجیب عجیب طرح کے جانور اور اصیل اصیل مرغ بکتے ہین اور جوانان فرشتہ صورت ایام نوروز مین بیضہ ہاے مرغ لڑاتے ہین کہ رنگ آسمان بھی اونکی جفاکاری اور نیرنگی پر رشک کھاتا ہے یاران ہم عمر اور جوانان ہم سیرت ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوئے سیر تماشا کرتے پھرتے ہین نمازی آواز اذان سنکر دوڑتے ہین اور مانند فرشتون کے صعود آسمان کا ارادہ کرتے ہین سیڑھیان اس دروازہ کی کہ تعداد مین تینتیس ۳۳ ہین ایسی خوب صورت اور خوشنما ہین کہ اوسکی خوبی کے بیان کی مجال نہین سنگ سرخ اوسکا سرخی لب پان خوردہ معشوق پر فوق لیگیا ہے اور سنگ مرمر اسکا بیاض گردن جانان سے خوشنما زیادہ ہے چنانچہ اوسکا نقشہ دیکھنے سے اس دروازہ کی خوبی معلوم ہوتی ہے

دار البقا

اس دروازہ کیطرف مدرسہ دار البقا ہے کہ اگلے زمانہ مین اسمین طالب علم ہاکرتے تھے اور معقول و منقول

نقشہ نمبر ۲ متعلقہ صفحہ ۱۱ باب ۳

نقشۂ دروازہ جنوبی مسجد جامع
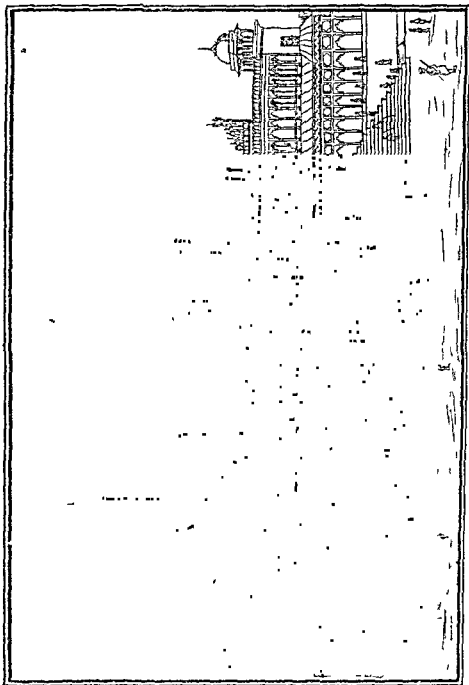
اور اوس پر یہ تاریخ کندہ تھی

پیش آثار مبارک سرور آخر زمان	در زمان شاہ عالم کیسر خاقان جہان
ناسیادت ساخت دیوار حجر از سنگ سرخ	بندۂ با اعتقاد از صدق دل الماس خان
سال تاریخ بنا چون می جست از عقل و ہوش	گفت ہاتف بہر خود واکرد ابواب جنان

مگر پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہے ایک آندھی تیرہ آئی تھی اوسکے صدمہ سے وہ حجرہ گر پڑا تھا حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ نے از سر نو اوس حجرہ کو مرتب کیا چنانچہ اب تک وہ حجرہ موجود ہے

حوض

صحن مسجد کا نہایت دلکشا اور بنہایت فرحت بخش ہے ایک سو چھتیس ۱۳۶ گز کے عرض و طول سے اور اوسکے بیچون بیچ مین حوض ہی فرحت بخش روح افزا دلکش اور دلربا پندرہ گز سے بارہ گز کا از سنگ مرمر کا اوسکے بیچ فوارہ لگا ہوا ہے اور جمعہ اور عیدین اور الوداع کو چھوٹا کرتا ہے اوسکی کیفیت دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے گویا فوارہ نور ہے کہ آسمان تک پہونچتا ہے اور یا پنجۂ مہتاب ہے کہ آسمانیون سے مصافحہ کرتا ہے

ز صحنش فیض دیگر میتوان یافت	ز حوضش آب کوثر میتوان یافت	ز رفعت آسمان یک پایۂ او	سر خورشید زیر سایۂ او
	رواقش قبلۂ اہل یقین است	نظیر مسجد اقصی ہمین است	

اوس حوض کے غربی گوشہ پر ایک چھوٹا کٹہرہ سنگ مرمر کا محمد حسین خان محلی نے بنوا دیا ہے اسواسطے کہ اس مقام پر بطور روایت العوام جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اور اوس کٹہرہ پر یہ اشعار کندہ ہین

کوثر محمد رسول اللہ ۱۱۹۰ سنہ

رسول دید اندر خواب جای واہل اللہ ۔ بجاست گر شود این سنگ ہم یار نگاہ ۔ بنا سال تحسین از دل نفسا ۔ بگفت حافظہ جای نشست رسول اللہ ۱۱۹۰

بانی جای اوستاد یعنی محمد حسین محلی بادشاہی

اس مسجد کے صحن کے چار طرف ایوان ہائے خوشنما اور دالانہائے فرحت افزا اور حجرہ ہائے دلکش اور مکانات فرحت بخش بنے ہوئے ہین اور چارون کونون پر چار برج ہین بارہ دری کے بہت دلچسپ کہ اوس سے ایک عجیب رونق اور بہار حاصل ہوگئی ہے جنوبی اور شرقی دالان کے سامنے دائرہ ہندی وقت نماز جاننے کو بنا ہوا ہے کہ افق اوسکا افق عالم پر فوق رکھتا ہے اس مسجد کے تین دروازے ہین بہت عالی ایک جانب جنوب کی طرف بازار چتلی قبر اور دوسرا جانب غرب کی طرف خاص بازار اور تیسرا جانب شمال کی طرف

تمام سنگ مرمر کے ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دھاریان بنی ہوئی ہین ایسے مہندسانہ تناسب سے یہہ مسجد بنائی ہے کہ کوئی در و دیوار طاق و محراب مرغولہ و کنگورہ تناسب سے خالی نہین دسوین شوال سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سال بست و چہارم جلوس مین اس مسجد کی بنیاد باہتمام سعد اللہ خان دیوان اعلی اور فاضل خان خانسامان کے شروع ہوئی اور ہر روز پانچہزار راج مزدور بیلدار سنگتراش کام کرتے تھے باوجود اس اہتمام کے چھہ برس مین دس لاکھ روپیہ خرچ ہو کر یہہ مسجد تمام ہوئی اس مسجد کے تین گنبد ہین نہایت خوشنما نوّے گز کے طول اور تینتیس گز کے عرض مین اندر کو سات محرابین ہین باہر صحن کیطرف گیارہ در ایک در تو بہت بلند ہے اور پانچ پانچ در ادہر ادہر ہین بڑے در پر تو یا ہادی بطور طغرا لکھا ہے اور باقی درون پر کتبہ نام نامی شاہجہان اور تاریخ تعمیر کا مشتمل کہدا ہوا ہے چونکہ وہ کتبہ بہت بڑا ہے اوسکا بعینہ نقشہ مین نقل کرنا بہت مشکل ہے اور بے نقشہ کے اوسکی رونق اور شان و شوکت نہین رہنے کی اسواسطے اوسکو اسمقام پر نقل کر دیتا ہون

کتبہ در اول از طرف شمال

بفرمان شہنشاہ جہان پادشاہ زمین و زمان گیہان خدیو کشورستان گیتی خداوند گردون توان مؤسس بنای عدل و سیاست مشید ارکان ملک و دولت بسیار دان عالی فطرت قضا فرمان قدر قدرت فرخندہ رای خجستہ منظر فرخ طالع بلند اختر آسمان حشمت انجم سپاہ خورشید عظمت فلک بارگاہ

کتبہ در دوم

مظہر قدرت الہی مورد کرامت نامتناہی مظہر کلمۃ اللہ العلیا مروج الملۃ الحنیفیۃ البیضا ظل اللہ علی الملوک والسلاطین خلیفۃ اللہ فی الارضین الخاقان الاعدل الاعظم والقاآن الاجل الاکرم ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاہجہان پادشاہ غازی لازالت رایات دولتہ منصورۃ واعداء حضرتہ مقہورۃ کہ دیدہ بصیرت حق بینش از شعشعہ انوار ہدایت انما یعمر مساجد اللہ

کتبہ در سوم

من آمن باللہ والیوم الآخر مستنیر ست و آئینہ ضمیر صدق گزینش از اشعہ مشکات روایت احب البلاد الی اللہ مساجدہا فروغ پذیر این مسجد کوہ اساس گردون مماس کہ کریمہ لمسجد اسس علی التقوی بیان بنیان پایدار اوست و ہو القی فی الارض رواسی ان تمید بکم کتابہ ایوان استوار او قبہ فلک شانش از طبقات آسمان گذشتہ و شمسہ طاق سپہر نشانش باوج کیوان پیوستہ

کتبہ در چہارم

چنانچہ سال بست و چہارم جلوس شاہجہانی مین مکرمت خان کے نام حکم ہوا کہ شہرپناہ پتھر اور مٹی سے بنائی جاے بموجب حکم عالی کے شہرپناہ پتھر اور مٹی سے چار مہینہ کے عرصہ مین ڈیڑھ لاکھ روپیہ لگ کر بنی لیکن اس سبب سے کہ مٹی کو چندان قیام نہین ہے پانی کے زور اور برسات کے زور شور مین اکثر جگہہ سے شہرپناہ گر پڑی اسواسطے سال بست و ششم جلوس مین ربیع الاول کی بائیسوین تاریخ کو حکم ہوا کہ اس شہرپناہ کو اوکھیڑ کر سر نو سے شہرپناہ لطیف و نفیس مستحکم و مضبوط چونہ اور پتھر سے بنائی جاوے کہ بموجب حکم اقدس و اعلی کے شہرپناہ جدید پختہ و مستحکم ساڑھے تین لاکھ روپئے خرچ ہو کر بنی کہ ڈیڑہ لاکھ سابق کا اور ساڑھے تین لاکھ حال کے کل پانچ لاکھ روپئے اسپر خرچ ہوے اور گیارھوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۵۹ ہجری مین تمام ہوئی اس حصار فلک مثال کا طول چھہ ہزار تین سے چونسٹھہ گز کا ہے اور عرض دیوار کا چار گز کا اور ارتفاع کنگورون تک نو گز کا اور اسمین ستائیس برج مین ہر برج کا دس گز کا قطر ہے اور چھہ دروازے بڑے اور پانچ چھوٹے تھے لیکن اب ایک دروازہ اور بھی بڑھگیا ہے اور کھڑکیان بھی کئی ہو گئی ہین چنانچہ اوسکا حال آگے لکھین گے مگر ہر دروازے کی قطع اور صورت اور شکل ایک سی ہے اور سب ایکسے ملتے ہین اسواسطے ہم اس مقام پر ایک دروازہ کا نام لکھکر صرف ایک دروازہ کے نقشہ پر اکتفا کرتے ہین کہ اوسی پر سب دروازون کا حال قیاس کیا جا سکتا ہے یہہ فصیل بھی بسبب امتداد زمانہ کے جابجا سے شکستہ ہو گئی تھی حکام والا مقام انگریزی نے ہر مقام سے اسکی مرمت کی اور وسپر مزید یہہ کیا کہ اجمیری دروازہ کے باہر ایک مدرسہ غازی الدین خان کا متصل شہرپناہ واقع تھا چونکہ عمارت بلند کا گرد شہرپناہ کے رہنا مراتب احتیاط اور دانشمندی کے خلاف تھا اسواسطے جملہ مکانات بیرون شہر کے توڑنے کی تجویز ہوئی یہہ مدرسہ کہ نہایت عالی اور بغایت دلکشا تھا اوسکا توڑنا بہت نامناسب جانا اسواسطے اجمیری دروازہ کے باہر شہرپناہ جدید بنائی اور اس مدرسہ کو داخل شہر کر لیا چنانچہ اسکا حال اوس مقام پر آویگا اور چونکہ یہہ تعمیر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین ہوئی تھی اسواسطے اوسکے ایک برج جدید پر برج اکبر شاہ سنگ مرمر پر کھود کر لگا دیا ہے

ہم اسمقام پر دروازون کا نام بیان کرتے ہین اور ایک دروازہ کا نقشہ لکھتے ہین

نام دروازون کے

دلی دروازہ ✱ راج گھاٹ دروازہ ✱ خضری دروازہ ✱ نگمبود دروازہ ✱ کیلہ کے گھاٹ کا دروازہ ✱ لال دروازہ ✱ کشمیری دروازہ ✱ بدررو دروازہ ✱ کابلی دروازہ ✱ پتھر گھٹی دروازہ مسدود ✱ لاہوری دروازہ ✱ اجمیری دروازہ ✱ ترکمان دروازہ

کھڑکیون کے نام ✱

نہر نہ آئی ہوتی کہ باورچی خانون مین بھی نہر جاری تھی اور پانی کی محتاجی نہ رہی تھی ٭ بعد گذرنے مدت دراز کے قریب ابتدا
عہد عالمگیر ثانی کے پھر اس نہر کا حال تباہ ہوگیا اور جابجا سے ٹوٹ گئی اور مٹی بھر گئی کہ پانی بہنے سے رہگیا اور شہر
مین وہ تروتازگی اور وہ دلچسپی اور وہ دلربائی نہ رہی ٭ جبکہ سرکار دولتمدار انگریزی نے ان بلاد کو فتح کیا اور عالم خراب
رسیدہ نے اونکے حکم اور عدل سے رونق بہار حاصل کی حکام والا مقام انگریزی اس نہر کی مرمت اور ترتیب
مین مصروف ہوے اور اگلے زمانہ سے بہتر اوسکی درستی کی اب شہر مین بدستور سابق یہ نہر جاری ہے اور
قلعہ معلّے کے ہر ہر مکان مین بہتی ہے اور علاوہ اسکے حکام والا مقام انگریزی نے افزونی زراعت اور آبادانی
ملک کی لیے بھی وہ ہمت مصروف کی کہ اس نہر کے سبب محصول دیہات مضاعف ہوگیا کوئی پرگنہ باقی
نہین کہ جہان سے یہ نہر نہ گذری ہو اور اوسکے ہر ہر موقع مین نہ گئی ہو ٭ جہان سے کہ یہ نہر کٹی ہے وہان
سے چلکر اس نہر کے دو شعبے ہوگئے ہین ایک شعبہ مائل بجانب غرب گیا ہے کہ ملک سرسہ اور حصار وغیرہ کو
اوس سے رونق حاصل ہے مگر یہ شعبہ بسبب ریگستان کے آگے نہ چلا اور وہین غایب ہوگیا ٭ اور دوسرا
شعبہ اوسکا مائل بجنوب انبالہ اور کرنال اور پانی پت ہوتا ہوا شہر شاہجہان آباد مین آیا ہے اور اوسکے بازارون مین
ہوتا ہوا قلعہ معلّے مین داخل ہوا ہے اور اوسکے ہر ایک مکان کو رونق تازہ دیتی ہے اور پھر دریاے جمن
مین جا ملا ہے اور اب سرکار دولتمدار انگریزی کی بدولت اس ملک مین پانچ نہرین جاری ہین اول نہر مغربی
جسکو نہر فیض کہتے ہین اور اوسکا بہنا اوپر حال لکھا ہے اور یہ نہر شہر شاہجہان آباد مین بہتی ہے اور اوسکے
شعبے حصار رہتک تک پہونچے ہین دوسرے نہر مشرقی کہ دریاے جمن سے متصل سہارنپور روان ہے ٭ سوم
نہر بیجاپور واقعہ دیرہ دون کہ نکالی گئی ہے جانب چپ دریاے ترسی سے متصل بیجاپور کے ٭ چہارم نہر راجپور واقع
دیرہ دون کہ نکالی گئی ہے جانب راست دریاے رسپتا کی قریب قصبہ راجپور کے ٭ پنجم نہر نگینہ واقع ضلع
بجنور علاقہ روہیلکھنڈ کہ نکالی گئی ہے جانب راست دریاے کوہ سے اور بہتی ہے متصل نگینہ کے اب کچھ
مختصر حال فیض نہر کا معلوم ہوگیا اوسکے بعد اب آبادی اور شہر پناہ خیر البلاد شاہجہان آباد کا حال لکھتا ہون

حال شہر پناہ

جبکہ یہ قلعہ معلّی اور ارک اعلی بنکر تیار ہوا اور شہر نے کوچہ و بازار اور نہر آب سے رونق پائی اور آبادی اوسکی
روز افزون ہونے لگی اوسوقت بادشاہ دین پناہ نے حکم دیا کہ اس شہر کی فصیل بھی بنائی جاوے اور
خندق اور برج بارہ سے درست کیجاوے تاکہ شہر کو رونق تازہ حاصل اور ساکنین کو آسایش فراوان حاصل ہو

بن کر تیار اور آباد ہوا میر یحییٰ کاشی نے اس شہر کی یہہ تاریخ پائی ؏ شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد ؏ اس شہر
کے بیچ مین نہر جاری ہے اور ؏ جنات تجری من تحتہا الانہار ؏ کی مصداق رکھتی ہے ہر گلی کوچہ مین نہر کا پانی بہتا ہے
اور آب حیات پر طعنہ مارتا ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ سب سے پہلے نہر کا حال لکھا جاوے اور مشتاقان لقاے
دہلی کو طراوت روح افزا دی جاوے

حال فیض نہر

یہہ ایک نہر ہے فیروز شاہ بن سالار رجب کی بنائی ہوئی جسنے دلی مین قلعہ فیروز آباد و کوٹلہ اور جہان نما یعنی بدیع
منزل عرف بیجے منڈل بنایا تھا یہہ بادشاہ بہت نیک نیت تھا اور پل اور بند بنانے پر بہت ہمت مصروف رکھتا تھا
چنانچہ اس بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین دریاے جمن سے ایک نہر کاٹی اور نواحی پرگنہ خضر آباد سے اوسکا
مبدء شروع کیا کہتے ہین کہ جس مقام سے اس بادشاہ نے نہر کاٹنی شروع کی ہے وہان ایک بہت مرتفع مربع عمارت
نہایت مستحکم بنائی ہے اور اوسمین بتفاوت درجات دروازے اور دریچہ رکھے ہین کہ جتنا پانی منظور ہوتا ہے اوتنا
لیتے ہین غرضکہ فیروز شاہ کے عہد مین یہہ نہر پرگنہ خضر آباد سے پرگنہ سفیدون تک آئی ہے جہان فیروز شاہ کی شکارگاہ
تھی ؏ جب کہ سلطان فیروز شاہ مر گیا اور اسپر ایک زمانہ گذرا یہہ نہر خراب ہوگئی اور بہنے سے رہگئی جلال الدین محمد
اکبر شاہ کے عہد مین شہاب الدین احمد خان صوبہ دار دہلی نے اپنی جاگیر کی آبادی اور افزونی زراعت کو اس نہر کی
مرمت کی اور خضر آباد سے سفیدون تک پھر جاری کی اور نہر شہاب اسکا نام رکھا جب اسپر بھی ایک زمانہ گذر گیا اور
کسی نے اسکی مرمت اور خبر گیری نہ کی پھر یہہ نہر بند ہوگئی اور بہنے سے رہگئی ؏ جس زمانہ مین شہاب الدین محمد شاہجہان
بادشاہ نے قلعہ بنایا اور شاہجہان آباد آباد کیا اوس زمانہ مین حکم دیا کہ اس نہر کی پھر مرمت کیجاوے اور خضر آباد
سے سفیدون تک بدستور پھر جاری ہووے اور سفیدون سے قلعہ معلی اور ارک اعلی تک کہ تیس ۳۰ کوس کا فاصلہ ہے ایک
نئی نہر کھودی جاوے اور قلعہ معلی اور شہر امیت بخش مین جاری ہووے چنانچہ بتاریخ [illegible] جمادی الاول سنہ [illegible]
جلوس تک چار مہینہ بارہ روز عزت خان برادر زادہ عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ نے اس نہر کی مرمت مین ہمت
مصروف کی جب کہ عزت خان ٹھٹھہ کی صوبہ داری پر مقرر ہوا اہتمام نہر وغیرہ کا [illegible] ہوا اور
اوسنے [illegible] جمادی الثانی ۱۵ سنہ [illegible] جلوس تک دو برس ایک مہینہ پندرہ دن اس کام مین سعی کی اور بعد اوسکے
خدمت مکرمت خان میر سامان و خانسامان کو سپرد ہوئی کہ اوسکے اہتمام مین سال [illegible] جلوس مین قلعہ اور
نہر مرتب ہوگئی قلعہ مین کوئی مکان ایسا باقی نہ رہا کہ جہان نہر نہ پھری ہو اور شہر مین کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جہان

باب تیسرا

خاص شہر شاہجہان آباد کے حال مین

کسی را زندگانی شاد باشد — که در شاه جهان آباد باشد

شهر اعظم بهشت است نشان — مرکز سند تخت گاه شهان
ساکنانش همه خلف فرزند — فاضل و نکته دان و دانشمند
همه با جاه و منصب خانی — همه با زیب و فر سلطانی
همه مرهم نه دل خسته — همه از جور دهر وارسته
همه یوسف رخ و زلیخا شوق — همه فرهاد طبع شیرین ذوق

چون سواد بهشت جان پرورا — همچو باغ بهار روح فزا
همه فیروز جنگ و ملک ستان — همه مقبول طبع شاهجهان
همه مانند بوعلی همه — همه با خیل ندیمان دمساز
همه داود لحن خوش آواز — همه در من و کار خود دمساز
همه با شخص کام هم آغوش — همه از باده خوشی مدهوش

آدمی کی کیا طاقت ہے کہ اس شہر کرامت بہر کی تعریف لکھ سکے اسواسطے اوس سے درگذر کر کچھ مختصر سا اسکا لکھتا ہون آبادی اس شہر کرامت بہر کی سنہ بارہ جلوس شاہجہان بادشاہ مین شروع ہوئی ہے کہ مطابق تھی سنہ ایکہزار اڑتالیس ہجری کے بعد تیاری قلعہ کے شہر پناہ اور خندق شہر جسکا لطافت و نزاکت سے بنائی گئی اور ہر ہر مقام پر دروازے اور کھڑکیاں رکھی گئیں اور چوک اور بازار مرتب ہوئی کہ ایک ایک گلی اور ایک ایک کوچہ رشک فردوس برین تھا نزاکت اور لطافت مین روی زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتا تھا سنہ ہجری مین یہ شہر

بہ عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کتاب حذاقت انتساب متضمن حالات تعمیرات و قلعہ و باشندگان شہر دہلی مسمی بہ

آثار الصنادید

تصنیف جواد الدولہ سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سابق منصف دار الخلافہ شاہجہان آباد

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوا

للہ کہ یہہ قلعہ معلی اور یہہ قصر اعلی کہ جسکا اوسے مکان خلد برین پر فوق لیجاتا ہے ایسے شاہنشاہ عالم پناہ کے
وجود باجود سے رونق پذیر ہے کہ نوشیروان کو اوسکے دیوان عدالت مین رتبہ ادنے چاکر کا اور سکندر کو اوسکی
بارگاہ مین کمترین نوکر کا ہے خزان اوسکے عہد دولت مین برنگ بہار اور خار اوسکے زمانہ سلطنت مین غیرت
گلزار یہہ بات ظاہر ہے کہ اگر اندیشہ ایسے ممدوح کی مدح وثنا کی درپے ہو جسقدر مضمون عالی پیدا کرے اوسکی
شان کے آگے پستی سے خالی نہوگا اسواسطے اول ہی عجز کا اقرار کرنا اولی اور انسب ہے ولادت اس شمس
برحق اور قبلہ اہل حق کی اٹھائیسوین شعبان المعظم ۱۱۸۹ ہجری روز سہ شنبہ قرب غروب آفتاب ہے تاکہ جہان
کو معلوم ہو کہ اس برگزیدہ خدا اور نور دیدہ عرفا کے ظہور کے بعد آفتاب بھی خجل ہوکر پردہ حجاب مین چھپ گیا
اور ابو ظفر تاریخ ولادت پائی ہے کہ دلیل ہے معاندین پر غلبہ مندی اور فیروزی کی اور جلوس میمنت مانوس
حضرت کا اٹھائیسوین جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری شب جمعہ کو واقع ہوا ہے اور یہہ تاریخ جلوس ہے
ازنشہ دولت بہادر شاہی ۞ شد پر زمی طرب ایاغ دہلی ۞ بشگفت بہجت دولت روز افزونش ۞ از نزہت افزود از و باغ دہلی
تاریخ جلوس آن شہ الاقدار ۞ آمد بلب خرد چراغ دہلی ۞ اللہ تعالی اس زبدہ ملوک بزرگ اور نقاوہ سلاطین
سترگ کی ذات مقدس کو ابد الآباد تک سلامت رکھے اور عالم اونکے فیض عام سے شاداب و سیراب رہے بالنبی وآلہ الامجاد

تمام شد باب دوم

اور جریان آب اور روانی کشتیوں اور لہراتا سبزہ کا اور دور دست تک نظر آتا صحرائے خورم و شاداب کا اور دوسری طرف فصیل اور برج طلائی اور کنگرہ ہائے قلعہ اور ان سب چیزوں کا عکس پانی میں پڑنا اور سورج کرن سے برج طلائی کا چمکنا اور کثرت لمعان سے تماشائیون کی نظر کا اوس پر نہ ٹھہرنا ایک طرفہ تماشا ہے خصوصاً بوقت شام پانی کے جاری ہونے کی صدا اور درختان زیر قلعہ پر کہ بسبب لحن کے واقع ہوئے ہین انواع طیور کا بسیرا لینا اور آپس مین ہچہکر صدائے خوش اور لحن دلکش کا کرنا اور ہوائے ملایم کا چلنا عارفون کو ازخود رفتگی کی تکلیف کرتا ہے

نور گڈہ

اسی قلعہ کے متصل جانب شمال سلیم گڈہ ہے اسلام شاہ کا بنایا ہوا جو ۹۵۳ ہجری مین بنا تھا خاندان تیموریہ مین اسکو نور گڈہ بولتے ہین اب یہ نور گڈہ قلعہ سے ایسا ملحق ہوگیا ہے کہ حقیقت مین ایک جزو ہے قلعہ کا یہ عمارت دریا کے بیچ مین بنی ہوئی ہے اور اسلام شاہ کے وقت مین دریا اوترکر اس عمارت مین جاتے تھے اور اصلی دروازہ اس گڈہ کا جانب جنوب بطرف گھاٹ نگمبود ہے عہد جہانگیر بادشاہ مین اوسکی جانب شمال ایک پل بنا اور اوسطرف بھی دروازہ بنایا گیا جبکہ شاہجہان نے یہ قلعہ بنایا وہ پل اس قلعہ مین ایسا ملگیا کہ گویا اس قلعہ ہی کے لئے بنایا تھا اور اوسپر دونو طرف کتبہ لگا ہوا ہے چنانچہ اسکی ہم نقل کر دیتے ہین ✻

کتبہ جانب شرق

شد بحکم شاہ نور الدین جہانگیر عظیم سال و تاریخش مبارک ان صراط المستقیم

کتبہ جانب غرب

بحکم بادشاہ ہفت کشور
چو این پل گشت در دہلی مرتب

شہنشاہ بعدل و داد و تدبیر
کرو صفش را نشاید کرد تحریر

جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر
پی تاریخ اتمامش خرد گفت

کہ شمشیرش جہان را کرد تسخیر
پل شاہنشہ دہلی جہانگیر
سنہ جلوس جہانگیری
[illegible]

اب ہم اس مقام پر ایک نقشہ ریتی کا لکھتے ہین کہ اوسمین سلیم گڈہ اور پل سلیم گڈہ اور تمام مکانات جانب ریتی کے موجود ہین و ہو ھذا ✻

اشارہ

واضح ہو کہ ہمنے اس قلعہ کی پیمایش کا جہان جہان ذکر کیا ہے وہ شاہجہانی گز سے بیان کیا ہے اسواسطے کہ کتب تواریخ مین اسکی پیمایش شاہجہانی گز سے لکھی ہے

ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ

چراغ رکھا کرتے اوس آبشار کے آگے ایک حوض ہے سنگ مرمر کا سارا ہے تین گز کے طول اور ڈھائی گز کے عرض ہے اور اس حوض سے شرقی طاق کے کنارہ تک ایک نہر ہے ڈیڑھ گز کے عرض سے نرمی سنگ مرمر کی بہت تحفہ اور پرچین ساز اور زینت کار اور یہہ دونوں حوض بھی نہایت پرچین ساز اور زینت کار ہین اور عقیق اور مرجان اور اور پتھر بیش قیمت جڑے ہین اس نہر مین سے ایک نہر نکل کر غربی طاق کے حوض مین پڑتی ہے اور اوس سے برج کی نہرین آن کر اور مثمن حوض مین سے ہو کر شرقی طاق کی طرف بہتی ہے کہ اوسکے نیچے دریا کیطرف ایک آبشار بنی ہوی ہے سارے قلعہ مین اسی مقام سے نہر گئی ہے اور ہر جگہہ پانی جانے کے قلابے بنتا مین سے بنے ہوے ہین اور ہر ہر قلابہ پر نام لکھا ہوا ہے کہ یہہ فلانے حوض کا قلابہ ہے اور یہہ فلانی نہر کا اور دوسرے درجہ کی عمارت بھی مثمن ہے نہایت صفائی کے ساتھ آٹھ گز کے قطر سے اور اوسکے آٹھون ضلعون پر سر اسر ایوان ہے چہ ستونکا اور تیسرے درجہ کی عمارت ایک نشیمن ہے گنبدی آٹھ ستونون پر اور اوسکا برج سنگ مرمر کا اور کلس سنہری ہے غرض کہ یہہ عمارت عجایب روزگار ہے اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین

مہتاب باغ

حیات بخش باغ کی جانب غرب یہہ باغ ہے کسی زمانہ مین بہت لطیف و نفیس ہو گا مگر اب کچھ اچھا نہین رہا اس باغ کے بیچ مین ایک بہت بڑی نہر بہت خوشنمائی سے بہتی ہے اور اب حضور والا سراج الدین محمد بہادر شاہ نے اوس نہر کے پاس جانب غرب مہتاب صاحب کے جھرنے کے طور پر جھرنہ بنایا ہے تمام سنگ سرخ کا اور اس سبب سے اس باغ کو اور رونق ہو گئی ہے اور اسی باغ مین ایک درگاہ قدم شریف کی ہے مگر کچھ مشہور نہین اسواسطے اوسکا نقشہ نہین لکھا

چوبی مسجد

اس باغ سے آگے نکل کر دو مکان ہین باورچی خانون کے اور وہ دونو مکان چھوٹا خاصہ اور بڑا خاصہ کرکے مشہور ہین اونکے پاس ایک مسجد تھی چوبی احمد شاہ بادشاہ کے وقت کی بنی ہوئی مگر اب بالکل ٹوٹ گئی ہے اور مٹی کا ڈھیر ہو گئی ہے مگر اوسکے دروازہ پر یہہ کتبہ باقی رہ گیا ہے

بنا کرد مسجد شہ دین پناہ | کہ شد پایہ اش دولت سرمدی
خرد را بحیرت فرو رفت پای | چو شد فکر تاریخ را مستعدی
برو ہر کہ انجا سجود نیاز | بانوار طاعت شود مہتدی
بگفتا سروش از سر برتری | بہ بیت شرف مسجد احمدی

سنہ ۱۱۶۴ ہجری

حال قلعہ معلی از جانب ریتی

ریتی کیطرف سے دیکھنا اس قلعہ کا ایک کیفیت عجیب اور تماشا غریب رکھتا ہے کہ ایکطرف موج زنی دریا کی جو

ظفر محل

عرصہ چار پانچ برس کا ہوا کہ اس حوض کے بیچون بیچ مین حضرت ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی نے
ظفر محل بنایا ہے سر سے پاون تک سنگ سرخ کا اوسکے بیچ مین ایک درجہ ہے اور اوسکے چارون طرف غلام گردش
کے طور پر مکان اور کونون پر حجرہ اور چارون ضلعون مین نشیمن ہین اور ایکطرف اس مکان مین آنے جانیکا پل بنایا ہے
غرض کہ یہ مکان جدید بھی بہت تحفہ ہے چنانچہ اب اس مقام پر ہم ایک نقشہ لکھتے ہین کہ اوسمین ان دونون مکانکی تصویر موجود ہے

ساون

اسی باغ مین جانب شمال یہ عمارت ہے نری سنگ مرمر کی نہایت نفیس اور بہت تحفہ کہ اوسکی لطافت اور صفائی
حد بیان سے باہر ہے اور چہرہ اسکا بعینہ مثل چہرہ بھادون کے ہے بال برابر بھی فرق نہین گویا ایک مکان کو چھپاؤ
اور ایک کو نکالو اور ایک ذرہ فرق نہین اور اسیطرح اسمین بھی چادر بنی ہوئی ہے اور حوض بھی بنا ہے اور اوسمین طاق
گلدان اور چراغان رکھنے کو محرابی طاق بنائے ہین جو کہ نقشہ ساون اور بھادون کا بہت مطابق تھا اسواسطے بنانیوالے نے
بھادون کا نقشہ تو باہر سے کھینچا ہے اور ساون کا نقشہ اندر سے کھینچے ہین تاکہ اوس سے شان عمارت کی اور
اس سے خوبی حوض اور طاقہاے چراغان معلوم ہو اور اس سبب سے کہ اس مکان مین پانی کی آمد اور چادر کا پڑنا
اور زور شور سے پانی کا بہنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ساون کا مینہ اسیواسطے اس عمارت کا ساون نام رکھا ہے اور یہ اوسکا نقشہ ہے

برج شمالی معروف بہ شاہ برج

یہ برج بھی عجائب روزگار سے ہے کہ ایسا برج نہ دیکھا نہ سنا قطر اس برجکا سولہ گز کا ہے اور اوسکی عمارت
تین طبقہ پر ہے پہلے طبقہ کو زمین سے بارہ گز کرسی دیکر بنایا ہے اور اسکی چھت اندر سے گول اور اوپر سے
سطح ہے یہ عمارت تمام سنگین ہے اجارہ تک تو سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے اور اوسمین احجار رنگین سے
پچی کاری کی ہوئی ہے اور اجارہ سے چھت تک سنگ پٹھانی سے سفید کرکے سنہری گل بوٹے بیل پتے
بنائے ہین یہ درجہ مثمن ہے اور اسکا قطر آٹھ گز کا ہے اور اوسمین چار طاق اور دو نشیمن نیم مثمن مشرف بدریا
بنائے ہین اور اوسکی رو کار سنگ مرمر کی ہے طول اور عرض طاق شمالی اور شرقی کا چار گز کا ہے اور غربی اور
جنوبی طاقون کا طول چار گز اور عرض تین گز کا ہے اور مثمن درجہ کے بیچ مین ایک حوض ہے تین گز کے قطر کا
نہایت دلربا اور بغایت خوشنما کہ اوسکی منبت کاری دیکھکر عقل حیران رہجاتی ہے اور صنعت الہی یاد آتی ہے
اور غربی طاق مین ایک آبشار ہے اور چھوٹے چھوٹے طاق محراب وار بنائے ہین کہ اونمین دنکو پھول اور رات

منفصل اس باغ کے بیچون بیچ مین ایک حوض کلان ہے اور حوض کے چارون طرف سنگ سرخ کی نہرین چھہ گز کے عرض سے بہتی ہین اور ہر ہر نہر مین تیس تیس فوارہ چاندی کے چھوٹتے تھے اور روش مین نہرہا کا پانی آتا ہے اور گلہاے معطر اور درختان دلکش کی تازگی کا باعث ہوتا ہے اور حوض کی دو جانب مین دو مکان واقع ہین کہ اونکو ساون بھادون کہتے ہین ان دونون مکانون کا حال ہم آگی تفصیل لکھتے ہین طول اس باغ کا دو سو پچاس گز اور عرض ایک سو پچیس گز کا ہی الغرض ایک کیفیت ہے دلکش و آب جاری و ہواے ملایم اور صحن دلکشا کی قابل بیان کی نہین بصد ہزاران گل شگفتہ در و سبزہ بیدار و آب خفتہ

بھادون

اس باغ مین جانب جنوب ایک مکان ہے سنگ مرمر کا بہت نفیس و لطیف اوسکو بھادون کہتے ہین چہرہ اوسکا یہہ ہے کہ ایک چبوترہ کرسی دیکر بنایا ہے اور اوسپر سولہ ستون لگا کر ایک ایوان دلکش تعمیر پایا ہے مشتمل اوپر دو ایوان کے جانب شرق و غرب اور دو بنگلہ مین آگے اور پیچھے کہ ان ستونون کے سبب بیچون بیچ مین ایک چوکھنڈی بن گئی ہے اور زمین مین ایک حوض سنگ مرمر کا چار گز پندرہ طسو کا مربع اور ڈیڑہ گز کا گہرا اوس مکان مین نہر بہشت سے نہر آتی ہے اور حوض مین چادر ہوکر پڑتی ہے اور نہر اوسمین سے نکلکر آگے ایک اور چادر چھوٹتی ہے اور نہر مین پڑتی ہے یہہ عمارت بھی بہت نادر ہے اور اسمین پانی کا پڑنا اور چادر کا چھوٹنا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بھادون کا مینہہ برستا ہی اور اسی سبب سے اس مکان کا بھادون نام رکھا ہے اب اس مکان مین پانی آنیکا اور چادرین چھوٹنے کا رستہ بالکل بند ہوگیا ہے اس مکان کے حوض اور چادرون مین محرابی چھوٹے چھوٹے طاق بنا دیے ہین کہ دنکو اونین گلدانہاے رنگین رکھے جاتے تھے اور رات کو شمع کافوری روشن ہوا کرتی تھین کہ اوسکے اوپر سے پانی کی چادر پڑتی تھی اور اندر سے اُن پہولونکی خوشنمائی اور چراغون کی روشنی عجب عالم دکھاتی تھی اسکی چھت کے چارون کونون پر بھی چار برجیان چوکھنڈیا کی سنہری بنی ہوتی ہین چنانچہ اب ہم اس مقام پر اوسکا نقشہ لکھتے ہین کہ اوسکی دیکھنے سے اس عمارت عجیب کی خوبی معلوم ہوئی ہے

حوض باغ حیات بخش

اس باغ کے بیچون بیچ مین یہہ ایک حوض ہے کہ چشمہ خضر اسکے آب زلال کا تشنہ ہے عرض و طول اسکا ساٹھہ گز سے ساٹھہ گز کا ہے اور اوسکے بیچمین اونچاس فوارہ چاندی کے لگے ہوے تھے اور ہردم چھوٹا کرتے تھے اور علاوہ ان فوارون کے گرداگرد اس حوض کے ایکسو بارہ فوارہ چاندی کے ماہل جانب حوض تھے اور وہ بھی مدام چھوٹا کرتے تھے اب ان فوارون کا نام نہین رہا مگر ہر جگہہ چھید باقی رہ گئے ہین بیت دل عشق کا ہمیشہ حریف نبرد تھا

اب جس جگہہ کہ داغ ہے یہان پہلے درد تھا

بعد تیار ہونے اوس حوض کے مکرانہ سے کہ دار الخلافہ سے دو سو کوس بادشاہی کی مسافت رکھتا ہے باحتیاط لائے اور اس مقام پر لاکر رکھدیا کہ اس موتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال بھی مکانات تھے اور اب بھی موجود ہین مگر اوسمین کچھہ نقصان بھی آگیا ہے اور اب حالین حضور والا نے اس محل کے نیچے ایک چھوٹا سا تہ خانہ بنایا ہے اور اکثر اوسمین اور اس محل مین آرام فرمایا کرتے ہین غرض کہ یہہ مکان بھی بہت نادر اور نہایت نفیس ہے کہ اب ہم اس مقام پر اوسکا نقشہ لکھتے ہین تاکہ جسقدر ممکن ہو اوس نقشہ کو دیکھنے سے اوسکی خوبی اور خوشنمائی دریافت کرسکے اور وہ نقشہ یہہ ہے

موتی مسجد

یہہ ایک مسجد ہے حمام کے پیچھے مشرف بہ حیات بخش سہرے پاؤن تک سنگ مرمر کی فرش اوسکا اور دو دیوار محراب و مرغول اور چھت اور منڈیر سب کی سب سنگ مرمر کی ہین اور پھر اوسپر وہ منبت کاری کی ہوئی ہے اور ایسے گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین حقیقت مین ایسی منبت کاری تمام قلعہ مین کسی مکان پر نہیں بلکہ قلعہ کیا روے زمین پر بھی نہوگی اس مسجد کے تین در ہین بہت خوشنما اور چھوٹے چھوٹے دو مینار ہین اور تین گنبد ہین سنہرے اور اسی سبب سے بعضے لوگ اسکو سنہری مسجد بھی کہتے ہین اس مسجد کے صحن مین ایک حوض ہے بہت چھوٹا اور بسبب اسکے کہ وہ دہ در دہ سے چھوٹا تھا پاک رہنا مشکل معلوم ہوا اسواسطے اسمین ایسی ترکیب رکھی ہے کہ بھادون مین سے اس حوض مین پانی آتا ہے اور اوبل کر بہر جاتا ہے گویا یہہ حوض بھی چشمہ جاری ہے اور اس مسجد کی جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہے واسطے عبادت اور وظیفہ وظائف کے اوسمین بھی ایک مختصر کم عمق بہت نفیس حوض ہے اور اوسکی گرد آئینہ بندی کی ہوئی ہے اس مسجد کو حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے سنہ دو جلوس مین بنایا ہے اور ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ اوسپر خرچ ہوے ہین اور عاقل خان نے یہہ تاریخ اوسکی بنائی ہے ؎ ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا ذوحکم ۱۰۷۶

یہہ مسجد بھی عجائب روزگار ہے اور یہہ اوسکا نقشہ ہے

باغ حیات بخش

یہہ باغ خدا کی قدرت کا نمونہ ہے اوسکے دیکھنے سے دل کو فرحت تازہ اور جان کو نشاط بے اندازہ حاصل ہوتی ہے اسکے دیکھنے سے نقشہ بہشت برین کا آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہے ہر درخت اسکا رشک قامت یار اور ہر گل اسکا غیرت گل رخسار اسکی سمن کے آگے بناگوش بار خجل اور اسکی بنفشہ کے سامنے زلف خوبان

ہیرا محل

ج

جانب شمال پاس حمام کے ہیرا محل ہے اور اوسمین اور حمام مین صحن چھوٹا ہوا ہے اور اوس صحن مین چار گز کے عرض کی ایک نہر بطور مارپیچ کے سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے اور یہہ وہی نہر ہے جسکا نام نہر بہشت ہے اور دیوان خاص اور رنگ محل مین جاری ہے اوس صحن کے بیچ مین نہر کے کنارہ پر ایک بارہ دری بڑی سنگ مرمر کی بناتی ہے اور اوسکی چھت کے چارون کونون پر چار چھوٹی چھوٹی چوکھنڈیان بنائی ہین اور اونکی چھتریان سنہری ہین یہہ محل بھی نرا سنگ مرمر کا ہے اور بہت نازک اور خوبصورت بنا ہے یہہ محل قدیم نہین ہے بلکہ چار پانچ برس ہوے کہ حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ نے بنایا ہے صفائی اور نفاست اسکی حد سے زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی اوسکی بیان سے باہر ہے اس صحن مین جو نہر جاری ہے وہ بہت خوشنما ہے اور اسطرح سے مارپیچ سی بنائی ہے کہ اوسکا بیان نہین ہو سکتا اگلے زمانہ مین اس نہر کے بیچ مین سنہری روپہلی چوبیس فوارہ لگ رہے تھے اور ہمیشہ چھوٹا کرتے تھے مگر اب نہر تو ٹوٹی پھوٹی باقی رہگئی ہے لیکن فوارہ ونکا نام نہین رہا اپنا لہو آپ پیتے ہین اور خاموش ہو گئے ہین غرض کہ اس مقام پر ہم اونکا نقشہ لکھتے ہین اوسکو دیکھو اور قدرت الٰہی کو یاد کرو

موتی محل

یہہ ایک محل ہے سنگ سرخ کا اور اوسکو سنگ پھٹکری سے سفید کر کے رنگا میزی اور طلا کاری سے گل بوٹے بنائے تھے اسمین ایک درجہ ہے پندرہ گز کا لنبا اور آٹھ گز کا چوڑا مشتمل دو شہ نشینون پر اور اوسکے بیچ مین ایک حوض ہے چار گز کا لنبا اور تین گز کا چوڑا اور ہر ایک شاہ نشین کے پیچھے ایک ایک درجہ ہے آٹھ گز کا لنبا اور پانچ گز کا چوڑا اور ایوان ہین نہایت رفیع پانچ پانچ در کے کہ جانب شرق سے مشرف بدریا ہے اور جانب غرب سے مشرف بہ باغ حیات بخش اور ہر ایک ایوان کا طول تیس گز کا اور عرض ساٹھ گز کا ہے اندر کی عمارت مین اجارہ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور باقی سنگ سرخ کا ہے اور اوسکو سنگ پھٹکری سے سفید کیا ہے اور اسمین ایک حوض اور نہر ہے اوسمین سے ایک چادر دو گز کے عرض سے جانب باغ حیات بخش ایک حوض مین پڑتی ہے کہ وہ حوض بھی عجایب روزگار سے ہے چنانچہ ہم اب اوس حوض کا بیان لکھتے ہین

بیان حوض

ب

یہہ حوض ایک سنگ مرمر کا بے جوڑ ہے کہ اتنا بڑا پتھر اور ایسا بڑا بے جوڑ حوض روے زمین پر نہو گا حقیقت اسکی یہہ ہے کہ یہہ پتھر اتنا بڑا اسی حجم بکرانہ کی کان مین سے نکلا جو کہ صفائی اور شفافی مین بے نظیر تھا اسواسطے بموجب حکم معلی کے اوسکا حوض بنایا گیا کہ چار گز کا مربع اور ڈیڑھ گز کا عمیق پایہ دار بنا کہ تمام حوض معہ پاؤن کے ایک پتھر کا ہے

حال مختصر پر اکتفا کیا اور واضح ہو کہ بعضے لوگ اس درجہ ہی کو عقب حمام بولتے ہین

ب	درجہ دوم حمام مسمے بسرد خانہ

یہ درجہ عجیب و غریب ہے کہ اسکا نظیر چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا اس درجہ مین جانب شمال کو ایک شہ نشین ہے سر سے پاون تک سنگ مرمر کی نہایت منبت کار اور پرچین ساز اور پچی کار اور اسکے آگے ایک درجہ ہے مربع نرا سنگ مرمر کا اور اوسکے فرش سے لیکر چھت تک عجیب عجیب رنگ کے پتھر سے پچی کاری کی ہوئی ہے اور طرح طرح کے بیل بوٹے بنائے ہین اس درجہ کے فرش کی پچی کاری ایسی خوب ہے کہ اوسکا بیان ممکن نہین غور کرنیکے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزار قالین ایرانی اوسکی ایک گل کاری کے آگے بےرونق ہے اور اوسکے بیچون بیچ مین ایک حوض ہے مربع اسیطرح کا پرچین کار اور اوسکے چارون کونون پر چار فوارے ہین سنہری کہ وہ چھوٹا کرتے ہین اور اون فوارون کو اسطرح منحرف لگایا ہے کہ چارون فوارون کی دھار ملکر حوض کے بیچ مین پڑتی ہے اور گرد اسکے دیوار سے ملی ہوئی ایک نہر جدول کے طور پر ایک کونے کے عرض سے جاری ہے غرض کہ اس نفاست و لطافت سے کوئی مکان نہین علاوہ اسکے اس درجہ مین یہ خوبی ہے کہ اگر چاہین تو یہ درجہ سرد رہے اور نہر اور حوض مین بھی پانی سرد جاری رہے اور چاہین اوسکو بھی گرم کر دین کہ فرش سے لیکر چھت تک گرم ہو جاوے اور فوارے گرم ہی چھٹین اور نہر بھی گرم ہی پانی کی بہئے بھر حال اب ہم اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھتے ہین

ج	درجہ سوم حمام مسمے بگرم خانہ

یہ درجہ تیسرا ہے اس حمام کا اور اوسکی جانب غرب دو حوض آب گرم کے بنے ہوئے ہین اور نرے سنگ مرمر کے ہین کہ اس حمام مین سوا سو من لکڑیون کا لقمہ دیا جاتا تھا اور اوسکے آگے ایک مربع درجہ ہے اور اوسکے بیچ مین سنگ مرمر کا چبوترہ ہے کہ اوس پر بیٹھ کر نہایا کرتے ہین اور جانب شمال بدستور دوسرے درجہ کی شہ نشین بنی ہوئی ہے اور اوس شہ نشین پر ایک بہت بڑا مستطیل حوض ہے اور اوس مین بھی یہ خوبی ہے کہ چاہین اوس حوض کو گرم پانی سے بھرین خواہ سرد پانی سے اس درجہ کا بھی فرش اور چبوترہ اور حوض اور دیوارین اجارہ تک بالکل منبت کاری اور طرح بطرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھر اسمین جڑے ہین اور اوسکے پھول اور بیلین بنائی ہین کہ اوس گل کاری سے باغ کا سا عالم دکھائی دیتا ہے صفائی اسکی بیان سے باہر ہے اور یہ شعر بعینہا اسی مقام پر صادق آتا ہے
زہی صفائی عمارت کہ در تماشایش * بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار * غرض کہ اب ہم اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھتے ہین کہ اوسکے دیکھنے سے اس عمارت کی خوشنمائی اور خوبصورتی معلوم ہوتی ہے

اور اوس دروازہ کے آگے لال پردہ تنا رہتا ہے اور سب امرا وقت دربار کے اس لال پردہ کے پاس سے آداب
و تسلیمات بجا لاتے ہین اور جانب شمال رستہ ہے حیات بخش کا اور جانب جنوب ڈیوڑھی محلات شاہی کی اور اس
کے بیچ کے دالان کے سامنے صحن کیطرف ایک کٹہرہ ہے سنگ مرمر کا اوسکو جو کٹہرہ ہی دیوان خاص کہا کرتے ہین غرض کہ
یہ عمارت بھی عجائب روزگار ہے اسکی چھت بھی نری چاندی کی تھی مگر [illegible] اور [illegible] گردی مین اوکھڑ گئی

تسبیح خانہ

اسی چبوترہ پر جسپر یہ عمارت عالی بنی ہوئی ہے جانب جنوب کہ عقب سے خوابگاہ معلی کا ایک دالان بنا ہوا ہے
اور وہ تسبیح خانہ کرکے مشہور ہے کبھی کبھی جب خلوت کرنی منظور ہوتی ہے یا دربار امرا ے مخصوص کا ہوتا ہے
حضور والا یہان بھی اجلاس فرمایا کرتے ہین اس دالان کی دیوار کے بیچ مین سنگ مرمر کی میزان بنی ہوئی ہے
اور وہان میزان عدل لکھا ہوا ہے اور بہت سا سنہری کام کیا ہوا ہے کیا اچھا آدمی تھا جسنے اس مقام پر میزان
عدل بنائی ہے کہ ہر وقت عبادت کے بادشاہ اوسکو دیکھے اور یاد کرے کہ قیامت کے دن میزان عدل الٰہی کھڑی
ہوگی بادشاہ اور غریب سب برابر ہونگے اور سب کے اعمال تولے جاوینگے اسیطرح بادشاہ کو بھی لازم ہے
کہ انصاف سے کام کرے اور جرم کو میزان عدالت مین جانچ کر حکم دے اسی تسبیح خانہ مین خوابگاہ کا رستہ ہے کہ وہ خاصی ڈیوڑھی کہلاتی ہے

عقب حمام

جانب جنوب اس عمارت کے حمام ہے کہ روی زمین پر اپنا مثل نہین رکھتا اور اسطرف کے جو مکانات ہین وہ عقب
حمام کہلاتے ہین چنانچہ اب ہم اس مقام پر دیوان خاص کا نقشہ لکھتے ہین کہ تسبیح خانہ بھی اوسمین دکھائی دیتا ہے اور
کچھ مکانات عقب حمام کے بھی معلوم ہوتے ہین اور بعد اسکے حمام کا حال علاحدہ لکھینگے

حمام

یہ حمام بے مثل و بے عدیل کہ روی زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتا تین درجہ کا ہے اسواسطے مناسب ہے کہ اسکے تینون درجونکا علاحدہ علاحدہ بیان کیا جاوے

درجہ اول حمام مسمی بہ جامہ کن

یہ درجہ حقیقت مین جامہ کن ہے کہ پہلے اس درجہ مین [illegible] گئے یا نہانے کے بعد بیٹھے اور کپڑے پہنے اور کچھ کھایا اگرچہ
اس درجہ کی عمارت بھی بہت خوب ہے اور کمرے کی طرح پر اسکے درجے بنے ہوئے ہین اور چارہ تک نرا سنگ مرمر کا
ہے اور پچین کاری کا کام کیا ہوا ہے اور جانب شرق مین جالیان لگا کر آئینہ بندی کی ہے کہ اوسمین سے دریا
اور سبزہ اور جنگل کی کیفیت دکھائی دیتی ہے لیکن میرے نزدیک اس درجہ کا نقشہ کھینچنا فضول تھا اسواسطے صرف

صحن ہے وسیع دلکش سنگ مرمر کا فرش اوسمین کیا ہوا ہے اور نہر بہشت بہتی ہے اور رنگ محل مین چلی جاتی ہے اور اسی عمارت کی جانب شرق کو مشرف بدریا برج طلا ہی کہ اوسکو برج مثمن بھی کہتے ہین چنانچہ اب ہم اوسکا حال لکھتے ہین

برج طلا معروف مثمن برج

اسی عمارت کے متصل جانب شرق یہ برج ہے مثمن سر سے پاون تک سنگ مرمر کا اور بدستور اور مکانات عالی کے اوسمین بھی سونیکا کام اور پرچین سازی اور منبت کاری کی ہوئی ہے اور اوسکا برج اور کلس سنہری ہے اور اسی سبب سے اوسکو سنہری برج بھی کہتے ہین اور بسبب مثمن ہونیکے مثمن برج بھی کہلاتا ہے تین ضلع اسکے عمارت خوابگاہ کی طرف ہین اور پانچ جانب دریا مشرف ہین اون پانچون ضلعونمین سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین اور ایک پر اوسمین ایک نشیمن بطور برآمدہ کی جانب دریا بنا ہوا ہے چنانچہ اب ہم اسمقام پر ایک نقشہ لکھتے ہین کہ خوابگاہ اور یہ برج سب اوسمین موجود ہے

شاہ محل معروف بدیوان خاص

یہ ایک عمارت ہے نامی اور مشہور بے مثل و بے عدیل کہ روی زمین پر نظیر نہین رکھتی اور ایسی خوش قطع ہے کہ دوسری دیکھنے مین نہین آئی خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا چوک ہے اوس چوک کے ضلع شرقی مین ڈیڑہ گز کا اونچا چبوترہ بنایا ہے اسّی گز کا لنبا اور چھبیس گز کا چوڑا اوسکے بیچوں بیچ مین دیوان خاص کی عمارت ہے بتیس گز کی لنبی اور چھبیس گز کی چوڑی سر سے پاون تک سنگ مرمر کی ایسا سنگ مرمر کہ سپیدۂ صبح اوسکے سامنے بے نور سے بدتر معلوم ہوتا ہے اور سرتاسر اسکے بیچ مین چار گز کے عرض سے نہر بہشت بہتی ہے اس عمارت کے بیچوں بیچ مین پایہ نما ستون بناکر اٹھارہ گز کے طول اور دس گز کے عرض سے مکان بنایا ہے اور اوسکے بیچوں بیچ مین ایک چبوترہ ہے اوس چبوترہ پر تخت طاؤس رکھا جاتا ہے اور اوسپر حضور والا اجلاس فرماتے ہین اور اس مکان کے گرد پایہ نما ستون لگاکر مکان بنایا ہے در و دیوار و ستون و پیر غول اور محراب اور فرش اس عمارت کا سنگ مرمر کا ہے اور اوسمین اجارہ تک عقیق و مرجان اور اور احجار بیش قیمت سے پچی کاری کی ہے اور بیل بوٹے پھول ایسے بنائی ہین کہ اونکے دیکھنے سے قدرت الہی یاد آتی ہے اور اجارہ سے اوپر چھت تک سونیکا کام کیا ہوا ہے اور سونیکے پانی سے گویا لیپ دیا ہے اندر کے رخ محرابون کے اوپر سونیکے پانی سے یہ شعر لکھا ہوا ہے ؏ اگر فردوس بر روی زمین است ؏ ہمین است و ہمین است و ہمین است ؏ یہ عمارت جانب شرق سے مشرف بدریا ہے اور اوسطرف کے درونمین جالیان لگا کر آئینہ بندی کی ہے اور جانب غرب اسکا صحن ہے ستر گز سے ساٹھہ گز کا اور اوس صحن کے گرد مکانات اور ایوان نہایت سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین جانب غرب اس صحن کے دروازہ ہے کہ دیوان عام سے اوسمین رستا ہے

کتبہ محراب شمالی

بصافحہ اسمانیان مائل بالائی متلالی است بانعام زمینیان تازلائع و حوض کہ ہمہ از آب زندگانی پرہد بعقدار شاک فورو چشمہ خور بہ دوازدہم ذی الحجہ سال جلوس دوازدہم اقدس مطابق ہزار و چہل و ہشت ہجری بعالمیان نوید کامرانی داد و انجامش کہ بصرف پنجاہ لک روپیہ صورت پذیرفت بست و چہارم ربیع الاول سال بست و یکم جلوس ہمایون موافق سنہ ہزار و پنجاہ و ہشت بفر قدوم میمنت لزوم گیتی خدیو گیہان خداوند بانی این مبانی آسمانی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی در فیض بروی جہانیان بکشاد

ابیات

شہنشاہ آفاق شاہجہان	باقبال ثانی صاحبقران	در ایوان شاہی بصد احتشام	چو خورشید بر چرخ بادا مدام
اساس ہست تا ناگزیر این بنا	بود قصر اقبال او عرش سا	زہی و نشیمن قصر پیراستہ	بہشتی بصد خوبی آراستہ
شرافت یکی آیہ در شان او	سعادت در آغوش ایوان او	چہ دورین سرای سرور	کند از جبہہ دور
بپالیش سر صدق ہر کس کہ سود	چو دریای چون پرورش فزود	زمانہ چو دیوار او بر فراشت	بہ پیش رخ مہر آئینہ داشت
زبس روی دیوارش آراستست	ز نقاش چین رونما خواستست	چنان بر سرش دست آباد کرد	کہ گردون بلندی از و وام کرد
ز فوارہ و حوض دریا نشان	بآب زمین شستہ رو آسمان	چو جای شہنشاہ عادل بود	ازان بادشاہ منازل بود

اس شہ نشین کے آگے ایک بیچ در دالان ہے نرا سنگ مرمر کا پرچین کا نہایت نفیس و لطیف بیش گز کا لنبا اور چھہ گز کا چوڑا اور ادہر اودہر اوس دالان کے بھی محرابین ہین اور حجرے ہین کہ غربی حجرہ مین سے دیوان خاص کو رستہ جاتا ہی اور اوسکو خاصی ڈیوڑہی کہتے ہین اس دالان کے بیچون بیچ ایک حوض ہے سنگ مرمر کا عجیب و غریب کہ ایسا حوض نہ دیکھنے مین آیا اور نہ سنے مین اون لوگون کو کیا کیا تین سوجھتی تھین کہ ایسے ایسے عجائبات بناتے تھے اوسکی کیفیت اوس حوض کی یہہ ہے کہ وہ ایک حوض ہے مستطیل بہت تحفہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کے یعنی اوسمین فوارہ نہین ہے مگر اوسکو تہ پر طرح طرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھرون سے ہزارون طرح کے گل بوٹے اور بیل پتی بناتے ہین اور ہر ہر پھول کی پنکھڑی مین ایک ایک چھید رکھا ہے کہ جب پانی چھوڑتے ہین اون سوراخون مین سے فوارے چھوٹتے ہین اوس حوض کی پچی کاری مین ہزارون پنکھڑیان ہین اور ہزارون چھید اس سبب سے ہزارون دہاریں فوارہ کی نکلتی ہین اور نہایت مرتفع ہوتی ہین اسواسطے کہ اوسکا منبع بہت بلند ہے اور ان فوارون سے جو کیفیت ہوتی ہے اپنے خیال مین خیال کرو کہ کیا عالم ہوگا اور کیا لطف دکھائی دیتا ہوگا اس دالان کی آگے

وہ سب ہندو تھے بندگان خاص اکبری کہلاتے تھے اونکا یہ قاعدہ تھا کہ جب تک بادشاہ کی صورت دیکھ لیتے تھے
اور بادشاہ کی ڈنڈوت نکر لیتے تھے بات تک نکرتے تھے اسواسطے بادشاہ ہر روز صبح کے وقت درشنی مین جاکر جلوہ فرما
ہوتے تھے اور اون بندگان خاص کو اپنا درشن دکھاتے تھے بعد اوس سلطنت کے جب یہ طریقہ موقوف
ہوا اوسوقت سے اسکا نام جھروکہ رکھا گیا اور سیر و تماشاگاہ مقرر ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ شاہجہان تک یہ
طریقہ جاری تھا مگر عہد اورنگ زیب عالمگیر مین موقوف ہوا

اسد برج

یہ ایک برج ہے جنوبی قلعہ معلی کا اور قرینہ ہے برج شمالی کا جو شاہ برج کرکے مشہور ہے اور اوسکا حال ہم آگے بیان
کرینگے یہ برج ہر ناتھ چیلہ کے ہنگامہ مین بسبب صدمہ گولون کے بالکل شکستہ و خراب ہوگیا تھا مگر عہد عدالت مہد
حضرت عرش آرامگاہ معین الدین محمد اکبر شاہ مین دوبارہ بنا ہے اور جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا ہے اس برج کو
صرف ایک بہت بڑا برج خیال کرنا چاہیے اور اوسکا نقشہ اپنے خیال مین کھینچ لینا چاہیے

خوابگاہ مشہور بڑی بیٹھک

یہ خوابگاہ اقدس والا عالی امتیاز محل کے جانب شمال کو واقع ہے اور یہ ایک عمارت ہے نفیس و لطیف کہ روی
زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتی سر سے پاون تک سنگ مرمر کی ہے اور اوسمین طرح طرح سے منبت کاریکا کام اور
سونے کے بیل بوٹے بنے ہوئے ہین اسکے بیچ مین شہ نشین کیطرح ایک مکان ہے اور اوسکے جنوب و شمال کو
دو بڑے بڑے دالان اوسکے سنگ مرمر اور پرچین سازی سے بنے ہین کہ اوس شہ نشین کا طول پندرہ گز اور عرض
چھ گز کا ہے اور اوسکی دو محرابون پر ایک کتابہ کہ سعد اللہ خان نے انشا کیا ہے لکھا ہوا ہے اور گرد اجاروکے پاس
سونیکی پانی اشعار لکھے ہوئے ہین کہ ہم اون سب کو اس مقام پر نقل کرتے ہین

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منزلہا ست رنگین و نشیمنہا ست دلنشین قطعہ بہشت برین چون گویم کہ قدسیان بہت بلند تماشائش آرزو مند
اگر ساکنان اطراف و اکناف لسان بیت العتیق بطواف اش بندد رواست واگر نظارگیان انفس و آفاق مثل حجر اسود
بہ تقبیل آستان رفیع الشانش شتابند سزا آغاز قاعدہ والا کہ از کاخ گردون برتر ست و رشک سد اسکندر این عمارت
دلکشا مبلغ حیات بخش کہ در منازل چون روح در بدن است و شمع در انجمن و نہر اطہر کہ آب صافیش بنیاد آئینہ جہان نماست
و در انارا از عالم غیب پردہ کشا و آبشارہا کہ ہر یک گوئی سفیدہ صبحدم ست یا لوحہ اسرار لوح و قلم و فوارہا کہ ہر کدامش پنجہ نور است

بیل اور بیلین مین سے پھول نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین اوس پیالہ مین ایک سوراخ ہے اور ایک نہر پوشیدہ تلے
تلے آتی ہے اور اوس پیالہ مین سے اوبلتی ہے پیالہ کی لبون پر سے پانی کا گرنا اور اوس حباب آسا مین سے گل بوٹہ کا
لہراتا ہوا دکھائی دینا ایک عالم طلسمات معلوم ہوتا ہے نہر بہشت جو موتی محل اور دیوان خاص مین سے ہوتی آتی
ہے اس محل کے بیچون بیچ مین سے گذری ہے اور جانب جنوب بہتی ہوئی چلی گئی ہے اور ایک اور نہر اس محل مین
اس حوض سے جانب شرق و غرب بہتی ہے اور جانب شرق اوس حوض مین جو صحن کیطرف رو کار کے سامنے رکھا
ہوا ہے چادر ہو کر گرتی ہے ہر ایک نہر مین منبت کاری اور پرچین سازی اور پچی کاری کا وہی حال ہے جو ہم نے
کی نسبت بیان کیا یہہ محل تمام اجارہ تک اور اوسکے ستون کہ پایہ نما ہین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی
ہین اور اسمین پچی کاری کی ہوئی ہے کہ سنگ مرمر اوسکا ہزار درجہ بیاض گردن جانانان سے بہتر اور عقیق اوسکا گو
درجہ لب لعل مہ جبینان سے خوشتر ہے اور علاوہ اسکے ہر ایک در و دیوار پر سونا لیپا ہوا ہے اور سونے کے کام سے
گل بوٹے بنے ہوئے ہین کہتے ہین کہ اس محل کی چھت نری چاندی کی بنی ہوئی تھی فرخ سیر کے وقت مین کسی
ضرورت کے سبب وہ چھت اوکھاڑی گئی اور اوسکے بدلے تانبے کی چھت چڑھا دی لیکن [illegible]
عرصہ ہوا کہ حضرت عرش آرامگاہ معین الدین محمد اکبر شاہ کے وقت مین اس تانبے کی چھت کو بھی اوکھاڑ لیا
اور اوسکے بدلے کاٹھ کی چھت لگائی ہے کہ وہ بھی اب بوسیدہ ہو گئی ہے کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک
ذو الجلال والاکرام ۔ اوسکے پہلو مین حجرے بنے ہوئے ہین اور اوسکے بعد جانب جنوب ایک مکان ہے کہ وہ
چھوٹی بیٹھک کر کے مشہور ہے اب اس مقام پر اس محل کے اندر کا نقشہ لکھکر اوسکا حال لکھین گے

چھوٹی بیٹھک

یہہ عمارت جانب جنوب امتیاز محل کے واقع ہے اور حقیقت مین قرینہ سے خوابگاہ اعلی کا حجرہ ہی بیٹھک
کر کے مشہور ہے اگرچہ یہہ عمارت بھی بہت نفیس و لطیف اور نہایت خوشنما ہے لیکن مرزا جہانگیر بہادر مرحوم نے
اسمین تصرفات جدید کیے تھے کہ قطع قدیم شاہجہانی نہین رہی اسواسطے اسکے نقشہ لکھنے کی ضرورت معلوم نہ ہوئی

جھروکہ

جھروکہ عبارت ہے ایک مکان سے کہ اوسمین کھڑکیان جانب ریتی دریا ہین اور جو کچھ تماشا وغیرہ حضور
کو دیکھنا ہوتا ہے اوسمین بیٹھکر دیکھتے ہین اگرچہ غرض واضع کی یہہ نہین تھی اسواسطے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے وقت مین جھروکے وضع ہوئے ہین اور انکا نام درشنی تھا اور بعضے لوگ کہ

منبت و شان اس عمارت کی المضاعف ہوگئی ہے اس محل کے کونون پر چار بنگلہ سنگین بنے ہوئے تھے تاکہ گرمیون مین خس کی ٹٹیان لگا کر خس خانہ بنایا جاوے غور کرو کہ جب اس محل مین یہ سب نہرین جاری ہونگی اور فوارہ چھوٹتے ہونگے اور خس خانہ تیار ہوگا اور ٹٹیون پر پانی چھڑکا جاتا ہوگا اور ہر ایک تیلی سے پانی کی بوندین ٹپکتی ہونگی اور دو رشا ہوار با آب ٹپکتے ہونگے اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہوگی تو کیا عالم ہوگا حقیقت مین بہشت برین کا ایک ٹکڑا ہے کہ اوسکی خوبیون کا بیان نہین ہوسکتا یہہ حال تو اوسکے صحن اور صرف نگار تھا اندر سے اس محل مین اس سے سوا عجائبات ہین کہ اب ہم اقام پر اوسکی دیکار کا نقشہ لکھکر اندر کا حال بیان کرتے ہین

حال امتیاز محل کا اندر سے

اس محل عالی کا کیا حال بیان کرون کہ کہنے کی طاقت نہین پاتا کیفیت کیونکر بیان کیجاوے اور حال کو قال مین کیونکر ادا کیا جاوے بہر حال جیسا ہوسکتا ہے لکھتا ہون کہ اسکے بنانے والے نے اس عمارت مین عجب عجب طرحکی کار سازیان اور نیرنگیان کی ہین ایک طلسمات کا عالم ہے کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہے جسطرح کہ اوسکی روکار مین پنجدر محراب دار بناتے ہین اسیطرح اسکے اندر بھی محراب دار در ہین کہ ہر ہر محراب پر ہزار ہزار ابروی دلربایان قربان ہین اور اوسکے ہر ہر مرغولہ پر لاکھ لاکھ طرہ مرغولہ دار معشوقان نثار ان درون اور محرابون کے بیچ مین ایک چوکھنڈی سی واقع ہوگئی ہے اوسمین ایک حوض ہے کہ اوسکی خوبی بیان نہین ہوسکتی اوس حوض کو سنگ مرمر سے اسطرح بنایا ہے کہ ایک کھلا ہوا پھول معلوم ہوتا ہے اوسکی پنکھڑیان ایسی خوبصورت ہین کہ چمن چمن گل یاسمین و نسترن نثار کیے جاوین تو بجا ہے اور پھر اوسمین احجار رنگین بیش قیمت سے وہ منبت کاری اور پرچین سازی اور پچی کاری کی ہے اور وہ گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین کہ کسیکا کچھہ بیان نہین نگار خانہ چین ہے کہ تماشائیون کی آنکھہ جلوہ گر ہے اگرچہ یہہ حوض سارا ہے ساٹ گرہ عمق ہے لیکن عمق اس حوض کا بہت کم ہے بعینہ مثل کف دست دلبران دلربا معلوم ہوتا ہے اور اوسمین خوبی یہہ ہے کہ جسوقت پانی بہتا ہے اور ٹھہرتا ہے تمام بیل بوٹے اس حوض کے ہلتے دکھائی دیتے ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک باغ ہے اور اوسمین ہزارون طرحکے گلہائے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہین اور نسیم بہاری سے لہراتے ہین اور کیفیت فصل برسات یاد آتی ہے اس حوض مین ایک کاسہ ہے سنگ مرمر کا کمرکی بنا ہوا اور اوسمین اوسیطرح منبت کاری اور پرچین سازی کی ہوئی ہے وہ کاسہ اگرچہ فی نفسہ ایک گل ہے کہ ہزار پھول اوسپر سے نثار کیے جاوین اور اوسپر اوسکی ہر ایک مرغولہ اور مرغول پر رنگین پتھرون سے گل بوٹے اور بیل پتے بنائے ہین کہ پھول نہ

اوسکی صنعت پر سرگردان ہے اور پیش طاق مین بھی طرح طرح کے رنگین پتھر لگائے ہین اور عجیب عجیب جانورون کی
صورتین اوسمین بنائی ہین اس پیش طاق کے پیچھے مکان ہے اور اوسمین دروازے لگے ہوئے ہین جب کبھی دربار عام
ہوتا بادشاہ اوسطرف سے تشریف لاتے اور اس تخت سنگین دلنشین پر رونق افروز ہوتے اور تمام امرا اور وکلای بادشاہان
ہاتھ باندھکر تخت کے آگی حاضر رہتے اس تخت کی کرسی آدمی کے سر سے بھی بہت اونچی ہے اسواسطے اس تخت کے آگے
سنگ مرمر کی بہت خوبصورت ایک چوکی رکھی اور اوسمین بھی طرح طرح کی پرچین سازی کی ہے جب کبھی کسی مقرب خاص کو
کچھ عرض کرنا ہوتا تو اجازت حاصل کرکے اوسپر قدم رکھتا اور پایہ تخت کو بوسہ دیکر اور آداب بجا لا کر کچھ عرض کرتا اور سنگ مرمر اور سنگ سرخ
کے کٹہرے کے پاس جمیع امرا و افسران فوج اپنے اپنے درجے کے موافق ہاتھ باندہکر کھڑے رہتے تھے مدت ہوئی کہ اس جگہ [illegible]
نہین ہوتا اور یہہ مکان جسمین بڑے بڑے بادشاہون کے وکیلون کو قدم رکھنا نصیب نہین ہوتا تھا ویران پڑا ہوا ہے
اور بادشاہی سپاہی دن رات پڑے رہتے ہین اب ہم اس مقام پر اس مکان عالیشان کا نقشہ لکھتے ہین

نقشہ	امتیاز محل معروف بہ رنگ محل	

یہہ محل متصل دیوان عام کی پشت پر واقع ہے اور اتنا بڑا اور کوئی محل نہین صحن اسکا نہایت وسیع تھا کہ اوسمین نہرین جاری
تھین فوارہ چھوٹتے تھے باغ لگا ہوا تھا اب سب برباد ہو گیا اور اس صحن دلکشا مین سڑیل سڑیل مکان بن گئے ہین اگلے
زمانہ مین اس محل کے صحن مین ایک حوض تھا پچاس گز سے اڑتالیس گز مین اور پانچ فوارہ اوسمین چھوٹتے تھے اور ایک نہر تھی
کہ اوسمین پچیس فوارہ لگے ہوے تھے اور باغچہ تھا ایکسو سات گز کا لنبا اور ایکسو پندرہ گز کا چوڑا اور اوسکے گرد سنگ سرخ کا محجر لگا ہوا تھا
اور اوسپر دو ہزار سنہری کلسیان لگی ہوئی تھین اور تین طرف اس صحن کی سیر کرنے کی غرض سے مکان دلکشا اور ایوانہاے دلربا بنے
ہوے تھے اور جانب غرب مین مشرف بدریا اور پائین باغ یہہ عمارت ہے امتیاز محل کی کہ جس کی تعریف لکھنی طاقت بشر سے
باہر ہے چہرہ اسکا باہر سے یون ہے کہ کرسی دیکر ایک چبوترہ بنایا ہے اور اوسکے نیچے دو تہ خانہ ہین سمت غرب
اور اوس چبوترہ پر گویا پانچ در کا تہرا دالان بنایا ہے ستاون گز کا لنبا اور چھبیس گز چوڑا بیچ کے در کے آگے صحن کی طرف
ایک حوض ہے سنگ مرمر کا بہت بڑا ایک تختہ کا پایہ دار کہ اوسمین ڈیڑھ گز کی اونچائی سے تین گز کی چوڑی چادر
پڑتی ہے اور اوسمین سے اوبل کر نیچے کے حوض مین آتی ہے اور وہان سے نہر مین بہتی اور صحن
کے حوض مین جاکر باغچہ کی ہر ہر روش اور چمن مین بہتی تھی روکار اسکی تمام سنگ مرمر کی تھی
اور دو تختہ بتختہ محرابین اور مرغولین بنائی ہین اور وہ محنت کی ہے کہ آدمی کی عقل دیکھکر حیران ہوتی ہے
اور اوسکی چھت کے چارون کونون پر چار چھتریان بنائی ہین کہ اوس سے

دیوان عام

نقارخانہ کے آگے ایک بڑا چوک ہے اور اوسمین دیوان عام بنا ہوا ہے یہہ مکان بھی عجیب و غریب ہے اور جب کبھی دربار عام ہوا کرتا تھا تو بادشاہ اس مقام مین دربار فرمایا کرتے تھے اس مکان مین جانب مشرق نو نو در کا نہ گہرا دالان بنا ہوا ہے کہ سب در اوسکے ملکر ستائیس ہوے اور ہر ہر دالان کے بغل مین ایک ایک در ہے کہ تین در ایک طرف اور تین در ایکطرف کے چھتیس در یہہ ہوے اس دالان عظیم الشان کا طول ۶۱ گز کا اور عرض ۲۴ چوبیس گز کا ہے ہر ہر مدخل مین ستون لگاتے ہین اور اوپر محرابین نہایت خوبصورت بنائی ہین اگرچہ یہہ سارا دالان معہ چھت کے سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے لیکن اسپر بہت خوب سفیدی کرکے تمام سونیکا کام کیا تھا اور سنگ مرمر سا عالم بنا دیا تھا اور باہر کے در و نمین سنگ مرمر کا کٹہرا لگا ہوا ہے اور اوپر سنہری قبہ اور کلسیان بنی ہوئی تھین کہ اب اون کلسیون کا نام نہین رہا مگر سنگ مرمر کا کٹہرا ٹوٹا پھوٹا باقی ہے یہہ دالان ایک چبوترہ پر واقع ہے کہ اوس چبوترہ کا طول ۱۰۴ ایکسو چار گز کا اور عرض اوسکا ۱۶۰ ایکسو ساٹھ گز کا ہے اور اوسکے گرد سنگ سرخ کا قد آدم کٹہرا لگا ہوا ہے اور اوپر سنہری کلسیان تھین کہ اب نہین رہی ہین یہہ کٹہرا بالکل مسمار ہو گیا تھا اور نام و نشان تک بھی نہین رہا تھا سنہ جلوس بادشاہ دین پناہ سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ مین یہہ کٹہرا از سر نو مرتب ہوا اور اس کٹہرے کے آگے بہت وسیع صحن ہے کہ نہایت جہان بھی اوسکے آگے تنگ معلوم ہوتی ہے طول اوس صحن کا ۲۰۴ دو سو چار گز کا اور عرض ساٹھ گز کا ہے اور اوس صحن کے گرداگرد ایوانہاے دلکشا اور نشیمن ہاے روح افزا بنے ہوے ہین اوسکی جانب جنوب کو ایک دروازہ ہے کہ اوس طرف سے محلات شاہی اور اور مکانات کو رستہ جاتا ہے اور جانب شمال بھی ایک دروازہ ہے کہ اوسمین سے خانسامانی اور باغات کی طرف رستہ نکلتا ہے اور جانب غرب جو دروازہ ہے اوسپر نقارخانہ ہے کہ ہم اوسکا حال بیان کر چکے ہین

نشیمن ظل الٰہی

ان دالانون مین اندر کے دالان کے بیچ مین ایک نشیمن سلطانی بنی ہوئی ہے کہ اوسکو تخت شاہی اور اورنگ ظل الٰہی کہتے ہین یہہ نشیمن عجیب عمارت ہے کہ چشم فلک نے بھی ایسی لطیف و نفیس عمارت نہ دیکھی ہوگی یہہ نشیمن کرسی دار بنایا ہے تمام سنگ مرمر کا بنگلہ کے طور چار گز مربع ہین اور اوپر چار ستون کہ حقیقت مین اوتاد آسمان ہین بنائے ہین اور اوسپر بنگلہ سنگ مرمر کا بنا ہے اور اوسکے پیچھے ایک پیش طاق ہے سات گز کا لنبا اور ڈہائی گز کا چوڑا تمام سنگ مرمر کا اور اس نشیمن اور پیش طاق مین طرح طرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھر لگائے ہین اور زینت کاری اور نگین سازی سے طرح طرح کے بیل بوٹے تراشے ہین کہ چشم فلک اوسکے دیکھنے سے حیران اور عقل آسمان سیر

چھتہ کے آگے لاہوری دروازہ ہے

لاہوری دروازہ قلعہ معلی

یہہ دروازہ فلک مثال اور کوہ تمثال بلندی اور رفعت مین اپنا نظیر اور زینت اور پرچین سازی مین اپنا عدیل نہین رکھتا جسطرح کہ دلی دروازہ قلعہ معلی کا بنا ہوا ہے اوسیطرح کا یہہ دروازہ بھی ہے اور اسیطرح حضرت اورنگ عالمگیر نے اس دروازہ کے آگے بھی گھوگس بنا دیا ہے اسواسطے کہ اس دروازہ مین سے بلکہ دیوان عام سے تمام چاندنی چوک اور فتحپوری تک نظر جاتی تھی امرای بادشاہی کو فتحپوری کی مسجد کے پاس سے اوترنا پڑتا تھا اور پیادہ دربار مین آنا ہوتا تھا اسکے آگے بھی خندق تھی اور تختہ لگا ہوا تھا حضرت اکبر بادشاہ ثانی کے وقت مین اوسکے آگے بھی پل بنا دیا اور اوسپر بھی بعینہ وہی کتبہ لگا ہوا ہے جو دلی دروازہ کے پل پر ہے یہہ دروازہ صاحب قلعہ دار کے تصرف مین ہے اور صاحب ممدوح اوسپر تشریف رکھتے ہین اور چونکہ یہہ دونو دروازے صورت و شکل مین ایک سے ہین اسواسطے ہم اس مقام پر دلی دروازہ کا نقشہ لکھتے ہین

نقار خانہ

اس چوک کے غربی ضلع مین بہت بڑا دروازہ ہے کہ آسمان سے باتین کرتا ہے اور اس دروازہ مین سے دیوان عام مین جانیکا رستہ ہے اور اس دروازہ پر دالان دلکشا و مکانات فرحت بخش بنے ہوے ہین اون مکانون مین نقار خانہ بادشاہی ہے اور رات دن اپنے معمول پر نوبت بجتی ہے کہ اوسکی آواز سے غم و الم کا دنیا مین نام نہین رہتا اور عالم عالم فرحت و شادمانی کا حشر ہوتا ہے ہر در و دیوار وحوش و طیور چرند و پرند وانس و جن اوسکی آواز سے مست ہوتے ہین اور عالم عالم شادمانی کا حاصل کرتے ہین اور نقارہ شاہی کی صلاے عام سے ہوا خواہان جان نثار کو اور دلیری اور بہادری کا سبب ہے بہادران دشمن شکار کو اور یہی آوازہ روح افزا دشمنون کی جان کو وبال ہے کہ ہیبت سے اونکا پتا پانی ہوتا ہے اور اوسکی دہشت سے اونکا جی نکلتا ہے یہہ عمارت تمام سنگ سرخ کی ہے بیچ مین دروازہ کلان ہے اور ادہر اودہر دو منزلے دو حجرے ہین کہ اونکے آگے بھی محرابین بنا دی ہین اور اونکی ادہر اودہر سیڑہیان اوپر جانیکو بنی ہوئی ہین اوسکے اوپر بیچ درجہ دالان ہے کہ ادہر اودہر دونو طرف اسکے در نمودار ہین اوس دالان مین نوبت کا کارخانہ ہے اور نوبت شاہی بجتی ہے اسی سبب سے نقار خانہ کہلاتا ہے اوسکے اوپر چارون کونون پر چار برجیان ہین بہت خوشنما کہ اونکے سبب سے عجب رونق اس مکان کو حاصل ہو گئی ہے چنانچہ ہم اب اسمقام پر اوسکا نقشہ لکھتے ہین

عالمگیر نے اس بات کو بھی نامناسب جانا اور اس دروازہ کے آگے ایک اور چوک بناکر اوسکا دروازہ دوسرے ضلع یعنی جانب غرب رکھا کہ اس سبب سے اس دروازہ کے اوٹ ہوگئی اور اس موٹر کا نام گھوگس اور یہ اوسی زمانہ مین بنا ہے جب کہ حضرت عالمگیر نے بعضے مصلحتون کے سبب اپنے والد ماجد شہاب الدین محمد شاہجہان کو کنج عبادت مین بٹھایا اور کار سلطنت اپنے ذمہ لیا مشہور ہے کہ جب شاہجہان نے یہ بات سنی تو عالمگیر کو لکھا کہ اے فرزند ارجمند تمنے قلعہ کو دولہن بنایا اور اوسکا گھونگٹ نکالا اس قلعہ کے گرد خندق ہے کہ اوسکا حال ہم اوپر بیان کر چکے ہین اس دروازہ کے آگے بھی خندق تھی اور اوسپر تختہ لگا ہوا تھا کہ جب چاہتے تھے تختہ اوٹھا لیتے تھے اور بسبب خندق اور پانی کے قلعہ کا رستہ نہین رہتا تھا لیکن حضرت عرش آرامگاہ محمد اکبر شاہ ثانی کے وقت مین سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے اس دروازہ کے آگے پل بن گیا ہے اوسپر یہ کتبہ سنگ مرمر مین لگا دیا ہے

سنہ جلوس والا ۲۶ سنہ ۱۲۴۳ ہجری ہوالغنی سنہ ۱۸۲۸ عیسوی در عہد شاہ جمجاہ محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحب قران ثانی باہتمام دلاور الدولہ رابرٹ باقفرسن بہادر دلیر جنگ پل فیض منزل تعمیر یافت

اس دروازہ سے اندر آنکر جلوخانہ کا چوک ہے دو سو گز کے طول اور ایک سو چالیس گز کے عرض سے اور تین طرف دروازے اور ایک طرف نقار خانہ جنوبی مین تو یہی دروازہ ہے اور شمالی دروازہ مین سے اصطبل خاص مین کو اور گڈہ کیطرف رستہ جاتا ہے اس چوک مین ایک حوض ہے اور سرتاسر ایک نہر چار گز کے عرض سے بہتی ہے اور جنوب کی طرف جاکر خندق مین پڑتی ہے

چھتہ لاہوری دروازہ

جانب غرب اس چوک کے لاہوری دروازہ کا چھتہ ہے یہ چھتہ بھی عجایب روزگار سے ہے اسکے صانع نے عجب عجب طرح کے طلسمات اور انواع انواع عجائبات بنائے ہین یعنی اسکا لداؤ ایسا مرتفع ہے کہ سقف فلک کی مانند دکھائی دیتا ہے اور اوس لداؤ مین عجب عجب طرح سے لہرین اور موڑ توڑ بنائے ہین کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتے ہین اس بلندی اور ارتفاع پر طولانی بھی بہت ہے اور اس چھتہ کے دو طرف مکانات دلکشا اور ایوان ہاے فرحت افزا بنے ہوئے ہین اور سہ تا سہ منزلے مکان ہین اور بیچ مین ایک چوک بنایا ہے اور اوسکی چھت روشنی کے لیے نہین پاٹی اس چھتہ کو شاہجہان کے وقت مین بازار مسقف کہا کرتے تھے اس

متصل ہے خندق پچیس گز کی چوڑی اور دس گز کی عمیق اور اضلاع مین اوس قلعہ کے کھودکر نہر کا پانی اوسمین
ڈالا ہے اور وہ پانی دو طرف دریا سے جو جمنا مین جاتا ہے دور اوس خندق کا تین ہزار چھہ سو گز کا ہے سب
بارہ و بروج اوج سے حضیض اور کنگرہ سے تا کرسی تک سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین اور سب عمارتین دولتخانہ
کی مثلاً عمارت برج شمالی اور باغ حیات بخش اور حمام اور شاہ محل مشہور بدیوان خاص اور آرامگاہ معلی
اور برج طلائی اور امتیاز محل اور وہ عمارت جو قرینہ ہے خوابگاہ اقدس کا اور آرامگاہ محل خاص اور وہ عمارتین
محل ملکہ دوران سے متعلق تھین اور وہ برج جو برج شمالی کا قرینہ اور ایک رستہ مین ترتیب واقع ہے اوس ضلع
مین ایسی طرح سے بنائے ہین کہ مشرق کی طرف دریا اور مغرب کی طرف سے باغ ولبساطین دلکشا ہین اور ایک نہر
مسمی بہ نہر بہشت چار گز کی عرض کی شمال کیطرف سی آکر اون عمارت کے بیچ سے گذر کر جنوب کی طرف جاتی ہے جب
حال خجستگی اشتمال اس قلعہ آسمان پایہ کا بر سبیل اجمال ناظرین کتاب پر واضح ہوا اب فکر بلند اس آرزو مین ہے کہ اب
جا سے کی بعض عمارات نامی مشہور کا حال جنکا مثل و عدیل سواے عالم مثال اور شہر بند خیال کے روی
زمین پر نہین پایا جاتا اس کتاب مین لکھون تا کہ دیکھنے والون کو زیادہ لطف و کیفیت حاصل ہو

دروازہ جنوبی قلعہ معلی

یہ ایک دروازہ ہے رفیع الشان بلند بنیان کہ جسکی رفعت کے آگے آسمان پستی خاک سے کمتر اور جسکی اوج آسمان
موج کے سامنے اوج ثابت و سیار حضیض مین سی پست تر یہہ دروازہ سر سے پاون تک سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے
اور جا بجا مقامات مناسب پر سنگ مرمر کی پچی کاری کی ہوئی ہے اور اس دروازہ کے گنبد آسمان سے
بھی فوق لیجاتے ہین اور طاق اسکی کہکشان سے بھی خوشتر دکھائی دیتے ہین اس دروازہ کو قلعہ کا دہلی دروازہ
بھی کہتے ہین اسواسطے کہ پرانی دلی کیطرف واقع ہے اور اکبری دروازہ بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ
اکبر آباد کا بھی اسیطرف سے رستہ ہے اور ہتیا پول بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سابق مین اس دروازہ کے آگے
پتھر کے دو ہاتی کہ گلانی اور کوہ مثالی مین ہیچ کے ہاتیون کے برابر بنے ہوئے تھے اور اسی سبب سے
ہتیا پول کہتے تھے کہ ہندی محاورہ مین پول دروازہ کے معنو مین ہے یعنی دروازہ فیلان مگر عہد سلطنت
محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر کے مین یہہ دونو ہاتی توڑے گئے اور اوس بادشاہ دین پناہ نے اسطرحکی
تصویرین دروازون پر بنانے کو رسم ہنود اور خلاف طریقہ اسلام سمجھکر توڑوا ڈالا اس دروازہ کے سامنے
کچھہ اوٹ نہ تھی اور شہر کے آگے دلی دروازہ مین سے نظر ہو کر دور تک جنگل مین چلے جاتے تھے حضرت

منبت کار اور پرچین ساز حاضر ہوئے اور بہزار دل و جان اس قلعہ بنانے مین مصروف ہوئے
پہلے پہل اس قلعہ کا اہتمام عزت خان کو سپرد ہوا اور اوسنے پندرہوین جمادی الاول ۱۰۴۹ تک
تاریخ بنا سے پانچ مہینہ دو دن اس قلعہ کی بنیادین کہود واسنے اور مصالح جمع کرنے مین ہمت مصروف
کی کہ اوسکے اہتمام سے قلعہ کی تمام بنیاد کہد گئی اور کچہہ مصالح بہی جمع ہوگیا اور بعضی بعضی جگہہ سے بنیاد بہی
اوٹہہ آئی جب کہ عزت خان ٹہٹہہ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اوس قلعہ کا اہتمام الہ وردیخان صوبہ دار کو سپرد ہوا
اور دو برس ایک مہینہ گیارہ دن الہ وردی خان کے اہتمام مین یہہ قلعہ بنا اور ہر طرف سے بارہ بارہ گز اونچا
ہوگیا تہا بعد اوسکے یہہ کام مکرمت خان کے سپرد ہوا اور مکرمت خان کے اہتمام اور سعی سے سال
بستم جلوس شاہجہان مین یہہ قلعہ بنکر طیار ہوگیا اوس زمانہ مین شاہجہان بادشاہ کابل مین رونق افروز
تہے اور وہانکی سیر و سیاحت کرتے تہے کہ مکرمت خان نے اپنی عرضی بہیجی اور لکہا کہ دولت خانہ
بادشاہی اور ایوان حضرت ظل الہی بنکر تیار ہوگیا اور دیوان خاص و عام و حمام و محل و نہر سے مرتب اب قدم
رنجہ فرمائیے اور اس قطعہ بہشت کو اپنی برکت قدوم میمنت لزوم سے رشک فردوس برین کیجیے بادشاہ
کہ خود ایکدل سے ہزار دل اوسکے دیکہنے کے مشتاق تہے بفور پہونچنے اس عرضی کے حکم کوچ کا دیا
اور سال بست و یکم جلوس والا مین مطابق چوبیسوین ربیع الاول ۱۰۵۸ ہجری مین اس قلعہ معلی مین داخل
ہوئے آراستگی باغ اور دلچسپی مکانات سے ہر ایک کو عالم حیرت تہا اور نہر کے بہنے اور فوارون
کے چہوٹنے سے اور ہی عالم دکہائی دیتا تہا اور بیشک جنت کے ہونے پر یقین ہوتا تہا اس قلعہ
کی وسعت اکبرآباد کے قلعہ سے دوگنی ہے یہہ قلعہ آٹہہ برس کے عرصہ مین باوصف اسقدر سعی اہتمام
کے بنا کہتے ہین کہ پچاس لاکہہ روپیہ اس قلعہ کی عمارت مین اور پچاس قلعہ کے اندر کے مکانون
کی عمارت مین خرچ ہوا ہے اور یہ قلعہ مشتمل ہے چار دروازون اور دو کہڑکیون اور اکیس ۲۱ برجون پر اون
برجون مین سے سات برج مدور اور چودہ مثمن ہین اور چار دیواری کا محیط کہ مثمن بغدادی ہے
ہزار گز کا طول اور چہہ سو گز کا عرض اور پچیس گز کا ارتفاع کنگرہ سے خاکریز تک رکہتا ہے اور
بنیاد اوسکی گیارہ گز کی ہے اوسکے نیچے کا عرض پندرہ اور اوپر کا دس گز کا ہے اور قلعہ کی
زمین چودہ لاکہہ گز ہے اس قلعہ کی ضلع شرقی کی بلندی جو دریای جون کیطرف واقع ہے پانی
کے کنارہ سے عمارت کی کرسی بارہ گز کی ہے از بسکہ دریاے جون اس قلعہ کے ضلع شرقی کو

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کتاب حقائق انتساب متضمن حالات تعمیرات و قلعه و باشندگان شهر دہلی مسمی به

آثار الصنادید

تصنیف جواد الدولہ سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سابق منصف دار الخلافہ شاہجہان آباد

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوئی

وحسلدار خان اور رسالہ مارکہ شاہجہانی باغ سے باغات قدیم سے اور باغ نواب حامد علیخان بہادر اور باغ خیاب مولانا محمد صدالدینخان بہادر وغیرہ باغات جدید سے ہین لیکن چونکہ اونکے لکھنے مین بجز طوالت کے اور کچھ فائدہ نہ تھا اسواسطے فروگذاشت کیا گیا

پہلا باب تمام ہوا

بیٹھہ کر عبادت مین مصروف رہتے ہین اور اہم مقصود اونکا اس بیٹھنے سے ہموتی ناموس کا انتظار تھا اور انکے
عقیدہ مین یہہ ہے کہ باوجود سینکڑون برس کے انتظار کے وہ ناموس نہ آئی جب وہ تنگ ہوکر اوٹھ کھڑے
ہوتے اور ناموس مذکور کو بددعا کی کہ تو کل جگہ مین اکثر آوسے گی اسی واسطے اس زمانہ مین ہر سال آتی ہے
بہرکیف یہہ گھاٹ عجیب ایک مکان ہے کہ روے زمین پر اسکا نظیر نہوگا سب گھاٹ اسکے سنگ سرخ کے
بنے ہوئے اور معابد بھی اکثر سنگ سرخ کے بنا کیے ہوئے ہین ہر صبح کو اسقدر ہجوم مرد و زن ہنود کا واسطے
غسل کے ہوتا ہے کہ دریاے جمن مین کثرت مردم ہجوم مردم آبی کا معلوم ہوتا ہے حسن اون عورتونکا جو واسطے
غسل کے جمع ہوتی ہین کیا بیان کیا جاوے کہ اگر آفتاب کی گردش تابع گردش فلک کی نہوتی بسبب شرم و
وخجالت کے کبھی اسکے وہان ہونے تک مشرق سے سر بدر نکرتا

شعر

فتادند در کفر صبر و شکیب | حذر از کمرہای زنار زیب
رہ مایہ داران ایمان زنند | بجز دار نقد دل و جان زنند

نیلی چھتری

یہہ ایک گنبد ہے بنگلہ نما معروف بہ نیلی چھتری کہ اوسکو ہمایون بادشاہ نے سنہ نو سو اونتالیس ہجری مین
بنا کیا ہے پار دریاے جمن کے نگمود کیطرف نیچے سلیم گڈہ کے اور ہمایون بادشاہ اکثر اوقات وہان بیٹھکر
سیر دریا کرتے تھے بعضے اوسکا نام بنگلہ جہانگیر بادشاہ کہتے ہین اور ہنود یون مشہور کرتے ہین کہ چھتری قدیم
سے ہے کہ بادشاہ جہانگیر نے اوسکی شکست و ریخت کی مرمت از سر نو کی اور چھتری کی علامتین منہدم کرکے
بطور بنگلہ کے مرتب کر دیا اصل اس مقدمہ کی بعد تامل کے یہہ معلوم ہوئی کہ یہان قدیم سے پنڈون کے
وقت سے ایک چھتری ہوگی کہ ہمایون بادشاہ نے اوسکو منہدم کیا اور یہہ بنگلہ اپنی طرف سے بنا کر نشست گاہ
اور سیرگاہ مقرر کیا اور جہانگیر بادشاہ نے اپنے وقت مین اوسکی کچھ مرمت کرکے یہہ کتبہ بنگلہ کے اندر لکھوا دیا

اللہ اکبر بدیئہ جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ

عجب پر فیض جاے کامرانی است | نشیمن گاہ جنت آشیانی است

اور جنت آشیانی بعد وفات کے نام ہمایون بادشاہ کا ہوا تھا ×

باغات

واضح ہو کہ بیرون کشمیری دروازہ و لاہوری دروازہ شہر پناہ کے باغات قدیم مثل روشن آرا و ہرسنگھی

شعر

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم		کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

قدسیہ باغ

سیہ باغ باہر کشمیری دروازہ کے صاحب کلان بہادر دام اقبالہ کی کوٹھی سے دوسرے واقع ہے بنا کیا ہوا نواب قدسیہ بیگم کا اوسکی بنا سے معلوم ہوتا ہے کہ باغ قدیم ہے قدیم سے تعلق سرکار بادشاہی مین چلا آتا ہے اوسمین ایک مسجد ہے سنگ سرخ کی نہایت خوشقطع اور وسیع اور اندر اوس باغ کے ایک بارہ دری ہے نہایت کلان اور نشستگاہ نشین اوسمین نہایت وسیع اور خوشنما اور دلچسپ اور اوس بارہ دری کے پیچھے بھی ایک پائین باغ ہے ہرچند اس باغ کی آراستگی کیطرف کسیکو کچھہ توجہ نہین لیکن باوجود اسکے بھی ایسا تازہ اور معطر اور رشک فردوس ہے کہ قلم کو طاقت اوسکے وصف کی نہین ہر درخت اوسکا رشک قامت یار اور ہر گل اوسکا رشک رنگ نگار اس باغ کے سنبل سے طرہ نیکوان پیچ و تاب کہاتا ہے اور اس گلشن کی بنفشہ سے خط خوبان اپنا منہ چھپاتا ہے نہر اسکی کہکشان سے بہتر اور سبزہ زار اوسکا چمن سپہر سے خوشتر جو نسیم یہان سے چلکر بدن کو لگتی ہے گویا نسیم جنت نعیم ہے اور جو پانی کہ اسکی نہر مین نظر آتا ہے گویا آب کوثر و تسنیم ہے سمت مشرق سے سیہ باغ لب دریا ہے چمن کے مشرف و ہان سے تیز نظر کو سون تک پہونچتا ہے ایکطرف سیر دریا اور ایکطرف سبزہ زار کا تماشا سبحان اللہ عجب طرح کا لطف ہے کہ اوسکا بیان حیز قدرت سے باہر ہے

نگمبود

سیہ ایک گھاٹ ہے ہنود کے غسل اور عبادت کے واسطے انکے عقیدہ مین سیہ جاے ایسی متبرک اور پاک ہے کہ جو مردہ اس گھاٹ کی سرزمین پر جلتا ہے اوسکی آمرزش قطعی ہوتی ہے اور اوسکی مکت مین کچھہ شک نہین اور اس کے ایک صفت سیہ بیان کرتے ہین کہ اگر اس جگہ مردہ جلایا جاوے بالفرض ہیزم قد بعد سے کم بھی ہووے تو بھی مردہ بالکل جل جاتا ہے خلاف اور جاے کہ وہان مردہ کے جلانیکے واسطے اسباب جلانیکا بہت چاہیے مجکو یہان ایک لطیفہ یاد آیا کہ کسی ہندو نے ایک مسلمان سے اس سرزمین کے متبرک اور بزرگ ہونے کی دلیل سیہ بھی بیان کی اسنے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبقۂ آتش اس سرزمین سے بہت قریب ہے اور اس سرزمین کے بزرگ اور متبرک ہونے کی ایک سیہ وجہ بھی بیان کرتے ہین کہ پنڈے ایک زمانہ دراز تک نیلی چھتری کے قریب جو ایک بنگلہ کے طور پر چینی سبز و زرد سے زیر قلعہ دریا کے پار اتک بنی ہوئی ہے

اگر بوقت مغرب البتہ ایک جماعت بزرگ ہو جاتی ہے اور چار دیواری بھی اس مسجد کی منہدم کر دی گئی ہے اگرچہ یہ مسجد کہنہ ہے لیکن اسطرح کا استحکام اسکو دیا گیا ہے کہ شاید قیامت ہی کی خبر لاوے تقریباً کہا جاتا ہے کہ مردہ اکرام کی سرا سے جو متصل اس مسجد کے تھی ایسی آباد تھی کہ کثرت آمد و رفت و ہجوم مردم سے ایک وجب بھر زمین قدم رکھنے کو نہین ملتی تھی اور اوس سرا کے دروازہ کے باہر شام کو ہجوم سودا بیچنے والونکا اس کثرت سے ہوتا تھا کہ برائے خود ایک بازار کلان معلوم ہوتا تھا اور انواع اور اقسام کی چیزین بہم پہونچ جاتی تھین اور مردم شہر بھی بعضے خرید فروخت اور بعضے اوسکی سیر کی واسطے اوس جگہ جمع ہو جاتے تھے اس سرا کی تاریخ جو اوسکے دروازہ پر کندہ تھی اوسکا مادہ تاریخ بہت لطیف و نہایت خوب اور پاکیزہ ہے اور از بسکہ نہایت بیتکلف ہے اوسکا لکھنا یہان مناسب معلوم ہوا ٭

تاریخ

امشب کرمی کن بسرائے اکرام

کوٹھی جناب صاحب کلان بہادر دام اقبالہ

بیرون کشمیری دروازہ یہ کوٹھی واقع ہے حاکم دادگر و عدل گستر حاتم دوران نوشیروان زمان موسس اساس انصاف و داد عدالت بنیاد معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خان فرزند ارجمند یگان پیوند سلطان فی سر طامس سیافلس مٹکاف صاحب بارنٹ بہادر فیروز جنگ صاحب کلان دار الخلافہ شاہجہان آباد دام اقبالہ کی بنائی ہوئی زمین چار دیواری کی اسقدر وسیع ہے کہ اگر ایک جہان اور پیدا ہو جاوے تو اوسکی گنجایش اوسمین ہو سکتی ہے اور کوٹھی اسقدر خوبصورت اور خوش وضع بنی ہے کہ اوسکو رشک ارم اور غیرت فردوس کہین تو بجا ہے بلکہ مبالغہ اور اغراق کو اوسمین کچھ مدخل نہوگا انواع آرایش مکان کہ جسقدر ممکن اور متصور ہو وہ سب اوسمین موجود ہے در و دیوار اوسکی نہایت صفا سے ایک آئینہ ہے کہ ہوا کے چلنے سے شاید تکدر پیدا کرے اور غایت جلا سے جو اس بدن کی صورت اوسمین جلوہ گر ہو سکتی ہے ٭ زہی صفائے عمارت کہ در تماشایش ٭ ندیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ٭ اگر اس کوٹھی کی تعریف صفحہ کاغذ پر لکھی جاوے ایک دفتر ہو جاوے بلکہ ایک کتاب بنجاوے اسواسطے موقوف رکھا اور سچ اس کوٹھی کا تماشائی کی نظر مین ایسا دلچسپ ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دوسرے درجہ مین آنے کو جی نہین چاہتا اور جب دوسرے درجہ مین گیا وہان سے ہٹنے کو طبیعت نہین چاہتی غرضکہ ہر درجہ کا یہی حال ہے الحق یہہ شعر اسی مکان جنت نشان کی شان مین صادق آتا ہے

شد وصال غیب او آخر ربیع الاربعین | وان ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بود یقین | از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسلمین

ہر کہ آید بر مزارش از سر صدق و یقین | حاجتش گردد روا ہم مقصد دنیا و دین | عاجز و عاصی بدرگاہش ہمی یابد یقین

تا بیابد از نظر رحمت ہم نجات یوم دین | باد نازل رحمت رضوان بر آن اہل یقین | بر محمد خواجہ باقی ز اولیاء مقبلین

اب ہم مقام پر ہم آپ کے مزار مبارک کا نقشہ لکھتے ہیں دیکھنا

درگاہ سید حسن رسول نما

یہ درگاہ ہے حضرت سید حسن رسول نما رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کہ اولیا سے کبار سے تھے انکا حال بھی اتنا مشہور ہے کہ محتاج میرے بیان کا نہیں آپکو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے وہ تقرب حاصل تھا کہ جسکو چاہتے تھے آپ کی زیارت سے مشرف کروا دیتے تھے اسی سبب سے رسول نما آپ کا لقب تھا آپکا مزار بھی زیر آسمان واقع ہے اور مزار شریف کے سرہانے یہ شعر کندہ ہے

شعر

حسن رسول نما افتخار آل حسن | اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین

اور یہ نقشہ ہے آپ کے مزار مبارک کا فانظر الیہ

پولی بھٹیاری کے محل

آگے اس درگاہ سے بڑھکر یہ ایک مکان پہاڑی پر واقع ہے بنا کیا ہوا بولا خان پٹھان کا کہ عوام اوسکو بولی بھٹیاری کا محل کہتے ہیں بسبب مرتفع ہونے اوس پہاڑ کے دور تک کی سیر سبزہ زار کی خصوصاً موسم برسات میں جا بجا پانی کا بہتا اور سبزہ کا لہلہانا عجب ایک لطف دیتا ہے بعد ایک سال کے تمام برہمن شہر کے جو کچھ مس علم نجوم سے رکھتے ہیں وہاں ہوا دیکھنے جاتے ہیں اور ایک جھنڈی گاڑکر ہوا دیکھتے ہیں اور ہزاروں آدمی ہندو مسلمان جمع ہوتے ہیں اور اس میلہ کا نام پون پرچھہ کا میلہ ہے ٭٭

مسجد سرہندی

یہ ایک مسجد ہے لاہوری دروازہ کے باہر بنائی ہوئی سرہندی بیگم کی نہایت مرتفع مشتمل او پر تین گنبد کے دکان سنگ سرخ کی بنی ہوئی صحن اوسکا وسیع اور خوشنما ہے پہلے اس سے کہ بیرون دروازہ لاہوری مرہٹوں کی بستی آباد تھی اور اطراف و جوانب سے لوگوں کی آمد و رفت وہاں ہوتی تھی نماز ہر وقت کی جماعت کے ساتھ ہوا کرتی تھی ایک مدت سے جو وہ سرا بحکم سرکار کمپنی بہادر کے منہدم ہوگئی وہ کثرت نماز

تمام خلقت جمع ہوتی ہے اور ہزاروں ملنگ آتے ہیں اور دھمال کرتے ہیں اس درگاہ کی دروازہ پر ایک دروازہ ہے یہ شعار کندہ ہیں

شعر

رہنما گمرہان رہنمای محمد ۔ ہدایت دہندہ ہادی محمد ۔ خوش آن ہر کہ سر بر در گاہ ۔ کہ در دین نباشد بسا ہی محمد
عرش عشق در زیر پای مسلم ۔ ہران کو شدند خاکپای محمد ۔ منم از سگان سگ کوی او ۔ شدہ شیر دان از گدای محمد

اب ہم اس مقام پر اس درگاہ کا نقشہ لکھتے ہیں وہو ہذا

درگاہ خواجہ باقی باللہ | نمبر ۶

یہ درگاہ ہے حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالے عنہ کی انکا حال نہایت اشتہار سے محتاج میرے بیان کا نہیں اسواسطے انکے قرار مبارک کا حال لکھتا ہون کہ انکا قرار مبارک چونہ کا زیر آسمان ہے اور ایسی فیض و برکت آپکے قرار سے ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں باوصف تابش آفتاب کے آپکا قرار ہمیشہ سرد رہتا ہے

جنوبی دروازہ درگاہ پر یہہ اشعار لکھے ہوئے ہین

خواجہ باقی آن امام اولیا ۔ عارف باللہ اسرار نہفت ۔ نکہت بستان سر انبیا ۔ از نہال جعفری شش گل شگفت
چونکہ بد مشرب فنا اندر بقا ۔ محو حق گشتہ ز اسرار صفت ۔ رخت بربست زین سرای بقا ۔ چون ندای ارجعی از حق شنفت
سال تاریخ وصالش خسروی ۔ فی باللہ نقشبند وقت گفت
سنہ ۱۰۱۲

آپکے قرار مبارک کے سرہانے ایک دیوار ہے بطور چراغدان کے اور اوسمین طاق طاق بنے ہوئے ہین اور اوس پر یہہ قصیدہ لکھا ہوا ہے

قصیدہ

قبلہ ارباب معنی کعبہ اصحاب دین ۔ مظہر فیض الہی صاحب علم الیقین ۔ حامی دین نبی اکمل امام المتقین
مورد فضل گرامی آل ختم المرسلین ۔ کاشف اسرار مطلق واقف علم الیقین ۔ محو ذات اقدس باللہ باقی بالیقین
غوث اعظم عروۃ الوثقی ز رب العالمین ۔ قطب شاہ جہان ہم معنی حق الیقین ۔ کامل عالی طریقہ مہدی راہ متین
بحر عرفان الہی مقتدای العارفین ۔ راضی و مرضی حق بر ذات شان اولیا متین ۔ این کرامت ہست از محبوب رب العالمین
نور بیچون بر جبینش تافت از حق مبین ۔ شد زمین نعتش روشن قلوب المومنین ۔ کی توانم گفت مدح آن خلاصہ و اصلین
ہست ذات خواجہ باقی مرحمت للعالمین ۔ نعمت اللہ باقی بود باقی شدہ یقین ۔ مرجع السش ملک از فضل رب العالمین
خواجگی اکنہ شد مرشدان بشا ہدین ۔ لیک بر مشرب اولین ہم بہار حرار دین ۔ چون کمالش وصل دائم بود معنی دلنشین

کہ جسکے دیکھنے سے ان دائرون کی صورت بخوبی معلوم ہوتی ہے وھوہذا

قسی دوائر العظام

پہلے جنتر کے جانب شمال یہہ جنتر ہے اس صورت سے کہ ایک چبوترہ سلامی بنایا ہے کہ شمال کیطرف سے بقدر عرض بلد مرتفع ہے اور اوسکے اوپر دو دو قوسین جانب شرق و غرب دوائر عظام مین سے ہین اندر کی قوس کا قطر بیس فٹ نو انچہ کا ہے اور عرض قوس کا ایک فٹ سات انچہ کا ہے اور اوسکے بعد ایک قوس اور ہے کہ اوسکا قطر تیئس فٹ کئی انچہ کا ہے اور عرض ایک فٹ سات انچہ کا اور فصل درمیان قوسین کے جانب شمال سے محرف تین فٹ دو انچہ کا ہے اور جانب جنوب کا بسبب شکستہ ہو جانے کے معلوم نہین ہوا غرضکہ یہہ چارون قوس ہین دو جانب شرق اور بعینہ اسیطرح دو جانب غرب اور اسکے بیچ مین زینہ بنے ہوتے ہین کہ اونپر چڑھکر درجات قوسون کے دیکھا کرتے تھے اس مقام پر بھی مثل پہلے جنتر کے ایک قوس معدل النہار کی بنائی ہے اور بدستور سابق زینہ سے بنے ہوتے ہین اور علاوہ اس قوس کے صرف جانب غرب ایک قوس بنائی ہے اسطرح پر کہ اگر اوسکو پورا دائرہ فرض کرین تو سمت الراس اور سمت القدم پر مرور کرے اس قوس کے پاس بھی سیڑھیان درجات دیکھنے کو بنادی ہین اور اس مقام پر اور کچھ آلات بھی بنے ہوتے تھے کہ وہ بالکل شکستہ ہوگئے ہین غرضکہ اس مقام کا نقشہ لکھتے ہین کہ اوس سے کیفیت ہمارے بیان کی بخوبی واضح ہوتی ہے ۔

قدم شریف

یہہ درگاہ ہے بہت نامی اور گرامی اور حقیقت مین قبر ہے شاہزادہ فتح خان کی اور اوسکے اوپر نقش قدم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لگا ہوا ہے کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ معجزہ صادر ہوا تھا اور یہہ نقش پا ہوگیا تھا واللہ اعلم بالصواب غرضکہ یہہ قدم فیروز شاہ بادشاہ کے عہد مین آیا اور شہور سنہ تسع و سبعمائۃ مین جب شاہزادہ فتح خان کا انتقال ہوا اور بادشاہ اوسکو نہایت چاہتا تھا یہہ قدم شریف اوسکی چھاتی پر لگا دیا گیا اور اوسکے گرد مدرسہ اور مکانات وسیع بنا دیے اور متصل چار دیواری کے ایک حوض بہت بڑا بنوا دیا غرضکہ جو کچھ عمارت اس درگاہ مین قدیم ہے وہ سب فیروز شاہ کی بنائی ہوئی ہے قبر کے اوپر سنگ مرمر کا کٹہرا لگا ہوا ہے اور اوسمین پانی بھرتے ہین اور قدم مبارک دھوکر تبرک لوگونکو دیتے ہین اور دور دور لیجاتے ہین اور یہہ شعر پڑھتے ہین ؎ اے خضر دل اسکے پیتے یہہ نجات ہی ہے پانی قدم شریف کا آب حیات ہے ربیع الاول کو بارھوین تک یہان بہت دھوم دھام سے میلہ رہا کرتا ہے خصوصاً بارھوین کو بہت دھوم ہوتی ہے

معدل النہار کے دونو طرف ایک دیوار مماس قوس کی بناکر اوسمین بھی زینہ بناتے ہین کہ اوسپر چڑھکر درجات قوس دیکھا کرتے تھے اوسکے نیچے ایک تہ خانہ تھا کہ اب مٹی سے بند ہوگیا ہے اور اوس پر ایک سوراخ چھوٹا سا تھا کہ اوس تہ خانہ مین بیٹھکر اوس سوراخ مین نظر ڈالکر رصد کواکب کیا کرتے تھے اوس قوس معدل النہار کا قطر ایک سو چہ فٹ کا ہے اور زینون کی دیوارون کا عرض دو فٹ کا اور ہر زینہ کا عرض ایک فٹ ساڑھے پانچ انچہ کا ہے اور صورت اس جنتر کی یہہ ہے جو نقشہ مین دکھائی دیتی ہے ؛؛

کرہ مقعر

اسی جنتر کے پاس جانب جنوب یہہ جنتر ہے اور حقیقت مین یہہ دو کرہ ہین مقعر اور اونکو اسطرحپر بنایا ہے کہ مدار قطب بروج کا ہر ایک مین ناقص ہے کہ اگر ایک کرہ کو اوٹھا کر دوسرے کرہ پر اسطرح رکھدین کہ قطب شمالی قطب جنوبی پر اور قطب جنوبی قطب شمالی پر منطبق ہو جاوے تو یہہ ایک کرہ پورا بن جاوے اور دونو قطبون کا مدار بھی پورا ہو جاوے بہرحال ان کرون مین بارہ قوسین بنائی ہین چہ خالی اور چہہ بھری کہ یہہ بارہ برج ہین اور قطب جنوبی پر ایک سیخ آہنی چھوٹی سی لگی ہوئی تھی کہ اب اوسکو لوگ اوکھاڑ لیگئے ہین اور جانب قطب شمالی کا دونو مین ناقص ہے اور وہان ایک نشان خط نصف النہار کا بنا دیا ہے اور اون کرون کی چارون طرف چار چبوترہ بنائے ہین کہ اون پر بیٹھکر اندر کے سایہ کا حال دیکھا کرتے تھے اور ہر خالی قوس مین زینہ بنائے ہین دونو کرونکا قطر چھبیس ۲۶ فٹ سات انچہ کا ہے اگرچہ ان کرون کی صورت جیسی دل چاہتا ہے نقشہ مین نہین آسکتی اور مقعر مین انکی دکھائی نہین دے سکتا مگر جیسا ممکن ہے نقشہ مین موجود ہے اوسکو دیکھو اور ساخت مقعر کو خیال کرو ×

دوائر الظل

انہی دونو کرہ مقعر کے پاس جانب جنوب قریب ہمدیگر یہہ دو دائرہ ہین چار طبقہ کے اور اونسے رصد ظل ہوتی ہے دائرہ ونکا ایک طبقہ زمین مین دبا ہوا ہے اور تین درجہ اوپر نکلے ہوئے ہین ان دائرہ مین ساٹھہ خانہ بنائے ہین تیس ثابت اور تیس خالی کہ اس سبب سے محرابین طاق طاق کے طور پر ہو گئی ہین کہ ہر ایک پایہ ثابت اور طاق خالی کا عرض دو فٹ ساڑھے دس انچہ کا ہے اور اوسکے اندر بیچون بیچ مین ایک عمود بطور مقیاس کے ہے کہ اوسکا عمود ستره فٹ ایک انچہ کا ہے اور نصف قطر دائرہ کا سوائے عمود کے چوبیس ۲۴ فٹ کا ہے اور قطر عمود کا تخمینا پانچ فٹ آٹھہ انچہ کا ہے کہ کل قطر دائرہ کا ترپن فٹ آٹھہ انچہ کا ہوا اور اوسکے اندر بھی چھہ نشان خالی اور بھری موافق اعداد خانون کے بنا دی ہین غرضکہ اب اس مقام پر ہم ان دونو دائرہ کا نقشہ لکھتے ہین

اسکا نقشہ لکھتے ہین جسکے دیکھنے سے اس عمارت کا حال معلوم ہو سکتا ہے ×

جنتر منتر

جنتر کے معنی ہندی زبان مین آلہ رصد کے ہین لیکن عوام الناس مین یہہ آلات جنتر منتر کر کے مشہور ہین بہرحال یہہ عمارت آلات رصد مین جو محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین بنی تھی اور بڑے بڑے ریاضی دان ہندو اور مسلمان اسمین بکثرت تھے خوبی ان آلات کی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے کہ کیسی کیسی قوسین اور کیسے کیسے دائرہ مجسم بنائے ہین کہ تدویر فلک بھی اوسکے آگے تدریس سے بتر معلوم ہوتی ہے افسوس ہے کہ یہہ آلات عالی جنکا ہونا مغتنمات سے تھا نہایت بے مرمت پڑے ہین اور بہت جگہ سے شکستہ ہوگئی ہین رصدخانہ کے بدلے یہہ جگہ براز خانہ ہوگیا ہے ہر ہر زاویہ اور ہر ہر تدویر اور درجہ اور دقیقہ مین نو نو من گوہ کا ڈھیر ہوگیا ہے ایسی عفونت یہان تھی کہ نقشہ کھینچنے کو ٹھہرنا مشکل پڑا تھا ٭ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ٭ بہرحال یہہ عمارت رصدخانہ ہے اور حالات کواکب اور گردش ثوابت و سیار اور اختلاف یوم ولیلہ اور طالع و مطالع بلد اس سے معلوم ہوتے ہین اور ہر طرح کی رصد کی جا سکتی ہے اگر مین ان آلات کی صنعت کے طرق اور انکے اعمال کے قواعد لکھون اسکو تو ایک کتاب علاحدہ چاہیئے اگر موت نے فرصت دی اور خدا نے بھی چاہا تو ان الات کے صنعت و اعمال مین ایک رسالہ علاحدہ لکھونگا اب اس مقام پر صرف ان آلات کا بیان ہئیت کرتا ہون واضح ہو کہ اس مقام کے اکثر الات رصد ٹوٹ گئے ہین صرف چار آلہ باقی رہگئے ہین کہ اون چارون کا ذکر معہ نقشجات کے لکھتا ہون

مقیاس

یہہ ایک جنتر ہے بہت خوب اور اس سے بہت سے اعمال ہوتے ہین ہئیت اسکی یہہ ہے کہ ایک قوس معدل النہار کی عرایض موافق عرض بلد کے منحرف کہ ہر درجہ اوسکا دس انچہ اور چار عشر کا ہے بنا ہے اور اوسکے نیچے اوپر دونو طرف درجات تقسیم کیے تھے اور ہر درجہ کو دس ٹکڑے کر کر ہر ایک ٹکڑے کے چھ ٹکڑے کر ڈالے تھے کہ اس تقسیم کے سبب ہر درجہ ساٹھ دقیقہ پر منقسم ہوگیا تھا اور اوسکے بیچ مین ایک پاکھہ کہ اوسکو مقیاس کہتے ہین بنایا ہے کہ اوسکی تقسیم موافق درجات قطر کے کی تھی اور اوسمین چھیاسٹھ ۶۶ زینہ بنائے ہین کہ اوپر سے اوپر چڑھجاتے ہین منجملہ اونکے پانچ زینہ اوپر کے پاس سے ٹوٹ گئے ہین اور چھپن ۵۶ زینہ نیچے کے اور پانچ زینہ اوپر کے ثابت ہین طول پاکھہ کا جڑھ سے چوٹی تک ایکسو سولہ ۱۱۶ فٹ کا ہے اور اوس پاکھہ کے اوپر ایک عمود بنایا ہے اور اوسپر دائرہ ہندسی بنا ہوا تھا اور دوربین وہان رکھہ کر اعمال کیا کرتے تھے اور اوس

سیرگاہ معقول ہے اس دروازہ کے متصل جانب شمال ایک مسجد ہے سنگ سرخ کی نہایت نفیس اور پاکیزہ لیکن افسوس ہے کہ اوسمین نماز نہین ہوتی اس مقبرے کی چار دیواری کے چارون کونون پر چار برج ہین اور اونمین سنگ سرخ کی جالیان لگی ہوئی ہین دور سے ان جالیون مین بہت بہار معلوم ہوتی ہے اور یہہ دکھائی دیتا ہے کہ جیسے ابر آ رہا ہے یہہ مقبرہ سیدی بلال محمد خان کے اہتمام مین تین لاکھہ روپیہ خرچ ہوکر تیار ہوا ہے اور مقبرے کی اندر یہہ تاریخ کندہ ہے

تاریخ

جوان صفدر عرصہ مردمی	ز دار فنا گشت رحلت گزین	چنین سال تاریخ اوشد رقم	که بادا مقیمش بہشت برین ۱۱۶۷

اور یہہ نقشہ ہے اس عمارت عالی کا

خیر پور ـ ۱۸۴

منصور کے مقبرہ کے سامنے ایک برج ہے بہت خوشنما اور اس برج کی عمارت اور مبارک پور کوٹلہ کے برج کی عمارت اور عیسی خان کے گنبد کی عمارت ایک سی ہے اگرچہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ برج کس کے وقت کے ہین مگر اسمین کچھہ شک نہین کہ پٹھانون کی وقت کے ہین کوئی امیر ہونگے جنکے نام سے یہہ گانو آباد ہوا اور کا یا اونکے لواحقون کا یہہ گنبد بھی ہوگا غرضکہ اسکی عمارت بھی بہت خوب اور نہایت عمدہ ہے کہ نقشہ دیکھنے سے اوسکی خوبی معلوم ہوتی ہے

مسجد و مقبرہ ـ نہج

اسی برج کے پاس ایک اور مسجد اور مقبرہ ہے پٹھانون کے وقت کا کہ اسکا حال بھی کچھہ مفصل نہین دریافت ہوسکتا اس مقبرہ کے پاس جو مسجد ہے وہ بہت تحفہ بنی ہوئی ہے اگرچہ وہ مسجد چونہ اور پتھر کی ہے لیکن چونہ کاری مین اسے گل بوٹے بنائے ہین اور بہت کاری کی ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے مسجد کی پیشانی پر چونہ کاری سے آیات قرانی کندہ ہین اس مسجد اور مقبرہ مین زمیندار آباد ہین اور تمام عمارت کو خراب کر دیا غرضکہ اب جو کچھہ حال اس عمارت کا اور جیسی ٹوٹی پھوٹی رہگئی ہے وہ نقشہ کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوتی ہے ٭

مقبرہ سلطان سکندر بہلول ـ ۹۲۳

انہی برجون کے پاس ایک برج ہے بعینہ اوسیطرح کا جسطرحکا کہ عیسی خان کا اور مبارک پور کوٹلہ کا گنبد ہے کہتے ہین کہ یہہ مقبرہ نظام خان الملقب بہ علاء الدین سلطان سکندر شاہ بن سلطان بہلول لودھی کا ہے اور جو کہ سکندر شاہ تیرھوین ذیقعد ۹۲۳ ہجری کو مرا ہے اس سبب سے کہا جاسکتا ہے کہ یہہ مقبرہ بھی اوسی زمانہ مین بنا ہوگا کہ اس بات کو تین سو اڑتالیس برس کی قریب عرصہ ہوا غرضکہ یہہ عمارت بھی بہت اچھی ہے اور اب اس مقام پر

احاطہ

اس آبادی کا ایک پختہ احاطہ بھی بنا ہوا ہے اور اوسکے شمالی دروازہ پر تاریخ کندہ ہے قال محمد حبیب اللہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا بتاریخ ۱۱۶۷ھ ہجری در عہد مبارک احمد شاہ بہادر بادشاہ غازی بموجب ارشاد نواب قدسیہ حضرت صاحبہ زمانیہ باہتمام نواب بہادر جاوید خان صاحب بہ سر راہی خاکسار لطف علی خان تعمیر قلعہ و مجلس خانہ و مسجد و حوض در یک سال مرتب شد اب ہم اس مقام پر اس درگاہ کا نقشہ لکھتے ہین

کربلا

اسی احاطہ کے پاس مرزا اشرف بیگ خان نے ایک پختہ چار دیواری بنوا دی ہے اور اسمین تمام شہر کے تعزیہ دفن ہوتے ہین اور اس احاطہ کا نام کربلا ہے

مقبرہ نجف خان

اسی کے پاس نجف خان کا مقبرہ ہے جو اس قریب زمانہ مین بخشی تھے اور اونکے قبر پر تاریخ کندہ ہے اور یہ ترتبت نجف مادہ تاریخ ہے

مقبرہ منصور

یہ مقبرہ ہے بہت نامی منصور علیخان صفدر جنگ کا جو وزیر تھے احمد شاہ بادشاہ کے اس عمارت کی خوبصورتی بیان سے باہر ہے یہ مقبرہ سر سے پاون تک سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے اور جابجا سنگ مرمر کی جدولین اور چوکے لگے ہوئے ہین برج اسکا تمام سنگ مرمر کا ہے اور اندر چارون طرف تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور قبر کا تعویذ نرا سنگ مرمر کا ہے اور اوسمین ایک تہ خانہ ہے جسمین اصل قبر بنی ہوئی ہے عمارت اسکی ایسی نازک اور باریک ہے کہ اپنی نظیر نہین رکھتی تقسیم مکانات کی اس خوبصورتی سے کی ہے کہ بیان مین نہین آسکتی گرد اسکے چار دیواری کھینچی ہوئی ہے اور اوسمین بہت تحفہ باغ آراستہ ہے چارون طرف اس مقبرہ کے چار نہرین بہت پاکیزہ بنائی ہین اور اب تک آراستہ ہین باغ کے تین طرف مکانات دلکشا بنے ہوئے ہین جنوبی مکان موتی محل کر کے مشہور ہے اور صاحبان انگریز اسمین سیر اور تماشہ کو ٹھہرتے ہین غربی مکان جنگلی محل کر کے مشہور ہے اور یہ بھی بہت عمدہ مکان ہے اور شمالی مکان کو کہ نہایت تحفہ اور عمدہ بنا ہوا ہے بادشاہ پسند کہتے ہین ضلع شرقی مین دروازہ ہے بہت بلند اور اوس دروازہ مین طرح طرح کے مکانات اور صحنچیان بنی ہوئی ہین اور اوس دروازہ کے اوپر ایک بارہ دری ہے بہت بلند اور نہایت خوشنما غرضکہ یہ دروازہ بھی

شاہ مردان

یہہ ایک مکان ہے منصور کے مقبرہ کے پاس اور اس جگہ پتھر پر قدم کا نشان بنا ہوا ہے اور اوس نشان کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کا نشان بتاتے ہین اور اسی سبب سے اس مکان کو علی جی اور شاہ مردان کہتے ہین اب اس جگہ بہت سی عمارتین بن گئی ہین اس نقش پا کو سنگ مرمر کے حوض مین جمایا ہے اور اسکے کنارے پر یہہ شعر کندہ ہے

کتبہ

برزمینے کہ نشان کف پائے تو بود ❊	سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ❊
	سنہ ۱۱۳۲ ہجری

اور اس حوض کے نیچے سنگ مرمر کا فرش کر کے گرد اوسکے سنگ مرمر کا محجر بنایا ہے اب یہہ مکان بہت معتبر قرار پایا ہے اور ہزار ہا آدمی بطور زیارت جاتے ہین اور ہر مہینے کی بیسوین بہت دھوم سے ہوتی ہے اور محرم کو بہت مجمع رہتا ہے

برج کاسہ حضرت فاطمہؑ

اس محجر کے پاس ایک برج ہے کہ اوسمین کسی مرد کو نہین جانے دیتے اور کہتے ہین کہ اسمین نقش کاسہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا ہے

جہاز

اس کے پاس ایک دالان ہے بہت بڑا بنایا ہوا کسی سوداگر کا کہتے ہین کہ اوسنے کسی کام کے لیے منت مانی تھی جب وہ پورا ہوا تو یہہ دالان بنایا اور جہاز اسکا نام رکھا

مجلس خانہ

اس عمارت کے پاس دالان در دالان ہے بنایا ہوا عشرت علیخان کا اور اس دالان مین مجلس مرثیہ خوانی کی ہوا کرتی ہے اور اسی سبب سے مجلس خانہ اسکا نام رکھا ہے اور اسکے ایک بازو پر یہہ تاریخ سنگ مرمر مین کندہ ہے

کتبہ

بدرگاہ شاہنشہی دوسرای	علی شاہ مردان ولی خدای	بحکم شہ اکبر نامور	چو عشرت علیخان بپا راست جای
	رسید شدم سال سال الن	ہمین زورقم داد ناظر بنای	
		سنہ ۱۲۲۳ ہجری	

نقار خانہ

اس عمارت کے باہر صادق علیخان نے ایک دروازہ نقار خانہ کے لیے بنایا ہے اور اوسپر یہہ تاریخ کندہ ہے

کتبہ

چونکہ صادق علی بنای رفیع	ساخت بر آستانہ حیدر	سال تاریخ آن بنا صادق	گفت نقار خانہ حیدر
			سنہ ۱۲۳۲ ہجری

سیڑھیان بنی ہوئی ہین دروازہ اس مسجد کا بہت تحفہ بنا ہوا تھا مگر بالکل ٹوٹ گیا ہے اور اسپر سنگ مرمر لگا تھا
قرائن کنندہ تحقیق کہتے ہین کہ بادشاہ نے رستہ چلتے مین ایک موٹھ کا دانہ زمین پر سے اوٹھالیا تھا اوسکو بوایا اور
ہر سال اوسکی افزونی ہوتی گئی یہانتک کہ کئی برس مین بہت سا روپیہ جمع ہو گیا اوس روپیہ مین سے یہ مسجد بنا
ہے اور اسی سبب سے ایک موٹھ کی مسجد کہلاتی ہے غرضکہ اس مسجد کی عمارت عمدہ ہونے مین کچھ شک نہین اب
اس مسجد مین زمیندار رہتے ہین اور گھر بنا لیے ہین اور اس مسجد کا نقشہ یہہ ہے ٭ ٭

تین برج

اس مسجد کے آگے مبارک پور کوٹلہ کے پاس تین برج ہین پٹھانون کے وقت کے کہ تحقیق حال اونکا معلوم نہین کس
بادشاہ کے عہد کے امرا سے تھے مگر مشہور کرتے ہین کہ ایک برج بڑے خان کا اور ایک برج چھوٹے خان کا اور ایک
برج کالے خان کا ہے دو برج کی عمارت اچھی نہین ہے بلکہ میرے زعم مین پٹھانون کے وقت کے بھی نہین معلوم
ہوتے ہان البتہ ایک برج جو بڑا ہے وہ بیشک پٹھانون کے وقت کا ہے اوسکی عمارت بھی فی الجملہ اچھی ہے اور
صاف پٹھانونکے وقت کی معلوم ہوتی ہے عمارت اس برج کی سنگ خارا اور چونے سے بنی ہوئی ہے اور کہین کہین
سنگ سرخ بھی لگا ہوا ہے اور اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت پہلے وقت کی نہو اخیر عہد
پٹھانون مین بنی ہو اگرچہ اس عمارت کا اچھی طرح حال معلوم نہوا لیکن اسقدر بھی معلوم ہو جانا غنیمت ہے
چنانچہ اب اس مقام پر ہم ایک نقشہ لکھتے ہین کہ اوسمین ان تینون برجونکے نقشے موجود ہین

مبارکپور کوٹلہ

یہہ ایک گانو ہے شاہجہان آباد سے تین چار کوس اور اوسمین ایک مقبرہ ہے ساخت اوس مقبرے کی ایسی
معلوم ہوتی ہے جیسے شیر شاہ اور اسلام شاہ کے وقت کی عمارت ہوتی ہے اور ٹھیک اسی صورت کا ایک مقبرہ
عیسی خانکا ہمایون کے مقبرہ کے پاس ہے لیکن مشہور یہہ ہے کہ یہہ مقبرہ مبارک شاہ کا ہے اور اسی کے نام سے
یہہ گانون مبارک پور کوٹلہ کرکے مشہور ہے بہرحال یہہ عمارت بہت خوش قطع سنگ خارا سے بنی ہوئی ہے
لیکن سنگ خارا اس خوبصورتی سے لگایا ہے کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہے قطع اسکی نہایت خوب ہے اندر تو
قبرونکا مکان ہے اور گرد اوسکے بہت خوش قطع مثمن غلام گردش بنائی ہے اگر اس مقبرے کو معز الدین
ابو الفتح مبارک شاہ کا مقبرہ تصور کیا جاوے تو اسکو بنے ہوئے سوا چار سے بیسکا عرصہ ہوا اسواسطے کہ مبارک
شاہ پانچویں رمضان ۸۳۸ ہجری کو مرا مگر مجکو یقین نہین ہوتا کہ یہہ عمارت اتنی مدت کی بنی ہوئی ہو [illegible]

کہ بنوا اون برجون کے ایک برج ہے کہ اوسپر یہہ کتبہ لگا ہوا ہے ہذا این عمارت در عہد دولت سلطان الاعظم سکندر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ واعلی امرہ وشانہ این گنبد بنای شیخ شہاب الدین تاجخان وسلطان ابوسعید بتاریخ سوم رمضان سنہ ستہ وتسعمائۃ ہذا اور اسی کے پاس ایک کوس کے فاصلہ سے میر خان وزیر خان کا مقبرہ ہے کہ امراے عہد فیروز شاہ سے تھے چنانچہ موضع میر پور وزیر پور مشہور ہین اور اسیطرح محمد پور مین ایک نامعلوم مقبرہ ہے مگر یہہ مقبرے نقشہ کے لائق نہین ہین اسواسطے صرف مقبرہ فیروز شاہ کا نقشہ لکھتے ہین ×

بدیع منزل معروف بہ بیجے منڈل

یہہ ایک مکان ہے قطب صاحب کے جنوب کی طرف حوض خاص کے سامنے نہایت رفیع ودلچسپ ذی الکشا فیروز شاہ کا بنایا ہوا اور اسکو جہان نما بھی کہتے ہین اور بدیع منزل کرکر بھی مشہور ہے کہ عوام الناس بیجے منڈل کہنے لگے ہین بتتبع کتب تواریخ سے ایسا ثابت ہوتا ہی کہ یہہ مکان بھی اوسی زمانہ مین بنا ہی جبکہ سلطان فیروز شاہ نے فیروز آباد بنایا اور وہ تعمیر ۷۵۵ ہجری مین ہوئی تھی پس یہہ تعمیر اوسکے چند برس بعد ہوئی ہوگی مگر تخمیناً مدت تعمیر بخوبی واضح ہی اس مکان کی قطع بھی عجیب ہے کہ ایک بلند برج پر چار دروازون کا ایک کمرہ بنایا ہے اور اوسکی دیوارین سے اوپر جانیکا زینہ رکھا ہے اور اوسکے اوپر اگلے زمانہ مین سنگین بہت خوشنما بارہ دری تھی کہ اب ٹوٹ گئی ہے مگر اوپر چڑھ کر دیکھنے سے اوسکی علامات معلوم ہوتی ہین ایسے مکانات عرض لشکر کو بنائے جاتے تھے یہہ مکان بھی اسی واسطے بنایا ہوگا ہے کہتے ہین کہ فیروز شاہ نے ایک نقب بنائی تھی کہ قلعہ فیروز آباد سے اس مکان مین ہوکر اوس نقب کے رستہ سے سوار حوض خاص تک چلے آتے تھے اوسمین تین کوس کا فاصلہ ہے اگرچہ اب مکان بہت شکستہ ہوگیا ہے لیکن پھر بھی نقشہ اور ہیئت اور وضع اور قطع اوسکے نقشہ کے دیکھنے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے

مسجد بیگم پور ×

بیجے منڈل کے پاس موضع بیگم پور ہے اور اوسمین خان جہان خان فیروز شاہی کی مسجد بنائی ہوئی ہے بعینہ ایسی ہے جیسی کھڑکی کی مسجد ہے جو کہ اوسکا نقشہ کچھ عمدہ اور دلچسپ نتھا اسواسطے چھوڑ دیا × ×

موٹھ کی مسجد

یہہ ایک مسجد ہے بہت نامی اور نہایت عالی لوگ اس مسجد کو شاہجہان کے وقت کی بتاتے ہین مگر یہہ سمجھ مین نہین آتا اسواسطے کہ اسکی عمارت پٹھانون کے وقت کی معلوم ہوتی ہے بہرحال اسپر کوئی کتبہ ایسا نہین جس سے سال بنا معلوم ہو اس مسجد کے پانچ در ہین اور ادھر اودھر دو دو درچھوٹے چھوٹے اور ہین کہ انمین

مینار کا دروازہ بھی بہت چھوٹا ہے ایک فٹ گیارہ انچ کا دھن اور تین فٹ نو انچ کا ارتفاع ہے اس مقام پر پانی کی بہت تکلیف ہے وہان جانے والون کو پانی نہین میسر آتا اور دور سے قریب دو ڈھائی کوس کے پانی آتا ہے اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین اور دروازہ کا نقشہ علاحدہ لکھین گے ۔۔

دروازہ درگاہ سلطان غازی

اس درگاہ کا دروازہ بھی بہت خوب بنا ہوا ہے اور سنگ مرمر کی چوکھٹ لگی ہوئی ہے چار دیواری اس درگاہ کی بہت کرسی دار سنگ خارا سے ترشی ہوئی بنی ہے چارون کونون پہ چار برج ہین اور مشرق کیطرف دروازہ ہے اور کرسی تک خارا سے بنا ہوا ہے اور کرسی کے اوپر سے دروازہ اور چوکھٹ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور بخط کوفی اوسپر کتبہ ہے اور خط نسخ مین لکھا ہے چنانچہ کتبہ بنا کے لکھتے ہین اور جہان سے بسبب شکستگی کے نہین پڑھا گیا وہان پھول بنا دیتے ہین ۔۔ امر ببنا ہذہ البقعۃ المبارکۃ السلطان المعظم شاہنشاہ الاعظم المالک رقاب الامم ۔۔۔۔ فی العالمین سلطان السلاطین شمس الدنیا والدین المخصوص بعنایت رب العالمین ابی المظفر التمش السلطان ناصر امیر المومنین خلد اللہ ملکہ فی سنۃ تسع وعشرین وستمائۃ ۶۲۹ ۔۔ غرضکہ یہ درگاہ بھی بہت نفیس و لطیف بنی ہوئی ہے اور اتنی کرسی دار بنائی ہے کہ باسٹھ سیڑھیان چڑھکر دروازہ مین پہنچتے ہین اور دروازہ کے پاس ایک دو شمن بنتے ہوتے ہین غرضکہ اس مقام پر ہم اوسکا نقشہ لکھتے ہین کہ جو کچھ اوسکی خوبی ہے اوس نقشہ سے پائی جاتی ہے

حوض خاص اور مقبرہ فیروز شاہ

یہ ایک حوض ہے فیروز شاہ کا بنایا ہوا نہایت دلکش اور فرحت بخش کسی زمانہ مین ایسا خوب ہوگا کہ اسکے دیکھنے کو بے اختیار دل چاہتا ہوگا اور سیرگاہ معقول ہوگی اب بالکل شکستہ ہے یہانتک کہ پانی بھی اسمین نہین ٹھہرتا سوکھا پڑا رہتا ہے اور زمیندار اسمین کھیتی کرتے ہین اس حوض کے جنوبی ضلع مین مکانات نشست گاہ بنے ہوئے ہین اور اوسیطرف فیروز شاہ کی قبر ہے اور اوسکے دروازہ کی پیشانی پر جو پہلے کتبہ لکھا ہوا تھا کہ اب کہین کہین سے ٹوٹ گیا ہے اور جسقدر حروف ثابت ہین وہ یہ ہین ۔۔ مرتب گردانیدہ سلطان السلاطین سلطان فیروز شاہ خلد اللہ ملکہ ۔۔۔ بن سلطان فیروز شاہ طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ حوض اور مکانات تو فیروز شاہ کے بنائے ہوئے ہین اور یہ مقبرہ سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ نے جو اپنے بھتیجے ابوبکر شاہ بن ظفر خان بن فیروز شاہ کے مرنیکے بعد ۷۹۲ ہجری مین بادشاہ ہوا تھا بنایا ہے یہ حوض ایک سو کتی بیگہ پختہ مین ہے اور یہان اوپر تلے چھوٹے چھوٹے برج بنے ہوئے ہین

اور جہان اوسکی اونچائی قلعہ کی زمین کے برابر گئی ہے وہان سے سترہ فٹ عرض چھوڑ کر اکیس فٹ کے آثار سے دیوار چنی
شروع کی ہے اور پھر قلعہ کیطرف گیارہ فٹ کا آثار چھوڑ کر آٹھ فٹ کے آثار سے دیوار چنی ہے اور یقین ہے کہ اسپر بھی
دیوار پر کنگورہ بھی ہونگے بہر حال نقشہ کے دیکھنے سے یہہ ہیئت کہ اس قلعہ کی اب باقی ہے بخوبی معلوم ہوتی ہے
اور اگلے زمانہ کی عظمت و شان یاد دلاتی ہے

مزار بابا حاجی روزبہ

اسی قلعہ کی خندق مین نیم کے نیچے بابا حاجی روزبہ کا مزار ہے یہہ بزرگ بڑے ولی اللہ ہون سے اور اوس کے
رہنے والے ہین راے پتھورا کے وقت مین یہان آئے اور اس خندق مین جہان آپکا مزار ہے آن بیٹھے راے
پتھورا کے وقت مین جو منجم تھے اونھون نے اونکے آنیکو فال بد تصور کر کر راے پتھورا سے کہا کہ اس شخص کے آنے سے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب مسلمانونکی عملداری ہوا چاہتی ہے اور ایسا ہی ہوا کہتے ہین کہ راے پتھورا کی
بیٹی نے آپ کے ہاتھہ پر توبہ کی اور مسلمان ہوئی چنانچہ آپ کے مزار کے پاس جو ایک عورت کی قبر ہے
وہ اوسیکی قبر بتاتے ہین ۔ جب تک کہ آپ زندہ رہے ہزارون ہندوون نے آپ کے فیض سے اسلام
قبول کیا روز بروز شوکت اسلام کی زیادہ ہوتی گئی اللہم زد فزد آخر کو آپ نے انتقال فرمایا اور اوسی مقام پر
جہان آپ آنکر بیٹھتے تھے آپ کو دفن کیا ۔ جہان ای برادر نماند بکس × دل اندر جہان آفرین بند و بس

مقبرہ حضرت سلطان غازی

یہہ مقبرہ بہت نفیس و لطیف دلچسپ و دلکشا فرحت بخش و دلربا قطب صاحب سے دو کوس مغرب کیطرف
ہے اس مقبرہ کو سلطان شمس الدین التمش نے سنہ ۲ ہجری مین بنایا تھا اس مقبرہ مین چار و نطرف مکان اور جانب
غرب ایک چھوٹی سی مسجد سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اور بیچون بیچ مین ایک غار ہے کہ بندرہ سیڑھیان اوتر کر
اوس غار مین جاتے ہین اور اوس غار مین ستون کھڑے کر کر اوسکی چھت پاٹ دی ہے اور اوسمین حضرت کی
قبر اور اوس چھت پر ایک مثمن چبوترہ بنا دیا ہے کہ کرسی اوس چبوترہ کی سنگ مرمر کی ہے اور تہ چونہ کی
ارتفاع اوس چبوترہ کا چار فٹ ساڑھے سات انچہ ہے اور ہر ضلع اوسکا پندرہ فٹ ڈیڑھ انچہ کا ہے
کہ کل دور چبوترہ کا ایک سو اکیس فٹ ہوا اس چبوترہ مین جانب شرق کو سات سیڑھیان بنی ہوئی ہین
اور جنوب کیطرف غار مین جانیکا دروازہ ہے مشہور ہے کہ پہلے یہہ دروازہ بند تھا اور لوگ چبوترہ ہی کی زیارت کیا
کرتے تھے تغلق شاہ کے وقت مین یہہ دروازہ کھول دیا ہے اور لوگ اوسکے اندر جا کر زیارت کیا کرتے ہین

اور راجہ سیدہ مل وغیرہ اکبر بادشاہ کے اہلکارون نے اس مندر کو بنایا ہے۔ اس مندر کی برجی پر سنہری کلس لگا ہے اور اوس کلس مین آئینہ ہے کہ اوسکی پرچھائین دور تک جاتی ہے بلندی اس مندر کی زمین سے کلس کی چوٹی تک اکتالیس (۴۱) فٹ چار انچہ کے قریب ہے جو عمل اسطرلاب سے پیمایش مین آئی ہے۔ مکانات اس مندر کے کچھ عمدہ نہین ہین رسمی مکان بنے ہوتے ہین لیکن ہندون کی بڑی پرستش گاہ ہے اور ہر ہفتہ مین ایک دن میلہ کا مقرر ہے یہان کے پوجاری اس دیبی کو کالکا دیبی سے اچھا جانتے ہین کہ وہان تو چڑھتا ہے اور یہان پھول پنکھڑی۔ اس مندر کی چار دیواری بھی ہے کہ اکبر بادشاہ کے عہد مین ہی غرضکہ جیسی ہیت اور صورت اس مندر کی ہے وہ بعینہ نقشہ مین موجود ہے اوسکو دیکھہ لو اور ہر قوم کی روش سے وحدانیت واجب الوجود پر اور بے نیازی اوس بے نیاز پر اقرار کرو ع ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی

قلعہ راے پتھورا

یہ قلعہ بھی بہت قدیم ہے اور شاہجہان آباد سے سات کوس پر جنوب کیطرف قطب صاحب کی لاٹ کے پاس واقع ہے اگرچہ اس زمانہ مین یہ قلعہ بالکل منہدم ہو گیا ہے لیکن کہین کہین ٹوٹی پھوٹی فصیل باقی رہ گئی ہے اس قلعہ کی ٹوٹی پھوٹی دیوارون کو دیکھہ کر اوسکی عظمت اور شان خیال مین آتی ہے کہ کتنا بڑا یہ قلعہ تھا اور کیسے کیسے مضبوط مضبوط اسکے برج تھے اس قلعہ کے آثار اور نشان دو دو تین تین کوس تک معلوم ہوتے ہین اور تمام پتھورا کے محل اور بتخانہ جہان اب قطب صاحب کی لاٹ ہے سب اسیکے اندر تھے یہ قلعہ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر بنا ہے اور اسکے گرد پہاڑی مین خندق بنائی ہے اور اس خندق مین تمام جنگل کا پانی گھیر کر بند بنا کر ڈالا تھا کہ بارہ مہینے اس خندق مین پانی بھرا رہتا تھا ہ تاریخ کی کتابون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قلعہ کو راے پتھورا نے بنایا ہے عوام الناس پتھورا پتھورا کہتے ہین سنہ ۱۱۹۰ بکرماجیت مین بنایا تھا کہ اوسکو آجتک سات سو پانچ شمسی برس کے قریب عرصہ گذرا ہے۔ یہ قلعہ سب طرف سے بالکل شکستہ ہو گیا ہے لیکن مغرب کی طرف جہان غزنی دروازہ تھا اس قلعہ کی فصیل کا کچھ کچھ نشان باقی ہے اور غزنی دروازہ کا بھی ٹوٹا پھوٹا ڈھیر معلوم ہوتا ہے اور اسیطرف سے اسکی خندق کا بھی نشان دکھائی دیتا ہے اور مین اسیطرف سے اس قلعہ کا نقشہ کھینچا ہے جبکہ مین اس قلعہ کا نقشہ کھینچنے گیا ہون اوسوقت مین نے اس قلعہ کی فصیل اسطرلاب کے عمل سے ناپی تو معلوم ہوا کہ جسقدر اب اس قلعہ کی دیوار باقی ہے وہ ہنوز ۶۵ فٹ خندق کی زمین سے اونچی ہے اور نہین معلوم کہ کسقدر بلند تھی جو ٹوٹ گئی ہے بلکہ اس قلعہ کی فصیل کا آثار بہت چوڑا ہے پہلے تو خندق کیطرف سے فصیل اونچی ہے

[ا]یسا دھوکا رکھا ہے
کہ دیواریں گرد پھراسکے ہیں اور اوسمیں ایک مقام پر ایسا رستہ ہے اور ایسا ہی رستہ بنا ہے کہ دیواریں گرد پھراسکے ہیں
[آ]دمی خیال کرتا ہے کہ جس رستہ کو میں جاتا ہوں اس رستہ سے نیچے اوتر جاؤنگا حالانکہ برخلاف اپنے قیاس کے اوپر
[چ]ڑھ جاتا ہے اور پھر جب نیچے اوترنیکا ارادہ کرتا ہے تو بسبب اسکے کہ نیچے اوترنیکا رستہ ایک کونہ میں نظر سے پوشیدہ واقع
ہے اوسی رستہ پر آن پڑتا ہے او پھر اوپر چڑھ جاتا ہے اس سبب سے لوگوں نے اس مقبرہ کا نام بھول بھلیاں یعنی
[م]قام گم گشتگی رکھا ہے بہرحال قطب صاحب کی عمارتوں میں یہ بھی ایک نامی عمارت ہے اکثر صاحبان عالیشان آمین آنکر
اوترتے ہیں اور اسی سبب سے اس کی قبر کا تعویذ برابر کردیا ہے ۔ باوجودیکہ یہ مقبرہ اکبر کے وقت میں بنا ہے مگر قطع
اسکی پٹھانی عمارت سے بہت ملتی ہے چنانچہ اسکے نقشہ دیکھنے سے کیفیت اسکی معلوم ہوگی

جوگ مایا

یہ ایک مندر ہے قطب صاحب کی لاٹھ کے پاس سرحد یوسف سرای پاسے بنا رہیں اور یہ ایک دیبی ہے جسکی ہندو
پوجا کرتے ہیں اس مندر میں ایک پتھر ہے اوسکے گرد سنگ مرمر کا کٹہرہ بنا رکھا ہے اور اوسکی پرستش کرتے ہیں اور
راجہ پتھورا کی وقت سے جسکو آٹھ سو سوا آٹھ سو برس کے قریب عرصہ گذرا اس پتھر کی پرستش ہوتی ہے کوئی ہندو اس
دیبی کا بخوبی حال نہیں بتا سکتا کہ یہ کون دیبی ہے مگر ہندو لوگ ایسا کہتے ہیں کہ کرشن اوتار کی جوگ مایا ہیں تھی بسبب آنیکی
لڑائی کے اوسکا قصہ مشہور ہے وہ بجلی بنکر الوپ ہوگئی اور یہاں آن پڑی جب سے یہ مکان جوگ مایا جی کا استھان ہوگیا۔
اور بعضے لوگ یہہ کہتے ہیں کہ جب راجہ پتھورا کی بیٹی بالجاجی رضیہ کی پاس گئی اوسوقت اوسکے ساتھ بہت سہیلیاں تھیں جسوقت
راے پتھورا کی بیٹی مسلمان ہوگئی اون سہیلیوں نے یہ بات سوچی کہ اب ہم راجہ کو کیا منہ دکھائینگے اور بھگوان جانے
ہمارا کیا حال کرے اس ڈراور شرمندگی سے سب کی سب ایک کنوئیں میں جو اس مندر کے پاس تھا اور بعضے کہتے
ہیں کہ یہی کنواں تھا جو اب مندر کے پاس موجود ہے گر گر مر گئیں جبکہ راجہ پتھورا کو اس حال کی خبر ہوئی اوسنے انکی
لاشوں کو نکالا اور اوس مقام پر جہاں اب مندر ہے پھونک دیا اور کہا کہ انھوں نے بڑا جوگ کیا جب سے اسکا نام
جوگ مایا ہوگیا اور وہاں پھول بتاشے چڑھنے لگی کہ اب رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہونچی کہ لوگ اوسکو دیبی کہنے لگے اور پوجا کرنے
[ل]گے ماں منت مانگنے لگے غرضکہ یہہ سب پوجاریوں اور رخادموں کی لن ترانیاں ہیں حقیقت میں کوئی بات جو اعتماد کی
لائق ہو پائی نہیں جاتی ۔ اس مندر میں آس پاس تین برج ہیں ۔ الگ الگ اور جس برج کے آگے گھنٹہ ہے اوسمیں
وہ پتھر کا ٹکڑہ ہے جسکی پرستش ہوتی ہے ۔ اس مندر کے مکانات سب نئے بنے ہوئے ہیں یہہ جو آگا
کا ہے یہہ اوس زمانہ میں بنا ہے جب کہ پہلے بہادر فتح ہوا ہے کہ اوسکو آجتک بیس۲۰ برس کے قریب عرصہ گذرا

سید نوشت خامہ معجز طراز من | یعنی کہ سال آنست زہے مشتری عیان | دلی فتاب روی مہ چو دہ شب این | شد آفتاب زیر زمین لوح اسمان

سنہ ۱۲۰۲ ہجری الکاتب میر کلن رضوی سنہ ۱۲۲۱ ہجری

اور اسی قبر کے پاس معین الدین محمد اکبر بادشاہ عرش آرامگاہ کا مزار ہے کہ تاریخ وفات اونکی طبع زاد راقم یہ ہے

تاریخ

چون برفت از جہان شہ اکبر | شد سیہ آسمان ز دود جگر | پای شادی شکست و احمد گفت | سال تاریخ او ز غم اکبر

مسجد و مکان حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر

اگرچہ یہ مسجد اور مکان تعمیرات جدید سے ہے لیکن ایسا خوشنما اور خوش قطع دلچسپ سر راہ واقع ہوا ہے کہ بے اختیار اسکا حال لکھنے کو دل چاہا اور علاوہ اسکے یہ مسجد اور مکان ایسے دریا دل فیاض زمان کا بنایا ہوا ہے کہ جسکی ہمت اور مروت کے آگے دریاے محیط ایک قطرہ سے سوا نہین اور خزانہ قارون قابل آز کدا بھی نہین اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ و مروت جبلی اور احسان فطرتی انکی ذات فیض سمات مین مخمر ہین اور ہر ادنی اور اعلی انکے احسان اور اخلاق کا ممنون و مشکور ہے بپیشگاہ خسروی بدرجہ اعلاے معالج خاص سرفراز ہین اور احترام الدولہ عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ کا خطاب ہے اور حقیقت مین انتظام رونق تمام کارخانہ خسروی کی انہی کی ذات پر موقوف ہے ان وجوہات سے بے اختیار دل نے چاہا کہ اس مکان فیض بنیان کا بھی ذکر لکھیے اور اس مسجد کا بھی ذکر کیجیے یہہ مسجد سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین اور مکان سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین بنا چنانچہ تاریخین اونکی یہ ہین

تاریخ مسجد

مسجد بساخت چون بحسن عمل | احسن اللہ خان نیک سرشت | ای ظفر بہر سال تاریخش | خامہ ام خانہ خدا بنوشت

تاریخ مکان

از سال بناے نو بدرگاہ | بیہ خرم نمود آگاہ | برداشت سر از دیار دہلی | نعمیہ فقیر احسن اللہ

بھول بھلیان یعنی مقبرہ ادہم خان

یہ مقبرہ ہے ادہم خان اکبر بادشاہ کے کوکہ کا جسنے شمس محمد خان غزنوی اکبر کے اتکہ کو مار ڈالا تھا اور اکبر بادشاہ نے اوسکے قصاص مین ادہم خان کو قلعہ پر سے گرا کر مروا ڈالا تھا اور یہ واقعہ بارھوین رمضان سنہ ۹۶۹ ہجری مین واقع ہوا او بود خون شد اوسکی تاریخ ہوتی پس یہ گنبد بھی اوس کے بعد بنا ہے کہ اس حساب سے مدت تیاری اس گنبد کی معلوم ہوسکتی ہے ۔ یہ گنبد چونہ اور پتھر سے بنا ہوا ہے اور اوسکی دیوارین اور چاہیکا

یہ سب جالیاں اور دروازے بہت نفیس سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں کہ جنکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور دروازے بھی بہت ہی خوش قطع ہیں چنانچہ اونکے نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا

مسجد درگاہ

آپکی قدمگاہ کے متصل جالیوں کے پاس ایک مسجد ہے کہ قدر و منزلت میں ہم پایہ بیت المقدس ہے اور فیض و برکت میں بیشک خانہ خدا ہے ۔ اس مسجد کے تین درجے ہیں پہلا درجہ دو محراب کا کچہ ہے یعنے صرف مٹی کا اس درجہ کو جناب حضرت قطب الاقطاب نے معہ اپنے یاروں کے کہ ہر ایک ولی کامل اور شیر بیشہ زہد و تقوی تھا بنایا تھا جس زمانہ میں اسلام شاہ نے اس درگاہ کے گرد چار دیواری بنائی اوسکے ساتھ اس کچے درجہ کے آگے پختہ درجہ بنا دیا کہ یہ درجہ تعمیر اسلام شاہ ہے اوسکے بعد محمد فرخ سیر کے عہد میں جس بارہ میں آپکی درگاہ کے گرد کٹہرہ سنگ مرمر کا اور دروازہ بنا ہے اوسی عہد میں اس مسجد کے آگے بھی ایک اور درجہ بنایا گیا کہ یہ تیسرا درجہ فرخ سیری ہے اور اوسپر یہہ تاریخ کندہ ہے

تاریخ

مورد لطف و عنایت شہ والا جناب	ساخت از روی ارادت و ز رسوخ اعتقاد	خسرو فرخ سیر شاہنشہ مالک رقاب
مسجد زیبا بنا و سجدہ گاہ شیخ و شاب	با سروش غیب ہاتف گفت در گوش خرد	سال تاریخ بنایش بیت ملی مستجاب

باولی درگاہ

اگرچہ اس مسجد کی بزرگی آسمان سے گذر گئی تھی اور کچھ حاجت خوشنمائی کی نرکھتی تھی لیکن پانی نہونیکے سبب لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی تھی اس نظر سے صرف بہ نیت ثواب ندیم الدولہ خلیفۃ الملک حافظ محمد داود خان مستقیم جنگ نے اس مسجد کے پاس اپنی دریادلی اور فیض بخشی سے بہت عمدہ نفیس لکٹ دلربا باولی بنوادی کہ خلق اللہ کو اوس سے آرام ہے اور یہہ باولی گویا مسجد کا حوض ہے بڑا عجب خوش نصیب آدمی ہے جسنے یہہ باولی بنائی ہے کیا ایسا موقع اور ایسی جگہ باولی بنانے کو کب کسیکو نصیب ہو سکتی ہے ۔ یہہ باولی سنہ ۱۲۶۱ ہجری میں بنی شروع ہوئی اور سنہ ۱۲۶۳ ہجری میں ختم ہوئی ۔ حافظ داود صاحب نہایت سخی اور بڑے ہمت والے آدمی ہیں اور بڑے صاحب خاندان انکے نسب کا سلسلہ حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ تک پہونچتا ہے اور انکے آبا و اجداد ہمیشہ سے خاندان بادشاہی میں معزز و ممتاز چلے آتے ہیں حضرت ظل سبحانی ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی نے آپکے والد ماجد حافظ محمد خلیل سے استفادہ کلام مجید حاصل کیا ہے اونکو حضور ظل الٰہی میں

مرقدہ المنورہ عمرہ الروضہ خادم الفقیر اسلیمان بن شیخ بہیکہ ماہی فی سنہ اربع وسبعین وسبعمات ﻫ • وفات حضرت شیخ المحققین و قطب العارفین شاکر بارگاہ قدس وطائف کعبہ انس در دریای حقیقت جوہر کان طریقت حضرت محمد محبوب حمید بندگی شیخ حمید نور اللہ مرقدہ در شب دوشنبہ یازدہم ماہ رمضان فی الحمد ذالک اللیل جالہ الشمس سنہ ۹۵ ہجری اور آپ کے مزار مبارک کے پاس اور بہت سی قبرین ہین چنانچہ اسبہم خاص آپکے مزار مبارک کا نقشہ لکھتے ہین ؛؛

ذکر میان غلام نور صاحب خادم

اگرچہ آپکے مزار مبارک کے بہت سے خادم ہین ایک ایک سے بہتر لیکن میان غلام نور صاحب نور علی نور ہین اخلاق حمیدہ اور صفات پسندیدہ رکھتے ہین تاریخ سے بھی شوق ہے اور یہان کے مکانات سے بھی خوب واقف ہین یہان کے مکانات کی سیاحت مین میرے ساتھ تھے اور سب مکانون کا حال بہت اچھی طرح بتاتے تھے

دروازہ ہاے درگاہ

آپ کے مزار مبارک کے شرق کو سنگ مرمر کی جالیان اور سنگ مرمر کے دروازے فرخ سیر کے عہد مین بنے ہین اور اونپر اشعار کندہ ہین جن سے تاریخ بنا اور نام بانی پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہین

اشعار دروازہ اندرون

از سعی کمترین غلامان شہریار | با اعتقاد معتقد کامل العیار | رفتند قدسیان بدیہہ بہشت عدن | تاریخ یافتند حصار بہشت عدن

باہتمام کمترین غلامان معتقدان شہ جلوس فرخ شاہی اتمام یافت سنہ ۱۱۳۰ ہجری راقمہ عبداللہ شیرین رقم

اشعار دروازہ بیرون

از حکم بادشاہ جہان خسرو انام | گرد مزار خواجہ دین قطب فلک شکوہ | تعمیر شد محجر زیبا و منتظم | فرخ سیر شہنشہ نہ آسمان غلام

گردد بگرد روضہ او آدم و ملک | مانند قبلہ اشرف و چون کعبہ محترم

مزار مولانا فخر الدین علیہ الرحمہ

اس دروازہ کے پاس مسجد کے پیچھے مولانا فخر الدین صاحب کا مزار ہے کیا خوب جلہ پائی ہے کہ جسکا کچھ بیان نہین آپکا مزار بھی سنگ مرمر کا ہے اور اوسکی لوح پر یہ اشعار کندہ ہین

اشعار

بگذشت فخر دین چو ازین مہمان سرای فانی | بر آستانہ جاوداں قلب جاودانی | سال وصال آن شاہ از غیب چون بجستم | تاریخ گفت ہاتف خورشید دو جہانی

من کلام سید الشعرا فخر الدین مقبول الٰہی سنہ ۱۱۹۹

ہے اور کچھ گنبد وغیرہ بھی نہین ہے صرف کھلا آسمان کے نیچے ہے اوسپر وہ نور اور رعب اور مرتبہ و شان و شوکت ہے کہ جسکے دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے ہر دم انوار الٰہی نازل کہ دل عقیدت مندون کا نورانی ہوتا ہے —
شعر زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است ٭ بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را ٭ وفات آپکی
شب دوشنبہ چودھوین ربیع الاول ۶۳۳ سنہ ہجری مین ہوئی ہے کہ اسی حساب سے گویا اس مزار مبارک کی بنا
خیال کرنی چاہیئے ایک دفعہ شیر شاہ بادشاہ شکار کو اسطرف آیا اور زیارت مزار مبارک سے مشرف ہوا دیکھا
کہ آپکے مزار مبارک مین کچھ تکلف نہین ہے اوسکے خیال مین آیا کہ اسکے گرد چار دیواری بنوا دینی چاہیئے اور ایک حد
مقرر کی جاوے کہ یہان سے لوگ جوتیان اوتار کر حاضر ہوا کرین یہہ خیال کر کے اوسنے چار تیر چارون طرف پھینکے
اور جہان جہان تیر گرے وہان وہان ایک ایک دروازہ بنوا کر چار دیواری بنا دی تھی وہ چار دیواری بہت
بڑی بنی تھی کہ اب اوسقدر نہین رہی مگر ایک آدھ طرف ٹوٹا پھوٹا در و دیوار کا نشان پایا جاتا ہے — بعد اوسکے
اور بادشاہون کے عہد مین چار دیواری کو مختصر کر کے دروازہ بنے کہ ہم اسمقام پر ہر ایک دروازہ کی اشعار لکھدیتے ہین

اشعار دروازہ غربی

خلقی کہ درین گنج سعادت فیض ٭ آخر گشت تا رشا کرجان سفت ٭ گفتم چہ نویسم رقم تاریخش ٭ رضوان بدر بہار جنت گفت

اشعار دروازہ جانب احاطہ ملا موج

در زمان شہ جہان اسلام	شد بلند در شہر جناب	گرچہ صد بیت باب جنت را	لیس باب بمثل ہذا الباب
کرد شخصی بنا کہ در بالس	یوسف ثانی از حق استعطاب	چون ز تاریخ نام کردم عرض	گفت درگاہ خواجہ اقطاب

اشعار دروازہ متصل مجلس خانہ

در زمان آفتاب چرخ دولت شیر شاہ	شاہ وار ابر باب کوکب گردان و ملا بود بیست چار و نہصد سال از ہجرت کہ شد	این عظیم القدر درگاہی انداز او از اہتمام شیخ دین پرور خلیل الحق تمام	صادق آمد قول ہذا الکتاب دار السلام

اب [illegible] سنہ ہجری مین شاہنشاہ زمان ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ نے آپکے مزار مبارک
کے گرد صندل کا کٹہرا لگا دیا ہے اور اس کار خیر سے مفاخرت سرمدی حاصل کی ہے

مزار قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

آپکے مزار کی پائنتی قاضی حمید الدین ناگوری کا مزار ہے اور اوسکی لوح پر یہہ عبارت کندہ ہے — ہذا مرقد المنور
القطب الاولیاء فی الآفاق و غوث الاتقیاء بالاستحقاق الامام العالم العامل الولی الفاضل الکامل شیخ حمید الدین نور اللہ

ہے اور کچھ گنبد وغیرہ بھی نہین ہے صرف کھلا آسمان کے نیچے ہے اوسپر وہ نور اور رعب اور مرتبہ و شان و شوکت
ہے کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے ہر دم انوار الٰہی نازل کہ دل عقیدت مندون کا نورانی ہوتا ہے —
شعر عشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است * بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را * وفات آپکی
شب دوشنبہ چودھوین ربیع الاول ۶۳۳ ہجری مین ہوئی ہے کہ اسی حساب سے گویا اس مزار مبارک کی بنا
خیال کرنی چاہیئے ایک دفعہ شیر شاہ بادشاہ شکار کو اسطرف آیا اور زیارت مزار مبارک سے مشرف ہوا دیکھا
کہ آپکے مزار مبارک مین کچھ تکلف نہین ہے اوسکے خیال مین آیا کہ اسکے گرد چار دیواری بنوا دینی چاہیئے اور ایک حد
مقرر کی جاوے کہ یہان سے لوگ جوتیان اوتار کر حاضر ہوا کرین یہ خیال کرکے اوسنے چار تیر چارو طرف پھینکے
اور جہان جہان تیر گرے وہان وہان ایک ایک دروازہ بنوا کر چار دیواری بنادی تھی وہ چار دیواری بہت
بڑی بنی تھی کہ اب اوسقدر نہین رہی مگر ایک آدھ طرف ٹوٹا پھوٹا در و دیوار کا نشان پایا جاتا ہے — بعد اوسکے
اور بادشاہون کے عہد مین چار دیواری کو مختصر کرکے دروازہ بنے کہ ہم اس مقام پر ہر ایک دروازہ کے اشعار لکھدیتے ہین

اشعار دروازہ غربی

خلقی کہ درین گنج سعادت بنہفت　آخر گہر شار شاکر خان سفت　گفتم چہ نویسم رقم تاریخش　رضوان بدر بہار روضہ جنت گفت

اشعار دروازہ جانب احاطہ ملا موج

در زمان شہ جہان اسلام کرد شخصی بنا کہ در باب	شد بلند و بشہر خیاب یوسف ثانی از حق استخطاب	گرچہ صد سیت باب جنت را چون ز تاریخ نام کردم عرض	لیس باب بمثل ہذا الباب گفت درگاہ خواجہ اقطاب

اشعار دروازہ متصل مجلس خانہ

در زمان آفتاب چرخ دوم شیر شاہ	شاہ را ابر باب کوکبہ موکب گران و علا بود بیست چار و نہصد سال از ہجرت گذشت شد	این عظیم القدر درگاہی کہ زینت یافت راج از اہتمام شیخ دین پرور خلیل الحق تمام	صادق آمد قول ہذا الکتابش دار السلام

اب ۱۲۵۱ ہجری مین شاہنشاہ زمان ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ نے آپکے مزار مبارک
کے گرد صندل کا کٹہرا لگا دیا ہے اور اس کار خیر سے مفاخرت سرمدی حاصل کی ہے

مزار قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

آپکے مزار کی پائنتی قاضی حمید الدین ناگوری کا مزار ہے اور اوسکی لوح پر یہ عبارت کندہ ہے — ہذا مرقد المنور
قطب الاولیا فی الآفاق وغوث الاتقیاء بالاستحقاق الامام العالم العامل الولی الفاضل الکامل شیخ حمید الدین نور اللہ

قرتار المنوره عمره الروضه خادم الفقیر اسلیمان بن شیخ بهیکهانی سنه اربع وسبعین وسبعمات ھ وفات حضرت شیخ المحققین و
قطب العارفین شاکر بارگاه قدس وطائف کعبه انس در دریای حقیقت جوہر کان الطریقت حضرت محمد محبوب حمید بندگی شیخ محمد
حمید نور الله مرقده در شب دوشنبه یازدہم ماه رمضان فی الحمد ذالک اللیل جاء الشمس سنه ۹۵۶ ہوا اور آپ کے مزار مبارک
کے پاس اور بہت سی قبرین ہین چنانچہ اب ہم خاص آپکے مزار مبارک کا نقشہ لکھتے ہین

ذکر میان غلام نور صاحب خادم

اگرچہ آپکے مزار مبارک کے بہت سے خادم ہین ایک ایک سے بہتر لیکن میان غلام نور صاحب نور علی نور ہین
اخلاق حمیده اور صفات پسندیده رکھتے ہین تاریخ سے بھی شوق ہے اور یہان کے مکانات سے بھی خوب واقف
ہین یہان کے مکانات کی سیاحت مین میرے ساتھ تھے اور سب مکانون کا حال بہت اچھی طرح بتاتے تھے

دروازہ ہاے درگاہ

آپ کے مزار مبارک کے شرق کو سنگ مرمر کی جالیان اور سنگ مرمر کے دروازے فرخ سیر کے عہد مین بنے ہین اور
اونپر اشعار کنده ہین جن سے تاریخ بنا اور نام بانی پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہین

اشعار دروازہ اندرون

از سعی کمترین غلامان شہریار	با اعتقاد معتقد کامل العیار	رفتند قدسیان بدیار بہشت عدن	تاریخ یافتند حصار بہشت عدن

باہتمام کمترین غلامان معتقدان شه جلوس فرخ شاہی اتمام یافت سنه ۱۱۳۰ ہجری راقمه عبد الله شیرین رقم

اشعار دروازہ بیرون

از حکم بادشاه جہان خسرو انام	گرد مزار خواجه دین قبله ملک	تعمیر شد محجر زیبا و منتظم	فرخ سیر شہنشه نه آسمان غلام
	گرد و بگرد روضه او آدم و ملک	مانند قبله اشرف و چون کعبه محترم	

مزار مولانا فخر الدین علیه الرحمه

اس دروازہ کے پاس مسجد کے پیچھے مولانا فخر الدین صاحب کا مزار ہے کیا خوب جگہ پائی ہے کہ جسکا کچھہ بیان نہین
آپکا مزار بھی سنگ مرمر کا ہے اور اوسکی لوح پر یہہ اشعار کنده ہین

اشعار

بگذشت فخر دین چون جہان ہمی فانی	بر آستانه جا داد آن قطب جاودانی	سال وصال آن شاه از غیب چون بجستم	تاریخ گفت ہاتف خورشید وجہانی

من کلام سید الشعرا فخر الدین مقبول الہی سنه ۱۱۹۰

ہے اور کچھ گنبد وغیرہ بھی نہیں ہے صرف کھلا آسمان کے نیچے ہے اوسپر وہ نور اور رعب اور مرتبہ و شان و شوکت ہے کہ جو کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے ہر دم انوار الٰہی نازل کہ دل عقیدت مندون کا نورانی ہوتا ہے — شعر ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است ✕ باب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روی زیبا را ✕ وفات آپکی شب دوشنبہ چودھوین ربیع الاول ۶۳۳ ہجری مین ہوئی ہے کہ اسی حساب سے گویا اس مزار مبارک کی بنا خیال کرنی چاہیے ایک دفعہ شیر شاہ بادشاہ شکار کو اسطرف آیا اور زیارت مزار مبارک سے مشرف ہوا دیکھا کہ آپکے مزار مبارک مین کچھ تکلف نہین ہے اوسکے خیال مین آیا کہ اسکے گرد چاردیواری بنوا دینی چاہیے اور ایک حد مقرر کی جاوے کہ یہان سے لوگ جوتیان اوتار کر حاضر ہوا کرین یہہ خیال کر کے اوسنے چار تیر چارون طرف پھینکے اور جہان جہان تیر گرے وہان وہان ایک ایک دروازہ بنوا کر چاردیواری بنا دی تھی وہ چاردیواری بہت بڑی بنی تھی کہ اب اوسقدر نہین رہی مگر ایک آدھ طرف ٹوٹا پھوٹا در و دیوار کا نشان پایا جاتا ہے — بعد اوسکے اور بادشاہون کے عہد مین چاردیواری کو مختصر کر کے دروازہ بنے کہ ہم اس مقام پر ہر ایک دروازہ کی اشعار لکھدیتے ہین

اشعار دروازہ غربی

خلقی کہ درین گنج سعادت فیض پذیر
آخر گہر نثار شاکر خان سفت
گفتم چہ نویسم رقم تاریخش
رضوان بدر آمد و بہشت گفت

اشعار دروازہ جانب احاطہ بلا موج

در زمان شہ جہان اسلام
کرد شخصی بنا کہ در بابس
شد بلند و بستہ خضاب
یوسف ثانی از حق استخطاب
گرچہ صد ہست باب جنت را
چون ز تاریخ نام کردم عرض
لیس باب بمثل ہذا الباب
گفت درگاہ خواجہ اقطاب

اشعار دروازہ متصل مجلس خانہ

در زمان آفتاب چرخ دولت شیر شاہ
شاہ را ارباب کوکب موکبش گردون علا
بود بیست چار و نہ صد سال از ہجرت کہ شد
این عظیم القدر درگاہی کہ آمد بنا
از اہتمام شیخ دین پرور خلیل الحق تمام
صادق آمد قول ہذا الکتاب دار السلام

اب [illegible] ہجری مین شاہنشاہ زمان ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ نے آپکے مزار مبارک کے گرد صندل کا کٹہرا لگا دیا ہے اور اس کار خیر سے مفاخرت سرمدی حاصل کی ہے

مزار قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

آپکے مزار کی پائنتی قاضی حمید الدین ناگوری کا مزار ہے اور اوسکی لوح پر یہہ عبارت کندہ ہے — ہذا مرقد المنور قطب الاولیا فی الآفاق و غوث الاتقیا بالاستحقاق الامام العالم العامل الولی الفاضل الکامل شیخ حمید الدین نور اللہ

مقبرہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بڑے اولیاے کبار اور بڑے محدثوں میں سے ہین کمالات آپ کے آفتاب سے سوا روشن ہین کہ غایت شہرت سے احتیاج مجھ خاکسار کے بیان کی نہین رکھتے ۔ آپ کا مزار بھی اسی حوض شمسی کے کنارہ بیرون قصبہ ہے اور عجب دلچسپ مکان ہے یہہ مقبرہ آپکے انتقال کے بعد بنا ہے اور برج کے اندر ایک دیوار پر چونہ کے حرفون سے کچھ عبارت لکھی ہے کہ اوس سے آپ کا تمام حال معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ مین اس مقام پر اوسکو بعینہ نقل کر دیتا ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجملی از احوال کرامت منوال مقتداے وقت صاحب المفاخر ابو المجد عبد الحق رحمت اللہ رحمۃ واسعہ آنکہ از مبادی شعور بطاعت حق وطلب علم کمر بستہ نزدیک یاران بلوغ اکثر علوم دینیہ تحصیل کرد و در شش بست و دو سالگی از ہمہ آن فارغ شدہ وکلام مجید از بر گرفتہ بر مسند نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبہ الہی در رسید یکبار دل از یار و دیار برکندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدت مدید بآن مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ باقطاب زمان و اولیاے کبار صحبتہا داشتہ بود بوطن ارجمند رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت علاوہ آن تکمیل فن حدیث نمودہ ببرکات فراوان بموطن مالوف مراجعت فرمود و مدت پنجاہ و دو سال بجمعیت ظاہر و باطن تمکن یافت تکمیل فرزندان وطالبان بجا آوردہ و بیشتر علوم سیما علم شریف حدیث پرداخت بنہجی کہ در دیار ہند احدی از علماے متقدمین و متاخرین دست نداده است حمنار و مشتہر گردید و در فنون علمیہ خاصہ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد چنانکہ علماے زمان اختیار بدان ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل درس خواص وعوام یکسان خریداری می نمایند تصانیف این فیاض والا از صغیر و کبیر بصد جلد و بحسب شمار ابیات بپانصد ہزار رسیدہ است در محرم سنہ ۹۵۸ این نور اتم پرتو ظہور بعالم عنصری دادہ و در سنہ ۱۰۵۲ بتمام آگہی وکشادہ پیشانی بعالم قدس خرامید ۔ تاریخ ولادت شیخ اولیا ۔ و تاریخ وفات ۔ فخر العالم ۔ است

درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

میری کیا مجال ہے کہ آپ کے کمالات ظاہری اور باطنی کا حال لکھہ سکون کمالات اور خرق عادات آپ کے اظہر من الشمس ہین اور ہر ایک شخص آپ کی کرامات اور مجاہدہ سے واقف ہے ایسے آفتاب عالمتاب کا حال ہنا اتنا ہے ہر شخص اوس سے سوا جانتا ہے جتنا کہ اس مختصر مین سما سکے اسواسطے اوسکو موقوف رکھکر تھوڑا سا آپ کے مزار مبارک اور مکانات شریفہ کا حال لکھتا ہون کہ یہی اس کتاب مین مقصود ہے واضح ہو آپکا مزار مبارک کچا ہے اور قبر شریف بھی صرف مٹی کا ڈھیر ہے ۔ سبحان اللہ کیا خاکساری ہے کہ قہر بادشاہی

عمق درو کار بجای کشید بسکہ فرو رفتہ ز عمر آبیش	گر نہ او گشت زمین ناپدید گاو زمین شد عاقبت آب پیش	نیم فلک ہست بزیر زمین حوض نگویم کہ چہ باشد ز نور	چون تہ بہ نشیب زمین آن مبین فور کرد و دیدہ بدیا دور
	گرد وی از اہل تماشا گروہ	دامن خیمہ شدہ دامان کوہ	

یہ حوض بھی عجایب روزگار سے تھا اور سلطان شمس الدین التمش نے اس حوض کو اپنے عہد سلطنت مین بنایا اسواسطے حوض شمسی کر کے مشہور ہے کسی زمانہ مین یہ حوض تمام سنگ سرخ سے بنا ہوا تھا اب دیوارین اور پتھر بالکل اوکھڑ گئے ہین اور تالاب کی سی صورت رہگئی ہے اسیواسطے اس حوض کو لوگ قطب صاحب کا تالاب کہتے ہین اور بعضے تالاب شمسی کہتے ہین اسی تالاب مین سے جھرنے مین پانی جاتا ہے اور اسیکا پانی تغلق آباد کے قلعہ کی خندق مین گیا تھا حقیقت مین یہ کہ اتنا بڑا حوض شاید روے زمین پر نہوگا اب بھی یہ تالاب دو سے چھتر بیگہ اٹھہ بسوہ پختہ ہے اسکے بیچون بیچ مین ایک برجی بنی ہوئی ہے اور اوسمین گھوڑے کا نشان بنا ہوا ہے کہ عوام الناس براق کے قدم کا نشان کہتے ہین مگر بنائی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

اولیا مسجد

اسی تالاب کے کنارہ پر مشرق کیطرف ایک چبوترہ ہے اور اوسمین گز دو گز کی ایک چبوتری اور چھوٹی سی دیوار بنی ہوئی ہے کہتے ہین کہ اس جگہ حضرت خواجہ قطب الدین اور اور بزرگون نے چلے کھینچے تھے اور اپنے ہات سے ٹوکریان ڈالکر یہ مسجد بنائی تھی اور اسی سبب سے اولیا مسجد مشہور ہے اب اوس کچی مسجد کو لوگون نے پکا بنا دیا ہے اور چونہ کر دیا ہے

جہاز

اسکے کنارہ پر ایک عجب طرحکی عمارت ہے کہ اوسکو لال محل بھی کہتے ہین اور جہاز کر کے بھی مشہور ہے کہتے ہین کہ کسی سوداگر نے یہ مکان فقرا کے لئے بطور خانقاہ کے بنایا تھا اور سوا اسکے بہت سے مکانات اس تالاب کے کنارہ پر ہین کہ ہم اونکی تفصیل لکھدیتے ہین اور مغرب کیطرف سے مکانون کا بیان شروع کرتے ہین ـ بلخی شہزادہ کا باغ ـ زین الدین زمردین کا مزار ـ شیخ وجیہ الدین خلیفہ حضرت سلطان المشایخ کا مزار ـ شادی کا باغ ـ چاندنی چبوترہ تعمیر محمد شاہ کہ اب ٹوٹ گیا ہے ـ اندھیریا باغ کہ اب دس پانچ درخت باقی ہین ـ بلبلی ابی کی تین ـ مزار خواجہ سار الدین پیر مولانا جامی ـ سوہن برس ـ جہیل تین ہین ہین ـ اولیا مسجد ـ ہتیارانی چبوترہ لال محل عرف جہاز ـ تکیہ زین علی شاہ ـ خانقاہ عنایت الدخان ـ خانقاہ نواب حفیظ الدین ـ

× ولی مسجد ـ مقبرہ شیخ عبدالحق ـ

مقبرہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بڑے اولیاے کبار اور بڑے محدثوں میں سے ہیں کمالات آپ کے آفتاب سے سوا روشن ہیں کہ غایت شہرت سے احتیاج مجھ خاکسار کے بیان کی نہیں رکھتے۔ آپ کا مزار بھی اسی حوض شمسی کے کنارہ پر واقع ہے اور بہت دلچسپ مکان ہے یہہ مقبرہ آپکے انتقال کے بعد بنا ہے اور برج کے اندر ایک دیوار پر چونہ کے حرفوں سے کچھہ عبارت لکھی ہے کہ اوس سے آپ کا تمام حال معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ میں اس مقام پر اوسکو بعینہ نقل کر دیتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجملی از احوال کرامت منوال مقتداے وقت صاحب المفاخر ابو المجد عبد الحق رحمت اللہ رحمۃ وسیعۃ آنکہ از مبادی شعور بطاعت حق وطلب علم کمر بستہ نزدیک یاران بلوغ اکثر علوم دینیہ تحصیل کرد و در بست ودو سالگی از ہمہ آن فارغ شدہ وکلام مجید از بر گرفتہ بر مسند نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبہ الہی در رسید یکبار دل از یار و دیار بر کندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدت مدید بآن مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ باقطاب زمان و اولیای کبار صحبتہا داشتہ بو بعض ارجمند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت بعلاوہ آن تکمیل فن حدیث نمودہ برکات فراوان بموطن مالوف مراجعت فرمود و مدت پنجاہ و دو سال بجمعیت ظاہر و باطن تمکن یافت تکمیل فرزندان وطالبان بجا آوردہ وبنشر علوم سیما علم شریف حدیث پرداختہ بنہجی کہ در دیار بہم احدی از علماے متقدمین ومتاخرین دست ندادہ است ممتاز و مستثنی گردید و در فنون علمیہ خاصہ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد چنانکہ علمای زمان اختیار بدان ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل درس و خواص وعوام یکسان خریداری می نمایند تصانیف این فیاض والا از صغیر وکبیر بصد جلد وبحسب شمار ابیات بپانصد ہزار رسیدہ است در محرم ۹۵۸ این نور اتم پرتو ظہور بعالم عنصری دادہ و در ۱۰۵۲ ایتام آگہی و کشادہ پیشانی بعالم قدس خرامید۔ تاریخ ولادت شیخ اولیا۔ وتاریخ وفات۔ فخر العالم۔ است

درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

میری کیا مجال ہے کہ آپ کے کمالات ظاہری اور باطنی کا حال لکھہ سکوں کمالات اور خرق عادات آپ کے اظہر من الشمس ہیں اور ہر ایک شخص آپ کی کرامات اور مجاہدہ سے واقف ہے ایسے آفتاب عالمتاب کا حال لکھنا زائد ہے ہر شخص اوس سے سوا جانتا ہے جتنا کہ اس مختصر میں سما سکے اسواسطے اوسکو موقوف رکھکر کچھہ تھوڑا سا آپ کے مزار مبارک اور مکانات شریفہ کا حال لکھتا ہوں کہ یہی اس کتاب میں مقصود ہے واضح ہو کہ آپکا مزار مبارک کچا ہے اور قبر شریف بھی صرف مٹی کا ڈھیر ہے سبحان اللہ کیا خاکساری ہے کہ قہر بادشاہی

عمق در و کار بجای کشید لیکہ فرو رفتہ ز بہر آرایش	گر نہ او گشت زمین ناپدید گاو زمینش علاقہ ناپیش	نیم فلک ہست بزیر زمین حوض نگویم کہ جہانی ز نور	چون تہ بشش نیست زمین آن ببین نور کز و دیدہ بد یا د دور
	گرد وی از اہل تماشا گروہ	دامن خیمہ شدہ دامان کوہ	

یہ حوض بھی عجایب روزگار سے تھا اور سلطان شمس الدین التمش نے اس حوض کو اپنے عہد سلطنت مین بنایا تھا اسواسطے حوض شمسی کر کے مشہور ہے کسی زمانہ مین یہ حوض تمام سنگ سرخ سے بنا ہوا تھا اب دیوارین اوسکی بالکل اوکھڑ گئے ہین اور تالاب کی سی صورت رہگئی ہے اسیواسطے اس حوض کو لوگ قطب صاحب کا تالاب کہتے ہین اور بعضے تالاب شمسی کہتے ہین اسی تالاب مین سے جھرنے مین پانی جاتا ہے اور اسیکا پانی تغلق آباد کے قلعہ کی خندق مین گیا تھا حقیقت یہ ہے کہ آثار اس حوض شاید رہے زمین پر نہوگا اب بھی یہ تالاب دو سے چھتر بیگہ پختہ بنا ہے اسکے بیچون بیچ مین ایک برجی بنی ہوئی ہے اور اوسمین گھوڑے کا نشان بنا ہوا ہے کہ عوام الناس براق کے قدم کا نشان کہتے ہین مگر بنائی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

اولیا مسجد

اسی تالاب کے کنارہ پر مشرق کیطرف ایک چبوترہ ہے اور اوسمین گز دو گز کی ایک چبوتری اور چھوٹی سی دیوار بنی ہوئی ہے کہتے ہین کہ اس جگہ حضرت خواجہ قطب الدین اور اور بزرگون نے چلے کھینچے تھے اور اپنے ہات سے ٹکریان ڈالکر یہ مسجد بنائی تھی اور اسی سبب سے اولیا مسجد مشہور ہے اب اوس مسجد کو لوگون نے پکا بنا دیا ہے اور چونہ کر دیا ہے

جہاز

اسکے کنارہ پر ایک عجب طرح کی عمارت ہے کہ اوسکو لال محل بھی کہتے ہین اور جہاز کر کے بھی مشہور ہے کہتے ہین کہ کسی سوداگر نے یہ مکان فقیرونکے لئے بطور خانقاہ کے بنایا تھا اور سوا اسکے بہت سے مکانات اس تالاب کے کنارہ پر ہین کہ ہم اونکی تفصیل لکھ دیتے ہین اور مغرب کیطرف سے مکانون کا بیان شروع کرتے ہین — بلخی شہزادہ کا باغ — زین الدین زمردین کا مزار — شیخ وجیہ الدین خلیفہ حضرت سلطان المشایخ کا مزار — شادی کا باغ — چاندنی چبوترہ محمد شاہ کا اب ٹوٹ گیا ہے — نہ یہ باغ کہ اب دس پانچ درخت باقی ہین — بلبیلی کی کھڑکی — مزار خواجہ سالار الدین پیر مولانا جمالی — سہ در کس — بسل تین جہل ہین — اولیا مسجد تیارانی چبوترہ لال محل عرف جہاز تکیہ دین علی شاہ — خانقاہ عنایت اللہ خان — خانقاہ نواب فرید الدین — ولی مسجد — مقبرہ شیخ عبد الحق —

مکانات جانب جنوب

اسطرف ایک سہ درہ دالان ہے اور دو دروازے اوسکی بغل مین ہین کہ اس سبب سے پنج درہ کہتے ہین آتا ہے اور اوسکی بغل مین دو دروازہ ہین کہ اس سبب سے ست درہ ہو گیا ہے اس دالان کو شاہ جی کے بھائی نے جنکا نام سید محمد تھا شاہ عالم کے عہد مین بنایا ہے کہ اوسکو پچاس برس کے قریب عرصہ گذرا ہو

مکانات جانب شرق

اسطرف کچھ مکان نہین ہین صرف پہاڑ ہے لیکن محمد شاہ بادشاہ نے ایک پھسلنا پتھر بنا دیا ہے کہ اوسپر لوگ چڑھتے ہین اور چوتڑون کے بل پھسلتے ہین — طول اوس پتھر کا اٹھارہ فٹ تین انچ ہے اور عرض سات فٹ سات انچ

امریان

اس نواح مین آم کے درخت بہت ہین اور نہایت ہجوم درختون کا ہے اونکو لوگ امریان کہتے ہین اور ان درختون مین جھولے ڈالکر جھولتی اور پینگ لیتی ہین بیسیون رنڈیان جمع ہوتی ہین اور جھولونین جھولتی ہین — غرضکہ یہ مکان ایک طلسم کا مکان ہے کہ دیکھکر آدمی کی عقل حیران ہوتی ہے — اس مقام ایک قبر ہے اور اوسپر یہ شعر کندہ ہین

قطعہ

عارف حکیم فاضل با زہد و قناعت	کرد اور افتراق بیدیانت ١٢١٩	تاریخ سال او را ہاتف مرا خبر داد	روح شہید عابد آمد میان جنت

اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین اوسکو دیکھو

حوض شمسی

صفت حوض کہ در قلعہ سنگین کوئی		بیختہ دست فلک ز آب خضر صورت جان	
در کمر سنگ میان دو کوہ	آب گہر صفوۂ دریا شکوہ	ساختہ سلطان سکندر صفات	در صدد کوہ آئینہ ز آب حیات
ماہی آب خوش ار نوش کرد	آب خوش از چشمۂ حیوان نخورد	آب کہ علت ز برای تربیت	تری آن آب ز علت بریست
در نخورد آب وی اندر زمین	کی بزمین در خورد آبی چنین	در تہ آبش ز صفا ریگ خورد	کہ ز تو اند بدل شب شمرد
موج بلندش کہ رسد تا بماہ	باز دہد آب بابر سیاہ	سیل وی آہنگ بکہسار کرد	کوہ بہ تر دامنی اقرار کرد
چون مد و جزرش نشیب و فراز	آب ز کوہ آمد و رفتہ باز	چوترہ و قصر بلندش ز آب	شد ہمہ چون ساغر و صافی حباب
رود یکی زو شدہ تا آب گن	چون ز بی آبی از و خستہ جان	مرغ بہر رود وی اندر سرود	رقص کنان ماہی از آواز رود
شیشہ گری کرد بر آتش حباب	شیشہ خالی و ہمان پر گلاب	بادہ کہ بروی خط زیبا نوشت	نسخہ ماہیت دریا نوشت

حوض مین کودے اور اسطرح سے کودنے کا نام درخت کا کودنا اور جھپاڑ جھنکاٹکا کودنا رکھا ہی غرض نہایت تماشے برسات مین پھول والون کی سیرین ہوتے ہین ۞ اس دالان کی چھت ساری کی ساری اندر سے خالی ہے اور اوسکے چھجے کے نیچے تیرہ انبوبہ بطور فوارہ کے لگے ہوتے ہین اس چھت مین بھی پانی آتا تھا اور اول انبوبون مین سے دھارین چھوٹتی تھین اور حوض مین گرتی تھین اور اس دالان کے اندر بھی ایک چادر ہے تین فٹ دو انچہ کی چوڑی کہ چار فٹ تین انچہ کی اونچان سے چھوٹتی ہے اور اوسکے نیچے چراغ جلانے کے لئے طاق طاق بنا مین ۞ اور یہہ حوض پچیس ۲۵ فٹ مربع ہے اور ایک فٹ سات انچہ کا دہانہ ہے جس سے اس حوض مین پانی آتا ہے اور سات فٹ چھہ انچہ اس حوض کا عمق ہے اور حوض کے آگے بہت خوشنما ایک نہر ہے بائیس ۲۲ فٹ کی لنبی اور چھہ فٹ کی چوڑی اور تین فٹ چھہ انچہ کی گھری اور اس نہر کا پانی چادر مین جاکر ٹھہرتا ہے اور پانچ فٹ چھہ انچہ کی چوڑی اور چار فٹ کی ارتفاع سی چادر پڑتی ہی اور یہہ سب سی بڑی چادر ہے اور اس چادر کے جنوب و شمال دو چھوٹی چھوٹی اور چادرین ہین کہ دو فٹ چھہ انچہ کے عرض اور دو فٹ دس انچہ کے ارتفاع سے گرتی ہین اور اونکے آگے تین فٹ سات انچہ کی بنت کاری کے سلامی پتھر لگا دیئے ہین کہ اون پتھرون کے بنت کے خارون مین پانی اٹک اٹک اور لہرا لہرا کے نہایت کیفیت سے جاتا ہے ان تینون چادرون کے آگے نہرین ہین بڑی چادر کے آگے جو نہر ہے وہ تو چھبیس ۲۶ فٹ لنبی اور چھہ فٹ چوڑی اور دو فٹ گھری ہی اور چھوٹی چادرون کے آگے کی نہر پندرہ ۱۵ فٹ تین انچہ لنبی اور دو فٹ نو انچہ چوڑی اور آٹھہ انچہ گھری ہین اب اس مقام پر سب پانی جمع ہو کر جنگل کو بہا چلا جاتا ہے اور انھین مکانات سے جھرنہ عبارت ہے حقیقت مین ایسا دلچسپ مکان ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ۞ پانی کا غل اور جانورون کا چہچہانا کوئل کا بولنا مورون کا ناچنا فاختاؤن کا کو کنا خلقت کی کثرت خوبصورت خوبصورت آدمیون کا پھرنا اور طرح طرح کے کپڑے پہن کر اپنا جوبن دکھانا اور ایک طرف سے گانے ناچنے کی آواز کا آنا ایک عجب سما بندھ جاتا ہے کہ شاید راجہ اندر کے اکھاڑے مین بھی ایسا لطف نہو جسنے دیکھا ہے وہی اسکا لطف جانتا ہے اور اسکی کیفیت سے واقف ہے ۞

مکانات جانب شمال

اسطرف دو ہرا دالان سنگین بہت خوشنما دلربا بنے ہین اور یہہ دالان معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین بنائے تھے کہ اونکو تیس برس کے قریب عرصہ ہوا اس سے بہتر کوئی مکان اس جگہ نہین ہے

بود سرسبز دایم روز افزون	ہمچو سورۂ صاد و تبارک	پی تاریخ سالش گفت ہاتف	عمدا یاری بود بالله مبارک

سنہ ۱۱ ہجری مقدسہ مطہرہ سنہ ۱۳ جلوس مبارک محمد شاہی

اس باغ کے گرداگرد چار دیواری بنی ہوئی ہے اور اندر کو چاروں طرف مکانات سنگین سنگ سرخ کے معقول معقول دلچسپ بنے ہوئے ہیں اور ایک مکان باغ کے بیچ میں بنا ہوا ہے کہ وہ سب سے بڑا اور سب سے بہتر ہے اسواسطے ہم اوسکا نقشہ اس مقام پر لکھدیتے ہیں

جھرنہ

یہ ایک سیرگاہ ہے عجیب و غریب لطیف و نفیس دلچسپ و دلکشا فرحت بخش دلربا اور بہت نامی مکان ہے اور قطب صاحب کا جھرنہ تمام میں مشہور ہے درختان سرسبز و شاداب اور نہر اسے تیاری اور حوض فرحت بخش جنت یاد دلاتا ہے اور بہشت کا سماں آنکھوں میں پھرتا ہے یہ سب سے پہلے اس مقام پر سلطان فیروز شاہ نے بند بنایا تھا چنانچہ جھرنہ کی دیوار وہی بند ہے جو اب تک موجود ہے اور فیروز شاہ نے حوض شمسی کا پانی روک کر نولکھی نالہ میں ڈالا تھا اور وہاں سے قلعہ تغلق آباد کی خندق میں لے گیا تھا چند مدت اسکے بعد وہ قلعہ ویران ہو گیا اور وہاں پانی بھی جانا موقوف ہو گیا حوض شمسی کا پانی اس بند میں سے نکل کر جنگل میں چلا جاتا تھا اور یوں ہی خراب ہوتا تھا نواب غازی الدین خان فیروز جنگ نے اس بند کے آگے ایک حوض اور شمّر اور چادریں بنوا دیں کہ اونمیں سے پانی کا نکلنا اور چادروں کا چھوٹنا عجب عالم دکھاتا ہے اور بے اختیار دلکو کھینچتا ہے اسکے چاروں طرف کچھ کچھ مکان بنے ہوئے ہیں ہم مختصر اونکا حال اس مقام پر لکھتے ہیں

مکانات جانب غرب

ب غرب اس بند کی دیوار سے ملا کر ایک سہ درہ دالان ہے اور جھرنہ انھی مکانات سے عبارت ہے
دالان کی چھت کا ارتفاع گیارہ فٹ پانچ انچ ہے اور اسکے آگے ایک بہت نفیس حوض بنا ہوا ہے
ن چھت پر سے لوگ اوسمیں کودتے ہیں اور تیرتے ہیں لوگوں کے کودنے کے وقت بڑا تماشا ہوتا ہے اور
ب عجیب طرح سے لوگ اوسمیں کودتے ہیں کوئی قلابازی کھا کر کودتا ہے اور کوئی چت پھری لیکر اور
ئی سپاٹ چت گرا کر اور بعضے لوگ یہ کرتے ہیں کہ ایک زور آور آدمی کو کھڑا کیا اور دو آدمی اوسکے کندھوں
پر کھڑے ہوئے اور اسی طرح دو دو کر کے اونکے کندھوں پر چڑھے اور درختوں کی ٹہنیاں پھولوں کی
تھ میں لیں اور سب سے نیچے کے آدمی نے زقند ماری اور حوض میں کودا اور اس سبب سب لوگ اوسکے سا

اگلے زمانہ مین مسلمین آبادی مین واقع تھی اور کسی زمانہ مین قطب صاحب کی آبادی اسی جگہ تھی چنانچہ ابتک ٹوٹے پھوٹے حویلیون کے کھنڈر اس مقام پر موجود ہین غرضکہ جو کچھہ اس عمارت کا اب حال ہے وہ نقشہ کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے نقشہ دیکھو اور انقلاب زمانہ پر عبرت پکڑو مہ

مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن

اس مسجد کے پاس قطب صاحب کی اگلی آبادی کی حویلیون کے کھنڈر مین یہ مقبرہ ہے سلطان غیاث الدین بلبن کا بالکل شکستہ و خراب نہایت ٹوٹا پھوٹا اس مقبرہ کا پتھر اوکھڑ کر لکھنو گیا اور کچھہ دلی کے بادشاہون کے وقت مین مکانات مین لگا اب اس مقبرہ کا وہی حال ہے جو سلطان علاء الدین خلجی کے مقبرہ کا حال ہوگیا ہے صرف ایک ٹوٹا کھنڈر چونہ کا ڈھیر باقی رہگیا ہے مگر چونکہ بڑے نامی بادشاہ کی قبر تھی اسواسطے اوسکا حال اور نقشہ لکھدیا ہون اگرچہ اب نقشہ لکھنے کے قابل نہین رہا ہے اور اگرچہ اس عمارت کے بننے کی تاریخ کتاب سے نہین نکلی لیکن سلطان غیاث الدین بلبن ۶۸۶ھ مین مرا ہے اس خیال سے لکھا جاسکتا ہے کہ یہ عمارت سلطان معز الدین کیقباد بن سلطان ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بلبن نے جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا تھا بنائی ہوگی کہ اس حساب سے آجتک پانسو ستر برس کے قریب عرصہ گذرا × اسی مقبرہ سے ملا ہوا کہ گویا ایک ہی مقبرہ معلوم ہوتا ہے ایک چھوٹا سا مقبرہ اوسی طرح اوجڑا ہوا ٹوٹا ہوا ہے وہ مقبرہ ہے خان شہید کا جو مدد و دباغ تیر کے ساتھ اب لاہور پر کفار سے جنگ کر کر ۶۸۳ھ ہجری مین شہید ہوئے تھے جنکے ماتم مین میر حسن دہلوی نے مرثیہ فارسی لکھا تھا اور مرثیہ ترکیب بند کہا تھا چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے ان دو نو مقبرون کا حال معلوم ہوتا ہے

باغ ناظر

یہ ایک باغ ہے قطب صاحب مین جھرنے کے پاس بہت سرسبز و شاداب اب بھی فی الجملہ آراستہ ہے مکانات مرغوب اسمین بنے ہوتے ہین پھول والون کے میلہ مین ہزارون آدمی یہان سیر کو آتے ہین اور ایک جلسہ معقول اور سیاہ دلچسپ ہوتا ہے اس باغ کو ناظر روز افزون نے محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین بنایا ہے چنانچہ جو اشعار کہ اوسکے دروازہ پر کندہ ہین اونکو اس مقام پر لکھدیتے ہین کہ اوس سے سال بنا بخوبی ظاہر ہے اور بنانے والیکا نام اور عہد بنا معلوم ہوتا ہے

تاریخ

بعہد این محمد شاہ عادل	کہ ہر قسمش بود زاہد چنان کہ	بنا ئی گشت و قطب گردید	کہ گلہائیش زند رضوان تبارک

چینی کا کیا ہوا ہے درگاہ کے اندر چونہ مین نہایت منبت کاری اور طرح طرح کے بیل بوٹے بنے ہوئے ہین کہ دیکھنے سے تعلق ہے اور اوسی چونہ کی منبت کاری مین یہ اشعار کہدے ہوئے ہین ؎

غزل

اگر بکفر کشد سر سیاہ کاری ما	بنور لطف تو چشم امیدواری ما	بہ آستان تو شرمندہ سگان توایم	کہ شب قرار ندارد ز آہ و زاری ما
اگر بہ پردہ رازی تو محرمی یابم	فقیر نقیر نباید بہ پردہ داری ما	بخاک کوی تو در چشم مردمان خواریم	بہ نزد اہل نظر عزتست خواری ما
ز ابر لطف تو شد ناپدید گرد گناہ	ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما	ببر ز بہر تو در بیکسی و تنہائی	بجز محبت نرسد کس بغمگساری ما
	جمالیا بدر یار التجا سے آر	کہ ہست بر در دلدار رستگاری ما	

غزل ثانی

ز حد گذشت بعشق تو بیقراری ما	امید ہست کہ رحم آوری بزاری ما	جمال عفو تو کی آمدی برون ز نقاب	اگر نہ روی نمودی گناہگاری ما
اگرچہ در خور قہریم از گنہگاری	بنور لطف تو چشم امیدواری ما	بہ عزت جبروت و بحرمت ملکوت	رسیم گر بفرازی بخاکساری ما
اگر بہ پردہ راز تو پردہ دار شویم	فرشتہ را نسزد جای پردہ داری ما	ز یک ترشح ابر کرم فروشوی	غبار جرم ز رخسار شرمساری ما
	نظر بسوی جمالی فگن ز روی عطا	ببین بجانب سستی و خامکاری ما	
ای رحمت تو از غضبت دیگر و	قطعہ وی قہر تر الطف تو فرمودہ برو	جائی کہ شد از خدمن عہد تو نقض	آنجا کہ نہ خلق سنجید بجو

وفات آپ کی سنہ ۹۴۲ ہجری مین ہمایون کے عہد مین ہوئی ہے — خسرو ہند — آپ کی تاریخ وفات ہے اور اوسی مین یہ درگاہ بنی ہے کہ اوسکو آجتک تین سو اکیس ۳۲۱ برس کے قریب عرصہ گذرا

مسجد درگاہ مولانا جمالی

اسی درگاہ کے پاس ایک بہت عمدہ اور نہایت بڑی شان و شوکت کی مسجد بنی ہوئی ہے چونہ اور پتھر سے اوسکی خوبی وضع اور دلکشائی کا بیان نہین ہو سکتا حقیقت مین یہ مسجد کسی زمانہ مین بہت دلچسپ اور نہایت دل پسند ہوگی اس مسجد پر کوئی تاریخ یا کتبہ بنا نہین ہے اور اس عمارت کا تاریخ سے بھی حال نکلنا نہایت مشکل ہے اس سبب سے مین یقینی نہین بتا سکتا کہ یہ مسجد کب بنی اور کسنے بنائی مگر اسقدر جانتا ہون کہ درگاہ کے ساتھ کی مسجد ہے اور اوسی زمانہ مین بنی ہوگی اور ہمایون بادشاہ کے عہد کی عمارتون سے بہت ملتی ہے اس قرینہ سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد ہمایون بادشاہ کے عہد کی بنی ہوئی ہے اور درگاہ کے ساتھ بنی ہے کہ اوسکو آج تک تین سو اکیس برس کے قریب عرصہ گذرا یہ اگرچہ یہ مسجد اس زمانہ مین ویران ہے لیکن

مشکف صاحب بہادر فیروز جنگ صاحب کلان بہادر شاہجہان آباد دام اقبالہ نے اس مقام پر کوٹھی بنانیکا ارادہ کیا اور اس اوجڑے مکان کو خرید فرما کر رشک ارم بنایا اب وہ نفیس و لطیف کوٹھی تیار ہے کہ ایک ایک مکان اوسکا قصر ارم پر طعنہ مارتا ہے اور فلک اوسکے ایک ایک درجہ پر رشک لیجاتا ہے باغ نہایت اسلوبی سے آراستہ مکانات نہایت خوبی سے پیراستہ ہین ہر طرف پانی جاری ہے اور ہر طرح کے اشجار لگے ہوئے ہین چمن بندی بہشت کی کیفیت یاد دلاتی ہے اور آب جاری اور ہوا ٹھنڈی جنت کی ہوا کو بھلاتی ہے بے شک وشبہہ یہہ کوٹھی اسی شعر کی مصداق ہے ٭ اگر فردوس بر روے زمین است ٭ ہمین است و ہمین است و ہمین است ٭ چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے اوسکی کیفیت معلوم ہوگی

راجون کی بائین ۹۴

اسی کوٹھی کے قریب ایک مکان ہے پٹھانون کے عہد کا ٭ سنہ ۹۱۲ ہجری مین سکندر شاہ بن سلطان بہلول کے عہد مین دولت خان نے بنایا ہے ٭ اس مکان کی لطافت و نزاکت بیان سے باہر ہے اگرچہ یہہ مکان چونے اور پتھر سے بنا ہوا ہے لیکن سنگین مکانون سے ہزار درجہ شرف رکھتا ہے ٭ اس مقام پر ایک باولی ہے بہت نفیس و لطیف نہایت بڑی اور نہایت دلکشا بالکل سالم گویا ابھی معمار اوٹھ کر گئے ہین ٭ اور باولی پر ایک مسجد ہے بہت خوبصورت جسکے دیکھنے سے آدمی کی روح خوش ہو جاوے اور نہایت فرحت آوے اوس مسجد کے صحن مین ایک گنبد ہے ستون پر بنا ہوا نہایت مستحکم اور بہت خوب اور اوسمین دو قبرین ہین اور اوسپر کتبہ لگا ہوا ہے کہ اوس سے سنہ اور بنانے والے کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ کتبہ بعینہ نقشہ مین موجود ہے ٭ کسی زمانہ مین اس باولی کے مکانون مین راج بستے تھے جب سے راجون کی بائین مشہور ہو گئی ہے مگر اب راج تو اوٹھ گئے ہین اور چند مدت سے چمار آ بسے ہین ٭ جب حضور والا قطب صاحب تشریف لیجاتے ہین اسی مسجد مین بادشاہی خواص اوترتے ہین غرضکہ یہہ مکان بھی بہت نفیس ہے چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے اوسکی خوبی ظاہر ہوتی ہے فانظر الیہ

درگاہ مولانا جمالی رحمۃ اللہ علیہ ۹۵

مولانا جمالی بڑے شعراے نامی اور اہل اللہ سے ہین انکے کمالات اظہر من الشمس ہین راقم کے بیان کی کچھ حاجت نہین درگاہ آپکی راجونکی بائین کے پاس ہے چونہ او پتھر سے بنی ہوئی اور اوسپر کار کاشانی

چینی کا کیا ہوا ہے درگاہ کے اندر چونہ مین نہایت منبت کاری اور طرح طرح کے بیل بوٹے بنے ہوئے ہین کہ دیکھنے سے تعلق ہے اور اوسی چونہ کی منبت کاری مین یہ اشعار کھدے ہوئے ہین ؛

غزل

اگر بکفر کشد نسبت سیاہ کاری ما	بود بعفو تو چشم امیدواری ما	بہ آستان تو شرمندہ سگان تو ایم	کہ شب قرار ندارد ز آہ و زاری ما
اگر بہ پردہ رازی تو محرمی یابیم	فقیر ہجر نماید بہ پردہ داری ما	تو خاک کوی تو در چشم مردمان خواریم	بہ نزد اہل نظر عزت است خواری ما
ز ابر لطف تو شد ناامید گر گنہا	ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما	بروز ہجر تو در بیکسی و تنہائی	بجز غمت نرسد کس بہ غمگساری ما
	جمال یار بدریار التجا مے آر	کہ ہست بر در دلدار سنگساری ما	

غزل ثانی

ز حد گذشت بعشق تو بیقراری ما	امید ہست کہ رحم آوری بزاری ما	جمال عفو تو کی آمدی برون ز نقاب	اگر نہ روی نمودی گناہ کاری ما
اگرچہ در خور قہریم از گنہ کاری	بود بلطف تو چشم امیدواری ما	بہ عزت جبروت و بحرمت ملکوت	رسیم گر بفرازی بخاکساری ما
اگر بپردہ راز تو پردہ دار شویم	فرشتہ را نسزد جای پردہ داری ما	زریک ترشح ابر کرم فروشوی	غبار جرم ز رخسار شرمساری ما
	نظر بسوی جمالی نگن ز روی عطا	ببین بجانب آستی و نماد کاری ما	
ای رحمت تو از غضب دگر و	وی قہر ترا لطف تو فرمود برد	جائی کہ شد از خرمن عفو تو ہمہ	آنجا کہ خلق نسنجید بجو

وفات آپ کی سنہ ۹۴۲ ہجری مین ہمایون کے عہد مین ہوئی ہے خسرو ہند آپ کی تاریخ وفات ہے اور اوسی مین یہ درگاہ بنی ہے کہ اوسکو آجتک تین سو اکیس ۳۲۱ برس کے قریب عرصہ گذرا

مسجد درگاہ مولانا جمالی

اسی درگاہ کے پاس ایک بہت عمدہ اور نہایت بڑی شان و شوکت کی مسجد بنی ہوئی ہے چونہ اور پتھر سے اوسکی خوبی وضع اور دلکشائی کا بیان نہین ہوسکتا حقیقت مین یہ مسجد کسی زمانہ مین بہت دلچسپ اور نہایت دلپسند ہوگی اس مسجد پر کوئی تاریخ یا کتبہ بنا نہین ہے اور اس عمارت کا تاریخ سے بھی حال نکلنا نہایت مشکل ہے اس سبب سے مین یقینی نہین بتا سکتا کہ یہ مسجد کب بنی اور کسنے بنائی مگر اسقدر جانتا ہون کہ درگاہ کے ساتھہ کی مسجد ہے اور اوسی زمانہ مین بنی ہوگی اور ہمایون بادشاہ کے عہد کی عمارتون سے بہت ملتی ہے اس قرینہ سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد ہمایون بادشاہ کے عہد کی بنی ہوئی ہے اور درگاہ کے ساتھہ بنی ہے اور اوسکو آج تک تین سو اکتیس برس کے قریب عرصہ گذرا یہ اگرچہ یہ مسجد اس زمانہ مین ویران ہے لیکن

مشرف صاحب بہادر فیروز جنگ صاحب کلان بہادر شاہجہان آباد دام اقبالہ نے اس مقام پر کوٹھی بنانیکا ارادہ کیا اور اس اوجڑے مکان کو خرید فرما کر رشک ارم بنایا اب وہ نفیس ولطیف کوٹھی تیار ہے کہ ایک ایک مکان اوسکا قصر ارم پر طعنہ مارتا ہے اور فلک اوسکے ایک ایک درجہ پر رشک لیجاتا ہے باغ نہایت اسلوبی سے آراستہ مکانات بغایت خوبی سے پیراستہ مین ہر طرف پانی جاری ہے اور ہر طرح کے اشجار لگے ہوئے ہین چمن بندی بہشت کی کیفیت یاد دلاتی ہے اور آب جاری اور ہوا ٹھنڈی جنت کی ہوا کو بھلاتی ہے بے شک وشبہ یہہ کوٹھی اسی شعر کی مصداق ہے ؛؛ اگر فردوس بر روے زمین است ؛؛ ہمین است وہمین است وہمین است ؛؛ چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے اوسکی کیفیت معلوم ہوگی

راجون کی بائین

اسی کوٹھی کے قریب ایک مکان ہے پٹھانون کے عہد کا ؛؛ ۹۱۲ھ ہجری مین سکندر شاہ بن سلطان بہلول کے عہد مین دولت خان نے بنایا ہے ؛؛ اس مکان کی لطافت ونزاکت بیان سے باہر ہے اگرچہ یہہ مکان چونے اور پتھر سے بنا ہوا ہے لیکن سنگین مکانون سے ہزار درجہ شرف رکھتا ہے ؛؛ اس مقام پر ایک باولی ہے بہت نفیس ولطیف نہایت بڑی اور نہایت دلکشا بالکل سالم گویا ابھی معمار اوٹھ کر گئے ہین ؛؛ اور باولی پر ایک مسجد ہے بہت خوبصورت جسکے دیکھنے سے آدمی کی روح خوش ہوجاوے اور نہایت فرحت آوے اوس مسجد کے صحن مین ایک گنبد ہے ستون پر بنا ہوا نہایت مستحکم اور بہت خوب اور اوسمین دو قبرین ہین اور اوسپر کتبہ لگا ہوا ہے کہ اوسکے بننے اور بنانے والے کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ کتبہ بعینہٖ نقشہ مین موجود ہے ؛؛ کسی زمانہ مین اس باولی کے مکانون مین راج بستے تھے جب سے راجوں کی بائین مشہور ہوگئی ہے مگر اب راج تو اوٹھ گئے ہین اور چند مدت سے چمار آبسے ہین ؛؛ جب حضور والا قطب صاحب تشریف لیجاتے ہین اسی مسجد مین بادشاہی خواص اوترتے ہین غرضکہ یہہ مکان بھی بہت نفیس ہے چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے اوسکی خوبی ظاہر ہوتی ہے فانظر الیہ

درگاہ مولانا جمالی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا جمالی بڑے شعراے نامی اور اہل اللہ سے ہین انکے کمالات اظہر من الشمس ہین راقم کے بیان کی کچھ حاجت نہین درگاہ آپکی راجونکی بائین کے پاس ہے چونہ او پتھر سے بنی ہوئی اور اوسپر کار کاشانی

لاٹ کے پاس کا بڑا دروازہ

یہہ ایک دروازہ ہے بڑی لاٹ کے پاس تمام سنگ سرخ سے بنا ہوا اور اسکے چار در ہین طرف چار دیوار
ہین اور اوسپر گول لداؤ کر دیا ہے مقعر اس لداؤ کا ایسا بلند ہے کہ بعینہ یہہ معلوم ہوتا ہے گویا آسمان کا مقعر ہے
اس دروازہ کی محرابون پر بھی آیات قرانی کندہ ہین اور چار ون طرف کے دروازہ پر یہہ تاریخ لکھی ہوئی ہے
× فی التاریخ الخامس عشر من شوال سنہ عشر و سبعمایۃ ہ اس تاریخ کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
دروازہ سلطان علاء الدین خلجی کے وقت مین بنا ہے اور سلطان علاء الدین خلجی نے گویا مسجد کا یہہ دروازہ
بنایا تھا اور اوس دروازہ کی بنا کے بعد بادشاہ نے اس مسجد کے اور در جوانکے بنانے کا ارادہ کیا تھا کہ وہ
ناتمام رہ گئے غرضکہ یہہ دروازہ بھی ایک عجایب روزگار ہے ایسا بلند لداؤ کا دروازہ دیکھنے مین نہین آیا
اور اسی دروازہ کے پاس ایک درگاہ ہے اوسکو امام ضامن کی درگاہ کہتے ہین اسواسطے مناسب ہوا
کہ اسی جگہ اوس درگاہ کا بھی حال بیان کر دون ×

درگاہ امام ضامن

یہہ مقبرہ ہے امام محمد علی مشہدی کا کہ امام ضامن کر کے مشہور ہین ٭ یہہ مقبرہ آپ کے جیتے جی بنا تھا اور یہہ
وصیت تھی کہ انتقال کے بعد اسمین دفن کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا × تاریخ بنا اس مقبرہ کی سنہ ۹۴۴ ہجری
مین چنانچہ کتبہ مین موجود ہین لیکن کتبہ بسبب بڑا ہونے کے نقشہ مین نہین سما سکتا تھا اسواسطے یہہ علیحدہ ثبت ہے

کوٹھی جناب فیض مآب معلی القاب صاحب کلان بہادر دام اقبالہ

یہہ ایک مکان تھا قطب صاحب کی لاٹ کے قریب نہایت خراب و خستہ ناقص و شکستہ اور
محمد قلیخان کا مقبرہ کر کے مشہور تھا اور محمد قلیخان اکبر بادشاہ کے کوکا تھے اور یقین ہے کہ یہہ عمارت
یا تو اکبر بادشاہ کے عہد کی ہوگی یا جہانگیر کے عہد کی لیکن جب کہ اسکے نصیب کھلے اور اس عمارت
کے دن اچھے آئے اسے صاحب والا مناقب عالی مناسب نے جنکے عدل و انصاف کے آگے
شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتا ہے اور ظلم و ستم دنیا سے نیست و نابود ہو گیا ہے آوازہ بلند ہمتی
اور والا فطرتی کا آویزہ گوش فلک ہے اور غلغلہ اونکی شوکت و حشمت کا زمین سے آسمان تک
پہونچا ہے یعنی دریا نوال خدایگان ابر کف حاتم دوران فرزند ارجمند انگلستان ہونا سلطانی
معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خان طامس مٹکاف

لاٹ کے پاس کا دروازہ

کتبہ درگاہ ۱۵ امام ضامن

متعلقہ نقشہ نمبر ۵۵ صفحہ ۶۷ باب اول

لوگ زمین کے نیچے مرے ہین ؏ بس نامور کہ زیر زمین دفن کردہ اند ٭ کہ ہستیش بروی زمین خود نشان نماند ٭ یہ بادشا
بہت نیک نیت اور نیک سرشت تھا ٭ اسکی عہد مین سب لوگ چین چان امن امان سے رہتے تھے ٭ یہ باد
سوستان کے سفر سے پھر کر مرا اور اسی قوۃ الاسلام مسجد کے پیچھے اوسکو رکھا ٭ تاریخ کی کتابون کے پڑھنے
دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقبرہ سلطان رکن الدین فیروز شاہ اور سلطان رضیہ بیگم کے عہد مین بنا ہوگا
اگرچہ اسکے بننے کی تاریخ کسی کتاب سے نہین پائی جاتی لیکن سنہ ۶۳۳ تینتیس ہجری مین سلطان شمس الدین التمش مرا
کہ اوسکو آجتک چھ سے تیس برس کے قریب عرصہ گذرا اسی انداز پر اس عمارت کے بننے کی تاریخ کو بھی خیال
کر لینا چاہیے ٭ اس مقبرہ کی عمارت باہر سے تو سنگ خارا کی ہے اور اندر سے سنگ سرخ کی اور کہین
کہین سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور تمام دیوارون پر آیات قرانی کندہ ہین ٭ برج اس مقبرہ کا گر پڑا ہے اور صرف
چار دیواری رہگئی ہے وہ بھی جابجا سے ٹوٹ گئی ہے ٭ اسی برج کے نیچے سے لاڈو سرا کی سڑک نکلی ہے اور
قطب صاحب کو جاتی ہے ٭ غرضکہ اس زمانہ مین جیسا کہ یہ مقبرہ ٹوٹا پھوٹا رہگیا ہے ویسا ہی نقشہ مین موجود ہے
نقشہ دیکھو اور زمانہ کی نیرنگی پر عبرت پکڑو ٭

مقبرہ سلطان علاوالدین خلجی

واہ کیا قدرت اللہ کی ہے کہ سلطان علاوالدین خلجی کیا بڑا بادشاہ تھا کہ اوسکے آگے چرند و پرند جن و انس
ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے ایک پل مین جو چاہتا سو کرتا اور ایک دم مین جو کہتا وہ ہوتا ٭ اب یہ اونکی قبر ہے
جسکا کوئی نام و نشان بھی نہین جانتا کیسے لاچار اور درماندہ پڑے ہین کہ لوگ قبر کا تعویذ بھی اوکھاڑ لیگئے
پتھر بھی اوکھیڑ لیگئے اور انکا کچھ بس نہین چلتا ٭ مسجد قوۃ الاسلام کے پہلے درجہ کے پیچھے ایک اور مسجد
کے سے دکھائی دیتے ہین اوسکے جنوبی ضلع مین ایک ٹوٹا کھنڈر ہے وہ ان سلطان السلاطین
کی قبر ہے ٭ اگرچہ یہ مکان اب اس لائق نہین رہا تھا کہ اوسکا نقشہ کھینچا جاوے لیکن صرف اسواسطے
کہ دیکھنے والون کو اس دنیا کے ہیچ ہونے پر عبرت ہو اسکا نقشہ لکھتا ہون اور اوسکے ساتھ یہ بھی بات
ہے کہ بڑے نامی بادشاہ کی قبر ہے ٭ یہ مقبرہ سلطان شہاب الدین اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ
کے عہد مین بنا ہے جو اسی بادشاہ کے بیٹے تھے اگرچہ بننے کی تاریخ نہین معلوم لیکن سنہ ۷۱۵ ہجری مین سلطان
علاوالدین نے اس دنیا سے کوچ کیا کہ اوسکو آجتک یہان سے اڑتالیس برس کے قریب عرصہ گذرا اسی
حساب پر اس مقبرہ کے بننے کی مدت کو خیال کر لو اور اس ٹوٹے پھوٹے مقبرہ کے نقشہ کو دیکھو ٭

لوٹی لاٹ

اس لاٹ کو بھی سلطان علاء الدین خلجی نے سنہ ۷۱۱ ہجری مین ان درجون کے ساتھ بنانا شروع کیا تھا جسطرح کہ یہ درجے ناتمام رہ گئے سلطان علاء الدین خلجی کا ارادہ تھا کہ اس لاٹ کو پہلی لات سے بھی بڑا بناوے اسواسطے اس لاٹ کو پہلی لاٹ سے موٹا بنایا تھا اگرچہ اس لاٹ کا پتھر پتھر سب اوکھڑ گیا ہے اور چونہ کا ڈھیہ رہگیا ہے لیکن جو کہ کچھ نمود اسکی معلوم ہوتی ہے اور ایک نامی چیز ہے اسواسطے ہم اسکا نقشہ لکھدیتے ہین — اس مسجد کی تعریف مین حضرت امیر خسرو نے قران السعدین مین چند اشعار آبدار لکھے ہین مناسب مقام جانکر اون اشعار کو نقل کردیتے ہین

صفت مسجد جامع کہ بنا لست درو

مسجد او جامع فیض اله — زمزمۂ خطبۂ او تا بماه
آمده در روی زسپہر کبود — فیض بیک ختم اندران قرآن فرود
گنبد او سلسلہ پیوند را — سلسلہ چون کعبہ شده حلقہ ساز
بنده بسنگش در و لعل و عقیق — زو همہ از اوی بیت العتیق
در تہ سقفش زسما تا زمین — نصب شده جملہ ستونہای دین

شجرۂ طلیبہ سر سوہی چو طوبی الجنان

بر سر نہ تخت گرفتہ نشی — هر نفس از خطبۂ الیفی
غلغل تسبیح بہ گنبد چو چرخ — رفتہ زنہ گنبد و الا برون
خوانده امام کعبۂ دین خود پیش — پیش شمسہ حجر الاسود نما
هرکہ سعادت بودش از همای — سرور او سر شده آنگاه پای
قامت خود کرده موذن دراز — داده اقامت بستون نماز

صفت شکل منارہ کہ زرفعت سنگش

شکل منارہ چو ستونی سنگ — از پی سقف فلک شیشہ رنگ
تا سرش از اوج گردون شتافت — گنبد بی سنگ فلک سنگ یافت
سنگ وی از بسکہ بخورشید سود — زان زر خورشید عیاری نمود
دیدن او را کلہ افگنده ماه — بلکہ فتادش گہ دیدن کلاه
زان حلہ هر بار کہ در ابر داد — برق زجا جست و در گرفتاد
بر فلکش بہ طرف بر سر طرف — تا فلکش پایہ شرف بر شرف
گردش گر کرد موذن چو گشت — قامتش از مسجد عیسی گذشت

از پی تسخیر خورشید شده سنگ فسان

سقف سما گر کہنگی شد نگون — در تہ آن داشتہ سنگین ستون
آنکہ ز خور بر سرش افسر شده — سنگ زر نیز دیگی خور زر شده
گرنہ خرف شد فلک شیشہ سا — از چہ بران سنگ بود شیشہ بار
ماه تخنید همہ شب تا سحر — کز سر نخچش خلہ دار و سپر
شد چو بلند از شرف نقشش نشیب — روز بلندی بجی خرج نشیب
از پی بر رفتن هفت آسمان — گرد زمین تا فلک نردبان
موذنش آنجا کہ اقامت گوید — قامت موذن نتواند رسید

مقبرہ سلطان شمس الدین التمش

یہ قبر ہے سلطان شمس الدین التمش کی جسنے یہ بلند منار بنایا اور پھر آخر کو زمانہ کی گردش نے اوسے بھی خاک مین ملایا — بہت عبرت کا مقام ہے کہ یہ زمانہ کسو کو نہین چھوڑتا ہے کیسے کیسے نام آور

اسی درکے بیچ میں سے وہ سڑک جو لاٹھ سرائے میں سے نکلی ہے معمول ٹہلتیاں ہوتی ہوئی قطب صاحب کو جاتی ہے ٭ یہہ درجہ قبلہ کی طرف سے ایک سو آٹھ فٹ کا چوڑا ہے ٭ اب قیاس سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سلطان شمس الدین التمش نے اس مسجد کو اسیقدر بڑا بنانا چاہا تھا اور یہہ ارادہ کیا ہوگا کہ اس درجہ کے مقابل دوسری لاٹ بناوے مگر نہ بنائی ٭ جب کہ سلطان علاؤالدین خلجی بادشاہ ہوا اوسنے چاہا کہ اس مسجد کو اور بڑھاوے اور مینار اس سے بھی بلند بناوے کہ اوسنے بنیاد ڈالی اور بنانا شروع کیا مگر اوسکی عمر نے وفا نہ کی کہ ہم اسکا حال آگے بیان کریں گے اور اس مقام پر اس درجہ کے نقشہ کو لکھتے ہیں ٭

درجہ چہارم مسجد قوۃ الاسلام

اگرچہ یہہ درجہ بنا ہوا نہیں ہے اور جسقدر بنا ہوگا وہ بھی نہیں رہا لیکن اس کے پاؤں کے نشان معلوم ہوتے ہیں اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس درجہ کی بھی بنیاد پڑگئی تھی اور بننا شروع ہوگیا تھا بلکہ اب تک بھی دو دو ڈھائی ڈھائی گز تک جائی موجود ہے ٭ پتھر وتھر تو لوگ اوکھیڑ کے لیگئے ہیں چونے کے ڈھیر باقی ہیں ٭ اس درجہ کی بھی قطع ایسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ دوسرے درجہ کی قطع ہے ٭ جیسے اس درجہ کے بھی پانچ در سے شروع ہونے تھے چار چھوٹے اور بیچ کا بڑا ٭ اور تاریخ کی کتابوں کے تتبع سے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ اس درجہ کو سلطان علاؤالدین خلجی نے سنہ ۷۱۱ ہجری میں بنانا شروع کیا تھا ٭ چونکہ وہ قریب اوسی برس کے مرگیا یہہ درجہ ناتمام رہگیا ٭ اس درجہ کی پیمایش میں علاحدہ کر کے نہیں بتا سکتا اسواسطے کہ کچھ اچھی طرح نشان نہیں پایا جاتا ٭ جب کہ میں پانچویں درجہ کا حال لکھوں گا اون دونو کی پیمایش ایک ساتھ بیان کرونگا ٭ اس درجہ میں بجز مٹی اور کوڑے کے ڈھیر کے اور کچھ نہیں ہے اس سببسے اسکا نقشہ نہیں لکھا

درجہ پنجم مسجد قوۃ الاسلام

اس درجہ کو بھی سلطان علاؤالدین خلجی نے سنہ ۷۱۱ ہجری میں چوتھے درجہ کے ساتھ بنانا شروع کیا تھا جسطرح کہ وہ درجہ ناتمام رہگیا اسیطرح یہہ بھی ناتمام رہگیا ٭ اس درجہ کی قطع ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ پہلے درجہ کی قطع تھی بعضے نشان دکھائی دیتے ہیں یہہ درجہ بھی بننا شروع ہوا تھا مگر ناتمام رہگیا ٭ ان دونو درجوں کی چوڑان قبلہ کیطرف سے دو سو اٹھاون فٹ ہے کہ اس حساب سے اس مسجد کے پانچوں درجوں کی چوڑان بے تیس فٹ آثار دیواروں کا چھوڑ کر اور بڑھا کر چھ سو چھیالیس فٹ کی ہوتی ہے دو سو سوا پندرہ گز کے قریب ہوا ہے اس درجہ کا بھی نقشہ اس سبب سے کہ بجز مٹی کے ڈھیر کے اور کچھ نہیں ہے لکھنے میں نہیں آیا

وخمسماۃ ؛؛ اور بعضے جگہ سے ؛؛ الدولہ والدین ؛؛ پڑھا جاتا ہے اور بعضے جگہ سے لفظ سلطانی ؛؛ پڑھا جاتا ہے
اور بعضے جگہ سے لفظ بت خانہ مو پڑھنے میں آتا ہے غرضکہ جیسا وہ کتبہ ہے بعینہ نقشہ میں موجود ہے اور اس
دروازہ کی آگے کی بڑی محراب سلطان قطب الدین ایبک کی بنائی ہے چنانچہ اوسکے اوپر اوسکا نام لکھا ہوا ہے لیکن اس بات میں
شبہہ ہے کہ یہہ محراب سلطان قطب الدین ایبک نے اپنی عہد سلطنت میں بنائی ہے یا اس سبب سے کہ سلطان معز الدین محمد بن سام دلی کی فتح کی بعد سلطان
قطب الدین کو یہاں چھوڑ گیا تھا اور یہہ سب عمارت اوسی کی اہتمام میں تیار ہوئی تھی اوسنے اپنا نام بھی اوسپر کندہ کر دیا ہے اوسکی تحقیق
کسی تاریخ کی کتاب سے نہیں پائی جاتی غرضکہ یہہ دروازہ بھی بہت اچھا ہے چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

دروازہ شمالی درجہ دوم مسجد قوۃ الاسلام

یہہ دروازہ اس مسجد کی سب عمارتوں سے پہلے بن چکا ہے ؛؛ اور سلطان معز الدین محمد بن سام کے
عہد سلطنت میں جسنے اس بت خانہ کو فتح کیا ۵۹۲ھ ہجری میں بنا ہے ؛؛ چنانچہ اس دروازہ پر سلطان معز الدین
کا نام اور سنہ بنا لکھے ہیں اور اسکے کتبہ کے دیکھنے سے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ مسجد کی بنا اوسی بادشاہ کی حکم سے
جاری ہوئی ہے چنانچہ اوسمیں لکھا ہے کہ ؛؛ امرت ہذہ العمارت بعالی امر السلطان المعظم معز الدنیا والدین
محمد بن سام ناصر امیر المومنین ؛؛ اور سال بنا کی جگہ لکھا ہے ؛؛ فی شہور سنہ اثنی وتسعین ؛؛ اور خمسماۃ
کا لفظ یا تو بسبب امتداد زمانہ کے گل کر اوکھڑ گیا یا پہلے ہی نہ لکھا ہو ؛؛ مگر اوسمیں کچھہ شک نہیں کہ پانسو بانوے
سنہ میں تیار ہوا ؛؛ یہہ دروازہ بھی خوبصورت بنا ہوا ہے کہ نقشہ کے دیکھنے سے اوسکی خوبصورتی پائی جاتی ہے
اور اسی دروازہ کی طرف اس مسجد عالی کا تیسرا درجہ ہے کہ اب ہم اوسکا بیان کرنا شروع کرتے ہیں ؛؛

درجہ سوم مسجد قوۃ الاسلام

یہہ تیسرا درجہ ہے اس مسجد عالی کا اور یہہ درجہ بعینہ ایسا ہے جیسا پہلا درجہ تھا اگرچہ اس درجہ کی محراب کا
وہ پتھر جسپر سال بنا کندہ تھے ٹوٹ گیا ہے لیکن اس درجہ کی ساخت اور قطع اور زینت کاری اور درون
کی اونچائی بعینہ پہلے درجہ کی سی ہے اس سے یقین پڑتا ہے کہ یہہ درجہ بھی سلطان شمس الدین التمش کے عہد کا
بنا ہوا ہے اور اسی سنہ میں بنا ہوگا جس سنہ میں کہ پہلا درجہ بنا ہے یعنی ۶۲۷ھ میں کہ اوسکو آجتک چھہ سے
چھتیس برس کا عرصہ گذرا اس درجہ کے بھی اسیطرح تین در ہیں ایک بڑا اور دو چھوٹے ؛؛ پہلا در تو ثابت ہے
لیکن اوپر کے کچھہ کچھہ پتھر اوکھڑ گئے ہیں اور بیچ کے در کی محراب بالکل ٹوٹ گئی ہے اور بازو قائم ہیں ؛؛ تیسرے
در کا صرف ایک بازو قائم ہے اور ایک بازو اور محراب کا نام و نشان بھی نہیں رہا تھا ؛؛ جو کہ میں آگیا کہ

یہہ ستون بدستور راے پتھورا کے وقت کے اسیطرح سے لگے ہوئے ہین اور مسلمانون نے عہد مین بجز اسکے
کہ ان ستونون پر جو بت بنے ہوئے تھے اونکو بگاڑ دیا ہے اور کچھہ تغیر و تبدیل نہین ہوئی ٭ اور اگر ہوئی ہو تو اسقدر
کہ سلطان قطب الدین ایبک نے یہہ دروازہ جو اس طرف کو ہے اور اوسکا ہال اور اوسکا سقف
ہم علاحدہ بلکہ بنا دیا ہے اور اوسیہ دلیل ہے کہ ان ستونون کی اوسطرف جو دیوار احاطہ کی بنائی ہے اور عمارت دروازہ کی بالکل
علاحدہ ہے اور دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ستون پہلے کے لگے ہوئے تھے اور یہہ دیوار اور دروازہ پیچھے کا بنا ہوا ہے ٭ اس
دلیل سے مین یہہ خیال کرتا ہون کہ یہہ ستون راے پتھورا کے وقت کے لگے ہوئے ہین اور اسی خیال سے
اس عمارت کو راے پتھورا کے وقت کی نشانی تصور کرکے اسکا نقشہ لکھتا ہون ٭ یہہ ستون اور سب
ستونون سے عمدہ ہین اور انپر منبت کاری اور گل کاری بھی بہت اچھی ہے اور انپر بتون کی بہت
سی مورتین بنی ہوئی تھین کہ مسلمانون کے عہد مین اونکو بگاڑ دیا ہے اور اب تک بگڑی ہوئی موجود ہین
٭ اس عمارت کو دیکھہ کر میرے تئین یہہ شعر بہت یاد آتا ہے ٭ از نقش و نگار در و دیوار شکستہ ٭
آثار پدیدست صنادید عجم را ٭ قدرت الہی سے کیا کیا لوگ تھے اور کیا حال اور عجب عجب حادثہ
زمانہ مین گذر چکے ہین ٭ اس نیرنگی زمانہ پر نہایت عبرت پکڑنی چاہیے اور اس دنیاے بوقلمون بے ثبات
بیقرار پر ہرگز تکیہ نکرنا چاہیے اور اسکے مال و متاع پر ہرگز ہرگز خیال نکرے اگرچہ حرص قانع نہین ہوتی
٭ کار دنیا کسی تمام نکرد ٭ ہر چہ گیرید مختصر گیرید ٭ بہرحال اسکا نقشہ اس ترکیب سے کھینچا گیا ہے
کہ ستونون کے بننے کی ترکیب اور اونکی مورتون کے نشان سب معلوم ہوتے ہین اوسکو دیکھو اور قدرت الہی یاد کرو

دروازہ شرقی درجہ دوم مسجد قوة الاسلام

یہہ دروازہ اسی عمارت کی پشت پر واقع ہے جسکا نقشہ ہمنے راے پتھورا کے بت خانہ کی عمارت کرکے لکھا ہے
٭ یہہ دروازہ دوہرا معلوم ہوتا ہے اندر کا دروازہ جو چھوٹا ہے وہ تو سلطان معزالدین کے عہد سلطنت کا
بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ٭ چنانچہ اوسکی پیشانی پر سنہ فتح اور نام بت خانہ لکھا ہوا ہے اوس کتبہ کی عبارت
اچھی طرح نہین پڑھی گئی جس قدر پڑھی گئی ہم یہان لکھدیتے ہین اسواسطے کہ اکثر مین بہت باریک
ہوجانیکے سبب اور نئی طرح کے خط ہونیکے باعث شاید نہ پڑھی جاوے ٭ پہلے تو بسم اللہ کے بعد
کلام اللہ کی آیت و من دخلہ کان آمنا سے فان اللہ غنی عن العالمین تک لکھی ہے اور اوسکے نیچے کی سطر مین
یہہ عبارت ہے ٭ این عمارت را فتح کرد و این مسجد جامع را بنا ساخت در شہور سنہ سبع ثمانین

پاؤن تک ایک لوہے کی ڈبلی ہوئی ہے اسکو دیکھکر آدمی کی عقل حیران ہوتی ہے کہ کیونکر بنی ہوگی اور کسطرح کھڑی
کی گئی ہوگی ۞ جب کہ مین نے اس مقام کا نقشہ کھینچا تو اس لاٹ کو بھی ناپا فٹ سے بھی اور اسطرلاب کے عمل سے بھی
کل اونچائی اسکی بائیس فٹ چھہ انچہ کی نکلی اور جڑ کی مٹائی پانچ فٹ تین انچہ کی دور معلوم ہوئی ۞ اس لاٹ پر بہتسے جاترا
اپنا نام کھود دیا ہے اور کسی نے پھول بنا دیا ہے کسی نے کسی جانور کی صورت بنا دی ہے لیکن جو اسکا اصلی کتبہ ہے وہ لکھے حرف نہین ہین کہ پڑھا
نہین جاتا اور نہ حرف سمجھہ مین آتے ہین ۞ مین نے سنا ہے کہ کسی شخص نے اس کتبہ مین سے صرف اسقدر راجا
دوسری راے پتھی راج ۞ پڑھا تھا اور باقی پڑھا نگیا ۞ جب کہ عوام الناس اس لاٹ کے دیکھنے کو آتے ہین
اوسوقت بڑا تماشا ہوتا ہے یعنی عوام الناس مین یہہ مشہور ہے ۞ کہ جس شخص کی کولی مین یہہ لاٹ آجاتی ہے وہ
تو حلال کا ہوتا ہے اور جسکی کولی مین نہین آتی وہ حرام کا ہوتا ہے ۞ اور اسی سبب سے کہ یہہ لاٹ گاودم
بنی ہوئی ہے لنبے قد کے آدمی کی تو کولی مین آجاتی ہے اور ٹھنگنے قد کے آدمی کی کولی مین نہین آتی اور
لوگ اوسکو چھیڑتے ہین اور حرام کا ہے حرام کا ہے کہتے ہین اور وہ کھسیانا ہوتا ہے ۞ مین اس لاٹ کا حال
بیٹھا ہوا لکھہ رہا تھا کہ یکایک بہت عورتین جوان جوان خوبصورت خوبصورت آئین اور اس لاٹ کو کولی مین
لیا اتفاق سے اونمین ایک عورت کی کولی مین جو سب سے خوبصورت تھی یہہ لاٹ نہ آئی اور سب نے اوسکو
چھیڑنا شروع کیا یہانتک کہ وہ رونکی ہو گئی ۞ مین ایک کونہ مین بیٹھا ہوا چپکا نقشہ کھینچ رہا تھا اور حال لکھتا
تھا خدا جانے اون عورتون نے کیا جانا کوئی ملان یا سجادہ یا خادم سمجھہ کر مجھسے پوچھا کہ کیون میان جی جسکی
کولی مین یہہ لاٹھ نہ آوے وہ حرام کا ہوتا ہے یا نہین ۞ مین اپنے دلمین بہت ہنسا اور اپنے دل سے
کہا کہ خوب منصفی کرنی پڑی ۞ لاچار مین نے اون سے کہا کہ بیس برس کی عمر سے سوا مین ملنے کا اعتبار
کیا جاتا ہے اگر تمھاری عمرین اتنی ہین تو مین بتاؤن ۞ چونکہ اونمین سے کسیکی عمر اسقدر نہ تھی ہنس کر چلی گئین
مین پھر اپنا کام کرنے لگا ۞ علی الصباح چو مردم بکار روند ۞ بلا کشان محبت بکوی یار روند ۞ اسکا نقشہ دیکھو قدرت الہی

ضلع شرقی درجہ دوم مسجد قوۃ الاسلام یعنی عمارت بتخانہ راے پتھورا

یہہ ستون جنکا نقشہ مین لکھتا ہون اسی دوسرے درجہ کے ضلع شرقی مین سے لگے ہوئے ہین اسیطرح
شمالی جنوبی ضلع مین بھی تھے اسکا نقشہ صرف اسواسطے کھینچا گیا ہے تاکہ لوگ معلوم کرین کہ راے پتھورا
کے بتخانہ کی عمارت کس قطع کی تھی اگرچہ مین یقینی نہین کہہ سکتا کہ یہہ عمارت بدستور راے پتھورا
کے وقت کی بنی ہوئی ہے اور مسلمانون نے اسمین کچھہ تغیر و تبدیل نہین کی لیکن ظن غالب یہی ہے کہ

علی اقدر عقولہم۔ یہ کام کیا جاوے۔ یہہ سوچ کر اوس پنڈت نے ایکدن پھر اسکا ذکر چھیڑا۔ راے پتھورا نے اپنی عادت کے موافق کہا کہ مجکو اسکا سبب سمجھا دو۔ اوس پنڈت نے ہاتھہ باندھ کر عرض کیا کہ مہاراج پرتھی راج یہہ کہنے کی بات نہین ہے اگر آپ ایسا ہی پوچھتے ہین تو الگ چلئے اور سارا حال سنئے مگر اور کسی سے نہ کہیئے گا۔ راجہ جی نے جھٹ پٹ خلوت کی اور پنڈت جی سے پوچھا پنڈت جی نے کہا کہ سنو مہاراج پرتھی راج ساری دھرتی کے مالک اور دیوتا راجہ باسک ہین یعنی شاہنشاہ سانپوکا اور اونکا گذر ساری دھرتی مین ہوتا ہے۔ اب تھوڑے دن باقی رہگئے ہین کہ وہ اس دھرتی مین آیا چاہتے ہین ہم اس کیلی کو اونکے سر پر گاڑینگے کہ نہ کیلی اوکھڑے نہ راجہ باسک یہان سے جاوین۔ اور نہ تمہارا راج ٹلے۔ یہہ بات راے پتھورا کی سمجھہ مین آگئی اوسنے کیلی گاڑنیکا حکم دیا سب پنڈت جمع ہوئے اور حرکات کواکب کی دیکھہ کے وقت معین پر اس کیلی کو گاڑا۔ راجہ نے پوچھا کہ کہو پنڈت جی یہہ کیلی راجہ باسک کے سر پر بیٹھی۔ اونھون نے کہا کہ ہان پرتھی راج بیٹھی۔ خیر یہہ بات تو گئی گذری کیلی گڑ گئی تھوڑے دنون بعد راے پتھورا کی دل مین یہہ خدشہ گذرا اور دل مین وسوسہ آیا کہ رام جانے یہہ کیلی راجہ باسک کے سر پر بیٹھی یا نہین۔ اس وہم سے پنڈتون کو بلا کر کہا کہ مجکو راجہ باسک کا سر دکھا دو یا کیلی کو اوکھیڑ دو کہ لہو مین بھری ہے یا نہین۔ ہر چند پنڈتون نے منع کیا لیکن اوسنے نہ مانا پر نہ مانا اور کیلی کو اوکھڑوایا وہان کیا تھا کیسا لہو کیسا راجہ باسک مگر پنڈتون نے اپنے تئین سچا کرنے کو اوسکی نیچے کسی حکمت سے لہو لگا دیا۔ اور کہا دیکھو عین راجہ باسک کے سر پر تھی۔ راے پرتھی راج کو بہت افسوس ہوا اور سرنے الفور کیلی کو پھر گڑوا دیا لیکن پھر گڑوانے سے کیا ہوتا ہے وہ وقت کہان تھا اسکے بعد تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ مسلمان آئے اور راے پتھورا بقول بعضے مارا گیا اور بقول بعضے قید ہو کر غزنین بھیجا گیا اور مسلمانون کا عمل ہو گیا اور میرے نزدیک بھی یہی روایت قریب تصدیق معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ دیکھنے والے اس کتاب کے میری اس تحریر کو بجز ایک افسانہ کے اور کچھہ نہین سمجھنے کے۔ لیکن تاریخ کے دیکھنے والون اور نجوم کے واقفین کو بخوبی یاد اور معلوم ہوگا کہ اس قسم کی چیزین اگلے زمانہ کے حکیمون اور نجومیون نے بہت بنائی ہین کہ اونپر ایک حادثہ گذرنا دوسرے حادثہ عظیم مثلاً تبدیل راج یا اور کسیطرح کے حادثہ سے مطلع کرتا تھا۔ چنانچہ اوسکا ذکر بہت معتبر تاریخ کی کتابون مین موجود ہے۔ پس اگر پنڈتون نے بھی حرکات کواکب کی انضباط پر یہہ کیلی گاڑی ہو تو کیا عجب ہے۔ غرضکہ یہہ لاٹ بھی عجائب روزگار سے ہے۔

کہ بنیاد سے اور اور رہے اور بادشاہون نے بنائے ہین اسکے جنوبی ضلع مین بدستور راے پتھورا کے بت خانہ کے
ستون لگے ہوئے ہین ۞ اور اسیطرف ایک دروازہ آمد رفت کا تھا جو گر پڑا ہے مگر نشان باقی ہے ۞ اور
اسیطرح شمال کیطرف ستون لگے ہوئے ہین اور اسطرف بھی ایک دروازہ آمد رفت کا ہے اور اب تک موجود
ہے اوسکا حال بھی آگے بیان کیا جاویگا ۞ اور شرقی ضلع مین بھی بدستور ستون لگے ہوئے ہین اور اسطرف
بھی ایک دروازہ آمد رفت کا قائم اور ثابت ہے کہ اس دروازہ کا بھی حال ہم آگے بیان کرینگے ۞ اور
اسی درجہ کے غربی ضلع کے ستون بہت اچھے ہین اور بتون کی صورتین بھی دکھائی دیتی ہین ۞ اسواسطے
ہم اس ضلع کا بھی ایک نقشہ علاحدہ کھینچینگے کہ گویا وہ نقشہ راے پتھورا کے بت خانہ کی عمارت کا ہوگا
اس درجہ کا عرض قبلہ کی طرف سے جنوبی اور شمالی ضلعون سمیت ایک سو انتیس ۱۲۹ فٹ کا ہے اور
اسی درجہ کے صحن مین لوہے کی لاٹ ہے کہ ہم اب اوسکا بیان کرتے ہین ۞ ۞ ۞

لوہے کی لاٹ

اس لاٹھ کا کچھہ حال نہین تحقیق ہوتا کہ یہہ کیا چیز ہے اور کس کے وقت کی بنی ہوئی ہے ۞ لیکن اسمین کچھہ
شک نہین کہ بہت قدیم ہے اسواسطے کہ اسپر اگلے حرفون اور اگلی زبان مین کچھہ عبارت کندہ ہے کہ
کسیکو پڑھنے مین نہین آتی ۞ بعضے لوگ یہہ بات کہتے ہین کہ سلطان معزالدین محمد بن سام نے جسنے یہہ مسجد
بنائی ہے اس لاٹ کو بطور مقیاس کے لگایا تھا ۞ یہہ بات تو غلط محض معلوم ہوتی ہے لیکن اگر اسقدر
ہو کہ یہہ لاٹھ پہلے سے راے پتھورا کے بت خانہ مین لگی ہو اور سلطان معزالدین محمد بن سام نے بھی اس لاٹ
کو یہہ سمجھہ کر کہ چلو مقیاس ہی سہی دن ہی دیکھنے کے کام آوے گی اور اس نشانی سے شوکت اسلام
کی پائی جاوے گی بدستور رہنے دی ہو تو ہوسکتا ہے ۞ اور بعضے لوگ اس لاٹ کے بننے کی یہہ
تقریر کرتے ہین کہ راے پتھورا کے وقت کے نجومیون نے راے پتھورا سے یہہ بات کہی کہ ہم تمہارے
شہر مین ایک ایسی کیلی گاڑ دیتے ہین کہ جب تک وہ کیلی قائم رہیگی تمہارا راج نہین ڈگنے کا ۞ راے پتھورا نے
اونکی دلیل پوچھی پنڈتون نے حرکات کواکب کا اور اونکی تاثیرات کا بیان کیا ۞ راے پتھورا کی سمجھہ مین
نہ آیا اور جو کہ اسکی تیاری مین زر خطیر خرچ ہوتا تھا اسواسطے بغیر سمجھے وہ اس کام پر مستعد بھی نہین
ہوتا تھا ۞ آخرکار پنڈتون مین سے ایک پنڈت جو بہت بڈھا اور نہایت عقلمند تھا اوسنے سوچا کہ
یہہ جو رکھہ سمجھاوے کے کام نہین چلتا ایک بات بنانا چاہیے کہ راجا کی سمجھہ مین آوے ۞ اور کلّموا الناس

دوسرے درجہ مین جانیکا اور اوسکی محرابین وغیرہ بھی ٹوٹ گئی ہین مگر تھوڑا نشان باقی ہین
کا باقی ہے ؛؛ اس درجہ کے جنوبی چھوٹے درکے بازو پر سنہ ہجری کندہ ہین ؛؛ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ درجہ
سلطان شمس الدین التمش کے عہد مین بنا اوسکو آج تک چھ سو چھبیس برس کے قریب عرصہ گذرا ہے ؛؛ اس مسجد کے درایسے بلند تین
کہ اور کہین دیکھنے مین نہین آتے ؛؛ اگرچہ اسکا بیچ کا در ٹوٹا ہوا ہے لیکن دو درجون کے در جو اسکے برابر ہین اور
ٹوٹے بھی نہین اوسکے بلندی اڑتالیس فٹ کی پیمایش ہوئی اسطرلاب کے عمل سے پس اسکا بیچ کا در بھی اڑتالیس فٹ
کا ہوگا اور بغلی چھوٹے در اٹھائیس اٹھائیس فٹ کے اونچے ہین ؛؛ اس درجہ کا عرض معہ بغلی دالانون کے ایکسو بارہ فٹ
کا ہے ؛؛ اسی حساب پر اس مسجد عالی کی عظمت و شان خیال کرنی چاہیے کہ کتنی بڑی مسجد تھی ؛؛ اور انشاء اللہ تعالی
ہم ہر ہر درجہ کی پیمایش اپنے اپنے مقام پر لکھین گے اب اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھا جاتا ہے تاکہ جو کچھ ہمنے
بیان کیا ہے وہ آنکھون سے بھی دیکھا جاوے اور شنیدہ مانند دیدہ ہو جاوے ؛؛ اس درجہ کا کتبہ بعینہ اوسی خط
اور عبارت سے نقشہ کے حاشیہ مین مندرج ہے ؛؛ اوسکو دیکھو اور اللہ تعالے کی قدرت کو یاد کرو اور بے ثباتی

دنیا پر عبرت پکڑو فاعتبروا یا اولی الابصار

درجہ دوم مسجد قوۃ الاسلام

یہہ درجہ بہت بڑا ہے اور اب اسکے برابر کوئی درجہ نہین ؛؛ اور سبب اسکا یہ ہے کہ اس مسجد کے کل تین درجہ
تیار ہوئے تھے اور دو درجہ بن بنے رہ گئے اس سبب سے یہہ درجہ گویا بیچ کا درجہ ہوگیا اور اوسپر خوبی یہہ ہے
... جہ پہلے اور تیسرے درجہ سے بڑا بھی تھا اسواسطے کہ اسکے مقابل کا چوتھا درجہ بنتا ؛؛ اس درجہ مین
... پانچ در ہین ادہر اودہر دو دو در تو چھوٹے ہین اور بیچ کا پانچوان در بہت بڑا ہے ؛؛ جیسا کہ پہلے درجہ
... تمام ان درون کی بلندی بھی اوتنی ہی ہے جسقدر کہ پہلے درجہ کے درون کی بلندی تھی
... نہایت نزاکت کی منبت کاری اور طرح بطرح کے بیل بوٹے پھول پتے بنے ہوئے ہین
... ن کا کام اور کسی درجہ پر نہین بنا ہوا ہے اور بدستور آیات قرآنی کندہ ہین اور
... اشہ تنگ سے پڑھی نہین جاتین ؛؛ اسی درجہ کے بیچ کے در پر بائین طرف سال تعمیر
... ہے ؛؛ اس درجہ کو سلطان معز الدین محمد بن سام نے اپنے عہد سلطنت مین
... سنہ چھ سو چھہتر برس کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ؛؛ یہہ درجہ
... تھورا کے بت خانہ کی ہی تھی اور گویا یہی درجہ مسجد قوۃ الاسلام

تو پتھر کی سیڑھی پر جا کر قطع کرین اور پھر یہی مخروطی تمام شکل ہو جاوے ۔ یہہ لاٹ اندر سے خالی ہے اور اسمین سیڑھیان بنی ہوئی ہین کہ
اونسے اس لاٹ کے اوپر چڑھ جاتی ہین ٭ اگلے زمانہ کا تو حال معلوم نہین کہ اس لاٹ مین کتنی سیڑھیان تھین لیکن اب اس لاٹ مین نیچے سے اوپر تک کی سیڑھیان اس حساب
سے ہین کہ پہلے درجہ مین تو ایکسو چھپن [۱۵۶] اور دوسرے درجہ مین اٹھتر اور تیسرے مین باسٹھہ [۶۲] اور چوتھے مین اکتالیس [۴۱]
اور پانچوین مین بھی اکتالیس [۴۱] ہین کہ کل سیڑھیان اس لاٹ کی تین سو اٹھتر ہین ٭ اور چوتھے اور پانچوین درجہ مین
کچھ کچھ سیڑھیان کٹہرہ کیطرف آنیکو بنی ہوئی ہین اگرچہ اونکو بلندی سے کچھ علاقہ نہین لیکن معلوم رہنے کو لکھدیتے
ہین کہ چوتھے درجہ مین تو پانچ سیڑھیان اور پانچوین درجہ مین تین سیڑھیان مخرف ہین اس تمام لاٹ پر آیات قرآنی
کندہ ہین اونکے بیان کرنے کی تو کچھ حاجت نہین مگر جو کتبہ اس لاٹ کے قابل بیان کرنیکے ہین کہ اونمین اس لاٹ
کی بنانے والے اور مرمت کرنے والون کے نام لکھے ہوئے ہین اور ایک مین معمار کا بھی نام ہے ٭ چنانچہ وہ سب
کتبہ بعینہ اوسی خط اور اوسی طور سے نقشہ مین ہر ہر درجہ کے مقابل موجود ہین ٭ ان کتبون مین سے چوتھے درجہ کے
تو گرد پٹہ مین کتبہ لکھا ہوا ہے اور باقی سب کتبہ ہر ہر درجہ کے دروازون پر کندہ ہین ٭ ان کتبون مین بعضے حرف اور
طرح سے خلاف رواج حال لکھے ہین اور بعضے پڑھنے مین نہین آتے غلطی ناقل اسمین نہ سمجھی جاوے اصل لاٹ پر
بھی اسیطرح ہین اب قصہ کو تاہ کرو اور نقشہ دیکھو کہ یہہ چیز بھی کیا عجائب روزگار سے ہے

درجہ اول مسجد قوۃ الاسلام

جنوب کیطرف لاٹ کے سامنے جو تین در ہین یہہ اس مسجد کا پہلا درجہ ہے ٭ اگرچہ یہہ درجہ اور درجون سے پیچھے
بنا ہے مگر اب قطع مین پہلا آن پڑا ہے ٭ اس درجہ مین قبلہ کی طرف تین در ہین بیچ کا در بڑا اور ادہر اودہر کے
بغلی در چھوٹے ٭ اور یہہ تینون در سنگ سرخ کے بنے ہوئے ہین اور اوسپر نسخ اور کوفی خط مین آیات قرآنی
کندہ ہین اور بدستور بیل بوٹے پھول پتے منبت کاری کے بنے ہوئے ہین ٭ اس درجہ کے تینون درون مین سے
جنوب کیطرف کے چھوٹے در کی تو آدھی محراب آگے سے اور بیچ کے بڑے در کی اور شمالی چھوٹے
در کی ساری محراب ٹوٹ گئی ہے صرف بازو باقی رہگئے ہین ٭ اس درجہ کے جنوبی ضلع مین رای پتھورا کے
بتخانہ کی عمارت موجود ہے ٭ جیسے اوسیطرح بیسیون ستون اوپر تلے لگے ہوئے ہین ٭ اور اونپر پتھرون کی
پٹیان ڈالکر چھت پاٹ دی ہے ٭ اور اسی ضلع مین آمد رفت کے لیے ایک دروازہ تھا
کہ وہ اب ٹوٹ گیا ہے مگر نشان معلوم ہوتا ہے ٭ اور اسیطرح کا اسکا شمالی ضلع تھا کہ
اوسکی عمارت بالکل ٹوٹ گئی ہے اور اسطرف بھی ایک دروازہ تھا اس درجہ مین سے

یعنے پانچوین کھنڈ پر ایک اور چھوٹا سا کھنڈ تھا اور اوسمین چارون طرف چار دروازے تھے لوگ
اوسمین جاکر بیٹھا کرتے تھے اور اوس مین بھی ایک طرف سے چھوٹی چھوٹی سیڑھیان اوپر جانیکو
بنی ہوئی تھین ، اور شائد اوسپر بھی کچھ مکان ہو کہ اب کسیکو یاد نہین اس بیان سے لکھا ہوا کتاب
کا اور جو بات عوام الناس مین مشہور چلی آتی ہے صحیح معلوم ہوئی کہ اس لاٹ کے سات ہی کھنڈ تھے
انگریزون کی عملداری سے پہلے دو کھنڈ اسکے تو بالکل ٹوٹ گئے تھے اور تیسرے مین بھی جو اب سب کے
اوپر ہے قلم کی تراش کے طور پر شکست آگئی تھی کہ حکام والا مقام انگریزی نے اوسکی مرمت کی اور جسقدر
اس لاٹ کا چھٹا کھنڈ تھا اوتنی بلند سنگین اٹھ دری برجی بنا کر لگائی کہ وہ چھٹا کھنڈ ہوا اور اوس کے
اوپر ایک اور کاٹ کی برجی لگائی تھی کہ وہ ساتوین کھنڈ کی جگہہ تھی اور اس طرح کرکے اس لاٹ کی اونچائی
پوری کردی تھی ، مگر اسطرح پر لاٹ بن جانیکے بعد بعض بجلی اور ہوا کے صدمہ سے وہ سنگین برجی جو
چھٹے کھنڈ تک قائم مقام تھی اور وہ کاٹ کی برجی جو ساتوین کھنڈ کی جگہہ بھی نہ ٹھہر سکی اور شکستہ ہو گئی
اسواسطے اونکو لاچار لاٹ پر سے اوتار لیا ، کاٹ کی برجی کا تو نام و نشان نہین رہا مگر سنگین برجی کو
یادگاری کے طور پر لاٹ کے پاس کھڑا کر دیا ہے ، چنانچہ نقشہ مین موجود ہے ، مینے اس لاٹ کی بلندی
کو اسطرلاب سے بعمل صانع اور اقدام کے پیمایش کیا اور پھر ہر ہر درجہ کو ڈوری سے بھی پرتال کیا معلوم
ہوا کہ اس لاٹ کا پہلا کھنڈ چھیانوے فٹ کئی انچ کا ہے جسکے بتیس ۳۲ گز کئی انچ ہوئے ، اور دوسرا
کھنڈ پچاس فٹ کئی انچ کا ہے جسکے سترہ ۱۷ گز کے قریب ہوئے اور تیسرا کھنڈ چالیس ۴۰ فٹ کئی انچ کا ہے
جسکے کچھ اوپر تیرہ گز ہوئے ، اور چوتھا کھنڈ پچیس فٹ کا ہے جسکے سوا آٹھ گز کے قریب ہوئے ، اور پانچوان
کھنڈ بھی اوس تھوڑی سی اونچائی سمیت جو برجی کٹہرے کے اندر ہے پچیس ۲۵ فٹ یعنی سوا آٹھ گز کے قریب
ہے اور تین فٹ اونچا برجی کٹہرہ ہے ، اس حساب سے معلوم ہوا کہ اس لاٹ کے پانچوان کھنڈ جو اب موجود ہین
اسی گز کے قریب اونچے ہین ، اور سنگین برجی کی اونچائی جو اب نیچے اوتار رکھی ہے سترہ فٹ کئی انچ کی
ہے جسکے چھ گز کے قریب ہوئے اور کہتے ہین کہ پانچ گز اونچی اسپر چوبی برجی تھی اور اوسپر پھریرا لگا کرتا تھا
جڑ کیطرف سے یہ لاٹ ڈیڑھ سو ۱۵۰ فٹ یعنی پچاس گز مدور ہے اور پانچوین درجہ پر سے جہان برجی لگی تھی تیس ۳۰ فٹ
یعنے دس گز مدور ہے ، اور قیاسا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر جو سنگین اور چوبی برجی اور اوسپر پھریرا
لگایا تھا ، وہ اس اندازہ سے لگایا ہوگا کہ اگر اس لاٹ کے سطح کے ملاصق دو خط مستقیم کھینچے چلے جاوین

بیچمین بدور اور کمر کی ایسی خوبصورت کٹنیں ہین کہ جسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا + جو کہ اوسکی خوبی تو بیان سے
باہر ہے اسواسطے اب ہم اس کے بننے کا حال بیان کرتے ہین + کہ اس لاٹھ کو سلطان شمس الدین
التمش نے اپنے عہد سلطنت مین بنایا ہے + اور جو کہ سلطان شمس الدین التمش ۶۰۷ھ ہجری مین دلی کا
بادشاہ ہوا ہے اسواسطے کہا جا سکتا ہے کہ اس لاٹ کو بنے ہوئے چھہ سو چھتیں برس کے قریب عرصہ گذرا
لیکن میری راے مین بتتبع کتب تواریخ اور سیاق بادشاہونکے حال سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ اس لاٹ کی عمارت ۶۲۶ھ ہجری کے بعد تمام ہوئی ہے + بہرحال یہ لاٹ سلطان شمس الدین التمش کی
بنائی ہوئی ہے، اور یہ نشانی اوسی بادشاہ کی بلند ہمتی کی ہے + بعد اوسکے جو بادشاہ ہوا اس عمارت
کو عجیب وغریب سمجھ کر ہمیشہ مرمت کرتا رہا + چنانچہ ایکدفعہ فیروزشاہ کے وقت مین اس لاٹھ پر
بجلی گری تھی اور اس سبب سے اس لاٹھ مین نقصان آگیا تھا + اسواسطے ۷۷۰ھ ہجری مین سلطان
فیروزشاہ نے اس لاٹ کی مرمت کی اور بعد اوسکے اس لاٹھ مین پھر شکست ریخت ہو گئی تھی اور مرمت
کی حاجت پڑی تھی + جب سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودھی نے ۹۰۹ھ ہجری مین اس لاٹ کی مرمت
کی + بعد اسکے یہ لاٹ صدمہ بھونچال اور بجلی سے پھر ٹوٹ گئی تھی اور جڑکے پاس سے کچھہ پتھر گر پڑے تھے +
کہ حکام والامقام انگریزی نے اپنی عالی ہمتی اور نام آوری سے اس لاٹ کی مرمت کی اور سمتھ صاحب گنڈھر
کپتان اس مرمت کے مہتمم تھے کہ اس بات کو بیس برس کے قریب عرصہ گذرا ہوگا مشہور ہے کہ اس لاٹ کی مرمت
اور اسکے گرد و نواح کے مکانون کی صفائی اور سڑک بنانے مین ایک لاکھہ روپیہ سرکار کا خرچ ہوا ہے + واقعی
مین یہ بات ہے کہ اگر اس لاٹ کی صرف اس مرمت ہی ہوئی اور یہ نامی اور عجیب عمارت صرف اس مرمت
کے سبب ابتک قایم رہی ورنہ کبھی کی گر گرا چکی ہوتی + پہلے اس لاٹ کی صورت اور تھی اور اب اور ہوگئی
ہے + بڑے بڑے آدمیون سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ پہلے اس لاٹ کے ہر ہر درجہ پر کٹہرا نہین
تھا بلکہ کٹہرے کی جگہہ کنگورے بنے ہوئے تھے یہ کٹہرا اسمتھ صاحب نے بنایا ہے اسواسطے کہ کنگورے
بالکل ٹوٹ گئے تھے اگر غور کر کے دیکھو تو کنگورے اس عمارت کے لیے بہت مناسب اور خوشنما تھے اور
حقیقت مین اسطرح کی عمارت پر کنگورے ہی زیبا تھے + بعضی کتابونمین سے پایا جاتا ہے کہ یہ منارہ
ہفت منظری تھا یعنے سات کھنڈ کا اور اس لاٹ کے سات ہی کھنڈ مشہور بھی ہین لیکن اب پانچ باقی ہین
+ جب اس بات کی پرانے پرانے آدمیون سے یہ تحقیقات کی گئی تو اسقدر معلوم ہوا کہ یہ لاٹ جسقدر اب موجود ہے

کی عمارت مین ہزار ہا ستون لگے ہوئے تھے اور کچھہ عمارت نہ تھی لیکن ستونون پر منبت کاری کی ہوئی تھی اور ہر بیل بوٹے پھول پتی کی جگہہ بتونکی مورتین بنی ہوئی تھین مسلمانون کے عہد مین اتنا تصرف ہوا کہ جس جس جگہہ ستونون اور داسون اور کونون محرابون وغیرہ مین بتون کی مورتین بنی ہوئی تھین اونکی مورتین بگاڑ دی گئین کسیکا تو سر کاٹ ڈالا اور کسیکی ناک چھیل دی اور کسیکی آنکھہ اندھی کر دی غرضکہ صورت قایم رکھی + اب تک اون ستونون مین بتون کی بگڑی ہوئی مورتین موجود ہین اور جو کہ رای پتھورا کے بتخانہ کی عمارت کے یہ ستون موجود ہین اور گویا بہت قدیم عمارت کی نشانی ہین اسواسطے ہم اوسکا بھی نقشہ اور بیان علیحدہ ایک مقام پر لکھین گے + اب اس مسجد کے درجونکا حال لکھنا شروع کرتے ہین اور اول اوسکے مینار کا جسکو قطب صاحب کی لاٹھہ کہتے ہین بیان کرنا شروع کرتے ہین +

قطب صاحب کی لاٹ

یہ لاٹ حقیقت مین مسجد قوۃ الاسلام کا مینار ہے + اسکی رفعت اور شان اور بلندی اور خوشنمائی کا بیان نہین کیا جا سکتا + یہ لاٹ اسقدر بلند ہے کہ بہت دور دور کے رہنے والے بجز ایک آدھہ جگہہ کے ایسی بلند کوئی عمارت روی زمین پر نہین نشان دیتے + نقل مشہور ہے کہ اگر اوسکے نیچے کھڑے ہو کر اوپر دیکھو تو ٹوپی والے کی ٹوپی اور پگڑی والے کی پگڑی تمام سر کے دیکھنا پڑتا ہے + یہ لاٹ اسقدر بلند ہے کہ آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اسکے اوپر سے بے شک آسمان کو پکڑ لونگا اور اس نردبان آسمانی کے ذریعے سے بے شبہ آسمان پر چڑھہ جاؤنگا بارہا لوگون کو اتفاق ہوا ہے کہ ساون بھادون کے مہینے مین کہ عین موسم پھول والون کی سیر کا ہوتا ہے اس لاٹ پر چڑھتے ہوئے مین جب نیچے اوترے تو دیکھا کہ خوب مینہہ برس گیا ہی جب جانا کہ اللہ اکبر ابر اس لاٹ سے نیچا تھا + اس لاٹ کے اوپر سے نیچے کے آدمی ذرا ذرا سے معلوم ہوتے ہین اور چھوٹے چھوٹے آدمی ننھی ننھی ہاتھی گھوڑے دکھائی دینے کے سبب بڑا تماشا معلوم ہوتا ہے اور اسیطرح نیچے والون کو اوپر کے ذرا ذرا سے معلوم ہوتے ہین اور ایسا شبہہ پڑتا ہے کہ فرشتے آسمان پر سے اوترتے ہین + غرضکہ یہ لاٹ عجایب روزگار سے ہے کہ روی زمین پر اپنا مثل نہین رکھتی + باوصف اسقدر بلندی اور عظمت کے ایسی خوبصورت خوش قطع بنی ہوئی ہے کہ بے اختیار دیکھنے ہی کو جی چاہتا ہے + اس لاٹ مین بالکل سنگ سرخ لگا ہوا ہے اور چوتھا درجہ سنگ مرمر کا ہے + اور ہر ہر درجہ پر آیات قرآنی کھدی ہوئی ہین + اور جابجا منبت کاری بنی ہوئی ہے اس لاٹھ

سوا سون لگنی بستن وہس نراین شاہ بہادر سمزال بن کجو داد عمر دبانہ مقیاس شرف، اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانے مین سلطان معزالدین محمد بن سام غوری نے کوہ سوالک کو جو شمال ہندوستان مین ہے تاراج کیا ہے ۔ اوسی زمانے مین اس لاٹھ پر کہ پہلے اوسی مقام پر تھی اور ہندو اوسکو پوجا کرتے تھے یہ عبارت کہدوادی ہے ۔ اور اس لاٹھ کی حقیقت یہ معلوم ہوئی ہے کہ کوہ کمادن کے پاس جو ہندوستان کے شمال مین واقع ہے دو لاٹھین پڑی ہوئی تھین اور ہندو یہ بات کہتے تھے کہ یہ دونو لاٹھین ہمارے دیوتاؤن کے گائین پرانین کی لاٹھیان ہین اور اسی اعتقاد سے ہزارون ہندو اوسکی پرستش کیا کرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جب یہ لاٹھین یہان سے اوٹھین گی یا ٹوٹین گی جب پرلو ہوگی ۔ فیروز شاہ نے یہ بات سنکر ہندوؤن کے اعتقاد جھوٹھ کرنے کو ایک لاٹھ کو توڑ ڈالا ۔ اور دوسری کو یہان آکر لگایا جب سے فیروز شاہ کی لاٹھ مشہور ہوگئی ۔ غرضکہ یہ لاٹھ بھی عجائب روزگار سے ہی ایک پتھر کی بنی ہوئی ہے اور لوگ کوربنا کا پتھر بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ جتنی اوپر ہے اوس سے دو چند نیچے ہے ۔ اور یہ بھی مشہور کرتے ہین کہ اس لاٹھ کے نیچے بیشمار خزانہ دفن ہے بعضی تاریخ کی کتابون مین اس لاٹھ کا طول ساٹھ گز کا لکھا ہے ۔ لیکن مینے نقشے بنانے کے وقت اسطرلاب کے عمل سے اس لاٹھ کی پیمایش کی معلوم ہوا کہ اب جسقدر زمین کے اوپر ہے اوسکا طول ۲۳ فٹ ۵ انچہ ہے اور پیڑ کی سٹائی دس فٹ مدور ۔ اس لاٹھ کا سر ایک طرف سے تھوڑا سا کسی صدمہ سے ٹوٹ گیا ہے بعضے کہتے ہین کہ بجلی گری تھی اور بعضے کہتے ہین کہ گولہ لگا تھا الغیب عند اللہ ۔ الحمد للہ کہ اس طرف کی عمارتونکا بیان ہوچکا اب ہم قطب کی عمارتون کا بیان شروع کرتے ہین ۔

مسجد قوۃ الاسلام

یہ مسجد وہ ہے جسکا ایک مینار قطب صاحب کی لاٹھ مشہور ہے ۔ یہ مسجد نہایت عجیب و غریب ہے البتہ یقین ہے کہ ایسی بڑی مسجد روی زمین پر نہوگی اور چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہوگی ۔ حقیقت مین اپنا مثل روے زمین پر نہین رکھتی باوجود اسقدر بلندی اور بڑائی کے ایسی خوبصورت اور خوش قطع خوش وضع ہے کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ۔ ایک ایک پتھر پر وہ منبت کاری اور گل کاری ہے کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے ۔ اوسکی ایک ایک بیل مسلسل پر سے ہزارون معشوقون کی زلف دوتا قربان ہے اور اوسکی ادنی سے ادنی پھول پنکھڑی پر سیکڑون گلرخون کے لب جان بخش نثار نثار ہین ۔ آیات قرآنی ہر ہر جگہ اس خوبصورتی سے کندہ ہین کہ بیان

اوسکو روشن کرتے ہین + اور نواب صاحب کے ہان بھی مہندی روشن ہونے کی رسم تھی + جب کہ وہ نواب
ہوئے اور اللہ تعالی نے اونکو بیٹا بہت سا دیا او نہون نے اوسی رسم کے سبب ایک عمارت مہندی کی
صورت کی بنا دی اور ہر برس اوسمین روشنی کیا کرتے تھے اور بہت سا کھانا پکا کر للہ خیرات کیا کرتے تھے
جب سے اس عمارت کا نام مہندیان کرکے مشہور ہوگیا مگر یہ نہین معلوم کہ وہ نواب کون تھے جنھون نے یہ
مہندی بنائی تھی العہدة علی الراوی انھین مہندیون کے قریب ایک میدان ہے اور اوسمین تمام عزیز و اقارب
خاندان مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی آسودہ ہین + چنانچہ جناب مولوی شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا
شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب قدس اللہ اسرارہم کے مزار
اسی مقام پر ہین + یہ جتنی عمارتین مذکور ہوئین نقشہ مین سب کی سب موجود ہین + اب پرانے قلعے سے اور اس
مقام تک کوئی ایسی جگہہ اور ایسا مکان نہین جو نقشہ کھینچنے کے لائق ہو + مگر بیچمین دو عمارتین مشہور ہین
ایک شیخ محمد کی باین جو اب شاہ صابر بخش صاحب کے جانشینون کے قبضہ مین ہے + اور ایک مہابت خان کی
ریتی اور اوس مقام پر مہابت خان کی حویلی تھی اور اوسکے نیچے دریا بہتا تھا اوس ریتی کا نام مہابت خان کی ریتی

کوٹلہ فیروز شاہ

یہ عمارت بھی فیروز شاہ کے وقت کی شاہجہان آباد کے دہلی دروازہ کے باہر تھوڑی دور پر دریا کے کنارے
ہے اور اسی عمارت مین ایک لاٹھ بہت اونچی نصب ہے کہ اوسکو فیروز شاہ کی لاٹھ کہا کرتے ہین + اگرچہ کسی کتاب
سے خاص اس کوٹلے کے بننے کی تاریخ نہین نکلتی لیکن تتبع کتب سے ایسا معلوم ہوتا ہے + کہ جس زمانہ مین
فیروز شاہ نے فیروز آباد بنایا ہے اوسی زمانے مین یہ عمارت بھی بنی ہے یعنے ۷۵۵ ہجری مین کہ آجتک پانسو
آٹھ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے + اب یہ عمارت بالکل شکستہ و خراب ہوگئی ہے اور دن بدن ٹوٹتی جاتی
ہے چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے اسکے شکستہ اور خراب ہونیکا بخوبی حال معلوم ہوتا ہے + لیکن لاٹھ اس عمارت
کی بہت نامی اور نہایت مشہور ہے + مینے ہر چند تحقیقات کی کہ یہ لاٹھ کب کی ہے اور کیون بنائی ہے + لیکن
کسی کتاب سے کچھ تحقیق نہین ہوا + اور اس لاٹھ پر بہت سی عبارت اگلی زبان اور اگلے حرفون مین کندہ ہے
کہ وہ کسی سے پڑھی نہین جاتی + اور تھوڑی سی عبارت شاستری مین کندہ ہے کہ وہ بھی سمجھ مین نہین آتی + لیکن
جتنے حرف شاستری کے پڑھے گئے ہین اونکا ترجمہ لکھدیتا ہون + سدہ سری بکرماجیت سمت ۱۲۲۰ بیساکھ سدی

یہ بھی ایک نشانی ہے، یہ دروازہ عظمت و شان مین بہت معقول ہے، تمام سنگ خارا سے بنا ہے، لیکن و کار سنگ سرخ کی ہے، اس دروازہ پر دالان اور حجرہ اور نشیمن بہت خوبصورت خوابید بنے ہوئے ہین اور اب اس مین جیلخانہ کے سپاہی رہتے ہین، اگرچہ کسی تاریخ کی کتاب سے نہین تحقیق کہ یہ دروازہ اس بادشاہ کے عہد مین بنا لیکن ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ ہمایون کے عہد مین پرانے قلعے کے بنا ہوگا اور ایسا ہی لوگون مین مشہور بھی ہے، اس مقام پر بجز اس دروازہ کے اور کچھ نشانی پرانی دلی باقی نہین اور اسی دروازہ کے پاس جیلخانہ ہے ۔

جیلخانہ

یہ جیلخانہ حقیقت مین سرا ہے، جب کہ پرانی دلی ویران ہو گئی، یہ سرا بھی ویران ہو گئی یہانتک کہ عالمگیر ثانی اور شاہ عالم کے وقت مین بالکل ویران ہو گئی تھی جبکہ انگریزون کی عملداری صاحبان والاشان نے جیلخانہ کے لیے اس سے بہتر کوئی عمارت نہ دیکھی اور اس سرا کی مرمت شکست و ریخت کی کر کے جیلخانہ اس سرا کا دروازہ بہت بلند اور نہایت عالیشان ہے اور اوس پر ایسے معقول مکان بنے ہوئے ہین کہ جیلخانہ کا داروغہ اوس مین اچھی طرح سے بفراغت رہتا ہے، اسی کے پاس دو تین برس سے انگریزون نے شہر کی طرف ایک نیا جیلخانہ بنایا ہے اور دوسری طرف اسپتال بنائی ہے، غرضکہ اب سرا اس سرا مین بجائے مسافرخانہ کے پابند ہوئے رہتے ہین، اور دکھ بھرتے ہین، چند روز سے اسی جیلخانہ کے میدان مین قصاص لینے کو جگہہ تجویز ہوئی اور اب جس کسیکو پھانسی ملتی ہے اسی میدان مین ملتی ہے، اللهم احفظنا من کل بلیات الدنیا و الآخرہ

مہندیان

یہ ایک عمارت تھی عجیب نیچے تو مکانات در در سے بنے ہوئے تھے اور اوپر چارون کونون پر چار برجیان تھین، اور ایک برجی بیچ مین بڑی تھی حقیقت تو یہ ہے کہ کچھ نہین معلوم ہوتا کہ یہ عمارت کیا چیز تھی اور کب بنی تھی اور کس نے بنائی تھی مگر عوام الناس مین یہ مشہور ہے کہ کوئی نواب تھے کہ جناب حضرت غوث الاعظم کی جناب مین نہایت اعتقاد رکھتا تھا، اور ہندوستان مین بعضے بعضے لوگون نے یہ رسم نکالی ہے کہ ہر برس حضرت غوث الاعظم کی مہندیان بھرا کرتے ہین یعنے کھجیون کی ایک بڑی اونچی سی بنا کر اور کاغذ سے منڈھ کر

سب سے اوپر ایک برجی ہے + اور مقصود اس عمارت کے بنانے سے صرف سیرگاہ تھی + جب کہ نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ دوبارہ ہندوستان مین آئے تو اس عمارت مین کتب خانہ کیا تھا اور کبھی کبھی اعمال ریاضی اسپر کیا کرتے تھے + جب قضا آتی ہے تو ایک نہ ایک بہانہ ہوجاتا ہے + ایکدفعہ ہمایون بادشاہ اسی شیر منڈل پر چڑھے تھے اور اترتے وقت جب بیچ کے درجے مین پہونچے مغرب کی اذان ہونے لگی + بادشاہ نے بیٹھکر اذان سنی اور وہ پڑھکر چاہا کہ جریب پر زور دیکر اوٹھین اتفاقا جریب پھسل گئی اور نیچے آن پڑے + اور کئی دن بعد انتقال کیا اور ہمایون بادشاہ از بام افتاد + تاریخ انتقال ہوئی غرضکہ یہ مکان وہی ہے جسپر سے نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ گرکر مرے + اسکا نقشہ دیکھو اور بے ثباتی اور بے قراری دنیا تم ان پر عبرت پکڑو + اس شیر منڈل کے گرد بستی بستی ہے اور کھنڈر ہوگئے ہین چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے آبادی کا ڈول بخوبی معلوم ہوتا ہے

	## مسجد قلعہ	

یہ مسجد نصیر الدین ہمایون بادشاہ نے قلعہ کے ساتھ بنائی ہے + مین اس مسجد کی خوبی اور خوشنمائی بیان نہین کرسکتا + یہی خوش قطع خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے کہ اوس زمانہ کی عمارتو مین اپنا نظیر نہین رکھتی + پانچ در ہین اور عجب قطع کے ہین اگرچہ یہ مسجد سنگ خارائی ہے لیکن رو کار مین سنگ سرخ اور سنگ مرمر اس خوبصورتی سے لگا ہے کہ جسکا کچہ بیان نہین ہوسکتا + ہر ہر محراب اور گوشہ پر آیات قرانی بخط نسخ اور کہین کہین بخط کوفی کندہ ہین + صحن مین بہت اچھا ثمن حوض ہے + اگرچہ اب بہت سی مرمت پڑا ہے لیکن کسی زمانے کے عالی ہمتون کا یادگار ہے + اس مسجد کی چھت پر جانے کا رستہ بھی عجب قطع سے بنایا ہے + اور اوسکی دیوار کے آثارون مین عجب عمدہ عمدہ نشیمن بنائے ہین + چھت کے اوپر ایک بیچ کا گنبد باقی رہگیا ہے + اور گنبد کے ادھر ادھر دو چھتریان تھین + کہ وہ اب ٹوٹ گئی ہین + اس مسجد کا الداو اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ آنکھ اوٹھانے کو دل نہین چاہتا + بلکہ یہی دل چاہتا ہے کہ اسکو دیکھا ہی کیجیے + اس مسجد پر کوئی کتبہ تاریخ نہین ہے مگر اندر کے پیش طاق کے ادھر ادھر کے طاق پر کچھ قطعے کندہ ہین کہ بعینہ نقشہ مین مندرج ہین فانظر الیہ

	## کابلی دروازہ	

شاہجہان آباد کے دلی دروازے کے باہر تھوڑی دور پر پرانی دلی کا کابلی دروازہ ہے + اور یہ پرانی دلی کی نشانیون مین سے

زہے خیریت این بقعۂ خیر + کہ ستد تاریخ او خیر المنازل

گلال باڑی

اس مسجد کے پاس گلال باڑی ایک عمارت ہے کہ اب بجز چونے کے ڈھیر کے اور کچھ نہیں اور اوس پر کوئی کتبہ نہیں

خاص محل

اور گلال باڑی کے پاس خاص محل شاہجہان کے وقت کا بنا ہوا ہے اگرچہ یہ بھی ٹوٹ گیا ہے مگر دروازہ پر یہ کتبہ باقی ہے +

بدور شاہجہان صاحب قران ثانی + کہ در جہانست جہان پرور و سپہر جناب + بنا نہاد دہلین زمانہ خاص محل
درین زمین بکرم بہشت زینخان دریاب + ہمیشہ باد بزیر سپہر و تظلم ن + + ہمی ضمیر منیرش سپے صلاح و فلاح
اگر زسال بنایش شود سوال ترا + حساب کن بیاری محل خاص جواب
۱۰۴۲

نیلی چھتری

اسی عمارت کے پاس نواب نوبت خان کا مقبرہ ہے + اور بالکل ٹوٹ گیا ہے اسپر کسی زمانہ مین چینی کا کام تھا
اور برج پر نیلہ چھتر تھا اس سبب سے اوسکو نیلی چھتری کہا کرتے تھے + اسکا دروازہ بھی ٹوٹا پھوٹا باقی رہگیا ہے
اور ہمنے اسکے دروازے پر سے پرانے قاعدہ کا نقشہ کھینچا ہے اور اوس دروازہ پر یہ کتبہ لگا ہے

ببین خوش منظر عالی مقامے + درین عالم ندیدہ چشم ایام + چو پرسیدم کہ بنیا یافت اتمام + بگفتے تاریخ اتمامش خبردار
۹۷۰

شیر منڈل

اس قلعہ مین مسجد کے پاس ایک مکان ہے بطور منارہ بہت بلند + اوسکو شیر شاہ نے اپنے عہد سلطنت مین
بنایا تھا + کہ اب تک اوسکو تین سو تیرہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہی + اور اس عمارت کا نام شیر منڈل رکھا تھا
بلکہ اوسکے زمانہ مین اس عمارت کے بننے کے بعد اس سارے قلعہ کو شیر منڈل ہی کہنے لگے تھے + اور یہ عمارت
تمام سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے + بیچ مین تھا ایک کمرہ سا ہے اور چارو نطرف بہت تنگی غلام گردش ہے اور

ابتدا کوئی نہیں بیان کر سکتا + مگر حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ سنہ ۷۴ بکرماجیت میں راجہ انندپال نے پہلے پہل اس جگہ قلعہ بنایا تھا + کہ اوسکو آجتک ایکہزار چار سے
ترسٹھہ برس کے قریب عرصہ گذرا لیکن اوس قلعہ کا نام و نشان نہیں رہا + معلوم نہیں کہ کب ٹوٹا اور کیا ہوا
شاید ہمایون بادشاہ کے عہد تک کچھہ نام و نشان باقی ہو بعد اسکے جب نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ ہوئے
اونہوں نے سنہ ۹۴۰ ہجری میں کہ اوسکو آجتک تین سو چھبیس برس کے قریب عرصہ گذرا + اس قلعہ کو از سر نو
بنایا کہ یہ عمارت جو اب موجود ہے اور سب لوگ اوسکو پرانا قلعہ کہتے ہیں + نصیر الدین محمد ہمایون کی بنائی ہوئی
ہے + اور اوسکا نام دین پناہ ہے + لوگوں میں پرانا قلعہ مشہور ہو گیا ہے + اس قلعہ کے تین دروازے بڑے
اور ایک کھڑکی نامی ہے اور کچھہ کھڑکیاں ہیں ایک دروازہ اس قلعہ کا جو شمال غرب کی طرف ہے مدت سے
بند ہے + اور لوگ اوسکو طلاقی دروازہ کہتے ہیں + اور یہ مشہور کرتے ہیں + کہ ایک دفعہ کسی مہم پر اس دروازہ سے
فوج کشی ہوئی تھی بعد جانے فوج کے یہ دروازہ بند کر دیا ہے کہ اگر بے فتح کیے اس دروازے کو کہولیں تو اوپر
طلاق ہے مگر افسوس ابھی نہیں معلوم ہوا کہ کس بادشاہ کے زمانہ میں یہ دروازہ تیغہ ہوا ہے + اس قلعہ کی
فصیل سنگ خارا اور چونے کی بہت مضبوط ہے اور عریض بنی ہوئی ہے + جب کسی زمانہ میں یہ قلعہ آباد اور تیار ہوگا
بہت خوبصورت اور دلکشا اور نہایت مضبوط ہوگا + اب بالکل ویران ہے ٹوٹی پھوٹی فصیل باقی رہگئی ہے
اور قلعہ کے اندر تمام زمیندار موضع اندرپت کے آباد ہیں + قدیم مکانوں میں کوئی مکان نام کو بھی نہیں رہا سب
ٹوٹ ٹاٹ کر خاک برابر ہوگئے + مگر ایک مسجد عالی بہت خوشنما اور خوبصورت اور ایک جہان نما کہ اوسکو شیر منڈل
کہتے ہیں باقی ہے کہ اوسکا حال آگے آویگا + یہ قلعہ شاہجہان آباد سے دو کوس کے فاصلہ پر جنوب کی طرف
واقع ہے + اور اس قلعہ کی مغرب کیطرف پرانی دلی آباد تھی + اب بالکل ویران ہے کھنڈہر بھی باقی نہیں رہے ہیں
دو ایک عمارتوں کا ڈھیر اور ٹوٹے پھوٹے دروازے باقی ہیں +

مسجد مدرسہ

منجملہ اون عمارتوں کے ماہم بیگم کی ایک مدرسہ مع مسجد ہے اگرچہ اوس مسجد کے مکان ٹوٹ گئے مگر یہ کتبہ باقی رہگیا ہے
بدوران جلال الدین محمد + کہ باشد اکبر شاہان عادل + چو ماہم بیگم عصمت پناہی +
بنا کرد این بنا بہر افاضل + وے شد ساعی این بقعہ خیر + شہاب الدین احمد خان باذل

کا بھی کام بنا ہوا ہے + کہتے ہین کہ سید عابد خان خان دوران خان کے رفیقون اور مدار المہامون میں سے تھے اور کسی لڑائی میں شہید ہوئے ہین اونکا یہ گنبد ہے + بعضے لوگ اسکو شہید صاحب کی درگا بھی کہتے ہین + غرضکہ کسی کتاب سے اسکا کچھ پتا نہین لگتا اور مین نہین کہہ سکتا کہ یہ برج کب بنا اور کس نے بنایا + بہرحال ایک عمارت ہے معقول اسکا دروازہ بہت عالیشان ہے اور اوسپر سہ دری بہت خوشنما بنائی ہے + برج بھی لطافت و نزاکت سے خالی نہین + اسکے صحن مین نہرین اور حوض بہت نفیس بنے ہوئے تھے لیکن اب بالکل خراب اور ویران ہو گئے ہین + نہرین جدا ٹوٹ گئین + حوض جدا خراب ہو گئے برج جدا بے مرمت ہو گیا وہ چینی کا کام نہ رہا + وہ جلا جاتی رہی لیکن اب بھی یادگار زمانہ گذشتہ ہے اسکا نقشہ اسطرح سے کھینچا گیا ہے کہ برج اور دروازہ پر کی سہ دری سب کی سب معلوم ہوتی ہے فانظر الیہ +

لال بنگلہ | نقشہ

اسی گنبد کے پاس ایک عمارت ہے اور لعل بنگلہ کر کے مشہور ہے + کسی تاریخ کی کتاب سے تو اسکا حال نہین معلوم ہوا + لیکن حضور والا کی زبانی یون سننے مین آیا کہ نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ کے عہد مین ایران جانے سے پہلے اونکی کسی حرم کے دفن ہونے کو یہان کچھ عمارت بنائی گئی تھی + بعد اوسکے حضرت فردوس منزل یعنے شاہ عالم بادشاہ کے وقت مین جب کہ لعل کنور اونکی والدہ کا انتقال ہوا اونکو اوس قدیم قبر کے پاس چھوٹے گنبد مین دفن کیا + اور جب سے یہ مکان لال بنگلہ مشہور ہوا + بعد اوسکے اوسی عہد مین بیگم جان اونکی بیاہتی بیٹی نے جو مرزا الگھو سے منسوب تھی انتقال کیا اور دوسرے گنبد مین اونکو دفن کیا اور یہ عمارت بنائی + اس حساب سے اس عمارت کو بنے ہوئے ستر برس کے قریب عرصہ گذرا ہے + بعد اسکے خاندان تیموریہ کی اور بہت سی قبرین اسمین ہوتی گئین + چنانچہ مرزا سلطان پرویز مرزا دارابخت ولیعہد بہادر کے بھائی کی اور مرزا داوٗد کی اور نواب فتح آبادی اور مرزا باقی اور اور ازواج حضور والا کی یہین قبرین ہین + یہ دونو برج سنگ سرخ سے بہت عمدہ بنے ہوئے ہین + انکے صحن مین دو حجرے ایک نواب فتح آبادی اور ایک مرزا بابی کا حال مین حضور والا کے عہد مین بنے ہین + غرضکہ جسطرح یہ دونو برج ہین اوسی طرح نقشہ مین موجود ہین ++

پرانا قلعہ | نقشہ

عوام الناس کی زبانون پر یہ مشہور ہے کہ یہ قلعہ بہت پرانا ہے + بلکہ وہ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اس قلعہ کی

مرزا عزیز کوکلتاش خان کی قبر ہے + اور یہ مرزا عزیز شمس الدین اتگہ خان کے بیٹے ہین + چونکہ شمس الدین اتگہ خان کو ادہم خان نے مار ڈالا اوسکے بعد خان اعظم کا خطاب انکے بیٹے مرزا عزیز کو ملا + اور اونھون نے سنہ ۹ جلوس جہانگیری تک کبھی عزت سے اور کبھی ذلت سے بسر کی + آخر کو سنہ ۱۰۳۴ ہجری مین مطابق سنہ ۱۹ جلوس جہانگیری مین بمقام احمد آباد گجرات اس جہان فانی سے انتقال کیا + انکی لاش کو وہان سے لاکر یہان دفن کیا اور یہ عمارت عجیب و غریب اوسپر بنائی کہتے ہین کہ مرزا عزیز کوکلتاش نہایت خوش تقریر اور بہت خوش تحریر تھے + اور نستعلیق بہت خوب لکھتے تھے اور خوشنویسی مین مرزا باقر پسر ملا میر علی کے شاگرد تھے اور کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے چنانچہ یہ رباعی انہین کی طبع زاد ہے + رباعی عشق آمد و از جنون تو دلم کرد + وابستہ ز صحبت خرد منہدم کرد + آزاد ز بند دین و دانش گشتم + تا سلسلۂ زلف کسی بندم کرد

غرضکہ یہ عمارت سنہ ۱۰۳۴ کے بعد بنی ہے کہ اسکو آجتک دوسو اٹھائیس برس کے قریب عرصہ گذرا ہے + اس عمارت کی خوبی اور ستونونکے لگنے کی خوبصورتی نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے

لال محل

لال محل جسکو تاریخ والے کوشک لعل لکھتے ہین خلجی بادشاہون کے وقت کی عمارتون مین سے تھا چنانچہ جس زمانہ مین سلطان علاء الدین خلجی قلعہ رنتھنبور کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اوس زمانہ مین حاجی مولی غلام زادہ ملک الامرا فخر الدین کوتوال نے دلی مین فساد برپا کرکر کوشک لعل مین تخت پر بیٹھا تھا + مگر اوسکا تو اب نام و نشان نہین معلوم ہوتا کہ کیا ہوا اسی ٹوٹے پھوٹے کھنڈہر کو لوگ لعل محل مشہور کرتے ہین مگر تعجب یہ ہے کہ اسمین قبرین ہین شاید لال محل کے پاس یہ مکان بھی ہوگا اور وہ مکان تو ٹوٹ گیا لوگ اسکو لال محل کہنے لگے + غرضکہ یہ عمارت بھی بہت قدیم ہے اور اسمین قبرین ہین + مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ عمارت کب بنی اور کسنے بنائی + اور اسمین کسکی قبرین ہین + جو کچھ ہے نقشہ مین موجود ہے اور اسی کے پاس بارہ کھنبہ کرکے ایک عمارت مشہور ہے بہت ناقص کہ دیکھنے کے قابل نہین + اور اسی کے پاس اسی حال مین فیض اللہ خان بنگش نے اپنا مقبرہ بنایا ہے + نہایت ناقص و بہت بر کچھ عمدہ عمارت بلکہ عمارت مین نہین +

مقبرہ سید عابد

حضرت نظام الدین کی درگاہ اور پرانے قلعہ کے بیچ مین یہ ایک گنبد ہے چونے کا اور اوسپر کہین کہین چینی کاری

یہ مصرعہ لکھوا دیا ہے + مصرعہ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا + اس کے پاس ایک چار دیواری ہے اوسکو کوٹلہ کہا کرتے ہین + میرے نزدیک وہ عمارت نقشہ کھینچنے کے لائق نہ تھی اسواسطے اوسکا نقشہ چھوڑ دیا اور نقشہ باولی کا جو بہت تحفہ اور مشہور عمارتون مین سے ہی کھینچدیا +

مقبرہ تکہ خان

یہ مقبرہ شمس الدین محمد خان غزنوی کا ہے + جنکا اعظم خان خطاب تھا + انکی بیوی نے جنکا نام ماہم انگہ ہے اور اکبر بادشاہ انکو جی جی انگہ کہا کرتا تھا اکبر بادشاہ کو دودہ پلایا تھا + اور اسی سبب سے انکو تگہ کہا کرتے تھے + اکبر کے وقت مین انکو بڑا عروج تھا اور تمام سلطنت کے وکیل مطلق تھے + اور اسی حسد سے ادہم خان نے رمضان کی بارہوین تاریخ سنہ ۹۶۹ ہجری کو پیر کے دن انکو مار ڈالا + اور پھر بادشاہ نے انکے قصاص مین ادہم خان کو بھی قلعہ پر سے دو دفعہ گروا کے مروا ڈالا چنانچہ + دو خون شد + بھی یا دگی ایک کے اس واقعہ کی تاریخ ہوئی تھی اور یہ مصرع بھی انکی وفات کی تاریخ ہے ع رفت از ظلم سر اعظم خان + اور یہ تاریخ بھی بعضے لوگون نے کہی تھی + مثنوی خان اعظم سپاہ اعظم خان + کہ چو او کس درین زمانہ ندید + بیشہا وقت رسید ناہ صیام شربت موت روزہ دار چشید + کاش سال دگر شہید شدی + کہ شدی سال فوت خان شہید + غرضکہ انکے مارے جانیکے بعد انکی لاش کو دلی مین بھیجا اور بجوار روضہ حضرت سلطان المشائخ کے دفن کیا + اور اون کے بیٹے کوکلتاش خان تھے + یہ عمارت عالی سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنائی + کہ اپنا نظیر نہین رکھتی + گرد اندر اور باہر آیات قرآنی کندہ ہین اور بیل بوٹے منبت کاری کے ایسے خوب بنے ہوئے ہین کہ جسکا کچھ بیان نہین سنہ ۹۷۴ ہجری مین کہ اوسکو دو سو اٹھاسی برس کے قریب عرصہ گذرا یہ عمارت بن چکی چنانچہ نقشہ کی تاریخ کا کتبہ موجود ہے +

چوسٹھہ کھنبہ

یہ ایک عمارت ہے عجیب و غریب متصل مقبرہ تگہ خان کے + حقیقت مین اپنا نظیر نہین رکھتی سر سے پانون تک سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے + قطع اسکی ایسی خوب ہے کہ شاید کسی اور عمارت کی ہو وا اس عمارت مین چونسٹھہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے ہین اور اسی سبب سے اسکو چونسٹھہ کھنبہ کہتے ہین + اور اس مین

آپکو دفن کیا۔ مدت تک آپ کی قبر پا گنبد و مجرہ رہی لیکن ۱۰۲۱ سنہ ہجری مین یعنی آخر عہد اکبر شاہ اور ابتدای زمانہ سلطنت نور الدین جہانگیر مین کہ اسکو آجتک دو سو اڑتالیس برس کے قریب عرصہ گذرا طاہر نے کہ جسکا نام محمد عماد الدین حسن ہے آپ کے مزار مبارک پر مجرا اور برج سنگ مرمر کا بہت نفیس و لطیف بنا دیا ہے اور برج کے اندر دیوار کے مہرون پر یہ عبارت کندہ ہے +

اے خسرو بے نظیر عالم ✣ با روضہ تو مرا نیاز ہست ✣ تعمیر نمود طاہر انرا ✣ ✣ فیض ازلی ہمیشہ یار ذاتست

تاریخ بنایش عقل گفتا ✣ با روضہ بگو کہ جای رازست

قائل این کلام و بانی این مقام طاہر محمد عماد الدین حسن ابن سلطان علی سبزواری فی ۱۰۲۱ سنہ غفر ذنوبہ و ستر عیوبہ

الکاتب عبد النبی بن ایوب

اے خسرو بہت عاشقی بیجا مست	ور دوست زبانش تا ان پیاست	شد سالک فریاد تو منظوم	زال سبب ست کہ شد اقب نظامت
	عاوید بقاست بندہ خسرو	چون شد بہزار جان غلامت	
مرا نام نیک است و خواجہ نظیم	و شیخ دو قاف و دو لام دو جیم	اگر نام یابی درین حرفہا	بنامم کہ ہستی تو مرد فہیم

کاتب مذکور نبیرہ شیخ فرید شکر گنج

اس گنبد کے گرد سنگ سرخ کی جالیان آدمی کے گلے گلے تک کی لگائی ہین اور جنوب کی طرف اون جالیون پر مجرا بین لگا کر چھت پاٹ دی ہے کہ اوس سبب سے آپ کے گنبد کی نمود اچھی طرح نہین رہی ہان علاوہ گنبد کے باہر شمال کی طرف اکبر بادشاہ کے عہد مین معدن خواجہ نے ایک سنگ مرمر کی لوح پر آپ کے انتقال کی تاریخ لکھ کر نصب کر دی ہے اور وہ یہ ہے ✣

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

زہی الذین لوح شد سرفرازی + بدوران بادشہنشاہ غازی

میر خسرو خسرو ملک سخن ✣ آن محیط فضل و دریای کمال ✣

نثر او دلکش تر از ماء معین ✣✣✣✣ نظم او صافی تر از آب زلال ✣✣✣

مسجد مرزا جہانگیر

اسی مسجد کے پاس مرزا جہانگیر کا مقبرہ ہے اور بعینہ محمد شاہ بادشاہ کے مقبرے کی نقل بنائی ہے مگر پھر بھی اصل اصل ہی اور نقل نقل اگرچہ مرزا جہانگیر کے مقبرے میں بہ نسبت محمد شاہ کے مقبرے کے کام بہت باریک ہے اور جالیاں بھی بہت باریک اور نازک ہیں لیکن سنگ مرمر ایسا آبدار اور شفاف بے جرم خوشرنگ خوش قماش نہیں ملا محمد شاہ کے مقبرے پر تو ایک ملاحت اور ملایمت ہے اور مرزا جہانگیر کے مقبرے پر ایک روکھا اور روکھاپن برستا ہے بہر حال اپنی جگہہ یہ مقبرہ بھی عجائب روزگار ہے مرزا جہانگیر محمد اکبر شاہ ثانی کے بیٹے تھے اور انھوں نے سیٹن صاحب پر جو دلی کی رزیڈنٹ تھے طپنچہ مارا تھا اور اس سبب سے انگریزوں نے انکو نظر بند کر کے الہ آباد بھیج دیا تھا اور وہیں انکا انتقال ہوا نواب ممتاز محل انکی ماں کو بہت چاہتی تھیں انھوں نے نواب مختار الدولہ خواجہ وحید الدین احمد خان بہادر خلف اکبر وزیر اعظم دستور معظم نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر مصلح جنگ کو الہ آباد بھیجا اور انکی لاش کو منگوا کر یہاں دفن کیا اور یہ مقبرہ بنایا شاید کہ یہ مقبرہ ۱۲۴۷ ہجری میں بنا ہے اور قریب چوبیس پچیس برس کے اسکے بنے کو ہوئے اس درگاہ کا نقشہ اس مقام پر سے کھینچا ہے کہ یہ جتنے مکان ہمنے اوپر بیان کیے ہیں سب اس میں موجود ہیں اور ایک جگہہ ہونے سے نہایت خوشنما دکھلائی دیتے ہیں اور اصل ہیئت مکانوں کی معلوم ہوتی ہے جو شخص کہ اس نقشہ کو دیکھے یہ سمجھے کہ درحقیقت اس درگاہ میں کھڑا ہوا در مکانات کو دیکھتا ہے

درگاہ حضرت امیر خسرو

آپکا اصلی نام ابوالحسن اور آپ کے والد کا نام سیف الدین محمود ہے آپ اور آپ کے والد بڑے امرا نامداروں سے تھے اور آپ نے بھی مدت تک امیری کی آخر کو امیری سے خسروی تک نوبت پہنچی انکے کمالات ظاہری اور باطنی نہایت مشہور ہیں کہ اس ہیچمدان کے اظہار کی حاجت نہیں آپ کو اپنے پیر حضرت نظام الدین اولیا سے نہایت محبت تھی جب کہ حضرت نظام الدین اولیا نے انتقال فرمایا آپ کو نہایت غم ہوا اور سب مال و اسباب لٹا کر پیر کی قبر پر جا بیٹھے یہانتک کہ حضرت کے انتقال سے چھ مہینے کے بعد اٹھارھوین ذیقعدہ ۷۲۵ ہجری جمعہ کی رات کو آپ نے انتقال فرمایا اور حضرت نظام الدین اولیا کے مزار کے پائینتی یارانِ چبوترہ پر

مین بڑی اور ایک چھوٹی + اس مسجد کی تعریف نہین کی جاتی گویا سر سے پاؤن تک ایک نور کا ٹکڑا ہے اگر منزل ماہ کہو نا
تو بھی بجا ہے کیا سمین ماہ پارہ مکین ہے + اور اگر مکان نور کہو تو بھی درست ہے کہ یہ ایک خورشید طلعت کا
مکان ہے + یہ جہان آرا بیگم شاہجہان بادشاہ کی بیٹی ہین + اور اونکو خواجگان چشت سے نہایت اعتقاد تھا +
اور تین کرور روپیہ کا اپنا تمام مال و اسباب یہان کے خادمون کو دیکر یہ زمین اپنے مدفن کو مول لی تھی + لیکن عالمگیر
نے دو کرور روپیہ اوسمین سے لے لیا اور کہا کہ تہائی سے زیادہ مین وصیت جائز نہین + اس مسجد کو جہان آرا بیگم
نے اپنے سامنے بنایا تھا + انکے لوح مزار پر یہ شعر اور یہ عبارت بخط نسخ کندہ ہے +

هو الحی القیوم

کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است	بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
خواجگان چشت بنت شاہجہان +	الفقیرۃ الفانیہ جہان آرا مرید

بادشاہ غازی انار اللہ برہانہ سنہ ۱۰۹۲

مسجد محمد شاہ بادشاہ

اسی مسجد کے پاس محمد شاہ بادشاہ کا مقبرہ ہے + لطافت اور نفاست مین اوس سامنے ہزار درجہ بہتر + خوبصورتی
اور خوشنمائی مین اوس سے کرور درجہ خوشتر + سنگ مرمر اس مسجد کا ایسا آبدار اور خوشرنگ اور خوش قماش
ہے کہ موتی کی آب اوسکے آگے گرد ہے + نفاست اور لطافت اسکی بیان سے باہر ہے + گل بوٹے بیل پتے
منبت کاری کے ایسے خوب بنائے ہین کہ گویا کارنامہ مانی ہے + نگارخانہ چین بھی اسکے آگے مات ہے + جالیان
سنگ مرمر کی ایسی تحفہ بنی ہوئی ہین کہ بیان سے باہر ہے + تامل ایسا معلوم ہوتا ہے + کہ گویا آسمان سے
تارے جگمگ جگمگ کرتے ہین اور کبھی معلوم ہوتا ہے کہ چادر نور ہے کہ گرد قبر کے تان دی ہے + غرضکہ اس
مسجد کی تعریف نہین ہوسکتی + اس حجرہ مین سات قبرین ہین + ایک محمد شاہ کی اور دوسری نواب صاحبہ محل انکی
بیوی کی اور تیسری مرزا جگر و محمد شاہ کے پوتے کی اور چوتھی مرزا عاشوری کی اور تین قبرین باقی بھی سلاطینون
کی ہین + اس مسجد کی زمین محمد شاہ بادشاہ اپنے سامنے خادمون سے مول لیکر اس مسجد کو آپ بنایا تھا + اگرچہ اس
مسجد کے بننے کی تاریخ کسی کتاب سے نہین پائی جاتی لیکن محمد شاہ بادشاہ نے سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین انتقال کیا ہے
اس قیاس پر اس مسجد کے بننے کی مدت خیال کر لینا چاہیے + اس مسجد کے دروازہ مین دو پٹ سنگ مرمر کے ایک
پتھر کے قد آدم کے برابر بہت نفیس و لطیف ہین شاید ایسی خوبصورت یہ نادر نہین ہونگے

بیش بنما جمال جان افروز	در نمودی بر وسپند بسوز	آن جمال تو چیست ہستی تو	وان سپند تو چیست ہستی تو

قرابیگ ترک نے ان تینوں کو ایک کاغذ پر لکھکر سلطان علاءالدین خلجی کے پاس لیگیا اور تمام حال عرض کیا ✤ بادشاہ آپکے کمالات ظاہری اور باطنی کی تعریف کرنے لگا ✤ اوسوقت قرابیگ نے عرض کیا بہت افسوس ہے کہ باوصف اس عقیدہ کے آپ ایسے بزرگ کی صحبت سے مشرف نہین ہوتے ✤ بادشاہ نے جواب دیا کہ مین ناپاک گناہون مین آلودہ ہون اس شرم سے اونکے روبرو نہین جاسکتا ✤ خضرخان و رشادی خان میرے بیٹون کو اونکی خدمت مین لیجاؤ ✤ جب کہ خضرخان آپ کے خدمت مین حاضر ہوا نہایت اعتقاد لایا اور محبت صادق حاصل کی ✤ اوس زمانہ مین خضرخان نے اس مسجد کا صرف بیچ کا درجہ بڑے گنبد سمیت بنایا تھا اگرچہ اس عمارت کے بننے کی تاریخ نہین معلوم ہوتی لیکن کتب تواریخ کے تتبع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت ۷۱۱ھ ہجری سے پہلے بنی ہوگی ✤ کہ اوسکو آجتک پانسوپچاس برس سے زائد عرصہ ہوا ✤ یہ درجہ مسجد کا بے نظیر اور عدیم المثال ہے تمام سنگ سرخ سے بنا ہوا ہے لیکن اتنا بڑا الداؤ کا برج دیکھنے مین نہین آیا ✤ بیس گز کا بیچ ہے ✤ اس درجہ مین ایک سنہری کٹورہ لٹک رہا ہے اور جاٹون نے اس خیال سے کہ سونے کا ہوگا گولیان ماری تھین مگر یہ کٹورہ گرا نہین اور تحقیقا نہین معلوم کہ کا ہیکا ہے ✤ بعد اسکے جب سلطان محمد تغلق شاہ سلطان غیاث الدین تغلقشاہ کا بیٹا بادشاہ ہوا ✤ اور اوسنے عادل شاہ اپنا لقب کیا اور آخر کو سلطان خونی مشہور ہوگیا ✤ اوسنے اس درجہ کے ادہر اودہر دو دو درجہ اور بنا دیے اوران درجون مین آگے پیچھے دو دو برج بنائے ہین ✤ کہ چار برج دو دو درجون کے اور ایک برج بیچ کا خضرخان کا بنایا ہوا ملکر اس مسجد کے پانچ برج ہوگئے ہین ✤ اگرچہ ان دونون درجون کے بننے کی بھی تاریخ نہین معلوم لیکن ۷۵۳ھ ہجری کے بعد بنے ہین ✤ کہ اوسکو آجتک پانسو سینتیس برس کے قریب عرصہ گذرا ہے ✤ اس مسجد کے درون کی پیشانی پر آیات قرآنی کندہ ہین اور بعض بعض کوفی خط مین ہین لیکن سال بنا کندہ نہین ✤ اس درگاہ کا صحن تمام سنگ مرمر سے محمد شاہ بادشاہ نے بنوا دیا ہے اور اسی درگاہ کی صحن مین جنوب کیطرف تین حجرے ہین ✤ ایک جہان آرا بیگم کا دوسرا محمد شاہ کا ✤ تیسرا مرزا جہانگیر کا ✤ اسواسطے ہم اس مقام پر اون تینون حجرون کا مختصر حال بیان کرتے ہین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

حجرہ جہان آرا بیگم

یہ ایک حجرہ ہے سرسے پانوتک سنگ مرمر کا گرد اسکے سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین ✤ اور اندر چار قبرین ✤

ستونون کو سنگ سرخ کے ستونون کی جگہ لگا دیا اِسکو تخمینا چالیس برس کا عرصہ گذرا مگر محراب مین آگی یہ ستون سنگ سرخ کی ہین ☩ اس تمام گردش کی چھت سنگ سرخ کی تھی اور اوس مین یہ نقص تھا کہ ہر برس اوس کی لگ جاتی اور نقش و نگار اوسکے جھڑ پڑتے ☩ اللہ تعالی نے فیض اللہ خان بنگش کو ہمت دی کہ اوسنے سنگ سرخ کی چھت کے نیچے تانبے کی چھت جڑوا دی اور اوسپر سنہری اور لاجوردی کام بنوا دیا کہ ابتک بدستور موجود ہے ☩ یہ چھت سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین بنی ہے کہ اوسکو قریب بچیس برس کے عرصہ گذرا ☩ اس چھت کے بننے کی تاریخ چھت کے کنارے پر لکھی ہوئی تھی اوسکے نیچے چونے کا کام تھا اور شور لگ کر وہ چونہ گر پڑا ہے اس سبب سے وہ تاریخ پڑھی نہیں جاتی لیکن جسقدر حرف اوسکے باقی رہ گئے ہین ہم لکھ دیتے ہین اور جو حرف کہ نہین پڑھے جاتے اور سمجھ مین نہین آسکتے وہان پھول سا سطر ہونیکو بنا دیتے ہین وہ یہ ہے ☩

بدرگاہ نظام الحق والدین	کہ محبوب ☩ ☩ ☩ ☩	چو این سقف مطلا و منقش
بنائی خان بنگش تو شد سیرت		
دعلل این سقف برین	کہ آن خا ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩ ☩	☩ ☩ ☩ گفتا تمامی کار سیرت

یہ سب آرایش تو اللہ تعالی کی قدرت سے اس عمارت کی ہوگئی لیکن اسکا برج چونے کا تھا اور پست خصوصا تمام گردش کی بنسبت اور بھی پست ہو گیا تھا ☩ اللہ تعالی نے اکبر شاہ ثانی کے دل مین ڈالدیا اور اونکے حکم سے اسکا برج سنگ مرمر کا اور سنہری کلس بہت نفیس و لطیف بنگیا ☩ اور اوسکے برج کو بنے ہوئے چوبیس برس کے قریب عرصہ گذرا ☩ اب یہ عمارت ایسی نفیس و لطیف اور خوشنما و دلربا ہو گئی ہے کہ اپنا ثانی نہین رکھتی ☩ ربیع الثانی کی سترھوین تاریخ یہان بہت بڑا میلہ ہوتا ہے ☩ اور ہزارہا آدمی آنکر رات کو رہتے ہین ☩ اور صبح کو بادشاہ بھی تشریف لاتے ہین ☩ اور رشتہ سحنون کی مجلس جو اس زمانہ مین بعضے بدعتیون نے نکالی ہے منعقد ہوتی ہے ☩ اللہ تعالے ہر مسلمان کے دل مین سے بدعت کی باتین نکالے اور مکانات متبرکہ جس کام کے لیے ہین اوس کام کی ہدایت دے آمین آمین

مسجد درگاہ

یہ مسجد آپ کے روبرو بنی ہے حقیقت اسکی کتب تواریخ سے یون معلوم ہوتی ہے کہ قرابیگ ترک سلطان علاء الدین خلجی کے بڑے مقرب امیرون مین سے تھا اور اوسکو حضرت سلطان المشائخ سے نہایت عقیدت تھی اتفاقا حضرت سلطان المشائخ کو بوقت سماع ان بیتون کے مضمون سے حال متغیر ہوا ☩ ☩ ☩

[illegible]

یا عـــزیز

جو ہوے غلام نظام الدین کا سلسلے اے غریب	او سکے تئین ہوتا ہے تاج خسروی جگ مین نصیب
خادمی کی تھی عزیز الدین سنے باصدق و یقین	تاج شاہی ہند کا مجھکو دیا ہے عنقریب
مرض دل افگار میرے کا وہ صحت بخش ہے	بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب
بس پریشان حال ہے اب خلق پر محبوب حق	فضل کر تقصیر وار دل پر تم ہو حق کے حبیب

باہتمام غلام ہوشیار علی خان محلی ۱۱۶۹

سنہ ۱۰۶۳ ہجری یعنے شاہجہان کے عہد مین خلیل اللہ خان نے آپکے مزار کے گرد سنگ سرخ کی غلام گردش بنائی اور اوسکے ہر ہر ضلع مین پانچ پانچ در رکھے کہ سب ضلعون کے ملکر بیس در ہین اور جنوب کی طرف کے ضلع کے دوسرے اور چوتھے در پر یہ عبارت کندہ کی ہے ؛

کتبہ در دوم

در عہد اعلی حضرت صاحبقران ثانی احقر العباد خلیل اللہ خان ابن میر میران الحسینی نعمت الٰہی

کتبہ در چہارم
فی سنہ ۱۰۶۳

که حاکم شاہجہان آباد بود این ایوان را بر در روضه شبر که سرتب نمود

مدت تک یہ غلام گردش بنی رہی اور اس سے اس عمارت کی زیب و زینت رہی جب کہ اللہ تعالی کو رونق جبرانی منظور ہوئی جناب مولوی محمد فخرالدین صاحب کے دلمین یہ بات ڈالی کہ اس سنگ سرخ کی غلام گردش کی جگہ سنگ مرمر کی غلام گردش بنائی جاوے ؛ اس ارادہ سے مولانا فخرالدین صاحب سنے کہ اونکے کمالات ظاہری اپنی شہرہ آفاق ہین اور اب اونکے پوتے غلام نصیرالدین صاحب عرف کالے صاحب سجادہ نشین ہین سنگ مرمر کے ستون خرید کیے اور یہ ارادہ کیا کہ سنگ سرخ کے ستونون کی جگہہ یہ ستون سنگ مرمر لگا دیے جاوین ؛ ہنوز یہ ارادہ پورا نہین ہوا تھا کہ اونکی عمر پوری ہوئی اور یہ کام ادہورا پڑا رہا بعد اوسکے اللہ تعالے نے نواب احمد بخش خان بہادر والی فیروزپور جھرکہ کو توفیق عطا فرمائی اور انہون نے اپنی نیک نیتی اور عالی ہمتی سے اون سنگ مرمر کے

بدن ابھی سے اچھی بنی گئی + پہلے تو آپ کے انتقال کے بعد خلجی بادشاہون کے وقت مین ایک حجرہ سا تھا کہ اوسکا تو اب نام و نشان نہین رہا + بعد اوسکے سنہ ۹۷۰ ہجری مین سید فریدون خان نے اکبر بادشاہ کے عہد مین آپکے مزار کے گرد ستون لگا کر بارہ در بنائے اور اوسپر گنبد بنایا اور سنگ مرمر کی جالیان لگائین اور گنبد کے اندر آپکے سرہانے ایک لوح سنگین پر کلمہ طیبہ لکھکر یہ اشعار کندہ کر دیے ہین ۞ شکر کہ در روضہ حضرت غوث الانام + از پے تعمیر شد خان فلک احتشام + مہر نسب را شرف اوج شرف را شہاب + سید عالی نسب میر فلک احترام + بانی او ہاشمے ساعی او ہاشمے + آنکہ بدوران شان ہست سخن را نظام + از پے تاریخ آن چون متفکر شدم + کلک خرد زد رقم قبلہ گہ خاص و عام + روے بدرگاہ او آر فریدون بصدق + شاید از الطاف پیر کار تو گردد نظام

۹۷۰

	کاتب حسین احمد چشتی	

بعد اسکے سنہ ۱۰۲۱ مین کہ اوس زمانہ مین نور الدین جہانگیر بادشاہ تھا فرید خان المخاطب بمرتضی خان نے جسکا فرید آباد بسایا ہوا ہے آپ کے مزار مبارک پر سیپ کے کام کا بہت نفیس و لطیف چھپر کھٹ چڑھایا حقیقت مین ایسا باریک سیپ کا کام کیا ہوا ہے کہ خیال مین نہین آتا کہ اسکے بنانے والے نے کیونکر بنایا ہوگا + قدرت الٰہی کا یہ بھی ایک نمونہ ہے اور اوسی چھپر کھٹ مین یہ شعر سیپ کی پچی کاری سے کھدے ہوئے ہین

	شیخ دہلی نظام راد و فرید	کار دنیا و دین مہیا کرد	
یک فریدش مقام فانی داد	یک فریدش مقام احیا کرد	مرتضی خان فراز مرقد او	قبہ چون سپہر برپا کرد
	ابر فیر قدی از جہان برکات	در یکدانہ در صدف جا کرد	
برجہان کعبہ مربع او	چار در از چہار حد وا کرد	عرشۂ مرقد مبارک او	سر زمین کار عرش اعلی کرد
	عرش دربای چار قائمہ اش	چار تکبیر بے محابا کرد	
ہر کہ رخ از مقام او تابید	پشت بر کعبۂ معلی کرد	زانکہ رو در سجود او آورد	رخ چو آئینہ مصفا کرد
	خاک روب مقاش باشی	بیتوان کار صد مسیحا کرد	
سال تاریخ این بنا جستم	قبہ شیخ عقل الغا کرد	قدر بانی او رفیع کناد	آنکہ این ہفت سقف منظر کرد

۱۰۲۱

عزیز الدین عالمگیر ثانی کو آپ کی جناب مین بہت اعتقاد تھا اوسنے چند شعر آپ کی مدح اور اپنے درد دل کے بیان مین کہے اور سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین اون شعرون کو سنگ مرمر پر کندہ کر کے برج کے اندر مغرب کی طرف پائنتی کو لگا دیے اور وہ شعر یہ ہین ۞

جسمین بنانے والے کا نام اور بننے کے سن لکھے ہین بعینہ اوسی خط سے نقشہ مین مندرج ہے اس مقبرہ کا نقشہ اسطرح سے کھینچا گیا ہے کہ اوسمین ہمایون کا مقبرہ بھی دکھائی دیتا ہے +

درگاہ حضرت شیخ نظام الدین اولیا

شہنشاہ اورنگ عرفان حق فلک کاسۂ سبز درخوان او بباطن زتکوین واطوار محو	دلش صدر دیوان ایوان حق قدم رانده زانگونه درراه فقر بظاہر زتمکین نگہدار محو	ملک بردہ دریوزہ از شان او کہ شد شاہ اورنگ درگاہ فقر دلش ساکن ملک ذات وصفات

زہے نیک دین وزہے نیکذات + حضرت نظام الدین اولیا بڑے ولی اللہ ہین ۔ انکے کمالات اور صفات ظاہری اور باطنی سے ہزارون کتابین بھری ہوئی ہین ۔ اسواسطے آپ کے شرح کمالات کی اس مختصر مین گنجایش نہ دیکھکر مختصر حال آپ کے مزار مبارک کا اور بیان دفن ہونیکا لکھتا ہون + واضح ہو کہ آپ کے والد بزرگوار احمد بن دانیال غزنین سے ہندوستان مین تشریف لائے + اور حضرت شیخ نظام اولیا صفر کے مہینے مین سنہ ۶۳۴ ہجری مین قصبہ بدایون مین پیدا ہوئے اور پچیس برس کی عمر مین دلی تشریف لائے ۔ اور یہان علم تحصیل کیا اور شیخ نجیب الدین متوکل سے صحبت رہی + پھر اجودھن کو حضرت شیخ فرید الدین مسعود شکر گنج کی خدمت مین تشریف لے گئے اور جمعرات کو طارست ہوئی بیعت حاصل کر کے پھر دلی مین تشریف لائے اور غیاث پور مین سکونت اختیار کی اور لوگون کو آپ کی تعلیم و تلقین سے فیض و برکت ملی جو کہ اس سرای فانی سے سب کو چلنا ہے اور عالم بقا کو پہونچنا آپ نے ربیع الثانی کی اٹھارہوین تاریخ سنہ ۷۲۵ ہجری مین بدھ کے دن اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور موضع غیاث پور کی سرحد مین جہان اب آپکا مزار ہے آپ کو دفن کیا ۔ شہنشاہ دین + آپ کی رحلت کی تاریخ ہے چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد اس تاریخ کو مسجد کی دیوار پر جسکا ذکر آگے آوے گا کندہ کر دیا ہے اور وہ تاریخ یہ ہے +

نظام دو گیتی شہ ماو طین + سراج دو عالم شدہ بالیقین + چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب + ندا داد ہاتف شہنشاہ دین
۷۲۵

گنبد درگاہ

آپ کے مزار مبارک کے گنبد کا عجب حال ہے کہ جب سے آپکو دفن کیا ہے روز بروز عمارت کو ترقی ہوتی گئی اور دن

مسجد عیسی خان | نمبر

عرب سرا کے غربی دروازے کے پاس ایک چار دیواری واقع ہے + اور اوسکو عیسی خان کا کوٹلہ کہتے ہین اوس کوٹلہ مین یہ مسجد ہے + اور یہ مسجد تمام سنگ خارا اور چونے سے بنی ہوئی ہے مگر اسکی محراب مین سنگ سرخ لگایا ہے + اس مسجد کی قطع اور موقت کی عمارت مین بہت نفیس اور خوبصورت ہے گو اس زمانہ مین بھدی معلوم ہوتی ہے + اس مسجد کو عیسی خان حجاب نے سنہ ٩٥١ ہجری مین سلیم شاہ کے عہد مین بنایا ہے + اور یہ عیسی خان شیر شاہی امیرون مین سے تھے + اور بعد مرنے شیر شاہ کے سلیم شاہ اونھین کی سعی اور تدبیر سے بادشاہ ہوا + اور اونھین کی دلاوری اور مستقیمی سے عادل خان نے اپنے بڑے بھائی پر جو ولیعہد تھا فتح پائی مگر چونکہ یہ مسجد انھین کی تعمیر کی ہوئی ہے + کہ اوسپر تین سو آٹھ برس کے قریب عرصہ گذرا + اس مسجد مین ایک کنوان بھی ہے مگر نہین معلوم ہوتا کہ اوسکے بنانے والے نے اس مسجد کا کنوان ایسا بے موقع کیون بنایا ہے کہ سارا چبوترہ مسجد کا خراب ہو گیا + بہرحال نقشے کے دیکھنے سے جو اس مسجد کی ہیئت اب باقی رہ گئی ہے بخوبی معلوم ہوتی ہے +

مقبرہ عیسی خان | نمبر

اس کوٹلہ مین مسجد کے سامنے عیسی خان حجاب کا مقبرہ ہے + اگرچہ عمارت چھوٹی سی ہے لیکن بہت خوشنما اس عمارت مین ایک برج ہے اور گرد اوسکے غلام گردش کے طور پر عمارت بنائی ہے + یہ عمارت تمام سنگ خارا اور چونے سے بنی ہوئی ہے + لیکن اوپر کی برجیون کے ستون سنگ سرخ کے ہین + اس مقبرہ مین بہت سی قبرین ہین اور عیسی خان حجاب کی بھی اسی مین قبر ہے + برج کے اندر مغرب کی طرف ایک بڑے پتھر پر کتبہ لگا ہوا ہے اور اوسپر آیات قرآنی کندہ ہین اور اونکے نیچے بنانے والے کا نام اور سنہ کے سنہ کندہ ہین کتبہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت خود عیسی خان حجاب نے سلیم شاہ کے عہد مین سنہ ٩٥٤ ہجری مین بنائی ہے کہ اوسکو تین سو آٹھ برس کا عرصہ ہوا اب اس مقبرہ مین کمین لوگ آباد ہین اور اونکے رہنے کے سبب یہ مقبرہ بہت خراب ہو گیا ہے افسوس کہ کوئی خبر بھی لیتا نہین اب بھی یہ مقبرہ صحیح و سالم موجود ہے بہرحال نقشہ کے دیکھنے سے اس عمارت کی وضع اور قطع اور خوبصورتی بخوبی معلوم ہوتی ہے + اور وہ کتبہ

خوشرنگ دودیا لگایا ہے کہ دور سے بعینہٖ یہی معلوم ہوتا ہے کہ سنگ سرخ مین سنگ مرمر لگا ہوا ہے فصیل اس مقبرہ کی چونہ اور پتھر سے بنی ہوئی ہے ٭ اور فصیل کی دیوار پر پانی بہنے کا برہہ بنا ہوا ہے یہان دروازون کی لطافت اور نزاکت اور شان شمشہ کے سوا پائی جاتی ہو نقشہ دیکھو اور قدرت الٰہی کا تماشا کرو ٭

عرب سرا | ۲۳

اس مقبرہ کے پاس عرب سرا واقع ہے ٭ یہ عرب سرا حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی بی بی کی بنائی ہوئی ہے ٭ اس بیگم نے بہت عالی ہمتی اور نیک نیتی سے اعراب کو حرمین شریفین سے لاکر یہان آباد کیا تھا ٭ کہتے ہین کہ یہ بیگم تین سو عرب کو لائی تھی منجملہ اونکے سو عرب سادات عالیات سے تھے ٭ اور سو مشائخ کبار سے ٭ اور سو آدمی عوام الناس مین سے خدمت گذار ان لوگون کے تھے ٭ اگرچہ اس زمانہ مین وہ لوگ بسبب تنگی معاش کے تتر بتر ہو گئے ہین اسپر بھی پندرہ بیس گھر باقی ہین ٭ سادات سے تو سید محسن سر گروہ اور گویا رئیس عرب سرا ہین عمر اونکی قریب سا ٹھ برس کے ہے ٭ اور بہت معقول آدمی ہین ٭ اور مشائخ مین سے زین الدین رئیس اور نہایت معقول تھے اونکا تو انتقال ہو گیا ٭ لیکن اونکے بھائی شیخ عبد الرحیم زندہ ہین یہ بھی ہم غنیمت ہت ٭ یہ عرب سرا سنہ جلوس اکبری مین مطابق ۹۶۸ھ ہجری کے بنی ہے ٭ اب ہر قوم کے لوگ اسمین رہتے ہین ٭ اس سرا کے تین دروازے ہین دو دروازے تو بہت عمدہ نہین ہین لیکن شمالی دروازہ کسی زمانہ مین بہت شاندار ہوگا ٭ اوسکا نقشہ کھچا جاتا ہے دیکھو ٭

منڈی | حجم

یہ ایک منڈی تھی عرب سرا کے شرقی دروازہ کے پاس اور تمام کھانے پکانے کی چیزین اسمین بکا کرتی تھین اور اس منڈی مین ایک بہت نفیس مسجد بھی کہ اب اوسکا نام و نشان نہین رہا ٭ اور اوسی مسجد کا ایک بہت بڑا سیڑھیون دار کنوان ہے کہ اوسکو بائین کہتے ہین ٭ یہ کنوان اب تک موجود ہے سیڑھیان بھی بنی ہوئی ہین اور بائین مین پانی بھی ہے دروازہ اسکا جو نام کو باقی رہگیا ہے بہت نفیس ہے چینی کاری کا کام رنگ برنگ کا اوسپر ہو رہا ہے ٭ اس منڈی کو بھی مہربان آغا نے جہانگیر بادشاہ کے عہد مین بنایا ہے ٭ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منڈی اور بارہ پلہ سات کے ساتھ بنے ہون ٭ اس دروازہ پر سنگ سرخ کے اوپر بسم اللہ اور کلمہ اور کچھ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ نقشے کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے ٭ اور جس خط مین کہ یہ کتبہ دروازے پر ہے اوسی خط سے نقشے مین نقل ہے ٭ نقشے کو دیکھو اور نقش و نگار در و دیوار شکستہ سے عبرت پکڑو ٭

اگر اب بھی اس مقبرہ کی مرمت کیجاوے اور باغ لگایا جاوے تو عجیب سیر گاہ اور نہایت فرحت بخش مکان ہے + اس مقبرہ کی تیاری سنہ ۹۷۳ ہجری مین نواب حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی جورو کی سعی اور ہمت سے شروع ہوئی اور سولہ برس کے عرصہ مین پندرہ لاکھ روپیہ لگاکر اس بہشت کے ٹکڑے کو بنایا تھا اور فردوس برین کو زمین پر اوتارا تھا + مدت تک یہ دستور رہا کہ بادشاہی خاندان مین سے جو کوئی مرتا تھا اس مقبرہ مین دفن ہوتا تھا لیکن اب موقوف ہو گیا ہے + جتنے در اس مقبرہ کی کرسی مین ہین اون سب مین بادشاہی خاندان کی قبرین موجود ہین + اور حمیدہ بانو بیگم ملقب بہ مریم مکانی جلال الدین اکبر شاہ کی ماں یعنی حاجی بیگم زوجہ محمد ہمایون بادشاہ بانیہ اس مقبرہ کی اور عالمگیر ثانی اور فرخ سیر اور داراشکوہ وغیرہ اسی مقبرہ مین مدفون ہین + بہرحال نقشے کے دیکھنے سے اسکی کیفیت معلوم ہوتی ہے

برج اندرون احاطہ

یہ ایک چھوٹا سا مقبرہ ہے ہمایون کے مقبرہ کے احاطے کے اندر سنگ سرخ سے بنا ہوا ہے اور کہین کہین سنگ مرمر بھی لگا ہے + اور اسمین دو قبرین ہین سنگ مرمر کے تعویذون کی + ہرچند تحقیقات کی گئی اور تاریخ کی کتابون کو اولٹا پلٹا لیکن کچھ حقیقت اوسکی نہین معلوم ہوئی + جو لوگ کہ اس مقبرہ کو شاہ کامران ہمایون کے بھائی کا مقبرہ بتاتے ہین + یہ تو نہایت غلطی فاحش ہے + اور جو کوئی نظام سقہ کا مقبرہ بتاتے ہین یہ بھی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے بہرحال ایک چھوٹی سی عمارت دیکھنے کے قابل ہے + گو نہ معلوم ہو کہ کب بنی اور کسنے بنائی + اس عمارت پر کوئی کتبہ بھی نہین ہے جس سے بننے کی تاریخ معلوم ہو اس عمارت کی خوبی اور لطافت اور قطع نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی و ہو ہذا

دروازہ ہای مقبرہ ہمایون

اس نفیس و لطیف مقبرہ کے دو دروازے بہت عالیشان ہین اور نہایت خوشنما + ایک دروازہ تو جنوب کی طرف ہے + اور ایک دروازہ مغرب کی طرف + اس طرف کے دروازے مین بہت اچھے اچھے مختصر مکان بنے ہوئے ہین کہ لطافت اور دلکشائی مین اپنا نظیر نہین رکھتے + دروازہ مین ہر مکان کے جانیکا جدا جدا رستہ ہی اور خوبصورت خوبصورت سیڑھیان بنی ہوئی ہین + جنوبی دروازے مین اگرچہ مکانات نہین ہین لیکن دروازہ کے گرد درون کے بننے اور چبوترہ کے ہونے سے عجب نمود اور شان نکل آئی ہے + یہ دروازے بھی گویا بہشت کے دروازے ہین + اور سنگ سرخ اور سنگ رخام سے بنے ہوئے ہین لیکن سنگ رخام ایسا

نہین ہوا اگرچہ اس برج کی بہت قطع خوب نہین ہے لیکن کام اسپر بہت تحفہ بنا ہوا تھا اور اسی سببسے مشہور ہوگیا تھا + اب جیسا یہ برج ٹوٹ پھوٹ کر رہگیا ہے + نقشہ کے دیکھنے سے اوسکا حال معلوم ہوتا ہے

مقبرہ ہمایون +

یہ ایک مقبرہ ہے عجیب غریب نفیس ولطیف شاہجہان آباد سے ڈہائی کوس پر جنوب کی طرف سلطان معز الدین کیقباد کی کیلوکھڑی کے سواد مین اور اوسمین ہمایون بادشاہ کی قبر ہے اور اور بھی بہت سی قبرین اس مقبرہ مین ہین + اس مقبرہ کی عمارت ایسی خوب ہے کہ روے زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتی + سنگ مرمر اور سنگ سرخ سے ملاکر اسکی عمارت بنائی ہے + سنگ مرمر تو وہ لطیف کہ موتی شاہوار اوسکے آگے ویسے خجالت مین ڈوب جاتا ہے + اور سنگ سرخ وہ نادر کہ گلاب پنکھڑیون پر شرف لیجاتا ہے + برج اسکا تمام سنگ مرمر کا گویا قدرت الٰہی کے دریا کا ایک موتی ہے + قطع اس برج کی ایسی خوب ہے + کہ آسمان اس عظمت وشان سے اوسکے آگے پانی کا بلبلہ معلوم ہوتا ہے ایسا خوش قطع برج روی زمین پر نہین ہے + چوڑان چکلان اونچائی اس مقبرہ کی نہایت مناسب ہے + ایسی مناسبت کسی عمارت مین نہین پائی جاتی جیسی کہ اسمین ہے باوصف اس عظمت کے ایسا نازک معلوم ہوتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا + صحن اوسکا دلکش اور مکانات اوسکے دلربا + وضع نہایت خوب اور قطع بغایت مرغوب سرخ سرخ پتھر مین سفید سفید ڈھاریان عجب عالم دکھاتی ہین + گل بوٹے رنگ برنگ کے پتھر کے پھول پنکھڑیان نئی نئی طرح کی اور ہی تماشے سے نظر آتی ہین + کسی زمانہ مین یہ باغ بہت آراستہ تھا + چارون طرف نہرین جاری تھین جابجا حوض بنے تھے پانی لہراتا تھا فوارے چھوٹتے تھے + سرو کے درخت لگے ہوئے تھے طرح بطرح کے پھول کھل رہے تھے + بلبلین چہچہاتی تھین اور اوسکی خوبیان جنت کو یاد دلاتی تھین + کسی شاعر نے اس مقبرہ کی تعریف مین یہ شعر کہا تھا حقیقت مین یہ مقبرہ ایسا ہی تھا کہ جو کچھ اسکی تعریف مین کہو سو کم ہے گا + **شعر**

ہر کہ میخواہد کہ بیند شکل فردوس برین ‫ ‫ گو بیا این قصر و این باغ ہمایون را بہ بین

اگرچہ عمارت اس مقبرہ کی بدستور قائم ہے کہین کہین سے جالیان ٹوٹ گئی ہین لیکن باغ بالکل ویران ہوگیا ہے + اور وہ سرو کے درخت جو قدیار پر طعنہ مارتے تھے اور وہ گل جو لب زندگی بخش معشوقون پر رشک دیتے تھے نام کو بھی نرہے + نہرین ٹوٹ گئین حوض بند ہوگئے آب شارونکا نام نرہا + مگر اب بھی کچھ کچھ نشان باقی ہے اور شمال کیطرف جا در گرنیکا مکان اور حوض اور نہرون کے فوارونکا خزانہ بنا ہوا ہے +

غزل

شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چند است — جز اینقدر کہ دلم سخت آرزومند است
بکیش صدق و صفا حرف عہد بیکار است — نگاہ اہل محبت تمام سوگند است
نہ دام دانم و نہ دانہ اینقدر دانم — کہ پاے تا بسرم ہرچہ ہست دربند است
مرا فروخت محبت ولے ندانستم — کہ مشتری چہ کس است و بہاے من چند است
اداے حق محبت عنایتے ست ز دوست — وگرنہ خاطر عاشق بہ ہیچ خورسند است
از آن خوشم بہ سخنہاے دلکش تو کلیم — کہ اندکے بادای عشق مانند است

رباعی

زنہار رحیم از پئے دل نروی — بیہودہ بآرزوے دل در گردے
گفتم سخنے و باز ہم سے گویم — خواہش کاہے ہمیشہ کاہش مردے

غرضکہ اس مقبرہ کو بنے ہوئے تخمیناً دو سو برس کے قریب عرصہ گذرا ہے جیسا کہ اب ٹوٹا پھوٹا یہ تعمیر باقی رہگیا ہے نقشہ کے دیکھنے سے ویسا ہی دکھائی دیتا ہے اور یہ شعر اس مقام پر نہایت موزون ہوتا

شعر

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ — آثار پدید است صنادید عجم را

نیلا برج

یہ ایک برج ہے ہمایون کے مقبرہ کے پاس اور نہین معلوم کہ یہ برج کب بنا اور کسنے بنایا اس برج پر نیلے رنگ کی چینی کا کام کیا ہوا ہے اس سبب سے اسکو نیلا برج کہتے ہین اگلے زمانہ مین بہت رواج تھا کہ عمارتون پر چینی کا کام بنایا کرتے تھے اور اسکو کاشانی کہا کرتے تھے اوسی طرح سے اس برج پر بھی طرح بطرح کی رنگ آمیزی کا کام بنا ہوا ہے اور جہان جہان سے ثابت ہے وہان سے بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے لوگ مشہور کرتے ہین کہ یہ حجام کا برج ہے مگر کچھ تحقیق نہین ہوا کہ یہ برج کسکا ہے اس برج کی قبر بھی نہین رہی یا از خود اوکھڑ گئی یا تعویذ کے لالچ لوگون نے اوکھاڑ ڈالی غرضکہ یہ برج بھی بہت مشہور عمارتون مین سے ہے اور کسی زمانہ مین بہت عمدہ عمارتون مین گنا جاتا تھا مین اسکے بنے کی تاریخ اور اسکا حال لکھنے سے لاچار ہون اسواسطے کہ مجھکو کسی تاریخ کی کتاب سے اسکا حال تحقیق

لکھے ہوئے ہین فانظر الیہ

مقبرہ خانخانان

یہ مقبرہ بھی بارہ پلہ کے متصل حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہ کے پاس واقع ہے ۔ اور یہ مقبرہ عبدالرحیم خان خانخانان بیرم خان خانخانان کے بیٹے کا ہے اس مقبرہ کو عبدالرحیم خان خانخانان نے اپنی بیوی کے لیے بنایا تھا ۔ مگر اوسکو اس مقبرہ مین رکھنا نصیب نہ ہوا ۔ اور سنہ ۲۱ جلوس جہانگیری مین مطابق سنہ ۱۰۳۶ ہجری کے عبدالرحیم خان خانخانان کو بہتر برس کی عمر مین سفر آخرت درپیش آیا اور اس مقبرہ مین مدفون ہوا ۔ یہ مقبرہ بھی کسی زمانہ مین بہت نفیس و لطیف بنا ہوا تھا ۔ اسکا برج تمام سنگ مرمر کا تھا اور عیاسجا سنگ سرخ مین سنگ مرمر کی دھاریان لگی ہوئی تھین اور گل بوٹے بنے ہوئے تھے ۔ مگر افسوس ہے کہ یہ مقبرہ بالکل اوجاڑ ہو گیا ہے اس مقبرہ کا تمام سنگ مرمر اوکھاڑ کر بیچ ڈالا اور ایسے نفیس مقبرہ کو بالکل ڈھا ڈالا کہتے ہین کہ آصف الدولہ کے وقت مین اسکا تمام پتھر اوکھڑ کر لکھنؤ مین گیا ہے اور یہ مقبرہ بالکل لنڈورہ رہگیا ہے ۔ اس مقبرہ کی قبر کا تعویذ بھی اوکھاڑ کر لیگئے ہین ۔ اور اب اسمین گای بھینس بندہتی ہین اور گوبر کی بدبو سے اندر جانا مشکل ہوتا ہے ۔ دیکھو کیا عظمت و شان تھی خانخانان کی اور اب کیا حال ہے ۔ اس دنیاے بوقلمون پر تکیہ کرنا محض نادانی ہے ۔ یہ خانخانان قوم کے ترکمان ہین انکے دادا سیف الدین علی کو شاہ اسمعیل نے ماوراءالنہر کی لڑائی مین بابر بادشاہ کی کمک کو مقرر کیا تھا ۔ اور بیرم خان خانخانان انکے باپ کو ہمایون کے عہد مین بڑا عروج تھا اور تمام مہمات سلطنت اونسے متعلق تھے اور یہ عبدالرحیم خان خانخانان اکبر کے عہد مین بھی بہت معزز تھے ۔ اور جہانگیر کے عہد مین کبھی عزت سے اور کبھی ذلت سے بسر کی آخر کو مر گئے اور نہ وہ عزت رہی اور نہ وہ ذلت رہی ۔ ہزار ہا من مٹی کے نیچے پڑا دیا اور نام و نشان کے لیے یہ مقبرہ تھا کہ وہ بھی نہین رہا ۔ سبحان اللہ جسکے دیوان خانہ مین سیکڑون من گلاب چھڑکا جاتا تھا ۔ اب اوسکے مقبرہ مین ہزارون جانورون کا موت پڑتا ہے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار تاریخ والے انکے علم کی بہت تعریف لکھتے ہین کہ قابلیت اور استعداد مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے ۔ اور علوم عقلی و نقلی سے بہرہ کافی اور نصیبہ وافی تھا ۔ عربی اور ترکی اور فارسی اور ہندی زبان سے بخوبی واقف تھے ۔ واقعات بابری کا انہین نے ترجمہ کیا ہے ۔ کبھی شعر بھی کہتے تھے یہ چند شعر اونہین کی طبع زاد

کی جناب مین دعا کی اور جناب باری نے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کی دعا قبول کی اور اوس مردہ کو زندہ کیا اور
اوسکی ماں سے ملایا ۔ اور جلوہ اولیا راہی کا بنیا نبی اسرائیل کا دکھایا ۔ شعر ۔ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ۔ دیگران
ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد ۔ جب سے آپ کا لقب محی العظام اور راجہ ہار گوڑ یعنی بادشاہ استخوانہا ہو گیا ۔ آپ کے کمالات
ظاہری اور باطنی نہایت شہرت سے حاجت بیان کی نہیں رکھتے ۔ غرضکہ ستائیسوین[۲۷] صفر ۶۷۹ ہجری مین آپ کا
انتقال ہوا ۔ اور اس مقام پر امانت الٰہی کو سونپا ۔ معتقدین خاص نے ایک کچی چار دیواری مزار مبارک کے گرد
بنا دی ہے اگرچہ مکان عمدہ نہیں مگر فیض سے مملو ہے سچ ہے ۔ شعر ۔ ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است ۔ بآب و رنگ
و خال و خط چہ حاجت روی زیبا را ۔ اس حساب سے آپکے مزار کو بنے ہوئے تین سو چوراسی[۵۸۴] برس کے قریب عرصہ گذرا
اور آپکے مزار مبارک کا نقشہ یہ ہے ۔

بارہ پلہ

یہ پل بہت تحفہ اور نفیس بنا ہوا ہے ۔ اور شاہجہان آباد سے چار میل پر جنوب کی طرف فریدآباد کے رستہ پر مرا کے
پاس واقع ہے ۔ اگرچہ یہ پل بارہ پلہ کر کے مشہور ہے لیکن اسکے گیارہ در ہین چونہ اور سنگ خارا سے بنا ہوا ہے
اور سرکار انگریزی کی عملداری مین اسکی مرمت بھی ہوئی ہے ۔ اس پل کو مہربان آغا نے نورالدین جہانگیر بادشاہ کے
عہد مین سنہ ۱۰۲۲ مین بنایا ہے کہ اوسکو دو سو اکتالیس[۲۴۱] برس کے قریب عرصہ گذرا ۔ یہ مہربان آغا خواجہ سرا تھے اور انکو آغا آغایان
بھی کہا کرتے ہین ۔ اور نورالدین جہانگیر بادشاہ کے عہد مین آغاے آغایان انکا لقب تھا ۔ تیمور کے خاندان سے
انکو موروثی بندگی تھی ۔ اور جس زمانہ مین کہ جہانگیر کی شادی ہوئی ہے اکبر بادشاہ نے انکو شاہزادہ خانم اپنی بیٹی
یعنی جہانگیر کی بہن سے لیکر جہانگیر کے محل کی خدمت دی تھی ۔ اور اس سبب سے جہانگیر بھی انکی نہایت تعظیم و توقیر کیا
کرتا تھا اور یہ بھی ہر دم اور ہر لحظہ جہانگیر کے ساتھ رہا کرتے تھے اور اخلاص کامل جہانگیر کے ساتھ انکو حاصل تھا ۔
سنہ ۱۴ جلوس جہانگیری مین بڑھاپے کے سبب انھون نے خانہ نشینی اختیار کی اور دلی مین رہنا قبول کیا ۔ جہانگیر
نے بہت خوشی اور خاطر داری سے انکی درخواست قبول کی ۔ اور سید بہوہ دلی کے حاکم کو بہت تاکید کی کہ ہر دم اور ہر لحظہ
انکی خاطر داری کیا کرے کہ کسطرح انکو رنج نہ پہونچے ۔ خانہ نشین ہونیکے بعد انھون نے یہ پل بنایا ہے ۔ اور اس پل پر
سنگ سرخ کی تختی لگا کر چند اشعار اور پل کے بننے کی تاریخ کندہ کی ہے ۔ اگرچہ وہ شعر لطافت اور نزاکت سے
خالی اور نہایت سیدھے سادے ہین لیکن اونکے مضمون سے انکی عقیدت اور اخلاص کا حال جہانگیر کے ساتھ پایا جاتا ہے
نقشہ کے دیکھنے سے پل کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے اور جو اشعار کہ وہ پر کندہ ہین بعینہ اوسی خط سے نقشہ مین

کی بنی ہوئی ہین تین برجیان تو اوس مین کی باقی ہین اور ایک برجی جنوبی ضلع کے غربی کونے کی ٹوٹ گئی ہے یہ مکان کسی زمانہ مین بہت نفیس ہوگا اب بھی معقول سیرگاہ ہے ان مکانون پر کوئی کتبہ نہین ہے جس سے تاریخ معلوم ہو سکے اس سبب سے بجز اسکے اور کچھ نہین کہا جا سکتا کہ یہ عمارت بھی پٹھانون کے وقت کی بنی ہوئی ہے اور جسقدر مدت کہ پٹھانون کی بادشاہت کو ہوئی اوتنی ہی مدت اس عمارت کے بنے ہوئے کو بھی ہوئی ہے اسمقام کا نقشہ اسطور پر کھینچا گیا ہے کہ اوسمین باولی اور مسجد اور دروازہ اور مقبرہ سب کا سب آگیا ہے ✤ ✤

خضر کی گنبٹی (۲)

یہ عمارت دریا کے کنارے پر موضع اوکھلا کی سرحد مین شاہجہان آباد سے چھ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے ہر چند مینے تحقیق کیا اور تاریخ کی کتابین اولٹین مگر معلوم نہین ہوا کہ یہ خضر خان کون تھے جنکی یہ گنبٹی مشہور ہے اسمقام کا نام دور دور ملکون تک مشہور ہے لیکن یہ مکان کچھ نفیس و لطیف نہین ہے بجز اسکے کہ دریا کے کنارے پر ہے اور کچھ لطافت نہین رکھتا صرف ایک گنبد تھا کہ وہ بھی اب گر پڑا ہے صرف کھنڈر باقی رہگیا ہے اور ایک برجی چار دیواری مین کی باقی ہے بعضے کہتے ہین کہ اگلے زمانے مین یہان مندر تھا مسلمانون کے عہد مین مندر توڑ ڈالا ہے اور یہ گنبٹی بنائی ہے مگر کوئی بات صحت کو نہین پہونچی بہر حال نقشے کے دیکھنے سے اسکی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور سوا اسکے مین اور کچھ حال اس عمارت کا نہین لکھ سکتا ✤

درگاہ سید محمود بحار (۳)

یہ درگاہ شاہجہان آباد سے چار کوس بارہ پلہ کے پاس موضع کیلوکھری کے سوانہ مین واقع ہے اگرچہ یہ مکان کچھ عمدہ بنا ہوا نہین ہے مگر اس مکان کو مکین سے شرف ہے اور شرف المکان بالمکین اسی جگہہ صادق ہے ✤ حضرت سید محمود بحار بڑے ولی اللہ مومنین سے اور سید ناصر الدین سونپتی کی اولاد سے ہین آپ علاوہ درویشی کے بہت بڑے عالم تھے اوسی واسطے بحار آپ کو کہا کرتے تھے اور آپکا لقب محی العظام ہے اور آپ کو راجہ باڑ گور بھی کہتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ایک بڑھیا نومسلمہ کا بیٹا سفر کو گیا تھا اور وہ اوس سے بہت محبت رکھتی تھی اور ہمیشہ آپکی خدمت مین حاضر ہوتی اور اپنے لڑکے کی ملنے کی دعا منگواتی اللہ تعالے نے ازروے مکاشفہ کے آپ پر ظاہر کیا کہ اوسکا بیٹا فلانی جگہہ مر گیا ہے اور بجز ہڈیون کے اور کچھ باقی نہین رہا آپ نے بعجز و انکسار اللہ تعالے

میں رائی پور بالکل اوجاڑ ہے اور روشن چراغ دہلی اور اور آس پاس کے گانو کے زمیندار اس گانو کی زمین کاشت کرتے ہیں اس مقبرہ کا بھی بجز اسکے اور کچھ حال نہیں معلوم ہو سکتا کہ لنگر خان پٹھانوں کے عہد میں ایک امیر تھے یہ اونکا مقبرہ ہے اس مقبرے میں کئی قبریں ہیں ایک قبر ایسی بلند ہے کہ آجتک دیکھنے میں نہیں آئی جس وقت کہ میں اس مکان کا نقشہ کھینچنے گیا ہوں اور اوس قبر کو دیکھا تو میں قبر کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ اونچا کر کے چاہا کہ قبر کے سرے کو چھولوں قبر کے سرے تک میرا ہاتھ نہ پہونچا اس سے بھی دو تین اونگل قبر اونچی تھی + اس مقبرہ پر بھی کوئی کتبہ نہیں ہے جس سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ عمارت کب بنی اور کس نے بنائی + اسواسطے بجز اسکے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بھی پٹھانوں کے وقت کی بنی ہوئی ہے اور جتنی مدت کہ پٹھانوں کی سلطنت کو ہوئی اتنی ہی مدت اس عمارت کے بنے ہوئے کو بھی ہوئی ہے اس مقبرے کے صحن میں ایک چوکھنڈی بھی اور بنی ہوئی ہے اور اوسمیں بھی کسیکی قبر ہے بہرحال نقشے کے دیکھنے سے اس عمارت کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور ایک عبرت ہوتی ہے کہ کیسے کیسے نام آور آدمی تھے کہ خاک کے تلے پڑے ہیں + تقدیر ہے کہ بجز خاک کے کچھ نرہا ہوگا ++++

بستی باوڑی

یہ ایک مقبرہ ہے بستی خواجہ سرا کا حضرت نظام الدین باوڑی و دور آگے اور اس مقام پر ایک برج قبر کا ہے اور ایک مسجد ہے اور ایک باولی ہے اگلے زمانے میں باولی کو باوڑی کہا کرتے تھے اس سبب سے بستی باوڑی مشہور ہو گئی یہ باولی بہت نفیس بنی ہوئی اور دالان نیچے اوپر کے بہت خوشنما اور دلربا ہونگے لیکن اب باولی بھی بند ہو گئی ہے اور مکانات بھی ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں صرف دالانوں کا کچھ نشان معلوم ہوتا ہے اس باولی کے اوپر مغرب کی طرف ایک مسجد ہے اور یہ باولی گویا اوس مسجد کا حوض ہے اوس مسجد میں قرآن کی آیتیں پچی کاری سے منبت کے طور پر لکھی ہیں + مگر اب بسبب شکستہ اور کہنہ ہو جانیکے پڑھی کم جاتی ہیں اس مسجد کے مقابلہ میں بائیں طرف ایک برج دروازے کا ہے اور یہ دروازہ تھا آمد و رفت کا اوس دروازے کے سامنے قبر کا گنبد ہے اس قبر کو عجب طرح سے بنایا ہے پہلے تو بہت اونچا چبوترہ بنا کے اوس میں کمرے کے طور پر دور کر کے گھر بنائے ہیں اور ایک طرف سیڑھیاں ہیں اور اوپر قبر ہے اور قبر پر برج ہے یہ برج مع ستون اور اماوے کے سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے اور کسی زمانہ میں جالیاں بھی لگی ہوئی تھیں + مگر اب جالیاں تو لوگ اوکھاڑ کر لے گئے ہیں صرف ستون اور برج باقی رہ گیا ہے برج کے بیچ میں بھی کلس کے اوکھاڑ لینے کے سبب چھید ہو گیا ہے چبوترہ کے چاروں کونے پر چار گنبدیاں [illegible]

روشن چراغ دہلی کے نام دم ایک آدھ آدمی کوٹھے پر چڑھ کر اگر کچھ ہاتھ لگتا ہے تو لے لیتے ہین ++

ہزار سر نالہ

یہ گنبد اور ہزار روشن چراغ دہلی کے پیچھے کے نالے کے اوپر واقع ہے ہر چند تحقیقات کی گئی کہ یہ کسکی قبر ہے اور کب بنی ہے اور کس نے بنائی ہے کچھ معلوم نہین ہوا اگرچہ یہ برج بھی ایک فضا کا مقام ہے نالے کے سرے پر واقع ہے جب کبھی نالہ مین پانی بہتا ہوگا تو یہ جگہ بھی نہایت سیرگاہ ہوگی یہ برج معہ ستونوں اور فرش وغیرہ کے سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے اور اوسپر بہت نامی نفیس کاری بھی کی ہے ہیئت مجموعی اس مکان کی خالی لطافت سے نہین ہے اس برج کی وضع اور ساخت اور خوبی اور اسلوبی نقشہ کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوتی ہے +

پنج برجہ زمرد پور

زمرد پور ایک موضع ہے شاہجہان آباد سے چار کوس پر جنوب کی طرف اور یہ گانو پٹھانون کے وقت سے آباد ہے اگلے زمانے مین اس گانو کو کھنج سراے کہا کرتے تھے پھر یہ گانو زمرد خان نامی کی جاگیر مین رہا جبسے زمرد پور نام ہوگیا اس مقام پر پانچ برج چونے اور پتھر کے بنے ہوئے ہین اور راہ مین بہت سی قبرین بنی ہین معلوم نہین کہ یہ زمرد خان کون تھا اور یہ برج کسکے عہد مین بنے ہین مگر ساخت عمارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ برج پٹھانون کے وقت کے بنے ہوئے ہین ان برجون مین سے کسی پر کتبہ نہین ہے کہ اوس سے تاریخ بنے اور نشان پتا بنانے والے کا معلوم ہو اسواسطے بجز اسکے اور کچھ نہین کہا جا سکتا کہ پٹھانون کے وقت کی یہ عمارت ہے اور جتنی مدت پٹھانون کی سلطنت کو ہوئی اتنی ہی مدت ان برجون کے بنے کو بھی ہوئی ان ہی برجون کے پاس اوسی عہد کا بہت بڑا کنوان ہے مگر اب اوس مین پانی کئی چلو ہوگا کنگی کے سبب یہ کنوان اندر سے بالکل بودا اور بوسیدہ ہوگیا ہے کہ مرمت کے قابل نہین رہا انہین برجون کے نیچے موضع زمرد پور آباد ہے اور زمینداروں نے جھونپڑیاں بنا رکھی ہین ـ

مقبرہ انگرخان

یہ مقبرہ متصل موضع مرکھڑای پور کے سوانہ مین واقع ہے اور راے پور اور زمرد پور کا سوانہ اسمین ملا ہوا ہے اوس زمانہ

اس مسجد پر کوئی کتبہ نہیں ہے جس سے بننے کی تاریخ معلوم ہو لیکن جو کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مسجد اور گنبد ایک ہی زمانے کے بنے ہوئے ہیں اسواسطے کہا جا سکتا ہے کہ اس مسجد کے بنے ہوئے کو بھی چار سو چھیاسی ۴۸۶ برس کے قریب عرصہ گذرا ہو گا اسکے نقشے دیکھنے سے کچھ کچھ کیفیت اس عمارت عجیب کی معلوم ہوتی ہے

درگاہ یوسف قتال

یہ درگاہ سنہ ۹۰۲ ہجری میں سلطان سکندر شاہ ابن سلطان بہلول لودی کے عہد میں بنی ہے اور حضرت شیخ علاوالدین شیخ فرید شکر گنج کے نواسے نے بنوائی ہے یہ درگاہ مسجد کھڑکی کے پاس واقع ہے برج اور گرد کی جالیاں تو سنگ سرخ کی ہیں اور گنبد چونے کا ہے اور حاشیہ گنبد پر چینی کا کام بنا ہوا ہے اور ایک طرف کو چونے پتھر کی مسجد ہے جس زمانہ میں کہ یہ گنبد اور مسجد بنی ہوگی پاکیزگی اور لطافت سے خالی نہ ہوگی لیکن اب پورانی ہو گئی ہے اور کوئی مرمت کرنے والا نہیں رہا گنبد تو بہرحال اچھا ہے مگر مسجد بہت خراب خستہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہے کھڑکی کے رہنے والے زمیندار اس درگاہ کو بہت مانتے ہیں اور الیسقت اولیا صاحب کی درگاہ کہتے ہیں نقشہ کے دیکھنے سے اس مقام کی لطافت پائی جاتی ہے

درگاہ شیخ صلاح الدین

حضرت شیخ صلاح الدین بھی بڑے فقیروں میں سے تھے اور روشن چراغ دہلی کے پاس آپکی درگاہ ہے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ درگاہ کب بنی اور کسنے بنائی مگر اوسکی عمارت کی طرح اور ساخت فیروزشاہ کے عہد کی عمارت سے بہت ملتی ہے اور بے تامل کہا جا سکتا ہے کہ یہ فیروزشاہ کے وقت کی عمارت ہے حضرت شیخ صلاح الدین کے مزار پر ایک گنبد ہے اور اوسکے چاروں طرف جالیاں لگی ہوئی ہیں اور اوسکے پاس ایک چھوٹی سی مسجد ہے اور اوس مسجد کے پاس ایک اور بہت بڑی مسجد گنبد دار ہے کہ وہ اکثر جگہ سے گر پڑی ہے اور پیش طاق بھی ٹوٹ گیا ہے مگر بعض بعض در باقی ہیں اور حضرت شیخ صلاح کے گنبد کے قریب مشرق کی طرف ایک برج اور ہے اوس میں بھی ایک قبر ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ کس کی قبر ہے اور اسی کے پاس ایک مختصر دالان بنا ہوا ہے کہ اوسکو مجلس خانہ کہا جاتا ہے اس مقام کا نقشہ اس طرح سے کھینچا گیا ہے کہ تمام مکان اور دونو مسجدیں اوس میں بخوبی معلوم ہوتی ہیں اس درگاہ میں کوئی میلہ یا عرس نہیں ہوتا اور بہت کم لوگ یہاں آتے ہیں لیکن حضرت

ثابت نہین اور اگر ثابت بھی ہو تو یہ بات کچھ کرامات مین سے نہین، اوسواسطے کہ اس مقام پر صدہا ہزار سال سے نالہ بہتا ہے او نالہ ندی کی زمین کا یہ قاعدہ ہے کہ ہاتھ بھر کھودنے سے پانی نکل آتا ہے، غرضکہ مسلمانون نے بھی اپنے دین کے بخلاف ہندون کیطرح اس ناپاک جھوٹے سے گڑہے کو گنگا جل کی طرح تعظیم دیکر ایک تیرتھ مقرر کی ہے اور بیمارون کو اوس پانی سے نہلاتے ہین کاتک کے مہینے مین اور دیوالی کے قریب ہفتہ اور اتوار اور منگل کے دن اسقدر ہجوم ہوتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہین عورتین بچون کو لیکر چلی آتی ہین اور اس پانی سے نہلاتی ہین اور چھوٹی چھوٹی ٹھلیون مین پانی بھر اور سر کے چتے رکھکر تبرک لیجاتی ہین، خوبی تو یہ ہے کہ بعضے بعضے جاہل مردون کو بھی اعتقاد ہے اور وہ بھی آنکر نہاتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر کسی نے جادو کیا ہوگا تو وہ بھی اوتر جاویگا دان دنون مین خادمون کی بن آتی ہے جبتک ٹکہ نہ لین کم کر پانی کی تھاہ نہین دیتے جبکہ مین اس بند کا نقشہ کھینچنے گیا ہون اتفاق سے اتوار کا دن تھا، اور بہت سے مسلمان ہندو مذہب تیرتھ کو آئے تھے اور اسقدر ہجوم تھا کہ مجھکو نقشہ کھینچنا مشکل پڑ گیا، اللہ تعالے سب مسلمانون کو کفر و شرک سے بچاوے اور اعتقاد فاسد سے نجات دے آمین یا رب العالمین، جس کسی نے اللہ کے سوا دوسرے کو پوجا اوس نے اپنے ہاتھ سے اپنے دین کو کھو یا ہو

مسجد کھڑکی

اسی بند کے پاس جو ست پلہ کر کے مشہور ہے قدیم زمانے مین ایک گانو تھا کہ اوسکو کھڑکی کہا کرتے تھے یہاں مقام پر خانجہان فیروز شاہی نے اوسی زمانہ مین جبکہ یہ بند بناہے ایک مسجد بنائی ہے کہ اب وہ مسجد ہی کھڑکی مشہور ہوگئی ہے اس مسجد کی عمارت نہایت عجیب و غریب ہے کہ آجتک ایسی عمارت دیکھنے مین نہین آئی یہ مسجد چوکھونٹی ہے اور چارون طرف مربع کے شلمون کہ جسمین ایک مربع بطور تاج کے نکالا ہے تین طرف تو تین دروازے ہین اور قبلہ کیطرف دروازہ نہین ہے اور تمام مسجد مین سیکڑون ستون ہین کہ گنتی مین نہین آسکتے، ایک ایک بیچ تو چارون تاج کے مربعون پر ہے اور مسجد مین نو جگہ ملے ہوئے نو نو برج بنائے ہین اور ہر برج کے تلے بارہ بارہ ستون ہین اور اونکے سوا اور بھی ستون لگے ہوئے اور مسجد کے صحن مین چار چوک چھوٹے ہین اب اس مسجد مین گوجر آباد ہین اور اونھون نے تمام در بند کر کے اپنے گھر بنالیے ہین ہرچند مین نے چاہا کہ اس مسجد کا اندر سے نقشہ کھینچون گھر ونسے اور دیوارون کے اوٹھنے کے سبب سے نہ کھینچ سکا

نے ملکر ایک دالان لوگون کے اوترنے بیٹھنے رہنے سونے کے لیے بنالیا ہے ۔ا ور حقیقت مین اون دالان کے بننے سے بڑا آرام ہوگیا ہے ۔اس دروازے کے آگے ایک تخت سالکی ایک لکڑی کا رکھا ہوا ہے ۔ عرض اوس تخت کا چار فٹ کا ہے اور طول آٹھ فٹ کا اور اونچائی ایک فٹ ساڑھے چار انچہ کی ہے ۔ اور یہ سب ایک لکڑی مین سے کاٹ کر بنایا ہے ۔اس تخت کو وکھنی بیگ نے بنگالہ سے بھیجا تھا ۔ اور اوسپر یہ شعر اور عبارت کھدی ہوئی ہے یہ تخت کچھ ایسا نادرات سے نہین تھا کہ جسکا نقشہ بنانا بھی ضرور ہوتا ۔ اللہ اکبر شعر
تخت چوبی نیاز وکھنی بیگ ۔ بجناب نصیر دین محمود ۔ قدس سرہ العزیز ۱۱۴۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳ جلوس محمد شاہ غازی اس درگاہ کے پاس ایک بستی آباد ہے ۔ اور ہر قسم کے لوگ اوس مین رہتے ہین ۔
گرد اس بستی کے محمد شاہ بادشاہ نے فصیل بنوادی ہے اور اس فصیل مین چار دروازے اور ایک کھڑکی رکھی ہے ۔ کہتے ہین کہ اس فصیل کے بننے مین پونے چار لاکھ روپیہ خرچ ہوئے ہین ۔ مگر نہین معلوم ہوتا کہ اسقدر روپیہ کہان صرف ہوا شاید اتنا نہ ہوا ہو

مقبرہ سلطان بہلول لودھی

یہ مقبرہ حضرت روشن چراغ دہلی کی درگاہ کے پچھواڑے واقع ہے ۔ عوام الناس مین یہ مشہور ہے کہ یہ مقبرہ حضرت روشن چراغ دہلی کے درگاہ سے بھی پیشتر کا ہے مگر یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے ۔ اسواسطے کہ حضرت روشن چراغ دہلی کی درگاہ سلطان فیروز شاہ کے وقت مین بنی ہے ۔ اور سلطان بہلول سلطان فیروز شاہ کے بہت پیچھے ہوا ہے ۸۹۴ ہجری مین سلطان بہلول نے نواح قصبہ سکیت مین اس جہان سے انتقال کیا ۔ اور سلطان سکندر اوسکے بیٹے نے اپنے باپ کی لاش کو دلی مین بھیجکر یہ مقبرہ بنوایا ۔ اس حساب سے اس مقبرے کو بنے ہوئے تین سو اڑسٹھ ۳۶۸ برس کے قریب عرصہ گذرا ۔ یہ مقبرہ عجیب قطع کا بنا ہوا ہے نیچے تو بارہ در ہین اور اوپر پانچ برج ہیئت مجموعی اس مقبرہ کی بہت خوبصورت ہے ۔ مگر افسوس کہ نہایت بے مرمت پڑا ہے اور اوسپر مزید یہ ہے کہ خادمون نے اس مقبرہ مین کچی دیوارین چنکر سکونت اختیار کی ہے اور تمام مقبرہ کی رونق کھودی ہے ۔ اسی مقبرہ کے پاس ایک نامعلوم سنگ سرخ کا مسجد ہے اور اوسمین دو قبرین ہین ۔ اس مقبرہ کا نقشہ اسطور سے کھینچا گیا ہے کہ اس مقبرہ کے ساتھ اوس مسجد کی جالیان اور چراغ دہلی کی فصیل کا دروازہ جو محمد شاہ نے بنایا ہے دکھائی دیتا ہے ۔

س ہی + اور گنبد کے اندر ایک سنہری کٹہرا لگا ہوا ہے + اب قریب زمانہ مین اکبر شاہ کے عہد مین مرزا غلام حیدر
وشاہ زادہ نے اس گنبد کے گرد بارہ دری سنگ سرخ کی بنوائی تھی اور حضرت نظام الدین کی درگاہ کے
ستون یہان لا کر لگائے تھے + مگر یہ بارہ دری ایسی بودی بنی تھی کہ دس برس کے بعد گر پڑی + اس گنبد کے
پاس ایک مسجد ہے چونہ اور پتھر کی بنی ہوئی + کہتے ہین کہ فرخ سیر نے یہ مسجد بنوائی ہے + اس مسجد پر کچھ کتبہ
نہین ہے جس سے بننے کی تاریخ معلوم ہو + لیکن فرخ سیر کی بادشاہت کے حساب سے ایک سو پینتیس برس
کے قریب عرصہ گذرا تو اس حساب سے اتنی ہی مدت اس مسجد کے بننے کو بھی ہوئی ہوگی + اس گنبد کے پاس
دو برج اور ہین + ایک برج مین جو جانب غرب ہے حضرت شیخ فرید شکر گنج کی پوتی سوتی ہین + اور دوسرے
گنبد مین جو شرق کی طرف ہے مخدوم زین الدین صاحب حضرت کے بھانجے کی قبر ہے + اور مخدوم کمال الدین صاحب
جن تک مولوی فخر الدین صاحب کا سلسلہ پہونچتا ہے اس برج کے پاس مدفون ہین اور اونکی قبر کے گرد سنگ سرخ
کا کٹہرا لگا ہوا ہے + اور باقی بہت سی قبرین ہین + منجملہ اون قبرون کے فیض طلب خان بنگش کی بھی یہین قبر ہے
اور دو گنبد اور ہین پٹھانون کے وقت کے معلوم نہین کہ اون مین کسکی قبرین ہین + درگاہ کا گنبد اور مسجد نہایت
بے مرمت ہو گئی تھی خصوصاً غلام گردش کے گرنے سے جسکو مرزا غلام حیدر نے بنایا تھا گنبد درگاہ کا بہت بودا
ہو گیا تھا اور خدام وہان کے ہر شخص سے مرمت کی درخواست کرتے تھے + خواجہ محمد خان نے تمام درگاہ اور مسجد اور
دروازہ اور صحن کی استرکاری اور مرمت کرا دی اور درگاہ کے گنبد مین چھپ سنگین بنوا دیا کہ اس مرمت کے سبب
حقیقت مین سارا مکان نیا ہو گیا + اس درگاہ کی چار دیواری اور تین در کا ایک دالان شمال کی طرف اور چھوٹا
چبوترا سنگین کٹہرا مولوی فخر الدین صاحب نے بنوایا ہے + اور غلام گردش جو گر پڑی تھی اوسکے ستون اب تک صحیح
وسالم درگاہ کے آگے پڑے ہین ہر برس رمضان شریف کی سترھوین تاریخ کو اس درگاہ مین عرس ہوتا ہے اور
بہت سے لوگ جمع ہوتے ہین اور رات کو رہتے ہین اور اٹھارہوین تاریخ قل کے بعد چلے چلے آتے ہین +

دروازہ درگاہ کا

حضرت کے انتقال کے بارہ برس کے بعد یعنے [illegible] ہجری مین سلطان فیروز شاہ نے اس درگاہ کا دروازہ
بنایا ہے + اور دروازہ پر بہت اچھا کتبہ لگا ہوا ہے اور اوسپر کتبہ سلطان فیروز شاہ کے نام کا بھی لگا ہوا ہے
اور جو عبارت اوسمین لکھی ہے وہ اوسکے نقشہ مین بجنسہ اوسی خط سے لکھی ہے + دروازے کے باہر [illegible]

مدد رکھتے تھے ۔ اور مرزا راجہ کا انکو خطاب ملا تھا ۔ جبکہ راجہ جی نے سنا کہ دیبی جی نے میرے نام حکم دیا ہے ایا، اوس حکم کی اطاعت واجب جانی اور مندر کے اکاس کے بنوانیکا ارادہ کیا ۔ اور ذوقی کمہار کی معرفت یہ اکاس بنایا اس کے گرد غلام گردش سنگین ستونون کی بنی ہے ۔ اندر کے دالان مین بارہ دروازے ہین اور باہر کی غلام گردش مین چھتیس در ہین اور بارہ ضلع کا یہ مندر بنا ہے اندر تو ہر ضلع مین ایک دروازہ ہے اور باہر کے ہر ضلع مین تین تین در ہین اس مندر کے اکاس کو بنے ہوئے تیس برس کے قریب عرصہ گذرا ہے اور کہتے ہین کہ سات آٹھ ہزار روپے اس پر خرچ ہوے ہین ۔ اور اب بہت سے مہاجنون اور بنیون نے اس مندر کے آس پاس میلے مین جانے اور اوترنے کے لیے مکان بنوا لیے ہین ۔ ہندوؤن کے مذہب مین یہ بات ہے کہ یہ دیبی سنگھ پر سوار ہو کر یہان آئی ہین اس واسطے مندر کے آگے دو مورتین شیر کی سنگ سرخ سے بنا کر بٹھا رکھی ہین ۔ اور انکی بھی پوجا ہوتی ہے ۔ ان شیرون کے سر پر ایک بہت بڑا گھنٹہ لٹکا رکھا ہے اور پوجا کے وقت اوسکو بجایا کرتے ہین ۔ اور دیبی مائی کی جے کہہ کر چلاتے ہین ۔ اور انھین شیرون کے پاس سنگ سرخ کا ایک ترسول بنایا ہے اور سنگ مرمر پر چرنون کا نشان کھودوایا ہے مصرعہ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی

روشن چراغ دہلی

یہ ایک درگاہ ہے شاہجہان آباد سے چھ کوس کے فاصلے پر جنوب کی طرف ۔ اسمین شیخ نصیر الدین محمود کا مزار ہے ۔ اور یہ بڑے ولی اللہ ہین اور حضرت سلطان المشائخ کے خلیفۂ اعظم تھے ۔ اور روشن چراغ دہلی انکا لقب ہے ۔ کہتے ہین کہ حضرت عبد اللہ یافعی نے حضرت مخدوم جہانیان سے طواف کعبہ مین پوچھا تھا کہ دلی مین اب کون بزرگ ہے مخدوم صاحب نے جواب دیا کہ اس زمانہ مین شیخ نصیر الدین محمود سے دلی کا چراغ روشن ہے جب سے آپکا لقب روشن چراغ دہلی ہو گیا ہے ، آپ کی صفات اور کمالات سے کتابین بھری پڑی ہین بغایت شہرت سے حاجت بیان کی نہین ۔ سلطان فیروز شاہ کو آپ سے بہت اعتقاد تھا ۔ اور بنہایت آپکی خدمت کیا کرتا تھا ۔ اس درگاہ کا گنبد آپ کے بعد ہی سلطان فیروز شاہ نے ۷۵۷ ہجری مین بنوایا تھا ۔ اور ۷۵۷ ہجری مین رمضان کی اٹھارہوین تاریخ جمعہ کے دن آپکا انتقال ہوا ۔ اور اسی گنبد مین رکھے گئے ۔ اس گنبد کے بارہ در ہین اور سنگ خارا کے ستون لگے ہوئے ہین سب درون مین سنگ سرخ کی جالیان لگا رکھی ہین جنوب کی طرف کے ایک در مین گنبد کے اندر جانے کا دروازہ ہے گنبد چونا اور پتھر سے بنا ہوا ہے اور اوس پر سنہری

کلس ہی + اور گنبد کے اندر ایک سنہرا کٹورا لٹکتا ہے + اب قریب زمانہ مین اکبر شاہ کے عہد مین مرزا غلام حیدر بادشاہ زادہ نے اس گنبد کے گرد بارہ دری سنگ سرخ کی بنوائی تھی اور حضرت نظام الدین کی درگاہ کے ستون یہان اکھاڑ لگائے تھے + مگر یہ بارہ دری ایسی بودی بنی تھی کہ چند برس کے بعد گر پڑی + اس گنبد کے پاس ایک مسجد ہے چونہ اور پتھر کی بنی ہوئی + کہتے ہین کہ فرخ سیر نے یہ مسجد بنوائی ہے + اس مسجد پر کچھ کتبہ نہین ہے جس سے بننے کی تاریخ معلوم ہو + لیکن فرخ سیر کی بادشاہت کو بحساب اوسط ایک سو پینتیس برس کے قریب عرصہ گذرا تو اس حساب سے اتنی ہی مدت اس مسجد کے بننے کو بھی ہوئی ہو گی + اس گنبد کے پاس دو برج اور ہین + ایک برج مین جو جانب غرب ہے حضرت شیخ فرید شکر گنج کی پوتی سوتی ہین + اور دوسرے گنبد مین جو شرق کی طرف ہے مخدوم زین الدین صاحب حضرت کے بھانجے کی قبر ہے + اور مخدوم کمال الدین صاحب جن تک مولوی فخر الدین صاحب کا سلسلہ پہونچتا ہے اس برج کے پاس مدفون ہین اور اونکی قبر کے گرد سنگ سرخ کا کٹہرا لگا ہوا ہے + اور باقی بہت سی قبرین ہین + منجملہ اون قبرون کے فیض طلب خان بنگش کی بھی یہین قبر ہے اور دو گنبد اور ہین پٹھانون کے وقت کے معلوم نہین کہ اون مین کسکی قبرین ہین + درگاہ کا گنبد اور مسجد نہایت بے مرمت ہو گئی تھی خصوصاً غلام گردش کے گرنے سے جسکو مرزا غلام حیدر نے بنایا تھا گنبد درگاہ کا بہت بودا ہو گیا تھا اور خادم وہان کے ہر شخص سے مرمت کی درخواست کرتے تھے + خواجہ محمد خان نے تمام درگاہ اور مسجد اور دروازہ اور صحن کی استرکاری اور مرمت کرا دی اور درگاہ کے گنبد مین چھپر سنگین بنوا دیا کہ اس مرمت کے سبب حقیقت مین سارا مکان نیا ہو گیا + اس درگاہ کی چار دیواری اور تین در کا ایک دالان شمال کی طرف اور چھوٹا چھوٹا سنگین کٹہرا مولوی فخر الدین صاحب نے بنوایا ہے + اور غلام گردش جو گر پڑی تھی اوسکے ستون اب تک صحیح و سالم درگاہ کے آگے پڑے ہین ہر برس رمضان شریف کی سترھوین تاریخ کو اس درگاہ مین عرس ہوتا ہے اور بہت سے لوگ جمع ہوتے ہین اور رات کو رہتے ہین اور اٹھارھوین تاریخ قل کے بعد چلے چلے آتے ہین +

دروازہ درگاہ کا

حضرت کے انتقال کے بارہ برس کے بعد سنہ ۷۳۷ ہجری مین سلطان فیروز شاہ نے اس درگاہ کا دروازہ بنایا ہے + اور دروازہ پر بہت بڑا گنبد ہے اور اوسپر کتبہ سلطان فیروز شاہ کے نام کا بقید سنہ لگا ہوا ہے اور جو عبارت اوسمین لکھی ہے وہ اوسکے نقشے مین بعینہ اوسی خط سے لکھی ہے + دروازے کے باہر [illegible]

معمور رکھتے تھے + اور مرزا راجہ کا اونکو خطاب ملا تھا + جبکہ راجہ جی نے سنا کہ دیبی جی نے میرے نام حکم دیا ہے اپہار اوس حکم کی اطاعت واجب جانی اور مندر کے اکاس کے بنوانیکا ارادہ کیا + اور رذوقی کہار کی سو نے یہ اکاس بنایا اس لداو کی گرد غلام گردش سنگین ستونون کی بنی ہے + اندر کی لداو مین بارہ دروازے ہین اور باہر کی غلام گردش مین چھتیس در ہین اور بارہ ضلع کا یہ مندر بنا ہے اندر تو ہر ضلع مین ایک دروازہ ہے اور باہر کی ہر ضلع مین تین تین در ہین اس مندر کے اکاس کو بنے ہوئے تیس برس کی قریب عرصہ گذرا ہے اور کہتے ہین کہ سات آٹھ ہزار روپے اس میں خرچ ہوے ہین + اور اب بہت سی مہاجنون اور بنیون نے اس مندر کے آس پاس میلے مین جانے اور اوترنے کے لیے مکان بنوا لیے ہین + ہندؤن کے مذہب مین یہ بات ہے کہ یہ دیبی جنگل پر سوار ہو کر یہان آئی ہین + اس واسطے مندر کے آگے دو تین شیر کی سنگ سرخ سے بنا کر بٹھا رکھی ہین + اور اونکی بھی پوجا ہوتی ہے + ان شیر کے سر پر ایک بہت بڑا گھنٹہ لٹکا رکھا ہے اور پوجا کے وقت اوسکو بجایا کرتے ہین + اور روپی مائی کی بھج کھڑ کر چلاتے ہین + اور انھین شیرون کے پاس سنگ سرخ کا ایک ترسول بنایا ہے اور سنگ مرمر پر چرنون کا نشان کھدوایا ہے مصرع ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی

روشن چراغ دہلی

یہ ایک درگاہ ہے شاہجہان آباد سے چھ کوس کے فاصلے پر جنوب کی طرف + اس مین شیخ نصیر الدین محمود کا مزار ہے + اور یہ بڑے ولی الست ہین اور حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ اعظم تھے + اور روشن چراغ دہلی انکا لقب ہے کہتے ہین کہ حضرت عبد اللہ یافعی نے حضرت مخدوم جہانیان سے طواف کعبہ مین پوچھا تھا کہ دلی مین اب کون بزرگ ہے مخدوم صاحب نے جواب دیا کہ اس زمانہ مین شیخ نصیر الدین محمود سے دلی کا چراغ روشن ہے جبھی سے آپکا لقب روشن چراغ دہلی ہو گیا ہے + آپ کی صفات اور کمالات سے کتابین بھری پڑی ہین بغایت شہرت سے حاجت بیان کی نہین + سلطان فیروز شاہ کو آپ سے بہت اعتقاد تھا + اور زیارت آپکی بہت کیا کرتا تھا + اس درگاہ کا گنبد آپ کے ترجی سلطان فیروز شاہ نے ۷۵۷ ہجری مین بنوایا تھا + اور ۷۵۷ ہجری مین رمضان کی اٹھارہوین تاریخ جمعہ کے دن آپکا انتقال ہوا + اور اسی گنبد مین رکھے گئے + اس گنبد کے بارہ در ہین اور سنگ خارا کے ستون لگے ہوئے ہین سب درون مین سنگ سرخ کی جالیان لگا رکھی ہین جنوب کی طرف کے ایک در مین گنبد کے اندر جانے کا دروازہ ہے گنبد چونہ اور پتھر سے بنا ہوا ہے اور اوسپر شیری

میلہ کہلاتا ہے * اس مقام پر پانی کی لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے ایک کنواں ہے کہ اوسمین گھٹنے گھٹنے پانی سے سوا نہیں ہوتا اور پچانوے ہاتھ رسی جاتی ہے * کسی شخص نے دو تالاب بنائے تھے کہ وہ بے مرمت پڑے ہیں اون میں پانی نہیں ٹھہرتا *

مورت مندر

اس مندر میں کسیکی مورت نہیں ہے ایک گول گول پتھر جیسے مہادیو کی پنڈی ہوتی ہے رکھا ہوا ہے * اور سبب اسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی اعتقاد کے موافق یہ کالی کا استھان ہے * کسیکی مورت نہیں بنائی گئی ہے اور اصل میں اسکا نام کالی کا استھان تھا کثرت استعمال سے کالکا مشہور ہوگئی ہے پہلے اس مقام پر کچھ مندر وندر نتھا کالی کے استھان ہونیکے کئی ہزار برس بعد کسی شخص نے کہ اوسکا نام بخوبی تحقیق نہیں ہوا اس مقام پر بارہ در کا صرف لداو بنایا تھا * سمت ۱۸۲۱ میں کہ اوسکو آجتک بیاسی برس کے قریب عرصہ گذرا درگا سنگہ نامی نے اسکے گرد سنگ مرمر اور سنگ سرخ کا کٹہرہ بنایا ہے اور اوس کٹہرہ کے بائیں طرف فارسی اور شاستری خط میں یہ عبارت لکھی ہے مرمت درگا سنگہ پر سوار سمت ۱۸۲۱ فصلی * اس مندر کے جتنے پوجاری ہیں وہ نو وقت آکر پوجا کرتے ہیں * اور گیارہ بجے ہر روز دیبی جی کو بھوگ لگاتے ہیں اس پتھر کو لال لال کپڑے گوٹے کناری لگے ہوئے بہت بھاری پہنا رکھے ہیں اور ایک پلنگڑی بہت خوبصورت بنا رکھی ہے * رات کے وقت اوس پلنگڑی کو کس کسا اور تکیہ لگا و بچھا کر کٹہرے کے اندر دیبی جی کے آگے لگا دیتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ رات کی وقت دیبی جی اسپر سکھ فرماتی ہیں * جس کسیکی مراد آتی ہے وہ شمیانہ اور پنکھا اور چھتر چڑھاتا ہے * چنانچہ اب بھی چاندی کے چھوٹے چھوٹے تین چھتر اور شمیانہ اور پنکھا چڑھا ہوا ہے اور اس پتھر کو طرح بطرح کا گہنا پہنا رکھا ہے بہر حال نقشہ کے دیکھنے سے دیبی جی کے استھان اور کٹہروں کی ساخت اور لداو کی طرح بخوبی معلوم ہو سکتی ہے *

اکاس مندر

اس مندر کی رونق اور شان نکالنے کو یہان کے پوجاریوں نے چاہا کہ کوئی شخص اس لداو پر برج بنوا دے کوئی شخص حامی نہیں بھرتا تھا آخر کار پانڈوں نے یہ تدبیر کی کہ دیبی جی سے حکم لیا جاوے جسکے نام کا حکم نکلے وہ مندر کا برج بنوا دے * اس ارادہ سے پر شہر کے جتنے ہندو امیر تھے اونکے نام کی چٹھیاں دیبی جی کے آگے ڈالیں * اتفاق سے مرزا راجہ کدار ناتھ کے نام کی چٹھی نکلی یہ راجہ قوم کے بنئے تھے اور اکبر شاہ کے عہد میں نظارت کی پیشکاری کا

تم مہامائی یعنی پارتی کا استت کرو وہ تمہاری مہایتا کریگی جب اون دیوتاؤن نے مہامائی کا استت کیا +
آخر کو مہامائی نے کہا کہ تم کسکا استت کرتے ہو اتنے مین مہامائی کے منہ سے ایک دیبی پیدا ہوئی کہ کوشکی ÷
اوسکا نام تھا اوسنے کہا کہ یہ میری استت کرتے مین ۔ اوسوقت کوشکی + دیبی نے اون دو نو راچھسون کو
ملا، اون کے لہو کی جو بوند زمین پر گرتے تھے اوس سے ہزارون راچھس پیدا ہوتے جاتے تھے ، کوشکی ، اونکو
مارتے مارتے حیران ہو گئی ، جون جون مارتی تھی وون وون ہزارون پیدا ہوتے تھے اس سبب سی کوشکی +
دیبی بہت خفا ہوئی اوس خفگی مین کوشکی + دیبی کی بہون مین سے + کالی + دیبی پیدا ہوئی کہ اوسکا ایک ہونٹ
تو پربت پر تھا اور دوسرا اکاس مین اور اتنا بڑا اسنہ پھاڑے بیٹھی رہتی تھی اور + کوشکی + دیبی جسکو مارتی تھی اوسکا
لہو زمین پر گرنے نہین دیتی تھی اور غڑپ سالی نگل جاتی تھی کہ اس سبب سی اون راچھسون کا شہر دینا ہے
موقوف ہوا دواپر جگ کے اخیر اور کل جگ کی ابتدا مین جسکو آجتک قریب چار ہزار نو سو پینتالیس برس کا عرصہ
گذرا اس کالی دیبی نے اس پہاڑ پر جہان اب مندر ہے اپنا استہان کیا جب پانڈون کو خبر ہوئی اوسوقت سے
اوسکی پرستش کرتے مین اور نہایت اعتقاد رکھتے مین جو کوئی جاتا ہے ڈنڈوت کر کے پیر کھا دیتا ہے اور ناریل بھینٹ
چڑھاتا ہے اور مندر سے اوسکو پرشاد ملتا ہے جب مین اس مندر کا نقشہ کھینچنے گیا ہون تو مجھکو بھی وہانکے پانڈون
نے بتاسے اور کشمش اور بادام لاکر پرشاد دیا تھا اومینے لاچار اس خیال سے کہ مبادا وہان کے پانڈے مجھکو
مندر کے اندر نجانے دین او مندر کے اندر کا نقشہ نہ کھینچنے دین اوس پرشاد کو لے لیا اور ہر طرح سے پانڈون
کی خاطرداری کی شعر بہ تقلید کافر شدم روز چندے بہمن شدم در مقالات ژند ۔ اگلے زمانہ مین اس مقام کی
پرستش بہت کم ہوتی تھی لیکن اب بہت ہونے لگی ہے اور لوگ نہایت اعتقاد رکھتے ہین وہان کے پوجاری
لوگون کو یہ راہ بتاتے ہین کہ اگر یاتری اس دیبی پر اپنا ہاتھ پاون زبان سر کاٹ کر چڑھا دیوے تو تیسرے
دن دیبی جی پھیر دیتی ہین یہان کے پانڈون نے ایک یہ بھی عہد کر رکھا ہے کہ دن رات بارہ مہینے آٹھو پہر
اس مندر مین گھی کا چراغ جلتا رہے کسی وقت نہ بجھے اور اوسکو دیبی جی کی جوت کہتے ہین ۔ مہاراج سیندھیہ
نے موضع بہاپور کو اس مندر کے لیے معاف کر دیا تھا پہر سو روپیہ سال لا کیے اب جب کچھ بند ہے ۔ یہان
کے پوجاری کچھ کھیتی ست اور کچھ پوجا کے چڑھاوے سے اپنی اوقات بسر کرتے ہین ۔ اس مقام پر ہر ہفتے منگل
کے دن اور ہر مہینے کی اشٹمی کو بہت سے یاتری جاتے ہین اور اپنے مذہب کے موافق پوجا پتری کرتے ہین
چیت کی اشٹمی اور اسوج کی اشٹمی کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہے اور ہزارون آدمی جمع ہوتے ہین اور یہ میلا جیسا ہی کا

کے بیٹے نے بنایا ہے + جسکو بادشاہ ہونے کے بعد سلطان محمد تغلق شاہ کہا کرتے تھے + اسی بادشاہ کی قبر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کے مقبرہ میں ہے اس عمارت کو بعضے تو محمد آباد اور بعضے عادل آباد کہتے ہین + محمد آباد کہنے کا تو یہ سبب ہی کہ سلطان محمد تغلق شاہ نے اس عمارت کو بنایا ہے + اور عادل آباد اس سبب سے کہتے ہین کہ ملک فخر الدین جونا نے بادشاہ ہوکر اپنا لقب سلطان محمد عادل تغلق شاہ رکھا تھا + پھر اونسے ایسا ظلم کرنا شروع کیا اور ہزاروں بیگناہوں کا خون کیا کہ اوسکے نام سے عادل کا لقب جاتا رہا اور اوسکی جگہہ سلطان خونی کہنے لگے تھے اور اسی سبب سے کہ اس بادشاہ کے نام میں سے عادل کے لفظ کو بالکل مٹا ڈالا تھا اور عادل کے لقب سے مشہور رہا تھا جیسے قبور مقبرہ غیاث الدین تغلق شاہ کے حال میں لکھا ہے کہ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کا کوئی بیٹا سلطان عادل شاہ کے لقب سے مشہور تھا + غرض کہ اسکے پہلے لقب کی مناسبت سے اسکو عادل آباد بھی کہتے ہین اس عمارت کی تیاری ۷۲۵ ہجری کے بعد شروع ہوئی اور ۷۲۸ ہجری میں بن چکی تھی کہ اوسکو پانسو چھتیس برس کے قریب عرصہ گذرا اس بادشاہ کے عہد میں بدر چاچی بہت بڑا شاعر تھا اوسنے اس عمارت کے تمام ہونے کی تاریخ + فادخلوہا + (۷۲۸) نکالی ہے + کہتے ہین کسی زمانہ میں یہ عمارت بہت نفیس تھی اور ہزار ستون سنگ مرمر کے اسمین لگے تھے اور اسی سبب سے اسکو عمارت ہزار ستون کہتے تھے + لیکن اب یہ عمارت بالکل خراب ہوگئی ہے ٹوٹی پھوٹی چار دیواری اور ایک آدھ دروازہ قائم ہے باقی سب کچھ گر پڑا ہے + یہ عمارت بھی راجہ ناہر سنگھ بلبم گڈھ والے کی عملداری میں واقع ہے اور نہایت خراب اور ویران ہورہی ہے اس عمارت کو دیکھکر نہایت حیرت ہوتی ہے کہ کیسے بادشاہ جبار و قہار خونخوار کے رہنے کا مکان تھا جسمین اب گائین بھینسین بھیڑ بکریان چرتی ہین + فاعتبروا یا اولی الابصار ++

مندر کالکا (۹)

یہ مندر موضع بہاپور کی سرحد میں شاہجہان آباد سے چھ کوس کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے + اور یہ مقام ہندوون کی بڑی پرستش گاہ ہے + اگرچہ ہندوون کے عقائد آدمی کے عقل سے باہر ہین لیکن اس مندر کا جو حال اُنکو ہندوون کے مذہب کے موافق تحقیق ہوا ہے لکھدیتے ہین + کہ اگلے زمانہ مین جسکو کئی کروڑ برس ہوگئے ہونگے سنبھ اور اسنبھ دو راچھس تھے اونھون نے اوس زمانہ کے دیوتاؤن کو بہت ستایا تھا + آخر دیوتا لاچار ہوکر برہما تک فریادی گئے + برہما نے اونسے کہا کہ مجھسے تمہاری رچھیا نہین ہوسکنے کی +

پل مقبرہ

اگرچہ مین یقینی نہین کہہ سکتا کہ یہ پل کسی نے بنایا ہے ، مگر تاریخ کی کتابون کے تتبع سے ایسا یقین پڑتا ہے کہ
یہ پل سلطان فیروز شاہ بن سالار رجب کا بنایا ہوا ہے جو سلطان محمد تغلق شاہ کے بعد تخت پر بیٹھا تھا + اس بادشاہ
نے اپنی سلطنت مین بہت سے پل اور پانی کے بند بنائے ہین کیا عجب ہے جو یہ بھی اسی نے بنایا ہو ، اگر میری
بات درست تصور کی جاوے تو ۷۵۲ ہجری کے بعد یہ پل بنا ہوگا کہ اوسکو پانسو دس برس کے قریب عرصہ گذرا
اس پل اور پانی کے بند بندھنے کے سبب حقیقت مین اس قلعہ اور مقبرہ مین جان پڑ گئی ہے مشرق کی طرف تو
تغلق آباد کا قلعہ ہے اور مغرب کی طرف پہاڑ ہے اور جنوب کی طرف عمارت ہزار ستون ہے اور شمال کی طرف
سے پانی آنکر تغلق آباد کے قلعے کے نیچے کوسون تک بھرا رہتا تھا اور اس مقبرہ کے گرد پانی پھر کر عجب عالم دکھاتا
تھا + اور یہ مقبرہ کٹورہ سا معلوم ہوتا تھا پانی کی لہرین کھانا اور ٹھنڈی ہوا کا چلنا اور پہاڑون پر سے سبزے
کا دکھائی دینا جنت یاد دلاتا تھا + مقبرہ کے چارون طرف اسقدر پانی بھرا رہتا کہ مقبرہ کے جانے کو رستہ نہوتا +
اسواسطے یہ پل مقبرہ کے دروازے سے قلعہ کے دروازہ تک بنایا گیا ہے ، جب کہ مین اہتمام کا نقشہ کھینچنے گیا ہون
اوسوقت مین بھی بہت پانی بھرا ہوا تھا اگرچہ اگلے زمانہ کی سی کیفیت کہان تھی مگر یہ تکلفات پانی کا لہرانا اور ٹھنڈی
ہوا کا چلنا اور ٹوٹی پھوٹی عمارتون کا دکھائی دینا مجھکو بہت پسند آیا اور بہت حسرت آئی کہ اگر یہ بند تیار ہو جاوے
تو کیا اچھی سیرگاہ ہے افسوس کہ راجہ ناہر سنگہ بلبگڈہ والے کو جنکی عملداری مین یہ بند واقع ہے اسکی آراستگی کا
کچھ خیال نہین ، باوجودیکہ اس سے افزونی زراعت بھی متصور ہے یہ پل بعض جگہ سے ٹوٹ بھی گیا ہے اور ریت
آجانے کے سبب اسکے در بند ہو گئے ہین ، اگلے وقتون مین بڑے بڑے نالے جو اس نواح مین جاری تھے اس
بند مین کاٹ کر ڈالے گئے تھے اور تالاب شمسی جو قطب صاحب مین واقع ہے اور اوسکا پانی بارہ مہینے جاری
رہتا تھا ، اوسکا پانی بھی اسی جگہ ڈالا گیا ہے اور جس جگہ کہ اب جہرنہ ہے وہان بند موجود ہے کہ اوسکا حال
وہان کی عمارتون مین لکھا جاویگا

عمارت ہزار ستون

یہ عمارت بھی تغلق آباد کے قلعہ کے پاس واقع ہے اس عمارت کو ملک فخر الدین جونا سلطان غیاث الدین تغلق شاہ

کہ کون لیگیا اور کیا ہوئے اپنا اون تعویذون کی جگہ کسی نے اینٹ اور چونہ سی قبرین بنادی ہین

برج مقبرہ

اس مقبرہ کا برج بھی بہت خوب اور اوسکی وضع نہایت مرغوب ہے قابل سیر و تماشا ہے اوسکی بلندی نقشہ سے ظاہر ہے کہ لنبے قد کا آدمی اوسکے اجارہ تک پہونچتا ہے آدمی کی طاقت نہین کہ اوسکی خوبی بیان کرسکے اس گنبد کے مشرق اور شمال اور جنوب کی طرف محراب وار دروازے ہین اور مغرب کی طرف کے دروازے کا نشان بنا ہوا ہے مگر دروازہ نہین ہے معمارون نے اس خوبی اور استحکام سے اسکے تیمر و صل کیے ہین کہ دیکھنے سے تعلق ہے اسکی مضبوطی اور استحکام دیکھکر خیال مین نہین آتا کہ یہ کبھی فنا بھی ہوگا اسکی ایسے نفیس صحن مین جسپر جوتی سمیت پاون رکھنا اور فرش بچھاکر بیٹھنا بہت بے سلیقگی تھی گائے بھینس بیل بندھتے ہین اور گوبر کے ڈھیر پڑے رہتے ہین

فصیل مقبرہ

اوس مقبرہ کی فصیل اور دروازہ بھی نہایت شان دار اور بغایت خوبصورت ہے دروازہ تمام سنگ سرخ کا ہے اور اوس مین ایک دالان ہے تیئس سیڑہیان چڑھکر مقبرہ کے صحن پر پہونچتے ہین فصیل اسکی نہایت عجیب ہے سمجھہ مین نہین آتا کہ بنانے والے نے اسکی فصیل ایسی ٹیڑھی میڑھی کیون بنائی ہے شاید جسطرح کا پہاڑ ہوگا اوسی طرح کی فصیل بنادی ہوگی اگرچہ یہ مقبرہ تکونیہ کوٹ کرکے مشہور ہے یعنے مثلث پر یہ بھی غلط اسی واسطے کہ دونو ساقین اسکی مستقیم نہین ہین اونکے بیچ مین بھی ایک ایک زاویہ منفرجہ پیدا ہوگیا ہے اسکی فصیل مین قلعہ کے طور پر برج و بارہ بنے ہوئے ہین ایک برج تو اس مثلث پر جانب جنوب ہے اور دوسرا برج ضلع شرقی مثلث پر اور تیسرا اور چوتھا برج قاعدہ مثلث پر جانب شمال اور غرب بنا ہوا ہے تیسرے برج پر ایک اور برج ہے اور اوسمین بھی کچھہ نامعلوم قبرین ہین اور ضلع غربی مین مقابل برج ضلع شرقی کے پکا کنوان ہے کہ اوسکا پانی مقبرہ کے رہنے والون کے خرچ مین آتا تھا اس فصیل کے اندر کے رخ حجرے فقرا اور مساکین کے رہنے کو بنے ہوئے ہین گرد اس مقبرہ کے سلطان فیروز شاہ نے پانی کا بند بنایا تھا اور مقبرہ اور قلعہ کے دروازے مین پل باندہا تھا کہ اس سبب سے اس مقبرہ اور قلعہ کو عجیب رونق ہوگئی تھی +

لیکن یہ بات غلط ہے بلکہ یہ مقبرہ ملک فخرالدین جونا سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کے بیٹے کا بنا یا ہوا ہے جسکو سلطان نے اپنی بادشاہت مین الغخان خطاب دیکر اپنا ولی عہد کیا تھا اور سلطان کے مرنے کے بعد اوسنے اپنا لقب سلطان محمد تغلق شاہ رکھا تھا ۔ اس سبب سے کہ باپ بیٹے دونو تغلق شاہ کے لقب سے مشہور تھے لوگون کو شبہہ پڑا ہے ۔ یہ عمارت ۷۲۵ھ ہجری کے بعد بنی ہے کہ اوسکو پانسو سینتیس برس کے قریب عرصہ گذرا ۔ اس مقبرہ کی فصیل تو سنگ خارا اور چونہ سے بنی ہوئی ہے اور مقبرہ کے برج کی چار دیواری اندر باہر سے سنگ سرخ کی بہت خوبصورت ہے اور تمام برج سنگ مرمر کا ہے اور جا بجا سنگ سرخ مین سنگ مرمر کی دھاریان اور گل بوٹے منبت کاری کے نہایت نفاست سے لگی ہوئی ہین اور سرخ سفید ملکر عجیب عالم دکھاتی ہین ۔ برج کے اوپر ایک کلس سنگ سرخ کی لگی ہے مگر تھوڑی سی ٹوٹ گئی ہے ۔ یہ مقبرہ بھی راجہ ناہر سنگھ بلم گڈھ والے کی عملداری مین واقع ہے اور اوسنے ناقدردانی سے اس نفیس مقبرہ کو ایسا خراب کر رکھا ہے کہ اوسمین گائے بیل بند رہتے ہین اور زمیندار رہتے ہین ۔ اس مقبرہ کے رہنے والے زمیندار اپنے تئین شیخ بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے بزرگ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کے وقت سے تغلق آباد مین رہتے تھے جب سے کہ اس قلعہ مین گوجر آبسے ہم اس مقبرہ مین آرہے ۔

قبور مقبرہ

اس مقبرہ کا برج اندر سے بھی بہت نفیس ہے کہ اوسکی نفاست نقشہ سے ظاہر ہے ۔ اس برج مین تین قبرین ہین ۔ ایک قبر جو گنبد کے بیچون بیچ مین ہے وہ قبر تو سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کی ہے اور دوسری قبر کا حال میرے تئین کسی تاریخ کی کتاب سے تحقیق نہین ہوا ۔ لوگ کہتے ہین کہ دوسری قبر اوسکے بیٹے کی ہے ۔ اور غلطی یہ ہے کہ اوسکا نام محمد عادل شاہ بیان کرتے ہین ۔ محمد عادل شاہ غیاث الدین تغلق شاہ کا کوئی بیٹا نہ تھا ۔ سلطان محمد تغلق شاہ جسنے اس مقبرہ کو بنایا ہے البتہ اسکا بیٹا تھا اور اگرچہ یہ سلطان محمد تغلق شاہ دریاے سندہ کے کنارے پر ۷۵۲ھ ہجری مین مرا ہے ایکن کچھ عجب نہین کہ اوسکی لاش کو لاکر یہان دفن کر دیا ہو ۔ اور تیسری قبر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کی جورو کی ہے کہ مخدومہ جہان اوسکا خطاب تھا ۔ ان تینون قبرون کے تعویذ معلوم نہین

قلعہ تغلق آباد

یہ قلعہ غیاث الدین تغلق شاہ بیٹے تلک تغلق نے جو غیاث الدین بلبن کے غلامون مین سے تھا بنایا ہے
اس قلعہ کی تیاری سنہ ۷۲۱ ہجری مین شروع ہوئی اور بہت جلد تیار ہو گیا + کسی زمانہ مین یہ قلعہ بہت نفیس
و دلچسپ ہو گا لیکن اب بالکل خراب اور ویران ہے + اکثر جگہ سے فصیل قلعہ کی قائم ہے اندر کے مکان بالکل
ٹوٹ گئے ہین کہ نام و نشان تک نہین رہا بجز گڑھون اور پتھرون کے ڈھیر کے اور کچھ نہین معلوم ہوتا +
قلعہ کے بیچون بیچ مین ایک بہت بلند مکان بنا ہوا تھا اور وہ بادشاہ کی بیٹھک تھی اوسکو جہان نما کہا
کرتے تھے + لوگون کے ذہن مین یہ سمارا ہے کہ اس سے بڑا اور کوئی قلعہ نہین ہے + اور کہتے ہین کہ
اس قلعہ کے چھپن کوٹ اور باون دروازے ہین + مینے جو اس قلعہ کو بخوبی دیکھا تو یہ خیال غلط معلوم
ہوا اور یہ بات تحقیق ہوئی کہ یہ قلعہ بہت بڑا نہین ہے + بادشاہ نے مغرب کی طرف قلعہ بنایا تھا اور تینون طرف
یعنے مشرق اور شمال اور جنوب کی طرف تغلق آباد کا شہر آباد کیا تھا + اور شہر کی فصیل اور قلعہ کی فصیل
اس خوبصورتی سے ملا کر بنائی ہے کہ یہ سارا شہر اور قلعہ ایک قلعہ معلوم ہوتا ہے + مینے اس نقشہ مین
جسقدر کہ اصل قلعہ کی عمارت ہے وہان لفظ قلعہ کا لکھدیا ہے + یہ قلعہ شاہجہان آباد سے چھ کوس کے
فاصلے پر جنوب کی طرف واقع ہے + اس قلعہ مین راجہ ناہر سنگھ بلبھ گڈھ والے کی عملداری ہے +
اور پچاس ساٹھ برس سے اس قلعہ مین گوجر آباد ہین اور اونکو افعال شنیعہ کرنے کو بہت اچھا امن
ہاتھ آیا ہے اور ایک چھوٹی سی پہاڑی پر یہ قلعہ بنایا گیا ہے + عمارت اس قلعہ کی تمام چونہ اور غارا
کے پتھر سے ہے + دروازے بہت چھوٹے اور در بہت پست جیسے اگلی عمارتون کے ہوتے تھے ویسے
ہی ہین + لیکن اوس زمانہ کی عمارتون مین بہت خوبصورت عمارت ہے اور نہایت مستحکم + اس عمارت
کو بنے ہوئے پانسو چوالیس برس کے قریب عرصہ ہوا اسی قلعہ کے پاس غرب کیطرف تغلق شاہ کا مقبرہ ہے

مقبرہ غیاث الدین تغلق شاہ

مقبرہ بہت نفیس بنا ہوا ہے + میرے ذہن مین اوس زمانہ کی عمارتون مین اس سے سوا خوبصورت
کوئی عمارت نہوگی + اگرچہ عوام مین یہ مشہور ہے کہ اس مقبرہ کو بھی غیاث الدین تغلق شاہ نے بنایا ہے

بنا و نقش عمارات شہر یاران ہین | کہ این سپہر بنا پیشہ چون بہ پست شکست

واضح ہو کہ سابق مین آبادی اس شہر کی جانب جنوب تھی اور جتنے قدیم مکان ہین وہ اسی جانب واقع ہین جس بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین قلعہ بنایا اور شہر بسایا وہ شمال کی طرف ہٹتا آیا اس سبب سے اس شہر کے اور طرف مکانات قدیم بہت کم ہین مگر تغلق شاہ اور عادل شاہ نے قدیم آبادی کے جنوب کی طرف قلعہ بنایا تھا اس جہت سے گویا انتہاے عمارات قدیم جانب جنوب کو تغلق آباد کا قلعہ ہو گیا ہے اب کہ ہمنے شہر کے باہر کی عمارتون کا حال لکھنا شروع کیا مناسب معلوم ہوا کہ انتہاے عمارت سے یعنے قلعہ تغلق آباد سے جملہ عمارات قدیم کا حال لکھین تاکہ اوس سے اس دنیاے ناپایدار پر عبرت ہو اور انقلاب روزگار پر بصیرت اہل بصیرت سب کے لیے یہ ایک آئینہ ہے کہ اوس سے عبرت بڑہتی ہے اور بے بصیرتون کو بصیرت ہوتی ہے نظم

چنین است رسم این گذرگاہ را	کہ دارد و با مد شدین اورا	یکے را دہد آرد و ہنگامہ تیز	یکے را زہنگامہ گوید کہ خیز
کہ داند کہ این خاک ویرینہ کو	سپر نماری اندر چہ بازرو فور	کہ داند کہ این وخمہ دام و دد	چہ تاریخہا دارد از نیک و بد
چہ نیرنگ با بخردان ساختست	چہ گردن کشان را برانداختست	اگر شاہ ملک است گر ملک شاہ	ہمہ راہ زنج است یا نیج دراہ

تا رشتہ تار پود انفاس + از مہر قماش تن کند پاس + ز آتش بجلال جاودان باد + وان ذات خلاصہ جہان باد

اگر یہ نسخہ غریب اس قدرشناس کی نظر قبول سے مزین ہوجاوے زہے دولت اور جو یہ مجموعہ عجیب اس ثانی عقل فعال کے زیور التفات سے محلی ہوجاوے زہے سعادت ع گر قبول افتد زہی عز و شرف ہر چند یہ کتاب نظر تماشائیان دقیقہ یاب میں رشک گلزار اور غیرت بہار ہے لیکن حقیقت میں بہار جب ہے کہ اس دریا دل کے سحاب الطاف سے سرمایہ خرمی حاصل کرے اور گلزار جبھی ہے کہ اس بحر کف کے ابر عنایت سے سرسبزی پاوے مثنوی گر التفات خداوندیش بیار آید + نگار خانہ چینی و نقش ارژنگی است + امید ہست کہ روئے ملال در نکشد + ازین سخن کہ گلستان جائے دلتنگی است + علی الخصوص کہ دیباچہ ہمایونش + زنام تاسس مثلث نگار ارژنگی است + بہر حال یہ کہ امید قوی ہے کہ ایسے آقای قدردان کی نظر عنایت سے مزین بزیور قبول اور یہ آرزو محلی بحلیہ حصول ہوگی اس نسخہ دلکشا کو زیور اتمام سے آراستہ کر کر اس مناسبت سے کہ صنادید روزگار کی آثار اور اعیان مملکت ہند کے احوال و اطوار پر مشتمل ہے آثار الصنادید نام رکھا اور چار باب پر مرتب کیا +

باب پہلا شہر کے باہر کی عمارتوں کی حال میں -

باب دوسرا قلعہ معلی کی عمارتوں کے حال میں -

باب تیسرا خاص شہر شاہجہان آباد کے حال میں -

باب چوتھا دلی اور دلی کے لوگوں کے حال میں -

مخلد جہان اور چمن آرائے کون و مکان سے امید ہے کہ اس گلشن جنت نظیر کو آبیاری ابر رحمت سے ایسا سرسبز کرے کہ ہر ورق اسکا برگ طوبی کا ہمسر ہو اور ہر سطر اسکی سنبل فردوس کی برابر ہو نہ شقائق اسکے مضامین رنگین کا مقابلہ کر سکے اور نہ نسرین اسکی شگفتگی عبارت کے برابر ہو سکے مطالعہ اسکا ارباب شوق کو مفید ہو اور سیر اسکی بہتر از ہنگامہ نوروز و عید غالباً دعائے نیم شبی اور نالہ سحری کارگر ہوا کہ جب نظر تامل سے اس مجموعہ غریب کو دیکھا تو جیسا دل چاہتا تھا اوس سے زیادہ پایا اور جسقدر تمنا تھی بہتر اوس سے نظر میں آیا لیکن ناظرین انصاف دوست سے توقع ہے کہ کجی اور اصلاح مافیہ کو بالائے طاق رکھکر بنظر انصاف ملاحظہ کریں کہ مولف نے اسکی تالیف میں کیا دود چراغ کھایا اور کس قدر خون جگر پیا ہے اگر اس نظر پر صلہ تحسین سے شاد کریں کچھ بعید نہیں شعر رسی انگہ بدرد من کہ چون + خامہ گیری و صفحہ ہنگاری

آورده زرای وشمن خویش
درگوش ستم کشان عالم
از داد گری بروزگاران
دلش لب انتقام بکشاد
پروانه زشمع پاس خود سوخت
بخت بعطای سپاه و دانی
بر روسے فلک اگر دیده
هم چرخ جبین بخاک بنهاده
این نیست شفقت کز حسامش
آمیخت چو تیغ بر سر چرخ
افگنده زنده بازوی خویش
انداخت خوان لطف و اجلال
تا تیغ جهان ستان علم کرد
بوده است برآسمان اجلال
یک حکم از و زخلق تسلیم
فرمان بر او ست روم تا شام
صیتش چو منوی یک سیاست
محو برخ او ست چشم اقبال
کار دو جهان بلطف خود کرد
هر کس نهد بپا تعش گام
گیرد ستم از کنش سر خویش
از پایه خویش بیش رفتم
از دیش ربوده است این من آن

آئینه راز یک جهان پیش
آوازه کوس او بی هم
چون باد صبا به نوبهاران
پاداش جهان مهر کسے داد
آتش بدل دو نیمش افروخت
صد بخش زخوان کامرانی
صد تیغ بروی او کشیده
هم خاک درش سر رسانده
در عرصه رزم انتقامش
کرده بدو نیم پیکر چرخ
خصمی که بود خصومت اندیش
افروخته شمع عدل اقبال
زان تیغ ستم قلم کرد
خورشید پی تماشش گل
یک جلوه از نور چرخ کریم
اجری خور او قباد و بهرام
بر مهر دو جهان شدش پیاست
فرمان بر او ست ملک اجلال
عالم بکنار عدل پرورد
در جنبش چرخ پایه آرام
بگریخته ظلم با دل ریش
رفتم ز مقام خویش رفتم
بیش دار و متاع خویش بنما

افلاک زهیبتش گریزان
در کرده صدای انتقامش
هم داده شیر دهم سخن سنج
بلبل بچمن کشد چو ناله
چون سنگ بشیشه ها نزدا
ممنون عطا کند فلک را
از فرط علو آستانش
گردن زده ظلم پروران را
خون کشش دل ساز کرده
هر کس که ز لطف او برو مهر
بگریخت زپیش اسپ جابش
کرده بدو کون حکم جاری
افروخت بعقل عرش پیما
عالم همه زیر دست او بند
افگنده زپا درخت بیداد
محدش چو برآسمان ندا کرد
آن لب که ز حرف عدل گفت
تا تاک بکوس عدل بنواخت
در پرده چرخ دیر بنیاد
از هیبت او فلک نگون گشت
سرخوش زمی مدیح بودم
عقل آمد و گفت کای سخن سنج
از سرو جای او سخن گو

گردید زکوکب اشک ریزان
آورده صلای لطف عامش
داده بجهان جهان جهان گنج
گل را بخزان کند حواله
سوزی بدر دلش از شرر داد
مرهون صلا کند ملک را
در بارگه جلال شانش
خون کرده دل ستمگران را
بر چهره خود طراز کرده
بروی نرسد ز آسمان قهر
شیر فلکی بعرصه گاهش
بسپرده بخصم زخم کاری
مشعل خور بهفت غبرا
محکوم دو فا پرست او بند
از دست نشانده سبزه داد
صد تو به نیک جا ادا کرد
چون کرد ستم بیک نفس رفت
بیخ ستم از جهان برانداخت
هرگز نشود بلند فریاد
از عدل وی آسمان برون گشت
بیخود شدم و زبان کشودم
از در سخن با منت گنج
اسرار نهان این سخن جو

درون شہر اور قلعہ مبارک کا حال اوس مین مندرج اور اطوار و اوضاع ساکنین شہر کا احوال اوس مین
مندرج ہوا اور بسبب کثرت علائق اور ہجوم عوائق کے یہ امر صورت پذیر نہوتا تھا الحمد للہ والمنۃ کہ
کارسازی الطاف الٰہی دستگیر ہوئی اور مراحم یزدانی نے اعانت کی کہ یہ آرزو پردہ تقدیر سے بہ منصۂ
حصول سے مزین ہو کر دیدۂ شوق مین جلوہ نما ہوئی اور یہ تمنا حجلۂ غیب سے چہرہ کشا عرصہ دراز تک
آرام کو آرام نہ سمجھا اور آسایش کو آسایش نہ جانا جب یہ شاہد بہار و طراز جلوۂ شیرین لبان سحر بیان
سے دلربا تر ہوا اور یہ شگفتہ گلزار گلشن وصال محبوبان دلکش سے جان فزا تر مطالعہ اسکا کون و فساد
روزگار سے آگاہ کرتا ہے اور مشاہدہ اسکا انقلاب ادوار سے یہ نسخہ طرفہ عبرت گاہ ہے اور
بے ثباتی عالم پر گواہ اسکے دیکھنے سے برأی العین مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ بادشاہان جم اقتدار کہ سکندر
دارا کو کمترین بالرا اور رستم و سام کو ادنے بندہ تصور کرتے تھے ایک مٹھی بھر خاک مین کیا بیکس
و ناتوان پڑے ہین کہ اگر مور ضعیف اونکی خاک کو پامال پای پیل وہان اونکی مٹی کو لگد کوب کرے مجال
مدافعت کی نہین رکھتے بیت بگور عزیزان شہر سیری کن ٭ ببین کہ نقش الماحیہ باطل افتادست ٭
اسکا پڑھنا غافل کو ہوشیار کرتا ہے اور عاقل کو ہوشیار تر اور اوسکا دیکھنا نادان کو خبردار کرتا ہے
اور دانا کو خبردار تر اسکو ناتوانوں کے مزاج مین حکم دل ہے اور نازک مزاجون کے واسطے نسخۂ
کو اوس سے سیر عالم میسر اور تماشا دوستون کو اوس سے باغ و بہار پر نظر اوسکی ورق
خجستہ بنیاد اور اوسکی سیر شگون مراد مثنوی نشاط اندر آرد بخوانندگان ٭ مفرح رساند بداندگان
فسردہ دلان را درآرد بکار ٭ غم آلودگان را بود غمگسار ٭ نوازش کند سینۂ خستہ را ٭ کشایش دہد
کار بربستہ را ٭ گرش ناتوانی تمنا کند ٭ ز اندیشہ بخواندن توانا کند ٭ وگر ناامیدش گیرد بدست ٭ بدست
آورد بہر امیدے کہ ہست ٭ جب یہ نسخہ مرتب ہو چکا اور اوسکا حسن شاہدان خلخ و نوشاد سے زیادہ
نظر آیا بز اندیشہ معنی پرست مین یہ گذرا کہ اسکو کسی نامور اور بلند مرتبہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے
پیرایہ دیا جاوے اور اوسکو کسی جم اقتدار گردون وقار کے محامد پسندیدہ سے مزین کیا جاوے اسی
اثنا مین عالم بالا سے ندا آئی اور عالم علوی سے نوید پہونچی کہ زیور اس شاہد حجلۂ غیب کا اسم سامی
اوس عالی منزلت گردون بارگاہ کا ہو سکتا ہے کہ جسکا خیمۂ جاہ فلک نہم سے بالاتر ہے اور ادنے
ادنی خادم کا مرتبہ سکندر و دارا سے والاتر دولت و اقبال کا طراز اور فضل علام حقیقی اوسکا کارساز

دارا کو اگر اوسکی اعانت پہونچتی سکندر سے شکست نہ کہاتا اور افراسیاب کو اگر اوسکی توجہ مدد کرتی تو رستم سے الزام بابا شہ
نلتم سکندر شکوہ ہے کہ در حیلہ سازی شکوہ سے سکندر رو گشت بازی طرفہ از پنجہ مردانگی وہ قدر شناس مشرق افروز انگی والی جہان
دارا دربان صاحب دولت و اقبال خداوند جاہ و جلال مسند آرای کشور فرماندہی و کشور ستانی حاکم محاکم عدل منجی و جہانبانی
خدیو تاج آسمانی بانی مبانی عدل نوشیروانی امیر الامرا دولت پیرا جہان کشا حاجت روا کامروای خلائق و پسندیدہ
حضرت خالق عدل پرور انصاف گستر آسمان پایہ رفعت سرمایہ معظم الدولہ امین الملک
اختصاص یار خان فیروز جنگ جہان پیوند سلطانی سر طامس تھیافلس مٹکاف صاحب
بارونٹ بہادر صاحب کلان بہادر دار الخلافہ شاہجہان آباد دام اقبالہ

مثنوی للمؤلفہ

ممدوح زمانه رستم ایم — صد دفتر وصف او کشایم
بنده ز گل بهار اوصاف — گلدسته بدست طبع وصاف
آرم بحضور بارگاهش — ریزم گل مدح و ثنا پیشش
از بحر سخن گهر برآرم — بر فرق سرش گهر ببارم
هر لولوی شاهوار رنگش — هر گوهر آبدار و نقشش
در سلک کشیم حسن ترتیب — ترتیب دهم بحسن تهذیب
صد راب زخم نثار گفتار — صد نغمه بر آورم ازین تار
وز هر رشته صد ترانه گوییم — صد رنگ بهر ترانه جوییم
در جام سخن سی معانی — ریزم بهزار کامرانی
هر عقده که افتدم بهر کار — بکشاییم ازین شگرف اسرار
از باغ ثنا گلی بچینیم — در گلشن مدح گل ببینیم
آن معبد رحمت الهی — یکتا گهر محیط شاهی
افتاده ز شیفته آن گنج — در دامن آرزو دوید گنج
گر از لب غنچه بن برآرد — گنج گهر از دهن برآرد
بر بوده امید تشنه کامان — از بحر کفش زلال احسان
برتر ز قیاس قدر والاش — افسوس خیال مدح بالاش
زیبنده تخت و تاج اورنگ — شاهنشه ملک اول فرهنگ
این تاج دران که تاجدارند — بر درگه او جبین گذارند
این گنبد آسمان که بالاست — نخشیدش ز آستان والاست
هم عقل از و بعقل ممنون — هم عدل از و بعدل مرهون
افروخته ز تیغ شمع کافور — تاریکی ظلم بر و ازین نور
تسخیر جهان چو کرد آهنگ — بگریخت ستم هزار فرسنگ
لعل لب وصف همچو او نیل — عکس رخ اوست صبح امید
هم فتح نصیب و هم ظفر مند — هم قلعه کشا و هم عدو بند
اقبال و ظفر معین کارش — تائید خدا رفیق و یارش
زیبنده که افسر سکندر — اجری ده ملک هفت کشور
افتاده ز هیبتش ستمزار — ظلم است ز جان خویش بیزار
هم آئینه رای روشن او — هم رای منیر جوشن او
خورشید کلاه عالی او — هم پایه چرخ کرسی او
مدلش بجهان صلای اقبال — رایش بد و کون محیط اعلا

درون شہر او رقلعہ مبارک کا حال اوس مین مندرج اور اطوار و اوضاع ساکنین شہر کا احوال اوس مین
مندرج ہوا اور بسبب کثرت علائق اور ہجوم عوائق کے یہ امر صورت پذیر ہوتا تھا الحمد للہ والمنۃ کہ
کارسازی الطاف الٰہی دستگیر ہوئی اور مراحم یزدانی نے اعانت کی کہ یہ آرزو پردہ تقدیر سے بر ہفت
ہیولی سے مزین ہو کر دیدہ شوق مین جلوہ نما ہوئی اور یہ تمنا حجلہ غیب سے چہرہ کشا عرصہ و ساز تک
آرام کو آرام نہ سمجھا اور آسائش کو آسائش نہ جانا جب یہ شاہد جادو طراز جلوہ شیرین لبان سحر بیان
سے دلرباتر ہوا اور یہ شگفتہ گلزار گلشن وصال محبوبان دلکش سے جان فزاتر مطالعہ اسکا کون و فساد
روزگار سے آگاہ کرتا ہے اور مشاہدہ اسکا انقلاب ادوار سے یہ نسخہ طرفہ عبرت گاہ ہے اوس
بتان قی عالم پر گوا اسکے دیکھنے سے برای العین مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ بادشاہان جم اقتدار کہ سکندر
دارا کو کمترین چاکر اور رستم و سام کو ادنے بندہ تصور کرتے تھے ایک مٹھی بھر خاک مین کیا بیکس
و ناتوان پڑے ہین کہ اگر مور ضعیف اونکی خاک کو پامال یا چیل وہان اونکی مٹی کو لگدکوب کرے مجال
مدافعت کی نہین رکھتے بیت بگور عزیزان شہر سیری کن ۞ ببین کہ نقش الہٰا چہ باطل افتادست ۞
اسکا پڑھنا غافل کو ہوشیار کرتا ہے اور عاقل کو ہوشیارتر اور اوسکا دیکھنا نادان کو خبردار کرتا ہے
اور دانا کو خبردارتر اسکو ناتوانون کے مزاج مین حکم بل ہے اور نازک مزاجون کے . . . .
کو اوس سے سیر عالم میسر اور تماشا دوستون کو اوس سے باغ و بہار پر نظر اوسکی . . . . . .
خجستہ بنیاد اور اوسکی سیر شگون مراد مثنوی نشاط انداز آرد بخوانندگان ۞ سفر . . . . . .
فسردہ دلان را در آرد بکار ۞ غم آلودگان را بود غمگسار ۞ نوازش کند سینہ خستہ را ۞ کشایش دہد
کار سربستہ را ۞ گرش ناتوانی تمنا کند ۞ شد ایشش بخواندن توانا کند ۞ دگر نا امیدیش گیرد بدست ۞ بدست
آورد بہر امیدے کہ ہست ۞ جب یہ نسخہ مرتب ہو چکا اور اوسکا حسن شاہدان خلخ و نوشاد سے زیادہ
نظر آیا بخاطر اندیشہ معنی پرست مین یہ گذرا کہ اسکو کسی نام اور بلند مرتبہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے
پیرایہ دیا جاوے اور اوسکو کسی جم اقتدار گردون وقار کے محامد پسندیدہ سے مزین کیا جاوے اسی
اثنا مین عالم بالا سے ندا آئی اور عالم علوی سے نوید پہونچی کہ زیور اس شاہد حجلہ غیب کا اسم سامی
اوس عالی منزلت گردون بارگاہ کا ہو سکتا ہے کہ جسکا خیمہ جاہ فلک نہم سے بالاتر ہے اور ادنے
ادنی خادم کا مرتبہ سکندر و دارا سے والاتر دولت و اقبال کا طراز اور فضل منعام حقیقی اوسکا کارساز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ | آثار پدید است صنادید عجم را

حمد اوس خالق الکائنات کی جسنے اٹھارہ ہزار عالم کو دو حرف کن سے پیدا کیا اور بعد ہزاران ہزار
جلوہ ہاے رنگا رنگ کے پھر پردہ عدم مین ایجا رکھا ہے اور نعت اوس رسول الثقلین کی جسنے جن
وانس کو وادی ضلالت سے نکالا اور بعد جزاے اعمال کے اور سزاے کردار کے پھر دار السلام مین
پہونچاویگا عجز تحریر سے افزون ہے اور احاطہ تقریر سے بیرون پس بہتر یہ ہے کہ فکر با آل انبساط اس داعیہ
محال سے ہاتھ اوٹھاکر اپنے اندازہ سے پانون باہر نہ نکالے اور اس منصب مین ہاتھ نہ ڈالے سنئے اسود
خاک پاے اہل ہنر خوشہ چین معنی طرازان سخنور امیدوار رحمت صمد سید احمد مخاطب بجناب جواد الدولہ
عارف جنگ بیٹا سید محمد متقی خان بہادر مرحوم اور پوتہ جواد الدولہ جواد علیخان بہادر مرحوم اور
نواسہ نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر مصلح جنگ کا دانایان ولی الابصار
اور صاحب طبعان روزگار کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ مدت دراز سے یہ اندیشہ دامنگیر تھا
کہ اگر حیلہ گری زمانہ بہانہ سے اندک نجات حاصل ہو جاوے اور فلک ناتوان بین کے پنجہ سے
کچھ مہلت ہاتھ آوے تو ایک ایسا نسخہ عجیب اور مجموعہ غریب خامہ جادو رقم کی مدد اور فکر آسمان
سیر کی اعانت سے لکہا جاے کہ عمارات سواد حضرت شاہجہان حرسہ اللہ عن الفساد اور مکانات

کاوش نیش مژه سینه کاو — ریزش اشک جگرخون تراو
طرز پرافشانی طاؤس باغ — شیوهٔ پاکوبی آهوی راغ
کوکوی آشفته نوا فاخته — برسر شمشاد و قد افراخته
برتری پایهٔ فرّ همای — فرخی سایهٔ پر همای
بس کنم از رمز که در فن حرف — رمز باندازه توان کرد صرف
اندرش رفته جهان داوران — وارث دولت نام آوران
حال طلبیان که درین روزگار — چهرهٔ گل شان بود آموزگار
سجاده نوردان یقین بیگمان — شبلی و طیفور و جنید زمان
جمع فقیهان اولی الاحترام — روح قدس پایهٔ سدره مقام
قافیه سنجان سخن دستگاه — نغز کلامان معانی پناه
نغمه سرایان ملاک فریب — برده بالحان ملاک شکیب
زیر لب چنگ و نی و قانون نواز — جان حزین و دل محزون نواز
نیر رخشان فنون هنر نوا — گشت بتاریخ ترنم سرا
گفت هنرپیشهٔ دانش گزین — از سر یاران [illegible] ۱۲ ۹۳
بانی این منظرهٔ کسروی — ریخت درین منظر طرح نوی
تا بود این قبهٔ خضرا بپای — تا بود این خط غبرا بجای

جنبش پر کله سروران — جرش تیغ نگه دلبران
نالهٔ قمری و فغان هزار — در چمنستان لب جویبار
چالش مستانهٔ کبک و تذرو — بر نمط سایهٔ شمشاد و سرو
تیرگی شام غریبان دهر — روشنی صبح مقیمان شهر
هست درین دفتر دانش نشان — خامه به پهنای ورق گل فشان
آنکه درین دائره نابوده اند — کام ده و کام روا بوده اند
عیسوی اعجاز به نیروی دم — جان به تن مردهٔ صد ساله دم
زمرهٔ بیدل که بجست تقی — آستین افشانده بگنج شهی
صیرفیان زر ناب دین — صیقلیان دل اخیار دین
پهلوی و تازی و هندی کلام — انوری و مختل و سودا اتمام
نی به بین و ناخن زهره شکن — زخم بتار رگ ارواح زن
آنکه قلم بر ورق نامه راند — نام وی آثار صنادید خواند
از پی پیدائی تمثال طبع — جست به نیروی خرد سال طبع
صانع این قصر بلند رفیع — یک چو انگیخت نقش بدیع
زد رقم این گنبد نو ساخته — سو دیگر دون برافراخته
طاق برافراخته برپای باد — گنبد نوساخته برپاست باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شمهٔ محراب رواق قدیم

تقریظ منظوم کہ جناب نواب محمد ضیاء الدین خان بہادر نے اس کتاب پر لکھی ہے

طغرای فاتحه نام خدا
طرز امان دل ایمان خدیو
نسخهٔ قرآن که عنوان بروست
وسمهٔ ابروی هنرنامه ها
نامه نگور روضهٔ مینو سرشت
غرهٔ غرای جبین سحر
شمع شب افروز شبستان هند
مه طلیهٔ نازش اباتیان
نقد گرانمایهٔ فرزانگی
ابر دو مه گریه شبنم ترش
جنس گرانمایه و کان قدیم

زیب سر لوح کلام خدا
از دم او بیمرنج افسون دیو
او سه عنوانش مزین بدوست
غازهٔ رخسارهٔ هر نامه ها
روکش سر هشت ریاض بهشت
قداعه الماس نگین سحر
طفل نوآموز دبستان هند
معوذه معراز مناجاتیان
قدر سبکپایهٔ دیوانگی
برقی و معد خنده و لب اندرش
حقهٔ شهوار دُر کان قدیم

فاتحه خطبهٔ ام الکتاب
هیکل قدسی سما دیست این
بهر سر آغاز صحف در خور است
ناصیهٔ این نامهٔ مشکین پرند
طبلهٔ مفتوحهٔ عطر نسیم
آینهٔ روشن سیمای صبح
نام خدا نامهٔ با برگ و ساز
مایهٔ درک خرد اندیشگان
نامه دو مه گونه هنر درج او
گلبن شادابهٔ خیابان فکر
لجهٔ سرچشمهٔ آب حیات

لوحهٔ دیباچهٔ فصل الخطاب
بر صحف ادعیه حادیست این
بی قمرش جمله کتب ابتر است
کامدهٔ طبع دل هوشمند
حقهٔ مختومه در یتیم
باده مرد افگن مینای صبح
نامهٔ مجموعهٔ ناز و نیاز
سلت سوداے جنون پیشگان
ذیل صد اقلیم سخن درج او
صاف می تاب تمستان فکر
دانهٔ بینندهٔ زمردان سنات

کتاب جامع احوال انساب متضمن حالات عمارات و قلعہ و باشندگان شہر دہلی مسمی بہ
تصنیف جواد الدولہ سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سابق منصف دار الخلافہ شاہجہان آباد

مرحوم کی تصنیفات سے ہے حالات
ملک چین ابتدائے طوفان سے لغایت
انتشار سلطنت حالات در عجائبات
ملک چین کے مندرج ہیں —
تذکرۃ الکاملین — مشاہیر حکماء
علما کا تذکرہ مع تصاویر —
عجائب روزگار — تصنیف
جناب ماسٹر رامچندر صاحب بہادر
بیان اشیاء و مقامات مع تصاویر ہے
طلسم ہند جس میں احوال تمامی
راجگان ہنود از بدو آغاز راجہ جیشٹر
اور بعد اختتام سلطنت جملہ راجاؤں
کے احوال سلطنت ہاوشاہان اسلام کا
ہے تا عہد واجد علی شاہ —
تاریخ عہدنامجات و اقرارنامجات
وعطاے سند متعلقہ
ریاستہائے ہندوستان و حدود
ہندوستان کل سات جلد و نکی قیمت
جلد اول — جس میں عہدنامجات
و اقرارنامجات وعطاے
سند متعلقہ لفٹنٹ گورنری
بنگالہ — و کچھار — و جینتا
و کور تیسا — و منی پور —
و آسام — و کوچ بہار و شکم
و سرحدات جنوبی و مغربی
...
اضلاع شمالی و مغربی ہندستان
رامپور و فرخ آباد و بنارس

و... و نیپال و بنتاب و ممالک
سرحدی پنجاب وغیرہ ہیں —
جلد سوم — جسمیں عہدنامجات و
عطاے سند متعلقہ خاندان پیشوا
ناگپور اور بندیل کھنڈ —
جلد چہارم جسمیں عہدنامجات
وعطاے سند متعلقہ خاندان ملک
راجپوتانہ و وسط ہند و مالوہ ہے
جلد پنجم جسمیں عہدنامجات و اقرارنامجات
وعطاے سند متعلقہ ریاستہائے
حیدرآباد و میسور و کورگ و اجاطہ
مندراس اور جزیرہ سیلون
یعنی سنگلدیپ —
جلد ششم جسمیں عہدنامجات و اقرارنامجات
وعطاے سند متعلقہ پریزیڈنسی
بمبئی یعنی ستارا و کولہاپور و ساونت واری
و جاگیر مرہٹہ و کلابہ و جنجیرا
و سورت — و کچھین و باسدا
و جوار ست و دی و بار وچ و
کمیٹی و گایکوار و کاٹھیاوار و
کچھ و پالن پور و ماہی کانٹا و ریواکانٹا
جلد ہفتم جسمیں عہدنامجات
و اقرارنامجات و سندہای متعلقہ
سندہ و بلوچستان و فارس و
ہرات و عرب و ترکستان
...ن عرب و افریقہ ہیں —
...یدہو کے توجہ فی جلد
...ب ہندو... — یہ مشہور
تاریخ مؤلفہ منشی خادم حسین صاحب
اکبرآبادی ادھر تا اسندھ حدود اکے اندر

جزو کل کیفیت تاریخی بقید سنہ
مختصر مختصر روایت
درج ہوئی ہیں —
تاریخ نپولین بونا پارٹ مشہور
شہنشاہ فرانس کی ہے اسکا ترجمہ مولوی
مشتاق حسین صاحب مرحوم نے فرمایا
سفرنامہ جناب فورسائتھ صاحب
بہادر کمشنر جنھوں نے ۱۸۷۰ء میں یارقند کا سفر
فرمایا متضمن حالات اوس ملک کے —
قصص الانبیاء اردو مؤلفہ محمد طاہر
در حالات انبیاء
عجائب القصص اردو — دو جلد
انبیاء و اولیاء کے حالات مبسوط ہیں —
تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم
غدر ۱۸۵۷ء کی تاریخ بغاوت ہندستان
اکثر مقامات کے مفصل حال معرکے
درج ہیں چند انگریزی کتاب سے پنڈت
کنھیا لال صاحب مرحوم نے ترجمہ و تالیف کیا
وقائع کیپ — منشی برج موہن لال
صاحب سررشتہ دار جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ
نے جزیرہ کیپ کا حال تحریر فرمایا —
تواریخ بکاؤلی گلدستہ حیرت
شاہدہ باغ بکاؤلی مع الف از محمد یعقوب صاحب
تاریخ حبیب الہ از منشی عنایت احمد صاحب
حالات پیغمبر علیہ السلام
حیات افغانی جناب محمد حیات خان
بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کی
تصنیفات سے یہ کتاب مبسوط تاریخ
افغانستان جغرافیہ و شیار تجارت ملکی اور
... ... کا ...

مرحوم کی تصنیفات سے ہے حالات
ملک چین ابتدا سے طوفان سے تعایت
سنہ ... مستند حالات درج کیا ہے
ملک چین کے مندرج ہیں —
تذکرۃ الکاملین — مشاہیر حکماء
علما کا تذکرہ مع تصاویر —
عجائب روزگار — تصنیف
جناب ماسٹر رامچندر صاحب بہادر
بیان اشیاء و مقامات مع تصاویر —
طلسم ہند جس میں احوال تمامی
راجگان ہنود از برہما تا راجہ جےچند پتھورا
اور بعد اختتام سلطنت جملہ راجاؤں
کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام کا
ہے تا عہد واجد علی شاہ —
تاریخ عہدنامجات و اقرارنامجات
وعطائے سند متعلقہ
ریاستہائے ہندوستان و حدود
ہندوستان کل سات جلد ونکی قیمت
جلد اول — جس میں عہدنامجات
و اقرارنامجات وعطائے
سند متعلقہ لفٹنٹ گورنری
بنگالہ — و کمپار — و جبنا
[illegible] — [illegible] پورٹ
[illegible] و [illegible] بہار و [illegible]
[illegible] و مغربی
[illegible]
[illegible] عہدنامجات
[illegible] سند
[illegible] ہندوستان

وآ- وہ- نیپال و پنجاب و ممالک
سرحدی پنجاب وغیرہ ہیں —
جلد سوم جسمیں عہدنامجات و
عطائے سند متعلقہ خاندان پیشوا
ناگپور اور بندیل کھنڈ —
جلد چہارم جسمیں عہدنامجات
وعطائے سند متعلقہ خاندانہائے ملک
راجپوتانہ و وسط ہند و مالوہ
جلد پنجم جسمیں عہدنامجات و اقرارنامجات
وعطائے سند متعلقہ ریاستہائے
حیدرآباد و میسور و کورگ پور و احاطہ
مندراس اور جزیرہ سیلون
یعنے سنگلدیپ —
جلد ششم جسمیں عہدنامجات و اقرارنامجات
وعطائے سند متعلقہ پریزیڈنسی
بنبئی یعنی ستارا و کلہاپور و سانتواڑی
و جاگیر مرہٹ و گلکا بہ و جنجیرا
و سورت — و بہیمن و باسدا
و جوار منڈاوی و بارو چ و
کیتی و گائکوار و کاٹھیاوار و
کچھ و پہلن پور و ماہی کانٹا و ریواکانٹا
جلد ہفتم جسمیں عہدنامجات
و اقرارنامجات و سندہائے متعلقہ
سندہ و بلوچستان و فارس و
و ہرات و عرب و ترکستان
فارس و ساحل عرب و افریقہ ہیں —
اگر فرداً فرداً خرید ہووے تو حصہ فی جلد
تاریخ جلد ولیہ — یہ مشہور
تاریخ مولفہ منشی خادم حسین صاحب

جزو کل کیفیت تاریخی بقید سنہ
مختصر مختصر روایت
درج ہوئی ہیں —
تاریخ نپولین بوناپارٹ مشہور
شہنشاہ فرانس کی ہے اسکا ترجمہ مولوی
مشتاق حسین صاحب منصرم نے فرمایا
سفرنامہ جناب فورسایتھ صاحب
بہادر کمشنر جنہوں نے سنہ ... میں یارقند کا سفر
فرمایا متضمن حالات اوس ملک کے —
قصص الانبیاء اردو مولفہ محمد طاہر
در حالات انبیاء
عجائب القصص اردو — دو جلد
انبیا و اولیا کے حالات مبسوط ہیں —
تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم
غدر ۱۸۵۷ع کی تاریخ بغاوت ہند ...
اکثر مقامات کے مفصل حال معرکے
درج ہیں چند انگریزی کتاب سے پنڈت
کنھیالال صاحب منصرم نے ترجمہ و تالیف کیا
وقائع کیپ — منشی برج موہن لال
صاحب سٹرار جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ
نے جزیرہ کیپ کا حال تحریر فرمایا —
تواریخ بکاولی گلدستہ حیرت
مشاہدہ باغ بکاولی مع ملحقہ از محمد یعقوب صاحب
تاریخ حبیب العباد از منشی عنایت احمد صاحب
حالات پیغمبر علیہ السلام
حیات افغانی جناب محمد حیات خان
بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کی
تصنیفات سے یہ کتاب مبسوط تاریخ
افغانستان و جغرافیہ و اشیاء تجارت ملکی اور

ت سلیس اور چونکہ مصنف
ی و دبیر سلطنت عالمگیر ہے اور
ہ آرا و دونوں حقیقی بھائی تھے
غلام اتبا اور بلا جانبداری
ین کے یہ وقائع لکہا گیا اور مصنف
س جنگ مین ہمرکاب شاہزادہ
عظیم الشان بمقام قریب دھولپور
فصل آگرہ واقع ہوئی اور اس خانہ جنگی
سلطنت کے مدبر اور رکن اس قدر ضائع ہوگئے
بعد ازان تیموریہ سلطنت کے زوال کا زمانہ ہوا
سیر المتاخرین ہر سہ جلد حالات
شاہان دہلی ابتدای سلطنت اور
انتہا عہد شاہ عالم تک خوب شرح و بسط
کے ساتھ بعبارت سلیس لکھا ہے دو مجلد
اقبالنامہ جہانگیری یہ تاریخ
نہایت معتبر تالیف جناب آصف خان
معتمد خان عہد شاہجہان مین تصنیف ہوئی
ہی عبارت بمحاورہ اہل زبان ہے دفتر اول
دفتر مین حالات آباو اجداد جہانگیر شاہ
از امیر تیمور تا ہمایون شاہ دوسری دفتر
مین اکبرنامہ کا انتخاب بعبارت سلیس و
محاورہ زبان بلکہ ابو الفضل پر ایک
طرز زبان خاص کا طعن بھی کیا ہے تیسرے
دفتر مین حالات تاریخی حضرت جہانگیر
بادشاہ کے درج ہین مع حالات نتیجہ تزک
جہانگیری چونکہ یہ کتاب نایاب ہے دو نسخ
بڑی تلاش سے بہم پہونچے اون دو نسخ
مقابلہ و صحت کرکے طبع ہوئی —
جامع التواریخ یہ عمدہ یادگار تاریخ
زمانہ ابتدای عالم سے احوال پیدائش
ارض و سما و عرش و کرسی تخلیق جملہ کائنات

و احوال انبیاء علیہم السلام و خلفاء و آئمہ و سلاطین
ملوک و خوانین مع جغرافیہ ہر دیار بہت لطف کے
ساتھ تالیف جناب عالم علوم غریبہ مولوی فقیر محمد
رحمہ اللہ تعالے والد ماجد جناب
معلے خطاب مولوی عبد اللطیف خان
بہادر ڈپٹی کلکٹر
کلکتہ —

تاریخ خزانہ عامرہ — زبان فارسی کی
تاریخ اور کچھ کچھ تذکرہ اور انتخاب
اشعار متقدمین جنہون نے بعلہ سخن
عطا حاصل کیے ہین —

تاریخ گلزار کشمیر — عمدہ تاریخ
ملک کشمیر کی مولفہ دیوان کرپارام
صاحب بہادر وزیر سرکار مہاراجہ
صاحب کشمیر کاغذ شفاف گندہ —

رسالہ جواہر العجائب — ذکر عورات
شاعرہ کا اس مین ہے مصنف اسکا
فخری بن امیری الہروی مشہور استاد ہے
عہد مین طہماسپ شاہ ایران کے یہ رسالہ
تصنیف فرماکر بمقام سندہ اکبر شاہ غازی بادشاہ
ہند کے پیشگاہ مین بطور ارمغان نذر کیا —

خزینۃ الاصفیا دو مجلد مین طبع تصنیف
مفتی غلام سرور لاہوری در حالات
جملہ انبیا و اولیا و ابرار —

تاریخ طبری — یہ کتاب فن تاریخ مین مشاہیر
کتب تواریخ سے ہے مصنف ابو جعفر بن
جریر الطبری اور اوسکی چار جلدین ہین جلد اول
مین احوال ابتدای آفرینش کل موجودات
سے تا احوال غرق فرعون ہے جلد دوم
مین احوال حضرت موسی تا حدیث حساب
ربیع بادشاہ مصر ہے جلد سوم مین

ذکر دو لفر اصحاب کہف سے تا ذکر بادشاہ کسریٰ ہے
جلد چہارم مین احوال حضرت خاتم النبیین سے تا ذکر خلافت
مستعظم باللہ بہت صحت کے ساتھ نہایت عمدہ چھپی ہے

روضۃ الصفا — تصنیف محمد خاوندشاہ
فن تاریخ کی عمدہ مبسوط کتاب ہے

تحقیق الانساب معروف بہ مظہر التحقی
مصنف سید احمد رضا خان صاحب کلیانوی در تحقیق انساب

شواہد النبوت از جنس و ناکل
احوال حضرت خاتم الرسالت و حالات
آئمہ اطہار و صحابہ کرام بہت مبسوط
ملا عبد الرحمن جامی نے لکہا ہے کہ
ایسا مدارج النبوۃ اور معارج النبوۃ
مین اوس بسط کے ساتھ نہین ہے

کتب تاریخ زبان اردو

تاریخ نادر راجستان با نقشجات
و تصویرات یہ نادر مبسوط تاریخ راجپوتانہ
کے یادگار جسکی صحیح صحیح تاریخی
حالات سے شوکت و سطوت قوم
راجپوتونکی آشکار ہے قابل دید ہے کاغذ نفیس
چھاپہ پاکیزہ بڑی اہتمام سے چھپی —

صولت افغانی اردو اس مین
واقعات فرمانروایان ہندوستان
و تحقیق انساب افغانان ہے از
محمد زردار خان صاحب بہادر —

فتوحات ہند خلاصہ تاریخ و اقعات ہند
از عنایت حسین صاحب —

اقوام الہند — بیان اقوام مختلف
نہایت عمدہ ہے —

تاریخ چین — جیمس کا کرن صاحب

نہایت سلیس اور چونکہ مصنف
میر منشی دربار سلطنت عالمگیر ہے اور
معرکہ آرا دونوں حقیقی بھائی کے تھے
تو حفظ مراتب اور پاس جانبداری
جانبین کے یہ وقائع لکھا گیا اور مصنف
اوس جنگ میں ہمرکاب شاہزادہ
عظیم الشان تھا یہ قریب دھولپور
متصل آگرہ واقع ہوئی اور اس تاریخ جنگ
مین سلطنت کے مدبر اعظم اس کے صالح ہوئے
کہ بعد ازان تیموریہ سلطنت کے زوال کا زمانہ آیا
سیر المتاخرین ہر سہ جلد ابتدائے
شاہان دہلی ابتدائے سلطنت بابر کی
انتہا عہد شاہ عالم تک خوب شرح و بسط
کے ساتھ بعبارت سلیس لکھا ہے ۔ مجلد
اقبالنامہ جہانگیری یہ تاریخ
نہایت معتبر تالیف جناب معتمد خان
مصنف خان عہد شاہجہان مین تصنیف ہوئی
عبارت بمحاورہ اہل زبان ہے جلد اول
دفتر مین حالات اجداد محمد جہانگیر شاہ
از امیر تیمور تا ہمایون شاہ دوسری دفتر
مین اکبرنامہ کا انتخاب بعبارت سلیس
محاورہ زبان بلکہ ابوالفضل پر ایک
طرز زبان فارسی کا طعن بھی کیا ہے تیسرے
دفتر مین حالات تاریخی حضرت جہانگیر
بادشاہ کے درج ہین مع حالات غیر تزک
جہانگیری چونکہ یہ کتاب نایاب ہے دو نسخے
بڑی تلاش سے بہم پہونچے اور ان دو نسخوں سے
مقابلہ و صحت کرکے طبع ہوئی ۔
جامع التواریخ یہ عمدہ یادگار تاریخ
زمانہ ابتدائی عالم سے احوال پیدائش
فوق سماء عرش و کرسی تخلیق جملہ کائنات

واحوال انبیا علیہم السلام و خلفا و ائمہ و طبقات
ملوک و خوانین مع جغرافیہ ہر دیار بہت لطف کے
ساتھ تالیف جناب عالم علوم غریبہ مولوی نقی محمد
رحمہ اللہ تعالیٰ والد ماجد جناب
معلی خطاب مولوی عبداللطیف خان
بہادر ڈپٹی کلکٹر
کلکتہ ۔
تاریخ خزانہ عامرہ - زبان فارسی کی
تاریخ اور کچھ کچھ تذکرہ اور انتخاب
اشعار متقدمین جنہون نے لقب سخن
عطا حاصل کیے ہین ۔
تاریخ گلزار کشمیر ۔ عمدہ تاریخ
ملک کشمیر کی مؤلفہ دیوان کرپا رام
صاحب بہادر وزیر سرکار مہاراجہ
صاحب کشمیر کاغذ شفاف گندہ ۔
رسالہ جواہر العجائب - ذکر عورات
شاعرہ کا اس مین ہے مصنف اسکا
فخری بن امیری الہروی مشہور استاد ہے
عہد مین طہماسپ شاہ ایران کے یہ رسالہ
تصنیف فرما کر بمقام سندھ اکبر شاہ غازی بادشاہ
ہند کے پیشگاہ مین بطور ارمغان نذر کیا ۔
خزینۃ الاصفیا دو مجلد مین مبسوط تصنیف
مفتی غلام سرور لاہوری در حالات
جملہ انبیا و اولیا و ابرار ۔
تاریخ طبری - یہ کتاب فن تاریخ مین مشاہیر
کتب تواریخ سے ہے مصنف ابو جعفر بن
جریر الطبری اور اوسکی چار جلدین ہین جلد اول
مین احوال ابتدائے آفرینش کل موجودات
سے تا احوال غرق فرعون ہے جلد دوم
مین احوال حضرت موسیٰ تا عہد گشتاسپ
بہمن بادشاہ مصر ہے جلد سوم مین

ذکر دولت اصحاب کہف ذکر بادشاہ کسریٰ ہے
جلد چہارم مین احوال حضرت خاتم النبیین تا ذکر خلافت
مستعصم باللہ بہت صحت کے ساتھ نہایت عمدہ چھپی ہے
روضۃ الصفا - تصنیف محمد خاوند شاہ
فن تاریخ کی عمدہ مبسوط کتاب ہے ۔
تحقیق الانساب معروف بہ مظہر الحق
مصنف حیدر خان صاحب کلیانوی در تحقیق انساب
شواہد النبوت از جز تا کل
احوال حضرت خاتم الرسالۃ و حالات
آئمہ اطہار و صحابہ کرام بہت مبسوط
ملا عبدالرحمن جامی نے لکھا ہے کہ
ایسا مدارج النبوۃ اور معارج النبوۃ
مین اوس بسط کے ساتھ نہین ہے

کتب تاریخ زبان اردو

تاریخ ٹاڈ راجستان بانقشہ جات
و تصویرات یہ نادر مبسوط تاریخ راجپوتانہ
کے یادگار جسکی تصحیح صحیح تاریخی
حالات سے ہے شوکت و سطوت قوم
راجپوتونکی آشکارا ہے قابل دید ہے کاغذ نفیس
چھاپہ پاکیزہ بڑی اہتمام سے چھپی ۔
صولت افغانی اردو اس مین
واقعات فرمانروایان ہندوستان
و تحقیق انساب افغانان ہے از
محمد زردار خانصاحب بہادر ۔
فتوحات ہند خلاصہ تاریخ واقعات ہند
از عنایت حسین صاحب ۔
اقوام الہند - بیان اقوام مختلف کا
نہایت عمدہ ہے ۔
تاریخ چین جیمس کاکرن صاحب

باہتمام کارپردازان مطبع موصوف بشہر ذی قعدہ ۱۲۹۶ھ ہجری مطابق ماہ فروری
۱۸۷۹ء رونق طبع پذیرفت فقط

تاریخ طبع لراقمہ

از تصانیف جناب پاک نصر اللہ خان

گفت سال انطباعش عقلش اندر تجمہ — طبع تاریخ دکن گردید با صد زیب و جاہ
طبع گشتہ بے عدیل و نادر و بی مثل واہ

خاتمة الطبع حال طبع از خوشنویس باکمال منشی شیخ نثار احمد صاحب ۱۲۹۶ لکھنوی سلمہ اللہ القوی

الحمد للہ ذو المنن کہ بعون ایزد بہمارت بخش ریاحین چمن و بفضل آن خضر بہارت افزا نسرین و نسترن غنچہ نسخہ تاریخ دکن در مطبع صاحب جاہ و زرور منشی نولکشور ماہ مارچ ۱۸۷۹ء عیسوی بہ نسیم اہتمام مہتمم با احتشام منصرم حمیدہ خصال لالہ بیشیشر دیال شگفتگی پذیرفتہ عطر بیز مشام مشتاقان و مشک ریز دماغ خریداران گردید

ایضاً تاریخ طبع از آورد مقبول ارباب سخن منشی نثار احمد

در گلشن مطبع این رسالہ — ہر رنگ شگوفہ باز بشگفت
فکر ہوس نثار رسید است — تاریخ دکن بجو خرد گفت

قطعہ طبع از طبع وقاد شاعر غرا آثار یکتا خواجہ محمد یحییٰ احیا خلف با شرف مستند الشعرا

توصیف چنین کتاب روشن — گردون بہ بیاض ماہ بنوشت
احیا ز بان طبع تاریخ — تاریخ دکن بجاہ بنوشت

قطعہ تاریخ طبع از تازہ خیال ستودہ مقال منشی مدن موہن لال مورخ باکمال

جہان خرم ز طبع اینچنین نسخہ — زہے گلزار تاریخ دکن چھاپہ
اگر تاریخ طبع این ہمی خواہی — بگو سرشار تاریخ دکن چھاپہ
۱۲۹۶ھ

تمت

مثنوی طبع تاریخ دکن

منشی نولکشور چو مطبع بنا نمود
موصوف نام صدر بهر شهر آمده
هر یک رساله که صحیح از قلم نمود
منظور عالم آمد و مقبول شیخ و شاب
گویم چه جمع گشته عطارد رقم روا
ور دو هر مطبع دگری نیست بی‌نظیر
مطبوع کرد حال دکن خوشخط و صحیح
در خو جلدهای دکن او صدر ناظم است
بیست خوش مطالب غایب از نظام
آباد باد مطبع او یا خدا مدام

صد علم جوهر و هنر طرفه وانمود
در علم و فضل و خوش قلمی بسکه کامل است
گویی زنگاک مطبع جواهر رقم نمود
زاهل مطبع آمده هر کس جمع خوشنویس
سعدی دور خویش بود هر کی نسبت است
قرطاس خوب عمده بداده خوش قلم
تالیف خان نکته رس و عالم فصیح
حاشا مفید خلق ندیدم چنین کتاب
تاریخ طبع آمده مقبول خاص و عام
ای مشعله سال طبع رقم کرد کلک من

ذات نکوش منتخب دهر آمده
او را همان فائق هر علم حاصل است
بالله طبع کرده او هر کی کتاب
هم عالم است منشی و دارد خط نفیس
در صحت همه کتب درس بالیقین
الحق کتب چنین بنظر آمده است کم
لب منتخبی و فاضل بمثل عالم است
شد هر کسی ز مطالعه نسخه فیضیاب
اشعار مثنوی بدعا یافت اختتام
مطبوع شد نوادر کیفیت دکن

۱۲۹۲

خاتمة الطبع

نتیجه فکر عالی سخنوری سپهر و عدیل شاعر نازک خیال مولوی فدا علی متخلص بعیش

ثنا با همه نیرو پاک را که ثریا واه نظام تاک را ؛ در این هنگام فرخنده فرجام مرآت عالم نما و صحیفه حیرت افزا یعنی کتاب مستطاب عدیم المثل لا جواب مشهور آفاق موسوم به تاریخ دکن که هر لفظش در مینوی فصاحت و هر حرفش نخلخه مشام بلاغت نقطه‌اش شمسه حروفش چهره آرای گلستان و سطورش رونمائی شبستان و سوادش چون سواد کاکل حور و بیاضش چون بیاض صبح پر نور مشتمل بر واقع حالات بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد من تصنیف عالم اکمل فاضل اجل مهر سپهر امارت و جلالت لعل بدخشان بسالت و نبالت مجمع فضل و امتنان سرچشمه خلق و احسان خان والا شان ستوده مناقب دینی مولوی عبد الحلیم نصر الله خان صاحب دام مجده که سلک تصنیف عظیم الشان مستغنی عن الوصف والبیان در مطبع جهان لمرجع صاحب خلق موفور منشی نول کشور مطابق اصل

خان وثیقه رس که چو عدلش نظر کنی از عدل و داد او شده دل زار دخواه شاد تصنیف کرد نسخهٔ کیفیتِ دکن	نوشیروان نشسته بایوان عدل و داد بالله که در کمال است الیوم اوّل کیخسرو است جام جهان بین بنا نهاد از خرطا آفتاب صفای ورق زیاد	تا ناظم او بحکمهٔ فوجداری است مثلش ز بطن مادر گیتی یکی نزاد هاتف بشعله گفت سن جمع این کتاب

۱۲۸۵ھ

ایضاً

آن مولوی معنوی معدلت آثار جان آمده از معدلتش در تن بیجان تاریخ دکن گفت پی خواندن عالم	فخر علما آمد و تاج سر ایمان از مثنوی او خاطر هر داد طلب شاد احوال دکن ساخت چو آئینه نمایان گلدستهٔ عرفان که بود از گل و ریحان ۱۲۸۵ھ	نور خرد و شمع شبستان عدالت ذات ضعفا پرور او اشرف انسان تاریخ دکن شعله نظر کرد و بگفت

ایضاً

مولوی معنوی مخدوم نصر الله خان	کز فضائل آمدش بر جمله عالم برتری کے سکندر ہمچو او کرده آئینه گری ۱۲۸۵ھ	کرد تصنیفِ کتاب و شعله سالش زد رقم

ایضاً

آن عادلی که ناظم ده فوجدار است	تاریخ گفت و حال دکن جمله وا نمود آئینه خانه ای که سکندر بنا نمود ۱۲۸۵ھ	سال فراهم آمدنش شعله نظم کرد

ایضاً

مولوی صاحب مخدوم که نصر الله خان	ناظم بزم عدالت گل و ریحان چمن آئینه خانهٔ حالات اهالی دکن ۱۲۸۵ھ	گفت تاریخ دکن شعله رقم زد سالش

ایضاً

حبذا تاریخ نصر الله خان عبد العلیم	مولوی احمد سے خیشکے خورجوی نسخهٔ قانون کے آئین ملک آصفی ۱۲۸۵ھ	شعله سال ختم تاریخ دکن منظوم کرد

بہجری المقدسہ نبوی صلی اللہ علیہ علی آلہ و اصحابہ و سلم صورت اختتام یافت الحمد للہ کریم رحیم
خدای قدیر ؛ الیہ المرجع والمصیر ؛ بہ بخشد خدا ابر ستہ بار زندہ را ؛ نویسندہ خوانندہ گویندہ را

قطعات تاریخ تصنیف کتاب تاریخ دکن

من تصنیف سخنور جلیل شاعر بی عدیل نازک فکر جادو خیال مہر سپہر معنی لعل بدخشان کمال میر کاظم علیخان صاحب بہادر موسوی دہلوی منصبدار المتخلص بہ شعلہ خلف الصدق جناب استاد اکمل سخندان بی بدل افصح الفصحا ابلغ البلغا حضرت میر احمد علیخان بہادر الملقب
بمیر الشعراء دکن المتخلص بہ شہید

قطعہ تاریخ

افتخار علما حضرت نصر اللہ خان
نہ بہند ست نظیر و نہ عدیلش بہ عدن
صالح و متقی و عابد و زاہد مثلش
متدین کہ ز عفتش ہمہ بکشودہ دہن
چہ امانت چہ دیانت کہ مزاج دستور
ہمہ اشفاق حسین و ہمہ اخلاق حسن
حکم بالغ او و بحذاقت توام
خوشتر از طوطی شکر شکنش لطف سخن
سیر سلطنت حکام دکن کرد رقم
تا مرا کہ خسرو یش نیز توانم گفتن
اللہ اللہ ز بگذرد ایام و دہد قران گر

عادل ملک دکن کز سلاطین زمن
آفتابیست جہانتاب کہ از نور خودش
تا فریدہ است بدین عرصہ نو چرخ کہن
آنکہ ہمیت کرم و معدلتش بگذشتہ
خرم از روی چو گل تازہ و خندان چو چمن
نکہت خلق خوشش خون بجگر از خجلت
کز مسیحا ہمہ از حکمتش آموختہ فن
مستفیضان ہمہ از معدلتش خرم و شاد
کہ بعالم القبش آمدہ تاریخ دکن
۱۲۸۵ھ
شہر شہر و صفاتش رشک بنات النعش است
مثلش از بطن موالید نزاید یکتن
چیست این آئینہ کیفیت ملک دکن
۱۲۹۵ھ

علم و فضل و ہنر و کسب و کمالاتش را
بہر آراستگی شد بجہان پایہ فگن
اصدق و معتمد و مومن و دیندار و امین
از حد و در دکن شہرت اقصای یمن
دلنوازی کہ ز انوار جبینش پیدا
گرد در نافہ آہوی ختن مشک ختن
حبذا شاعر خوش فکر کہ وقت گفتار
خلق آسودہ و لیک و در رشک و فتن
مثل آئینہ ہمہ حال دکن زان پیدا
خجل از شعر تو شعری و چہ پروین و پرن
شعلہ تاریخ دکن یافت ہوس از در نظم

ایضاً

ای سوخته ترک این نفس کن

خاتمه ریختهٔ خامهٔ عنبرین شمامهٔ شاعر عدیم النظیر دبیر سحر تحریر منشی محمد محسن علی متخلص بسباقی

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد و آله و صحبه اجمعین ❊ نظم ❊ حمد شهنشاه جهان آفرین ❊ اول هر نامه و هم آخرین ❊ ملک سخن تا که بگیرد نظام ❊ خاص شود شهرت این نظم عام ❊ او بگدا افسر شاهی دهد ❊ افسر شاهی بگدائی دهد ❊ هستی او راست ثبات و بقا ❊ بلکه بحکم است بقا و فنا ❊ جن و ملک تابع فرمان اوست ❊ هفت فلک غاشیه گردان اوست ❊

بعد ازان با درود و سلام ❊ هر دم و هر لحظه بخیر الانام ❊ باعث ایجاد جهان ذات اوست ❊ مکمن این کون و مکان ذات اوست ❊ یافت چو زو هستی ما انتظام ❊ از کرمش باد بخیر اختتام ❊ چون این کتاب فیض انتساب من تصنیف حضرت مولانا مقدس عالم باعمل فاضل عدیم البدل وحید العصر فرید الدهر مجمع کمالات منبع تفضلات حقائق آگاه مقبول و مقتدای اهل الله سالک مسالک شریعت ناسک مناسک طریقت روشن ضمیر خورشید تنویر مولوی عبد العلیم نصر الله خان صاحب خورجوی ادام الله بقائه و افاض علی العالمین برّه و فیضانه اگرچه بظاهر با خلق خدا آمیخته ناظم عدالت فوجداری ملازم بسرکار ذوی الاقتدار حضرت نظام آصف جاه خلد الله ملکه اند لیکن محض به آرامش و آرام ذوی الحقوق و عدل و انصاف گروه انام که بعض وجوه داخل عبادات و ریاضات گفته اند اینهمه مشقت شاق و ریاضت و محنت مالایطاق اختیار و گوارا ساخته اند ورنه در حقیقت درویش با خدا بی ریا صاحب کشف اهل باطن قدسی مواطن با اینهمه عالم عامل عادل باذل در معزولی و مشغولی اجرای مصارف خیر بدستور و سفرهٔ انعام ما حضر گشاده برای هر صادر و وارد و نزدیک و دور رباعی بظاهر شمولش بخلق خدا ❊ بباطن برنگ خودی هم جدا ❊ بوحدت گرائیده شد آنچنان ❊ حجاب دوئی رفته از درمیان ❊ حسب الارشاد فیض بنیادش چندی اجزا از نقل النقل و قدری مسوده چکیدهٔ قلم کرامت رقم خاص مصنف صاحب بفضل و کمال بخط شکسته نمط راقم آثم محمد محسن علی نگینوی المتخلص بسباقی الراجی الی رحمة الله القوی الباقی امروز بتاریخ بست و یکم شهر ربیع الثانی سال یکهزار و دو صد و هشتاد و پنج

شدند و نسبت بملا اعلی رسانیدند که دو دو سه سه روز هیچ نمی خوردند بحالت جذب سر راه نشسته
میماندند باری فیلی مست بر ایشان گذشت و ایشان بدستور نشسته ماندند و از جای خود حرکت
نفرمودند تا آنکه مستی او فرو رفت خرطوم در پای بوسی ایشان انداخت ایشان دست خود را
بر بینی او رسانیده فرمودند که برو بمقام خود که فیل بازگردید در مقام خود رسید مزار شریف ایشان
در محله وبیر پوره بیرون دروازه شهر متصل بفصیل بلده است غفر الله له ست نهم مزار حضرت مولانا شاه
سعد الله صاحب مجددی مظهری نقشبندی است قدس سره ایشان از مرزوم افغانستان از
خلفای غوث اعظم مقتدی عالم حضرت مولانا عبد الله شاه عرف غلام علی شاه صاحب نقشبندی
مظهری مجددی قدس اسرارهم اند گویند در سال یک هزار و دو صد و چهل و هفت هجری در حیدرآباد
تشریف آورده خلائق را هدایت و ارشاد فرمودند و بسیاری را بنام خدای کریم آشنا نمودند و
بعد اتمام سلوک بخرقه خلافت نواختند از انجمله سید کریم الله صاحب بیرون دروازه علی آباد موجود
اند و حکیم میر آصف علی صاحب مغلپوره دست بکار و دل بیار دارند و حضرت شاه مسکین بجوار
شیخ خود عزلت گزین و میر اشرف علی صاحب ممی مراسم شیوخ و مولانا نیاز محمد صاحب خشانی
خلیفه گرامی مرد بیست لاثانی سلمهم الله تعالی حضرت شاه صاحب ممدوح در سال یکهزار و دو صد و
هفتاد و یک هجری برحمت حق پیوستند و در کوشه واری متصل فراشخانه حضوری دفن کردند حالا
در انجا بر مزار حضرت ممدوح گنبدی و خانقاهی و مسجدی و حوضی و دیگر امکنه ساخته اند مردمان حق دان
و حق خوان بیشتر در آنجا میمانند و بفیض ظاهری و باطنی مستفید و مستفیض مے شوند درین بلده
جای مذکر الله به ازینجا نیست بیشتر از یاران حضرت ممدوح گرد مزار ایشان همچو پروانه گرد شمع
آسوده اند رحمهم الله حضوریان اینجا را بمهام دنیا پروانه حال ساکنین اینجا گویا قال این شعر است
ع تا ز میخانه و می نام و نشان خواهد بود ✽ سر ما خاک ره پیر مغان خواهد بود ✽ فقط الحمد لله که از
تاریخ دکن امروز که تاریخ دوازدهم شریف ربیع الاول سال یک هزار و دو صد و هشتاد و پنج هجری
روز جمعه است براحوال بزرگواران نمرتیت ختم گردید رحمهم الله ع بس کن حدیث عشق بس کن

مغفور معروف و مشهور مزار حافظ صاحب رحمه الله در صحن مسجد مذکور است نام گیرندگان خاندان
آنحضرت بارمی از زمین و سنگهای مکان را کنده فروخته اند و میفروشند حال آنکه موقوفست و در اوقات
سلطان حاکم زمانه را دست انداختن میرسد کاش اگر بجای او قاضی مقرر شود بسیاری از امکنه بزرگان
چند روز ابقا پذیرند و روح واقفان مسرور و حاکم عند الله ماجور و عند الناس مشکور گردد بست و ششم
مزار او جیا شاه صاحب است گویند کمال متقی بوده اند بدست خود مرغ پخته میخوردند و بکسی التجا نمی برد و
دوا آنها گوشت مرغ با روغن بسیار بدست خود پخته میخوردند مردم اینجا و رانجا رفته مرغ ذبح کرده
با روغن بسیار بلا زرد چوبه هر دو وزن سیر سیر میخورند و میخورانند و مجمع عاشیان در اینجا بروز پنجشنبه همیشه میشود
باقی از حال ایشان آگهی ندارم که از کجا بوده اند و بکدام بزرگ نسبت میدارند اما گویند که نسبت خود
با مراد شاه دهوتی درست کرده اند رحمه الله بست و هفتم مزار شاه جاروب معروف جهاڑو شاه چشتی
تکیه ایشان مشهور است نزدیک کمان شاه علی بنده در شارع عام واقع اگرچه حالا نشان از ان
کمان نمانده است زیرا که شامل حویلی نواب مغفرت منزل که معروف بیادون ور بات گردیده است
مگر مزار ایشان هنوز باقی بهمه کس آن را میدانند گویند در عهد تاناشاه بوده اند از مجاذیب زمانه
او باری سواری سلطان میگذشت و ایشان بپادشاه دشنام داده بند بادشاه ایشان را در قلعه
محمد نگر قید فرموده اما روز دیگر ایشان را بر تکیه خود یافتند و سلاح ایشان بود هر کجا که مسجدی یا تکیه
ویران جاروب کشیده خانه خدا را از خس و خاشاک پیراسته و پاک می فرمودند ~ چون بیاری
طهارت ظاهره باطنت نیز حق کند طاهر چون همیشه جاروب همراه خود نگاه می داشتند
لهذا مردم ایشان را جهاڑو شاه می گفتند روایت کنند که از مردم مکه معظمه از جاروب کشان
آنجای پاک بوده اند والله اعلم بالصواب رحمه الله بست و هشتم مزار بوله شاه است ایشان
از سادات بیجاپور از مریدان شاه امین الدین علی اعلا هستند در عهد عبدالله قطب شاه بوده اند
در ابتدای عمر سوداگری اسپان می کردند بعد وفات پدر بزرگوار خود ترک تجارت کرده
همه مال و متاع دنیا را صرف براه حق تبارک و تعالی نموده از خدمت شاه صاحب موصوف مستفید

کہ از سر مرہار یکہ گرد نم می شکست بر داشتند و بر سر دیگران گزاشتند الحمد للہ علی ذلک وفات
حضرت موصوف در سال یک ہزار و نود و شش ہجری شد رحمۃ اللہ بست و چہارم مزار میر انجھا صاحب
کاررواے دا این بطرف غرب مستعد پورہ بموضع عبداللہ پور واقع و گنبد کمرکی مشہور و صاحب این
بمیر انجی خدا نما معروف از ساوات حیدرآباد اند ملازم عبداللہ قطب شاہ بودہ اند اول جماعہ دار
سواران بودند آخر برسالت سلطان ممدوح بہ بیجاپور خدمت سلطان عادل شاہ رفتند وازانجا بعد
درستی مقدمات سلطنت بازگردیدند درمیان راہ غلغلہ درویشی خواجہ امین الدین علی اعلے شنیدند
کہ از حلیہ برآمدہ اند و مردم برائے زیارت حضرت ایشان میروند میران صاحب نیز عازم شرف لقای
ایشان شدند چون بدیدار مبارک شان فائز گردیدند و آداب تسلیم بجا آوردند خواجہ صاحب نظر
بسنگے کردہ مستانہ وار فرمودہ ارشاد کردند کہ این سنگ چہ میگوید ہمہ سامعین خاموش ماندند
میر انجی صاحب عرض نمودند کہ سنگ میگوید کہ الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل خواجہ صاحب متبسم برخاستہ
میران صاحب را بحجرہ خود بردہ بعد قدری توقف برآمدند میان شیخ و مرید ہیچ فرقی نبودہ کس
ندانست کہ امین الدین کیست فرق میان ہر دو چیست مرخص فرمودند میر انجی بحیدرآباد رسیدہ بہدایت
خلق تا حیات مشغول گردیدند چون از علوم بہرۂ کافی داشتند سالہا در وحدۃ الوجود نگاشتہ اند وفات
ایشان بتاریخ سیوم شہر جمادی الاول سنہ... سال یکہزار و ہفتاد شدہ و در عبداللہ پور آسودند
و فرزند ایشان کہ امین الدین ثانی نام داشت گنبدیکہ حالا موجود است بنا فرمود رحمہما اللہ بست و پنجم
مزار سید شاہ میران بخاری اول در اورنگ آباد بودند قوی الحافظہ گویند ہر روز یک پارہ کلام اللہ
شریف یاد کردند و ہر شب بر مقتدیان خواندند کہ سامعان حیران ماندند و ہمیشہ کلام الٰہی محفوظ
ایشان ماند بیجاپوری الاصل بودہ اند در سلسلہ قادریہ اخذ بیعت بر دست مبارک محمد مدرس صاحب
فرمودند و خرقہ خلافت سلسلہ و صوفیہ از ایشان ربودند ہمراہ رکاب عالمگیر بادشاہ از بیجاپور
بحیدرآباد آمدند و دو پسر داشتند یکی را نام عبدالشکور بود و دیگرے الاسم قطب عالم کہ ماموریشد
سجد بش در محلہ یوسف چوک متصل فتح دروازہ نزدیک بارہ دری نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر

سید بادشاه وایشان پسر حضرت سید عبدالقادر عرف شاه حضرت قادری وایشان پسر حضرت
سید محی الدین بادشاه قادری وایشان پسر حضرت سید عبدالقادر عرف حضرت صاحب قادری
وایشان پسر حضرت سید سعد الدین محمد قادری ایشان پسر حضرت سید محی الدین احمد قادری
وایشان پسر حضرت سید عبدالقادر عرف بڑی حضرت صاحب قادری اند وایشان پسر حضرت سید میران حسینی قصاب
غوث ثانی بوده اند لقائم مراسم عرس ایشان را پیران صاحب سجاده بجامی آرند و برای اصراف
عرس اخراج عود و گل و فاتحه یازدهم و دوازدهم و خدمت وارد و صادر و نوبت وغیره
موضع واولیال و مقطعه چوده هر کوڑه و لچھمن پٹی کوڑه عمله پرگنه تخیر و وسٹ بکار محمد نگر صوبه
فرخنده بنیاد نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن از پیشگاه نواب عالیجناب آصف جاه نظام الملک
و نظام الدوله میر نظام علیخان بهادر مغفور فتح جنگ سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان
اقتدار کشورستان مظفر الممالک از سطوی زمان بطریق انعام التمغا بنام فرزندان و متعلقان
حقائق و معارف آگاه سید عبدالقادر القادری عرف شاه حضرت قادری مقرر شد بتاریخ
۲۵ ربیع الثانی سال بیست و یکم جلوس مطابق سال یکهزار و یک صد و هشتاد و یک فصلی موافق
هشتم رجب المرجب سال یکهزار و یکصد و نود و شش هجری کرامت ایشان در وقت حیات تا نقل ازین
عالم و بعد آن بیشتر منسوب است از ایشان بیان سکنتند رحمة الله علیه و سوم مزار شاه راجو وایشان
پیر شاه راجو بیجاپوری بوده اند که برادر حقیقی حسین شاه ولی قدس سره بودند مزار ایشان
بیرون بلده جانب جنوب است در خدمت ایشان سلطان ابوالحسن تاناشاه را کمال عقیدت
بوده است گنبد عالی شان بر قبر ایشان بنا فرموده اما بسبب هنگامه عالمگیری ناتمام مانده و
بانجام نرسیده گویند چون تاناشاه را گرفتار کرده می بردند بنظر او گنبد حضرت پیر شد و آمده برخاسته
مراسم آداب بجا آورد این خبر بحضرت عالمگیر رسید از تاناشاه پرسید که هنگام سلطنت عقیده
شما بوده است که هر چه هست بدعای مرشد ما شاه راجو ست حالا که نزع سلطنت شد باز آن
عقیدت چرا است گفت هر چه بود از ایشان بود و هر چه سلب شد از خشم اوشان است

خدمت اینجا میداشتند در سال یکهزار و دو صد و شصت و پنج هجری برحمت حق پیوستند مصرع
مادهٔ تاریخ که بر دروازهٔ غربی گنبد کنده اند این است مصرع شجاع الدین مرشد قطب عالم ۱۲۶۵ الحال
از نبائر ایشان دو کس را دیده ام نهایت مردم عمده از اہل ریاضت و محبت و صاحب ذوق
و شوق معلوم میشوند یکی را از ایشان نام ابوالفیض محمد دائم است و دیگری را ابو الخیر محمد قائم
از پسران حاجی عبد الله مرحوم اند که پسر مولانا مغفور بوده اند الله تعالی ایشان را دائم علی
الافتقار و قائم علی الاختیار دارد و از بلیات دنیا مصون و از آفات زمانه مامون ہر دو بیشتر
بدرگاه و باغ حافظ صاحب مبرور که بر تالاب میر جمله متصل درگاه برہنه صاحب واقع است تشریف
میدارند البته آن مقام جهت اعتکاف خوب است و برای اعتزال مرغوب قندهار در ملک نظام
قصبه است مشهور واقع در ضلع نادیر بعلاقه یحیی خان رساله دار فقط بست و دوم مزار شریف
حضرت غوث ثانی سید میران الحسنی الحسینی القادری البغدادی قدس سره است که بر لنگر
حوض گلکنده واقع است سلسلهٔ ایشان با محبوب سبحانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی الله عنه
باین تفصیل میرسد که جناب میران صاحب بن حضرت سید سلطان قادری و ایشان پسر حضرت سید
جلال الدین قادری و ایشان پسر حضرت سید علی قادری و ایشان پسر حضرت سید عبد الله القادری
و ایشان پسر حضرت سید مرشد قادری و ایشان پسر حضرت سید ابو القاسم قادری و ایشان پسر
حضرت سید حسن قادری و ایشان پسر حضرت سید موسی قادری و ایشان پسر حضرت سید
محمد قادری و ایشان پسر حضرت سید حسین قادری و ایشان پسر حضرت سید احمد قادری
و ایشان پسر حضرت سید عماد الدین ابو صالح نصر قادری و ایشان پسر حضرت سید عبد الرزاق
قادری و ایشان پسر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه
رحلت حضرت غوث ثانی سید میران صاحب روز دوشنبه نهم ماه جمادی الاولی سال یکهزار
و چہل و نہ ہجری است گویند عمر شریف حضرت ممدوح یکصد و ہفده سال بوده است الحال
صاحب سجاده اینجا سید سعد الدین صاحب عرف پیر النصاحب قادری اند و ایشان پسر حضرت

بدید ار گشت و اسہال ملین شروع شد حالیا غذا و بادہ بالکل خارج گردیدہ حالا انتظار حکم الٰہی دارم کہ پیچش بند گردد کھچڑی میخورم و پیچش پیشو و ذائقہ تلخ نیست اما دہن خشک میشود و خواز ور اسہال نمی آید ورم در پا چیزی ہست تپ بروز کم و بشب زیادہ میشود و تشنگی بسیارست حال ہضم خوب نیست غذای یک وقت میخورم و ضعف و ناتوانی بحدیست کہ طاقت طاق گشتہ امیدوار توجہات فضل و کرم ایزد نامتناہی و نظر شفقت سامی ام زیادہ السلام علیکم و قلبے لدیکم فقط بدریافت شدت بیماری ایشان بکمال مضطرب گردیدم و بسبب نبودن سواری و بودن ملا از مقام مقیم بر فاصلہ ور از نرسیدم آخر شنیدم کہ ملا بتاریخ بستم شوال روز دوشنبہ سال یک ہزار و دو صد و ہشتاد و یک ہجری مقیم خانقاہ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ بعد نماز مغرب برحمت حق تبارک پیوستند انا للہ وانا الیہ راجعون نعش بابرکت ایشان را بگورستان میر اشرف علی صاحب کہ خلیفہ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قدس سرہ اند بیرون دروازہ تالاب میر جملہ مدفون کردند مخلصین را بکمال رنج و الم گردیدا ما جز حسرت و یاد موت خود چہ شود در مرضیات الٰہی عم نوالہ سوای صبر و تسلیم چارہ نیست افسوس ہزار افسوس کہ فیضان تعلیم خوش قلمی و جواہر رقمی کہ بود بند شد لیکن شاگردان کامل کہ در دہلی شہر لفٹ پیالہ و قندہار و دیگر دیار گذاشتہ اند البتہ از صدقات جاریات اند غفور رحیم بخشد آن مرحوم را بجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم و اصحابہ اجمعین بست و دوم مزار حافظ مولانا شجاع الدین صاحب قدس سرہ است قریب درگاہ برہنہ صاحب ست نہایت احاطہ و گنبد و بسیاری مکان آراستہ با نوار و فیضان پیراستہ اند گویند گنبد غلام رسول عرف شمبھو پرشاد معتقد خاص ساختہ خود ہم مع معشوقہ خود محاذی مزار شیخ خود جانب غرب در گنبد آسودہ است مولانا از بلدہ برہان پور اند خلیفہ مولانا رفیع الدین صاحب قندھاری دکنی بودند درین بلدہ ہر چہ فیضان طہارت و تقوی و مسائل دینیات و حفظ کلام اللہ رواج یافتہ محض ببرکت فیضان روح پر فتوح ایشان است در افعال و اقوال ایشان برکت بودہ است از ثقات شنیدہ ام کہ از او تا و انجا بودہ اند از راہ باطن

مزار حافظ مولانا شجاع الدین

بتاریخ بست و هفتم شهر جمادی الثانیه سال یکهزار و یکصد و هشتاد و چار هجری شد بر کوه مولی
بسبب عارضه دیگر که برای تبدیل آب و هوا تشریف برده بودند که این سانحه ناگزیر در انجا شد
خدام جنازه حضرت ایشان را در بلده طیبه حیدرآباد آورده در صحن مکان ایشان که قریب تالاب
میرجمله است اندرون شهر دفن کردند انا لله و انا الیه راجعون صاحب اولاد کثیره بوده اند هنوز
مرحوم در نسل ایشان موجود اند اما بر طریقه آبای خود نیستند فسرد اولادی که بر طریق
نبود چون آیت منسوخ کلام الله است * رحمه الله ستم ملا غلام رسول قندهاری
نقشبندی مجددی مظهری خوش قلم جواهر رقم که صدها شاگرد در دهلی سید شتند قضارا بماه مبارک
سنه یکهزار و دو صد و هشتاد و یک هجری در حیدرآباد بموسم گرما از ملک خود رسیدند و فقیر هم دران
ایام وارد این بلده شدم شنید که ملا درین بلده بخانقاه شریف حضرت شاه سعد الله صاحب
رحمها الله وارد اند و بعارضه زحیر مبتلا چون سوار نمیدانستم عذر ها نوشتم و کیفیت مزاج پرسیدم *
رقعه حضرت ملا غلام رسول صاحب مدظلهم بتقدیم تسلیم ملتمس که بدریافت بیماری سامی کمال
رنج دارم الله شافی باد از حقائق مزاج مبارک که آنرا دریافتن میخواهم اگر اطلاع بخشند تا اگر دوای
لزوم باشد بخدمت شریف رسانم یا نسخه آن بنویسم هنوز عذر های مانع سواری دارم مقبول
فرمایند و معاف دارند و الباقی عند التلاقی انشاءالله الکریم عبد العلیم نصر الله خان سیزدهم شوال
روز یکشنبه ۱۲۸۱ هجری جواب ملا مرحوم بنام فقیر کاتب الحروف مهربان من زاد الله برکاتهم
صورتیکه دارم بمعرض بیان می آرم از دیروز استعمال ادویه این است بارتنگ اسبغول تخم
ریحان تخم مرو همراه لعاب ریشه خطمی و لعاب بهیدانه وقت نوشیدن نهایت خنکی معلوم
میشود و تقویت هم و تا شام شش بار اسهال شد و حکیم دیگر آمده گفتند که ادویه مذکوره وقت دیگر
میتوان در شب نواخت شش گهنته باید خورد چونکه باعث سردی احتمال بر هضم ست بعد نوشیدن
بوقت دو گهنته شب اسهال رقیق شد که دران تخم بر آمدن شروع گردید بعده سه دو تا نواخت
دو گهنته زان بعد سه دو گهنته نهایت تکلیف برداشتم و بعد چند ساعت باز سه بر آمدند فا

او قابل ولپذیری ست برکوہی کہ مدتہا منزوی ماندہ ہمان جا بعد وفات برکوہ مذکور مدفون
شدند انا للہ وانا الیہ راجعون ششم شاہ رضا صاحب قدس سرہ از سادات رضوی اند بن میر سید علیخان
منصبدار شاہی خلف نواب ثابت خان مغفور جاگیردار جالیسر اند وجالیسر قصبہ است جنوب ضلع
کول بفاصلہ بست کروہ حالا واقع بضلع متھرا ہر گاہ سید علیخان ہمراہ نواب مغفور بوقت جنگ
قلعہ شہید شدند ایشان باستغنا تمام فقیری قبول کردہ سیر عالم اختیار نمودند ہمراہ قافلہ سنیاسیا
تا ہنگلاج کہ معبد ہنود است رسیدند وازانجا باز بشاہجہان آباد مراجعت نمودند و بروضۂ مبارکہ
حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا رضی اللہ عنہ معتکف شدہ استخارہ نمودند بشب
سوم اشارہ حصول فائدہ از شاہ اسرار اللہ رحمۃ اللہ شد کہ سلسلہ ایشان بچند واسطہ بحضرت شاہ
وجیہ الدین علوی میرسد وشاہ رضا وقت صبح بر چشمہ کہ پائین روضۂ منورہ واقع است نشستہ
بودند کہ بزرگی پیدا شدہ ایشان را پیش خود طلبیدند ایشان پیش رفتند وقدمبوسی حاصل
نمودند آن بزرگ دست شاہ رضا را گرفتہ بر مزار شریف بردہ داخل طریق نمودند واز خود
ربودند ۔ بگفتا پیشتر آ پیش رفتند ۔ تکلف برطرف از خویش رفتند ۔ پس بصحبت خویش
جا دادند وہمراہ خود بردند وعمل دعای حیدری را تعلیم فرمودند وبطرف گجرات آوردند انوقت
شاہ رضا را معیت شاہ اسرار اللہ وشاہ نجم الدین بودہ است ازانجا باورنگ آباد وارد شدند
ازینجا ہر دو بزرگ خود شان بشاہجہان آباد رفتند والیشانرا بحیدرآباد فرستادند چون بحیدرآباد
رسیدند شہرۂ ایشان عام شد نواب غفران مآب جاگیر ایشان مقرر فرمودند رکن الدولہ دیوان و
وقار الدولہ ودیگر از امرا آن زمان در خدمت ایشان ارادت واعتقاد تمام میداشتند وآمد ورفت مینمودند
حضرت ایشان در دعوات اسماء الہیہ و دعای حیدری خواندن نظیر خود نمیداشتند گویا سیف اللسان
بودہ اند اجازہ دعای حیدری ایشان را خدمت مکرمی نواب حسین الدین خانصاحب مد ظلہم
کہ از نبیسۂ نواب رکن الدولہ بہادر مرحوم اند از تبرکات دیدہ ام اما الفاظ آن با الفاظ دعای حیدری
فقیر تفاوت دارد ونیز در نظم عبارت ہر دو اختلاف فی الجملہ است وفات حضرت مغفور

صحت می بخشد بعون الله الشافی شانزدهم حضرت حسین شاه ولی از اولاد حضرت سید خواجه
محمد بنده نواز گیسو دراز چشتی اند باین سلسله که حسین شاه ولی بن شاه اسد الله بن صفی الله بن
عسکر الله بن صفی الله دکن مهک بن سید محمد اکبر بن حضرت سید خواجه محمد بنده نواز گیسو دراز چشتی
قدس اسرارهم اند حضرت ولی موصوف از گلبرگه بگلکنڈه تشریف آوردند بادشاه اینجا دختر خود را
بازدواج ایشان داده رساله چند هزار سوار سپرد ایشان گردانیده از ایشان بدختر شاه فرزندے
پیدا شد که امام الملک نامش کردند آن هم بر منصب امیری بوده گویند بادشاه تالاب حسین ساگر
را باهتمام آنحضرت تیار کنانیده که بنام ایشان مشهورست و در تجلیات ماه لقا عرف ماه نامه نوشته
است که ابراهیم قطب شاه قصبه مع تالاب عمده هشت کروهے آباد ان و بنا نمود چون سید
حسین شاه ولی از تبائر سید محمد چشتی گیسو دراز و داماد ابراهیم بودند لهذا تالاب را بنام
سید حسین شاه ولی باسم حسین ساگر موسوم ساخت عمر حضرت ایشان دراز یافته اند تا عصر سلطان
عبد الله قطب شاه در قید حیات فیض بخش عالم بودند بانواع انواع کرامت ایشان معروف
میکنند در سال یکهزار و سی هجری بچهاردهم جمادی الآخرے برحمت حق تبارک پیوستند رحمة الله
هفتدهم سید حسن برهنه صاحب قدس سره ایشان را از چاشنے یافتگان حکیم سرمد دهلوی
رحمهما الله می نویسند گویند جذب بر ایشان مستولی بوده است سیف اللسان بود ملازمان
سلطان عبد الله را در خدمت ایشان اعتقادی بوده است مردم کرامتهای ایشان بسیار
بیان میکنند وصل حضرت مغفور بتاریخ شانزدهم ماه جمادی الاول سال یکهزار و شصت و چار
هجری گردیده گنبد مزار ایشان از محدثات معالی برست خان ست و بفاصله دو کروه طرف
مشرق از بلده واقع زیارتگاه عالمیان ست رحمة الله هیجدهم حضرت شاه زین الدین شبلی
از اولاد خواجه ابو بکر شبلے ست رضی الله عنهما گویند از بغداد رسیده اند و بر کوه گلکنڈه وطن
گزیده رزاقیه قادریه اند مدتی دراز بران کوه معتزل بوده چله ها کشیده گوی مقصود از میدان
عرفان بوده وفات ایشان در سال یک هزار و پنجاه هجری شد از فقرا عالمگیرے اند که فقرا ایشان

خواجه رکن الدین عشق عظیم آبادی اند که تکیه ایشان در آنجا مشهور است فقیر از خدمت مولانا
ممدوح و هم حضرت شاه صاحب مغفور در سال یک هزار و دو صد و پنجاه و چار هجری در مقام اله آباد
بسیار حضوری ماند و صحبتها حاصل گردید پیر و مرید هر دو بسبب غلامی این فقیر اله آباد را بنواختند
و بانظار الطاف منظور میساختند مولوی صاحب بعد چندی تشریف بردند و از آنجا بحیدرآباد تشریف
آوردند بعارضه اسهال و پیچش که این عارضه سخت در حیدرآباد میشود برحمت حق پیوستند در احاطه
حضرت شاه یوسف صاحب مدفون شدند یکی از یاران ایشان میان میر علی نام بر مزار ایشان
میمانند با فقیر ملاقات نیست اما مرحوم بسیار بصفت ایشان میسرایند و چرا نباشد هر گاه پیران عظام
محمود و منعوت پسندیده باشند ایشان چرا بتوجه آن حضرت بآن نرسیده باشند ؎ آهن که
بپارس آشنا شد * فی الحال بصورت طلا شد * خورشید نظر چو کرد بر سنگ * تحقیق که
لعل بے بها شد * تاریخ وفات مولانا مغفور است چون فقیر برای پابوسی این هر دو بزرگ پیر
و مرید در لشکر بیجا بائی صاحبه در اله آباد میرفتیم دربانان لشکر در رفتن نمیدادند دو ساعت فقیر
منتظر اجازت نشسته بود ناگاه باری مولانا بسر وقت من رسیدند و بر دربانان بسیار غیظ و غضب
نمودند فرمودند که فقیر آباد و انیه را نمی شناسید ای کم بختان از دکن تا این جا رسیده حالا هم به تکلیف
ایشان اراده رفتن دیگر جا دارید گفتم المامور معذور پس خندیدند و مرا خدمت حضرت پیر و مرشد
بردند شاید که هفته نگذشته باشد که از آنجا کوچ لشکر شد رحمهما الله باید دانست که برای زحیر حیدرآباد
این نسخه مجرب یافته ام و بسیاری کسان را نفع بخشیده است که صحت یافته اند اما مرض جدید باشد
کهنه نشده باشد هو الشافی بادیان یک توله و زنجبیل یک توله از هر یک نصف نصف گرفته
بریان نمایند و نصف خام دارند و هلیله سیاه هفت عدد و آن را بروغن گاو بریان کنند تا آنکه
سرخ گردد و نسوزد و پس برآورده بپارچه چرب او را صاف کرده همه را کوفته برابر همه شکر
سرخ آمیزند اگر تشنگی بود یک توله اسبغول مسلم چرب بروغن کرده در آن آمیزند و الا فلا و از
همه پنج ماشه صبح و پنج ماشه شام همراه آب اگر موسم سرد بود به نیم گرم و الا به سرد خورده باشند در هفته

تقسیم سیفرما یند و مردم بحسن عقیدت خودشان بران پارچه ہا ہچو مرغان بروانہ می افتند وچیدہ می برند مدظلہ وو از دہم شاہ مومن چپ کہ بفارسی شاہ مومن خاموش گویند باطائفہ فقرا مجردین سیر عالم نمودند ودر عہد قطب شاہی دار وحیدر آباد گردیدند از طائفہ حضرات چشت اہل بہشت اند بطرف علی آباد سکونت اختیار فرمودہ بعد چندی وفات یافتند قدس سرہ مزار ایشان بیرون شہر متصل شہر پناہ دروازہ مذکور واقع است گویند از فقرا ارزان شاہی اند واین غلط معلوم میشود از خلفا ایشان در عہد جناب نواب نظام علیخان بہادر میان حسین بخش صاحب بودہ اند وبعد جناب نواب سکندر جاہ بہادر تا بعصر جناب نواب ناصر الدولہ بہادر غلام علیشاہ صاحب خلیفہ بودہ اند ہمہ صاحب تجرید بودہ اند الا بر غلام علی شاہ صاحب تجرید ختم شد حالا یاد علی شاہ صاحب خلیفہ صاحب عیال واطفال موجود اند آنہم غنیمت بود واین ہم غنیمت است رحمہم اللہ سیزدہم حسینی بادشاہ نام ایشان مرزا حسین بیگ از مرزایان ہند بودہ است ہرگاہ شاہ فتح علی بزرگے مجذوب ہندی نژاد را نظر برایشان افتاد مقبول شد ورنگش درین ظہور گرفت ترک دنیا کرد فقیر گردید در برزخ محمدیہ میزیست تا آنکہ نظر ایشان بر چین گر گوسائین کہ متمول بود ودولت بسیار میداشت افتاد آن ہم برنگ ایشان درآمدہ جامہ خود را صبغۃ اللہ رنگین کردہ باسلام درآمدہ مجذوب شد وقائم مقام میرزا گردید ؎ بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ٭ نامش چین شاہ گردید میر نواب سبزی فروش ہم نواختہ نظر مرزا موصوف بودہ است مزار مرزا وچین شاہ در مستعد پورہ است بعد چین شاہ چمن علی شاہ شد کہ او متاہل بود بسلوک درآمد حالا فرزندش موجود رحمہم اللہ چاردہم مولوی بدر الدین صاحب از خلفاء مرشد نا قبلہ عالم حضرت مولانا فخر الدین دہلوی چشتی بودہ اند مزار شریف ایشان بدرگاہ حضرت شاہ یوسف صاحب است قدس سرہم صفات کمالیہ ایشان زیادہ از تحریر وتقریر است الحال فرزند ایشان مولوی عبد اللہ صاحب موجود اند ادام اللہ فیضانہم پانزدہم مولوی حاجی تراب علی صاحب از خلفاء حضرت شاہ ابو البرکات صاحب ابو العلائی کہ از خلفاء

خیابانی بوده اند از چشتیان چشتیه علیه الحال سلطان علی شاه خلیفه ایشان کار فرمائی سالکین خود اند رحمهم الله وسلمه به نهم روشندل صاحب مصدر انواع کرامت بوده اند این اشعار مصداق حال ایشان ست ؎ گهی خود را به لیلے می نمائی + گهے در صورت مجنون در آئے + نمائی خویش را هر دم بشکلے + عجائب دلبری و خوش ادائی + از حال تفصیلے ایشان آگهی ندارم که از کجا بوده اند مگر فی الواقع اسم با مسمیٰ بوده اند ارادت بخاندان چشت اهل بهشت میداشتند نام نامی مرشد ایشان شاه جمال الدین علی بوده است مزار روشندل صاحب بیرون دروازه یاقوت پوره است الحال شاه جمال الدین ثانی خلف ایشان خلیفه موجود روشنی بخش قلوب طالبین اند از معبود سلمه ربه وهم عالم علوم عقلیه و نقلیه از دانا رحمان نکته سنج عرفان حضرت شمس الامرا مغفور محمد فخر الدین خان صاحب مرحوم از اولاد حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سرهما اگرچه بظاهر از ارباب دنیا سرخیل امرا بوده اند اما در باطن همه با خدا کاری داشتند و بس خلافت طریقه از مولانا رفیع الدین صاحب قندهاری وهنی یافته اند عمری دریاد حق گذرانیده اوقات خود بصحبت پیران کرام بسر برده بآخر فرزند کریم خود را بخلافت ممتاز فرمودند چون وفات یافتند مزار ایشان قرب درگاه حضرت برهنه صاحب شد فرزند گرامی ایشان هم والا اتباع سنن نبویه اند صلی الله علیه وعلی آله وسلم و باجیار طریقه پیران عظام رضوان الله تعالی علیهم اجمعین مشغول رحمهم الله سلفه وسلم خلفه ومد ظله یازدهم سید غلام نبی المعروف بغلامی صاحب فرزند سید غلام سرور صاحب مبرور حافظ عالم محدث عاشق رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم بوده اند مزار ایشان متصل تکیه صوفی صاحب بیرون کهڑکی بودله صاحب است الحال نبیره حضرت ایشان سید غلام ضامن خطیب مکه مسجد موجود اند خطیب صاحب هم صفات حمیده دارند و بهر جمعه وعظ هم میفرمایند مگر بیان فرض و سنت و واجب و مکروه و مستحب و مباح و مفسد و حرام و حلال و عقائد اهل سلام و اخلاق احمدیه و اتباع سنت محمدیه نمی فرمایند ورنه چرا عوام و خواص ایجاد محرمات اکثر مبتلا میشدند و بهر جمعه بعد وعظ پارچه های ادعیه نوشته پس از بیان فوائد خواندن و داشتن آن بمردم

قریب کھڑکی بودلہ صاحب مزار و تکیہ شاہ جعفر صاحب چشتی مغفور مشہور است پسران ایشان
بادشاہ صاحب مجذوب و شاہ عبد القادر کہ بسبب کثرت مراقبہ کوز پشت شدہ بود و محمد علی صاحب
بودند وفات شاہ ابو الحسن صاحب شانزدہم شوال سال یک ہزار و یکصد و شصت و ہفت ہجری
واقع گردید قبر ایشان نیز بیرون دروازہ دبیر پورہ است گویند شاہ عبد القادر چشتی شافعی مذہب
بودہ اند و حصہ خود برابر درویشان از خانہ خود طلبیدہ میخوردند و بر رسم پدر بزرگوار خود بیاد
حق میگذرانیدند وفات ایشان بتاریخ بست و ہفتم صفر سال یک ہزار و یکصد و نود و نہ ہجری واقع
شد باین مزار پدر والا تبار و والد بزرگوار بیرون دبیر پورہ است رحمہم اللہ ہفتم حضرت شاہ موسی
قادری پسر سید محی الدین عرف قادر شاہ قدس سرہما از اولاد حضرت سید عبد الرزاق بن
غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما بودہ اند ولادت ایشان سال
یک ہزار و یکصد و پنجاہ و دو بودہ است پدر بزرگوار ایشان بفرزندی ہمشیرہ خود ایشان را
دادہ بودند باین سبب در مستعد پورہ تشریف میداشتند اما گاہ گاہی از آنجا خدمت والد صاحب
خود کہ اندرون بلدہ متصل دروازہ پل تشریف میداشتند میرسیدند در سال یکہزار و یکصد و ہفتاد
و یک ہجری بعمر نوزدہ سالگی بر سجادہ پدر بزرگوار خود زیب جلوس بخشیدند تا زندہ بودند مقید
جماعت بودہ نماز بجماعت بکمال اتباع سنت نبویہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میگذاردند بزمانہ
غفران مآب علیہ الرحمۃ والرضوان بودہ اند تا چہل و چار سال بارشاد و ہدایت خلق مشغول
بودند سردار الملک گھاسی میان کہ بازاری بنام ایشان مشہور است مرید حضرت مغفور بودہ اند
در سال یکہزار و دو صد و پانزدہ ہجری روز دوشنبہ برحمت حق تبارک پیوستند رحمۃ اللہ علیہ مزار ایشان
اندرون بلدہ متصل پل دروازہ پل واقع کسی از فرزندان ایشان گنبدی مختصری مثل تابوت
خوشنما درست کنانیدہ است بعد ایشان سید غلام علی شاہ قادری شدند و بعد ایشان
سید مرشد صاحب قادری شدند و بعد ایشان سید مرتضی صاحب قادری شدند کہ الحال
موجود اند مد ظلہ و رحمہم اللہ ہشتم بہار علی شاہ از ہندستان چشت بودہ اند پیر ایشان حسن علی شاہ

هر کس بخرابات نشد بی دین است * یعنی که خرابات اصول دین است * میرانند که خرقه خلافت
و ارشاد از شاه فاضل صفا یافته اند و ایشان از خلفاء امین الدین علی اعلی بوده اند بسبب نسبت
فنا فی الشیخ شتافته اگر از کسے میگرفتند جنس خشک میگرفتند و بجای مطهر بدست خود می پختند و
بکمال ادب بطریق مسنون میخوردند از طعام عموم مردم احتراز میفرمودند وفات ایشان بتاریخ یازدهم
جمادی الآخرے سال یکهزار و یکصد و چهل هجری واقع شد مزار ایشان بیرون حیدرآباد در بلکاپور
است متصل باغ گوردهن داس قریب آصف نگر بعد ایشان سید جمال شاه دهوتی شدند مزار
ایشان هم در انجاست رحمهما الله پنجم شاه جان الله بیجاپوری مجذوب مغلوب الاحوال صاحب الکشف
بین الاقوال بوده گویند از قوم شیخ بوده اند کلام با کسے نمی فرمودند زیرا که از آئین مشائخ کرام
است قلة الکلام و الطعام و المنام و الزاویه عن الانام و الذکر علی الدوام و در چار مینار میماندند و
چون وقت ایشان بسر رسید در شهر گشت شروع کردند * مجنون صفتم در بدر و خانه بخانه * یعنی که
بینم رخ لیلی به بهانه * گه معتکف دیر و گهی ساکن مسجد * یعنی که ترا می طلبم خانه بخانه *
حاجی بره کعبه و من طالب دیدار * او خانه همی جوید و من صاحب خانه * بتاریخ پنجم ماه رجب المرجب
سال یکهزار و یکصد و چهل هجری با شاه مراد دهوتی هم سفر آخرت شدند و برحمت حق تبارک پیوستند
مزار ایشان برکناره رود موسی برکناره شمالی پل طرف افضل گنج زیارت گاه خلائق است
قدس سره ششم شاه ابو الحسن چشتی در ابتدا شباب روزگار پیشه بوده اند دست بکار و دل بیار
میداشتند آخر ترک روزگار ظاهری نموده در خجسته بنیاد رفته خدمت شاه جعفر صاحب که خلیفه شاه
نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرهما بوده اند حاضر شده دست ارادت در خاندان قادریه
بدست ایشان دادند و لباس درویشی پوشیدند و بعد ریاضت سالها سال همراه مرشد خود
که هم برادر نسبتی ایشان بودند به فرخنده بنیاد تشریف آورده بدبیرپوره سکونت اختیار
فرمودند و هرگاه شاه جعفر صاحب چشتی قدس سره رحلت فرمودند و برحمت حق تبارک پیوستند
شاه ابو الحسن چشتی ایشان را قریب دروازه دبیرپوره بیرون بلده حیدرآباد دفن کردند حالا

بجاه النبی صلی الله علیه وآله وسلم اینجا مولانا تراب علی ابو العلائی خیرآبادی آفرد المقبولین آسوده اند رحمهم الله دوم مزار حضرت شاه سید محمود چشتی ست قدس سره گویند نژاد ایشان از نجف اشرف ست اول در شهر بدر آمدند و دست ارادت بشمس مولے داده وسه سال در خدمت بابرکت ایشان بوده و بانعامات الٰهیه مشرف شده و به نسبت جذبیه فیض بر داشته بحیدرآباد رسیده بر قلعه گوهی سوطن گرفتند گاهی سکر بر ایشان مستولی می بود و گاهے بصحو می در آمدند بعد چندی فرمودند که مرقد من همین جا خواهد بود بسیاری از ایشان کرامت بظهور رسیده است بزمانه تاناشاه بودند سلطان با ایشان ارادت نمیداشت فرمودند که حریفی پیدا شود و تاناشاه را اسیر کرده برد و همچنان شد که بعد چندی عالمگیر اورنگ زیب بادشاه انار الله برهانه رسید و بدولت آباد برده اسیرش گردانید که بعد چارده سال در سن یکهزار و یکصد و دوازده هجری از جهان بمرض اسهال در گذشت و بروضهٔ دولت آباد مدفون شد وفات سید شاه محمود در سال یکهزار و یکصد بیست و مرقد منور ایشان بر کوه ست والحال این کوه بنام ایشان بین العوام والخواص مشهور ست و صاحب اولاد و سلسله بوده اند بعد ایشان شمس عالم صاحب شدند بعد ایشان شاه علی رضا چشتی شدند رحمهم الله سوم مزار حضرت باباشرف الدین قدس سره است گویند ایشان مرید و خلیفه حضرت شیخ شهاب الدین عمر سهروردی طاب ثراه برادر طریقه مولانا معز الدین ترک بوده اند قبل از آبادانی بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد حرسها الله عن الفساد بر کوهی که درینولا مرقد شریف حضرت ایشان بران است تشریف آورده متمکن شدند و آن کوه هیئت خوش فضا راحت افزا که ارباب بواطن را نور می افزاید و اصحاب ظواهر را سرور می نماید و آن جبل نور از بلدهٔ مبارک بفاصلهٔ چار کروه طرف جنوب واقع است عرس شریف ایشان بتاریخ نوزدهم شعبان می شود و خلائق بسیار با نبوه کثیر از خواص و عوام در آنجا میروند و نذور و تبرک می برند رحمه الله چهارم مرقد مراد شاه دهونی ست از فقرای ملامتیه بوده اند بکمال اتقا پیراسته گو بظاهر خود را بخرابات یان می نمودند بیت

یا کچہری خفتہ و آرام کردہ داخل محل میشود و اگر در خانہ نوکری موت گردید او جاہمیل در حاضر میگردد
اندرین مدت اگر حاضر گردد رخصت میگردد و بابت ماتم پرسی یک فرزند متوفی را دوشالہ سفید
یا سیاہ عطا میگردد و از دیوانی بعد ہفت روز چاکری کہ در خانہ او موت میگردد حاضر نے شود
دوشالہ سفید می یابد فصل در بیان اہل مزارات اینجا کہ از خواصان حق تبارک بودہ اند اگرچہ احوال
مفصل ایشان بتحقیق نہ پیوستہ اما ہر چہ از کیفیت اجمالی ایشان معلوم شد نگاشتہ مے شود
زیرا کہ مالا یحصل کلہ لا یترک جزہ ضرور دانستم کہ ختم فصول کتاب بر احوال بزرگان شود تا موجب
برکت درین کتاب گردد بدانکہ یکی از اصحاب مزارات اینجا شاہ یوسف صاحب اند قدس سرہ
گویند ایشان دو برادر بودہ اند نام نامی یکی از آن یوسف صاحب و اسم سامی دیگری شریف صاحب
رحمہما اللہ ہر دو بزرگ از سادات بلباس سپاہگری بلازمان بہادر شاہ پسر عالمگیر انار اللہ
برہانہ بودہ اند بکمال اتفاق میگذرانیدند سفید پوش بودہ اند و صحبت یکجائی میداشتند از یاران
مولانا سید ناکاہم اللہ جہان آبادی قدس سرہ بودہ اند ارادت بسلسلۂ قادریہ میداشتند ہرگاہ
برای تنبیہ شاہزادہ کام بخش لشکر بہادر شاہ بحیدرآباد آمد سپاہی عسکر ظفر پیکر بودہ اند ہرگاہ
باد تند وزید کہ خیمہ ہر کس برافتاد و ہر دو حضرات عظیم الجثہ سر بسجدہ نہاد آن وقت چراغ ایزدے
پیش ایشان روشن بود و کلام اللہ مجید در تلاوت بینندگان در حیرت افتادند و سر عقیدت
در پای ایشان نہادند چون بادشاہ بحیدرآباد رسید شاہ یوسف صاحب قدس سرہ ترک خدمت
نمودہ عزلت گرفتند شریف صاحب ہم بمتابعت ایشان رفتند بعضے ناقل اند کہ حضرت
اول مصری بودہ اند و حضرت ثانی گیلانی نگر ہر دو برادر طریقت بودند ہر دو بریاضت و تقوی
و ورع و اختیار میگذرانیدند حتی کہ اسپ ایشان بگاہ دیگری رونمی آورد کرامت بسیار از ایشان
سر زدہ اند در روز بروز ظہور میر سید کسی را مرید نگرفتہ اند مزار ہر دو بزرگ در موضع نام پلی است
و اینجا قطعہ از جنت است عرس ایشان بتاریخ پنجم ذیحجہ می شود و بنای گنبد و مسجد و حوض
ایشان یکی از متوسلان نواب سعد اللہ خان ناظم ارکاٹ کردہ است خدایا بیامرز آسودگان انجا را

عجیب مید انستند این رسم بد را نواب مختار الملک بهادر بیک قلم موقوف فرموده اند و مقبلان آن را
بسزای سخت رسانیده فلهذا کم شده است اما قلع آن کلیته هنوز نگردیده است از کلان تران ملازمان
بجرمانه و قید و ضبطے جاگیرات رسیده اند و خردان ایشان بموقوفی جرمانه و قید و محرومی جاکرے
فائز گردیده اند تاهم بازار رشوت بند نیست و چون بیشتر مردم اینجا حلال و حرام را نمی شناسند
لهذا نزد ایشان میان طهارت و نجاست و لطافت و کثافت هیچ فرقے نیست بسا دیده ام که
بدست خود شیشهٔ بول آورده اند و بهمان دست تر کوزهٔ تر را گرفته اند و هیچ مضائقه نکرده اند و
شاگردان اینجا و مریدان اینجا اکثر تا غرض حصول مرام و دنیا بمیان باشد همه مطیع باشند و چون
غرض مرتفع شد هیچ عزت استاد و حرمت مرشد ندارند بلکه او را نمی شناسند اگرچه این مرض همه
جاست لیکن اینجا بیشتر دیده شد پس هر اوستاد و مرشد را لازم است که بعد امتحان طالب بجد جهت
گرفته باشد فقیر که در اینجا وارد شدم اکثر مردم درخواست خواندن نمودند گفتم که بچشم حاضرم اما اول
نوشتهٔ خوش طریقه بودن خود از مولوی عبد الحلیم صاحب بیارند پس خاموش ماندند فقیر هم خلاص
یافتم از دستورات خاندان آصفیه است که اگر کسے از افکار دنیا تنگ می آید و امن خرج خواهد چیلہ
سرکاری میگردد و فارغ البال و خوشحال میگذراند اگر خبر قتل کسے بحضور اخبار میرساند میگوید که فلان
تصدق شد و اگر کسے خبر مردن کسی میرساند عرض میکند که دو ار کار نگرد و بتنگ که بافته بان و ستلی باشد نمیدارند
بلکه بافته نوار که یک خط آن زرد و یک سرخ باشد نگاه دارند و بر دو آخرین پلنگ نوار سفید برای جنازه میشود
آن را نامبارک و بدشگون میدانند و بوریه هم بخانه نمیگذارند که اینهم سامان جنازه باشد و لفظ شامیانه
را بروز جنازه بر زبان می آرند و همیشه شامیانه را دُند اپنگے و بعضے وا اپنگے نامند و در محلات چرخه
نمیرود که این را بدشگونی دانند و چون یکساعت یا دو بالا روز باقی میماند همه ڈیوڑهیا معمور میشوند یعنی آمد و رفت
بند مے شود و سرگاه همین قدر روز سے برآید ڈیوڑهی ها روشن می گردند یعنے آمد و رفت
جاری می گردد و بر سر ڈیوڑهی سیاهه نویس مقرر اند هر چه حکم از حضور یا بیگمات معظمات صادر میگردد
در سیاهه نوشته میشود و سرپا ماکه بخانهٔ خود می رود چون باز می گردد و می آید یک شب در چوکی خانه

نکرو فقط و چون اختیار یابند از قتل و ایذا دیگر باز نمانند دیگران چه بسند و رسم الخط حساب
که دارند خالی از فریب و پیچ نخواهد بود و غرض ازین سیاق الزام طرف مقابل میباشد نه تصفیه
کاغذ حساب فلهذا بعد آگاه شدن دستورات حسابیه این فرقه حضرت اورنگ زیب عالمگیر پادشاه
غفر الله له بسیاری را از پنڈتان قید فرموده محبس را نام پنڈت خانه کرده بود و از فرایض این فرقه
غیر محاسب است یا الزام دادن محسوب علیه یا از طرفین نفع بر داشتن فلهذا در ملک ها احکام انگریز
میخواهند که محاسب مسلمان باشد و در جمله عمله سوای برهمنان دستار کلان از دیگر اقوام بلا زم بکثرت
داشته شوند و مردم آنجا را اعم از انکه هندو باشد یا مسلمان از زنان احترازی نیست مسلم یا هندو
شغلی دارد و مسلمان یا هندیه مشغوف کسی را با دیگری اجتنابی نه و همچنین جمع بین الاختین را مضایقه
ندارند اگر درین نانسم فوجداری کسی را بتعزیر مجلس هیر سانند ارباب مجلس مرافعه بلا لحاظ رامیفرمایند نعوذ بالله
من شر السوء مردی نباشد که خواهشی از طفولیت نداشته باشد الا من حفظه الله عن العیوب و زنی نباشد که از حرام
آشنا بکسی نباشد الا من صانها الله عن الشین و در حرام خوردن و افعال محرمه کردن از مردم اینجا چه عالم چه
و چه جاهل همه مبتلا اند مثلا از سیندهی نوشیدن و رشوت خوردن و دزدی کردن و رهزنی نمودن و غارت
کردن و دغابازی نمودن و مال بفریب کشیدن و سود خوردن کمتر کسی باشد که دور بوده باشد
مسلمانان اینجا ریش می تراشند و بروت میگزارند و بر سر گهنڈی و پٹه و چوٹی می گذارند این همه
مکروه تحریمی است و مردم زیر جامه تنگ تا شتالنگ می پوشند که اینهم ممنوع است و یکی از عجایب احوال
اینجا اینکه اگر شخصی بسببی کمزور میشود باز او را قوتی که بود حاصل نمیگردد پس هر مسافر را درینجا باید که هم
خون کشد یا بسیار مسهل گیرد یا در افعال نفسانی شغل کند یا راضی بسکونت این کشور گردد و اگر اتفاق
قیام چند روزه شود باید که باز بسفر ملک خود تبدیل آب و هوای اینجا کند تا تازه و هم گردد و درینجا
چیزهای جزئی بی سعی و تلاش و کوشش و انتظار میسر نمیگردد و از عادات مردم اینجاست
درکار آفاکنند و بجای آن دزدی نمایند و بآن چیزی معتد به پیدا کنند و شخصی میگویند که فلان شخص
چار لک روپیه پیدا کرده این را کمال چالاکی و دانش ظاهر می کنند و نذرانه و شکرانه برا ...

دو بهار و دو تابستان و دو خریف و دو زمستان و تمیز بین الفصلین بخوب تعیین وجه ظاهر میگردد
زمین اینجا بنا بیچ بسیار دارد و آب همه جا شیرین است امّا در آبار آب فی الجمله شوریت دارد و انگور
اینجا مزه انجیر ترش میباشد میگوییم که صاحب تحفة العالم را همچنین اتفاق افتاده باشد ورنه
انگور اینجا برابر انگور کابل بلکه بهتر از آن بهم میرسد و همچنین انجیر در اینجا به گجرات میسر میشود و فقط
و زمین این ملک قابل ربع کامل است اگر انتظام آن باحسن وجوه کرده شود و در تابستان
زراعات صیفی بآب باران و بدیگر موسم بآب برکهها که سلاطین سابقه بسته اند پرورش می یابند
رئیس خوش اقبال و نیک نیت که تکلیف رعایا را بقدر یک ذره نمیگوارد و مختار او نهایت مدبر
و خیر خواه آقای خود که هر وقت در تزاید جاه و حشم و مزید دولت و اقبال خداوند نعمت خویش
میگذارد سبحان الله زهی والی مملکت و خهی مختارش با مروت قدردانی فقرا و عزت علمای سلف از
تا بخلف چنانکه الحال در این سرکار عالی گاهی نشده است فقیر بجای یک پول که بمشکل میسر شد بچشم زدن
صاحب یک لک روپیه میشود عالم با وجود بوریه نشینی بانعام حال مالک خزانه قارونی میگردد اگر
بحسن تدبیر مختار حال اندکی ظلم ناظمان و بیداد تعلقه داران و کارکنان رعایا و برایا پستی می کرد
این ملک دکن مرغوب جهانیان خواهد بود اگر بتدابیری که در کتاب تنویر تدابیر نوشته ام بعد
تعلیم مساحت پیمایش ملک و درستی نقشه های مواضع و کشت کنانیده شود تغلب زمینداران
و جاگیرداران و انعامداران واضح میگردد و بند و بست زمین بی تردد افتاده باسرع زمان
میگردد و ترقی جمع بشرح نرم ده گونه میگردد و مضمون من جاء بالحسنة فله عشر امثالها بظهور میرسد مردم
اینجا چه شهری باشند و چه بدوی همه کاهل و کم محنت فلهذا نه از ایشان عالم میشود و نه حاکم اگر خدمتگاری
است امرا هم تا نیمروز خفتن ضرور است و همه محیل اگر زور کسی می بینند مطیع و باج گزار می شوند و اگر
کمزور می یابند باد نخوت در سر ایشان می پیچد کلاه نخوت را کج بغرور و فور می نهند و سلوک پشتهای پشت
بیک لحظه فراموش میکنند و عهد و پیمان را بر طاق نسیان میگذارند برانهمه اینجا که دستار کلان کلان
بر سر دارند متهم بدنامی و فریب و طمع و حرص و مغالطه دهی معروف اند گوییم خدا پنج انگشت یکسان

پس ایشان هرگاه جوان میشوند نگاه میکنند مرد هر زن را که میخواهد میدارد و زن هر مرد را که میخواهد
در شناختن مانند پس زن اسوی زنی و مرد اسوی زنی و هر دو را مرلی نامند و این هر دو بموجب
شرع و شاستر و قانون در حرام مبتلا میباشند مرد دوائی میخورد که قطع نسل میکند و از نطفه او تولد
نمیماند و همچنین زن دوائی میخورد که عاقره میگردد و زنی که چنین دوائی نمی خورد و حمل
میرسد ساقط میگردانند اگر بچه پیدا میگردد او را قتل میکنند تا بزرگی او که تخم عوام است زائل نگردد
بندوبست این قتل حرام و قتل نفس ناحق بر ذمت همت علیای سلاطین واجب و لازم است
و این غیر فعل حرام در قوم برهمن و چهتری و غله فروش نمیباشد بلکه در دیگر اقوام هنود از
ماکه هنوز جاری است عجب الاحکام خیر خواه خلایق زمانه است که هنوز تحقیق این مسئله جزئیه التفات نفرموده
انتظام رفع آن نه نموده اند فقیر حقیر برفع آن بدل و جان متوجه است حق تبارک ثواب این
انتظام را در حق این موجد تحقیق درج فرماید گویند در بنواله در شهر پالی که در علاقه ستاره بحکومت
انگریزیها کمتر از پنجصد مرد و هزار زن مرلی موجوداند هر یک خود را بزرگ و مقبول دیوتا ظاهر
میکنند و اخبار عجیب و غریب از و بیان میکنند و دمی از حرام نمیگذارند سرکار را ضرور است که بواسطه
تا آنکه بعد درستی فهرست اسمای آنها بذریعه عمله پولس خبر حمل و استقرار آن همیشه گرفته باشد و نیز فهرست
اسمای کسانیکه این زنان نزد او شان و زنها او شان نزد ایشان می آیند درست کنانیده همیشه
ارباب پولس را تاکید باشد که خبر حمل او شان گرفته باشند اگر بچه پیدا شود آن حرامی پرورش
کنند اگر قتل حق کند قاتل را بقتل رسانند بلکه این رسم بد مرلی را بواسطه شاستریان موقوف
کنانند فقط فصل در بیان ذراع دکن و احوال حیدرآباد و بدانکه میر عبد اللطیف خان شوستری
در کتاب خود که موسوم بتحفة العالم است می نگارد که بیشتر اراضی بسبب قرب خط استوا از هوای
معتدل دارد و طول ایام و لیالی در جدی و قوس بسیزده ساعت رسد و ازین تجاوز نشود و در
موسم زمستان مردم اینجا را ضرورت آتش و پوستین و لباس پنبه و پشمین نیفتد و در تابستان
بسرداب و گلستان و خسخانه و یخ احتیاج نگردد و قریب است باینکه هشت فصل شمرده شود

درباب سواری آپا مزبوره عنایتی سرکار متعرض و مزاحم نشوند اگر درینباب تخلفی و پیش آورده
مانع و مزاحم خواهد گشت و نوعی تقید نمایند که آینده دست از مزاحمت آنجا باز دارد و در صورت
شرارت و ایستادگی او را بحضور رسانند درینباب تاکید اکید است پنجم شوال سنه ۱۲۰۳ هجری سال یکهزار
و دو صد و سه هجری و مالکان در فوجداری نالش بر ڈهیران بابت مزاحمت کرده بودند چون
اصل سند مدعیان پیش کردند شاید بعضی مدعی علیهم خاموش ماندند جرایان کار مدعی شد اگرچه
درین سند بوجوه نظر بوده است مگر ضرورت تحقیق آن نشد درینولا که بست و هفتم محرم سال یکهزار
و دو صد و هشتاد و پنج هجری خنت لچهمن ترین گر مدعی نالش مزاحمت روانگی دوله بر پالکی هنگام
معاودت بر دو کیاوکت شیاو مالیا مدعی علیهم کرده که دو صد سائیسان را همراه خود آورده مانع
و مزاحم سواری شدند که بر آمدن نخواهیم داد و کشت و خون خواهیم کرد هرچند سیو پاچیله گرد
بمدعا علیهم فهمایش کرد مگر نشنیدند چون مدعا علیهم و چیله گرد را در فوجداری طلب کردم و معلوم شد
که مدعی و مدعی علیهم همه چیله یک گرواند و منکر نصیحت چیله گرد که بجای گرد است هستند یعنی
چیله میگفت که تا آمدن چوریا گروجی کلان مزاحم سواری دوله و دولهن نشوند بعد آمدن گروجی
هرچه خواهند فرمود بر آن عامل شوند گفتم که نزد قائلین آن چیله سخن مرشد را نشنود و سخن مصلحت آمیز گرو را
در خود نگیرد قابل تعزیر و سزا باشد که مردود الطریقه میشود زیرا که در هندی گفته اند هر روٹھے
گور پهیر مناوین گور روٹھے نهین ٹهور باستماع این سخنم فورا مدعی علیهم دست از مزاحمت
باز داشتند و راضی شده رفتند فقط **فصل** در بیان مرلی بدانکه مرلی بر وزن مرغی زنی باشد
که آن را در سنسکرت سویرنی بر وزن فعیلنی نامند معنی آن آزاده است و چون کسی را
از هنودان ملک تیلنگ و کرناٹک و درآوڑ و نصف ملک مرہٹہ از ستاره تا پانی کهانڈی اولاد
اولاد نمیشود او نذر بنام یلما یا توجاً یا کهندی را و می نماید که ایشان را دیوتای خود اعتقاد
میکنند هرگاه بقدرت حق قدیر فرزند پیدا میشود اعم ازان که دختر بود یا پسر آن را آزاد
میگردانند و بمحبت پدری و مادری تا چارده سالگی پرورش او می نمایند و بر حالش میگذارند

هر دو ملازم سرکار امیر کبیر بهادر اند اما سبدیا که در چادرگهاٹ به حشمت گنج پیش چادرگهاٹ میماند جواهر می شناسد گهساره است که سنگ ها می ساید و می تراشد اگرچه محسوب بجوهریان نیست اما زیاده از جوهریان نظر دارد و می شناسد فقط

فصل در بیان دستوری عجیب و آن اینکه اگر کسی نوشته از اقوام خیاط یا روغن گر یا زرگر یا زین دوز یا مانگ بر اسپ سوار در شب گشت میگردد و این خبر بسائیسان میرسد همه جمع میشوند و او را بر اسپ سوار شدن نمی دهند و درین بلوی هر جا که نام سائیس از هر کس که باشد شریک میگردد و فسادها برپا میکنند تا آنکه گرد مرشد سائیسان جهنده خود گرفته و بر چیم آن کشاده گویا برای غزی پیش می آید تا آنکه نالش اینچنین مقدمات مالک محروسی با مردم پولس تا بسرکار میرسانند و هم خود جداری دائر میگردانند اگر بمرشد ایشان گفته میشود که نقصان شما در سواری ایشان بر اسپ چیست میگویند که از قدیم گاهی اینچنین نشده است و درین هتک عزت شرفا است با مردم اینهمه جنگ و جدل که میکنیم برای شرفا میکنیم اگر شرفا خود منزلت خود را کم کنند با مردم ناچاریم گویند بزمانه مهاراجه چندولال بهادر هم بسیار فساد سائیسان کرده بودند اما در عهد جناب نواب غفران مآب اینچنین فساد که سائیسان کرده بودند حکمی جاری شده بود که نقل آن اینست

شاه اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی

نظام آصف جاه
نظام الملک
میر نظام علیخان بهادر
اعظم الامراء فدوی سنه ۱۲۰۲
معین الدوله
منیر الملک
بهادر
جنگ
غلام سعید خان سهراب
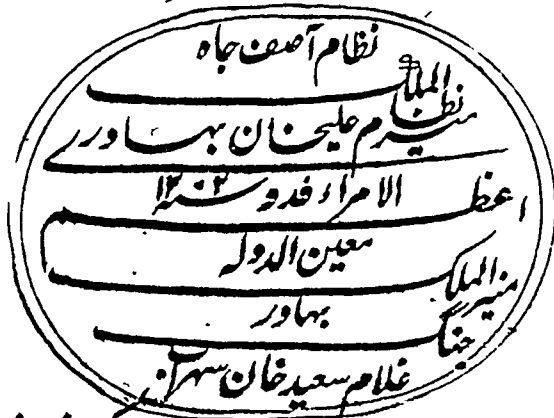
بعمالان حال و استقبال بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد صوبجات دکن نوشته میشود که بحسب فرمان والاشان مورخه ۲۰ شهر شعبان سنه ۱۱۶۶ هجری اسپ مشکی جانور عنایتی سرکار عالی از مهر خاص جهت سواری دوله و دولهن بنام مالکان سرفراز نموده شد باید که کسی ڈیره ان

می انداختند نهر آنطرف بند کرده شده است جای افسوس ست که در گناه شهریان بیچارگان تما
محروم الماء شوند و منبع نواب امیر عالم که در حق ایشان که از صدقات جاریات بود بسبب
خباثت خبیثان بند شود در گناه یک کس که کشاینده مستراح ست دو کس از ثواب
محروم شوند یکی روح نمازیان و دیگر روح بر فتوح بانی نهر اگر کشاینده مستراح از غرباست فور
کرده شود و اگر عدول حکمی کرد و اگر از امراست فوراً تنخواه یا جاگیر او ضبط کرده آید ورنه عجب نباش
که آه غربا. باجابت میرسد و صاحب مستراح بریاح و بائی یا دیگر آفات از حق مستحق گردد
بترس از آه مظلومان که هنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بهر استقبال می آید ٭ و آنکه هنو
بایشان باین عمل ناپاک بلای نرسیده است گویا مصداق آیه کریمه شده اند و یمدهم فی
طغیانهم یعمهون یعنی مهلت میدهد ایشان را در گمراهی خویش سرگشته شده پس باید که از این
مهلت بترسند و از تکلیف رسانی خلائق باز آیند و حق آنست که سبب بند شدن علت
نرسیدن آب نهر در مغلپوره معلوم فقیر نیست هزار دهن و هزار سخن مصرع فکر هر کس
بقدر همت اوست فصل در بیان اسمای جوهریان این بلده که در ینجا مشهور اند بدانکه درینولا
درین بلده چند جوهری در جواهرشناسی مشهور اند یکی هرلال است که اصلش از میرته است
اما نژادش از حیدرآباد دکن ست در بیگم بازار نزد لاله شیولال و موتی لال میماند دوم لاله جگنا
کهتری ست که در چادر گهات میماند آدم کهنه است برادر هاکشن واله کاروانی مشهورست در عهد سابق از
خاندانی مشهور معزز بوده است حالا از زمانه ناموافق ست اما در فن جوهرشناسی نظر دقیق دارد
کمال تحقیق سوم کالکا پرشاد لکهنوی از قوم او سوال ست و دلال مورشاه صاحب است که در کسار
میماند آدم هوشیارست و نظر عمیق دارد چهارم کشن داس گجراتی ست ملازم دیوانی که در چادر گهات
میماند اگرچه جوانست اما آدم بهت هوشیارست پنجم بلم پرساد از قوم کومٹے در حسینی شده
میماند ششم نبی لال پسر خوشحال رام اگروال دهلوی که الحال در چار کمان میماند هفتم پرشادی رام
مارواڑی ساکن بیگم بازار هشتم جیون مل مارواڑی پسر سمیر مل ساکن بیگم بازار قریب چادر گهاٹ این

نصب آن اینست که اول بزمین سرکاری تخم یا قلم درختان کارند و شخصے بران مامور فرمایند
تا پرورش آن تا دو سال کند بعده در شروع برشگال از انجا برآورده بر سر سڑک بر فاصلهٔ پانزده
پانزده گز نصب کنند و گرد آن حلقه زنند تا حیوانات آنرا نخورند و اگر بکنارهٔ رود موسے
بر مقامات مناسب از پل کهنه تا پل چادرگهاٹ بهر دو طرف بجائی که آب دریا در موسم خود
بانجا نرسد درختها نصب کنند مردم میلهٔ محرم شریف را بسیار آسایش دهد زیرا که دیده ام
که مردم میله و اهل دکاکین بموسم گرما تکلیف تاب آفتاب کشیدن نمی توانند و بیقرار می شوند
همچنین اگر گرد جلوخانهٔ سرکاری درخت نصب کرده شوند مردمان حاضری پنجم ماه محرم و مستغیثان
و سوای مردمان حضوری روزانه را بسیار آرام بهم رسد و این یادگار و ثواب مدت ها ماند و نیز گرد
جلوخانه ضرورست که برای شاشیدن مردمان چند جای علیحده مقرر کرده آید تا گرد مسجد جلوخانه
و جوانب در جلوخانه از عفونتهای این قاذورات پاک باشد و چون شاشیدن از امور ستهٔ
ضروریه است مردم مضطر بلا لحاظ خانهٔ خدا و خداخانه هر جا که حجاب می یابند میشاسند اگر چند جا برای
رفع این حاجت مقرر کرده شود و چندی کناس آنجا حاضر باشند و مردم را بجای مقرر نشان
دهد تمام مقدم جلوخانه از تعفن پاک میشود و نیز از ضروریات است که نهر شهر را که برای آسایش
خلق الله فیض بخش عالم جناب میر عالم مغفور ساخته اند پاک دارند و ناودانها مستراح یا در آن
انداختن ندهند و از جمله کناسان که مهتران و خاکروبان باشند مچلکه گرفته شود که هر کس که اینچنین
فعل سازد خبرش در فوجداری رساند و از ان جا اشتهار نام آن جاری گردد که فوراً آن
ناودان را بند کند و مغاکی علیحده در مستراح خود کند که هر گاه آب در آن جمع شود مهتران
آب را بسبو پر ساخته دور انداخته باشد یا گاڑی مع آله بردن آب از سرکار مقرر شود که مهتر
صباح او را پر کرده بیرون شهر انداخته باشد اگر کسے مطابق اشتهار عمل نخواهد کرد و تکلیف رسان
عالم خواهد بود در عدول حکمی مورد جرمانه خواهد شد و از مردم محلهٔ مغلپوره شنیده ام که بیچارگان
بسبب نرسیدن آب فریاد فریاد میکنند و شاید از سرکار بسبب اشرار چندی که ناودانها در شهر

در بیگم بازار دوم میر روشن علیصاحب در بازار نور الامرا سوم شیخ فخر الدین حیدر صاحب عرف
نانا میان در بازار عیسی میان چہارم مرزا عبد الغفور بیگ دہلوی داروغہ حوالات فوجداری
در محلہ سلطان شاہی پنجم مرزا اشرف بیگ صاحب در سلطان شاہی ششم نواب محکم جنگ بہادر
ہفتم عبد اللہ خانصاحب پسر احت جنگ بہادر ہشتم فضل شاہ صاحب قریب بازار شمس الامرا
بہادر نہم محمد خانصاحب قلعدار گولکنڈہ برادرزادہ محمد نجابت خانصاحب دہم نبی نظیر جنگ
بہادر بیرون دروازہ یاقوت پورہ یازدہم حیدر علی خانصاحب پسر علی محمد خانصاحب وکیل
بدانکہ جنگانیدن مرغان موجب عذاب سخت ست و حرام است مناقرہ دیک زیراکہ در حدیث
شریف از تحریش دیوک و بہائم نہی وارد شدہ است زیراکہ فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت باد
بر کسیکہ در بہائم تحریش کند و جنگانیدن مرغان داخل تحریش ست خروس سفید تاجدار پسند
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ است خصی کردن مرغ درست نباشد زیراکہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمودہ است ف ہرگاہ بیضہ دراز و محدودۃ الاطراف باشد
ازان مادہ برآید و اگر بیضہ مستدیرہ و عریضۃ الاطراف بود ازان نر برآید ف بیضہ کہ در نقصان
قمر کسیان ازبدا تا محاق و ہلاز ان بچہ کم برآید و آنچہ از استہلال تا ابدار و ہر بیشتر ازان بچہ برآید
خشا ہر بچہ را بعد دہ روز اگر منقارش گرفتہ بیاویزند اگر حرکت کند و بپرزند نر باشد و اگر ساکن
ماند مادہ بود فقط فصل در بیان سواد شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد بدانکہ سواد این بلدہ
فرخندہ بنیاد نہایت خوب است اما بسبب آنکہ بر راہ کہ از بلدہ می آید بسبب بودن دکاکین
سیندہی و دکان ہای حجامان کہ گزرگاہ آنست و بدم مسفوح و رودہ ہا و کبد وغیرہ مینمازند
کمال تعفن است و ہم بر سر سڑک درخت نصب نیستند البتہ مردم آیندہ و روندہ آنرا تکلیف
میشود اگر دکانہای مذکورہ دور کردہ شوند و بہر دو کنارہ شوارع درختان بارور مثل انبہ و
جامون و گولر و املی و پیپل و بڑ نصب کردہ شوند چنانکہ دستور سلاطین اہل اسلام ست و در طبقات
ناصری و اکبری و تاریخ فرشتہ مندرج است نہایت آسایش مسافران را باشد و طریقہ

سوم احمد علیخان مرحوم چہارم قاسم علیخان اول را ایک پسر رضا علی خان نام کہ در چھاونی
چادر گھاٹ موجود دوم را ایک پسر محمد خان نام در مستعد پورہ موجود ایشان را دو پسر
کریم داد خان و عبد اللہ خان و سوم را ایک پسر فیاض علیخان نام در مستعد پورہ موجود چہارم
را در مستعد پورہ دو پسر محمد صدیق خان و اکبر علیخان موجود ششم خانوادہ پیر عثمان خان خویشگی
ایشان از قصور بودہ اند د توزی بودہ اند و فقیر نیز د توزی ہستم اما در خیل بنی خیل ام پیر
عثمان خان مرحوم را چار پسر بودند یکی احمد خان المخاطب بمستعد یار جنگ شہید مغفور دوم
غلام محمد خان مرحوم سوم ودانی خان مبرور چہارم پیر اسمعیل خان ایشان خود در مستعد پورہ
موجود دختری دارند نہ پسر و ودانے خان را ایک پسر پیر خداداد خان سلمہ ربہ در مستعد پورہ
موجود و غلام محمد خان را پنج پسر یکی الہ داد خان کہ در چھاونی چادر گھاٹ موجود دوم غلام احمد خان
ایشان ہم در چھاونی مذکور موجود سوم پیر حسن خان در مستعد پورہ موجود چہارم پیر عثمان خان
در کوچہ جلال جی قائم ایشان را ایک پسر است پیر طالع بند خان نام کہ در فرزندی ایشان پیر اسمعیلخان است الحال
در بازار گھاسی میان می باشند پنجم پیر سبحان خان در مستعد پورہ موجود و پیر احمد خان المخاطب بمستعد یار جنگ
شہید مرحوم را ایک پسر پیر عمر خان نام در مستعد پورہ موجود و ایشان را ایک پسر پیر احمد خان
نام و ایشان را ایک پسر پیر عبد الرحمن خان نام سلمہم اللہ تعالے چون ایشان از اولاد پیر تو ہستند لہذا شجرہ آبائی ایشان را
مینگارم تا برای و توزیان یادگار از فقیر باشد شجرہ خلافت طریقہ چشتیہ خویشگیہ قدس اللہ اسرارہم الہیم رحمہم اللہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و بحرمت امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ
و بحرمت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ و بحرمت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ فضیل
بن عیاض رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ
حذیفہ المرعشے رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ہبیرہ البصری رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ممشاد علو دینوری
رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ابو اسحق چشتی شامی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ ابو احمد چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ و بحرمت خواجہ محمد یوسف ناصر الدین چشتی رحمہ اللہ و بحرمت

محمد سید الاواخر والاوائل المختار من صفوة الاطائب الحال الخ انتہی حال پیدا شدن انجماعت را اگر دریافتن ہست در طبقات اکبری بینند دستور این قوم ہست کہ اگر از اہل دنیا باشد و مرگ ترک دنیا میکنند اگر صحت می یابند باز متوجہ بآن نمیشوند و مشائخ ایشان سوال میکنند اگرچہ بفاقہ جان برلب رسیدہ باشد و ذکر و شغل بیشتر بطریقہ چشتیہ قادریہ مینمایند و تعصب مذموم چناوہ میباشند نواب بودھن خان مرحوم کہ حالا ہمشیرزادہ ایشان محمد ابراہیم خانصاحب و غیرہ اند دولت خان و ستار خان و حسین خان و ہوشدار خان و باز خان و جنید خان و مصر خان و مصری خان میر شکار و غیرہ خوانین چنچل کوڑہ و قطبی کوڑہ از ہمین ہستند دیگر نیازی از انجملہ محمد خانصاحب قلعدار کولکنڈہ و محمد نجابت خانصاحب مرحوم او شان کہ در غلپورہ میباشند نہایت خلیق صاف طینت سوم خویشگی کہ از قوم جامع اوراق است و این طائفہ در ینجا بچند مقام سکونت اختیار کردہ است یکی در قصبہ جہر خاندان حافظ غلام مصطفی خانصاحب مرحوم کہ تعلقدار بدر بودند حالا غلام رسول خان و غلام نبی خان و غیرہما پسران ایشان ہستند دوم در باغ ابو زمان خان عرف حسینی میان کہ ایشان را چار پسر بودند غلام علی خان و منصب علیخان و نواب علیخان و عباس علیخان و فروع ایشان راندانم سوم در اورنگ آباد بمحلہ قطب پورہ از ہنگام سلطان زمان حضرت عالمگیر اورنگ زیب بہادر علیہ الغفران از اولاد عبد اللہ خان خویشگی ہستند تفصیل ایشان راندانم چہارم عبد السلام خان خویشگی کیرتپوری مولد ایشان بنگالہ است در ملک برار کہ حالا در تحت و تفویض انگریزی ست و ہمانجا مزار میر حیات قلندر از نشان مید ہند و اولاد این بزرگ در موضع کلو از برگنہ چریاکوٹ ضلع اعظم گڈہ موجودست پدر عبد السلام خان کہ عبد الستار خان نام میداشت از کیرتپور ضلع بجنور آمدند و در ینجا متاہل شدند اگرچہ عبد السلام خان اولاد پسری نمیدارند اما خویش و اقارب ایشان ہنوز در کیرتپور موجود ہستند و پسر داد خان برادر ایشان در ینجا موجود زن گرفتہ بچہ ہا برآوردہ اند پنجم صالح محمد خان خویشگی مرحوم ایشان را چار پسر بودند یکی عبد الرحیم خان غضنفر یار جنگ مرحوم دوم محمد حسین خان مرحوم

نوشانیده باشند صحت یابد باینهمه خوراک جوان ست طفل را بمقدار عمرش میدهند و چون برگزیده سگ چادر را بآب ترکرده می اندازند خصوصاً چادر نیلی فوراً می میرد بچشم خود دیده ام و گزیده آن بیهوش نمیشود بلکه باعقل وتمیز میباشد و همه ایشناسد امّا در دل او خواهش گزیدن دیگری پیدا میگردد و اگرچه دیگران را میگوید که کسے نزد من نیاید که خواهم گزید زیراکه دل من ای گزیدن خواهش بسیار دارد پس اگر احتراز نمیکنند البته همچو سگ بدندان میگزد که همان اثر دران پیدا میکند و آدمی هلاک میگردد نعوذ بالله من هذا البلاء اللهم احفظنا عنه و عن کل سوء و طرفه و عجیب و غریب این شهر لطافت بهار این است که درینجا زنبور زرد و زنبور سرخ نمیشود درین عرصه سه سال که مدت ورود فقیر اینجاست یکبار هم ندیده ام وبس **فصل** در بیان افاغنه اینجا که درینولا خانوادهٔ اوشان مشهورست یکی ازان قوم نپی ست که بیشترے از ایشان معزز و جمعدار و جاگیر دار خوشخو خوش خلق خوش اوقات و خوش رو دلاور صاحب حمیت و حیا مگر بسبب جهالت قوم خود باهم قصه و تکرار و فساد و عنا و بسیار دارند اکثرے از ایشان مهدوی عقیده هستند که اعتقاد دارند که امام مهدی موعود علیه السلام آمدند و تشریف بردند چنانچه درینباب ملّا علی متقی رضی الله عنه رساله در زبان عربی تحریر فرموده است که آغاز آن این است بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد و آله وصحبه اجمعین و بعد فهذه رساله سمیتها بالرد علی من حکم وقضی ان المهدی الموعود جاء ومضی اعلم رحمک الله لاشک ان وجود المهدی الموعود ثبت بالاحادیث والآثار نحو من ثلثمائة فصاعدا ثم طائفة فی بلاد الهند یعتقدون فی شخص مات وله نحو خمسین سنة انه هو المهدی الموعود الخ انتهی ملّای سجاوندی الملقب جواب ش در عربی نوشته است که آن دال بر جهد اوست هر که شوق دید و شنید او دارد هر دو را ملاحظه کند تا دریابد کل اناء یترشح بما فیه شروع جواب الرد این است بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی جعل من صلاح هذه الامة نصب الامام العادل و اعلی ذکر من اختاره بولایتها فهو اعلی فی العاجل والآجال احمده فی البکرة والاصائل و اصلی علی نبیه

اگر یک نیم و بیزار از بوی او پیدا میشوند علاج دفع آن سوای روغن مالیدن بر بدن یا بر جای که ممکن باشد یا صابون در آب آمیخته و مسکن آنها انداختن یا آب گرم ریختن که بعضی غیر جائز داشته اند نیست دوم کثرت مورچه سرخ که در ملکی اینقدر ندیده ام هر کجا در عضوی میگزد همان دم سوزش بسیار میشود و عضو ورم میکند علاج گزیدن این به از روغن گاو مالیدن نیست اما باید که بعد ساعتی دور باشد و رنه هزار چند از مورچه خواهند رسید چهارم بسیاری کژدم در موسم گرما و برشکال که اکثر کسان را میگزد و بسیار زهر دارد فقیر را نیز این موذی در اینجا تکلیف نیش زدن داده بود که پیاز را با مرچ سیاه سائیده ضماد کردم و هم تماکو را سائیده ضماد کردم و بعد ساعت با گرم چند بار شستم بعد یکپاس افاقه شد عضو ملدوغ را در آب ترب داشتن و بیخ یا برگ ترب را سائیده بر موضع گزیده ضماد کردن افاقه می بخشد اگر آب ترب بر کژدم اندازند فوراً اعضای کژدم را از هم میباشد و جدا میکند پنجم سگ دیوانه که در اینجا بیشتر میشود و لست بست مردم را میگزد و همه میمیرند الا ما شاء الله و طرفه اینکه در محامی آید و هر که پیش او می آید میگزد و صورت سگ خود را می بینند و نمیکشند و کسی در پی کشتن او نمی رود و این گزیدن سگ دیوانه را مدتی مقرر نیست بعضی که گزنده زهر تیز دارد فوراً می میرد و بعضی دیر میکشد اگر فوراً موضع لسع با آتش یا به تیزاب سوزانیده شود مثل کاشتک یا بران شیر عشر نهاده شود یا حب السلاطین با سبزی آن به آورده سائیده بر جای گزیده ضماد نمایند که آبله بر آرد و آب از آن جاری چند رود مانند و آنکس را شش ماشه از تخم سنگترا یا نارنگی یا ترنج یا چکوتره یا لیمون کاغذی از هر قسم که میسر گردد در چهار توله آب سائیده و نبات سرخ دو توله شیرین کرده اگر سرما بود نیمگرم ورنه سرد تا وقتیکه زخم مندمل شود نوشانیده باشند بعون الله الشافی شفا خواهد یافت و این مجرب فقیرست که بیشتر کسان را داده و صحت یافته اند و از سالها سال زنده و سلامت اند یا یک درخت ناه را که در اینجا آن را نانای گویند و آن درختی خرد بقدر یک بالشت نهایت تلخ میباشد بیازده در آب پنج توله سائیده اگر سرما بود نیمگرم نموده گزیده را تا اندمال زخم دندان سگ دیوانه !

بعضے علاقه داران و دکان داران ارباب بعض اصحاب کوتوالی بوجهی من الوجوه رعایت میدهند اگر این کار است قریب غضب الهی و خشم پادشاهی مبتلا میشوند سه خلاف رای سادات اهالی جُستن بجون خویش باید دست شستن و علاقه داران که مذکور شدند بعضے از ایشان چنان غریب گوا هستند که در جناب شان گمان آبادانی دکان چنین افعال قبیح کردن تهمت بدگمانی بر خود بستن است بخدا اگر این دکان در علاقه ایشان باشد بلا اطلاع حضرت ایشان باشد اگر با حسن عنوان در جناب ایشان خبرش رسانیده شود فوراً استیصال آن فرمایند اما نمی‌دانم که اهالی پولس چنان چرا نکردند پس چرا مردمان گمان بدپیوستگی مردم پولس بارکان دکان نکنند و بر ایشان طعنه نزنند و این بدنامی ایشانرا کوچه بکوچه نگردانند و تا بسرکار نرسانند گو فی الواقع چنین نباشد اما از فیه باتیه خالی نبود اگر مخبری با ثبات خواهد رسانید البته اهل پولس را جوابدهی مشکل خواهد بود بجز آنکه گویند که ما مردم را اختیار بر صاحبزادگان یا حضوریان نبوده است گوئیم الحق اگر نبود چرا بسرکار عالی این عجز خود را و بودن دکان بیرون از حیطهٔ اختیار خود ظاهر نکردند و دیگران را جای انگشت نهادن نگذاشتند اگر صاف صاف ظاهر میکردند سرکار عالی خود بندوبست آن باحکام رسانی میفرمودند یا بحضور بندگان عالی دام اقباله عرض مینمودند چه ذات اقدس حضرت عالی با محای اینچنین بدعات قبیحه همه تن مصروف است و این همه بتعمیل ارشاد اقدس است خدا سے قدیر این شهر فرخنده بنیاد را ازین محرمات که خراب کنندهٔ خانمان شرفای و قاطع نسل امرا است و بیشتر شرفازاده باختیار این فعل قبیح میمیرند و بانواع امراض مبتلا گردیده سیه جرته میشوند پاک و صاف گرداند بحرمت النبی و آله الامجاد

فصل در بیان آنکه درین شهر از موذیات چند قسم بیشتر میباشند که مردم اینجا را از آنها تکلیف میشود بلکه بزهر آنها بعضے مردم جان بخدای کریم می سپارند یکی از آنها کثرت پشه است که هر متنفس را از آن تکلیف است علاجی مجرب برای دفع آن به از بودن مکان دور رخه هوادار که دران مروحه دراز کشیده شود و عود سوزانند نیست دیگر کثرت کهٹمل که ساس باشد باین کثرت در هر موسم میشوند که حسابی از آن نیست هر چند هر روز مکان صاف کنانیده شود مگر کم نمیشوند

گماشتہ آمدنی فی یوم دو روپیہ و ہشت آنہ و در شاہ گنج علاقہ مرد ہہ حبش غیرہ مدکخانہ مین صاحب آمدنی فی یوم دو روپیہ و ہشت آنہ و قمار خانہ معصوم آمدنی فی یوم دو روپیہ و ہشت آنہ و در کسارٹھہ علاقہ صاحبزادہ صمصام الملک بہادر مدکخانہ قادر حسین آمدنی فی یوم دو روپیہ و ہشت آنہ متصل ہٹہ موہن لال گزر حسینی علم مدکخانہ آمدنی فی یوم یکروپیہ و ہشت آنہ و در بازار گھاسی میان علاقہ امیر کبیر بہادر مدکخانہ کلثوم آمدنی فی یوم سہ روپیہ در بازار عنبر مدکخانہ گماشتہ بابو خان آمدنی فی یوم دو روپیہ و چار آنہ و در گاڈی خانہ قریب ڈیوڑھی راجہ سنبو پرشاد علاقہ صاحبزادہ صمصام الملک بہادر مدکخانہ آمدنی فی یوم دو روپیہ قمار خانہ آمدنی فی یوم دو روپیہ و در شکار خانہ عقب ڈیوڑھی مشید جنگ بہادر مدکخانہ برہان صاحب آمدنی فی یوم یکروپیہ و ہشت آنہ و در دار الشفا قریب طویلہ مختار بیگ مدکخانہ عنبر علی آمدنی فی یوم یک روپیہ چار آنہ و متصل چاوڑی حسینی علم مدکخانہ انبہ پرشاد آمدنی فی یوم یکروپیہ و ہشت آنہ و در دروازہ یاقوت پورہ علاقہ بندہ علی اخباری مدکخانہ عبد اللہ خان آمدنی فی یوم یک و نیم روپیہ بیرون کمنر کی ماتا علاقہ بندہ علی اخباری مدکخانہ غلام حسین آمدنی فی یوم سہ روپیہ و قمار خانہ آمدنی فی یوم سہ روپیہ بیرون دروازہ چادر گھاٹ علاقہ حاجی بشیر مدکخانہ محمد علی آمدنی فی یوم دو روپیہ ہشت آنہ و متصل ڈیوڑھی بدھن خان جمعدار در کوسی واڑھی گزر بیگم بازار مدکخانہ ننھی صاحب آمدنی فی یوم یکروپیہ و دوازدہ آنہ و بیرون دروازہ تالاب میر جملہ مدکخانہ حسین بے زنگہ آمدنی فی یوم یک روپیہ و چہار آنہ و در قاضی پورہ متصل ڈیوڑھی سیف الدولہ بہادر مدکخانہ آمدنی فی یوم یک روپیہ و چہاردہ آنہ بیرون فتح دروازہ در بی بی گنج علاقہ نصرت جنگ بہادر مدکخانہ سید علی آمدنی فی یوم یک روپیہ و در گزر کماٹی پورہ در تاڑبن متصل ڈیوڑھی بھیکو میان مدکخانہ آمدنی فی یوم یکروپیہ چار آنہ و در شاہ علی بنڈہ قریب مکان قاضی صاحب مدکخانہ آمدنی فی یوم یک روپیہ دوازدہ آنہ و در بیوراہہ شاہ گنج علاقہ مرد ہہ حمید خان مدکخانہ کریم صاحب آمدنی فی یوم پنجروپیہ و ہشت آنہ و بیرون لعل دروازہ علاقہ محمد مشکور جمعدار مذکور مدکخانہ آمدنی فی یوم یک روپیہ و ہشت آنہ دارد اگرچہ شنیدہ ام کہ بر حال

برای قلع و قمع آن شوند و ارباب پولس را واجب است که خوشی آقای خود و رضای مولی را بر همه
اولی دانند و بر ساجت و لجاجت موسویان هرگز التفات نه نمایند و بدانند که شعر چون از و گشتی
همه چیز از تو گشت * چون از و گشتی همه چیز از تو گشت * بعض پاس خاطر اهل دنیا و دنیا و آخرت
هر دو را خراب میکنند چنانچه درین مقدمه اگر عمله پولس تعمیل حکم حاکم مجازی نمیکنند مصداق ازین
سو رانده و ازان سو مانده میشوند و مورد عتاب حاکم حقیقی هم میگردند و بدانند که پادشاه سایهٔ
خداست هر که اکرام و تعظیم او میکند خدای تعالی او را می نوازد و بزرگ می گرداند و هر که اهانت
او میکند خدای تعالی اهانت او می نماید اگرچه تدبیر استیصال این فعل شنیع بافزونی محصول هم
ممکن بود مگر دیر میکشد ع ای ز غفلت بیخبر در هرچه باشی زود باش * باقبال سرکار عالی نظام
حصول این حرام زود بانجام میرسد کیفیت مدکخانه و قمارخانه هر قدر که معلوم شد این است
و این کیفیت تقریبی است نه تحقیقی زیرا که در تحقیق این زیاده از نگاشته خواهد شد فقط نه کم مدکخانه
بیرون دروازه علی آباد علاقه شرف الدین خسر پوره وقار الامراء بهادر آمدنی فی یوم ۳ روپیه
مدکخانه متصل خزانه جل پلی علاقه شمشیر علی دکاندار در گذر سلطان شاهی آمدنی فی یوم یک روپیه
و هشت آنه متصل باره راجه اندر گذر علی آباد علاقه کالی نواب مدکخانه عظیم الدین دکاندار آمدنی
فی یوم ۳ روپیه قمارخانه محمد نظام آمدنی فی یوم دو روپیه در ڈیوڑھی خورشید علیخان بهادر
گذر علی آباد مدکخانه قاسم علی آمدنی فی یوم دو روپیه قمارخانه گماشته آمدنی فی یوم چهار روپیه
متصل ڈیوڑھی رفعت الملک مرحوم گذر اتوار چوک علاقه مسماة راجی دکان دار مدک خانه آمدنی
فی یوم یکروپیه و هشت آنه و در شکر گنج متصل مکان تلجارام خزانچی علاقه محمد شکور جمعدار مدک خانه
حیدر علی آمدنی فی یوم یک روپیه هشت آنه و قمارخانه آمدنی فی یوم یک روپیه دوازده آنه و بیرون
دروازه غازی بنڈه علاقه محمد شکور جمعدار مدکخانه بنده علی آمدنی فی یوم دو روپیه و بیرون
فتح دروازه در صالح کوڑه علاقه محمد شکور جمعدار مدک خانه بنده علی آمدنی فی یوم ۳ روپیه
و در خورشید گنج علاقه خورشید جاه بهادر مدک خانه اشتیاجان آمدنی فی یوم ۳ روپیه و قمارخانه

محفوظ در دارین باشند و ثواب این انتظام در جریدهٔ اعمال حاکم وقت ثبت شود و بیشتر شیر فروشان
اینجا گاوان اروث اسپ و گاومیشان اروث فیل میخورانند فلهذا در شیر آنها مطلقاً دهنیت نمیباشد
و نه ذائقه شیر در ان میماند و طره بران اینست که در ان شش چند آب می آمیزند اگر عملهٔ پولیس را
یا طبیبان یا محتسب را آلهٔ دریافت شیر داده شود و در آنجا امتحان شیر شیر فروشان شده باشد
و لاتق فریب دهان را سزا داده شود امید که این فریب دهان موقوف گردد و نیز تاکید کرده
آید تا روث چیزی بجانوران نخورانیده باشند چه شیر این قسم جانوران مورث امراض سوداوی میگردد
چه عجب که از اسباب مواد سودا و امراض سوداویه یکی این هم باشد همچو آتشک و جذام
و قوبا و سرطان وغیره پس بند کردن این فعل بر ذمت همت علیای حاکم زمان الزم و اوجب است
فصل در بیان مدکخانه و قمارخانه این بلده فرخنده بنیاد بدانکه درین بلده چند مدکخانه و قمارخانه اند که
بسبب بودن آنها انواع انواع قصه و فساد میشود و در انجا بیشتر بدمعاشان جمع میشوند اگرچه از طرف
رئیس و نائب رئیس اینجا بر کوتوال قدغن تمامست که استیصال و قلع آنها کرده شود و کسانیکه مهتمم آنها اند
گرفته یا پانزده روز قید کرده شوند و بسزای واقعی رسند و عملهٔ پولس هم میخواهند و میکوشند که تعمیل
حکم قطعی سرکار بتدریج کرده شود چه بامضای این حکم قطعی نوعی فساد است زیراکه حامیان این
مهتمان اشخاص قوی هستند که زور میخواهند اما در امضای این حکم دیر نباید زیراکه دیگران
که ازین عمل باز داشته شده اند میگویند که فلان فلان را چرا منع نمی نمایند و دکان و خانه آنها را
بندی کنند در نصورت امضای حکم مشکل پس کسانیکه زورطلب باشند فوراً اطلاع آنها کوتوال صاحب
مفصل بالا رود و رعایت بسرکار عالی نمایند و تنخواه حامیان این مهتمان ضبط کنانند تا فوراً تعمیل
این حکم سرکار نمایند و عجب مسلمان اینجا هستند که افعال غیر مشروع را خلاف حکم خدا و رسول او
باوجود دعوی اسلام محض برای قدری از نفع خود جائز دارند و نمیدانند که دنیا روزی چند است
آخر کار با خدا او نیست بلکه در اجرا داشتن این برای جر منفعت خود کمال کوشش و سفارش میکنند
و مانعین را بر سب و دشنام یاد می نمایند الله تعالی اوشان را هدایت فرماید که خود شان

فلهذا این فرقهٔ ضاله بروز روشن تاخت و تاراج مال مردم می کنند و عالمی را بایذا می رسانند

فصل در بیان نظم وزن غله فروشان و پیمایش پارچه بزازان اینجا چون گز و ترازو و اوزان
آن در ینجا از سرکار والا اقتدار در بازارها مقرر نیست فلهذا در وزن و مساحت بسیار غبن فاحش
است دیده ام که بیشتر کسان که در بازار برای خرید غله می آیند سنگ و ترازو از خانه خود همراه خویش
می آرند اگرچه معدن آهن در علاقه سرکار عالیه است و هزارها توپ آهن بیکار در ین سرکار افتاده
است می تواند شد که از آن گز و اوزان ساخته شوند و اوزان گز و ترازو بعلامت سرکاری ساخته
بغله فروشان و بزازان از سرکار عطا شود و قیمت آن از خریداران گرفته شود امتحان این عمله
احتساب خواه فوجداری سپرده شود آسایش بسیار بخلائق رسد و انتظام مملکت گردد زیرا که
مطففین در ینجا بسیار اند که غله بوزن زیاده میخرند و بسنگ کم میفروشند و اصحاب غرض بهر وزنی
و سنگے و میزانے که میخواهند میخرند و ضرر می برد ارند و کسی نمی پرسد **فصل** در بیان نظم گوشت
و شیر اینجا بدانکه قصابان اینجا بیشتر هندو هستند اگر ذبح جانوری را می کنانند خود در گرفت و گیر
جانور مذبوح هنگام ذبح شریک میشوند و چون با مسلم و غیر مسلم که صاحب کتاب نباشد هنگام
ذبح شریک بود یا ذابح غیر عالم مسائل ذبح باشد و شرائط ذبح را بر وضع شرع شریف بجا
نیارد حلال شدن مذبوح معلوم و معهذا قصابان اینجا جانوران بیمار و لاغر و مرده را گلو تراشیده
میفروشند فلهذا در گوشت آن ذائقه نمیباشد بلکه موجب بیماری عوام و خواص میگردد و بندوبست
آن ضرور که در مسالخ طبیب معین کوتوالی یا شفاخانه اکثر اوقات رفته جانوران را که برای ذبح می آرند
مع عالم مسائل آنجا مذبوحان را بلکه در عالم حیات آنها دیده باشند اگر جانور بیمار یا لاغر را دیده باشند
هرگز اجازت ذبح نداده باشند اگر کسے اینچنین کند او را بمصادره رسانند و چنان گوشمال واجب
دهند که بازار تکاب چنین حرکت نکنند و نیز از ذابح جانوران که مسائل و شرائط ذبح ندانسته
باشد او را بقاضی یا بمحتسب یا بعلماء سپارند تا مسائل ذبح او را بیاموزانند و امتحانش گرفته
اجازت ذبح داده باشند تا لحم طری و مطهر بهر کس رسیده باشد و از حرام و گوشت ناقص مردم

میباشد اول آمده میگوید کسی هست که نکاح خود کردن میخواهد اگر کسی اقبال میکند و از خانواده
و بنای او میپرسد میگوید که از عالیه خاندانست که مثل او کسی نباشد و کسے او را سوای مادر
نمانده است و بسیار حسین و ده ساله است اگرچه سیاه چرته و شصت ساله باشد و بسیار مالدار و زیورها
و میانه و فیل و اسپ خواهد داد و زود بنکاح میرسانم و بعد خطبه بوصلت می درآرم و چنان وغیره
قاز میبالد که مرد فریفته بر تقریر او گردیده آماده خطبه و نکاح میگردد و رسمیات اینجا بجا می آرد و
زیربار میگردد و آخر بمراد نمیرسد و اگر بنکاح هم بعد سالها سال می درآرد بسیار از مادر و پدر و
برادر و اعمام و خالات او بهم میرسند که آدمی از خرچ آنها خراب و تباه می گردد و اکثر مال و
متاع ناکح قبل از نکاح و بعد از خطبه می گیرند و میخورند و جواب صاف میدهند ششم بعضے
نمود ایلباسں حکما آراسته علاج میکنند و هیچ ناخوانده و نانوشته نام خود حکیم محمد فاضل
و لچهمن سنگه بید یا قربان علی شاه ظاهر و منور ڈاکتر میگذارند و هرکس را دوا از قوت باه و امساک
یا امراض خبیثه میدهند و میخورانند و به بیرحمی خود مردمان را هلاک مینمایند و اگر امرا ر بدام فریب
ایشان هم درآیند خوب زر میکشند و متمتع میگردند و حواشی نشینان خود را میخورانند که پیش هر آینده
وردمنده و صامن حکمت عملیه او باشند و مردمان را ورغلانیده بحکم الدنیا زور لاتحصل الا بالزور بدام
فریب درآرند هفتم بعضے کسان هستند که دکان هنڈی جاری میکنند و زیورات را گرو میگیرند
یا زیورها لکی در صره بسته بعوض و میدهند بنشان میگیرند که آنرا باصطلاح مهاجنان این جا گهٹوهن
باضم کاف عجمی و ضمه تا ر هندی باتصال ها ر هوز و سکون واو مجهول و فتح های هوز و
نون میخوانند از زیورات جواهرات را بدل کرده میگیرند و بحکمت عملیه از گهٹوهن مال می برآرند
یا بعد چندی دوالہ می برآرند یا مال گرفته از اینجا می گریزند و مالک دست حسرت بر سر و سینه
میزند و ای وای کرده می نشیند و همچنین مرحوم کهسارته که حکاک باشند الماس و زمرد وغیره را
بدل مینمایند و همچنین زرگر هستند که نگینه های الماس و زمرد و یاقوت را تبدیل کرده نگینه کم قیمت
در آن نصب میکنند هرچند که نالش آن هم بفوجداری میرسد اما باثبات رسانیدن دشوار میشود

باشند نالش روپیه او و بر متوسط او و اتر بر جوانی میگردد و چونکه رئیس اینجا را پرورش غریب و مسافر
از هر قسم که باشد مجبول الطبع ست عوام میدانند که شوق کیمیا میدارند اما غافل از نیت بخیر ایشان
اندرین مغلطه افتاده جوق جوق باظهار کیمیا برور دولت بواسطه من گرفتگان حاضر میشوند و
فیضیاب میگردند و حاضر باشان حضور یا غافل ازین رمز یا عارف باسرار سلطانی بیشتری را بحضور
میرسانند و داخل حسنات میگردند که گفته اند سے گره بر سر بند احسان مزن * که این زرق و شید ست و
آن مکر و فن * و این نیست که حضور از نیک و بد آگاه نباشند ورنه چرا صابر علیشاه کیمیاگر را قید میفرمودند
و بحکم آنکه شان کریم کرم ست چرا طعام و تنخواه وافر عطا میفرمودند مجرم را نواختن کار کرما ست و در حمایت
پنجم فرقه دلالات ست و آن بر چند قسم هستند بعضے هست که اسباب و اسپ کسان بوعده فروختن
از مالک می آرد و میگوید که نمائیده می آرم و مردم همراهی را که بفریب مزدور سے یا نوکری همراه و
مقرر کرده می آرند که جائیکه میروم در انجا ترا نوکر کنانیده خواهم داد یا از ان جا اسباب بدست تو
خواهم آورد و چیزی مزد او را امید دهند و میگویند که خاموش نشسته باشی و بمالک مال آهسته میگویند که
آدم من نشسته ست من بازمیرسم و اسباب گرفته برده خود کافور میشوند و مالک اگر آدم نشسته باندا و را
گرفته بکوتوالی میرسانند یا بفوجداری می آرند و شاخ گلوی او میگردند و مال خود میطلبند و آن بیچاره
هر چند وعده او را بیان میکند کس نمیشنود و آخر این پیچ منجر بفساد میگردد و دیگرے چنان میباشد
که اسباب را مستعار بتقریب شادی وغیره می گیرد و آن را فروخته یا رو پوش میگردد و یا بوعده
اینکه حاضر میکنم یا می آرم ماهها و سالها میگذرد ندا میگوید که مال تو افتاد یا گم شد و نوبت بنالش
میرسد و یا خوف می گردد و بخیه از کارش می افتد و بسیاری را از مالکان بجز حیرانی و پریشانی هیچ
بدست نمیرسد و مال هزار ها روپیه تلف میگردد و گاهی بعون الله می برآید انکس بفریب بسزا
میرسد و بعضے از مردمان و لالهها از زنان ولاله ها هستند که هنگام شام خانه بخانه میگردند و زنان
و مردان مجردان را میجویند و پیغام شادی و وصلت میرسانند و متمتع میشوند و هم یابند دیگری
و بنکاح میرسانند دیگرے و اینچنین زنان را در پنجا مشاطه نامند و این سراسر عیاره و مکاره

یا در دربار و سرکار رسوخ میدارم اگر شمارا منظور بود ملاقات کنانیده دہم آن بیچاره بحکم صاحب الغرض
مجنون قبول میکند و خدمت ایشان مینماید آخر نتیجه جز حسرت نمی بردار و زیرا که یا بملاقات میرساند
یا نمیرساند اگر نمیرساند ترکی تمام شد و اگر میرساند آنقدر انتظار و امیدواری می کشد که یا می میرد
یا محتاج محض میگردد که نان شبینه هم میسر نمی گردد و دورین قربت هزارها مردم تباه شده اند و میشوند
چه غرداى اینجا فرداى قیامت ست دوم بسیاری مردم هستند که در تلاش اصحاب معاملات
میباشند و در شهر کچهری و دربار و نزدیک و دور هر یک از حکام حاضر میشوند و لاغرضی خود ظاهر مینمایند
و چون بار بار بمعامله می پیوندند میگویند که با فلان حاکم یا فلان میر یا فلان اهل قلم آشنائی میدارم در
حق شما سفارش خواهم کرد و باین تقریب با اهل معاملات حق السعی و حق الشفاعت مقرر میکنند و منتفع میگردند
بطوریکه حاکم یا اهل قلم را خبری از آن نمیباشد انگریز بود یا دکھنی یا هندوستانی اگر خبری هم شد بطوری
تقریب سفارش می نمایند که آن محض لله فی الله معلوم شود نه بغرض و درینجا مسلم ست که خرد یا کلان هندو یا مسلمان
که سفارش بدون انتفاع نمیباشد گویا مضمون این حدیث را خاص مردم موجود اینجا خواه ازین زمین
باشند یا از دیگر جا فهمیده اند که اشفعوا تو جروا و سفارشی بدون اجرت نمی باشد و حاکم عاجز
هیچگونه مسحور نگردد هر گاه سفارش بشنود در حق بود یا در باطل و مقدمه نخواهد بود که خالی از سفارشی
باشد اگر فرشته هم درینجا حاکم خواهد بود ازین مرض و بای اینجا هم نجات نخواهد یافت از سلطان
عمر تا چوبدار خالی از سفارش کردن یا پذیرفتن نیست و میانجی خالی از انتفاع دنیوی نیست و
نباشد الا ماشاء الله سوم بعضے مردم هستند که خود را عامل قرار داده اند زنان و مردان را انواع
انواع فریب مشغول اولاد و مفارقت و مواصلت میان زن و شوی و طمع نوکری وغیره داده
زر میکشند و مردم را در دام فریب خود آورده متمتع میشوند و هزارها روپیه و مال و متاع می کشند
چهارم کیمیاگر که خود را زرساز قرار داده بمردم فریب میدهند بیشتر از خواص و عوام اینجا این مرض میدارند
و بدام فریب می آیند آخر نقصان و شرمندگی میکشند و این صاحب خورده و متاع برده کافور
میشوند یا نوبت بنالش فوجداری رسیده کیمیاگر صاحب قید کرده می شوند اگر سامانی داشته

بقال و پنڈال انگلو و باسارام اپیا کلالان و ایریا کرشم و بھوانی و بازاری و ملی و ابوندی سنتیای
گواه هستند و کسان مذکورین تکذیب قول مدعی علیه مذکور نمودند و شیخ میران و ایریا گواهان
متفق اللفظ و المعنی حسب دعوی مدعیه گواهی دادند و گواهی عبدالنبی و دو طفل سمیان متیکا
و کوپیکا موید دعوی مدعیه است و وضع شهادت برای اثبات امر عارض خلاف ظاهر و سحر امر عارض
خلاف ظاهر پس از شهادت آنها الزام گردانیدن پسر مذکور را دختر بسحر حسب الدعوی مدعیه بر
مدعی علیه عاید گردیده مستوجب عقوبت گشت و طفل مذکور عاقل و مقر تکذیب دعوی مدعی علیه نموده
تصدیق دعوی مدعیه کرده ثابت بتصادق نامند ثابت بالمعاینه است و تصدیق شرط صحت اقرار
پس حسب تصادق دعوی مدعیه ثابت گردید و هرگاه که سارق و قطاع الطریق و خناق و ساحر
فعل مکرر نمایند اگر حاکم در قتل آنها مصلحتی داند قتل آنها سیاسةً جائز است و درینصورت تکرار فعل از روی
اقرار یا گواهی ثابت نگشت شرعاً مدعی علیه مستحق قتل نیست مگر عقوبت لازم لهذا حکم داده شد
که پسر مذکور را تفویض مدعیه کرده شود و گنگارام عقوبةً و سیاسةً تا اتم المجلس با سجولانه مقید باشد
و کوپیکا و متیکا و ایریا را مخلصی داده آید فقط المرقوم بست و نهم ماه رجب المرجب ۱۲۶۹ هجری و شخصی
را دیدم که در چشم شخصی سرمه کشیده که او مبتلای کشنده سرمه گردیده و همراه رفته و چند ماه ماند
هرگاه والد آن مبتلا عامل و معمول را پیش من آوردند از معمول پرسیدم که حالا دل تو همراه ماندن
با والدین خود میخواهد یا بعامل گفت که با عامل آخر عامل را قید کردم و معمول را والدش برد
همچنین بسیار عجائب و غرائب اعمال از زن و مرد اینجا دیده میشود و بمشاهده کثرت مفسدات
اعمال در وهم فقیر چنان موهوم شده است که زنی درینجا نباشد که از سحر خالی باشد اما مردان بنسبت
زنان کمتر ساحر هستند اگر هستند در عوام غیر مسلم الله تعالی از شر نفاثات محفوظ دارد و انشاء
الله القدیر بعد تحریر کتاب جداگانه در سحر خواهم نگاشت تا این کتاب دراز نگردد **فصل** در بیان مردم جو فروش
گندم نمای اینجا و آن هر چند قسم هستند یکی آنکه بعضی مردم اینجا هستند که هرگاه مردم بی روزگار
را می یابند او را آماده میکنند که من پیش فلان و فلان امیر یا جمعدار یا رساله دار یا محصل یا ماما

ذی قعدہ ۱۲۷۸ ہجری برای تحصیل معمول خود مع طفل مذکورہ بازوارد موضع مذکور گردیدہ
مردمان دیہ طفل مذکور را دیدہ شناختہ از سنیاسی مذکور مباحثہ کردند سنیاسی مذکور گفت این طفل پسر
نیست و دختر من ہست اگر پسر باشد شما بگیرید و اگر دختر باشد من میگیرم اہل دیہ طفل مذکور را که عریان کردہ
دیدند علامت انوثیت یافتند فقط خلاصہ ترجمہ ظاہر ونکٹ رام گوپال نبیرہ اش و راما دہنکر مسلہ بہادر
مذکور اینکہ طفل مذکور بود ذکر و انثیین میداشت فقط بعد ازان بتاریخ بستم جمادی الثانیہ ۱۲۷۹ھ
مدعیہ مدعی علیہ و طفل متنازع فیہ را مع مثل مقدمہ بدرقہ جوانان عدالت روانہ ہمگنڈہ نمودہ
بقاسم یار جنگ بہادر نوشتہ شد کہ گواہان قرار دادہ مدعی علیہ از موضع آتاپور طلبانیدہ
پیش مولوی محمد نصر اللہ منصف رجوع کنانیدہ دہند کہ مولوی صاحب مذکور بمقابلہ متخاصمین اظہارات
آنہا گرفتہ شریک مثل نمودہ دریجا خواہند فرستاد بمولوی صاحب مذکور نیز ہمچنین مضمون تحریر یافت
قاسم یار جنگ بہادر گواہان مذکورین را از آتاپور طلبانیدہ پیش مولوی صاحب مذکور رجوع
کردہ دادند مولوی صاحب مذکور اظہارات آنہا بمقابلہ متخاصمین گرفتہ روانہ محکمہ ہذا نمودند
خلاصہ اظہار مسماۃ یلی زوجہ گنگارام اینکہ عرصہ سہ سال شد کہ شوہرم پسر ہذا را گرفتہ آوردہ
این دختر بطنی من نیست فقط خلاصہ اظہارات سمیون راول ماپیا و بامن بوچیا و کوٹکر ملیا
بقال و نیڈ انگاوو باسارام ابیا کلالان و آیر پاکرنم و بھوانی و بازاری ویلی و بوندی سنیاسی
ساکنان آتاپور گواہان قرار دادہ گنگارام مدعی علیہ اینکہ ما نان دختر ہذا آگاہی بچشم خود ہا
ندیدہ ایم زوجہ گنگارام مدعی علیہ در موضع آتاپور دو دختر زائیدہ یکی شیرخوار است و دیگر ہشت
سالہ کہ بود مدعی علیہ قبل یکسال او را گرفتہ برد و بازنیاورد واہالیان محکمہ طفل متنازع فیہ را
بڈاکتر معاینہ کنانیدند نامبردہ علامات انوثیت مذکور دیدہ گفتند کہ در علامت ہذا نوعی شک است
بالیقین گفتہ نمیشود کہ این مذکر ست یا مونث چون کہ یلما مدعیہ دعوی گردانیدن پسر خود را
دختر از عمل سحر گنگارام گوسائین مدعی علیہ نمود و مدعی علیہ ازین معنی انکار کردہ ظاہر کرد
دختر مذکور صبیہ من مظہر ست بریں معنی یلی زوجہ خود و راول باپیا و بامن بوچیا و کوٹکر ملیا

خلاصه اظهار گنگارام مدعی علیه اینکه دختر حاضر هذا اصلی منست از زوجه ام مسماة پلی در موضع اماپور متولد
شده است چنانچه مسمیان ادل پاپیا و بوچیا پاسی گونکیر بلیا بقال کهو کشتما کلال و باسارام اپیا کلال وغیره
گواه اند خلاصه اظهار ایرپا گواه اول مدعیه اینکه مدعی علیه برای تحصیل معمول خود از عرصه هشت ماه همراه
خود داشته است و دو ماه بهمراهی او شده بود که گرفتار گردیدم و کوپیکا طفل هذا منست و ملیکا نیز همراه
گنگارام میباشد و طفل متنازع فیه اسن اکثر دیده ام که مرد بود ذکر و انثیین میداشت و در موضع کرنی که رسید
نیز مرد بود و همین که مدعی علیه بالای بدنش دست مالید طفل هذا زن شد فقط خلاصه اظهار کوپیکا بعمر دوازده
ساله گواه دوم مدعیه اینکه چند ماه در مسمی ایرپا را که مدعی علیه قرار داد ان ده روپیه و طعام همراه
خود از الهٰ پور آورده است من مظهر بهمراهش آمده ام و طفل حاضر هذا مسمی لچهمن از من میگفت که مدعی علیه
مرا در صحرا یافته عرق برگ نوشانیده بیهوش کرده همراه خود آورده است و من مظهر لچهمن را اکثر دیده ام که علامت
ذکوریت میداشت و در موضع کرنی رسیده علامت انوثیت پیدا نمود فقط خلاصه اظهار متیکا بعمر چارده ساله
سوم مدعیه اینکه من مظهر از عرصه هشت سال نزد گنگارام مدعی علیه ام مدعی علیه در عوض قرضه خود دختر پدر متوفی
مرا از تیم من گرفت است و طفل متنازع فیه مسمی لچهمن از عرصه سه سال نزد مدعی علیه است طفل هذا کور مرد بود و ذکر
و انثیین میداشت در موضع کرنی زن گردید فقط خلاصه اظهار شیخ میران گواه چهارم مدعیه اینکه من مظهر طفل هذا
مسمی لچهمن را اکثر دیده ام مرد بود و ذکر و انثیین میداشت مادرش حاضر هذا است و پدرش پیچا متوفی بود وقتیکه بر خانه
انکت اوپتواری شور و غوغا شد من هم رفته دیدم تا آن وقت نیز طفل هذا علامت ذکوریت میداشت همین که مدعی
علیه دست خود از اندام طفل هذا فرود آورده علامت ذکوریت مبدل بانوثیت گردید مدعی علیه میگفت که این پسر
دختر منست اگر پسر باشد از آن شماست و اگر دختر باشد از آن منست چنانچه چهوٹی تتال نبی صاحب و باکیار
محمد صاحب و گهورو بهائی محمد حسین و انکت اوپتواری و برمٹی بلیا و گنگا پور چلنیا بچشم خود این اوقات
دیده اند فقط خلاصه اظهار عبد النبی گواه پنجم مدعیه اینکه طفل هذا مسمی لچهمن مرد بود و ذکر و انثیین میداشت و نیز موی
من سحر انید و همراه نبیره من می بازید فقط خلاصه ترجمه عرضی انکت اوپتواری موضع کرنی مرسله منصر جنگ
بهادر اینکه لچهمیا نامی طفل را که قبل چهار سال سنیاسی سحر کرده همراه خود برده بود بتاریخ بستم ماه

مقدمه هذه بموجب رقعه دارالانشاء سرکار محرره نهم جمادی الثانیه لغایت ۱۲۷۹ هجری روبکار
گردید و کواغذ منتظمه مرتبه مثل بملاحظه رسید خلاصه اظهار مساة یلما مدعیه اول اینکه قبل از سه
سال پسرم مسمی لچهمن حاضر هذا بعمر ده سالگی در صحرا مواشی میچرانید گنگارام مدعا علیه او را بسحر
و غیره مسخر کرده همراه خود برده یکسال در موضع اتابور ده خود پیش داشت و دو سال همراه خود
ده بده گردانید برای تحصیل معمول خود باز بده من مظهره آورده بود که بلا نامی ڈهیر او را
دیده شناخته بخواهرم مساة رنگما اطلاع کرده خواهرم بانکٹ راؤ ایا نمود پٹواری مذکور پسرم
را طلبیده مستفسر گردید پسرم نام من و پدر و خال و غیره اهل قرابت خود ظاهر میکرد که گنگارام مدعا علیه
رسیده دست بر اندام پسرم گذاشته عمل تازه نموده گفت که این پسر نیست دختر من ست اگر
به بینید اگر پسر باشد از ان شماست و اگر دختر باشد از ان منست پسرم بفور گذاشتن دستش زن
گردیده ذکر و انثیین غائب شد چنانچه مسمیون انکٹ راؤ پٹواری و کشنیا کنبی و باپڑه بهوئی
و کاشتا کومٹی و باپیا و چندریا جوسیان بچشم خود ها این واردات دیده اند فقط خلاصه اظهار
لچهمن مدعی دوم اینکه قبل از سه سال گنگارام مدعی علیه باتفاق شخصے دیگر مرا در صحرا تنها
یافته عرق کدام برگ در دستم انداخته و در هر دو پره بینی و در هر دو گوش سوراخ کرده
بخیری عمل نمود که من مظهر مسخرش گردیده همراهش شدم و مدعی علیه مرا یکسال در موضع اتابور
داشته و دو سال همراه خود ده بده گردانیده و با عرق کدام شجر مرا نوشانید باتفاق ایربا
و دو طفل مسمیان تنیکا و کوپیکا باز برای تحصیل معمول خود وارد ده من شد بلا نامی ڈهیر مرا
شناخته بانکٹ راؤ پٹواری اطلاع کرد پٹواری مذکور مرا و مدعی علیه را طلبیده تکرار میکرد که مدعی علیه
لنگوٹ من آورده بچه برای بستنم داده سه بار دست از اندامم فرود آورده گفت که اگر این پسر باشد
از آن شماست اگر دختر باشد از ان من ست من مظهر که مرد بودم بمجرد فرود آوردن
دستش زن شدم و ذکر و انثیین غائب گردید و این داغ سیاه که بر سر پستان مدعی علیه
بعد گرفتاریم بدست کدام زنکه و بانیده است و این سر زده طفل پیش از ین همراه مدعی علیه بودند فقط

همسفر و باشند البته میخورند والحق زنان مرد و رکه طعام می آرند بشکل منضم میشود بار با دیده ام و
خورده ام که دران مطلقا ذائقه تلخ یا شد این یاد هم با مردم باشد یا فی الواقع اثر ذیت باشد که انما الاعمال
بالنیات بموجب حدیث شریعت نیز تاثیر نظر ثابت است که در باب دفع آن ادعیه ماثوره اند و عقلا چرا
تاثیر نظر نباشد که قوت متفاطیسی بمثل مسمریزم از نظر ناظر بشخص منظور طلب می رسد و نظر خشم غضب
در منظور الیه قابل مجرب است که اثر می کند و در نیچر کتاب مطول نوشته اند هرگاه در ماده قابل
ذی روح اثر می کند که ادراک میکند اگر و غیر ذی روح که ماده قابله داشته باشد موثر باشد
چه عجب که نادر و غریب نبود و مشاهده شد که خوبان عالم بیک گردش چشم کار نامرادان تمام میکنند
و انظار پاکان در منظوران هرگاه پاکیزگی و لطافت پیدا میکند پس اگر نگاه ناپاکان و خباثت
در نگاه افتادگان بدی و خباثت پیدا نمایند چه عجب پرنده باشد که کرد ما اگر فته در جائی بند میکنند
و چندی بران نشسته تاثیر نظر خود بران می اندازد که همه بیدان بشکل او پیدا میشوند و می پرند پس
عرعد اگر کسے او را میکشد همه بیدان که دران بند می باشند میمیرند و هیچ دران پیدا نمیشود باین
تقاریر تاثیر نظر ثابت گردید و سحر اینجا بانواع و اقسام است هنوز ماهیت سحر اینجا را تمام کتاب
را بتحقیق معلوم نشده و بتجربه نرسیده که آیا از قسم نقوش ست یا الفاظ یا ادویه یا مرکب بوده چه بعد اثر
کنانیدن بعضی را دوا ے از شکم برآمده و بنشان دادن بعضی مخبر یا خود مجرم نقوش بر آمدند که در جای
علحیده یا بالین مسحور دفن یا پوشیده زیرین نگاه داشته بودند و از بعضے ساحران الفاظ شنیده شد
اما بر کتب آن معلوم نشده و نه نام دوا و نه عبارت و نه نقوش دریافته شده و کم اثر کردن الفاظ و
نقوش که مسحوران را ندیده و نشنیده باشد هنوز معلوم نگردیده درین بلده پیش از رسیدن
فقیر شخصے جوگی طفلی را بسحر خود دختر کرده بود که مقدمه آن به فوجداری دائر شده بود و از انجا
سزا یافته که نقل روبکاری فوجداری درینجا بهنگام تام در مانرا حیرت افزاید و آن اینست

روبکارے گنگارام ولد ابا سنیاسی مدعی علیه واقع
بدار العدالت فوجداری بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد

غور نکرده بانفصال مقدمه پرداخته باشد آن تجویز منسوخ خواهد شد و در مقدمات هنود و در معاملات
دیوانی ضرورست که بعد تکمیل مثل بمجلس مرافع صدر مثل مرتبه مرافع اولی و مراتبه ثانیه را نیک
ملاحظه کرده صورت مقدمه بطور سوال یا چند سوالات نوشته از شاستری مجلس مرافع صدر نوشته
گرفته حسب نوشته شاستری بانفصال پردازند شاستری را اجازت تحقیق و دریافت دادن ضرور
نیست بلکه امر ترسیل سوال و جواب میگرفته باشند و مدام تحقیقات ناظمان عدالتهای مرافع
اولی اگر دران خللی از خللهای مفصله صدر دریافته نشود مقبول و مسلم خواهد ماند و هر شهادت
را که ناظم عدالت مرافع اولی بسبب عدم مطابقت یا دعوی یا بسبب تزلزلات شاهد
یا بدین سبب که مشهود له بگواه بروقت ادای شهادت تعلیم نمود و جواب و سوالات باو
تلقین میکرد مردود خواهد نمود در مرافع ثانیه آن شهادت مردود که اصلا مقبول نخواهد شد بلکه
چنین گواه که در عدالت مرافع اولی مخالف دعوی مدعی بیان کرده بود ثانی الحال اگر به تعلیم
و تلقین مدعی در مجلس مرافع ثانیه موافق دعوی بیان کند لائق مواخذه سرکاری و قابل رجوع
بعدالت فوجداری متصور خواهد شد و همچنین اگر مدعی علیه بعدالت مرافعه اولی جوابی داده بود
در مجلس مرافعه ثانیه از جواب اول اعراض یا رجوع نموده مخالف جواب اول جواب دیگر تراشد
آن جواب اصلا مقبول نخواهد شد و همچنین هیچ وجه ثبوت جدید بلا وجه موجه گرفته نخواهد شد
لیکن اگر مدعی شهود مقدمه بعدالت مرافع اولی حاضر کردن نتوانسته آنها را بمجلس مرافع ثانیه
حاضر کند مسموع خواهد شد فقط فصل دربیان زخم چشم بد و سحر که درینجا بسیار است با آنکه مردم اینجا
را چه عام باشند و چه خاص هنگام خوردن طعام از انظار مردم چه خویش باشند و چه بیگانه بسیار
احتیاط است اگر شوی طعام میخورد در مکانی پس زن دران جا در هنگام خوردن نمی رود و او را
اجازت آمدن نمیدهند و همچنین اگر زن میخورد مرد در آن زمان نمی رود و اگر امیری بر طعام نشسته باشد
تا کسی دیگر از احباب او در آید رخصت آمدن نمیدهند تا فراغ بجای علحده نشسته باشد و
بر خصت خانه نمی در آید و هر گز روبروی کسیکه مجال اطمینان نباشد نمیخورند لا باشتر کیکان که

سرکار عالی باعث هذا مرسل و نظر بر مراسله معتمد عدالت سرکار مثبته نشان ۲۱۹ ترقیمیت که سوای
ایام جمعه و عیدین و عاشوره و در ایام معطله ضروریست که از ناظم و هر دو نایب یکی مع یک دو منشی
بکچهری حاضر باشند تا اگر کدامی کار ضروری پیش آید یا هیچ تحریر ضروری از طرف صاحب عالیشان
بهاو در رسد در انصرامش تراخی واقع نشود فصل در بیان میعاد مرافعه هر یک محکمه بلده و تعلقات وغیره
بدانکه میعاد مرافعه برای محکمات بلده یعنی مرافع کوتوالی بلده و بیرون بلده که در فوجداری میشود
و مرافع عدالت دیوانی خورد که بعدالت دیوانی بزرگ دائر میشود و مرافع عدالت فوجداری و عدالت دیوانی
بزرگ و صدارت که بمجلس مرافع صدر دائر میگردد از روز فیصله میعاد یکماه مقرر است و برای مرافع تجویز
مجالس مرافع صدر که بسرکار دائر میشود میعاد دو ماه از روز فیصله مقرر است و برای مرافع مقدماتی
که بناراضی فیصله تعلقه داران بعدالت صدر تعلقات دائر میشود نیز میعاد دو ماه از روز فیصله مقرر
است و برای مرافع مقدمات صدر تعلقات که بمجلس صدر مرافع دائر میشود هم میعاد دو ماه از
روز فیصله مقرر است بموجب مراسله سرکار واقعه مجلس صدر مرافع مورخه غره رجب سنه ۱۲۸۲ هجری و
اگر بابت مقدمات هر دو کوتوالی میعاد مرافع بسببی گذشته باشد و رای ناظم عدالت فوجداری بر طبق
گذشتن عرضی مرافع قابل سماعت مرافع معلوم گردد پس وجوه آنرا نوشته حصول اجازت تحقیق
آن از عدالت خاص سرکار عالی کند بعد یافتن اجازت از عدالت خاص سرکار عالی تحقیق آن نماید
و هرچه مناسب باشد اصدار تجویز کند و هرگاه مرافع مرافعت نماید باید که نقل حکم و تجویز حاکم زیرین
بمهر و دستخط حاصل کرده شامل عرضی خود نموده باشد و در عرضی وجوه ناراضی خود درج کرده باشد
بموجب فقره یازدهم دستور العمل مجلس اگر در رای اراکین مجلس تحقیقات هیچ مقدمه ناقص و ناتمام
متصور خواهد شد بمراد تکمیل تحقیقات بعدالت مرافع اولی برای تجویز مکرر میتوانند فرستاد و اگر نقصان خفیف
باشد ارباب مجلس را میرسد که خود به تکمیل آن پردازند و بعدالت مرافع اولی واپس نکنند و هر تجویز که خلاف
مذهب مفتی به یا مخالف فقه حنفیه یا مخالف رواج و عرف عادت و یا برعکس روداد و مثل باشد یا آنکه حاکم
عدالت مرافع اولی سهواً کدامی دستاویز را ملاحظه نکرده باشد و یا بر کدامی دلیل قوی

فصل در بیان ایام تعطیل کہ بملازمان محکمات می رسد بسبب اعیاد و رخصت داده میشود و محکمہ بند می شود تفصیل تعطیل ہندو یا مسلمان یا ہر دو

کہ بران اطلاع بسبب نو وارد بودن ندارم زید اللہ حکمہ و دام ملکہ

	نام عید	تعداد ایام
ایام تعطیل مسلمانان کہ دران ہندوان بدیوان حاضر باشند نہ مسلمانان ـ	شب برات	یک یوم
	عید الفطر	سہ یوم
	عید الاضحیٰ	سہ یوم
	دوازدہم شریف	یک یوم
ایام تعطیل ہندوان کہ دران مسلمانان بدیوان حاضر شوند نہ ہندوان ـ	شیوراتری	یک یوم
	ہولی	دو یوم
	اوکادی	یک یوم
	راکھی پونم	یک یوم
	جنم اشٹمی	یک یوم
	دسہرہ	دو یوم
	دیوالی	یک یوم
ایام تعطیل ہندو و مسلمان کہ ہمہ امیشود ـ	محرم شریف پنجم و نہم و دہم	سہ یوم اجدہ بموجب رقعہ عدالت خاص مورخہ چہارم محرم سنہ ۱۳۱۲ ہجری از پنجم تا دہم تعطیل مقرر شد
	عرس رجب المرجب	دو یوم

از رقعہ عدالت خاص سستم ۲۰ رجب سنہ ۱۳۱۸ ہجری کہ فرد تعطیلات اہل اسلام منجملہ منظور کردہ ملازمان

سرکار عالی ندارد و ورنه مفصل می نگاشت حالا بطریق اجمال می نگارد و تفصیل و تحقیق را عمر[ها]
و دفتری می باید اول اینکه برای صدها قبور واقع بلده و ممالک محروسه روزانه و ماهانه و سالانه
برای عود و گل از احاد تا عشرات مبالغ مقرر ست دوم جاروب کشی مزارات و قبور با مور و صرف
چراغ و بتی آنجا از سرکار مقرر سوم صرف اعراس وغیره از هیجده لک روپیه از سرکار عالی مقرره
چهارم در صدها مساجد بلده و قصبات و قرای ممالک محروسه امام و موذن و خطیب یومیه و
مشاهره وغیره مقرر پنجم خدمتهای قضا و احتساب هنوز مقرر و علوفه و وظیفه ایشان بصدها روپیه
جاری ششم نوکران عمله عهد آصف جاه اول مغفور هنوز تا عهد جناب نواب افضل الدوله بهادر اهم
بلکه اکثر وفات یافته اند و منزوع الخدمت شده اند معهذا جاگیر وغیره ایشان چه از نقد و چه از
اراضی اگرچه بتخفیف رسیده باشد الی یومنا هذا برای ورثه ایشان جاری و مقرر است هفتم
ملازم دیرین هر چند معهد جرائم شده معزول بلکه سزایاب هم شده باشند تاهم در سرکار والا اینجا
دستور قدیم حضوری ست که حسب حیثیت و عطیه سرکاری نسبت باو جاری میماند الغرض
هر که را توسلی تا زمانه معتد به بدین سرکار ابد پایدار دست داد او متمتع او و ورثه او گویا ابدی گردید
و مقطوع الرزق گردیدن او در صرف خاص این سرکار عالی همانا از محالات عادیه ست ازینکه در همه
ریاستها در شکم میزنند و درین سرکار بر پشت نوکر میزنند نه بر شکم آنکه قانون اینجا همین ست هشتم
آنکه در ایام موسم انبه هزارها بندی و چهکره انبه از علاقه نظام می آید خصوصاً از کوهیر که انبه آنجا بسیار
لذیذ مشهور ست و اثمارش از آنجا بکثرت می آید بر هر متنفس از ملازمان صغیر باشند یا کبیر در هر محکمه که
باشند حسب حصص تقسیم میشوند و غربا را از امراء و ملازمان بتصدق سرکاری بمراد خود میرسند و این
تقسیم تا عرصه دراز جاری می ماند اما اگر درخواستهای مستحقان از آغاز فصل نمی رسد باز یافتن
مشکل میگردد نهم همچنین تقسیم گوسپندان و بزان حسب مراتب ملازمان بتعداد مناسب برای ایشان
در ایام عید الاضحی میگردد و این همه جانوران از علاقه بقیمت و هبه خریده می آیند و قبل از
روز عید الاضحی تقسیم میگردد و همچنین بسیار از مراسم و قوانین خاصه این سرکار عالیجاه مخفیه خواهد بود

اما رام پھل مغاظ معدود است و فصل شریفه درین ملک صحرائی میشود و بکثرت تمام وقتیکه برشکال آخر
میگردد یعنی وقتیکه آفتاب در برج عقرب می درآید فروخته میشود و عالمی آنرا خورده شکم خود را
پر میکنند که بیک پول چار ده در بلده فروخت میشود و در قریات یک سبد در ارزانی بیک
پول خریده میشود و شریفه که عمده و کلان باشد قریب سه پاؤ میباشد نهایت شیرین و خوش
طعم می باشد هزارها مردم را گزران برخورش آن در موسم آن میباشد اما عیب در آن آنست
که پشتک از دهان انداختن میشود یعنی تخم سیاه بسیار دارد و بخوردن اکثر تپ لرزه عارض میگردد
و فصل کتھل هم در موسم برشکال درینجا میگردد و در موسمیکه فصل انبه میباشد آنرا پهنس نامند بسیار
کلان نمی باشد یعنی زیاده از بست سیر ندیده ام و انبه درینجا بانواع و اقسام میباشد زیاده از
یک سیر ثمر آن درینجا ندیده ام و این بیان تخمی ست اما در اقسام قلمی از انوس و حیدری و انبه بمبئی
و انبه گووه بندر و الفنو و دلپسند و ملغوبه بسیار خوب میشود و اما بهتر از هندوستان درینجا نخورده ام
و عجب است که درینجا سبد انبه هدیه بحضور بماه دسمبر رسیده و فصل عام انبه پخته درین ملک وقتی میباشد که
آفتاب در برج جوزا می آید و تا آخر اسد فصل آن میباشد اما انبه در اینجا ارزانی نیست چنانکه در ملک هندوستان
است که بیک آنه یک خربار می آید و قلمی وزن کرده فروخته میشود و تخمی بشمار و عمده انبه درینجا از
کوهیر مشهور است و از سرکار عالی بر همه عمله های محکمات تقسیم میشود زیراکه بنام هر یک از سرکار عالی بشمار
مقرر است این دستور فیض عام در کدامی سرکار از هندوستان و انگریزی جائے مقرر نیست و ام فیضانه
و تفصیل در بیان اینکه بعضے ابواب پرورش و معیشت بندگان خدا درین سرکار ابد پایدار اتفقه
دام اقباله و نواله چنان مفتوح و مقرر است که شاید در عهد بعض سلاطین انار الله برهانهم باشد
یا نباشد و در همین باب این سرکار والا اقتدار را بر همه ریاستهای دو صد ساله هندوستان بلکه
تمام جهان تفضیل کلی قطعی ست و در بعض این امور قطعا بر جمله ریاستهای گذشته و موجوده شرف
دارد و این اظهار فقیر نه از راه خوشامد و چاپلوسی باشد بلکه بیان حق و ادای شرط نمکخوار و ذکر
تاریخ است و این امور فقیر خود را به نظر سرسری ست که چندان دریافت و معلوم شده هم این

سرکار عالی ندارد ورنه مفصل می نگاشت حالا بطریق اجمال می نگارد و تفصیل و تحقیق را عمری
و دفتری می باید اول اینکه برای صدها قبور واقع بلده و ممالک محروسه روزانه و ماهانه و سالانه
برای عود و گل از احاد تا عشرات مبالغ مقرر ست دوم جاروب کشی مزارات و قبور با مور و صرف
چراغ و بتی آنجا از سرکار مقرر سوم صرف اعراس وغیره از هیجده لک روپیه از سرکار عالی مقرر
چهارم در صدها مساجد بلده و قصبات و قرای ممالک محروسه امام و موذن و خطیب بیومیه و
مشاهره وغیره مقرر پنجم خدمتهای قضا و احتساب هنوز مقرره علوفه و وظیفه ایشان بصدها روپیه
جاری ششم نوکران عمله عهد آصف جاه اول مغفور هنوز تا عهد جناب نواب افضل الدوله بهادر اگرچه
ملکه اکثر وفات یافته اند و منزوع الخدمت شده اند معهذا جاگیر وغیره ایشان چه از نقد و چه از
اراضی اگرچه بتخفیف رسیده باشد الی یومنا هذا برای ورثه ایشان جاری و مقرر است هفتم
ملازم دیرین هرچند معدر جرائم شده معزول بلکه سزایاب هم شده باشند تاهم در سرکار والا آنجا
دستور قدیم حضوری ست که حسب حیثیت و عطیه سرکاری نسبت باو جاری میماند الغرض
هر کرا توسلی تا زمانه معتدبه بدین سرکار ابد پایدار دست داد و تمتع او و ورثه او گویا ابدی گردید
و مقطوع الرزق گردیدن او در صرف خاص این سرکار عالی همانا از محالات عادیه ست زیرا که در همه
ریاستها در شکم میزنند و درین وزارت بر پشت نوکر میزنند نه بر شکم آنکه قانون اینجا همین ست هشتم
آنکه در ایام موسم انبه هزارها بندی و چهکره انبه از علاقه نظام می آید خصوصاً از کوهیر که انبه آنجا بسیار
لذیذ مشهور ست و اثمارش از آنجا بکثرت می آید بر هر متنفس از ملازمان صغیر باشند یا کبیر در هر محکمه که
باشند حسب حصص تقسیم میشوند و غربا را از امراء و ملازمان بتصدق سرکاری بمراد خود میرسند و این
تقسیم تا عرصه دراز جاری می ماند اما اگر در خواستهای مستحقان از آغاز فصل نمی رسد باز یافتن
مشکل میگردد نهم همچنین تقسیم گوسپندان و بزان حسب مراتب ملازمان بتعداد مناسب برایشان
در ایام عید الاضحی میگردد و این همه جانوران از علاقه بقیمت واجب خریده می آیند و قبل از
روز عید الاضحی تقسیم میگردد همچنین بسیار از مراسم و قوانین خاصه این سرکار عالیجاه آصفیه خواهد بود

اما رام پھل مغالطہ معدہ است و فصل شریفہ درین ملک صحرائی میشود و بکثرت تمام وقتیکہ برشگال آخر میگردد یعنی وقتیکہ آفتاب در برج عقرب می درآید فروخته میشود و عالمی آنرا خورده شکم خود را پر میکنند که بیک پول چارده در بلده فروخت میشود و در قریات یک سبد و ارزانی بیک پول خریده میشود و شریفه که عمده و کلان باشد قریب سیر پاؤ میباشد نهایت شیرین و خوش طعم می باشد هزارها مردم را گزران برخورش آن در موسم آن میباشد اما عیب در آن است که یک یک از دهان انداختن میشود یعنی تخم سیاه بسیار دارد و بخوردن اکثر تپ لرزه عارض میگردد و فصل کٹھل هم در موسم برشگال درینجا میگردد و در موسمیکه فصل انبه میباشد آنرا پھنس نامند بسیار کلان نمی باشد یعنی زیاده از بست سیر ندیده ام و انبه درینجا بانواع و اقسام میباشد زیاده از یک سیر ثمر آن درینجا ندیده ام و این بیان تخمی ست اما در اقسام قلمی از افوس و حیدری و انبه بمبئی و انبه گوده بندر و الفن و دلپسند و ملغوبه بسیار خوب میشود اما بهتر از هندوستان درینجا نخورده ام و تعجب است که درینجا سبد انبه هدیه بحضور بماه دسمبر رسیده و فصل عام انبه پخته درین ملک وقتی میباشد که آفتاب در برج جوزا می آید و تا آخر اسد فصل آن میباشد اما انبه در اینجا ارزانی نیست چنانکه در ملک هندوستان است که بیک آنه یک خربار می آید و قلمی وزن کرده فروخته میشود و تخمی بشمار و عمده انبه درینجا از کوهیر مشهور است و از سرکار عالی بر همه عمله های محکمات تقسیم میشود زیراکه بنام هر یک از سرکار عالی شمار مقرر است این دستور فیض عام در کدامی سرکار از هندوستان و انگریزی جائی مقرر نیست و ام فیضانه فقط

در بیان اینکه بعضے ابواب پرورش و معیشت بندگان خدا درین سرکار ابد پایدار آصفیه دام اقباله و نواله چنان مفتوح و مقرر است که شاید در عهد بعض سلاطین انار الله برهانهم باشد یا نباشد و در همین باب این سرکار والا اقتدار را بر همه ریاستهای دو صد ساله هندوستان بلکه تمام جهان تفضیل کلی قطعی ست و در بعض ابواب قطعا بر جمله ریاستهای گذشته و موجوده شرف دارد و این اظهار نه فقیر نه از راه خوش آمد و چاپلوسی باشد بلکه بیان حق و ادای شرط نمکخواری و ذکر تاریخ است و این امور فقیر نو وارد را به نظر سرسری ست که چندان دریافت و معلوم رسوم این

نوشته بآنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یا رسید جداگانه گرفته باشند یا بر پشت
سر خط نوشته شهادت دو کس بر آن نوشته باشند و قسمی از ایشان کهاران پوربی اند و شان
اکثر با وفا میباشند اما تنخواه به نسبت بهوئیان زیاده میگیرند و همه کار خانه داری از رفت و روب
آب کشی و چراغ افروختن و دوا ساختن میکنند تنخواه اگر بهوئی در نیز لاشش و پیه چالی می یابند کهاران
هندوستانی هشت و پیه تنخواه هند و هر وقت همه حاضر میباشند بخلاف بهوئیان اگر شش کس نوکر باشند
چار اگر حاضر باشند دو از ان همیشه غائب باشند و تنخواه حاضر و غائب یکسان می طلبند و میگیرند و
آب نمیاشند و کارهای مرجوعه انجا نمی آرند و هنگام رفتن های و هوی بسیار میکنند و سوار را
جنبش بسیار میدهند که بیشتر سر آشفت و استخوان جسم سوار بدرد می آیند زیرا که اکثر قدم درست
نمی اندازند و لحاظ برابری دوش نمیدارند بخلاف کهاران که نه آواز بر قتار میکنند و نه سوار را حرکت
میدهند سواری ایشان مفرح القلوب و آرام دهنده جسم و جان سوار است و سلوک کردن با بهوئیان نیکی
را بدریا انداختن ست **فصل** در تفصیل میوه های اینجا و بیان اثمار که بیشتر درین ملک میشوند مع بیان
موسم آن بدانکه خربزه در بیشتر ملک وقتیکه آفتاب در برج دلو می آید میکارند و وقتیکه آفتاب در برج ثور
میباشد اثمار آن بخوبی تیار میگردند و فصل آن با مراد میشود اما خربزه اینجا شیرین نمیشود و موسم انگور
درینجا وقتی میباشد که آفتاب در برج حوت و حمل میباشد لیکن انگور در بعضی باغ مثل بوستان مرزا
شهسوار بیگ صاحب در تمام دکن بلکه هندوستان لطیف شیرین نمی شود مقابل انگور کابل در
مزه و حلاوت و طعم میگردد و تربزه و خیار درینجا بهتر در حلاوت و کبر نمی باشد و از قند خربوزه که آنرا
درینجا پپی بفتح هر دو بای فارسی و کسر همزه و سکون یا معروف گویند بکثرت نمی شود و
شیرین میباشد اما بوی دارد که بسبب آن بعض طبع متنفر میگردد و نارجیل بسیار پیدا میگردد و فصل فروختن آن
باشد که آفتاب در برج دلو می آید و انجیر اینجا برابر انجیر کابل پیدا می شود و بسیار کلان و شیرین
و خوش مزه میباشد و در موسم آخر برشکال بسیار فروخته میشود و فصل امرود که آنرا جام گویند
و رام پهل که قسمی از شریفه ست هر دو در موسم آغاز گرما که آفتاب در برج ثور باشد فروخته میشود

فرمایداین بقیہ فضلائی آخرین زمان ست وتحیۃ واعظین ختم دوران است مدظلہ مولانا شہید راکہ
عاشق بیان میلاد رسول مقبول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروج طریقہ میلاد ہندا ست
اگرچہ ید طولی ست مگر ندانم بکدام مصالح عزلت گرفتند ومہر سکوت زدند شاید بحکم آنکہ دو پادشاہ
در اقلیمی نگنجند باشد مگر اینجا دہ درویش در گلیمی بخسپند چرانباشد درین بلدۂ فرخندہ بنیاد
طریق خواندن مولود شریف طرز دیگر دارد کہ جماعتہا باہم مقابل نشستہ بالحان خوش و
آواز دلکش قصاید مدحیہ میخوانند ودر ہند ہر شخص فرادی فرادی می خواند مگر افسوس ہزار
افسوس کہ مداحان اینجا اکثر بے نمازمیباشند بلکہ سیندھی خوردہ بزبان ناپاک مدح سرائے
میکنند حقتعالی ایشان راہدایت وتقوی ببرکت آن مدح بخشد وازین نجاست اوشان را
طہارت عطا فرماید اگر ارباب مجالس این ناپاکان رانطلبند ومتقیان را قدر افزایند یقین کہ
اینہا ہم بشرم وحیا درآمدہ ترک خباثت نمایند وازین جنایت فحش وخباثت فاش بازآیند و
اللہ موفق والہدایت امر من لدیہ وکل شئے یعود الیہ **فصل** در بیان فرار کردن کہاران ملازم
وموسم گریختن آنہا بدان کہ بھوئیان اینجا را ہر کس کہ ملازم دارد باید کہ ضامن معتبر از وشان
گیرد وازوشان مچلکہ بشواہد گیرد کہ ہرگاہ ما مردم را نوکری گذاشتن منظور بود پیش از یک ماہ
اطلاع نمایم اگر چنین نکنیم مجرم سرکار باشیم وباید کہ نام آنہا بقید ولدیت وسکونت نوشتہ
پیش خود دارد وتصدیق سکونت آنہا معرفت چودھری آنہا کردہ گیرد ورنہ چون ہنگام وبا
میرسد یا موسم گرما می آید بلا اطلاع داد آقا خود میگریزند ہر چند دران وقت اوشان را
تسلے وتشفی دادہ شود اما ہیچ سود نمیدہد اگر یکے از آنہا بمرگ مفاجات مرد فوراً میگریزند پس
اگر بلا اطلاع بگریزند باید کہ نالش تمام آنہا حسب دستور بلا زمان در فوجداری کنند تا آنہا را در عدالت
طلب داشتہ درصورت اثبات جرم گریختن آنہا از عدالت فوجداری بآنہا تدارک بقید وجرمانہ
تعزیر کردہ خواہد شد واین عمل را فقیر رواج دادہ ام پیش ازین برین عمل کسی کار نمی بست
وکہاران ہمیشہ تکرار بر افزایش تنخواہ میکنند این شرح تنخواہ راہم حسب فرسر خطاایشان

نوشته بآنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یا رسید جداگانه گرفته باشند یا بر پشت
نوشته بآنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یا رسید جداگانه گرفته باشند یا بر پشت خط نوشته شهادت دو کس بر ان نوشته باشند و قسمی از ایشان کهاران پوربی اند و ایشان
اکثر با وفا میباشند اما تنخواه بنسبت بهوئیان زیاده میگیرند و همه کار خانه داری از رفت و روب
آب کشی و چراغ افروختن و دوا ساختن میکنند تنخواه اگر بهوئی در نوکری اش و پیه الی می یابند کهاران
هندوستانی هشت و پیه پنج هند و هر وقت همه حاضر میباشند بخلاف بهوئیان اگر شش کس نوکر باشند
چهار اگر حاضر باشند دو از ان همیشه غائب باشند و تنخواه حاضر و غائب یکسان می طلبند و میگیرند و
آب نمیاشند و کارهای مرجوعه انجا نمی آرند و هنگام رفتن های و هوی بسیار میکنند و سوار را
جنبش بسیار میدهند که بیشتر سر اشیف و استخوان جسم سوار بدرد می آیند زیرا که اکثر قدم درست
نمی اندازند و لحاظ برابری دوش نمیدارند بخلاف کهاران که نه آواز بر قتار میکنند و نه سوار را تکلیف
میدهند سواری ایشان مفرح القلوب و آرام دهنده جسم و جان سوار است و ساوک کردن با بهوئیان
رابدریا انداختن است **فصل** در تفصیل میوه های اینجا و بیان اثمار که بیشتر درین ملک میشوند مع بیان
موسم آن بدانکه خربزه در تماک وقتیکه آفتاب در برج دلو می آید میکارند و وقتیکه آفتاب در برج ثور
میباشد اثمار آن بخوبی تیار میگردند و فصل آن بازار میشود اما خربزه اینجا شیرین نمیشود و موسم انگور
درینجا وقتی میباشد که آفتاب در برج حوت و حمل میباشد لیکن انگور در بعضی باغ مثل بوستان مرزا
شهسوار بیگ صاحب در تمام دکن بلکه هندوستان لطیف شیرین نمی شود مقابل انگور کابل در
مزه و حلاوت و طعم میگردد و تربزه خیار درینجا بهتر در حلاوت و کبر نمی باشد و از ند خربوزه که آنرا
درینجا پپیا بفتح هر دو بای فارسی و کسر همزه و سکون یای معروف گویند بکثرت نمی شود
شیرین میباشد اما بوی دارد که بسبب آن بعض طبع تنفر میگردد و نارجیل بسیار پیدا میگردد و فصل فروختن آن وقتی
باشد که آفتاب در برج دلو می آید و انجیر اینجا برابر انجیر کابل پیدا می شود بسیار کلان و شیرین
و خوش مزه میباشد در موسم آخر برشکال بسیار فروخته میشود و فصل امرود که آنرا جام گویند
و رام پهل که قسمی از شریفه است هر دو در موسم آغاز گرما که آفتاب در برج ثور باشد فروخته میشود

فرمایداین بقیہ فضلائی آخرین زمان ست وتحیۃ العلمین ختم دوران ست مدظلہ مولانا شہیدراکہ
عاشق بیان میلاد رسول مقبول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروج طریقہ میلاد بہند است
اگرچہ مطول ست مگرندانم بکدام مصالح عزلت گرفتند ومہر سکوت زدند شاید بحکم آنکہ دو پادشاہ
در اقلیمی نگنجند باشد مگراینجا دہ درویش در گلیمی بخسپند چرا نباشد درین بلدۂ فرخندہ بنیاد
طریق خواندن مولود شریف طرز دیگر دارد کہ جماعتہا باہم مقابل نشستہ بالحان خوش و
آواز دلکش قصاید مدحیہ میخوانند ودر ہند ہر شخص فرادی فرادی می خواند مگر افسوس ہزار
افسوس کہ مداحان اینجا اکثر بے نماز میباشند بلکہ سیندھی خوردہ بزبان ناپاک مدح سرائے
میکنند حقتعالی ایشان را ہدایت وتقوی ببرکت آن مدح بخشد وازین نجاست اوشان را
طہارت عطا فرماید اگر ارباب مجالس این ناپاکان را نطلبند ومتقیان را قدر افزایند یقین کہ
اینہا ہم بشرم وحیا در آمدہ ترک خباثت نمایند وازین جنایت فحش وخباثت فاش باز آیند و
اللہ موفق والہدایت امرمن لدیہ وکل شئی یعود الیہ **فصل** دربیان فرار کردن کہاران ملازم
وموسم گرگیختن آنہا بدانکہ بھوئیان اینجا ہر کس کہ ملازم دارد باید کہ ضامن معتبر از وشان
گیرد واز وشان مچلکہ بشواہد گیرد کہ ہرگاہ ما مردم رانوکری گذاشتن منظور بود پیش از یک ماہ
اطلاع نمائیم اگر چنین نکنیم مجرم سرکار باشیم وباید کہ نام آنہا بقید ولدیت وسکونت نوشتہ
پیش خود دارد وتصدیق سکونت آنہا معرفت چودھری آنہا کردہ گیرد ورنہ چون ہنگام وبا
میرسد یا موسم گرما می آید بلا اطلاع دادن آقا خود میگریزند ہرچند دران وقت اوشان را
تسلے وتشفی دادہ شود اما ہیچ سود نمیدہد اگر یکے از آنہا بمرگ مفاجات مرد فوراً میگریزند پس
اگر بلا اطلاع بگریزند باید کہ نالش آنہا حسب دستور ملازمان در فوجداری کنند تا آنہا را در عدالت
طلب داشتہ درصورت اثبات جرم گرگیختن آنہا از عدالت فوجداری بآنہا تدارک بقید وجرمانہ
تعزیر کردہ خواہد شد واین عمل را فقیر رواج دادہ ام پیش ازین برین عمل کسی کار نمی بست
وکہاران ہمیشہ تکرار برافزایش تنخواہ میکنند این شرح تنخواہ را ہم صاف در سرخط ایشان

نوشته بآنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یا رسید جداگانه گرفته باشند یا بر پشت
سر خط نوشته شهادت دو کس بر آن نوشته باشند و قسمی از ایشان کهاران پوربی اند و ایشان
اکثر باوفا میباشند اما تنخواه به نسبت بهوئیان زیاده میگیرند و همه کار خانه داری از رفت و روب
آب کشی و چراغ افروختن و دوا ساختن میکنند تنخواه اگر بهوئی در یک ماه شش روپیه حالی می یابند کهاران
هندوستانی هشت روپیه میخواهند و هر وقت همه جا حاضر میباشند بخلاف بهوئیان اگر شش کس نوکر باشند
چار اگر حاضر باشند دو از آن همیشه غائب باشند و تنخواه حاضر و غائب یکسان می طلبند و میگیرند و
آب نمی پاشند و کارهای مرجوعه انجام نمی آرند و هنگام رفتن های و هوی بسیار میکنند و سوار را
جنبش بسیار میدهند که بیشتر سر آشفته و استخوان جسم سوار بدرد می آیند زیرا که اکثر قدم درست
نمی اندازند و لحاظ برابری دوش نمیدارند بخلاف کهاران که نه آواز بر قرار میکنند و نه سوار را حرکت
میدهند سواری ایشان مفرح القلوب و آرام دهنده جسم و جان سوار است و سلوک کردن با بهوئیان نیکی
را بدریا انداختن است **فصل** در تفصیل میوه های اینجا و بیان اثمار که بیشتر درین ملک میشوند مع بیان
موسم آن بدانکه خربزه درین ملکها وقتیکه آفتاب در برج دلو می آید میکارند و وقتیکه آفتاب در برج ثور
میباشد اثمار آن بخوبی تیار میگردند و فصل آن بهار میشود اما خربزه اینجا شیرین نمیشود و موسم انگور
درینجا وقتی میباشد که آفتاب در برج حوت و حمل میباشد لیکن انگور در بعضی باغ مثل بوستان مرزا
نتهه سوار بیگ صاحب در تمام دکن بلکه هندوستان لطیف شیرین نمی شود و مقابل انگور کابل در
مزه و حلاوت و طعم میگردد و تربزه خیار درینجا بهتر در حلاوت و کبر نمی باشد و از قند خربوزه که آنرا
درینجا پپّی بفتح هر دو بای فارسی و کسر همزه و سکون یاء معروف گویند بکثرت نمی شود
شیرین میباشد اما بوی دارد که بسبب آن بعض طبع تنفر میگردد و نارجیل بسیار پیدا میگردد و فصل فروختن آن وقتی
باشد که آفتاب در برج دلو می آید و انجیر اینجا برابر انجیر کابل پیدا می شود بسیار کلان و شیرین
و خوش مزه میباشد و در موسم آخر برشکال بسیار فروخته میشود و فصل امرود که آنرا جام گویند
و رام پهل که قسمی از شریفه است هر دو در موسم آغاز گرما که آفتاب در برج ثور باشد فروخته میشود

فرماید این بقیہ فضلای آخرین زمان ست وتحیۃ اعظمین ختم دوران ست مدظلہ مولانا شہید را کہ
عاشق بیان میلاد رسول مقبول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروج طریقہ میلاد وہند است
اگرچہ پدطولی ست مگرندانم بکدام مصالح عزلت گرفتند ومہر سکوت زدند شاید بحکم آنکہ دو بادشاہ
در اقلیمی نگنجند باشد مگر اینجا دہ درویش در گلیمی بخسپند چرا نباشد درین بلدۂ فرخندہ بنیاد
طریق خواندن مولود شریف طرز دیگر دارد کہ جماعتہا باہم مقابل نشستہ بالحان خوش و
آواز دلکش قصاید مدحیہ میخوانند و در ہند ہر شخص فرادی فرادی می خواند مگر افسوس ہزار
افسوس کہ مداحان اینجا اکثر بے نمازمیباشند بلکہ سیندھی خوردہ بزبان ناپاک مدح سرائے
میکنند حقتعالی ایشان را ہدایت وتقوی بہرکت آن مدح بخشد وازین نجاست اوشان را
طہارت عطا فرماید اگر ارباب مجالس این ناپاکان را نطلبند ومتقیان را قدر افزایند یقین کہ
اینہا ہم بشرم وحیا در آمدہ ترک خباثت نمایند وازین جنابت فحش وخباثت فاش باز آیند و
اللہ موفق والہدایت امر من لدیہ وکل شئے یعود الیہ **فصل** دربیان فرار کردن کہاران ملازم
وموسم گریختن آنہا بدآن کہ بھوئیان اینجا را ہر کس کہ ملازم دارد باید کہ ضامن معتبر از وشان
گیرد واز وشان مچلکہ بشواہد گیرد کہ ہرگاہ ما مردم را نوکری گذاشتن منظور بود پیش از یک ماہ
اطلاع نمائیم اگر چنین نکنیم مجرم سرکار باشیم وباید کہ نام آنہا بقید ولدیت وسکونت نوشتہ
پیش خود دارد وتصدیق سکونت آنہا معرفت چودھری آنہا کردہ گیرد ورنہ چون ہنگام و با
میرسد یا موسم گرما می آید بلا اطلاع دادن آقا خود میگریزند ہرچند دران وقت اوشان را
تسلے وتشفی داد شود اما ہیچ سود نمیدہد اگر یکے از آنہا بمرگ مفاجات مرد فوراً میگریزند پس
اگر بلا اطلاع بگریزند باید کہ نالش آنہا حسب دستور ملازمان در فوجداری کنند تا آنہا را در عدالت
طلب داشتہ در صورت اثبات جرم گریختن آنہا از عدالت فوجداری باآنہا تدارک بقید وجرمانہ
تعزیر کردہ خواہد شد واین عمل را فقیر رواج دادہ ام پیش ازین برین عمل کسی کار نمی بست
وکہاران ہمیشہ تکرار برافزایش تنخواہ میکنند واین شرح تنخواہ راہم جانب سرکار ایشان

نوشته بآنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یا رسید جداگانه گرفته باشند یا بر پشت
سر خط نوشته شهادت دو کس بر آن نوشته باشند و قسمی از ایشان کهاران پوربی انداو شان
اکثر باوفا میباشند اما تنخواه بنسبت بهوئیان زیاده میگیرند و همه کارخانه داری از رفت و روب
آب کشی و چراغ افروختن و دوا ساختن میکنند تنخواه اگر بهوئی در نیو لاشش و پنجه حالی می یابند کهاران
هندوستانی هشت و پنج میخواهند و هر وقت همه حاضر میباشند بخلاف بهوئیان اگر شش کس نوکر باشند
چهار اگر حاضر باشند دو از آن همیشه غائب باشند و تنخواه حاضر و غائب یکسان می طلبند و میگیرند و
آب نمیکشند و کارهای مرجوعه انجام نمی آرند و هنگام رفتن های و هوی بسیار میکنند و سوار را
جنبش بسیار میدهند که بیشتر سر اشیف و استخوان جسم سوار بدرد می آیند زیرا که اکثر قدم درست
نمی اندازند و لحاظ برابری دوش نمیدارند بخلاف کهاران که نه آواز برفتار میکنند و نه سوار را حرکت
میدهند سواری ایشان مفرح القلوب و آرام دهنده جسم و جان سوار است و سلوک کردن با بهوئیان نیکی
را به ریا انداختن ست **فصل** در تفصیل میوه های اینجا و بیان اثمار که بیشتر درین ملک میشوند مع بیان
موسم آن بدانکه خربزه در بهاک وقتیکه آفتاب در برج دلو می آید میکارند و وقتیکه آفتاب در برج ثور
میباشد اثمار آن بخوبی تیار میگردند و فصل آن با هر او میشود اما خربزه اینجا شیرین نمیشود و موسم انگور
درینجا وقتی میباشد که آفتاب در برج حوت و حمل میباشد لیکن انگور در بعضی باغ مثل بوستان مرزا
سوار بیگ صاحب در تمام دکن بلکه هندوستان لطیف شیرین نمی شود مقابل انگور کابل در
مزه و حلاوت و طعم میگردد و تربز و خیار درینجا بهتر در حلاوت و کبر نمی باشد و از [illegible] خربوزه که آنرا
درینجا پپی بفتح هر دو بای فارسی و کسر همزه و سکون یا معروف گویند بکثرت نمی شود و
شیرین میباشد اما بوی دارد که بسبب آن بعض طبع متنفر میگردد و نارجیل بسیار پیدا میگردد و فصل فروختن آن دو وقتی
باشد که آفتاب در برج دلو می آید و انجیر اینجا برابر انجیر کابل پیدا می شود بسیار کلان و شیرین
و خوش مزه میباشد در موسم آخر برشکال بسیار فروخته میشود و فصل امرود که آنرا جام گویند
درام پهل که قسمی از شریفه ست هر دو در موسم آغاز گرما که آفتاب در برج ثور باشد فروخته میشود

فرماید این بقیه فضلای آخرین زمان ست وتحیه واعظین ختم و وران آست مدظله مولانا شهید را که عاشق بیان میلاد رسول مقبول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروج طریقه میلاد بهمند است اگرچه بطولی ست مگر ندانم بکدام مصالح عزلت گرفتند و مهر سکوت زدند شاید بحکم آنکه و پادشاه در اقلیمی نگنجند باشد مگر اینجا ده درویش در گلیمی بخسپند چرا نباشد درین بلده فرخنده بنیاد طریق خواندن مولود شریف طرز دیگر دارد که جماعتها باهم مقابل نشسته بالحان خوش و آواز دلکش قصاید مدحیه میخوانند و در هند هر شخص فرادی فرادی می خواند مگر افسوس هزار افسوس که مداحان اینجا اکثر بے نماز میباشند بلکه سیندهی خورده بزبان ناپاک مدح سرائی میکنند حقتعالی ایشان را هدایت و تقوی ببرکت آن مدح بخشد وازین نجاست اوشان را طهارت عطا فرماید اگر ارباب مجالس این ناپاکان را نطلبند و متقیان را قدر افزایند یقین که اینها هم بشرم وحیا در آمده ترک خباثت نمایند وازین جنایت فحش و خباثت فاش باز آیند والله موفق والهدایت امر من لدیه وکل شیے یعود الیه **فصل** دربیان فرار کردن کهاران ملازم دموسم گریختن آنها بدان که بهوئیان اینجا را هرکس که ملازم دارد باید که ضامن معتبر از وشان گیرد واز وشان مچلکه بشوا هر گیرد که هرگاه ما مردم را نوکری گذاشتن منظور بود پیش از یک ماه اطلاع نمایم اگر چنین نکنیم مجرم سرکار باشیم وباید که نام آنها بقید ولدیت وسکونت نوشته پیش خود دارد و تصدیق سکونت آنها معرفت چودهری آنها کرده گیرد ورنه چون هنگام وبا میرسد یا موسم گرما می آید بلا اطلاع دادن آقا خود میگریزند هرچند وران وقت اوشان را تسلے وتشفی داده شود اما هیچ سود نمیدهد اگر یکے از آنها بمرگ مفاجات مرد فوراً میگریزند پس اگر بلا اطلاع بگریزند باید که نالش تم آنها حسب دستور ملازمان در فوجداری کنند تا آنها را در عدالت طلب داشته در صورت اثبات جرم گریختن آنها از عدالت فوجداری باتها تدارک بقید وجرمانه تعزیر کرده خواهد شد واین عمل را فقیر رواج داده ام پیش ازین برین عمل کسی کاربند نبست وکهاران همیشه تکرار برافزایش تنخواه میکنند این شرح تنخواه را هم حسب فرسر خطا ایشان

نوشته با آنها داده باشند و بابت وصول تنخواه یا رسید جداگانه گرفته باشند یا بر پشت
سر خط نوشته شهادت دو کس بر آن نوشته باشند و قسمی از ایشان کهاران پوربی اند و شان
اکثر باوفا میباشند اما تنخواه به نسبت بهوئیان زیاده میگیرند و همه کارخانه داری از رفت و روب
آب کشی و چراغ افروختن و دوا ساختن میکنند تنخواه اگر بهوئی در شوالا شش روپیه حالی می یابند کهاران
هندوستانی هشت روپیه پنج هند و هر وقت همه حاضر میباشند بخلاف بهوئیان اگر شش کس نوکر باشند
چار اگر حاضر باشند دو ازان همیشه غائب باشند و تنخواه حاضر و غائب یکسان می طلبند و میگیرند و
آب نمیآرند و کارهای مرجوعه انجام نمی آرند و هنگام رفتن های و هوی بسیار میکنند و سوار را
جنبش بسیار میدهند که بیشتر سر اشیف و استخوان جسم سوار بدرد می آیند زیرا که اکثر قدم درست
نمی اندازند و لحاظ برابری دوش نمیدارند بخلاف کهاران که نه آواز برمیآرند و نه سوار را تکلیف
میدهند سوار ایشان مفرح القلوب و آرام دهنده جسم و جان سوار است و سلوک کردن با بهوئیان یکی
را بدریا انداختن است فصل در تفصیل میوه های اینجا و بیان اثمار که بیشتر درین ملک میشوند مع بیان
موسم آن بدانکه خربزه در تماک وقتیکه آفتاب در برج دلو می آید میکارند و وقتیکه آفتاب در برج ثور
میباشد اثمار آن بخوبی تیار میگردند و فصل آن بامراد میشود اما خربزهٔ اینجا شیرین نمیشود و موسم انگور
در ینجا وقتی میباشد که آفتاب در برج حوت و حمل میباشد لیکن انگور در بعضی باغ مثل بوستان مرزا
شهسوار بیگ صاحب در تمام دکن بلکه هندوستان لطیف شیرین نمی شود مقابل انگور کابل در
مزه و حلاوت و طعم میگردد و تربزه خیار در ینجا بهتر در حلاوت و کبر نمی باشد و از قسم خربوزه که آنرا
در ینجا پیی بفتح هر دو بای فارسی و کسر همزه و سکون یاء معروف گویند بکثرت نمی شود
شیرین میباشد اما بوی دارد که بسبب آن بعض طبع تنفر میگردد و نارجیل بسیار پیدا میگردد و فصل فروختن آن وقتی
باشد که آفتاب در برج دلو می آید و انجیر اینجا برابر انجیر کابل پیدا می شود و بسیار کلان و شیرین
و خوش مزه میباشد در موسم آخر برشکال بسیار فروخته میشود و فصل امرود که آنرا جام گویند
در ایام پهل که قسمی از شریفه ست هر دو در موسم آغاز گرما که آفتاب در برج ثور باشد فروخته میشود

فرماید این بقیه فضلای آخرین زمان ست وتحیه اعظین ختم دوران است مدظله مولانا شهید را که
عاشق بیان میلاد رسول مقبول ست صلی الله علیه وآله وسلم مروج طریقه میلاد بهند است
اگرچه مدطولی ست مگر ندانم بکدام مصالح عزلت گرفتند ومهر سکوت زدند شاید بحکم آنکه دو پادشاه
در اقلیمی نگنجند باشد مگر اینجا ده درویش در گلیمی نخسپند چرا نباشد درین بلدهٔ فرخنده بنیاد
طریق خواندن مولود شریف طرز دیگر دارد که جماعتها باهم مقابل نشسته بالحان خوش و
آواز دلکش قصاید مدحیه میخوانند ودر هند هر شخص فرادی فرادی می خواند مگر افسوس هزار
افسوس که مداحان اینجا اکثر بے نماز میباشند بلکه سیندهی خورده بزبان ناپاک مدح سرائے
میکنند حقتعالی ایشان را هدایت وتقوی ببرکت آن مدح بخشد وازین نجاست اوشان را
طهارت عطا فرماید اگر ارباب مجالس این ناپاکان را نطلبند ومتقیان را قدر افزایند یقین که
اینها هم بشرم وحیا درآمده ترک خباثت نمایند وازین جنایت فحش وخباثت فاحش باز آیند و
الله موفق والهدایت امر من لدیه وکل شے یعود الیه **فصل** در بیان فرار کردن کهاران ملازم
وموسم گریختن آنها بدآن که بهوتیان اینجا را هر کس که ملازم دارد باید که ضامن معتبر از وشان
گیرد واز وشان مچلکه بشواهد گیرد که هرگاه مامردم را نوکری گذاشتن منظور بود پیش از یک ماه
اطلاع نمایم اگر چنین نکنیم مجرم سرکار باشیم وباید که نام آنها بقید ولدیت وسکونت نوشته
پیش خود دارد وتصدیق سکونت آنها معرفت چودهری آنها کرده گیرد ورنه چون هنگام وبا
میرسد یا موسم گرما می آید بلا اطلاع دادن آقا خود میگریزند هر چند دران وقت اوشان را
تسلے وتشفی داده شود اما هیچ سود نمیدهد اگر یکے از آنها بمرگ مفاجات مرد فوراً میگریزند پس
اگر بلا اطلاع بگریزند باید که نالش بر آنها حسب دستور ملازمان در فوجداری کنند تا آنها را در عدالت
طلب داشته درصورت اثبات جرم گریختن آنها از عدالت فوجداری بآنها تدارک بقید وجرمانهٔ
تعزیه کرده خواهد شد واین عمل را فقیر رواج داده ام پیش ازین برین عمل کسی کار نمی بست
وکهاران همیشه تکرار برافزایش تنخواه میکنند این شرح تنخواه را هم صاف در سرخط ایشان

لطافت الفاظ واهب العطا بامید افاضات شامل اهل حاجات بادوا آلتقم تخش مذاق ادراک مستف

رقعه دیگر که در سال یک هزار و دو صد و هشتاد و چار طبع گردیده

اینجا بیکه آیه مهبط انوار ربوبیت
اینجا بیکه آیه مشرق نور محمدیت
اینجا بیکه آیه مطلع ... ست
اینجا بیکه آیه تعین نعت محمدیست

صلی الله علیه وعلی آله واصحابه
وبارک وسلم لآلی سپاس بیقیاس
نثار بارگاه حضرت منور شعاشع خورشید
جمال محمدی ومنشر لوامع بدر مضی
جلال احمدیست که بعنایات بیغایات او
کلبهٔ احضران تاریک عصیان بمشعلهٔ آفتاب جهانتاب

اینجا نزول مائده عیش ابدی ست
اینجا حصول فائده فیض سرمدیست
ای مستفیض نور یقین منظرت بیا
تا بنگری تجلی کونین احمدیست

مصداق اِنَّا اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا جلوه گر دیده است
درود نامعدود بر درگاه آن نور الانوار صمدیت مصباح مشکوة احدیت بدر الدجی نور الهدی
چراغ شب کرامت صبح روز قیامت افشانست که از بوارق عطیات او قلوب مظلمه گناهگاران
منور پس ما مستفیضان لمعات ضیای مکرمت وسراج نیر مجلس عظمت وجلالت حاضر و به مهر محبت
شمع الشموع محفل اجتبا را هادی راه مغفرت ساخته بفرمان اجسب الاذعان یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا محکوم باشیم لهذا امید قوی که آن مهر الفت و رافت سعی موفوره فرموده
همچو تقرر هر سال من ابتدای شب رویت هلال الغایت سی روز بدر کمال از سماعت احادیث
شریفه میلاد آن سرور امجاد سعادت وافر اندوخته دعا گو را ممنون احسان و مشکور امتنان
فرمایند فقط المستفیض بانوار التجلی ابو الفیض سعید الدین عفا الله عنه خادم الطلبه محمد اکبر علی
اگرچه دریجا در اکثر مقام بزرگان عقد مجلس میلاد شریف میفرمایند و حاضران را به ارادات
ظاهری که اعطای بریانی باشد میزنند و بهدایت صوریه و معنویه میسر سازند مگر لطف شیرینی
وشیرینی بیان برنج اینجا در انجا کجا که مفرح حاضران و فیض بخش غائبان باشد و هر کس شهر نیست
فیض ظاهری و باطنی گردد خدای تعالی در واقعا این بزرگ بفرمایند و تلاقی بااعم آثار الشیخ

[illegible] | جناب رسول البرایا کا فرحت سلق را / جبان شامل که کا فر مرید احسنی | [illegible]

ابی لہب عنید را ہم بباعث فرحت وسرور که درشب میلاد شافع یوم النشور ازان نامنظور بظہور رسید تخفیف در عذاب وخذلان حاصل گشته پس یامعشر الاسلام اگر برای مولد سعدا بدان خیر الانام درقبای بہجت وابتسام نگنجیم البته دراستحصال مراتب رفیعه اکتساب مناصب بدیعه سعی بلیغ کرده باشیم لہذا چون معہود ہر سال فرخنده شب غره شہر ربیع الاول لغایت آخرلیالی ہفتگانه آن محافل ممدوحة الشمائل برای تبیین احادیث میلاد جناب سرور امجاد منعقد می گردند ومشتاقین بنابر استسعاد از تذکیر احوال قدسیه خصائل بہیه آن سید البریه حاضر میشوند اگر آن احسان شعار ہم درشبہای موصوفه بعد از غروب چہار گھڑی گذشته دریخانه تصدیع کشیده از برکات صلوٰة عشا بجماعت کثیره وسماعت احادیث شریفه ونیز نعتیه استفاضه فرمایند رجا که در مفہوم وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ داخل خواہند گردید زیاده عنایات مبلغ افاضات شامل اہل حاجات باد والسلام احسن الختام من المستفیض بانوار التجلی تقبه ابوالفیض سعید الدین خادم الطلبه محمد اکبر علی بآرادین رقعه دریخا چند فواید برمی آیند یکی آنکه ہنوز ذکر سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم درین ملک موجود اند الحمد لله علی ذلک که خود مستفید میشوند ودیگران را نیز شامل فیضان می گردانند دوم باین تذکیر کثیره جماعه و اجتماع صلحا ومواخات ومحابه میشود سوم ایجادنبی خانه درحیدرآباد مختص باین بزرگوار تحیة الصلحا است که اتباع شیخ عظمت علی بریلوی مرحوم فرموده است باقی درتمام ہندوستان مکانی مخصوص باین نام نیست چہارم باجتماع بزرگان مضمون خیر الناس من ینفع الناس بظہور میرسد پنجم یقین که این بنای فرخنده را از اوقات فرموده باشند که در ہر زمان ثواب بانیان ورحمت بخش مردمان باشد ششم بملاحظه این رقعه روزمره فارسی بلده فرخنده بنیاد برمتفرسان واضح ولائح خواہد بود چه این تحریر از اجل فارسی دانان اینجاست که بنظر عبرت الاستہلال

لطافت الفاظ واہب العطا بامید افاضات شامل اہل حاجات باذوا آنقہ بخش مذاق اوراک نشاط

در قعہ دیگر کہ در سال یک ہزار و دو صد و ہشتاد و چار طبع گردیدہ

اینجا بیاید کہ ضبط انوار نبوت است
اینجا بیاید کہ مشرق نور محمدیست
اینجا بیاید کہ تجلی جلوہ یکیست
اینجا بیاید کہ زینت نعمت تو خوشنما نیست

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وبارک وسلم لآلی سپاس بیقیاس
نثار بارگاہ حضرت منور شعاشع خورشید
جمال محمدی ومنشر لوامع بدر مضی
جلال احمدیست کہ بعنایات بیغایات او

اینجا نزول مائدہ عیش ابدی ست
اینجا حصول فائدہ فیض سرمدیست
ای مستفیض نور یقین بنظرت بیا
تا بنگری بچشم کہ دین دین احمدیست

کلبہ احزان تاریک عصیان بمشعلہ آفتاب جہانتاب

مصداق اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا جلوہ گر و تحیات درود نامعدود بر درگاہ آن نور الانوار صمدیت مصباح مشکوۃ احدیت بدر الدجی نور الہدی چراغ شب کرامت صبح روز قیامت افشان ست کہ از بوارق عطیات او قلوب مظلمہ گناہگاران منور پس استفیضان لمعات ضیای مکرمت سراج نیر مجلس عظمت و جلالت حاضرو کہ مہر و محبت شمع الشموع محفل اجتبار اہادی راہ مغفرت ساختہ بفرمان اجب الاذعان یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا محکوم باشیم لہذا امید قوی کہ آن مہر الفت و رافت سعی موفورہ فرمودہ ہمچو تقرر ہر سال من ابتدای شب رویت ہلال الغایت سنی روز بدر کمال از سماعت احادیث شریفہ میلاد آن سرور امجاد سعادت وافرا ندوختہ دعاگو را ممنون احسان و مشکور امتنان فرمایند فقط المستغنی بانوار التجلی ابو الفیض سعید الدین عفا اللہ عنہ خادم الطلبہ محمد اکبر علی

اگرچہ درینجا در اکثر مقام بزرگان عقد مجلس میلاد شریف میفرمایند و حاضران را بہ الطاف ظاہری کہ اعطای بریانی باشد می زنند و بہدایات صوریہ و معنویہ میرسانند مگر لطف شیرینی سخن و شیرینی بیان برنجِ اینجا در انجا کجا کہ مفرح حاضران و فیض بخش غائبان باشد و ہر کس بہ یک فیض ظاہری و باطنی گردد خدای تعالی در عمر و اقبال این بزرگ بیفزاید و تلاقی باتمام آنجا ازین

زهی بیکه ... تعنیت ...	جناب رسول البرایا کا فرحت لق را جنان شامل که کافر بدا عنی	ز مستفیض بور یقین ابن ادب یا ابولهب که بجیم کرا این دین احمد بیت

ابی لهب عنید را هم باعث فرحت وسرور که در شب میلاد شافع یوم المنشور از آن یا منظور بظهور
رسید تخفیف در عذاب وخذلان حاصل گشته پس یا معشر الاسلام اگر برای مولد سعداء بدان خیر الانام
در قبای بهجت وابتسام نگنجیم البته در استحصال مراتب رفیعهٔ اکتساب مناصب بدرجهٔ سعی بلیغ کرده
باشیم لهذا چون معهود هر سال فرخنده شب غره شهر بیع الاول لغایت آخر لیالی هفتگانه آن محافل
ممدوحة الشمائل برای تبیین احادیث میلاد جناب سرور امجاد منعقد می گردند ومشتاقین بنابر
استسعاد از تذکیر احوال قدسیه وخصائل بهیه آن سید البریه حاضر میشوند اگر آن احسان منشا هم
در شبهای موصوفه بعد از غروب چهار گهڑی گذشته در بنجانه تصدیع کشیده از برکات صلوٰة
عشا بجماعت کثیره وسماعت احادیث شریفه وسیر منیفه استفاضه فرمایند رجا که در مفهوم
وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ داخل خواهند گردید زیاده عنایات
مبدع افاضات شامل اهل حاجات باد والسلام احسن الختام من المستفیض بانوار التجلی کتبه ابو الفیض
سعید الدین خادم الطلبه محمد اکبر علی بآبراد این رقعه در اینجا چند فوائد بر می آیند یکی آنکه منبوذ
ذکر سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم درین ملک موجود اند الحمد لله علی ذلک که
خود مستفید میشوند ودیگران را نیز شامل فیضان می گردانند دوم باین تذکیر کثیره جماعه و
اجتماع صلحاء ومواخات ومحابه میشود سوم ایجاد نبی خانه در حیدرآباد مختص باین بزرگوار
تحیة الصلحا است که اتباع شیخ عظمت علی بریلوی مرحوم فرموده است باقی در تمام هندوستان
مکانی مخصوص باین نام نیست چهارم با تجماع بزرگان مضمون خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ بظهور
میرسد پنجم یقین که این بناء فرخنده را از اوقاف فرموده باشند که در هر زمان ثواب سازان
و راحت بخش مردمان باشد ششم بملاحظهٔ این رقعه روزمره فارسی بلده فرخنده بنیاد
بر متفرسان واضح ولائح خواهد بود چه این تحریر از اجل فارسی دانان اینجاست که بنظر عبرت الاتصال

محمد یوسف صاحب اند مدظلهم که حیل و دو بار مناسک حج را ادا فرموده اند مگر افسوس که با وجود بهم رسانی سفارش کامل هنوز از سرکار عالی نظام بنام نامی ایشان ماهواری مقرر نشده است این اجز شومی طالع چه باید دانست زیرا که اگر در عهد چنین حاتم لاثانی اعنی مصدر فیوض ربانی جناب فیض مآب نواب افضل الدوله بهادر دام اقبالهم بنام ایشان چیزی از وظیفه مقرر نشد پس کی شد فی الحقیقت امرای اینجا البته از طرف خود چیزی بچیزی خدمت ایشان میفرمایند الله الکریم رئیس اینجا را توفیق رفیق عطا فرماید تا ایشان هم از وظیفه خواری این سرکار دولت اقتدار محروم نباشند

به بلا زمان سلطان که رساند این دعا را + که شکر پادشاهی ز نظر مران گدارا + وصد ها مردم را هر سال از پیشگاه رئیس اعظم و امرای ایشان سامان سفر حج از نقد و جنس وچیزی بهار عطا میگردد که از دیگر رؤسای هند و سند حصول آنقدر دشوار است بلکه غیر ممکن و محال الله تعالی این خطه طیبه را محفوظ و مصئون دارد

فصل در بیان کیفیت مجلس میلاد رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم بماه ربیع الاول در نبی خانه که عمدة المحدثین قدوة المحققین زبدة المفسرین فصاحت جاه بلاغت پناه مناظر الدوله فقیه الملک اعجاز المدرسین محمد اکبر علیخان صاحب مبارز جنگ واعظ سورتی همیشه میفرمایند اینک مکان ساخته خود بالقنادیل و فانوس و جهاڑ و کنول و دیگر شیشه آلات آراسته و پیراسته میفرمایند و دعوت عامه میدهند و جوق جوق از عوام و خواص و از امرا و غربا و علما و فضلا و فقرا و شعرا می آیند و بیان احوال قدسیه و خصال حمیده آن سید البریه میفرمایند اولا رقعات طبع فرموده تقسیم میفرمایند دو رقعه در اینجا نقل کرده میشود که بالجمله کیفیت واضح خواهد شد یکی رقعه که در سال یکهزار و دو صد و هشتاد و سه طبع شده بود +

ایوان مولد حبیب عنبر بیز شد
از طیب نفحات منتشر و
اینجا بیا که مهبط انوار ایزدیست
اینجا بیا که مشرق نور محمدیست

الله

عمت الآیه علیه و علی آله و صحبه صلوات
وسلامه عنایات بیغایات حضرت
واهب العطایا از طفیل ذات بابرکات

بشری لنا معشر الاسلام ان لنا
من العنایة رکنا غیر منهدم
ابجاز نزول مائده عیش و مسرت
ابجاد وصول فائده فیض و

وملاقات امرا و علما و فقرا و صلحا و برآمدن اکثر حاجات و صحبت ارباب فنون بودن رجع
احتیاج دیگران و ملاحظه مجمعات و میله ها و مصاحبت حکام صدر انگریزی و حضوری رئیس و
ملازمت و وکالت مختار ریاست چاکری بلده رجحان بر چاکری مفصل دارد مگر بلحاظ اینکه
در بلده همیشه گرانی غله و اجناس میباشد و تنخواه در مفصل بحساب روپیه حالی ست و در بلده
بشرح چلنی ست و آب و هوای بلده خراب و آب و هوای مفصل بهتر از بلده است و صرف
نوکر در بلده بسیار و در مفصل کم ست و آب و هیمه و هیزم و اکثر ماکولات و مشروبات و میوه جات
و احتیاج معاش در بلده بقیمت میسر میگردد و در مفصلات بیشتر مفت یا بالقیمت ارزان بدست میرسد اگر
در مفصل غله خریده ذخیره دارد دیگر اسباب بجمع خود آورده باشد در نفع باشد و خدام مانند گاو در
و بهشتی و دهوبی و کناس در آنجا باندک صرف بهم میرسند و در اینجا بقیمت تمام میسر میگردند و در چاکری
بلده در بیشتر معاملات جوابدهی بسیار عاید میگردد چه هر کس در معامله خود نالش و شکایت
تا بسرکار میرسد و در بیرونجات جوابدهی کمتر ست زیرا که از بیرونجات در بلده برای شکایت کمتر
می آیند و در مفصل چاکر آنجا را حکومت تامه حاصل میگردد و در بلده حکومت ناقصه بدست میرسد
و ماهوار چاکران مفصل در صیغه مال و فوجداری و دیوانی به نسبت چاکران بلده در اکثر احوال
بیشتر ست پس بوجوه مذکوره چاکری بیرونجات بر چاکری بلده فوقیت و غلبه دارد*

فصل در بیان کیفیت روانگی قافله حجاج بدانکه قافله حجاج همیشه از بلده فرخنده
بنیاد حیدرآباد بیشتر در ایامیکه آفتاب در برج دلو می آید یعنی شروع ماه بهمن روانه سمت بمبی
میشود در ینولا پانزدهم شعبان سنه ۱۲۸۳ هجری مطابق دوازدهم دسمبر ۱۸۶۶ع و یکم پوس
ست و از انجا روانگی جهازات بخوزدهم اسفندار میگردد که آفتاب در برج حوت میباشد
الحال تاریخ سوم شوال ۱۲۸۳ هجری مطابق بست نهم جنوری ۱۸۶۷ع بوده الی التقسیم
چیٹھی ها که بنام حجاج از سرکار نظام طبع شده میشود در آخر ماه رجب میگردد تا آخر رمضان المبارک
بلا اطلاع موقوف میگردد و بعده چیٹھی داده مستعمل حسنات میفرمایند امیر حجاج جناب مولانا

وباقی را بدیوان مختار خود بدولت ارشاد فرمودند چنانچه ایشان تا سه ساعت آنجا حاضر بوده نذور
گرفتند بعده برخاست فرموده بر فیل نشسته بکشاده پیشانی و فراغ بالی مبالغ خیرات بر فقرا تقسیم
فرموده آهسته آهسته تا بدولت سرای خویش نزول فرمودند و شکر حق تبارک بجا آوردند حضور
ووالده ماجده حضور وامیر کبیر بهادر و دیگر امرا و ملازمین حسب مراتب تصدق فرستادند گویند
فی صد سے ۴ روپیه بار بندگان انعام شد هنوز علاج آن بی ادب میشود و هرگاه ازو احوال عزت
پرسیده میشود خود را بر جنون زده کلمات واهی بی سروپا بجواب سوال بر زبان سے آرد
و هیچ راست و درست بیان نمی کند از حضور ارشاد است که بالوان اطعمه و انواع انعامات
وعفو قصور دل او را شاد و خوش کنند تا انچه فی الواقع حال بود راست راست بیان سازد
مگر آن گمراه هرگز براه راست نمی آید آینده هرچه بظهور رسد واقعه نگاران از ان برنگارند یا بدار البوار
رسانند گویند این همه خرابی و دلیری عوام که پیدا شد محض بسبب عدم التفات آقاے
نامدار گردیده اگر همیشه دربار می شد و دست شفقت بر سر فدائیان مالیده میشد هرگز کسے را
مجال اینچنین دلیری و گستاخی نمی شد گویم این سخن نافهمان است زیرا که خداوند نعمت ما با نمکخواران
خود همیشه الفت معنوی میباشد گو برای ربط و ضبط خود بظاهر بخشم می نوازند اما در باطن بانواع
الطاف و اعطاف تربیت می فرمایند نمی بینند که بروز وقوع این واقعه آقای نعمت ما را چقدر
غم و اضطراب بصدمه چاکر خود بوده است که بار بار بملاحظه تردد مختار خود می فرمودند که امروز
دربار نخواهم کرد که نواب صاحب ممدوح اطمینان خود بحضور ظاهر کردند و ملال خاطر حضرت
را توحش خاطر چاکران بعرض رسانیدند تا آنکه طبع مبارک حضرت تسلی گردانیده بدربار آورده نذور
حسب دستور گذرانیدند تا وحشت عالمیان رفع گردید الحمد لله علی ذلک فصل در بیان آنکه
نوکری بلده بهتر است یا چاکری مفصلات هر آن که بنظر حضوری سرکار
و بودن در دربار و دانستن احکام و قواعد جدیده بیش از دیگران رسیدن بانواع
ترقیات و بودن مورد انعام و اکرام و بهتری جمله اشیا بسبب بودن دار الحکومت و مستقر السلطنت

مردند و سبب زهرخوردن ایشان معلوم نشد بجای ایشان ڈاکٹر پس جی وند و صاحب بهادر
تشریف آوردند و لفٹنٹ کرنیل جبس اسٹیور صاحب بهادر نائب اول صاحب رزیڈنٹ بهادر
هم بالیچ پور مبدل گردیدند و بجای ایشان مسٹر جی جی گارڈی صاحب بهادر اسسٹنٹ اول شدند
و مسٹر تویدی صاحب بهادر نائب دوم صاحب رزیڈنٹ بهادر بر مهم حبش تشریف بردند و
حالا بجای ایشان مسٹر جی ایچ ٹرویر صاحب بهادر تشریف آورده کارفرما اند بروز عید الفطر
سال یک هزار و دو صد و هشتاد و چار هجری نواب معلی القاب قدردان اذکیا جناب نواب
میر تراب علی خان سرسالار جنگ مختار الملک بهادر کی سی ایس آئی برای گذرانیدن نذر بحضور پرنور
تشریف می بردند که برگشته نصیبی کم بخت ازلی روشن علی نام کنیزک زاده سید عمر خان
عرب گلوله بندوق برایشان سر کرده که خطا نموده دران سیماب پر کرده بود که نواب ممدوح آگاه
شدند و مردمان جاه قصد قتل و نمودند که او فوراً تمنچه دیگر بار سر کرد و گلوله آن یک سپاهی هندو
همراهی رسید فوراً جان شیرین خود را بر آقای خود قربان نموده بر زمین افتاد و گلوله مذکور
از کلاه آن سپاهی گذشته آئینه بوجه را بطوری تنکسته که صدمه آن بنواب والاشکوه رسید سپاهیان
همراهی آنگاه خواستند که او را بقتل رسانند اما نواب والا جاه مردمان همراهی را از قتلش منع
فرموده ارشاد کردند که نزنید نکشید بلکه زنده او را بگیرند درینعرصه او را بدست سپاهیان
همراهی چند ضرب خفیف رسیده مگر او را زنده بدست آوردند که هنوز در قید کوتوالی است
و زخم او بعد بخیه درست کرده میشود هر چند از وی پرسید نشان از مغوی نمیدهد خداوند نعمت
زمین باستماع این گستاخی آن بی ادب بکمال برهم شدند و حکم قتل دادند و بسیار عافیت و خیریت
مختار خود بکمال عنایت پرسیدند و فرمودند که امروز بسبب سنوح این سانحه که در راز
هواخواهان باد و دربار نمیکنم تا وقتیکه آن مردود به قتل نمیرسد نواب صاحب عرض نمودند
که قربان حضور شوم تکلیف نخواهد شد بهر طور باقبال حضور سلامت ماندم و بدون تحقیق حال قتل مناسب
نیست عرض پذیرا فرموده حکم تحقیق دادند و دربار فرمودند و چند نذر خود بدولت گرفتند

و حسینی علم که خانهٔ ایشان در کوچه جلال ست باقی و دیگر بسیاری از مهاجنان گرامی باشند که
از نام و نشان آنها هرگز آگهی ندارم حال ایشان در پردهٔ غیب الغیب باشد و الله اعلم
بالصواب **فصل** در کیفیت امکنه و مقامات بلده و حوالی آن که قابل دیدن اند اینکه نهر سه
پل یعنی پل کهنه و پل افضل گنج و پل چادر گهاٹ و چادر گهاٹ و چار کمان و حوض چار سو
و مکه مسجد و مدینه مسجد و جامع مسجد و مسجد چوک و جهان نما و گوله آنجا و قلعهٔ گلکنده و کوه مولی
و عمارات آنجا و گنبدهای سلاطین قطب شاهیه و کوه شاه شرف الدین قدس سره
و کوه سید محمود قدس سره و درگاه یوسف صاحب رحمهما الله تعالی که پاره از ریاض جنت ست و
تالاب میر عالم و تالاب میر جمله و باره دری میر عالم و چینی خانه و آینه خانه سرکار عالی و درگاه
حضرت شاه برهنه صاحب رحمه الله و درگاه حضرت اوجالی صاحب رحمه الله و درگاه حضرت
حسین شاه ولی قدس سره و کوٹھی صاحب عالیشان رزیڈنٹ بهادر و باغ سرور نگر و
بادشاهی عاشور خانه و مقام نعل صاحب واقع پتهر گٹھی و مکان علم حضرت عباس رضی الله عنه
و حسینی علم و چشمهٔ بی بی و باغ لنگم پلی نمی گویم غیر مماثل ست اما میگویم که بمشاهدهٔ هر یک از این
سیاح را بصیرت بچشم عبرت او زیاده میگردد و میگوید که ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک
ربنا و الیک المصیر **فصل** در بیان آنکه در ایام تحریر این کتاب سوانح که پیدا شد لائق درج آن
کتابست هذا آنکه در هنگام نوشتن این تاریخ صاحب رزیڈنٹ بهادر یعنی مستر سر جارج ییول صاحب
بهادر سی بی اند کی سی ایس آی از حیدرآباد مبدل شدند و ممبر کونسل گردیدند و بجای ایشان
مسٹر سر ری چارڈ ٹمپل صاحب کی سی ایس آی تشریف آوردند و نه ماه تشریف داشتند و با همه
ملازمین و جمعداران و اهل دفاتر و موالی عدالت ها و امیر کبیر بهادر و پسر وقار الامراء بهادر ملاقات
نموده و بحضور ملاقات چند نمودند و با آخر سال تمام سنه یکهزار و هشت صد و شصت و هفت عیسوی
کیفیت اجرای کار جمله دواوین و احوال انتظام مالی و ملکی و فوجی را نوشتند و خود سکرٹری فارن
ڈپارٹمنٹ آف انڈیا شده بکلکته تشریف بردند و مستر چمبرز صاحب ڈاکٹر بهادر مسموم شده

وارند که همه خواهند برآمد بعده مسهل روغن بید انجیر در شربت یا شیر بدهند تا بقیه ماده آن همه برآید وهمچنین اشیا خوردن سبب پیدایش بیماری رشته درین ملک ست پس باید که بند کهجور خورده باشند که دافع بیماری رشته و قاطع ماده آن ست والسلام *

فصل در بیان دکانهای مهاجنان که درین بلده و حوالی آن نامی گرامی اند و در سرکار حاضر می شوند معززاند تفصیل اسما آنها از هندوان

درکاروان دکان لکهمی داس و لچهمن داس گجراتی و در بیگم بازار دکان یکی هرگوپال و پورن مل دوم دکان شیولال و جیسی رام سوم دکان کشن لال و موهن لال چهارم سورت رام و گوبند رام مهیسری پنجم دکان آمرسی و سوجان مل و در چنال بنده دکان لاله مدن گوپال بهیه و در باغ حشمت گنج متصل کوتهی ٹیکے دکان گوبند رام و متهرا داس دوم دکان پدم سی نین سی سوم دکان فتح چند و گردهاری لال چهارم دکان موتی لال و رام دهن پنجم دکان رام دهن و جگناته و ششم دکان هنت رام سداکهه و در ترپ بازار یکی دکان جمنا داس و بال کرشن دوم دکان گوبند رام و کشن لال و درچار کمان و حوض چارسو که مشهور بسو کها حوض که حوض خشک هم آنرا نامند یکی دکان نتهمل و گوردهن داس ست دوم دکان موهن لال و تیکت لال سوم دکان پریم سکهه داس و چینی لال که قریب بازوی مکان نصرت جنگ بهادر ست چهارم دکان کرپا رام ٹکسالیست و در چوک تا کسار متهه یکی دکان نارایین داس و ترکهه داس که در موتری گلی بوده که حالا دیوالیه اش برآمده دوم دکان شیوکرن و چرچ چند سوم دکان وزکری و رام رتن که قریب مکه مسجد متصل دروازه نصرت جنگ بهادر واقع ست چهارم دکان شیو پرشاد و جی چند ناوٹیا در کمان شمس الامرا بهادر یکی دکان گلاب داس و گنیش داس ست دوم دکان بهوانی رام باگریا سوم دکان جلیبی رام و موتی رام و در لاڑ بازار دکان هیرچند و حکم چند دهڈی ست و از مسلمانان دکان مرزا ثابت علی بیگ

مردم خواص و عوام اینجا را سهاجی انباره بسیار مقبول و مطبوع ست و شیرینی البته درین ملک از هر قسم
کم باشد مردم اینجا را بسیار مضرست فلهذا کمتر می خورند مگر از نوآمت شیرینی هر قسم از لوذیات
و حلویات بسیار میخورند و چنانکه در خانواده ایشان کثرت مٹھائی خصوصاً از بادام مستعمل ست
در دیگر قوم کمتر کم باشد و مردم اینجا از اچار و چٹنی هر قسم که باشد رغبت تمام دارند و با مربیات
کمتر کم خواهش دارند و مردم اینجا اهلی را بچند طریق می خورند فلهذا کسان اینجا بامراض گوناگون
مبتلا میشوند یکی آنکه مرض رقت منی ایشان را عارض می گردد دوم بیشتر ایشان را دختر پیدا
میشود سوم از زن عاجز میشوند چهارم اکثر ایشان را مرض طحال عارض می گردد پنجم بسا
اوقات ایشان را ضعف معده عارض میگردد ششم همیشه هر شخص شاکی نزله میباشد و سوء هضم
را شکایت هر مردم بر زبان است بیشتر از خانه پروران اینجا پلاؤ را که کهارانا مند می پرسند که در
هندوستان هم پلاؤ می شود گفتم که نے باز گویند پس چه میخورند گفتم که خاک یا باد سبحان الله
برنج که در ملک ما غیر بار اسیر ست متمولان اینجا گاهی در خواب هم ندیده باشند و دستور
اینجا در تقسیم شیرینی فاتحه این ست که الاچی دانه یا بتاشه وغیره را در سبد گرفته پیش هر کس
سبد شیرینی را می نمایند و آن کس یک یک دانه ازان میگیرد پس گویا دستور اینجا بمصداق مثل
مشهور ست که تبرک آن باشد که از حلق فرو نرود و چونکه از گوٹ که کیت باشد بسیار چٹنی
می سازند و از زن و مرد و بچه و جوان آن را میخورند فلهذا در شکم اکثر مردم این خراطین
و حیات و حب القرع پیدا می شوند و بدان می میرند و نیز مادهٔ پیدایش این مرض خوردن
گمینگل ست بکسر کاف فارسی و یاء مجهول و نون موقوف و ضم کاف فارسی و سکون لام
بیخ نوباوهٔ درخت تاڑ و نیز خوردن منجل ست بضم میم و سکون نون و فتح جیم تازی و سکون
لام که ثمرهٔ درخت تاڑ ست پس علاج مجرب خراطین آنکه دواء سینٹونین از قسم جوهر دوا
ست و در شفاخانه انگریزی یافته می شود برای جوان بقدر دو سرخ و برای بچه یک سرخ
یا نصف یا ربع آن در شکر سرخ آمیخته حب بسته صباح بخورانند تا بجه فوز غذا کهچڑی

وبجلیان دو ومرکیان دو ولونگا دو وجوگڑیان وچندن ہار وجوکڑیان لہریا وچپتاک
وچگنی دوال وتلشی وچنپاکلی ومالا وکرن پھول ودکڈکی وبدک ولچھا جڑاوے
وست لڑا وبڈی ومرزابی پرواہ وجھل ہلی وجودانی وچکریان کہ در گوش وانتی ہم
دران می اندازند وبازوبند وپنج بند ودست بند ونورتن وکڑہ بازو وبیڑی وکنگن
وپہونچیان بدانہ اکھہ یا بدانہ گندم یا بدانہ کوتھہ میر وبدانہ پپی چھلے انگشتان ست وانگوٹھی
وآرسی وپای زیب وتوڑہ چشم کبوتر وپائل وکوکھرو وبیڑی واول بضم لام وواو
معروف وگجری باپای مجہول مشل بفتح میم یعنی چھلہ انگشتان پا ہشت عدد وبرنجک
ولرزک ومچھلیان پس گوش وبلاق ودُرّ وبچھوی وجھانوری وجھانجن فقط واگرزن بیوہ
میشو دچوری طلامی پوشد

فصل دربیان خورش مردم عوام وخواص اینجا

بدان کہ خورش مردم عوام اینجا ازغربا بیشتر نان زرت زرد یعنی جوار را میخورند ونیز ازان
دلیا ساختہ باترشی وماست میخورند ونیز از زرت سفید انبل می سازند یا لچھنا راکہ مندوا
باشد سائیدہ درآب انداختہ می جوشانند ہرگاہ ہمچو آتش غلیظ میشود دران نمک انداختہ
ہمچو کڑھی می نوشند ونان باجرہ می خورند وخشکہ برنج را با دال یا شوربا یا گڑی املی خام یا پختہ
می خورند یا با بقول یعنی بھاجی انبارہ کہ سن باشد یا باترہ خرفہ یا چولائی یا پاٹ یا پالک یا چوکا
یا سوویا یا ہوتی کہ تین بتیا باشد یا چندن بتھوا می خورند وآمرا نان گندم یا خشکہ برنج را
با دال یا شوربا می خورند یا باساگ میتھی وترہ برگ ملائم املی پختہ کہ چغر باشد میخورند یا آن را
باگوشت پختہ با نان میخورند یا نان باترہ انبارہ یا توری یا کدوی سفید یا بھنڈی یا دلپسند
کہ ڈھینڈس باشد یا باترہ چولائی یا خرفہ یا پاٹ وپالک وچوکا وترہ سوویا یا ہوتی
بود یا ترہ چندن بتھوا یا جنجونڈا کہ چچینڈہ بود یا باترکاری پلول وشکرکند وکرآن اکد وشیرین
ہم نامند ویا باکریلا ویا با بیگن ودیگر ترکاری ہا مے خورند ونیز پلاؤ یا بریانی یا مزعفر
یا شیر وبرنج وکباب ہر قسم وترشی ہر قسم بافراط ومرچ سرخ بکثرت میخورند خصوصاً

رکھا اور جو شخص کہ علیؑ سے عداوت و بغض رکھا گویا مجھ سے بغض رکھا جو مجھ سے بغض رکھا گویا خدا سے بغض رکھا اللہم اجعلنی من محبیہ آمین

فصل در بیان لباس مردان اینجا و اسلحہ ایشان و در ذکر البسۂ زنان اینجا و زیور ایشان

بدانکہ ہرگاہ مردان اینجا بدربار حضور پرنور حاضر میشوند تمام لباس جامہ و دستار منصبداری کہ بروضع دربار شاہی ست و دوشالہ و رومال یا دوپٹہ و پٹکہ و پیرتلہ قبضہ دار و شمشیر یا پیش قبض و زیر جامہ سفید یا از مشروع یا کمخاب یا گلبدن و کفش دکھنی یا لاہوری پوشیدہ حاضر دربار می شوند اگر دستار منصبی یا عمامہ نباشد بدیگر دستار دستوری حاضر شدن بدربار حضور پرنور نمیدہند اما حکام انگریزی بکلاہ و لباس خود حاضر میشوند اما موزہ لب فرش از پا بیرون میکشند و عموماً مردم اینجا را ہمین لباس ست اما انگرکھہ چلن دار با کلیہای بسیار دور دراز کہ از کعب ہم گذشتہ زمین را می بوسد میپوشند و در جا رسم سنجاب نیست و ہم پاٹ جامہ بسیار نمی باشند بلکہ جامہ اینجا بطور نیمہ ہندوستان میباشند و بند ہم نسبت ہندوستان کمتر دارند و چولی آن قریب بہ سینہ می دارند و زیر جامہ مردم اینجا اکثر چیست و تنگ می پوشند و رومال رنگین از دو پور کنندہ یا از پڑتال یا از منگل گرسے بدست دارند و رومال ریشمی سفید یا شال یا دوپٹہ بنارسی یا ناودیڑی بر سر و دوش ہمچو بالا بند می پوشند و بعضے از دلاوران و شجاعان اینجا چلتہ و جوشن و زرہ و دستانہ آہنی و خود و چار آئینہ می پوشند و تفصیل اسلحہ اینجا این ست قرابین و بندوق باقسام و تمنچہ و پیش قبض و شمشیر بانواع خود و کتار و قمچی و جنبیہ و خنجر و بانک و قرولی و بچھوا و گپتی و سیا نک و برچھی و نیزہ و تبر و کمان و تیر و سکین و سنگین و بانی و چھورا و شیر بچہ و کتا و بان و بلم و سیلابہ و اینچا و لباس زنان اینجا بیشتر کرتی و چولی و زیر جامہ بسیار تنگ و دوپٹہ بسیار دراز اما زنان شرفا ازار کمتر پوشند اما لہنگہ بسیار می پوشند و پیشواز را پوشیدن رسم کمتر ست و تفصیل اسمائ زیورہائی کہ زنان اینجا می پوشند این ست نتھ یعنی حلقہ بینی و ٹیکا و تعویذ و چوٹی و چاند یعنی سیس پھول و ستارہ سمرج و بادلیان و چاند بادلیان و مہبرہ

ہزار پاکہ کھنکھجورا باشد و گنبہ بضم کاف فارسی و سکون نون و فتح تار ہندی و ہا مختفی تالاب ذکوری بکسر دال ہندی وضمہ کاف عربی باواو مجہول و یاء معروف کرکے پرندہ است کہ از گل خانہ مے سازد و آن را در ہندی انجہاری و ہلنی و کومہارسے نامند و فارسی اینجا از فارسی تمام دنیا جدا است و این حال انشدہ است بلکہ تغلیطا آں از قدیم معلوم میشود چنانکہ از کاغذات کہنہ یافتہ میشود و حال اردوی اینجا نیز ہمچنین باید شمرد پس فقرات چند در اردوی اینجا می نگارم تا دستور اردوی اینجا معلوم گردد بدانکہ صاحب چار گلزار شہداری نگارد فضیلت بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایک شب کو خواب مین دیکھا مین کہ ڈلو یک چاہ پر رکھا ہوا ہے اوس چاہ سے جسقدر خداوند تعالی چاہا سینچا مین پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اوس ڈلو کو لیے ایک یا دو مرتبہ سینچے اور اونکی کشش مین ناتوانی تھی حقتعالی اون کو مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اوس ڈلو کو لے بہت سینچے کہ تمام تشنہ لوگ سیراب ہوگئے تو دی کتاب تہذیب مین لکھے ہین کہ اشارہ خلافت سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور ترقی اسلام وحصول فتح وفتوح ممالک و اعلاء کلمۃ اللہ زمانہ خلافت مین عمر بن خطاب کی ہے فضیلت ترمذی حاکم اور ابن ماجہ مرۃ بن کعب سی روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتنہ ہا جو ظہور مین آوینگے اسکا ذکر الہام غیبی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص چادر اوڑھے ہوئے اس جا سے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ اسوقت یہ شخص حق پر ہوگا مرا اوس سے اشارہ طرف بلوا اور شہادت ذوالنورین سے ہے راوی کہتے ہین کہ مین جا کر تلاش کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ وہ شخص عثمان رضی اللہ عنہ ہین در جواب رسول اللہ نعم فرمائے فضیلت طبرانی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص علی کو دوست رکھا گویا مجھکو دوست رکھا اور جو مجھکو دوست رکھا گویا خدا کو دوست

گورہ[۳۲] بضمہ کاف فارسی و واو معدولہ و فتح را ہندیہ و ہار مختفیہ بمعنی دہ خرد از آبادے کلان جدا کہ آنزا در ہندی پورہ نامند خوردہ[۳۳] بمعنی فلوس وطن[۳۴] بفتح واو و طار مہملہ و سکون نون بمعنے حق ورسوم کولا[۳۵] بضم کاف تازی و واو مجہول و فتح لام والف بمعنے شغال پوبلا[۳۶] بمعنی گوسفند نر کہ ہندی بھیڑا و میڈھا باشد و چھیلا[۳۷] بمعنے بز نر کہ ہندی بکرا نامند برشون[۳۸] بمعنی سالہا باشد کھلگا[۳۹] بضم کاف عربی مخلوط الہار و سکون لام و فتح کاف فارسی والف بمعنی نر گاو میش کہ ہندی بھینسا باشد کھلّی[۴۰] بضم کاف عربی مخلوط الہار و تشدید لام مع کسرۂ آن و یار معروفہ بمعنے کلید کہ کنجی در ہندی باشد لانڈ[۴۱] کا بمعنے گرگ کل ہیل[۴۲] بمعنے کلوکہ درختی باشد لیلائی کھلا[۴۳] بفتح کاف عربی مخلوط الہار و تشدید لام الف بافتح بمعنی خرمن کولسا[۴۴] درخت تال کہ مانہ برگ اوراکولسی کی بھاجی گویند لوٹ[۴۵] بضم لام و واو مجہول و تار ہندیہ موقوفہ بمعنے سیلاب کاموئی[۴۶] عنب الثعلب را نامند کہ بہندی مکوی باشد بدنال[۴۷] یا دیوانہ گانڈا درختے کہ در ہندی آن را نرسل نامند پلا[۴۸] بکسر بار فارسی و تشدید لام الف مع فتح آن بمعنے بچہ از ہر قسم کہ باشد از آدمی یا از چرند یا از پرند سپلک[۴۹] بکسر سین مہملہ و سکون بار فارسے و فتح لام و سکون کاف تازی بمعنی عفر فوت است کہ آن را در ہندی چھپکلی نامند ورکم بہ فتح واو و سکون را مہملہ و فتح کاف تازی و سکون میم بمعنے مشقت قید بر شارع کہ در ہندی آنزا را چالی نامند کرو چوب[۵۱] فروش بمعنی سپاری فروش چم کوڑہ[۵۲] بفتح جیم فارسی و سکون میم و ضم کاف تازی و واو معروفہ و فتح را ہندیہ و ہای مختفی بمعنی برگ درختے ست کہ آن را در ہندی بھنڈہ و کچالو نامند کماٹی بمعنے بیلدار و کارڑوڑی[۵۴] بازیگر یعنی مداری کجاکندی[۵۵] و دوای[۵۶] مند و عقاقیر[۵۷] فروش و سیندنا[۵۸] بمعنے کشیدن گولی[۵۹] بفتح کاف فارسی کھوسی[۶۰] و بھولی کھار باشد و چاپ[۶۰] و شاب کوٹھی سوداگران باشد و چاوڑی[۶۱] تھانہ و چوکی و ناکہ را گویند و عاشور خانہ[۶۲] امام باڑہ را نامند و چپ[۶۳] بمعنی ہمچنین کہ ہندی یون ہی گویند و معاش[۶۴] بمعنے آمدنی و تنخواہ گوم[۶۵] بضم کاف فارسی و واو مجہول و میم موقوف

موحده و یا مجہول و کسر کاف فارسی و یاء معروف و بمعنی زود نکو بفتح نون وضم کاف تازی
و واو مجہول بمعنی نیست وانکار ونہ کہ حرف نفی ست پھیکا بکسر بار فارسی مخلوط الہاء و یاء معروف
و فتح کاف تازی و الف بمعنی حلوائی کہ برای فاتحہ موتی سازند آنگ بالف ممدودہ و نون
غنہ و کاف فارسی موقوف جسم را نامند بدن بفتح باء موحدہ و دال مہملہ و سکون نون ثمر سنگاڑہ را
نامند انباڑہ کی بھاجی بفتح ہمزہ و سکون نون و فتح باء موحدہ و الف ساکن و فتح راء ہندی
و ہاء مختفی نام رستنی ست کہ آنرا در ہندی پٹسن نامند و بھاجی بمعنی ترہ و برگ پھنس
بفتح باء فارسی مخلوط الہاء و تشدید النون مع الفتح و سکون سین مہملہ نام باریکہ در ہندی آنرا
کنھل نامند بتانا بفتح باء موحدہ بمعنی نمائیدن و فہمانیدن و ہو بفتح باء مدورہ و سکون واو
حرف ایجاب ست پانی نہانا بمعنی غسل کردن نان کی روٹی بمعنی نان خمیری تنوری ست
آب زمزم کا پانی بمعنی آب زمزم کھانا بمعنی خشکہ برنج باشد زندگی ور زندگانی روپیہ اندوختہ
باطنی بمعنی خبر و باطنی والا بمعنی خبر رسان کہ مخبر باشد بوم بضم باء موحدہ و واو مجہول
و میم آواز دادن و غل کردن و شور نمودن معاملہ بمعنی ربوا و سود ست عرب اینجا می گویند
کہ ربوا حرام ست و معاملہ دیگر ست کہ حرمت آن را در قرآن بیان نفرمودہ اند نعوذ باللہ منہا
پھیکے بکسر باء فارسی مخلوط التلفظ بہاء و یاء معروف و کسر کاف تازی و یای معروف
در رستنی باشد کہ در ہندی آن را وہتر نامند گار بفتح کاف فارسی و الف و راء مہملہ موقوفہ
بمعنی ژالہ کہ در ہندی اولہ نامند موز بمعنی کیلا اسامی پکڑنا بمعنی ژاکہ انداختن حب ام
بمعنی امرود اکھاڑا بفتح ہمزہ و فتح کاف فارسی مع الہاء و الف و فتح راء ہندی
و الف در رستنی باشد کہ در ہندی آنرا چرچینا نامند چقمر و چکر بضم جیم فارسی وضم غین معجمہ و سکون
راء مہملہ بمعنی برگ ملایم و نرم از درخت املی مقطعہ بمعنی موضع حسد و کہ در ہندی
بنگلہ نامند بچہا نام در رستنی کہ در ہندی آن را پوسے نامند گیچگاہ بفتح کاف فارسی و
سکون جیم عربی و فتح کاف فارسی و الف و ہاء مدورہ بمعنی کنجوکہ ثمرے باشد

فرزند نامی را بنام والد گرامی یاد می فرمایند یا بحکم لحمک لحمی علی محمد باشد و محمد علی ابن افضل جناب ایشان در قدردانی و کارشناسی و تجربه کاری و سیاحی و زباندانی و اهلیت لیاقت و وضعداری فرد واوحد اند و ایشان یعنی معتمد الدوله مرزا علی محمد خان بهادر از طرف ملکه محتشمه انگلستان عهده دار حفاظت معدلت عامه رعایا در دار الحکومت بمبئی و وکیل مختار سلطنت علیه عثمانیه یعنی قسطنطنیه در شهر بمبئی و هم رکن مجلس رائل اشیاتک سوسائیتی در لندن هم مجلس جغرافیه بمبئی را رکنی و یک رکن مجلس پادشاهی دریافت احوال سمت شمالی کوه هیمالیه و تبت و نیپال و بهوتان و کاشغر و یارکند و ترکستان و سائر ممالک وسط آسیا گردیده اند ان‌ شاء الله القدیر فرزندان ایشان تا بمناصب علیا و مدارج قصوی رسانند فصل چون این بلده فرخنده بنیاد مجمع مردم هر زبان گردیده است چه بسبب قدردانی رئیس این جا مردم اقبالمند هر ملک و دیار جمع آمده اند لهذا زبان اینجا مجموعه السنه گردیده است زیرا که درینجا انگریزی[1] و رومی[2] و ترکی[3] بخاری[4] و فارسی[5] و هندی[6] و اردو[7] و پشتو[8] و بنگالی[9] و تلنگی[10] و مرهتی[11] و اروی[12] و کنری[13] و عربی[14] و پوربی[15] و حبشی[16] درین بلده بکثرت شائع ست اما در ملک نظام بیشتر چار زبان جاری ست که بآن حکام را ضرورت می افتد اگر حاکم واقف آن نباشد ضرورت بترجمان می افتد یکی مرهتی[1] دوم تلنگی[2] سوم کنری[3] چهارم اردو[4] اگر تفصیل آن درینجا نگارم کتاب دراز میشود و زبان اردو را مردم دهی اینجا زبان مسلمانی نامیده اند هرگاه از دهقان این ملک می پرسند که تو زبان مسلمانی میدانی پس اگر چیزی می فهمد میگوید که نی یا هان و اگر هیچ نمیداند هیچ نمیگوید یا اگر کسی در زبان او می پرسد که زبان مسلمانی میدانی او در زبان خود جواب میدهد که نمیدانم یا میدانم و همچنین در تحریر رسم الخط ایشان فرق بسیارست که بدون حصول مناسبت دانسته و خوانده نمیشود الفاظی که مخصوص این دیارست در محاوره استصواب بمعنی ذریعه و همراه و معرفت تقصیر[1] لفظ تعظیم ست که خورد پیش بزرگ قبل از عرض کلام میگوید تقصیر بنده چره و باز از خود بدولت خواسته بودم پس بجای لفظ جناب و حضرت و حضور و کرامات بیان می کنند انگاره[2] بمعنی مطلق آتش و جهاڑ[3] مطلق درخت را گویند گرگے[4] زیر جامه مخصوص باشد کفچه[5] نیمه تنه را گویند بیگی بکسر یا

شہبندر بمبئی بباعث جلوس ہمایون مسعدت مقرون جناب بادشاہ جدید و مطابق اشارہ کہ
درباب تجدید نمودن امر عالی عہدہ شہبندری واقع شدہ درین کرت یک قطعہ امر عالی مجدداً
تحریر یافتہ بطرف شریف شما ارسال کردہ شد ونیز اجد ازین امور مندرجہ بحسن اہتمام وغیرت
تمام سرانجام خواہند نمود درین سیاق این نمیقۂ اعتمادی ترقیم کردہ شد صفوت و ترجمہ ما
سلطان البرین و البحرین السلطان بن السلطان سلطان عبد العزیز خان خلد اللہ ملکہ و دولتہ
بنام قدوۃ الاماجد والاکارم مرزا محمد علی خان زید مجدہٗ این است چونکہ استیفاء اسباب
لازمہ حمایت و صیانتہای تجار اجنبیہ کہ در ممالک دولت علیہ ما آمد و رفت دارند کردہ می شود
ہمچنان وقایہ حقوق ممتازہ تجار دولت علیہ ما کہ در ممالک اجنبیہ آمد و رفت نمایند از لازمات
ست بنابران بہر تسویہ نمودن و نظر کردن در امور و خصوصیتہای واقع تجار دولت علیہ
ما کہ بہر سال از اقطار حجازیہ بہ بندر بمبئی آمد و رفت می کنند قدوۃ الاماجد والاکارم مرزا محمد علیخان
زید مجدہ کہ بتعہد عالی تبعہ عثمانی شہبندر ہستند و بسبب جلوس ہمایون میامن مقرون ملوکانہ
ما در خصوص تجدید ماموریت و برای اجرای نمودن خصوصیتہای کہ تجار را لازم خواہد شد مطابق
ارادہ سنیہ ملوکانۂ ما امر ہمایون شاہانہ سنوح و صدور پذیر فتہ بمقتضای منیف آن از دیوان
ہمایون ما این امر جلیل القدر متضمن القاء ماموریت مومی الیہ صادر و ارسال کردہ شد
پس مومی الیہ بعد ازین من کل الوجوہ حمایت و صیانت تجار تابعان دولت علیہ ما کہ از اقطار
حجازیہ بہ بندر مذکورہ آمد و رفت نمایند در واقعات مخصوصہ موجب وقایہ جمیع استحقاقات امتیازات
شدہ اسباب و وسائل آنرا استعمال و استکمال کنند و در حسن تسویہ و کامل نمودن مقدمات
ضروریات تجارت نیز باقدام و بغیرت تمام اجرای لازمہ کارگزاری نمایند و باستقامت تعہد
مقدمات چنین و چنان کنند و بر علامت شریفہ ما اعتماد سازند تحریر در اوائل شہر شعبان المعظم
سنہ الہجری سال یک ہزار و دو صد و ہفتاد و ہشت نبوی در ینبع ان بحکم الوالد سر لابیہ ذات
الرامی ایشان ابنام نامی والد ماجد الیشان نام شدہ مودہ اندکہ داب سلاطین ست کہ مشتر

فرزندنامی را بنام والد گرامی یاد می فرمایند یا بحکم انتمای علی محمد باشد و محمد علی اخا عصل جناب
ایشان در قدردانی و کارشناسی و تجربه کاری و سیاحی و زباندانی و اہلیت لیاقت و وضع داری
افزوده و اوحد اند و ایشان یعنی معتمد الدوله مرزا علی محمد خان بهادر از طرف ملکه معظمه انگلستان
عهده دار جنابات معدلت عامه رعایا در دار الحکومت بمبئی و وکیل مختار سلطنت علیه عثمانیه ایضے
قسطنطنیه در شهر بمبئی و هم رکن مجلس رائل اشیاتک سوسایٹی در لندن و هم مجلس جغرافیه بمبئی
را رکنی و یک رکن مجلس پادشاهی دریافت احوال سمت شمالی کوهستان و نمارک هستند ادام الله اقتدار
فرزندان ایشان را تا بمناصب علیا و مدارج قصوی رساناد فصل چون این بلده فرخنده بنیاد
مجمع مردم هر زبان گردیده است چه بسبب قدردانی رئیس این جا اکثر اقسام مردم هر ملک و دیار
جمع آمده اند لهذا از زبان اینجا مجموعه السنه گردیده است زیرا که درینجا انگریزی و رومی و ترکی
بخاری و فارسی و هندی و اردو و پشتو و بنگالی و تلنگی و مرہتی و اردوی و کنری
و عربی و پوربی و حبشی درین بلده بکثرت شایع ست اما در ملک نظام بیشتر چار زبان
جاری ست که بآن حکام را ضرورت می افتد اگر حاکم دانای آن نباشد ضرورت بترجمان می افتد
یکی مرہتی دوم تلنگی سوم کنری چهارم اردو اگر تفصیل آن درینجا نگارم کتاب دراز میشود
و زبان اردو را مردم دہی اینجا زبان مسلمانی نامیده اند هرگاه از دہقان این ملک می پرسند
که تو زبان مسلمانی میدانی پس اگر چیزی می فهمد میگوید که نی یا هان و اگر هیچ نمیداند هیچ نمیگوید
یا اگر کسے در زبان او می پرسد که زبان مسلمانی میدانی او در زبان خود جواب میدهد که نمیدانم یا میدانم
و همچنین در تحریر رسم الخط ایشان فرق بسیارست که بدون حصول مناسبت دانسته و خوانده نمیشود
الفاظی که مخصوص این دیارست در محاورهٔ استصواب بمعنی ذریعه و همراه و معرفت تقصیر لفظ
تعظیم ست که خویش پیش بزرگ قبل از عرض کلام میگوید تقصیر بنده چره و بازار خود بدولت خواسته
بودم پس بجای لفظ جناب و حضرت و حضور و کرامات بیان می کنند انگاره بمعنی مطلق آتش
و جهاڑ مطلق درخت را گویند گرگے زیر جامه مخصوص باشد کفچه نیمه تنه را گویند بیگی بکسر با

شہبندری بمبئی بباعث جلوس ہمایون مسعدت مقرون جناب بادشاہ جدید و مطابق اشارہ کہ
درباب تجدید نمودن امر عالی عہدہ شہبندری واقع شدہ درین کرت یک قطعہ امر عالی مجدداً
تحریر یافتہ بطرف شریف شما ارسال کردہ شد و نیز اجرا ازین امور مندرجہ بحسن اہتمام و نہایت
تمام سرانجام خواہند نمود درین سیاق این نمیقہ اعتمادی ترقیم کردہ شد حقوت و ترجمہ فرمان
سلطان البرین و البحرین السلطان بن السلطان سلطان عبد العزیز خان خلد اللہ ملکہ و دولتہ
بنام قدوۃ الاماجد والاکارم مرزا محمد علی خان زید مجدہ این است چونکہ استیفاء اسباب
لازمہ حمایت و صیانتہای تجار اجنبیہ کہ در ممالک دولت علیہ ما آمد و رفت وارد کردہ می شود
ہمچنان وقایہ حقوق ممتازہ تجار دولت علیہ ما کہ در ممالک اجنبیہ آمد و رفت نمایند از لازمات
ست بنابران بہر تسویہ نمودن و نظر کردن در امور و خصوصیتہای واقع تجار دولت علیہ
ما کہ بہر سال از اقطار حجازیہ بہ بندر بمبئی آمد و رفت می کنند قدوۃ الاماجد والاکارم مرزا محمد علیخان
زید مجدہ کہ بتعہد عالی تعہد عثمانی شہبندر ہستند و بسبب جلوس ہمایون میامن مقرون ما و کانہ
ما در خصوص تجدید ماموریت و برای اجرای نمودن خصوصیتہای کہ تجار را لازم خواہد شد مطابق
ارادہ سنیہ ملوکانہ ما امر ہمایون شاہانہ سنوح و صدور پذیرفتہ بمقتضای منیف آن از دیوان
ہمایون ما این امر جلیل القدر متضمن القاد ماموریت مومی الیہ صادر و ارسال کردہ شد
پس مومی الیہ بعد ازین من کل الوجوہ حمایت و صیانت تجار نا بجان دولت علیہ ما کہ از اقطار
حجازیہ بہ بندر مذکورہ آمد و رفت نمایند در واقعات مخصوصہ موجب و قایہ جمیع استحقاقات و امتیازات
شدہ اسباب و وسائل آنرا استحصال و استکمال کنند و در حسن تسویہ و کامل نمودن مقدمات
ضروریات تجارت نیز باقدام و بعزت تمام اجرائے لازمہ کارگزاری نمایند و باستقامت صدق
مقدمات چنین و چنان کنند و بر علامت شریفہ ما اعتماد سازند تحریر در اوایل شہر شعبان المعظم
۱۲۷۷ ہجری سال یک ہزار و دو صد و ہفتاد و ہشت نبوی در پنج ماں بحکم الولد سر لابیہ ذات
گرامی ایشان را بنام نامی والد ماجد ایشان نامزد نمودہ اند کہ داب سلاطین ست کہ بیشتر

عمدۂ میان و برادر ایشان ناصر میان و نواب رفیع الدوله بهادر و نواب انتظام الدوله بهادر جواهر جنگ پسران علی اللہ خان حیدر الدوله مرحوم و نواب ببر الدوله بهادر خال عرض بیگی و نواب والا ور الدوله پسر انور الامراء مرحوم منتهل سامانی خواجه رحیم الدین خان پسر نواب عظمت جنگ بهادر مرحوم و نواب عزت یار جنگ بهادر متولی مکه مسجد پسر جسارت الدوله مرحوم داروغه گرد حضور پر نور و نواب حیدر علی خان بهادر داروغه کتب خانه حضور پر نور و از هندوان که ملقب براجه اند راجه نیکٹ راؤ بهادر نبیرۂ راجه اوزنجا بهادر و راجه ارجن بهادر نبیرۂ راؤ موصوف و راجه هری هر راؤ بهادر پسر راجه نامنت گوبند نراین بهادر داروغه جواهر خانه و راجه نانک بخش عرف راجه بهادر پسر راجه چندولال بهادر و راجه رام بخش بهادر برادر زادۂ مهاراجه چندولال بهادر یعنی پسر راجه گوبند بخش بهادر برادر حضور مهاراجه چندولال بهادر و راجه نرندر بهادر پیشکار نبیرۂ مهاراجه چندولال بهادر حاکم دکن و راجه شنکر راؤ رای رایان امانت ونت بهادر و راجه اندرجیت لاله بهادر مالکان دفاتر سرکار عالی آصفجاهی و راجه مرلی منوهر بهادر پسر راجه شنبهو پرشاد عرف غلام رسول و راجه گوپال راؤ بهادر نبیرۂ راجه اندر و راجه گنیش راؤ بهادر و دیگر از معززان جمعداران مثل سیف الدوله بهادر و برق جنگ بهادر و قمقام الدوله غالب جنگ بهادر و رفیق یاور الدوله بهادر بسیار اند برای اقتصار و اختصار برهمین کفایت رفت والسّلام و درینجا سخنی دیگر هم لائق گفتن و قابل نوشتن است که نواب معتمد الدوله مرزا علی محمد خان بهادر بن نواب مرزا محمد علیخان بهادر متوسل آبائی این خاندان آصف جاهی اند که همیشه ترقیخواه و خیر اندیش این سرکار والا اقتدار بوده بهمین ذریعهٔ قدیمه و خیر اندیشی و نیک سگالی از حضور پر نور سلطان البرّین خاقان البحرین السلطان بن السلطان سلطان عبد العزیز خان خلد اللہ ملکه و دولته مجددا مورد عطوفت شاهانه و مطمح الطاف خسروانه شدند چنانچه این تجدید بموجب خط صفوت پادشاه که بزبان ترکی بوده است بلسان فارسی ترجمه آن کرده می شود هم واضح نقل آن این است نقل صاحب فتوت

وپسران نواب مبارک الدولہ بہادر مرحوم اند و از منتسبان این سرکار عالی نواب معتمد الدولہ
علی محمد خان بہادر شہنندر بمبئی اند و نوباوۂ خوبی و اقبال نواب مکرم الدولہ بہادر و والد ماجد
این سرمایۂ عقل و حشم جناب نواب قیصر الدولہ بہادر و پسران فخر الملک بہادر مرحوم و
نواب اشجع الدولہ منیر جنگ بہادر و نواب زور آور جنگ بہادر و نواب شمشیر جنگ بہادر
و نواب امداد جنگ بہادر پسران شہیار الملک و نواب رونق علی خانصاحب مرحوم
و نواب عسکر جنگ بہادر و پسران نواب بی نظیر جنگ بہادر کہ نام نامی ایشان را
یاد ندارم و نواب سعید الدولہ بہادر صوبۂ حیدر آباد و نواب شہر یار جنگ بہادر صوبۂ
اورنگ آباد و نواب منصور یار جنگ بہادر و نبیرہ زادگان نواب رکن الدولہ بہادر
مرحوم اعنی نواب حسین الدین خان بہادر۔ نواب اشرف الدولہ بہادر و نواب
محکم جنگ بہادر و نواب مہدی حسینخان بہادر فقط و نصیر یار جنگ بہادر و نظام نواز جنگ
بہادر و محمد نواز جنگ بہادر پسر حاجی داراب جنگ مرحوم و نواب عزیز الدولہ صارم جنگ
بہادر صدر بخشی صرف خاص و نواب محترم الدولہ اعتصام الملک عرض بیگی بہادر
نواب رشید الدولہ بہادر و مہدی یار جنگ بہادر و یادگار حسین پسران نواب رشید الملک
بہادر میر منشی سرکار آصف جاہ بہادر کہ سہ برادر اند فقط و بنام ایشان آشنائی دارم
و نواب تہنیت یاور الدولہ بہادر نار نولی و نواب لشکر جنگ بہادر و نواب حاجے
ارادت جنگ بہادر و نواب رشید جنگ بہادر و نواب ناظم جنگ بہادر و نواب
اعظم جنگ بہادر و نواب محمد اکرام الدین خان بہادر و نواب حسین دوست خان بہادر
و نواب حاجی محمد اسلم خان بہادر و نواب معظم جنگ بہادر داروغۂ توشہ خانہ و نواب
قوت جنگ بہادر داروغۂ شکار خانۂ بیرونی و نواب قائم الدولہ بہادر و نواب قدیر جنگ بہادر
و نواب تہور جنگ بہادر و نواب نصرت جنگ بہادر و نواب بہرام الدولہ غلام نبی خان
بہادر و نواب جعفر علی خان بہادر عرف ٹیپو صاحب و نواب صولت جنگ بہادر عرف

عرضداشت گذرانید پس باز حضور پرنور که مهلت پنج چار روز میخواهند این مهلت خواستن
خوب نیست اگرچه در میان فرمان حضور پرنور و مضامین امیر کبیر تفاوت بسیار بوده
است تاهم آن را سالار جنگ قبول کرده بجا آورده پس برای معافی بهانه و دیر می خوب
نیست من بعد حضور پرنور فوراً وکلای خود را دوباره فرستادند که سالار جنگ بنویسد که
من بد عهدی و بیوفائی باز نخواهم کرد این سخن بر سالار جنگ بسیار شاق گذشت و بدل
او قلق رسانید مگر فرمان بجا آورده درج کرده فرستاده پس بتاریخ دوم مارچ دربار مقرر شد
که حاضر شده نذر گذرانید که منظور شد و جواب سلام بخشیدند در این اثنا بحضور پرنور اطلاع
کرده شد که گروه غارتگران سمت جالنه جمع شده اند تنبیه ایشان ارشاد گردیده و دربار برخاست
گردید و بتاریخ چهارم سالار جنگ بر کوتهی من آمده تا دیر گفت گوی گوناگون کرده ماند
بانکه گفتگو سبب اعطای خلعت و خطاب ستارهٔ هند که بران نیستم تحریر خود نمودم فقط

فصل در مختصری از احوال چند امرای زمانه حال که دریجا موجود اند می نگارم و یاد از نامهای
ایشان میدهم و تفصیل را فرصت نیست که همه حسب و نسب ایشان را بیان کنم چه کتاب
سر بطول میکشد و زمانه فرصت نمیدهد و کسانیکه قدیمی اند ذکر اصول ایشان در کتب سابقه
مثل سوانح دکن و رسول خانی و تزک آصفیه حدیقة العالم و تجلیات جوهر موجود است و بزرگانیکه
نو دولت اند او شان را همه میدانند و سنة الله همین است که در هر دورهٔ فلک سرخیلان جدید
سر بر می آرند و فقیر که غریب الوطن وارد حال هستم از کجا وقوف یافته باشم که نام جمله
حضرات بنگارم چه امرای اینجا زیاده از شمار اند نواب و راجه و جمعدار و سررشته داران
اینجا را هیچو اوراق فلک حسابی و شماری نیست بدانکه سوای بزرگانیکه حال ایشان پیشتر ذکر
شد از صاحبزادگان نواب صمصام الملک بهادر اند که جامع علوم معقول و منقول اند و
جناب نواب ذوالفقار الدوله بهادر که خاوند فنون [illegible] و اصول اند الله تعالی
فرزندان ایشان را نیز صاحب اقبال و دولت و [illegible] و سعادت و حشمت گرداند

صلاح خواهم داد بعد از ان در بارهٔ عطای خلعت و اسٹار آف انڈیا وغیره گفتگوی دراز
ماند آخر التماس کردم که بحضور پرنور برای ختم فرمودن این امر ضروری بزودی یاد دهانیده
شود پس امیر کبیر برخاست فرموده مرخص شد من فوراً بنواب سالار جنگ خبر دادم بانچه از
امیر کبیر اطلاع یافته بودم که عرضداشتی بر نمط مغلے مشتمل بر عفو قصور خود و به بسیاری ملائیت
و عاجزی بمضامین رنگین بحضور پرنور بگذراند در جواب آن سالار جنگ هم بذریعه مراسله
و هم زبانی بالمشافهه ظاهر نمود که برین راضی هستم و فرستادن عرضداشت مذکور بحضور پرنور
ضرورست فقط (این مقوله صاحب رزیڈنٹ بهادرست) و چنان معلوم میشد که حضور پرنور
بسعے فرمودن امیر کبیر نرم شدند و شاید که بر خطای ذاتی سالار جنگ بابت گذرانیدن
استعفا چیزی ضمان گرفتند که بآن امید عفو یافته شد که صلاح برای گذرانیدن عرضداشت
مطلوبه بسالار جنگ دادم و سالار جنگ فوراً عرضداشت مذکوره را معرفت وکلاء بحضور پرنور
گذرانید حضور بعد سماعت مضمون عرضداشت بوکلائی که آنرا آورده بودند برای نوشتن فقرات
چند حکم فرمودند و خیال نمودند که در درج آن کمال قدرت و حکومت و جلال ما بدولت
ثابت میشود و وکلا را ارشاد شد که فقرات مذکوره را در عرضداشت درج کنانیده به تبدیل آن
واپس آرند پس وکلا حسب الامر اطلاع دادند سالار جنگ اندیشید که بدون بجا آوری حکم
حضور پرنور چاره نیست فوراً فقرات مطلوبه حضوری را درج نموده عرضداشت بحضور
پرنور روانه نمود بعد رسیدن عرضداشت از حضور پرنور چنان ارشاد شد که درین مقدمه
بعرض پنج چار روز حکم خواهم کرد - چون اینقدر مهلت برای من بسیار عرصه دراز بود
لهذا فوراً ایک مسوده مراسله بنام حضور پرنور بعبارت طول طویل تیار کردم لب آن اینکه اگر
این مهلت دراز بکارهای سرکار تامل کرده شود خلل بسیار رو میدهد - مگر قبل از انکه
ترجمه آن کرده بحضور پرنور گذرانیده شود سالار جنگ مرا مطلع گردانید که شما باین مضمون
امیر کبیر اطلاع دهید که بموجب فرموده سامی من بسالار جنگ صلاح دادم او همچنان نمود اگر

تفرقه خواهد رسید خرابی انتظام وزرای سابق که حضور پر نور را از حالت بد انداخته قدری اثر
آن بما هم رسیده الحال مقدمه دیگر است که با انتظام بد این ملک حضور پر نور دیدن نخواهم توانست
تا اثر این بدنظمی در سرحدات سرکار انگریزی نرسد بلحاظ این جمله مراتب و ابواب می گوییم که
حضور پر نور را بسیار مناسب است که مانند سالار جنگ وزیری پیدا فرمایند که او انتظام امور سلطنت
را سر انجام دهد این گفتن من بر مزاج امیر کبیر سخت آمد و تلخ گذشت و سوالاتی که امیر کبیر فرمودند
از آن معلوم شد که هنوز ایشان اثر بدانتظامی سابق را نفهمیدند و کار حال را که بحسن عنوان
انجامش میشود هم ندانستند پس من واقعات سال یک هزار و هشت صد و پنجاه و
هفت را یاد دهانیدم و نیز گفتم که اثر بے انتظامی های علاقه حضور پر نور که در سرحدات ما
رسیده بود قدری دشواری شد گورنمنٹ انگریزی با انتظام و درستی آن معروف است
و سالار جنگ هر قدر که خائف است از ناخوشیهای حضور پر نور همان قدر خواهند هست رضامندیهای
حضور پر نور را زیرا که من مراسله که برای گذرانیدن بحضور روانه کرده بودم او نهایت کشاده پیشانی
بمن فهمانیده که اگر این مراسله بحضور پر نور بگذاریم البته از من زیاده ناخوش خواهند شد
و من مضمون مراسله خوانده با میر کبیر شنوانیدم بعد از گفتگوی بسیار در مقدمه بالا
امیر ممدوح فرمودند که هر چه شما را کردنی بود کردید و هر چه ما را کردنی بود کردیم پس
بگذارید سالار جنگ را تا به بینیم که چه می کند — سالار جنگ سابقاً عریضه بحضور پر نور روانه
کرده بود دران الفاظ چند بوده اند که آن را حضور پر نور نامنظور فرمودند فی الحال مناسب
ست که عرضداشتے دیگر بر وضع معلے سالار جنگ روانه نماید گفتم که سالار جنگ را در ینباب
عذری نیست مگر رفاهیت رعایا و انتظام ملک را خواهان خواهد بود امیر کبیر فرمودند نے
که بدرخواست خود اینچنین ابواب را داخل نکند زیرا که قوانین جدیده برای سلطنت ضروری
و لازم است بر آن حضور پر نور اعتراضی نمی فرمایند بهتر است که سالار جنگ درین باب هیچ یک
ذکری نساخته عرضداشتے بنویسد بر آن گفتم که مطابق فرموده سامی بسالار جنگ

یاد دہی نمایند درین ہم عرصہ چار روز گذشت و ہر قدر کہ دیر می کشید سلطنت حضور پر نور را ضعف
می بخشید و سرکار انگریزی کہ دوست قدیم این ریاست است تطویل این معاملہ را نمی خواست
بتاریخ بست و سوم باز امیر کبیر نزدم تشریف آوردند من با میر موصوف گفتم کہ حمایت من بسالار جنگ
محض برای آن ست کہ بد انتظامی ہای سابقہ را رفع نمودہ امور سلطنت را باحسن انتظام و بخوبی
تمام انجام می دہد و نیز فیما بین سرکارین پایۂ اتحاد را مستحکم نمودہ است و سوای آن امیر کبیر کسی
نمی داند کہ سالار جنگ امور سلطنت را چگونہ با امانت و دیانت خود بجا آوردہ است و نظیر
سالار جنگ نیست کہ درینجا پیدا آید و اگر آید با تجربہ دوازدہ سالہ او کسے برابر باشد و امیر کبیر
از بد انتظامی ہای سابقہ ہم خوب آگاہ و واقف اند کہ بسبب آن ماموری کنتنجنٹ و دادن
ملک برار بوقوع آمدہ و اگر چنان کہ انتظام این ریاست فی الحال ست بزمانۂ سابقہ می بود
وقوع این ہر دو امر آئنہ دشوار می نمود و اگر حضور پر نور قوانین سابقہ را رواج دادن
خواہند ممکن نخواہد بود بلکہ ضرور ست کہ حضور نظر بر ترقی انتظام حال داشتہ ہمین طریقۂ انصاف
را در اطراف و اکناف ممالک خود رواج فرمایند و رونق افزایند و این ہم حضور پر نور را مناسب
نیست کہ از قوانین ضروریہ کہ برای درستگی ممالک و فائدہ سلطنت لابد باشد ناخوش شوند در
جوابش امیر کبیر فرمودند کہ حضور پر نور باجرای تجدید قوانین از سالار جنگ خفا نیستند مگر از شکایات
استکبار شان ناخوشنود گردیدہ اند و حضور پر نور متحمل آن شدن نمیتوانند و میفرمایند کہ سالار جنگ
مدام مرا بدادن استعفای خود متر ساند باقی باعث دادن استعفای سالار جنگ مرا معلوم
نیست باعث آن فقط یا حضور پر نور را واضح باشد یا سالار جنگ را معلوم بود مگر اینقدر معلوم
است کہ حضور پر نور بدادن استعفا بسیار ناخوش ہستند گفتم بان سالار جنگ البتہ بگذارند
استعفا عجلت کردہ مگر حضور پر نور را مناسب نبود کہ لشکر جنگ را ماموری فرمودند پس ملتمس
ہستم کہ این مقدمہ بہر طوریکہ شدن تواند بخیر و خوبی طے باید و معزولی سالار جنگ از عہدۂ
خود بسر کار انگریزی پذیرا و منظور نخواہد شد چراکہ در مقدمات سرکارین با تحاد ایشان خلل و

هر گاه حضور پرنور لشکر جنگ را برای پیام رسانی فیما بین خود بدولت و وزیر مامور فرمودند
فلهذا وزیر مستعفی شد و لشکر جنگ قابل این عهده جلیله نبوده ماورای آن دشمن مشهور سالارجنگ
است پس ذریعه آن کاروبار باز بخوبی انجام نخواهد یافت حضور پرنور فرمودند که لشکر جنگ نوکر
من است و فرمان بردار و این هم فرمودند که در بلده عدالتهائیکه وزیر ایجاد کرده است بسیار زبون
کرده است عرض نمودم که پیشتر ازین قطعاً محکمه نموده است سالارجنگ آنها را مامور ساخت و فائده
آن وقفة حاصل نخواهد شد سالارجنگ هر گاه اشخاص فهمیده و سنجیده یافت مامور گردانید
اقرار میکنم که اگر حضور پرنور وزیر خود را اعتماد می بخشند و معتمد علیه می فرمایند باز گاهی استعفای خود
بملازمان حضور پرنور نخواهد گذرانید فقط اینجا درباره خلعت وهی از حضور پرنور عرض نمودم فرمودند
که ما بدولت بشما بخوشی تمام خلعت خواهیم داد و همچنین بوزیر خود اگرچه ازو ناخوش هستم و نیز فرمودند
که ما بدولت بعد عرصه پانزده روز ملاقات بشما خواهیم کرد و درین عرصه هرچه شما را گفتنی باشد
بنویسید یا امیر کبیر را نزد شما بفرستم شما بملاقات اوشان ناخوش نشوید و ملال نکشید و بر آن
عرض نمودم که برای انتظام امور سلطنت مهلت پانزده روز بسیار است اگر در عرصه دو سه روز
دربار ثانی مقرر فرموده شود مفید تر خواهد بود اما حضور فرمودند که چندان صحت نداریم که زود
دربار کرده شود پس قریب بود که عطر و پان عنایت فرمایند که باز تامل فرموده ارشاد کردند
که آیا این خبر صحیح است که شما در کونسل کلکته میروید بجواب آن هرچه عرض کردم شاید بآن حضور پرنور
چنان یافتند که رزیڈنٹان را تا عرصه دراز درینجا قیام کردن از سرکار ممنوع است
و فرمودند که شما بچه سبب میروید مامور سرکاری حالا شما را خوب واقفیت حاصل شده بود
اگر ده دوازده سال دیگر قیام میکردید زیاده تر در معاملات اینجا واقفیت حاصل می کردند
پس پان وغیره عنایت شده و مارخص گردیدیم و این همه معامله در چهل منٹ که دقیقه باشد
طی شد بعد ازین تا چهار روز هیچ صورت انعقاد دربار بظهور نه پیوست لهذا بسالارجنگ باین
مضمون خط نوشتم که آنچه در باب انعقاد دربار حضور بمن وعده فرموده بودند بحضور پرنور

اندرون محل دربار بردند که از حویلی خرد جدا ماندم و چون از انجا پیش قدمی نمودم دفعتاً حضور پرنور از دروازه باز برآمدند من هوشیار شدم و بر زینه برآمدم و کفش خود را بر همان زینه از پای خود کشیدم و در وسط مکان با حضور پرنور ملاقی شدم و بغل گیر گردیدم و حضور پرنور بر مسند نازک خود زیب اجلاس فرمودند و من مع همراهیان خود بر یک چاندنی که بسیار سفید بر بازوی مسند گسترده بودند نشستیم همان وقت جمله کارپردازان حضور بیرون از حجره دربار رفته بر اندازه فاصله استاده شدند که سخنی از ما شنیدن نمیتوانستند پس من بحضور پرنور عرض کردن شروع کردم که چار سال می گذرد که برین عهده کارگزارم از ابتدای ماموری خود تا حال بهتری و ترقی سلطنت حضور پرنور و حفاظت دوستی سرکارین می خواهم و غرض من از حصول ملازمت حضور پرنور دو غرض بوده است و آن اینکه بیان کنم دستوری را که ملکه معظمه بموجب آن بمردمانیکه قابل خطاب استار انڈیا انتخاب فرموده اند خطاب عطا میفرمایند و هم حضور پرنور را ملکه معظمه اختیار اعطاء آن خطاب بموجب آن مرحمت فرمودند و نیز ملکه معظمه اعتماد بران دارند که حضور پرنور آن خطاب را بتعظیم تمام مراو وزیر خود را عنایت فرمایند فقط همین که این عرض درمیان آوردم حضور پرنور خفگی خود را نسبت بوزیر خود بمن ظاهر فرمودند عرض نمودم که وزیر حضور پرنور امور سلطنت بندگان عالی را بچه خوبی و بحسن تدبیر بجامی آرد و مراتب دوستی سرکارین بچه خوبی نگاهدارد و از ناخوشی وغیره حیران لرزان و ترسان میباشد هرگاه این چنین عرض میکردم حضور پرنور بار بار قطع کلام من فرموده از سالار جنگ ناخوشی خود ظاهر میفرمودند در رفته رفته تا بمن رسیدند و فرمودند که وزیر من بسیار متکبر و مغرور شده است و هرگاه مطلب او نمی برآید همیشه باستعفای گذرانیدن میترساند تا بعد از آن است که احکام آقای خود را بجا آورده مورد تحسین و آفرین گردد - گاهی گاهی بر احکام دغدغه سازی امی خندد و مضحکه می کند و صاحبا معلوم نیست که پیشتر از چند سال سالار جنگ معاملات را چسان انتظام نمود آن همه کار لائق انجام نابوده است عرض نمودم که

چند کسان که بدخواه سلطنت سرکار نظام اند و آنها را قواعد ماضیه که طریقه ظلم وغیره بود و از
پیشتر مادی و چاشنی گیران بوده اند شاد و از فرحان باشند و این همه کیفیت قابل عرض
کردن حضور پرنور بود خواستم تا برای انعقاد دربار خاص بحضور پرنور عرض کنم لیکن اراده خود را
تا مدت مناسب ملتوی داشتم بامید آنکه حضور پرنور خفگی خود را بدون دست اندازی رزیڈنٹ
مبدل بمهربانی فرموده سرسالارجنگ بهادر مشمول عواطف خود فرمایند و چون خیال خود را
بدون تحریک درینمقدمه محض بی فائده یافتم و دانستم که بدون تحریک من درین مقدمه
هیچ شدنی نیست لهذا قطعه عرضی چند سطری بدرخواست حصول ملازمت و انعقاد دربار خاص
نوشتم و این عرضی درمیان آمدن جشن بسنت که دران حضور بامور متوجه نمی شود تا دهم فروری
بملاحظه علیا در نیامده بروز دوم آن حضور پرنور بسر سالارجنگ چنان ارشاد فرمودند که من
پیش از مقرر کردن دربار امیر کبیر را نزد رزیڈنٹ میفرستم شما بوقت ملاقات امیر کبیر با رزیڈنٹ
حاضر نباشند و امیر کبیر مطابق آن نزدم تشریف آوردند اما هیچ اثر نمودند بجز آنکه مرضی
حضور را چنانست که محبت فیمابین سرکارین باقیماند من هم با امیر کبیر جواب دادم که سرکار ما را
نیز همین منظور است و امیدوارم که حضور پرنور زود حکم دربار خاص نافذ فرمایند فقط پس از حضور
اینقدر توقف شد که مراد دوباره بطور یادداشت ضرورت نوشتن شد و بر عریضه آخره من
حضور پرنور تاریخ هیجدهم فروری دربار مقرر فرمودند و من همراه خود کرنل بریگس ملٹری
سکرٹری یعنی لشکری کارفرما و کپتان ٹوڈی کنٹونمنٹ مجسٹریٹ چهاونی سکندرآباد یعنی لشکر
کوتوال سکندرآباد را همراه خود گرفته بودم زیراکه پیشتر در زمان کرنل چارلس ڈیوڈسن صاحب
که همچنین معامله فیمابین حضور پرنور و سالارجنگ واقع شده بود دران وقت نیز همین دو
افسران همراه رکاب صاحب ممدوح بوده اند بهمین لحاظ اوشان را همراه خود گرفته بردم و موافق
دستور قدیم طرف حویلی رفتم و دیدم که مجمع خلائق ست خاموش با قاعده امیر کبیر بهادر و
نیز وزیر که بدون طلب حضور پرنور آمده بودند مرا استقبال مطابق معمول فرموده

میشوند و عاجزی میکردند و نیز بسیاری دعوی ازان قسم بوده اند که در مقدمات مالی اتفاقی شده است و داد خود نرسیده ایم پس بموقوفی محصول غله همه اینچنین شکایتها بند و موقوف شدند باقی عرائض امر محکمات پیش حکام و بعضی راپیش سالار جنگ بنابر داد خواهی آنها فرستادم حالا در جمله عدالتها صورت انصاف و طریقه دریافت بخوبی صورت بسته است و پایهٔ انصاف مستحکم گردیده حالا پیش من کمتر عرائض میگذرد و اگر میگذرد دران بیشتر عرضی گذار نارضامندی خود بر فتوحات چند محکمه ظاهر میکند - و تحصیل زر مالگذاری اینجا مثل ملک برار و بمبی و صوبجات وسط هند میشود فرق همین ست که افسران اینجا هندوستانی اند و علم کم و این هم گویم که بسیار کم ست بنسبت صوبجات ما - الحال قواعد حکومت و انتظام بهترین عنوان مقرر شده اند و دلیل بهتر بودن آن این است که غلهٔ خوردنی آن چند ماه درینجا بطوری فروخته میشود که پیش ازین نبوده است و بنسبت نرخ صوبجات بنگاله و مدراس که درانجا قحط درین ایام بوده است فی الجمله غله درینجا ارزان ست و این همه دال بر خوبی کارگزاری سالار جنگ است اگر حالیا او شان کناره کش شوند پس چه شدنی ست و درین بلده نمیدانم کسی را که قائم مقام ایشان شدن تواند امیری باشد یا عهده داری جلیل و سرکاری فهمیده نمی شود شخصی که قائم مقام سر سالار جنگ شود و در واقع نیز کسی همچنین نیست بجز چند شخص الا آنکه وقع و رعب او مقابل علم حکومت و فطرت سالار جنگ باشد نیست - و کسی را آنقدر تاب و توانائی و قدرت و رسائی نیست که جمله قوانین ماضیه را که دران سراسر طریقه ظلم و بیداد و نقصانهای رعایا و برایاست یکسر رفع سازد - کسانیکه خیر خواه سرکار نظام اند ایشان را جرات اجرای کار نیست و کسانی را که جرات اجرای کار است خیر خواه سرکار نظام نیستند و کیفیت واقعیه این که جمله باشندگان شهر و معززان مواضع و همه تاجران و ساهوان و عهده داران هر دو سرکار و راقم هم بگذرانیدن استعفا سر سالار جنگ بهادر همه تن ناراضی هستند و یقین میکنند که طریقه مصالحت و انتظام خراب خواهد شد گر

وبدمعاشان نزد خود با جمع آورده برویرانی وتاراج وغارتگری تعلقات بلارعایت احدی کمر خود چست می بست واین آفت نهیب وغارت وتاراج سالها سال باقی می ماند تا وقتیکه حکم روانگی فوج کنتی جنٹ که برای حفاظت ماموره است نمیرفت — درآن زمان بلده از بدمعاشان درواہل واعراب پرومعمور بوده است وهرکس که ازایشان رانان وادن می توانست برای اطاعت او حاضر میشدند واین لوندان بحکم وبغیر حکم خاوند خود برای جبر منفعت خویش ملکها را تاخت وتاراج می کردند — سالارجنگ بعد ماموری خود این قانون تعهدرا برخود منسوخ فرموده علاقه را از دست اعراب وغیره تعلقه داران واجاره داران ببهانه ادای قرضه گورنمنٹ برآورده بدست خود آورده وبنابر تحصیل زر مالگزاری از طرف سرکار عالی تعلقه داران ملازم معین فرمود تاکه طریقهٔ انصاف را رونق تازه دهند وقرض واجب ادای سلطنت را رفته رفته ادا نمود وگروه اعراب راکه پیشه سرکشی اختیار کرده بودند در تحت فرمان وحکومت وتابعداری خود آورده پیش ازین در ممالک محروسه روااہل که شدید القلب وظالم بوده اند بعدل گستری سالارجنگ همه عاجز آمدند واین هم جاری شد که هرکس از گروه روااہل در جرم غارتگری بگیر آمده ودر جرم ڈاکه زنی گرفتار سرکار نظام شد آن را جسب قرارداده قانون مجوزه کرنل ٹی ڈیوڈسن صاحب رزیڈنٹ سابق بحکم گورنمنٹ بعبور دریای شور روانه کرده شد که باجرای این قانون ظلم ایشان کم گردیده ودیگران را عبرت شد واز وقتیکه در پنجا آمده ام کدامی علاقه بغارت روااہل نیامده است قریب بتاراج نرفته ونیز برای تنبیه ایشان لشکر سرکاری از کنٹنجنٹ روانه نشده است — پیش ازین بجز ترغیب رزیڈنٹ استغاثه ودعوی احدے در تمامی عهد النهای سرکار نظام مسموع نمی شد وهر قدر که مسموع می شد بطریق عدل وانصاف فیصله نمی یافت وبرعکس رای رزیڈنٹ فیصله می شد روزیکه من درین بلده رسیدم بسیاری از عرائض عرضی گذاران پیش من هر روز میگذشت ومضمون اکثر از عرضی گذاران که غله فروش بوده اند آن بود که محصول خواهان پر بار غله ما رابدعوی محصول مزاحم ومعارض

تعلقہ را اندو بر آوردہ بوزیر باتدبیر خود سپردند و در بارۂ عدم پرورش لشکر جنگ بوزیر خود حکم
محکم صادر فرمودند تاہم سالار جنگ آن را در حیز عدم رضا انداخت ازینجاست کہ لشکر جنگ
نو فقط آدمی رخنہ انداز ست بلکہ آن بذات خاص سالار جنگ خصومت سخت دارد پس در ماموری
چنین خصم بر چنین عہدۂ رازداری توہین و ہتک وزیر نامور بود لہذا عزت و جاہ وزیر رخصت
نداد کہ لشکر جنگ برین عہدۂ جلیلہ مقرر و مامور شود و ثمرہ باین حاصل گردد و اجرای کار و بار
سوال و جواب فیمابین وزیر و لشکر جنگ کہ خصم مشہور اوست غیر ممکن بود فلہذا وزیر باتدبیر بحضور
پرنور درخواست گذرانیدن استعفا نمود حضور پرنور بعد چند روز چنان ارشاد فرمودند کہ استعفا
خود حسب دستور بگذرانند - من ہر آئینہ احوال ماضیہ و حال سلطنت آگاہ بے کماہی می داشتم
و مطلع بودہ ام کہ در زمان گذشتہ چگونہ بودہ است و حالیا چسان ست و نیز بعد استعفا دادن
سالار جنگ آیندہ چقدر تباہی سلطنت خواہد شد - پیش از تقرر سالار جنگ بر عہدۂ حال
و بعد ماموریش بر عہدہ مسطور چند سال کسے درین سرکار منصفی نبودہ است کہ در انصاف موید میماند
یا سرقہ و رہزنی و دیگر ممنوعات را از بی انصافی از خلائق باز میداشت و ہر کہ رشوت و نذرانہ پیشتر
میگذرانید تعہد و اجارہ تعلقات می یافت و مقرر می شد و این تعلقہ داران سوائے
حصول ستم و زر کسی بہر عجلت کہ می توانستند دیگر پروای نمی داشتند زیراکہ خوب بالیقین
می دانستند کہ این حکومت ما چند روزہ است چنانکہ اوشان در چند ماہ بہمان ایام مبدل می شدند
زیراکہ ہر کس کہ زاید نذرانہ می گذرانید مامور و مقرر می شد و کسی نمی پرسید کہ باین تبدیل
و تغیر پر متغیر ہم می گذرد و گرفتن روپیہ ضرری می رساند و وزیر این عمل را بند نمی کرد و در تعلقات
نہ محکمات بودہ اند و نہ عہدہ داران منصف بلکہ مولویان چند در علاقہ و بلدہ بودہ اند و ایشان
طریقہ معدلت و نصفت ہرگز نمی دانستند اما ہر چہ می نوشتند موافق مذہب خود می نگاشتند
و اکثر اوقات بجای تعلقدار سابق کسی دیگر کہ از سرکار بر تعلقات میرفت فیمابین این و آن
جدال و قتال بنابر مقابضت یکی بر دیگرے واقع می شد و سریکا از فریق از زد و اہل و اعراب

حضور پرنور نظام و جناب نواب سالار جنگ بهادر بوقوع آمده خلاصه کیفیت آن از پرچهٔ اخبار
فرینڈ آف انڈیا مورخه یازدهم ماه اپریل ۱۸۶۷ء قابل تحریر است لهذا نوشته میشود
خلاصه خط صاحب رزیڈنٹ بهادر سر جارج یول کی سی ایس آئی مشعر برینکه درباره
تقرر قوانین چند بابت مقدمات فوجداری از جانب سالار جنگ بهادر که درین مدت دراثنا
چند استدراکات مابین سرکارین نظام و گورنمنٹ انگلشیه درآمده پس درین باب رد
و قدح بسیار میان سرکار نظام و وزیر با تدبیر گردیده که بآن ناخوشی حضور پرنور ظاهر شد و
همین باعث بود وزیر خود بنا بر تجدید قوانین تنگی خود ظاهر نموده درین باب وزیر و شیا
شده بنا بر رفع شکوک و خطور حضور پرنور مشغول شد پس صاحب رزیڈنٹ مسوده دیگر تیار
کرده که بعد منظوری حضور والا است و اب سالار جنگ بهادر عهدنامه جدید منعقد گردید درین اثنا
حضور پرنور لشکر جنگ را بر کار سفارت خود مامور فرموده نزد وزیر خود فرستادند پس سالار جنگ
بهادر بران راضی نشده استعفا خود پیش حضور والا فرستاد و حضور پرنور هم درباره منظوری
آن پای خود را استوار فرموده فقط ازینجا مطالب خط رزیڈنٹ شروع میشود و اعتنی
رزیڈنٹ چنان ظاهر میسازد که تکمیل امور سلطنت نظام سوای ربط دربار در میان حضور پرنور و
وزیر اعظم که میشوند معرفت دو وکیل خاص حضور پرنور متفق در اکثر اوقات می شوند - بنا بر
تکمیل همچو مقدمات وکالت که عهده جلیله است ضرور است که وکلای ذوفهم و بسیار معتبر باشند
درینولا باعث فوت شدن وکیلی بر جایش نظام لشکر جنگ را مقرر فرموده نزد وزیر
خود فرستادند وزیر بران راضی نشده استعفا خود بحضور روانه ساخت - لشکر جنگ
آدمی مشهور در ظلم و سازش است پیش ازین دو بار در سرکار نظام بر بد کرده خود ملزم
شده است بار اول در تعلقه که بموجب عهدنامه سنه ۱۸۵۳ء تفویض آن بسرکار انگریزی
تجویز یافته بود غارت و تاراج کرد بار دوم در تعلقه صرف خاص که دهارسیون نام دارد
افعال شنیعه ظلم بر رعایا نموده لهذا حضور پرنور او را از حکومت آن معزول فرموده

مشهور است وضرورست که عند الحضور والتسلیم از سرکار عالی بر منصبداران و اولاد تاکید باشد
که اسماء فرزندان خویش نوشته بسرکار داخل کنند و هرگاه اسامی آنها بقید سال عمر ملاحظه سرکار
درآید نمو و مدارج آنها مسلم داشته بر پدران و والیان آنها تاکید شود که فرزندان خود ها را
که قابل تعلیم بوده باشند بمدرسه سرکار فرستاده باشند تا بعد تحصیل علوم بمناسب علیا رسند
ورنه بسبب جهالت محروم از ترقیات خواهند ماند و هر شخص را باید که خلعت خود را رشید گرداند
اگر رشید نشود تا خلعت هم نگذارد و فقط و هرگاه بعد امتحان مدرسه تحصیل علوم و محکمه آید و ختم
کار و او این فارغ التحصیل گردد و بحصول سند فائز شود از سرکار عالی بر خدمتی که لائق
استعداد وش و قابل لیاقت او بود بر آن ممتاز و سرفراز گردد و الحال که سرکار والا
منصبداران را بدون آموختن کار تحصیل و غیره بر علاقه مقرر و منصوب میفرمایند ناحق
ناآموختگان را در تکلیف مالایطاق می اندازد زیرا که هرگاه سرکار عالی ایشان را نزد افسران
علاقه روانه خواهد فرمود بالضرور بسبب ندانستن ایشان قواعد انجام کار سبب شکایت
نااهلی ایشان و ابتری و خرابی کار سررشته خود و افتاده ماندن کار سرکار خواهد نوشت
زیرا که از صدر تعلقه دار حال که از سرکار عالی مامور شده اند کمتر کس چنان هستند که حسب
برین آکرده کاران کنند و ایشان را تعلیم کار نمایند که تکلیف ناکرده کاران و آموختن کار
سررشته بر نفس خود گوارا دارند و خود سانحی بوده تعلیم ایشان پسندارند پس اگر خبر واقع
پیش از واقع گرفته شود همه این ندامت دور گردد و چون مزاج مردم اینجا سرد و خشک
ست لهذا پیدایش علماء در اینجا بسیار کم ست چه تحصیل علوم بالتیام میشود و بسبب خشکی
مزاج متحمل ذ استاد صحبت با مردم اینجا اختیار میکنند و نه شاگرد تعلق دل خود با استاد
دارد و نه تقوی لهذا اکثر عالم از خاک این جا می خیزد زیرا که قول امام شافعی ست رحمه الله
تعالی شعر شَکَوتُ اِلیٰ وَکیعٍ سُوءَ حِفظی • فَاَوصانی اِلیٰ تَرکِ المَعاصی • فَاِنَّ العِلمَ
فَضلٌ مِنَ الله • وَفَضلُ الله لا یُعطیٰ لِعاصی • والسلام [illegible] عهد و پیمان فیما بین

خیر او ضبط کرده شود و بشکنجه عذاب و چند از دیگران کشیده شود تا خواسته نا خواسته براه راست آید
چه بوزنه جنگلی را دیده ام که هرگاه در دام اقتدار آدم می افتد و گرسنه می شود همه حرکات خود را
می گذارد و هر چه بالاک معلم او را می آموزاند همچنان بجا می آرد و آنچه معلم می گوید همان می کند
فیل با این همه عظیم الجثه بودنش همین گرسنگی بقید آدم می در آید و هر چه او حکم می کند بجا می آرد
و مقید امر فیلبانان می باشد هر قدر شرارت و جهالت و خباثت از بنی آدم بظهور می آید باعث آن
همین تنکم پروری است بلقمات مفت شکم پری از معرفت بعالت آن که پرسی از طعام تا
بینی از اینجاست که امیرزادگان این ریاست عالیه و فرزندان منصب داران این جا که
بهره از علوم و لیاقت ندارند همین فارغ البالی و صحبت نااهلان است که او شان را مبتلی بفسق و فجور می گرداند
و همین قبل از بلوغ خراب و آلوده بامراض خبیثه می گردند و بدولت علوم و لیاقت نمی رسند و بسیاری
از انها جاهل می مانند و اکثری دست از جان می شویند یا بقطع نسل می رسند اگر از سرکار والا
جاه اول بچه ایشان بمدرسه رسانیده شود و بتربیت استاد کامل متقی رسانیده شود
و پس از حصول علوم رسمیه که نوشته آمده ام بمدرسه آموختن قواعد مال و اهتمام بند و بست
و فوجداری و دیوانی و کار انجام دو داوین سپرده بشکنجه تعلیم این امور کشیده شود و اهتمام و انصرام
این مدرسه تعلیم کار سررشته و دواوین مذکوره بفقیر غریب الوطن سپرده شود و در عرصه
چند روز هر یک را برسوم انجام کار سرکار و قوانین آن مستعد می گردانم و در و برو سرکار
عالی به مجلس امتحان می در آرم و این خدمت را بته دل انجام می رسانم اما شرط این است
که مقام اینچنین طلبه و خورد و نوش او شان و شب خوابی آنها تا دادن امتحان در همان مدرسه
بوده باشد و خدام ضروری هر نوع در انجا مقرر باشند آری در ایام تعطیل که بعد امتحان
برای یک ماه شده باشد نزد خویش و اقارب رفته باشند دیگر هیچ بچنین تربیت امید که
بسیاری بچگان از ایشان قابل انجام کار سرکار والا جناب بر آیند که باز احتیاج بمردم کارگزار
ملک دیگر نباشد و اگر محض بقدر شناسی این گروه پر شکوه گردد که انجمن تمثیل الی انجمن مستقل

این از رسوم اہل فرنگ است بلکہ جملہ کتب اسلامیہ ازین قوانین مملو ہستند و ہر گاہ در مدارس
درس علم فن ماحت و مساحت و حساب و سیاق و فن نہر کاریز و علم جر ثقیل و ارتفاع و مسقط الحجر و ہندسہ
و قواعد سپاہ میفرمودند مخلوقی از بے روزگاری الفارغ البالی میرسید و این زمرۂ علیہ خود ہم ذخیرۂ
آخرت و نیکنامی و نیامی بر داشتند و صدقات جاریات از تلامذہ می گذاشتند و درین شک
نیست کہ مردم اینجا قوت آخذہ و طبایع قابلہ می دارند اما مصلحی و اعطائی خداداد نے حق شناسی شرۂ
اینجا حکم کبریت احمر دارد اگر ہست پیش ہاویان و حاکیان اینجا کہ بر منابر علیا نشستہ قصص کہ موافق
سلاوب نحو باشد بیان می کنند کسی آن عزیز الوجود را نمی پرسد حال آنکہ بہ ایں ہمین ہمائی
و ہدایت بخشی و ارادۃ الطریق حاتم الوقت فیاض العصر جاگیرات لکوکہا روپیہ معافا و مرفوع القلم
فرمودہ است اگر سرکار عالی فہرست اینچنین جاگیر داران و وظیفہ خواران درست فرماید
و دریافت نماید کہ آیا ایشان اینقدر جاگیر و وظیفہ از سرکار والا اقتدار می خورند بارشاد و ہدایت
و تعلیم علوم و فنون و تصنیف مجربات خود ہم مشغول میشوند یا در منہیات و لہو و لعب مصروف
و مبتلا میباشند پس اگر انجام منصب خود کہ برای آن مملو فہ معتد بہا از سرکار اقدس مقرر است
نمیکنند نہ تحصیل علوم مینمایند و نہ درس فنون مذکورہ می دہند بلکہ اوقات خود را ہم درست
نمیکنند و روز را بخواب خرگوشش و شب را در افعال بیہودہ بجوش و خروش میگذرانند بر ذمت
ہمت سلطان الوقت واجب آمد کہ جاگیر و منصب و وظیفہ آنہا بعد اطلاع وہی ضبط فرماید تا آنکہ
باین تنبیہ و فتق لیاقت علوم و استعداد فنون و مراتب ملکہ ارشاد و درس و تعلیم حاصل نمایند و رنہ تا
حصول این صفات حمیدہ از ان ہمہ وظائف معطل باشند و بر شیوخ و اساتذہ ایشان ہم تاکید بلیغ باشد
یقین کہ باین امید و ہراس کوشش بلیغ در حصول مرام نمایند و فائز بعلوم و فنون و طہارت
و تقوی شوند و بزیور فنون عقلیہ و علوم نقلیہ زود محلی و آراستہ گردند و بشوق تمام متوجہ بتحصیل
فضائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ گردند و ہر کس از مشایخ و درویش زادگان گمراہ شود و بدراہ
رود یا عالم زادہ باشد یا شیخ زادہ و بہ ممنوعات آلودہ گردد و فوراً جاگیر و منصب و مصرف

اورا تنگ باشد و نه بزنان و مردان اینجا ننگ بهرجا که رسد همه ضروریات اورا موجود گردد
بهر وقت اورا محمود گویا زنده در بهشت بود که همه ناز و نعیم در دست وارد و بشیر ابلیس کشالی
مست جا و مفت و سواری مفت و اثاره مفت جمله لذائذ و منعومات عیش اینجا را چه باید گفت و اگر
کسی وضع خود را از دست خود نهد و مقید عبادات باشد و حلال را از حرام بشناسد و از نشه های
خراب کن مردان محترز باشد و با کسی ملاقی نشود و از کسی سوال نکند و نخواهد و از آمد و شد بازماند
جائی نرود و کلام کمتر کند و از کسی هیچ نگیرد و متدین باشد و از محافل و مجالس و تماشا و میله
و نمایش و مسابقت پرهیز و اکل جز شعیر و حصر بغیر اختیار کند و صحبت زنان را نه پسندد بلکه از آنها مجبور باشد
یا بر یک زن خود قانع بود و از دیگران شرم و حیا کند همیشه عصیر بود و مفلس و ذلیل و خوار در چشم اقران
و بعین رجال عوام محتقر نماید که کسی از وشان این را پرسد و نه رحمی برین آرد و نه احدی از ایشان با او اتفاقی
کند بلکه از صحبت این گریزند و پرهیزند گو کامل باشد در فنون محموده نامش بابی کنند همیشه عسرت بروی
مستولی باشد که میراث پیغمبر انست صلوات الله علی نبینا و علیهم السلام اگر از تشنگی جان دهد قطره
در حلقش نه اندازند بلکه هرچه متاع او باشد در عین نزع از و بستانند اگر روحش باز آید محافظت خود طاری
نمایند و احسان بر و نهند و اگر انا لله شود متاع او را شیر مادر پندارند پس بر کسان متورعین زندگی
اینجا دوزخ بود بیچاره مردن خود را به از زیستن خویش شمارد و ممات را بر حیات تفوق جوید اگر
اختیاری داشته باشد بپوید چه خوش بود و اگر عوام اینجا را جم غفیر علماء وفقهم الله بالخیر در کتب اخلاق
را مثل شمائل الاتقیاء و اخلاق محسنین و کیمیای سعادت و احیاء العلوم و نصاب الاحتساب درس میدادند
و تعلیم میفرمودند باب الهدایة و اهتدا مفتوح میشد و رسوم فسق و فجور از زنا و دزدی و جنگ و جدال
و کشت و خون و عدم صفاء شارع عام و تکرار نا و انها و تکرار دریچه کشادن و حفاظت مخلوق و آب
شجر خوردن و استعمال مدک و دیگر مسکرات نمودن و نزاع زن و شوهی و دروغ و
بدقولی و فریب و غدر و بیع مفضی الی النزاع و دیگر ممنوعات و افعال غیر مهذبه بهمیت قلم
بند می شدند و بیشتر مردم بر راه راست می آمدند و کجروی را می گذاشتند و نمیدانستند که

شمار	نام	شمار	نام
۵۸	مولوی میر حمزه صاحب ولایتی -	۶۹	مولوی غوث الدین صاحب مدرس مدرسه حضرت شاه نورالدین صاحب قادری مدظلهٗ -
۵۹	مولوی مهدی حسن صاحب متوطن رامپور	۷۰	شیخ عمر بن سعید باداهه عمودی از فضلاے عرب نابینا شافعی -
۶۰	مولانا عبدالقادر سرهندی -	۷۱	سیّد عمر جیلانی شافعی عرب -
۶۱	مولوی عبدالستار صاحب ولایتی -	۷۲	شیخ حسین بصره حنفی عرب قاری -
۶۲	مولوی یوسف علی صاحب تاجر -	۷۳	شیخ عبدالله بن خلیفه شافعی عرب -
۶۳	مولوی سبحان شاه صاحب ولایتی -	۷۴	حبیب احمد بن هادی شافعی عرب -
۶۴	مولوی سیّد محمود صاحب -	۷۵	شیخ عبدالقادر شافعی عرب -
۶۵	مولوی سید عبدالله صاحب -	۷۶	سیّد خلیل شافعی عرب -
۶۶	مولوی روح الله صاحب ولایتی -	۷۷	شیخ حسن مکی شافعی -
۶۷	مولوی عبدالمنان صاحب -		
۶۸	مولوی ابوتراب صاحب -		

ازین بزرگواران بعضی آیتی ست از آیات الٰهی جل جلالهٗ و بعضے رحمتی است از مراحم رحیم عم نوالهٗ برکت انفاس قدسیه ایشان اخلاق مردمان اینجا را موصوف بخلق عظیم گرداند و باتباع سرور کائنات مفخر موجودات صلی الله علیه وآله وسلم عادات ناپسندیدهٔ ایشان را مبدل بصفات حمیده فرموده بخیر محض رساند و جسارت بخشد که نیک و بد دنیا و آخرت و ثواب و عقاب و خوشنودی و ناخوشنودی خدا و رسول آنرا بشناسند و از نامرضیات اوشان مجتنب و بامرضیات شان مشغوف باشند فائده دانستنی ست که این بلده فرخنده بنیاد با مردم دور و دراز یکی بدوزخ نماید و یکی به بهشت گرایدا اگر کسے درینجا وضع خود را ترک و بهدو تقیید بقیدی نباشد در خوردن و نوشیدن و در زندگی کردن و عبادت نمودن و بگفتار و رفتار و کردار بهر مجلسے که رود و رنگ اینجا را قبول نماید و بهر محفلے که درآید بلا تکلف گردد او در عیش فراغ باشد اگر فقیرے باشد بامارت رسد نه جای

شمار	نام	شمار	نام
۱۸	مولوی نور الحسنین صاحب -	۳۸	مولوی بدیع الدین صاحب -
۱۹	مولوی عبد الحی صاحب فرزند مولانا عبد الحلیم صاحب -	۳۹	مولوی نور محمد خانصاحب ولایتی -
۲۰	مولانا وجیہ الدین صاحب ملتانی -	۴۰	مولوی محمد مراد صاحب متوطن فتح آباد -
۲۱	مفتی وجیہ الدین صاحب حیدرآبادی -	۴۱	مولوی محمد یوسف صاحب امیر حاج -
۲۲	مولوی عنایۃ اللہ صاحب -	۴۲	مولوی عبد اللہ صاحب ہندوستانی -
۲۳	مولوی ابو القاسم صاحب -	۴۳	مولوی مظہر صاحب -
۲۴	مولوی مسیح الزمان صاحب لکھنوی -	۴۴	مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی -
۲۵	مولوی انعام الدین صاحب وطن سلہٹ -	۴۵	مولوی محمد عنایت الٰہی صاحب دہلوی -
۲۶	مولوی احمد علی صاحب رامپوری شق القمر -	۴۶	مولوی حبیب اللہ صاحب ولایتی -
۲۷	مولوی احمد علی صاحب متوطن تبت -	۴۷	مولانا ابراہیم صاحب -
۲۸	مولوی الہ داد خانصاحب ساکن چھپرہ -	۴۸	مولوی سعد اللہ خانصاحب شاہجہانپوری -
۲۹	مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری -	۴۹	مولوی محمد یعقوب صاحب -
۳۰	مولوی عبد السلام صاحب -	۵۰	مولوی سید محمد صاحب مودودی -
۳۱	مولوی حسن رضا صاحب نگینوی -	۵۱	مولوی مبارک علی صاحب اسلام آبادی -
۳۲	مولوی حافظ نصر اللہ صاحب ولایتی -	۵۲	مولوی جمال الدین صاحب -
۳۳	مولوی عبد الصمد صاحب ولایتی -	۵۳	مولوی مفتی حمید الدین صاحب -
۳۴	مولوی محمد حیات خانصاحب مدراسی مدرس -	۵۴	مولوی خیر الدین خانصاحب مدراسی -
۳۵	مولوی حسن زمان صاحب -	۵۵	مولوی عبد القادر صاحب فرزند مرحوم -
۳۶	مولوی محمد زمان خانصاحب شاہجہانپوری -	۵۶	مولوی فضل اللہ صاحب -
۳۷	مولوی محمد حسین صاحب منصف کوتوالی بلدہ -	۵۷	مولوی عارف شاہ صاحب ولایتی -

دستت گر افضال من بزداید از گیتی محن | هم منطقت گاه سخن در حسن حسان پرورد
حکمت چو آن امرت روان از تیروان تا قیروان | خلقی ز بلاغت در بیان چون ... که گیهان پرورد
افعال خیر یک جهان از معدن ذات جهان | بیحرمت فعلت این زمان ... پرورد
غیبت تو غیر مشرف گرد و بابت منکشف | از عدل تو تعریف ... کت فعل احسان ...
هم در قضایا و جمل ظن و قیاست بدل | هم فکرت امین از زلل تصویب اعیان پرورد

دیگر ذکر فضلاء

الحمد لله در عهد حکومت جناب قدردان ارباب علوم و مرتبه شناس اصحاب فهوم نواب مختار الملک بهادر دام فیضانه از ملک ملک فضلای عرب و عجم جمع آمده این بلده را رونق تازه و شهرت بی اندازه بخشیده اند چنین مجمع فضلا در کدامی بلده از بلاد هندوستان درین زمان نیست اگر باشد در عهد سلاطین سابقه هندوستان در دهلی بوده باشد مصرع هر یکی را رنگ و بوی دیگرست تفصیل اسمای سامیه ایشان انچه یاد دارم اینست

شمار	نام	شمار	نام
۱	مولوی سید اشرف علی صاحب -	۱۰	مولوی حاجی کریم الدین صاحب -
۲	مولوی محمد حسین صاحب خوشندیس ...	۱۱	مولوی حمید الدین صاحب فرزند مولوی
۳	مولوی نیاز محمد صاحب بدخشانی -		حاجی ... مرحوم -
۴	مولوی امین الدین خان صاحب دهلوی -	۱۲	مولوی فضل علی صاحب -
۵	مولوی معین الدین خان صاحب دهلوی -	۱۳	مولوی احمد علی صاحب ... -
۶	مولوی اکبر صاحب ... واعظ	۱۴	مولوی شمس الدین صاحب -
۷	مولوی ... علی صاحب فرزند ایشان	۱۵	مولوی فضل حق صاحب -
۸	مولوی حیدر علی صاحب فیض آبادی -	۱۶	مولانا آل حسن صاحب موهانی -
۹	مولوی نعیم الدین حسین صاحب بخاری	۱۷	مولانا حاجی حافظ عبد الحلیم صاحب لکهنوی فرنگی محل

غزل

زلف و رخ یار من روز و شب تار شد / بر قع مهچ و خلل نافۂ تاتار شد

سنبلۂ زلف یار برج اسد را گرفت / باز بچنگال شیر رفت و گرفتار شد

هر که جهان رهبهشت اوست ز ابن بهشت / نفس لعین هر که گشت وقف اسرار شد

عجب ز خود دور کن تشنۂ فیضی اگر / حضرت شیطان ز عجب بو سینه خوار شد

ناصری از جان و دل قنبر قنبر بود / مطلع / زانکه ز روز ازل قنبرش کار شد

سحر در خواب دیدم من که یارم بحجاب آمد / حجابش زلف و زلفش حجاب آفتاب آمد

ساقی مرا مخمور کن لیکن ز صهبای کهن / مطلع / تا گریه و زاری کنم بر روزگار خویشتن

دیگر در جواب مطلع انوری

بگرفته سنبل تر تو در بر آفتاب / یعنی ز برج سنبله بر زد سر آفتاب

ساقیا می ده که دلبر از برم دل بر گرفت / مطلع / خرم آن صاحبدلی کش دل ز بر دلبر گرفت

جهان گر در چمن آید ز چشم سرو روان افتند / مطلع / ز رخ گر برقع اندازد مه خور ز آسمان افتند

هندوی خال یار من منزل نکوتر یافته / مطلع / یا آنکه خورشید فلک بر لعل اختر یافته

اطلس خضرا ببر دارد چمن از نو بهار / مطلع / لاله سان بنمود رخ را از می گلگون نگار

از کلام صاحب استعداد عقلیه واقف فنون نقلیه منشی بی نظیر در عرصهٔ فصیح سخن بدل در فارسی نکته سنج همه دان بذله گوی فراوان جربلی جناب سید محمد بن سید ابوالحسن شوشتری ملازم دیوانی سلمه سبحانی در مدح نواب مستطاب مختار الملک بهادر دام الله ظله

قصیده مدحیه

ای آنکه رایت در حکم بقراط و لقمان پرورد / وی آنکه دستت در کرم یحیی و قاآن پرورد

کلکت بگاه موهبت هر دم دهد صد سلطنت / هم از رسوم معدلت آئین یزدان پرورد

در رزم بنهی چون قدم وانگه برافرازی علم / ما نا ترا دست هم عدل پوردستان پرورد

مطلع ثانی

ای که یک صفحه ز وصف تو محرر مهتاب ‌ ‌ ‌ ‌ فرد ازدفتر حسن تو مقرر مهتاب
بحر دارد ز کف جود تو گوهر در جیب ‌ ‌ ‌ ‌ چرخ دارد ز رخ خوب تو در بر مهتاب
در خور است آنکه بگرد تو بگردد خورشید ‌ ‌ ‌ ‌ جبهه سا گشته بدرگاه تو یکسر مهتاب
گر بمسجد گذری تسبلهٔ من از ره فخر ‌ ‌ ‌ ‌ دور نبود که زند بوسه بمنبر مهتاب
تا کجا شرح دهم اوج تو مختار الملک ‌ ‌ ‌ ‌ مینماید سر پابوس تو اکثر مهتاب
پایهٔ رفعت تو از سر افلاک گذشت ‌ ‌ ‌ ‌ سرنگون پیش تو آید مع افسر مهتاب
سر و ابر تو همایون بود این عید الفطر ‌ ‌ ‌ ‌ تا بگردد بفلک بر سر محور مهتاب
یا الٰهی بجهان حشمت اقبالش باد ‌ ‌ ‌ ‌ ق تا که خورشید درخشان بود و انور مهتاب
بر عدو دار تو منصور و مظفر او را ‌ ‌ ‌ ‌ تا که تابنده بود با همه اختر مهتاب
شعر من گر به بلندی شود و روشن نام ‌ ‌ ‌ ‌ تا چه خوب است اگر قافیه هر مهتاب
چشم رحمت چه به شعله بکشائی چه عجب ‌ ‌ ‌ ‌ نظرے سوی سها میکند اکثر مهتاب

بیان مرزا محمد ناصری

از نکات شیرین و سخنهای خوش ترین مرزا محمد ناصری سلمه قادری پسر مرزا محمد مسیح شیرازی مولد و کاررونی موطن جوانیست خوش رو و نیکو خصائل پسندیده شمائل عمرش بست و پنجساله باشد از دو سال وارد این بلده است بسبب نامساعدت زمانه هنوز بیکار اگرچه خوش قلم است امّا بسبب نارسائی و نا قدردانی مردم اینجا بردم در اضطرار الله تعالیٰ بمین التفات آقایم مطلب آنعزیز را اطمینان بخشد شعر نظم

حکم گردون قضا نشان باشد ‌ ‌ ‌ ‌ حکم شاهنشه جهان باشد
شهریار دکن که دست و دلش ‌ ‌ ‌ ‌ ضامن رزق انس و جان باشد
افضل الدوله کالبق حکمش ‌ ‌ ‌ ‌ همه جا مطابق العنان باشد
دارد و رخ یکی مه و یک مهر آذری ‌ ‌ ‌ ‌ ناهد ان ربانی و از مهر دین برے

زہی قیصر نسب جمشید ملک والا نام و ننگ	دانشمند نواب اکرم الدوله بهادر حسام جنگ

در مدح نواب میرزا علی محمد خان بهادر معتمد الدوله

نواب جهانی که وزارت را شاید	البته ورا مصالح دولت باید
بازامیرے کہ از خوانین ایران	وجیہ خانے کہ مصاحب ابدی سلاطین طهران
خان و بهادر بود و اهل فرهنگ	معتمد الدوله وجاه و معتمد جنگ

قصیده در مدح نواب مختار الملک سالار جنگ شجاع الدوله سید تراب علیخان بهادر دام فیضانهم از شعله

ای ز عکس رخ تو گشته منور مهتاب	وی ز لمعان تو یک شمه بود در مه تاب
روی تو بی کلف و ماه خسوفی وارد	شهرت حسن تو زین وجه بود بر مهتاب
گر کشی دعوی خوبی بنماید با تو	در جهان همچو سها باد محقر مهتاب
روز هیجا که کشی تیغ چو خورشید علم	همچو خفاش بریزد بفلک پر مهتاب
بهر نذر تو که مداح جهانی برکف	عقد پروین ز فلک آورده و ساغر مهتاب
دیده اهل بصر شیفته جلوه تو	نظر کیست بدانسان که بود بر مهتاب
خوبی و خلق و سخاوت بقدرت مضمر	نور قسمی که بود و تعبیه اندر مهتاب
ای همه روز در ایوان تو حاضر خورشید	وی همه شب بدر قصر تو چاکر مهتاب
رونق تازه گرفته است ز ملک آصف	پرتو رای ترا نیست برابر مهتاب
دید آنکس که ترا روز بگفتا خورشید	ق دید آنکس که بشب گفت مقرر مهتاب
بهر احباب تو مینا فلک و باده شفق	جام خورشید یکی باشد و دیگر مهتاب
وز پی حاسد تو تیر شهاب ثاقب	مهر تابنده کشد خنجر و شمشیر مهتاب
یک مکین چیست بدست تو و در هفت اقلیم	چاکر تو شده با لشکر اختر مهتاب
در امیران لقب تست وزیر اعظم	هر شبی مطلع مدحت کند از بر مهتاب

بر دو زبان که متضمن اللسانین باید گفت فارسی قبلهٔ عطا نیکی جہان بخشی ۱۲۷۸ھ قبلهٔ عطا ذکی جہان بخشی ۱۲۷۸ھ

ہندی مسیح علاج نیکی جان بخشی ۱۲۷۸ھ مسیح علاج ذکی جان بخشی ۱۲۷۰ھ

در صنعتی که سر ہر سخن مفتوح ست

نواب سالار جنگ ملک قدرست ۱۲۷۸ھ
بازکار آگاه و جہان راحت رست ۱۲۷۰ھ

در صنعتی که سر ہر سخن مکسور است

مہر سپہر علی سیم وه رزق مسکینی ۱۲۷۸ھ
چه رزق وہی که پیش بینی نیل نشینی ۱۲۷۸ھ

در صنعتی که سر ہر سخن مرفوع است

تو خود رموز جو ۱۲۷۸ھ
گل بو و خوب خو ۱۲۷۸ھ

در صنعت رقطاء

قابل قرب مقامی رب است ۱۲۷۸ھ
که بلند تر نسب ست ۱۲۷۸ھ

در صنعت لف و نشر مرتب اندر مرتب

صدری که بزم جمشیدی یا رزم سہرابی ۱۲۷۸ھ
دوستان را دم بدم بوجه محبت ۱۲۷۰ھ
ملی مست نشاط گردانید ۱۲۷۸ھ

بجام باده عنابی و بصمصام شعله تابی ۱۲۷۸ھ
دشمنان بیگانه را پی صولت ۱۲۷۸ھ
و همگی عضو اجام بریده ۱۲۷۸ھ

در صنعت منقوطه

جیش خشنش بیش ۱۲۷۸ھ
جشن جیشش بیش

در صنعت غیر منقوطه

سرور دادرس گو سرو ل ساده آرا ۱۲۷۹ھ
داور دہر و دور دہ راه و ورد دادارا ۱۲۷۸ھ

در مدح نواب مکرم الدوله بہادر

نواب ورد بر جبیس شیم ہای داورباز بن وزیر بائی ۱۲۷۸ھ
خواهر زاده بوالبلند شان

بازتران السعدین بوبجلوه سعادت و فیروزی ۱۲۷۸ھ
اے سعادت مند و اقبال توامان ۱۲۷۹ھ

خواه در مجالس مفصل بیند نگاهای سرور در دامن دل خود چیند آمین بازآمدم بر اصل مطلب که
آن بیان زبان آوری امیر شعله است که در نظم و نثر اقران خود فائق ست و بهره شایق غزلی
ازآن برای احتظاظ دوستان مینگارم و بملاحظهٔ انشاء اوان میآرم

غزل شعله

دو زلف آراسته بر رخ یار گاهی راست گاهی کج
رود بهر گزیدن مار گاهی راست گاهی کج

بعشق کج ادائی ساقی مستان نمی گردم
گهی مخمور گه هشیار گاهی راست گاهی کج

تو گاهی راست گاهی کج برخ زلفین را مکشا
برخ زلفین مکشا یار گاهی راست گاهی کج

برای دیدن روی تو گرد خانه ات گردم
برنگ سایهٔ دیوار گاهی راست گاهی کج

پس از مردن گذاری گر قدم سوی مزارِ من
بجنبد سنگ قبرم یار گاهی راست گاهی کج

که آهنگ قتل و غارت آشفتگان دارد
که سیف آویزد آن خونخوار گاهی راست گاهی کج

اگر انداختی سایه بفرقم آن هما سایه
نگشتی کو کهم زنهار گاهی راست گاهی کج

رسد بر تو مبادا زخم چشم ای ترک شیرازی
منه بر فرق خود دستار گاهی راست گاهی کج

کجی و راستی را سرو آزاد از تو آموزد
خرامی چون بباغ ای یار گاهی راست گاهی کج

زبا خواهی تنا یا آخر مرو زنهار در کوشش
بیان سرو خوش رفتار گاهی راست گاهی کج

بیا و چشم مخمور تا شدم سرمست ای ساقی
بگردم ره من میخوار گاهی راست گاهی کج

عجب نبود که نه بهره نیز ره زبده و ستاع آید
که رقصد آن بت عیار گاهی راست گاهی کج

گر ستانیدی به بیرایه ان از گوش جان بشنو
از و گر شعر کن تکرار گاهی راست گاهی کج

بیا و قت جانان همه شب شعلهٔ محزون
بسوزد چون شرار نار گاهی راست گاهی کج

فقرات چند از تاریخ مختار باهی می نگارم تا طباعان زمانه بدانند که شعله چگونه نثار است و چقدر
زبانه زیبا دارد که زبان آور سست ظهوری ست بر شک نثاری او عل در آتش و مقابل نظمش سرو بیان
خواجه حیدر علی آتش باید شنید و احسنت شاید رسانید فقره در زبان هندی و فارسی یعنی متضمن ست

واشتم معهذا بدرستی دفتر بتفصیل ذیل هم کوشش بلیغ فرمودند اشلهٔ بستهای سنه ۱۲۵۹ هجری
و سنه ۱۲۶۲ هجری و سنه ۱۲۶۳ هجری و سنه ۱۲۶۴ هجری و سنه ۱۲۶۵ هجری و سنه ۱۲۶۸ هجری
را برکتاب نوشتند وسوای آن کهتاونی اشلهٔ بستهای مفصلهٔ ذیل بموجب حروف هجا
سنه ۱۲۶۹ هجری و سنه ۱۲۷۰ هجری و سنه ۱۲۷۱ هجری و سنه ۱۲۷۲ هجری نمودند واشله
بسته محرم وصفر وربیع الاول سنه ۱۲۷۳ هجری وربیع الثانی وجمادی الاولی وجمادی الثانیه ورمضان را
مقابله هر یک بسته سال سابق نمودند وسوای اسمای مصدره بالف وتای فوقانیه ودال ورای
مهمتین ولام ونون ویای تحتانیه باقی همه اسمای دیگر حروف از ابتدای سنه ۱۲۵۹ هجری تا
سنه ۱۲۷۳ هجری جمله بدست خود برکتاب نوشتند ودیگر مشکلات کاهندهٔ جان که پیش مهمان
آمده اگر مفصل معروض داشته شود دفتری ضخیم جداگانه گردد وبرای جمله کسان واضح ولایح
است که اینهمه امور هرچه بظهور رسیده نتیجه محنت وجانفشانی ناظم حال فوجداری ست زیرا که با وجود
هجوم کار هر قسم بابت محنت ومشقت برداشتند وازمنشیان واهلکاران خود کار به محنت وجانفشانی
وتسلی ومهربانی با عجلت وتراخی گرفتند آری اگر کارگزار لایق نباشد وکار فرمای فایق بود همه
کار درست آید وکارگزار مستوجب احسنت وآفرین شود ودرهمین ترتیب که دفتر عدالت بادشاهی
ودفتر محکمه اجرای احکام رسیده بود نیز مهذب گردید وشامل دفتر کرده شد واین کیفیت که
متضمن لیاقت منشیان ومحنت وجانفشانی ایشان ست وموضح کارکردگی ملازمان دفتر و
کشاف عرق ریزی محرران وافسر ست ازبرای آن گزارده میشود تا بملاحظه عالیه سرکار درآید
وحال محنت هر یک ازمنشیان برای بینا ضمایر والا که کم وکاست بخوبی ظاهر نماید بوکه طالع
ایشان زور کند که هر یک بصلهٔ کارگزاری ومشقت کشی خود رسد وبالطاف خداوندی سرفراز
شود وبه هر قسم قدردانی مفتخر گردد وحال همتان را موجب تحریص وترغیب وکاهلان را
باعث تشویق وترتیب باشد فقط ناظم بهزار الحاح مرجوست ومترقب که منشیان دفتر
نگهدار محروم الترقی نباشند وخدا کند که هر یک راه رعایت نوده برترقیات خواه دردادین باده

بقدر دانی آن وحید العصر محروم هم از عملهٔ نمیماند و ذات مقدس آن یگانه روزگار این محروم
را بصلهٔ قدردانی میسر ساند چه دست کرم آن فرید الدهر فقط تلنگی دانان را بهزار هزار روپیه هم
نواخته است بجز شومی طالع چه گفته آید که لطیفه جامعة السنهٔ انگریزی و عربی و فارسی دارد و
راهم هم ساخته و این کتاب شامل است بر نظم و نثر و صنائع و بدائع آن که گوش زمانیان
این چنین از شنیده باشد و دیده ارباب بصیرت کمتر دیده باشد با این همه لیاقت کارگزار
و بهر کار لائق و هوشیار خوش قلم زود نگار سوای صاف کردن فتویات بستهای مفصلهٔ ذیل
را بدفتر فوجداری مرتب و مهذب ساخت بسته سنه ۱۲۵۹ هجری یک بسته سنه ۱۲۶۰ هجری یک بسته سنه ۱۲۶۸ هجری یک
و منشی زرسول راو نهایت چابک دست اند سوای صفائی کاغذات و ترجمهٔ کاغذات تلنگی بستهای
مفصلهٔ ذیل تیار کردند بسته سنه ۱۲۶۰ هجری و سنه ۱۲۷۱ هجری و سنه ۱۲۷۹ هجری و انتخاب امثله
بسته سنه ۱۲۷۶ هجری و قدری از سنه ۱۲۸۰ هجری نموده بدر منشی سید اعظم صاحب
میر منشی فوجداری مامور شدند و منشی مرتضی بیگ صاحب بستهٔ امثلهٔ مفصلهٔ ذیل فوجداری
را درست کرده کهتیونی فتویات که بگیرندگان نقول داده میشود نمودند سنه ۱۲۸۰ هـ سنه ۱۲۶۹ هـ
و سنه ۱۲۷۶ هجری و مولوی سلطان محمود صاحب که عوض منشی محمد رضا صاحب مامور شدند چه
ایشان برای یک سال مرخص شده بودند درین تهذیب دفتر متوجه گردیدند ایشان صاحب
استعداد بعلوم عربیه اند کتب درسیهٔ عربیه را از صرف و نحو و منطق و فقه و حدیث و تفسیر وغیره
خوب میدانند هم درس داده اند و هم می دهند و عبارت عربیه را خوب می نویسند قابل مدرسی
اند اسما را ی مهمله و نون را از سنه ۱۲۷۱ هجری بتمام و کمال و یای تحتانیه را از سنه ۱۲۷۱ هجری
تا سنه ۱۲۸۲ هجری بر کتاب نوشتند و منشی ولی الله عرف غلام علی صاحب که نائب بنده
هستند هر چند از ایشان در بارهٔ دفتر کمتر کار تهذیب دفتر گرفته شد اما بذات ایشان بسبب
قدامت مدد بسیار حاصل شد که آگاهی تمامی بدفتر فوجداری میداشتند بتعلیم و تفهیم مهذبان دفتر
و اخذ و جرا مثله که بتعداد قریب سه هزار خواهد بود و گذرانیدن کیفیات که روزانه می شد مشغول

نہایت حلیم الطبع و ذو مروت خوش عقیدہ اند دست بکار دارند سوای صاف نمودن صدہا کاغذات مثل فتویات و رقعات وغیرہ ترتیب دفتر حسب ذیل کردند

دفتر فوجداری	دفتر بھگی	
سنہ ۱۲۵۵ ہجری	سنہ ۱۲۶۰ ہجری	سنہ ۱۲۵۹ ہجری
یک بستہ	یک بستہ	یک بستہ

سوای آن امثلہ بستہ سنہ ۱۲۶۱ ہجری و سنہ ۱۲۶۲ ہجری بموجب حروف تہجی انتخاب کردہ اسماء الف ولام وقدری از اسماء حروف یاء تحتانیہ را من ابتدای سنہ ۱۲۶۱ ہجری تا سنہ ۱۲۶۲ ہجری بر کتاب نوشتند

و منشی سید حیدر علی صاحب منصبدار دیوانی کہ امور فوجداری اند نہایت محنت گزین شریف خلیق چنانکہ خاصہ شرفاست و مرد ذی مروت و مسکین زود نویس اگرچہ پیر اند اما ہم جوانی میزنند ایشان سوای کار روانہ نمودن مرسلات و رقعات ہر محکمہ بعد داشتن خلاصہ آن و طلب رسید ہر یک از مرسول الیہ کہ متعلق بنفس نفیسہ ایشان ست بتفصیل ذیل تہذیب دفتر و ترتیب امثلہ فوجداری فرمودند بارک اللہ فی ہمتہ العلیا

سنہ ۱۲۵۳ ہجری	سنہ ۱۲۶۱ ہجری	سنہ ۱۲۶۸ ہجری	سنہ ۱۲۶۹ ہجری
یک بستہ	یک بستہ	یک بستہ	یک بستہ

و منشی میر کاظم علیخان صاحب منصبدار المتخلص بشعلا ابن میر احمد علی خان بہادر شہید منصبدار دہلوی خلف سید جعفر علیخان مرحوم مرد قابل بہ شعر گوی در اردو و فارسی صاحب استعداد کامل و ہم بعبارت نویسی عربی و انگریزی بہرہ کافی دارند کتابی عجیب و غریب مسمی بزبدۃ مختار جاہی بطرزیکہ از ہر فقرہ اش تاریخ مشروشدن ملک بیرار می برآید تصنیف کردہ است و مملوست بتوصیف نظم و نسق نواب الاجاہ کہ گوش رسیدہ عالم ست و ضخامت آن مثل گلستان سعدی علیہ الرحمہ است ہر اہل علم را بملاحظہ اش واضح میگردد کہ آن عزیز در تصنیف آن چہا خون جگر خوردہ است اما افسوس ہزار افسوس کہ ہنوز کسے از مقربان سرکار والا آن را بملاحظہ عالیہ نبردہ است ورنہ بالضرور

نثر فارسی را منشی یکتای روزگار اند قصیر اللفظ و کثیر المعنی و کثیر الالفاظ و قلیل المعنی را تحریر ایشان
حاوی ست بسیار ذکی الطبع و زود فهم و معامله شناس اند تو سخن اگر چشم زدن میسر شود و هر
کار سترگ که بایشان مفوض شود برای رسا و فهم و ذکا تجربه معلوم می شود که از عهده اش بنا بر ذکی
خواهند کرد که موجب خوشنودی سرکار خواهد شد منشی ابوالفضل که هیچ یک کار کرده اند با هیچ مبتلا
شده برحمت حق تبارک پیوستند انا لله و انا الیه راجعون رحمه الله منشی محمد رضا صاحب اخلاق الصدیق
مولوی مفتی خیر الدین صاحب گوپاموی منصبدار از مشاهیر گوپامو علاقه لکهنو اظهار نویس عدالت
فوجداری بسیار هوشیار فهیم ذهین و فطین اگرچه جوان اند اما عقل پیرانه دارند اگر بصحبت نیک
رسیده شدنی باشند هر کار که بایشان مفوض شود سرانجامش باحسن وجوه خواهد شد و بجا خواهند آورد
سوای اظهار نویسی و خلاصه نویسی بعرائض خوانی و احکام نویسی دفتر فوجداری و بهگی را درست کردند
و اشتله بسته سال یک هزار و دو صد و هفتاد و سه سال یکهزار و دو صد و هفتاد و نه هجری و شعبان
و ذیحجه سال یک هزار و دو صد و هشتاد و دو هجری را بموجب حروف تهجی انتخاب کرده اسمار نامه
و والیه را از سال یک هزار و دو صد و هفتاد و یک تا سال یکهزار و دو صد و هفتاد و دو بر کتاب نوشتند
و تهذیب بسته سنوات مفصله ذیل نمودند

دفتر فوجداری		دفتر بهگی	
سنه [illegible] هجری یک	سنه ۱۲۶۵ هجری یک	سنه ۱۲۶۶ هجری یک	سنه ۱۲۶۸ هجری یک
سنه ۱۲۶۹ هجری یک	سنه ۱۲۷۲ هجری یک	سنه ۱۲۷۵ هجری یک	/

منشی سید احمد حسن صاحب بن مولوی سید محمد حسینی صاحب ساکن مدراس متخلص به سخا از اولاد
حضرت بنده نواز حسینی قدس سره العزیز مروی خوشنویس از خدمت ایشان بسیاری کسان
تعلیم یافته خوش قلمی حاصل نموده اند و در عربی و فارسی و فن طب هم دستگاهی دارند

که هریک منشی سوای ترتیب و تهذیب دفتر بانجام کارهای دیگر نیز پرداختند که آن همه بلاشبه کارکردگی
اوشان هویداست بنده سوای اخذ و جرامثایه منفصله که قریب سه هزار امثایه بوده است و گذرانیدن
کیفیات وغیره که اهم کاریست بدشوار که فرصت یک لمحه نمی‌رسد به ترتیب و درستگی امثله گرائیدم
بدین نمط که هرگاه سن و شهر رجوع یا فیصله معلوم باشد برآمدن و برآوردن مثل سهلتر و یافته
شدن آن آسان میگردد هرگاه بعون الله القوی دفتر سالوار و ماهوار مرتب شد ناظم بالمشافهه
اطلاع تهذیب آن بسرکار والا التماس نمود لیکن ارشاد رفت که اگر کسی را سال و ماه یاد نباشد
چگونه یافتن مثل آسان گردد بلکه مشکلی که بود هنوز باقی ماند ناظم عرض نمود که انشاءالله تعالی
باز بطوری دفتر مرتب کرده خواهد شد که این قباحت هم بآن رفع می‌گردد هرگاه اینچنین ایزاد سرکار
فرمودند از آن روز ترتیب فهرست اسماء برعایت حروف بطوری کرده شد که ضرورت دانستن
ماه و سال ارجاع و تفصیل در برآوردن مثل نماند و هرسخن که نسبت منشیان مفصله
معروضه خود معروض داشته میشود آن بحلیه راستی محلی است از لوث ریب معرا و آمیزش کذب مبرا و هرشخصی
که بحصول نقل این کیفیت بکار کردن خود متعلی و مفتخر شود و فخر تعلیش میزیبد که بترتیب و تهذیب
کمال عرق ریزی کرده اند مگر افسوس که بمراد ترقی خود نرسیدند بتاریخ ششم رمضان المبارک
سنه ۱۲۸۲ هجری سال یکهزار و دوصد و هشتاد و دو سه کس از منشیان یعنی محمد امین الدین صاحب
و میر کاظم علی صاحب و منشی ابوالفضل صاحب بذریعه رقعه عدالت خاص در عدالت فوجداری
رسیدند و از هفتم ماه مذکور از منشیان مزبوره کار ترتیب و تهذیب گرفتن شروع گردید از انجمله
منشی محمد امین الدین صاحب خلف محمد شمس الدین صاحب تا تاریخ هفدهم ماه مذکور امثله بیست
فوجداری سنه ۱۲۸۲ هجری سال یک هزار و دوصد و هشتاد و دو که بتعداد سه صد و چهل بسته تا بوده
مرتب و مهذب فرمودند و بسبب فرط هوشیاری و کرده کاری و فراست و کیاست بدر منشی
مولوی حسن رضا صاحب نائب اول سپرده شدند و الحق که ایشان نهایت هوشیار و بسیار
کرده کارند و استاد سررشته انگریزی نسبت هوشیاری و کارگذاری نزد خود دارند و عبارت

محنت و شفقت هر یک اهل کار بامید قدردانی خود و دیگران گذرانیدند که درج این کتاب بسامی کنم
مگر افسوس که دفتر مرتب شد و نواب عالیجناب آنرا ملاحظه و پسند هم فرمودند اما ساعیان که
امیدوار ترقی خود ها بوده اند بحق خود نرسیدند و سزاوار ترقی بخششی این نبوده است که ماهوار
ایشان در تنخواه افزوده شود بلکه غرض او شان از ترقی بخششی آن بود که هر محکمه که باشد بر ترقی
رسند تا اهالی دیگر محکمات را این دستورات ترتیب بیاموزند تا بملاحظه ترقی ایشان دیگران
هم بشوق درآیند و بامید ترقی خود دفتر خود را مهذب چنان نمایند که مثل مطلوب در یک دم
دقیقه برآید و عمله فوجداری را هنوز در دل این آرزو باقیست و چه عجب که همت علیای جناب
آقای نامدار رهبا و رمد ظله بدآ آرزومندان متوجه شود و دفعتهً بحر قدردانی آن والاجاه بجوش
درآید و بکناره مراد رساند

ترجمه کیفیت درستی دفتر عدالت فوجداری بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد
من ابتدای رمضان سنه ۱۲۵۴ هجری لغایت سنه ۱۲۸۴ هجری یکجگی از سنه ۱۲۷۶ لغایت سنه ۱۲۸۰ هجری

که مولوی حبیب حسن صاحب محافظ دفتر فوجداری نوشتند آنکه بنده بزمره منصبداران بمشاهره
پنجاه و سه روپیه منجمله شصت روپیه و تنخواه راجه چندولال ملازم بود بعده بر عهده محافظ دفتری
بمشاهره هشتاد روپیه بعد وضع مشاهره منصبداری بدفتر فوجداری مقرر شد و هرگاه ناظم
فوجداری مولوی نصر الله خان صاحب مامور شدند بمشاهده ابتری دفتر که اگر کدامی مثل مطلوب
میشد دستیابی آن دشواری گردید این کمترین را ارشاد کردند که تهذیب دفتر بطوری کرده شود
که برآوردن مثل بآسانی ممکن بود و هر مثل که منظور بود بی تکلف برآید چنانچه بنده بتاریخ بست و نهم
ذیحجه سنه ۱۲۸۱ هجری سال یک هزار و دو صد و هشتاد و یک برین کار مستعد شدم و کمر سعی بر میان
جان بستم و حسب درخواست بنده منشیان بتفصیل ذیل که کارکردن هر یک از ایشان باظهار لیاقت
و جانفشانی ایشان که بنده را در گرفتن این کار و بصحبت او شان معلوم شد مقرر فرمودند مخفی نماند

تقشہ سقدمات فوجداری مرجوعہ عدالت فوجداری بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن از ابتدای رمضان المبارک سنہ ہجری لغایت سنہ

نمبر شمار نمبر بستہ تاریخ رجوع بقید ماہ و سنہ نام مدعی بقید ولدیت سکونت ملت نام مدعی علیہ بقید ولدیت سکونت ملت خلاصہ تجویز تعداد کل کاغذات مثل

باین طریق اگر کسی را سال مقدمہ و ماہ یاد باشد برآوردن مثل بسیار آسان باشد چون این خبر درستی دفتر بخدمت نواب والا جاہ قدر دان ملازمان رسانیدہ شد معترض شدند کہ اگر کسے را سال و ماہ یاد نباشد پس چگونہ مثل برآوردہ شود و ہنوز نقص در تہذیب دفتر باقی ماند عرض کردم کہ باین نقص از پیشتر التفات می داشتم و برای رفع آن تدبیری می اندیشیدم مگر در تمام ملک آئینی ترتیب دفتر فوجداری برہمین آئین است و ہمیشہ اہل دفاتر اخبار را ہنگام درخواست نقل باب حاجت بسبب معلوم نبودن سال و ماہ در برآوردن مثل اشکال پیش می آید انشاء اللہ تعالی زود آن حاجت را دفع و رفع میکنم پس اشلہ را از سنہ ہجری تا سنہ ہجری بترتیب حروف تہجی نام مدعی درست کنانیدم و بلحاظ حروف تہجی کہ در اسامی مدعی یافتہ می شد کتابے درست کنانیدم تا برآوردن مثال بدون دانستن و بیان کردن سال و ماہ آسان گردد و نقشہ کتاب دوم کہ اسامی آن بلحاظ ترتیب حروف تہجی ست اینست

نقشہ نمبر ۲ - بموجب حروف تہجی بابت اشلۂ مفصلۂ عدالت فوجداری بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد من ابتدای محرم سنہ ہجری لغایت سنہ ہجری المقدسہ

مدعیان			مدعا علیہم		
باب الف	نمبر کتاب تفصیلوار	تاریخ رجوع	نمبر کتاب تفصیلوار	تاریخ رجوع	نام مدعی علیہ بقید ولدیت
نام مدعی بقید ولدیت	سکونت	ملت	سکونت	ملت	نام مدعی بقید ولدیت
نام مدعی علیہم	تاریخ فیصلہ		سکونت	تاریخ فیصلہ	

ہرگاہ کہ دفتر فوجداری مرتب شد مولوی حبیب حسن محافظ دفتر کیفیت درستی دفتر باظہار

کار ناظم آنجا هدایت یافت انجام داده که دفتر آنجا نمونه برای ارباب دفاتر این سرکار عالی بوقتا
شد و بعرق ریزی این دانشمند و دیگر عزیزان ماهر و مستعدان مستظهر و مستظهر مثل مولوی
حبیب حسن صاحب محافظ دفتر و سید غلام علی صاحب و سید احمد حسین صاحب و منشی
محمد رضا صاحب دفتردار و مرزا مرتضی بیگ صاحب دفتر آنچنان مهذب و آراسته گردیده عزت
و رونق بدرجه یافت که برای ملاحظه آن خود بندگان عالیشان مختار ریاست سرکار والا اقتدار
نظام بدفتر فوجداری بلده قدم رنجه فرموده ملازمان را عزت و دفتر را شرافت کرامت فرمودند
و بملاحظه آن کمال محظوظ شدند و تعریف تهذیب آن بر زبان مبارک خود آورده ارشاد فرمودند
که بملاحظه تهذیب دفتر شما بلکه بلحاظ کل عرق ریزی شما که در کار حضور پر نور بته دل می کنید
سرکار را از شما نهایت خوش و خورسندم سرت ناظم آداب بجا آورده دست دعا کشوده
و بته دل دعای مزید دولت و اقبال سرکار نمود چون ذکر تهذیب دفتر بمیان آمده تذکره از
طریقه آن نیز بیان باید کرد و آن این است که اول چند کس محرر مقرر کردم زیرا که دفاتر ابتر و خراب
سی ساله بوده و بهر یک محرران گفتم که کاغذ سال وار علیحده کنند چون سی بستها از اوراق جمع
کردند گفتم ماهوار در هر سال مرتب کنند چون ماهوار کاغذ در هر سال شد مثل که متفرق بوده
مقدمه وار کاغذ تاریخ جمع آورده بر هر یک مثل فهرست درست کرده نشان کاغذ و تاریخ وار
بر فهرست و مطابق آن بر هر یک کاغذ نوشته شد و رشته بند کرده شده بر هر مثل قیدکی درست
کرده بران نشان و نام مدعی و مدعی علیه و علت و ماه و سال نوشته شد پس ماهوار مثلها
را در یکجا برشته کنند و بسته دوازده دوازده مجموعه در هر یک سال نگاهداشته بر پارچه نام سال
بسته بقلم جلی نوشته در الماری داشته شد و بر خانهای الماری هم نام سال نوشته شد
بهمین طریق جمله کاغذ سی ساله مرتب کرده شد مطابق آن کتاب درست کرده به نقشه

	مفصله ذیل تذکرات شامل نموده نوشته شد	

بسراغ کمرش نیست نشانت ای دل	گوشہ گیری بجہان شہرت عنقا داری
لب اظہار تو چون غنچہ نہ از ہم وا شد	اے دل غمزدہ آخر چہ تمنا داری
نظر آنجا کہ فتد باز نگردد ور چشم	ہمچو آئینہ چہ دلچسپ سراپا داری
کم ز فردا ے قیامت نبود فردا یت	کہ بفردا متعلق پس فردا داری
دل صد پارہ ام البتہ گلوگیر تو شد	نہ حمائل بگلو انہ گل حمرا داری
بخیہ کردی دل مجروح مرا از مژگان	بہتر ہر کہ بکف سوزن عیسیٰ داری
رنگ و خوشبوی گل و لالہ و نسرین و سمن	جمع در ذات خود ای یار تو تنہا داری
روی تو روشن و آویزہ دُر در گوشت	جلوۂ حسن مہ و عقد ثریا داری

ای شہید از مئی عشقت نرا بہوشی
نہ غم دین و نہ اندیشۂ دنیا دارے

باقی حال این مہوش نشۂ عشق برہمہ برنا و پیر این بلدہ و بپذیر روشن تر از مہر منیر است وشہیر عند السلطان والو ریست آنا پسری عزیز الوجود دارد کہ جامع صفات حمیدہ و محمود بعلوم پسندیدہ است میر کاظم علیخان نام نامی دارد و منصبدار ست متخلص بشعلہ تا مدت پنجسال بمدرسۂ دار العلوم سرکار آصفجاہی کسب فنون بکتب متداولہ فارسی و عربی نمودہ و پیش ممتحنان امتحان دادہ بدست خاص سرکار عالی اعنی امیر روشن تدبیر خورشید رکاب فلک جناب نواب مختار الملک بہادر دام اللہ فیضانہم لیاقت تامہ حاصل کردہ سند کامل گرفت در عربی نحو و صرف خواندہ و در انگریزی بقدر اجرا ے کار ضروری فائدہ برداشت و ہم در محاورۂ نظم و نثر فارسی و عروض و قافیہ حصۂ کافیہ بدست آوردہ اول در محکمۂ اجرا ے اعمال جناب فیضمآب غربا پرور قدر دان ارباب فنون نواب مرزا علی محمد خان بہادر شوستری المخاطب بمعتمد الدولہ بہادر شہبند ربمبئی دام فیضہم مقرب بود و زانہ رہا ے انعام ایشان ماند چندی بملازمان محکمۂ فوجداری منسلک شد آنجا کار تہذیب دفتر بطریقے

والحال ہم بدستور بعہدۂ منصبداری سرفراز اشعار در فارسی وارد و ہر دو خوش مے نگارد

اگرچہ پیر است اما عشق جوانانہ دارد و ازوست در ہندی

غزل

انفاس گرم و آہ شرر بار چاہیئے
دل کی خبر کو برق کا یہ تار چاہیئے

صنعان کا شیخ ہون مجھے اب پہننا ضرور
ترسا بچہ کے عشق مین زنار چاہیئے

تو موتیون کا ہار جو زیبِ گلو کرے
موتی سے آنسو ؤن کا مری تار چاہیئے

مین اور آپ ایک ہین جون عکس و آئنہ
حائل نہ میرے آپ کے دیوار چاہیئے

کشتہ ہون رشک گل کا ہو گل برگ کا کفن
جامہ شہید عشق کا گلنار چاہیئے

وازوست در فارسی غزل مطلع اول

ساقیا معجزۂ حضرت موسےٰ دارے
شیشۂ بادہ بکف چون ید بیضا دارے

ای دل اندیشۂ آن زلف چلیپا دارے
در سر خویش ندانم کہ چہ سودا دارے

ای دل از داغ چو طاؤس تماشا دارے
نہ سر باغ نہ اندیشۂ صحرا دارے

نعل و ہیچ ست زکفش تو ہلال و انجم
آسمان و گرے زیر کف پا دارے

غنچہ و گل نبود متصل ہم بہ چمن
ساقیا ساغر مل در بر مینا دارے

غمزہ و عشوۂ و انداز و ادا و آئینے
چشم بد دور کہ در خود ہمہ یکجا دارے

دل من شاد کہ چون تو گل رعنا دارم
وقت تو خوش کہ چو من بلبل شیدا دارے

تا زلب حرف زنی مردۂ صد سالہ زید
کن مرا زندہ کہ اعجاز مسیحا دارے

مدہ از دست دل خود کہ عزیزت دارند
قدر خود بین دُر شہوار چو دریا دارے

بخت من خوش کہ بہ ہیچو تو یوسف دارم
وقت تو شاد کہ چون بندہ زلیخا دارے

بستہ رشتۂ زنار چو شیخ صنعان
مگر اے دل غم عشق بت ترسا دارے

ہمہ عالم شدہ از پرتو رویت روشن
ہمچو خورشید برافروختہ سیما دارے

بسالار عالمی زیبا اداست ۱۲۶۹ اکہ سراجا منیر از آفتاب جلائل اوست ۱۲۶۹ وافنا سایۂ کفر بانوار وجہ دین مؤاشمائل او ۱۲۶۹ اللّٰھم صل وسلم علی سید العلام وآلہ الجلیل واصحابہ الکرام ۱۲۶۹ - دیگر از نتائج طبع مخمور بادہ سخن جام کش خمخانہ ہر فن عزلت گیر از ارباب زمانہ دست کش از اصحاب روزگار و پا در دامن کاشانۂ عمری تلف کردہ و کلام از متوسلان قدیم سرکار نظام منتسب بعالی خاندان مضاف بوالا دودمان دہلوی الاصل میر انشاء اللہ خان نسل قانع روزگار واقد الافکار فقیری گوشہ نشین امیری ترک گزین دبیری خوش تحریر شاعری خوش تقریر در صنائع و بدائع فرید میر احمد علیخان شہید مدظلہ قصائد و غزلہا بسیار است انہمہ ازان برای تفنن طبع دوستان و حظ خاطر الشان خواہم نوشت لیکن پیش از شنیدن کلام سترگ این بزرگ حالش شنیدنی ست و حسرت خوردنی زیرا کہ الحال حالش مطابق این مقال ست ؎ چون کمان حلقہ بکاریم با چندین ہنر ٭ زور بازو دست ما بر قفا پیچیدہ است ٭ و مستغنی ہست کہ این ستودہ صفات موسوی حسب و دہلوی موطن ہست از منصبداران قدیم شاہ ہندست در فن شعر و انشاء و عروض و قافیہ و صنائع و بدائع بہرۂ کافی و بعلوم عربیہ در حل امور مالی دست ملکہ مہارت تامہ و حظ وافی دارد و کیفیت حسب و نسب آنجناب می نگارند کہ مشار الیہ فرزند سید جعفر علیخان بہادر دہلوی خواص نشین و جاگیردار موضع نرانیہ است و جد و پدر سید جعفر علیخان بہادر سید نوازش خان بہادر منصبدار و جدۂ او شمس النسا بیگم دختر نواب سربلند خان بہادر دلاور جنگ مبارز الدولہ مبارز الملک صوبہ دار گجرات و برودہ بودہ و جد مادر مشار الیہ سید صلابت خان بہادر صلابت جنگ عرف مرزا خانی نبیرہ نواب سادات خان بہادر ذو الفقار جنگ محمد شاہی ست و دختر ذو الفقار جنگ محل محمد شاہ و مادر احمد شاہ المخاطبہ بنواب صاحبہ محل بودہ و چونکہ نواب ذو الفقار جنگ جد فاسد احمد شاہ بود در عہد سلطنت احمد شاہ بخدمت امیر الامرائی یعنی میر بخشی گری سرفراز و مخاطب بنانا بابا شد پنجاہ سال سے گذرد کہ میر احمد علیخان شہید وارد حیدرآباد ست منصبدار و مقرب غفران منزل بود و بخلعت و خطاب امیر الشعراء ممتاز

والحال ہم بدستور بعہدۂ منصبداری سرفراز اشعار در فارسی وار دو ہر دو خوش مے نگارد

اگرچہ پیر است اما عشق جوانانہ دارد از وست در ہندی

غزل

انفاس گرم و آہ شرربار چاہیے	دل کی خبر کو برق کا یہ تار چاہیے
صنعان کا شیخ ہوں مجھے اب پہننا ضرور	ترسا بچہ کے عشق میں زنار چاہیے
تو موتیوں کا ہار جو زیب گلو کرے	موتی سے آنسوؤں کا مری تار چاہیے
میں اور آپ ایک ہیں جوں عکس و آئنہ	حائل نہ میرے آپ کے دیوار چاہیے
کشتہ ہوں رشک گل کا ہو گل برگ کا کفن	جامہ شہید عشق کا گلنار چاہیے

وازوست در فارسی غزل مطلع اول

ساقیا معجزۂ حضرت موسیٰ دارے	شیشۂ بادہ بکف چون ید بیضا دارے
ای دل اندیشۂ آن زلف چلیپا دارے	در سر خویش ندانم کہ چہ سودا دارے
ای دل از داغ چو طاؤس تماشا دارے	نہ سر باغ نہ اندیشۂ صحرا دارے
نعل و میخ ست ز کفش تو ہلال و انجم	آسمان دگرے زیر کف پا دارے
غنچہ و گل نبو و متصل ہم بہ چمن	ساقیا ساغر مل در بر مینا دارے
غمزہ و عشوہ و انداز و ادا روئے	چشم بد دور کہ در خود ہمہ یکجا دارے
دل من شاد کہ چون تو گل رعنا دارم	وقت تو خوش کہ چو من بلبل شیدا دارے
تا ز لب حرف زنی مردہ صد سالہ زید	کن مرا زندہ کہ اعجاز مسیحا دارے
ندہ از دست دل خود کہ عزیزت دارند	قدر خود در دین دُرِ شہوار چو دریا دارے
بخت من خوش کہ ببر ہمچو تو یوسف دارم	وقت تو خوش کہ چون بندہ زلیخا دارے
بستہ رشتۂ زنار چو شیخ صنعان	مگر اے دل غم عشق بت ترسا دارے
ہمہ عالم شدہ از پرتو رویت روشن	ہمچو خورشید برافروختہ سیما دارے

صبح اشرد مسید کجا می روی شہید — می دارد انتظار تو در منظر آفتاب
بردار دست بہر دعا تا بر آسمان — آمین کند ز دل صفتِ اختر آفتاب
وقت دعا خطاب بممدوح کن چنین — کاے آسمان جاہ ترا اختر آفتاب
خالق عطا کند بتو فرزند ارجمند — در حسن ماہ طلعت و در پیکر آفتاب
وصفش کنند اہل بصیرت کہ در کمال — ماہ است این پسر پدر و مادر آفتاب
آن ماہ را بمہر در آغوش پروری — تا ہست در زمانہ گہر پرور آفتاب
اقبال باد حلقہ بگوش تو تا بچرخ — در ہالہ ماہ باشد و در چنبر آفتاب
عمرت دراز باد بود تا بر آسمان — با خطِ استوار و خطِ محور آفتاب
سوزندہ باد اختر بدخواہ چون سپند — تا بر کند بمجمر خویش آذر آفتاب
در بزم مہر دوست بود شمع دلفروز — در رزم بہر خصم شود خنجر آفتاب
ہر خشک و تر بسایہ مہر تو شاد باد — تا پرتو افگن است بہ بحر و بر آفتاب

دیگر از افکار رسالہ بلغای زمان و زبدہ فصحای دوران سخنور یکتا شاعر بی ہمتا ناثر بی نظیر ناظم دلپذیر شہسوار میدان فصاحت یکہ تاز فیافی بلاغت صاحب دل سخن پسند منظر سخن دلپسند اسنی سید محمد وجیہ الدین خان معنی حیدرآبادی سخنان چند بطریق یادگار مے نگارم و ارباب معنی را بوجد آرم

غزل

صبح جگونہ در زد در رو بہا کہ ہمچنین — شام چہ رنگ سر زند زلف کشا کہ ہمچنین
فصل بہار یا چمن چون برسد بہر چمن — خندہ زنان بسوی من رو بنما کہ ہمچنین
گفتمش ای کرشمہ ان ناز تو چون کند چسان — دست نہادہ بر میان کرد ادا کہ ہمچنین
دست ز دین کشیدہ ام کفر تو برگزیدہ ام — ہیچ بتی ندیدہ ام نام خدا کہ ہمچنین
شد بچہ رنگ غنچہ را دست صبا گرہ کشا — از سر ناز وا نما بند قبا کہ ہمچنین
پیش مرض شکستہ دم چون بود آنکہ ہم — بر رخِ من بنہ نمستم رو جفا کہ ہمچنین

پرسد اگر کسی ز تو شیفته چون کنی بگو — بر زده چشمکی با دو دلبر ما که همچنین
بر افق فلک چسان مهر بود ضیا فشان — ای مه آسمان جان بام بر آ که همچنین
فتنه بلند چون شود حشر بپا چگون شود — خلق چسان زبون شود خیز ز جا که همچنین
گفت کسی بیار مست جان ببدن چگونه هست — آمده ناگهان نشست در بر ما که همچنین
رفت چگونه زین سرا معنی خاکسار ما — مشت غبار خاک را ده بهوا که همچنین

واین بزرگ جامع الصفات رساله در درود سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم موسومه بصلوٰة النجاة فی حسان الدعوات تصنیف نموده ویکصد و یک درود دران آورده واز هر درود تاریخی بکمال صنعت بر آورده الله تعالی اورا مقبول وخواننده ودارنده ومصنف را بثواب رسانَد ومشهور اکناف عالم گرداناد از انجمله درود اول ومیانه وآخر یعنی نخستین پنجاه ویکم وصد ویکم را هدیةً للاحباب وکتابةً للثواب درین کتاب می آرم درود اول اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاجْعَلْنِی وجه الدین معنی بمقابله این درود چند فائده دارد یکی آنکه شاملست بر نام مصنف که وجه الدین است دوم دران تخلص اوست که معنی است سوم سال ولادت مصنف است یعنی سال یکهزار و دو صد و سی و سه هجری و درود میانه که پنجاه ویکم است اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَعِدْ لِی نَفْلَ الدِّیْنِ بِاَنْوَاعِ اَنْفَالِهٖ درین سال یک هزار و دو صد و هشتاد و سه هجری است وآن سال عمر مصنف وتاریخ شروع این کتاب تاریخ حیدرآباد است ودرود آخرین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَجِبْ جَمِیْعَ دُعَائِی بِدَوَامِ اِبْتِهَالِهٖ درین سال یکهزار وسه صد و سی وسه می بر آید فقط وهم رساله بنام جدید التواریخ مشتمل در صنعت تاریخ جلوس نواب سالار جنگ بهادر بر مسند دیوانی نوشته گویا اینهم از کارهای نمایان این افصح الفصحا وابلغ البلغاء است از فقرات اوست سپاس بی قیاس داداروا هبی را سزا است ۱۲۶۹ که حکومت معاوله دیوان جز ابسالار انبیا عطا نموده ۱۲۶۹ ومدار المهامی ملک محدوده دکن بجوان اقبالی لدلت فرموده ۱۲۶۹ اعظم جلاله ز اکمل نواله ۱۲۶۹ ودرود نا محدود

صبح اثر دمید کجا می روی شهید　　می دارد انتظار تو در منظر آفتاب

بردار دست بهر دعا تا بر آسمان　　آمین کند ز دل صفتِ اختر آفتاب

وقت دعا خطاب بممدوح کن چنین　　کای آسمان جاه ترا اختر آفتاب

خالق عطا کند بتو فرزند ارجمند　　در حسن ماه طلعت و در پیکر آفتاب

وصفش کنند اہل بصیرت که در کمال　　ماه است این پسر پدر و مادر آفتاب

آن ماه را بمهر در آغوش پروری　　تا هست در زمانه گهر پرور آفتاب

اقبال باد حلقه بگوش تو تا که چرخ　　در هاله ماه باشد و در چنبر آفتاب

عمرت دراز باد بود تا بر آسمان　　با خطِ استوار و خطِ محور آفتاب

سوزنده باد اختر بدخواه چون سپند　　تا بر کند بمجمر خویش آذر آفتاب

در بزم بهر دوست بود شمع دلفروز　　در رزم بهر خصم شود خنجر آفتاب

بر خشک و تر بسایهٔ مهر تو شاد باد　　تا پرتو افگن است بحر و بر آفتاب

دیگر از افکار رساله بلغای زمان و زبده فصحای دوران سخنور یکتا شاعر بی همتا ناثر بی نظیر ناظم دلپذیر شهسوار میدان فصاحت یکّه تاز فیافی بلاغت صاحب دل سخن پسند مظهر سخن دلپسند اعنی سیّد محمد وحید الدین خان معنی حیدر آبادی سخنان چند بطریق یادگار رسمے نگارم و ارباب معنی را بوجد آرم

غزل

صبح چگونه در رود مه رو بما که همچنین　　شام چه رنگ سر زند زلف کشا که همچنین

فصل بهار یا صنم چون برسد بهر چمن　　خنده زنان بسوی من زود بیا که همچنین

گفتمش ای کرشمه ان ناز تو خون کند چسان　　دست نهاده بر میان کرد ادا که همچنین

دست ز دین کشیده ام کمر تو برگزیده ام　　هیچ بتے ندیده ام نام خدا که همچنین

شد بچه رنگ غنچه را دست صبا گره کشا　　از سر ناز وا نما بند قبا که همچنین

پیش مرخش سکته زدم چون بر آئینه بهم　　بر رخ من نه نسترن روی صفا که همچنین

پرسد اگر کسی ز تو شیفتهٔ چون کنی بگو	برزده چشمکی باد و دلبر ما که همچنین
بر افق فلک چسان مهر بود ضیا فشان	ای مه آسمان جان بام برآ که همچنین
فتنه بپا بند چون شود حشر بپا چگون شود	خلق چسان زبون شود خیز ز جا که همچنین
گفت کسی بیار مست جان بدن چگونه است	آمده ناگهان نشست در بر ما که همچنین
رفت چگونه زین سرا معنی خاکسار ما	مشت غبار خاک را داده بهوا که همچنین

واین بزرگ جامع الصفات رساله در درود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسومہ بصلوٰۃ النجاۃ فی حسان الدعوات تصنیف نموده ویکصد ویک درود دران آورده واز هر درود تاریخی بکمال صنعت برآورده اللہ تعالی اورا مقبول وخواننده و دارنده ومصنف را بثواب رسانا ومشهور اکناف عالم گرداناد ازانجمله درود اول ومیانه وآخر یعنی نخستین پنجاه ویکم وصد ویکم را هدیةً للاحباب وکتابةً للثواب درین کتاب می آرم درود اول اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاجْعَلْنِیْ وجیہ الدین یعنی بمقابلہ این درود چند فائده دارد یکی آنکه شاملست بر نام مصنف که وجیه الدین است دوم دران تخلص اوست که معنی است سوم سال ولادت مصنف است یعنی سال یکهزار و دو صد و سی و سه هجری و درود میانه که پنجاه ویکم است اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَعِدْ دُنِیْ نَفْلُ الدِّیْنِ بِاَنْوَاعِ اَنْفَالِهٖ درین سال یک هزار و دو صد و هشتاد و سه هجری است وآن سال عمر مصنف وتاریخ شروع این کتاب تاریخ حیدرآباد است و درود آخرین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَجِبْ جَمِیْعَ دُعَائِیْ بِدَ وَامِ اِبْتِهَالِهٖ درین سال یکهزار وسه صد وسی وسه می برآید فقط وهم رساله بنام جدید التواریخ مشتمل در صنعت تاریخ جلوس نواب سالارجنگ بهادر بر مسند دیوانی نوشته گویا اینهم از کارهای نمایان این افصح الفصحا وابلغ البلغا است از فقرات اوست سپاس بی قیاس داور دواهبی را سزا است ۱۲۶۹ که حکومت معاوله دیوان جزا بسالار انبیا عطا نموده ۱۲۶۹ ومدار المهامی ملک محدوده دکن بجوان اقبالی بلطف فرموده ۱۲۶۹ اعظم جلاله اکمل نواله ۱۲۶۹ و درود نامحدود

صبح اثر دمید کجا می روی شہید — می دار و انتظار تو در منظر آفتاب
بردار دست بہر دعا تا بر آسمان — آمین کند ز دل صفتِ اختر آفتاب
وقت دعا خطاب بممدوح کن چنین — کای آسمان جاہ ترا اختر آفتاب
خالق عطا کند بتو فرزند ارجمند — در حسن ماہ طلعت و در پیکر آفتاب
وصفش کنند اہل بصیرت کہ در کمال — ماہ است این پسر پدر و مادر آفتاب
آن ماہ را بمہر در آغوش پروری — تا ہست در زمانہ گہر پرور آفتاب
اقبال باد حلقہ بگوش تو تا بچرخ — در ہالہ ماہ باشد و در چنبر آفتاب
عمرت دراز باد بود تا بر آسمان — با خطِ استوار و خطِ محور آفتاب
سوزندہ باد اختر بدخواہ چون سپند — تا بر کند بمجمر خویش آذر آفتاب
در بزم بہر دوست بود شمع دلفروز — در رزم بہر خصم شود خنجر آفتاب
بر خشک و تر بسایہ مہر تو شاد باد — تا پر تو افگن است بحر و بر آفتاب

دیگر از افکار رسالہ بلغای زمان و زبدہ فصحای دوران سخنور یکتا شاعر بی ہمتا ناثر بی نظیر ناظم دلپذیر شہسوار میدان فصاحت یکہ تاز فیافی بلاغت صاحب دل سخن پسند مظہر سخن دلپسند اعنی سید محمد وحید الدین خان معنی حیدر آبادی سخنان چند بطریق یادگار مے نگارم و ارباب معنی را بوجد مے آرم

غزل

صبح جگو نہ در زد مہ رو ہما کہ ہمچنین — شام چہ رنگ سر زند زلف کشا کہ ہمچنین
فصل بہار یاسمن چون برسد بہر چمن — خندہ زنان بسوی من زود بیا کہ ہمچنین
گفتمش ای کرشمہ ان ناز تو چون کند چنان — دست نہادہ بر میان کرد ادا کہ ہمچنین
دست ز دین کشیدہ ام کفر تو برگزیدہ ام — ہیچ بتے ندیدہ ام نام خدا کہ ہمچنین
شد بچہ رنگ غنچہ را دست صبا گرہ کشا — از سر ناز وا نما بند قبا کہ ہمچنین
پیش مرنش سکتہ دم چون مہ تابانہ ہم — بر رخِ من بنہ نمستم روے صفا کہ ہمچنین

خون شد ز کاوش قلم گر خط شعاع — پیوسته میخورد بجگر نشتر آفتاب

فربه شد از روی قوافی که در ردیف — گشت از وفور گرم روی لاغر آفتاب

ای مدعی بیا قلم اینک بدست گیر — همچشم بیار داری اگر دیگر آفتاب

پوشیده نیست از تر و خشک تو از دلم — آگاه باشد از همه خشک و تر آفتاب

از گرم جوشی تو در افتم بزمهریر — از سرد مهری تو نشینم در آفتاب

آخر ز همکناری ریش است ناگزیر — خاکی که ابلهانه فشانی بر آفتاب

دانی که کیستم تو ندانی که کیستم — آنم که سکه زد قلم من بر آفتاب

آنم که در زمانه نیاید نظیر من — مشعل گرفته گرچه شود رهبر آفتاب

آنم که هر سحر پی تعلیم نام من — خیزد بپای فرق خود از بستر آفتاب

آنم که بر کلام من احسنت می زند — روح القدس که سازد از آن افسر آفتاب

آنم که پیش پاے من از ذره کمتر است — دارد اگر ز پایه سپهری در سر آفتاب

آنم که شمع طور فروزم بداغ دل — از خانه ام چراغ برد اکثر آفتاب

آنم که در ستاره صبح بهار من — می باشد التماسی برگ نو بر آفتاب

سحر بیان کجا و کجا راز مدعی — در پله با خزف ننهد گوهر آفتاب

معذورم ار حسود نه بیند فروغ من — آرے ندیده است گهی شپر آفتاب

او آبروے خویش بریزد هر آنچه خصم — کے دیده که گشت ز شبنم تر آفتاب

حرفی ز طعن تیرگی از کور شنود — باشد درین معامله چون من کر آفتاب

با طبع گرم من چکند سرد مهریش — زحمت نمی کشد ز دم صرصر آفتاب

میخوانم از قصیده شمشیر این دو شعر — مشک مکرر است که سوده در آفتاب

تحسین ناشناس نخواهد کمال من — پروای نور ذره کند کمتر آفتاب

نظم نمیکشد ز سکوت سخن شناس — جورے که از کسوف نیاید بر آفتاب

نازم علوِ شان ترا کز سرِ نیاز — بر پای پایۂ تو نہد افسر آفتاب
ہستی وزیر برتری از شان ہر وزیر — خورشید اختر است و ہنر اختر آفتاب

قطعہ

روشندلان اگر ز وجودِ نظیر تو — انکار میکنند کنند باور آفتاب
زانرو کہ خود باین ہمہ روشندلی ندید — بر روی خاک سایۂ پیغمبر آفتاب
تشبیہ سایہ مشعر معدومی شبیہ — روشن شد از فروغ بیانم بر آفتاب
ترک ادب نکردہ ام ار نیک بنگرند — ہرگز ندید سایۂ پیغمبر آفتاب
یکسر سواد نظم من از نور مدح تو — در مشک ماہ وار دو در عنبر آفتاب
آب از بیان روشن من میچکد مدام — گویا کشیدہ است نم از کوثر آفتاب

قطعہ

با انوری مقابلہ کردم درین زمین — تا چون فتد بقسمت ہمدیگر آفتاب
ہر آفتاب از قلم او فرو چکید — در حصۂ ام فتاد از آن بہتر آفتاب
از انوری فروغ گرفت است بازمن — انصاف جو ندید ار نظر انور آفتاب
یک بود و ہست د من زیکی کردمش ہزار — بر خط من نہادہ بصد جا سر آفتاب
نبود شگفت از دم گرمم اگر شگفت — من آفتاب عشقم و نیلوفر آفتاب
زین پیشتر قصیدۂ شمسیہ گفتہ ام — سر زد دگر ز مطلع دل دیگر آفتاب
شمس الضحیٰ کہ نام بود این قصیدہ را — ہر شام و صبح میکندش از بر آفتاب
زیباست گر بصفحۂ صبح از خطِ شعاع — از بہر این کشیدہ کشد مسطر آفتاب
دعوای ہمسری بد بیر فلک رسد — کلک مرا کہ غوطہ زد اسّتی در آفتاب
زور قلم نگر کہ بہ ہر صفحہ یک قلم — باشید ہمچو نقطہ زپا تا سر آفتاب
تنگ آمد و بدائرہ چون نقطہ کردہ جا — از بسکہ تنگ قافیہ کردم بر آفتاب

همراه خود چو سایه فلک راز جا برد / بر پای او اگرچه شود لنگر آفتاب
لرزیده از مهابت او بر خود آسمان / گردیده از صلابت او مضطر آفتاب
زنجیر کهکشان بودش ماه نو کجک / اندر ضمیر زنگله اش مضمر آفتاب
جز نور تو بجو صفحهٔ زرین زرفشان / مه را که دیده است درخشان در آفتاب
با جلوهٔ بلند تو نازش کند مدام / مانند آسمان که بنازد بر آفتاب
ایوان تو که رشک سپهر است زیبدش / بر طاق او چراغ فروزد گر آفتاب
باره دری بلندتر از نه فلک که ماند / بر اولین دریچهٔ آن ششدر آفتاب
آئینه خانه آئینهٔ دل است / عاری بود بر آئینه زین جوهر آفتاب
تا رو نمای مقصد روشندلان شود / از صبح زد بر آئینه خاکستر آفتاب
آئینه وار گشت و سهر آئینه را بجسن / هر هشت کرده است ز نه گوهر آفتاب
از یک دو چار گشتن باره دری بود / در هشت و چار برج فلک ششدر آفتاب
حوضش برنگ آئینه سرچشمهٔ صفاست / کز شرم آب او بعرق شد تر آفتاب
آرایشی ز معتمد الدوله یافت است / کز بارگاه او طلبد زیور آفتاب
بر ذات او کمال بود منحصر چنان / کز شرق تا بغرب تجلی بر آفتاب
از بهر سیر وی بزمین و زمان نیافت / بهتر ز رای روشن او رهبر آفتاب
هر صبح آفتابه بکف بر درت رسد / ای خیل چاکران ترا چاکر آفتاب
دیوان تست بسکه بآفاق نور پاش / یک فرد باطل است از آن دفتر آفتاب
مهر تو گر بلطف بگردون نظر کند / پهلو زند بموج مے و ساغر آفتاب
قهر تو گر باوج فلک شعله افگند / ور نیمه زار صبح شود اخگر آفتاب
جمشید چاکر تو بود جام جم کجاست / کامروز بنگرد بکفش چاکر آفتاب
آبادیان ز عهد مه آباد میدهند / از نام او نشان که شده سخ باد در آفتاب

گردد خجل ز دعوی همچشمی رکاب کان هر دو چشم یافته وا عور آفتاب
بر هیکل مرصع او گر نظر کند از گردن افگند بزمین زیور آفتاب

قطعه

همپایش محال زروی سبکسری دیوانه سان دود برکابش گر آفتاب
میل دو دیدنش ندهد فرصت آنقدر کز ناخن شعاع بخارد سر آفتاب
او بگذرد ز هفت در آسمان چو نور ماند گسسته دم ز قفا ششدر آفتاب
در خواب هم سراغ نیابد ز گرد او از شرق تا بغرب شتابد گر آفتاب
عدلش دهد چو رابطهٔ اتحاد هم مه را بروز گیرد و شب را ور آفتاب
در عهد او بسایه و نور است ارتباط مهر عهد اقت ست برین محضر آفتاب
نقاش گر ز گرسنگی شکوه کند کاکش برات رزق نویسد بر آفتاب
شب مطلع چکید ز کلکم که صبحدم از شرم آن کشید برخ معجر آفتاب

مطلع

ای شمع جلوهٔ تو ز و آتش در آفتاب از آسمان نشسته بخاکستر آفتاب
پیش فروغ صبح جمال تو مے شود مثل چراغ روز پشیمان تر آفتاب
گر باز داری از حرکت چرخ سفله را گردد برای کشتی او لنگر آفتاب
شیدا نام تست ازان زد که سر بتافت از حکم تاجدار عرب حیدر آفتاب
شمشاد رایت تو که مانند شمع طور ماهش بود شگوفه و برگ و بر آفتاب
رمح ظفر طراز تو یک نیزه در نبرد گردد چنان بلند که در محشر آفتاب
تا از نگاه چشم بدا یمن شوی بدهر زانجم سپند سوخته در مجمر آفتاب
از پرتو جمال تو گرد اقتباس نور رنگ عرض گرفته ازین جوهر آفتاب
فیل تو آسمان شکوهیست و دستکار گر نقش پا کشد بزمین یکسر آفتاب

آری بساط سجده همی چیند از نیاز | ساید جبین عجز بخاک در آفتاب

تا پا نهد وزیر ممالک باحتشام | گسترده فرش راه بچشم و سر آفتاب

سالار جنگ آنکه بلوح جبین صبح | نامش نوشته است بآب زر آفتاب

مختار ملک مملکت آرا که هر سحر | سر بر خطش نهاده چو فرمان بر آفتاب

فرمانروای ملک دکن کز فروغ او | هر ذره زره‌ایست درین کشور آفتاب

لشکرکشی کز و طلبد سپهر تاج فخر | با صد نیاز گرد ره لشکر آفتاب

دریادلی که آب زخارا برآورد | پنهان اگر بکان بنهد گوهر آفتاب

تا خطبه خوان مدح و ثنایش فلک شود | محراب ماه نو شده و منبر آفتاب

پیوسته بهر طوف درش چرخ میزند | پیچد بهوای دور تسلسل در آفتاب

صبح از تجلیش تتق نور بسته است | آئینه را گرفته به بین در زر آفتاب

از قهر او نشسته بخون شفق سپهر | از مهر او شگفت چو نیلوفر آفتاب

افتاده بر درش زگهر بیشتر نجوم | استاده در برش نه سها کمتر آفتاب

هر قطره دارد از کرمش بحر در کنار | هر ذره دارد از قدمش در بر آفتاب

از خاک هر زمین که بر آن نقش پای اوست | گلهای افتخار زند بر سر آفتاب

خوانند تا حدیث فروغ رخش بزم | آئینه گشت در کف اسکندر آفتاب

جسمی که مهر و سحن از شمع محفلش | پروانه سان زند بهوایش پر آفتاب

از بیم تیغ او که خورد خون صد نهنگ | سرخاب وار بال کشد بر سر آفتاب

بر آسمان زگرمی رو پهای اسپ او | افگنده است نعل بآتش در آفتاب

آتش نهاد آب خصال و هوا سرشت | با خاک پای او نشود همسر آفتاب

با مبتدا خبر دهد از منتهای سیر | اینجا گذشته است زمین با در آفتاب

هم در سبک روانی او مدغم ابر و باد | هم در فلک تو روی او مضمر آفتاب

سر بر خط نهادن مطیع و فرمانبردار شدن ۱۲

چرخ زدن لباس از حرکت دوری ۱۲

بال سرخاب ... بر آتش داشتن ... ۱۲

[illegible] ۱۲

وعلی آلہ واصحابہ عدد کثیرا وسلم علیہ وعلیہم سلاماً کبیرا برگزیدہ ہر بزرگ وخرد ومنظور نظر حضرت فرد اعنی مولانا غلام امام شہید سلمہ اللہ المجید الحمید وطن الشان قصبہ امیٹھی از مضافات لکھنوست ملک الشعرای ہند وسرآمد سخنوران آنجاست قصیدۂ مدحیہ می نگارم لائق شنیدنست قابل دیدن تا ناظران بدانند کہ جناب موصوف را درین زمانہ نظیری نیست ومثل الشان درین ایام دیری نہ وآن اینست بر وضع شاہ سخنوری استاد انوری

قصیدۂ مدحیہ

عیدست وشیشہ شد فلک وساغر آفتاب
از بادہ آفتاب تراوود آفتاب

عیدست ماہ نو زدہ چشمک بر آفتاب
تا نور ہر نظر شود از منظر آفتاب

عیدست وعیش سایہ فگن شد بر آفتاب
تا آب وتاب نور فزاید در آفتاب

عیدست وصبحدم چو صبوحی کنان شوق
مستانہ سر بر آورد از خاور آفتاب

عیدست از کشایش بخت جہان کشای
بر روی روزگار زر افشاند در آفتاب

عیدست رونمای مسرت کہ از سحر
مرآت صبح ساختہ روشن گر آفتاب

عیدست واز سپیدۂ صبح آورد بکف
صندل برای چارۂ درد سر آفتاب

در ساغر بلور نگر آب آتشین
در ماہتاب دیدہ نباشی گر آفتاب

یکسا کاسہ کردہ است بیکرنگی نشاط
شیر سپیدۂ سحر وشکر آفتاب

آویختہ است ہر طرف از اوج آسمان
قندیل ولعل فروز بیام ودر آفتاب

تا زہرہ را برقص در آرد بپای شوق
دارد بدست دائرہ رامشگر آفتاب

از بہر خواب ناز عروسان نو بہار
از نور گسترد بچمن بستر آفتاب

یا از پئی خرام سہی قامتان باغ
چیدست این بساط طرب یکسر آفتاب

لیکن نما بکہ پاس ادب خفتنش نداد
کز روش خویشتن فگند چادر آفتاب

سرگرم آرزوی زمین بوسی ست وبس
کاندا ختست بر سر رہ بستر آفتاب

نظر نمایند و سعی و مشقت بست و پنج ساله نوکری مرا ضائع کنند و مرا از علوفه منصب که باصطلاح زمانه
حال پنشن گویند محروم دارند پس انصاف آن بجز خدا از که خواهم و باعلان اشتهار دهم که برای
ملازمان مستعد و کارگزار و دیانت دار انگریزی من بکر عبرت باشم حال مرا ببینید و از من عبرت گیرند
و گویم کسیکه درین سرکار انگریزی کار مستعدی و دیانت و امانت و چستی و چالاکی نموده باشد
نتیجه قدر دانی او این خواهد بود که در گرسنگی و احتیاج خواهد مرد و حالش کس نخواهد پرسید فقط
دیگر در عهد نواب صاحب بهادر در چهاونی سڑک بطوری تیار شده است که سواریان میان راه
روند و مردمان پیاده پا بر کناره آن که سڑکی سنگین مستقیم خرد ساخته اند روان شوند که چقلش برای
روندگان نشود دیگر در عهد ایشان بر شارع عام چهاونی تا پل افضل گنج برای روشنی
شب روندگان نورچینی ایشان قنادیل آویخته اند که رهروان همچو روز در روشنی آنها بفراغ
خاطر خوش رفتار باشند دیگر در عهد ایشان عیسائیان کلیسائی وسیع و رفیع برای عبادت
خدای مطلق قریب سانچه توپ ساخته اند دیگر در عهد ایشان چهاونی فوج آئینی در گوشه
محل و فتح میدان مقرر شد و قواعد آئینی در آنجا می آموزند و هنرهای سپاهگری را روزانه مشق
میکنند دیگر در عهد ایشان عهدنامه جدید نوشته شده است خلاصه آن اینکه هر خاطی و باغی یا خونی
از ممالک برٹش گورنمنٹ گریخته در ملک نظام رود یا ازین ملک گریخته در عملداری انگریزی آید
کار پردازان و ناظمان طرفین گرفتار کنند و در طلب بلا تامل فرستاده باشند چنانچه از طرف جناب ویسرای
نواب گورنر جنرل بهادر جناب ٹمپل صاحب بهادر مجاز بتحریر اقرارنامه شده و از طرف جناب
والاخطاب بندگان عالی حضور پرنور نواب افضل الدوله نظام الملک بهادر برای تکمیل شرائط
نواب سالار جنگ مختار الملک بهادر مختار گردیدند پس این هر دو معززین باختیار شرائط
اقرارنامه را باتفاق نوشتند که طرفین را منظور و مقبول گردیدند شرائط عهدنامه جدید
اول آنکه بر جمله شرائط عهدنامه اهالیان برٹش گورنمنٹ و نظام دکن بآئین دوستی
و محبت و موافقت و مرافقت باستقلال و اتفاق عمل پیرا باشند تجاوز و تفاوت شدن

است که معیبت هر کس را برابر دانند و تحریک اعلان امر حق و واجب چشم پوشی نمانند درخواست
گورنمنت ما ازان صاحب است که بنظر مهربانی مضمون نمبر اسله را بحضور گورنمنت هند و وزیر اعظم
وجناب ملکه معظمه وکٹوریا دام اقبالها بفرستند و بی کم و کاست تحریر فرمایند و دستخط سالار جنگ
و [illegible] ولی عهد بهادر در هند دوره فرموده باشند و کاغذ اطلاعها که از گورنمنت هند
بحضور ملکه معظمه دام اقبالها می رسند همراه باشند و از گورنر جنرلان تجربه کار سابق و از عهده داران
آزموده کار خاک هند از هنگام ورود هند بمصاحبت باشند و تصدیق مطالب محرره گورنر جنرال
بهادر بحکم قضیه زمین بر سر زمین شده باشد و بصورت نوعی مبالغه راه نخواهد یافت و حق بمرکز
خود قرار خواهد گرفت و اصل کیفیت محرره بمشاهده خواهد رسید لبا مضمون باشد که موافق طبع
نوشته می باشد چه حاکمی اگر از کسی راضی میباشد تعریف او می نویسد گو یا دیگران بهتر از وی باشد
واگر از کسی ناخوشنود می باشد مذمت او می نگارد گو در حقیقت شاه موصوف بصفات حمیده باشد
و هرگاه تمیز بر سر موقع رسیده بار دیگر رعایت تحقیق احوال ممدوح یا مذموم کنند حمایت ظالم
خواهد شد ازانجمله یکی محرر اوراق است که لبا حکام که پیش از غدر بوده اند نوشته اند که این کس
نهایت مستعد و دیانت دار و کارگزار عدیم المثال است بعده حکام هنگام غدر نوشته اند که مجهول و سست
است و بعد از غدر باز نوشته اند که نهایت مستعد و کارگزار است و انصاف [illegible] و حق [illegible] پس
بر تحریر کدام حاکم اعتماد کرده شود و اگر تحریر حکام غدر را وثوق داده آید گزارش اولین آخرین
باطل شود و چگونه میتواند که اجماع اکثر ثقات بر غلط بوده بر تحریر [illegible] سالها سال که
بامانت و دیانت کرده است و عمر خود در خیرخواهی سرکار و خلائق [illegible] کرده [illegible]
وحال مزاج حکام هنگام غدر که بود بر محققان نیکو روشن است که [illegible] فرمانی از جهان گذشته می شدند
زیرا که آن زمانه وقت وبا بوده [illegible] عقلا که عقل مختل حکمای ملازمین [illegible]
مرده و افسرده میشد کمتر عقلا از حکام بوده اند که عقل ایشان آن وقت زنده مانده باشد ورنه
جان عقل هر عقیل را مرض سکته عارض بوده است الحال که هنگام صحت عقل [illegible] اگر [illegible]

ہمیشہ برنگیست اشتہار فرمودہ جملہ اقرارنامہ ہا وصلحنامہا کہ انگریزی کمپنی آنرا کردہ بود بحال
ومنظور بوسیتند مگر گورنمنٹ ما از طرف خود کدامی عہدنامہ نوشتہ بگورنمنٹ ملکہ معظمہ در ہند و ستان
نداده است بر طبق آن انتظام صوبہ برار در سال مذکور یعنی ۱۸۵۳ء بنام ما منتقل گردید مگر از طرف
ما باختیار گورنمنٹ انگریزی ماندہ منشاء گورنمنٹ ما آنست کہ از طرف ہر دو گورنمنٹ یک کمیشن
برای تحقیق واثبات دعوی گورنمنٹ نظام بابت معاملہ اضلاع کرنول ومیسور کہ بہ گورنمنٹ
انگریزی واجب است مقرر کنند - آرزوی گورنمنٹ ماست کہ نسبت ملک میسور گورنمنٹ
انگریزی را ہرچہ قصد باشد بآن اطلاع بخشند واگر منشاء گورنمنٹ انگریزی مثل تحریرات
وفاتر باشد کہ مسند نشینی متبنی مہاراجہ میسور منظور بود پس صلاح گورنمنٹ ما اینست کہ بعد رحلت
مہاراجہ میسور از طرف ہر دو گورنمنٹ برای برابر تقسیم کردن ملک میسور کمشنر مقرر شوند اگر موافق
رای گورنمنٹ ما و گورنمنٹ انگریزی تقسیم شد پس ظاہر است کہ بسرکار این را فائدہ کثیر خواہد شد
ودرین معاملہ ہر تجویز یکہ گورنمنٹ انگریزی خواہد کرد آنرا گورنمنٹ ما بلا تاخیر منظور خواہد کرد
رای گورنمنٹ ما این است کہ در انتظام حال گورنمنٹ انگریزی را ترمیم کردن ضرورست تا کہ آن
خوفناک مصائب کہ پیشتر گفتہ شد بظہور نیاید وکہ رعیہ تکلیف فاقہ کشی نبردارند موافق مشورہ
گورنمنٹ ما ترمیم این است کہ گورنمنٹ انگریزی حدود ملکی خود را کہ در ینولا وسیع شدہ اند دہا طور
انتظام آمدن نمی توانند کم کنند - گورنمنٹ نظام را باین وجہ انتظام ملک اوڑیسہ ملحوظ خاطر است
تا معاملات آنصوبہ آفت زدہ بر درستی آیند ومصیبت زدگان را آسایش شود ودر تکلیف نباشند -
واز این امر نوعی انکار نیست کہ محاصل آن ملک بعد اخراجات ہر قدر کہ باقی ماند بخزانہ گورنمنٹ
انگریزی جمع شدہ باشد گورنمنٹ ما این ہمہ سخنان دوستانہ باین لحاظ نوشتہ است کہ سلسلہ ارتباط
کہ ازمدت دراز مستحکم شدہ است قائم واخلاص ویکجہتی دائم باشد وسوای ازین چون در ایام غدر سال
یکہزار وہشت صد وپنجاہ وہفت گورنمنٹ ما امداد واعانت بگورنمنٹ انگریزی کرد پس فرمہ داری
وجوابدہی تمامی رعایای ہندوستانی بر گورنمنٹ ما واجب شد ومقتضای انسانیت نیز ہمین

باین طرح گورنمنٹ انڈیا را چار ناچار امورات جنگی خود را ترک کردن ضرور افتاد و بر حال متا
که از راجگان عیلج جو نیک خو بجبر بدست می رسید از آن و گردانیدن لازم آمد ناظمہ گورنمنٹ
نے پرشائے و کابلی را عداوت اختیار کرد و در قحط خبر رعایای مجبور مطلقاً گرفت غفلت
برٹش انڈیا پانزده لک آدمی گرسنہ از جان گذشتند حکام مطلقاً بندوبست آن کردن نتوانستند
تاہم ممکن است که نواب گورنر جنرل بہادر مثل سابق بجناب ملکہ معظمہ اکرام نامی شان شہرۂ آفاق
است نوشته فرستاده باشند که بفلان فلان حکمت و تدبیر ولایات و تعدی و بد گورنران تحت
قحط رفع و دفع شد بلکه کثرت ہر شئ است اکنون خلائق مطمئن و شاد است ہر خبرداری رعایا که گورنر جنرل
وگورنران صوبہ ہای مختلفہ زیر ایشان ہمیشہ مینمایند باعث آن رعایا نہایت خوش و خرم می مانند -
لیکن گورنمنٹ ما الیقین میشود که گورنمنٹ برٹش انڈیا بعد این مصیبت خوفناک که بر لکوکہا رعایای
او نازل شده این سخن را فہمیده باشد که ہرگاه ملک بسیار در قبضہ او آمده است بران حکمرانی
بجبر داری مناسب و سعی و کوشش دشواری شده است پس باین وجه گورنمنٹ ما از گورنمنٹ
برٹش انڈیا درخواست میکند و ہیچک پس و پیش نیست که گورنمنٹ ما در واپس کردن صوبہ برار
کند - راست است که از چند سال گورنمنٹ ما بندوبست صوبہ مذکور را بگورنمنٹ برٹش انڈیا
تفویض کرده بود لیکن بدانست ما اول فرض ما خبرگیری رعایاست که غرض و فائدہ آن را بر عہد
یان ہر چه که مضبوط باشد تفوق حاصل ست - ما را نسبت برعایای خود خوف کامل است
آن برایا تابع گورنمنٹی است که آن نصف رعایای یک صوبہ کلان را در گرسنگی انداخته بمرون
اخته و ناحق بجمیع روپیه خزانه پرداخته گو بغرض فائدہ رعایای سکنہ برار مستحق این امر است
آنها در دست اقتدار خود گیرد تاہم گورنمنٹ ما گورنمنٹ انگریزی مطلع میکند که میعاد
نسبت انتظام صوبہ برار بعمل آمده بود در سال یکہزار و ہشت صد و پنجاه و نه عیسوی
که ٹھیکه ہندوستان از کمپنی موقوف شد زیرا که اقرار نامه صرف با کمپنی شده بود
بنی نوعے آن موثر نمانده ملکه معظمه وکٹوریا دام اقبالہا که نام نامی اشتہار

خاطر بران میشد خلاص فیت یابد درست و ظاهرست که حال رعایای این ملک دور دراز و کیفیت
باشندگان این کشور را بجز تصحیح صحیح خبر دادن گورنران ارباب پارلیمنٹ ملکهٔ معظمه را چگونه
دریافت شدن می تواند و زیاده ازین کدام گناه خواهد بود که اینچنین ملکهٔ معظمهٔ والا جاهی غربا پروری
شفیقه را که دماغش کاشانهٔ عقل و نورست و دلش برجسم و شفقت معمور خدع دهد لیکن سالهاسال
بیشتر ازین بعادت که فی الحال باسر کار انگریزی گردید و فوج و رعایا مخالف گردید گورنمنٹ ما
کاروبار گورنمنٹ برٹش انڈیا دیده نهایت خونی افسوس میکرد و معلوم میشد که انجام بد خواهد شد
و مفهوم میگردد که گورنمنٹ برٹش انڈیا که سلاطین قرب و جوار خود دائمی جنگد و در خصومت مصروف
بوده است ارادهٔ افزونی ملک خود می داشت و کسانی که در حفاظت ملک او میماندند خیال
آسایش و آرام آنها کمتر می داشت و قدم بر منفعت خویش می گذاشت و لیاقت حکم انی که
گورنمنٹ برٹش انڈیا را بر ملک ماتحت خود بخوب ترین وجه حاصل بود آن همه بر گورنمنٹ ما
بخوبی روشن ماند و تا مدت دراز گورنمنٹ ما بکمال رنج و تاسف می دید که گورنمنٹ برٹش انڈیا
را اکثر اراده شد که ملک همسایگان بی قصور خود را فتح کند و ضبط نماید که افزایش محاصل
شود و از تشویش انضمام و تغییم خالصه یا بدر رفته رفته اکثر خیال معاملات پیش آمدند و ظهور گرفتند
که اندیشهٔ گورنمنٹ ما راست و درست شد و واجب الاذعان آمد یعنی هر علت دست اندازے
که دیگر ملکها قرار داده بودند بسبب غفلت انتظام خود در خانهٔ ایشان ظاهر شد و نتیجهٔ آن شد
که بر برٹش انڈیا قرض بسیار گردیده و در محاصل نقصان و کمی آمد و لکوکها مردم را بدگمان و
ناراض یافته شدند - در سال یک هزار و هشت صد و پنجاه و نه عیسوی جناب ملکهٔ معظمه دام اقبالها
که نام نامی ایشان اعظم تعظیم و تکریم ضرورست و شهره رحم دلی ایشان ورد و مشهورست اشتهاری بدین
مضمون جاری فرمودند که ایسٹ انڈیا کمپنی بوجه بد انتظامی موقوف کرده شود و گورنمنٹ برٹش انڈیا
از جنگ و جدال و غارت و نهب دست بردارد و حکمرانی بدانائی و انصاف بر رعایا کند و
با بادشاهان قرب و جوار با خلاص و نیک نیتی پیش آید بلکه با بدخواهان خود هم چرب زبانی کند

واین سخن زیاده از حد ملال می بخشد که خواه مخواه گورنمنت مارا خیال میکند که الحال که رفته
برٹش انڈیا بلحاظ این امر ضروری نفرموده است بهمین جهه عالم کثیر در مصائب مبتلا گردید
خبرگیری لاکوک مردم کاری ست عظیم الشان و فرضی است و واجب الاذعان که از طرف خداوند
عالم اهتمام آن سپرد بسلطان عهد است اگر رفته ثابت قدمی هیچ گورنمنت برٹش انڈیا آن فرض
را با حسن اسلوب ادا نفرماید گورنمنت ما نسبت آن چه خواهد گفت سوای اینکه آثار خرابیهای سخت
بنظر می آیند واین عقاعقربه اولین نباشد که بر احوال ملکهای انگریزی و کارهای برٹش گورنمنت
هندوستانی گورنمنت ما توجه کرده باشد بلکه چند سال گذشته باشند که باعث محبت شدید هندوستانه
بجانب این امر متوجه شده بودیم که گورنمنت برٹش انڈیا را از جنگهای بیجا و نهار و نهیب باز داریم
وبرای بازداشتن نتایج بد انتظامی مدت دراز لفیاضی حکومت خویش بمیان در آیم و ممتحبت کنیم
چنانچه بر عقب داب ما در جنوبی هندوستان چه امن و امان شد و فوج وفادار ما نزد بغض و عناد
ازدهامیکسر شکسته شد برین بعض راجه و مهاراجه ها پیروی ما کرده در ممالک محروسه خود امن وا داشتند
وشور و شر شدن نداد بهمین طرح گورنمنت برٹش انڈیا را از مصائب خطرناک محفوظ داشتیم
متنفسی از کنیان از جاده اطاعت قدمی بیرون نهادن نتوانست اگرچه در آنوقت در وسط
...ند هنگامه جنگ وجدال برپا بود و اشرار را سوای قتل و غارت کاری نبوده است لکوکها
...ی دست از جان شسته بودند و بقتل رسیده و مال و اسباب تاخت شده بود و رعایای
...ستان از احکام انگریزی کمال ناخوشنود و بدگمان بود واین گورنمنت را اطلاع شده است
...بیشتر ازین هنگامه که باعث آن هندوستان سالها سال در رعایت خوف و خطر مبتلا
...ورنر جنرل بهادر برٹش انڈیا خداوند نعمت خود و ملکه معظمه دام اقبالها را نوشته بود که
...های هندوستانی محروسه حضور محتشم الیها امن و امان است و رعایا و برایا بانصاف
...است و آنکه گورنر جنرل بهادر خبر است را مخفی کردند چون درین اخفاء غور
...ها یافته نمیشود بالآخر بفضل و کرم خداوند کریم آن عالم جلیل القدر از ...

نواب مختار الملک بهادر که شعر پرورش عامهٔ خلائق اوڑیسه است هزار هزار آفرین باید فرمود گویند که جناب ویسرای گورنر جنرل بهادر آنرا نامنظور فرمودند اگر راست است هر آئینه الوف الوف وجوه غور طلب بنت گرسنگی رعایا و خرابی برایا منظور داشتند و بغریب پروری نپرسیدند وبزر چندی هندوستان رفع حوائج مردم آنجا بحکم شیخ سعدی رحمة الله فرمودند و خزانه سرکاری را محفوظ داشتند قطعه اگر گنجی کنی بر عامیان بخش نرسد مر هر گدائی را برنجی چرا نستانی از هر یک جوی سیم که گرد آید ترا هر روز گنجی نقل مراسله گورنمنٹ نظام بنام سر چارج یول صاحب سی بی انڈ کی سی ایس آئی رزیڈنٹ بهادر صاحب من گورنمنٹ نظام را باستماع این خبر کمال افسوس شد که در مولا ساکنان ضلع اوڑیسه بنگاله را که تحت حکم گورنمنٹ برٹش انڈیا اند بسبب مصائب قحط حال تباه است و بیان گورنمنٹ بنگاله این است که در یک لک اوڑیسه رفته رفته شش لک مردم بسبب گرسنگی مردند و قول مسٹر ریون شاه صاحب است که ده لک زن و مرد از جان گذشتند سوای این در قلمرو سرکار انگریزی جز اکثر باشندگان بلاد این مصیبت سخت افتاده است کسانیکه جان شیرین خود را بخدا سپرده اند پانزده لک بشمار آمدند این ممکن نیست که بشنیدن این حوادث غم اندوز گورنمنٹ نظام را نهایت رنج و الم و فکر و تردد و غم نباشد یا آنکه از متوجه کردن سرکار انگریزی پهلو تهی کنند و اینچنین سوانح عظیمه را بشنوند و خاموش باشند و فی الحقیقت این مناسب نیست که در ملکهای که از سلطنت ما نهایت قریب باشد و بد انتظامی و غفلت در آن بود گورنمنٹ ما سکوت ورزد و از کردار ناظمان ملک هند خبری و اطلاعی ندهد خواهش گورنمنٹ ما این است که نه فقط در خاص قلمرو ما بلکه در تمام هندوستان امن و امان باشد و رعایا شادان و فرحان مانند مگر تا وقتی که سرکار انگریزی چنانکه نسبت او فی الحال عمل فرموده است فرض دانسته متوجه باو نخواهد شد دستعدی نخواهد کرد حصول اینچنین برکات عظیمه غیر ممکن خواهد بود رای گورنمنٹ نظام این است که فرض اول بر بادشاه این است که جانهای رعایا را محفوظ دارد و چنان حکم رانی کند که بر ایشان خوشی و بهبودی نوعی رسیدن نتواند

میشود و تنخواه هر یک ملازم هر قدر که باشد ماه بماه و بلا تراخی میرسد همچنین از منصبداران
سرکار ماه بماه مقرر ست ماه بماه و هر کراسته ماهی مقرر ست بروقت خود می یابند و مساجد متعلقه
دیوانی بماموری امام و موذن همه آباد اند و با کسے تعرض نیست بر هر مشرب که باشد بیشتر فتوی بر
مذهب امام ابو حنیفه رحمة الله میشود و هندوان در بعض مقدمات حصوصی شاستر خود فیصله میخواهند
برای تصفیهٔ ایشان شاستریها مقرر اند الا در مقدمات خون و شفعه فیصله و فتوی بر حکم شرع
شریف میشود و آبادانی افضل گنج و مختار گنج و بازار پل افضل گنج و پل افضل گنج تعمیر در عهد
ایشان شد و دار الشفا در افضل گنج و تعمیر گهنته و مدرسه در چهاونی چادر گهاٹ در عهد ایشان
گردید و جهنده لشکر اندر احاطه کوٹهی رزیڈنسی از بیرون در عهد ایشان نصب و سربلند شد قحط
در عهد ایشان آنقدر گردید که گندم نیم پنج سیر فروخت شد مدد و خرچ بر تنخواه ملازمان کمتر
در عهد ایشان گردید و ارزانی هم در عهد ایشان بحسن تدبیر ایشان شد و با وجود گرانی بسیار
بکمال فراست و دانائی خود نرخ نکسے نداد ند زیرا که می ترسیدند که اگر آرندگان غله خواهند
دانست که این ارزانی غله بحکم سرکار ست غله در بازار های بلده نخواهند آورد و بجاے دیگر که
در آنجا گران نرخ خواهد بود خواهند برد اینجا مزید گرانی خواهد شد اگر غله فروشان حال گرانی اینجا
خواهند شنید و خواهند دانست که نرخ باختیار خود فروشنده است بلا تکلف خواهند رسانید البته
مردمان را در بلده غله بدست خواهد رسید و از قحط محض شهریان محفوظ خواهند ماند رزق
بهم خواهد رسید نایاب نخواهد شد اگرچه گران بها گردد و پرورش غربا بتقسیم غله در عهد ایشان
هنگام گرانی شد اگر از سرکار عالی آصف جاهی اینقدر مدد رعایا نمیشد حال مردمان حیدرآباد بدتر
از احوال کسان و ڑیسے گردید که رعایای بیچاره آنجا را کسے پرسان حال نشد و از خزانهٔ عامره
سرکار هیچ ندادا گرچه گورنمنٹ فی الجمله از چنده رؤسا و عمائد ملک هند پرورش فرموده
درین باب مراسله که نواب مختار الملک بهادر بنام صاحب رزیڈنٹ بهادر روانه فرموده بودند
لائق شنیدن است از اخبار لکھنو که کارنامه است نقل میکنم گوش جان باید شنود و برای او درخواست

و دو صد و چہل و یک شد آن سال ہجری ولادت باسعادت ایشان است بعد چندے
سایۂ پدری را از فرق ایشان برداشته بظل تربیت عم امجد ایشان قضا و قدر درآورده
مظہر کمالات فرموده نواب سراج الملک بہادر مرحوم بعمر صد و بست و ہشت سال بہر نوع پرورش
فرموده بکمالات و نکات و دستورات مختاری و دیوانی آگاہی بخشیدند تا آنکه بسن بست و ہشت
سالگی رسیدند و سراج الملک بہادر ازین عالم گذران آنجہانی گردیدند ایشان بالطاف خداوندی
نواب فیض مآب غربا پرور عدل گستر جناب تہنیت جاہ نظام الملک ناصر الدوله بہادر بر عہده دیوانی
بشعبان المعظم سال یک ہزار و دو صد و شصت و نه ہجری مامور شدند که درین والا عرصه پانزده سال
شد بہ آبادات درین عرصۂ قلیل عہدۂ خویش ایشان پل ہم ساختند و گنج ہم بنام حضور پر نور و ہم بنام
خود دیگر آبادان کردند و دفاتر مال و مجلس مال و تعلقداران درجۂ اولی و ثانیه و ثالثه و تحصیلداران
و رعیۂ مال و اسنا و مہتممان رعیۂ فوجداری مقرر فرمودند و ہم دار الانشا و ہم محکمۂ معتمد
مال و ہم محکمۂ معتمد عدالت خاص و دفتر تنقیح و دفتر حساب و محکمۂ تقسیم تنخواه منصبداران و محکمۂ
فوجداری مامور نمودند و ہم فوج گوشه محل را بکمال قانون آراستند و محکمۂ کوتوالی خرد و محکمۂ
عدالت بزرگ مقرر فرمودند و نظمار را بمشاہرۂ پنج پنج صد روپیه ہوار نواختند و دار القضا
را بکمال رونق بخشیدند و دو کوتوال یکے اندرون بلده دیگرے بیرون بلده مقرر فرمودند
و زیر ایشان نائبان و زیر ایشان منصفان و زیر ایشان مہتممان و زیر ایشان امنا مع جمعیت کثیره
مامور فرمودند و نظم شارع به ترتیبے که می بایست بمامور ی چوکیہا پیادگان و سواران و امنا برائے حفاظت
راه و مسافران مقرر فرمودند باین ترکیب و ترتیب بیشتر مجرمان غارتگران وغیره مع مال
گرفتار مے آیند و بسزا می رسند و در زمانۂ سابقه مجرمان علاقۂ امرا و جاگیرداران گرفتار نمی شدند
ببرکت عملیۂ تدابیر صائبۂ نواب صاحب ممدوح بیشتر در فوجداری گرفتار می آیند و بسزا
می رسند تا آنکه واقعی مقتول و سارق محبوس و مقید می شود و بیشتر ہر جه مال برآمد
شد بمالک می رسید الا باہتمام جناب ممدوح اگر کمیته برآمد شود بمالک بعد چند رسید داده

شمار	نام	کیفیت مختصره	شمار	نام	کیفیت مختصره
۲	علی		۲۰	عبدالرحمن	
۳	عبدالرحمن		۲۱	عبدالملک	
۴	عبدالرحیم		۲۲	عبدالرزاق	
۵	باسط		۲۳	شیخ نقی	
۶	سمعون		۲۴	عبدالمنان	
۷	اماره		۲۵	شیخ اویس	
۸	زید		۲۶	شیخ محمد علی	
۹	تقی		۲۷	محمد باقر	
۱۰	عسکری		۲۸	محمد تقی	
۱۱	اویس		۲۹	شیخ محمد شمس الدین حیدر	
۱۲	ابراهیم		۳۰	محمد صفدر	
۱۳	اعهران		۳۱	علی زمان خان	مخاطب به سعید یار خان بهادر منیر جنگ منیر الدوله منیر الملک امیر الامرا مدار المهام سرکار آصفیه -
۱۴	شاه روع				
۱۵	باقر				
۱۶	اجهر				
۱۷	ابراهیم				
۱۸	اسمعیل		۳۲	سید محمد علیخان	پیش پدر بزرگوار خود برحمت حق پیوستند.
۱۹	باسط				
			۳۳	سید میر تراب علیخان بهادر	

ولادت نواب سالار جنگ بهادر در سال یکهزار و دو صد و چهل و یک هجری شد که ازین مصراع خوش سلوب ظاهر است ع این گوهر گر سلسله زیب وزارت آمد بحساب جمل ...

و نیز مشغول شدن همت روحانیه ایشان ست دانشمندی ایشان را همه حکام دانشمند فرنگ
پسند فرموده تحسین و آفرین میفرمایند تفصیل این اجمال انشاء الله تعالی در احوال نواب مختار الملک بهادر
خواهد آمد و آنکه احوال وقار الامرا بهادر نمی نگارم سببش آنکه احوال مفصل ایشان را خود رشید الدین خان
کرکتابیست مبسوط شاهد و مفسر است مقابل آن حاجت تحریر فقیر نمانده مگر اینجا گوچکم الشاء الله تعالی
در احوال ایشان فقری جداگانه هیچمدان الفول خواهم نوشت **فصل** در احوال زبدة العقلا و سلالة
الاذکیا قدر دان ارباب فهوم جامع اصحاب علوم نواب شجاع الدوله مختار الملک سید تراب علیخان
سالار جنگ بهادر دام فیضانهم و سلاسل آبا و اجداد ایشان مع دیگر احوال که در زمانه مختاری ایشان
واقع شده بدان که سلسله اجداد ایشان از خواجه اویس قرنی عاشق رسول مقبول صلی الله علیه و آله
وسلم رضی الله عنه شروع میکنم و تا بایشان میرسانم دانستنی ست که جد امجد نواب صاحب ممدوح الشان
عاشق رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم خواجه خواجگان سرخیل جماعت تابعان حضرت خواجه اویس قرنی
بوده اند رضی الله تعالی عنه فرمود سرور کائنات صلی الله علیه و آله وسلم در شان ایشان که بیاید
مردی نزد شما از یمن او را نام اویس بن عامر باشد او در یمن سوای مادر و باشد او را بیاضی که دعا کرده باشد
بحضرت حق تبارک و تعالی و صحت بخشیده باشد حق تبارک و تعالی او را از ان مرض مگر بقدر دینار
و درهم سفیدی باشد پس هر که از شما او را بیند باید که از او مغفرت طلبد برای خود انتهی و در سال
سی و هفت هجری در جنگ صفین شهید شدند

	سلسلهٔ جدی زبدة الاذکیا سلالة الامرا جناب فیض مآب شجاع الدوله نواب مختار الملک سید تراب علیخان بهادر سالار جنگ لازال شموس اقبالهم طالعة ما برح اقمار فضائلهم ساطعة	
کیفیت مختصره	بنام	شمار
	عاشق سرور کائنات مفخر موجودات صلی الله علیه و آله وسلم خواجه خواجگان حضرت خواجه اویس قرنی رضی الله تعالی عنه —	۱

اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باز بجنت مع ذریات تبع خود داخل خواہند شد فقط تفضیلت که اولادِ کرام
اگر مبتلا شده است محض بصحبت نااہلان است صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند
مار بد تنہا ہمین بر جان زند یار بد بر جان و بر ایمان زند۔ اگر بچگان ہمیشہ اخلاق محسنین بعالم
عامل و مطالعہ دارند و بزرگان شمائل اتقیا و کیمیای سعادت العبد شام مجمع خردان کرده بخبر دان
و مجلسیان شنوانیده باشند صحبت که همه همه درست شود و ضرور است که در صحبت بچه های خود
منصبداران معمر متقی و مردمان تجربه کار هر قسم که صحبت ایشان منتج نیک و فائده بخش دین و دنیا
باشد مقرر فرمایند و اکثر در مطالعه هر یک تواریخ هر قسم و هر ملک باشد تا اخلاق و عزائم ایشان
درست شوند و بعد حصول علوم صرف و نحو و منطق و حساب و هندسه حسبت و نقشه کشی و فقه
و اصول و حدیث و تفسیر و از علم جر ثقیل و فلاحت و طب و عمل بر آن فن و نگذارند و هم از کسب شیوخ
و فن سپه گری معطل ندارند و چنان تقسیم اوقات فرمایند که یک لمحه مهمل نگذرد و ضائع نه گردد و مردم
خوشامدگو را هرگز در صحبت ایشان نگذارند که طفل خراب می شود زیرا که در صفات اطفال بیان کنند
که صاحبزاده در سن کلام الله شریف میزان و منشعب و در فارسی کریما و انشای خلیفه خوانده اند
و ندانند که اظهار چه صفت است یا مذمت و دانایان در حق این ثناخوانان چه خواهند گفت
اگرچه منعوت نفهمد بسبب قصر قاصر ذات بابرکات مصدر الخیر و مظهر الحسنات امیر الامرا بهادر ظلهم
را عجب لطیفه عقلیه پیدا فرموده است که اوقات خود را از اشتغال و اذکار و عبادات طریقه و ملاحظه کتب
حکمیه و تذاکره تواریخ علما و حکام و التزام خیرات و فواتح مشایخ کرام و اعراس شیوخ عظام دمی نمیگذارند
و فیض لازمی ایشان بخلائق در هند متعدی گردیده است مقررات در گاهها که از آبا معمول است به همه جا
میرسانند و در انعام الهی عم نواله بواسطه خود به دولت عالمی را شامل میفرمایند بارک الله فی اعمالهم
اگرچه امیر ابن امیر اند مگر اتباع شیوخ خود را رضی الله عنهم همیشه عمل خود دارند گویند خوراک حضرت
ایشان پنج توله است گوییم چه عجب که فریدی مشرب اند قدس سره از اینجا است که بسبب نحافت
و نقاهت بر داشت مشکلات مشکل افتاده با اینهمه ضعف صباح بر خاستن و در عبادات و اوراد

شمار	نام	کیفیت
۲۳	شیخ رفیع الدین -	را او بطن بشیر النسا بیگم صاحبه صبیهٔ نواب غفران مآب - سه فرزند شدند یکی محمد رفیع الدین خان بهادر که الحال عمدة الملک امیر کبیر شمس الامرا نامور جنگ بهادر حضرت منجھلے میان اند -

دوم محتشم الدوله محمد سلطان الدینخان سبقت جنگ مرحوم بوده اند سوم محمد فرید الدینخان مغفور بوده اند که در عین شباب ازین جهان فانی بدار الملک جاودانی شتافتند رحمه الله و سلطان الدین خان مغفور را دو فرزند هستند یکی بشیر الدوله بهادر عرف شاه صاحب میان سلمه الله المنان ایشان را دو فرزند امسال شده اند اما فقیر را از نام ایشان هنوز آگهی نیست - دوم محتشم الدوله بهادر عرف بجهکاری میان سلمه الرحمان و عمدة الملک بهادر را هنوز اولاد نیست و دو فرزند شمس الامرا شیخ فخر الدین خان بهادر دیگر اند یکی محمد بدر الدین خان بهادر معظم الدوله رفعت جنگ بودند که لا ولد برحمت حق پیوستند و دوم اقتدار الدوله وقار الامرا محمد رشید الدینخان بهادر جنگ و ایشان را دو پسر اند یکی خورشید جاه بهادر عرف شبلی میان دوم محمد ظفر الدینخان عرف خواجه بادشاه که عمر دوازده ساله الحال دارند و خورشید جاه بهادر را دو پسر اند یکی بنام محمد فضل الدین خان بعمر یازده ساله دوم محمد حفیظ الدینخان بعمر قریب سه ساله نبیرهٔ حضور پر نور سلمهم الله تعالی فقیر را در خدمت این بزرگ زادگان مجالست نیست که او قات و خصائل ایشان بر نگارم مگر دو بار نواب محتشم الدوله بهادر را دیدم و مهذب یافتم اگر صحبت ارباب سلوم و اصحاب قلوب میسر آید چه عجب که بحکم کما بدأکم تعودون باز فیضان سلاف جمع کنند اگرچه چندی روزانه در صحبت عم بزرگوار خود امیر کبیر بهادر باشند بلاریب قابل و لائق شوند زیرا که صحبت را اثر تام ست حضرت ابو البشر صلوات الله علی نبینا و علیه الصلوة و السلام که در صلب خود از ذریات نیک و بد همه سید اشتند اثر صحبت بدانقدر شد که در خطا افتادند و تاثیر نیک آن شد که بدعا افضل

شمار	نام	کیفیت
		خواجه معین الدین رحمهم الله رگذر برا و افتاد و نصائح ارجمند در گوش [illegible] علوم رسمی و بنیاد معارف حقیقی فرمود و روبراه ساختند که شعله طلب افروخته دست از همه باز داشته دل بر ملازمت خواجه بست ۔
۱۹	شیخ بدر الدین	
۲۰	شیخ مودود	
۲۱	شیخ موسیٰ	
۲۲	شیخ معروف	
۲۳	شیخ کریم الدین متوکل	
۲۴	شیخ شاہ عبد الحق سالک	
۲۵	شیخ محمد دانشمند	در رسول خانی محمود دانشمند نوشته است ۔
۲۶	شیخ داؤد	در رسول خانی درمیان شیخ محمود دانشمند و شیخ داؤد و شیخ احمد [illegible] واسطه کرده است ۔
۲۷	شیخ پھول	شیخ پھول را در رسول خانی شیخ بہلول نوشته است ۔
۲۸	شیخ فیروز	
[illegible]	شیخ بہاء الدین	
	شیخ ابو الخیر	
	شیخ ابو الفتح	ایشان متوطن شکوه آباد ضلع آگره هستند ۔
	[illegible] فخر الدین	مخاطب به شیخ جنگ شمس الدوله و شمس الملک و شمس الامرا شدند نهایت رفیق پرور و چاکر نواز و ترقی بخش نمازمان بوده اند که آن تاثیر هنوز در خانواده ایشان موجود است ۔ المخاطب بنام جنگ خورشید الدوله شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر [illegible]

شمار	نام	کیفیت
۱	امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	
۲	شیخ عبداللہ -	
۳	شیخ ناصر -	
۴	شیخ ابراہیم -	
۵	شیخ اسحاق -	
۶	شیخ ابوالفتح -	
۷	شیخ واعظ اکبر -	
۸	شیخ واعظ -	
۹	شیخ عبداللہ -	
۱۰	شیخ مسعود -	
۱۱	شیخ نصیر الدین محمود سمعان -	
۱۲	شیخ شہاب الدین احمد فرخ شاہ کابلی -	در اکبرنامہ بدفتر دوم ست کہ اورا شاہ کابل گفتندی
۱۳	شیخ محمد -	
۱۴	شیخ یوسف -	
۱۵	شیخ احمد -	
۱۶	شیخ شعیب -	در اکبرنامہ دفتر دوم ست کہ در زمان چنگیز خان این شیخ کہ قاضی بود بلاہور آمد و در قصبہ قصور اقامت کرد
۱۷	شیخ سلیمان کبولیوال -	
۱۸	مخدوم شیخ فرید گنج شکر مسعود اجودھنے پاک پٹنی -	در اکبرنامہ دفتر دوم ست کہ شیخ بملتان شتافتہ بعلوم متعارفہ و یار مند اشتغال داشت نزد قطب الدین خلیفہ

یا تقول بقول سعدی شیرازی رحمة الله علیه سر خورشید و به تنگ شد ابیات تمام دکن ناگه زینت آمد
همای هرام به اگر کسی بر نکات و مضامین بوستان سعدی علیه الرحمة آگاه باشد و حکایت حضرت
ابراهیم خلیل الله را صلوات الله علی نبینا و علیه السلام هم یاد داشته باشد گاهی حرف چنین اعتراض آمیز
بر زبان نیارد بدانکه از صفات الهی رزاق است مظهر او چنین ذات غریب پرور را پیدا فرموده که
هزارها محتاجین بوسیلهٔ جمیلهٔ آن، برزق میرسند و فیاض است که بذریعهٔ ظهور چنین فیض رسانی عالمی را
از صالح و طالح فیض یاب و بارها بمرادات و مقاصد میرساند و کریم است که مظهر او چنین بخشش پیشه را
پیدا فرموده که عام و خاص را صلای عام داده که با نعام عام او علما و صلحا و غربا و مکارم و اقربا و فضلا
جمله کامیاب میشوند بارک الله فی صنعته آمین

فصل در بیان شجرهٔ طیبهٔ مربی توقیر شعار

پرتدبیر بی‌عدیل زمان لانظیر له فی الدوران حکومت آصفیه را ظهیر دولت نظامیه را نصیر
کافهٔ انام را برگزیده مقبول خاص و عام ذی صفات حمیده جناب فیض مآب نواب شمس الامرا امیر کبیر
عمدة الملک محمد رفیع الدینخان بهادر نامور جنگ دام فیضانه و اقباله و دام جلاله و جماله بدان که
آبای کرام حضرت ایشان فاروقی حسب و بزرگی و چشتی شریف نسب بوده اند بنابر آن آغاز
از حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه میکنیم و تا بایشان میرسانیم باید دانست که جد اعلی ایشان
حضرت امیر المومنین و امام المسلمین الذی کان رأیه موافقاً للوحی والکتاب عمر بن الخطاب رضی الله
تعالی عنه بوده اند وفات یافتند در چهار دهم ذی حجه سال بست و سوم هجری روز چهارشنبه شهید کرد
ایشان را در میان نماز فجر ابولولو غلام مغیره بن شعبه و نام این قاتل فیروز مجوسی بود و دفن
کرده شدند در حجرهٔ نبویه مع صاحب خود صلی الله علیه وسلم و رضی الله عنه و بود خلافت حضرت
ایشان ده سال و شش ماه و سیزده روز و بود عمر شریف ایشان پنجاه و پنج سال و نزد بعضی
شصت و سه سال و بود قد شریف دراز سفید رنگ بره قدم سر کم موی بوده است

سلسلهٔ جدی امیر کبیر نواب شمس الامرا بهادر سوائی دام فیضانه و بارح احسانه

دانایان را نمی رسد که اگر مسائل شرعیه مستعمل دیگران باشند از پیش خود بگذارند آری اگر رسمے بود که اصل آن در شرع شریعت یافته نشود و یا خلاف آن باشد یا مخالف رواج و دستور آنملک و امور دنیا باشد قطعاً ترک نمایند ورنه عمل بر آن کردن جز اسر مصلحت و دانش نیست و انتظام ملک محتوی محض همان است که آن را قانون نامیده اند بس حاکم بهر وقت و بهر ملکے مناسب اند بموجب آن عمل نماید و مخلوق را از ضرر باز دارد و به نفع رساند دیگر بعض معتقدان ظاهر کیش گویند که درین بلده لیبه خصوصاً در حضور پر نور در شیان را کمال رونق ست گویا از اولیا شمرده میشوند و زیاده از حوصله ایشان که آن حق اهل الحق بود با ایشان از حضور پر نور عطا می شود مانند جلیو شاه و مهتی شاه و مور شاه و سوپ شاه و ناچیر شاه و دولکا شاه و مشک شاه و ڈهولکی شاه و جگو شاه و حضرت بکمال صاف درونی خود با ایشان با نواع انعامات پیش می آیند و بقدر دوانی حضرت ممنوعات شرعیه زیاده میشود گویم الله تعالی ذات بابرکات حضرت را دائم و قائم دارد حضرت عامل اند بحکم آنکه شعر

گرد بر سر بندلحسان مزن ٭ که این زرق و شید ست و آن مکر و فن ٭ قادر مطلق جناب اقدس سحاب کرم مجض کرم خود آفریده است که از فیض انش نیک و بد همه بهر قدر یکه مقدر کرده اند مستفید و مستفیض می شوند کسے بیرون این نداند که خدام والا مقام صالح و طالح و صاف درون ریاکار و غدار را نمی شناسند بلکه منورایان بر خطرات همه مشرف میشوند اما بصفت ستاری عیب همه می پوشند و بصفت کریمی کس و ناکس را مینوازند بقدریکه باشاره فیض بشاره قادر مطلق مجاز می شوند زیراکه دل فیاض خزانه خداوند کریم ست و کلید آن بدست مظهر کریمی نداده بلکه در ید قدرت خود داشته است هر قدر که دادنی منظور میباشد بخزانچی خود که ذات مظهر فیاض ست اشاره میفرماید آنقدر میدهد اگر کسے خزانچی را متصرف مستقل داند او مشرک است پس در مش ایشان انعام خداوند است درین نشوه ولکی شاه را حکایت است بیدونه نصر الله را شکایت چه عجب که در هیچ کسان خاکساری عالیمقامی باشد تا هرچه فرماید مقبول حضرت الهی گردد بحکم آن که مصرع قوجه دانے که درین گرد سوارے باشد و این طریقه صلحا رسامت ست که هرکس و ناکس را نواختن و با هرکس و ناکس نرد موافقت

کسی از ممکنات خالی نیست زیرا که احتیاج داخل ماهیت ممکن است صاحبزاده صاحب نیز از ممکن خواهد بود
پس ضرور محتاج خواهند بود و از ملکی ملک و از بلده به بلده آمدن مامردم را عیب نیست زیرا که بزرگان معترض
از سمرقند بهند رسیدند و از هند بدکن نقل و حرکت فرمودند چه عزتها یافتند که بوزارت بلکه به سلطنت
رسیدند درین شکست چه معنی دارد بلکه سنت الله از قدیم همچنین است و وقوف انصاف انقدر هست
که نیک و بد را می شناسد بین العلماء والفضلاء والحکام معززاند و عقل رشوت که دارند قیاس
بر ملازمان خود میفرمایند صاحبزاده را هرگز صحبت بصلحا نرسیده است ورنه اینچنین نمی نوشتند زیرا که
مولوی را رشوت خوار درین جا شنیده است صاحبزاده دیده باشند و رشوت رسانیده و ظاهر که
الراشی والمرتشی والرائش کلهم فی النار آقای ما هرگز رشوت جائز ندارد بلکه اگر نام نذرانه دادن
بمیان کسی می آرد مورد جرمانه و قید میشود پس کراهیه که نام رشوت بر زبان آرد باین وجوه
شهرهٔ انصاف و عدل او از مشرق تا بمغرب است خلل در عدل و انصاف وقتی خواهد بود که بموجب رای
صاحبزاده شود که حمایت مجرم خود نمایند و بناظم فوجداری نسپارند و چون اصلاح و همراهیان جوانان
صاحبزاده که مقتول شدند جرم بر ملازمان صاحبزاده عائد شده بود و ملازمان خود بر جرم خویش عالم
شده در پاس افتادند بحمایت صاحبزاده در آمده ابلهٔ فریبی کردند و جواب که دور از عقل است
بالفاظ سفاهت تحریر کنانیدند پس نتیجه بشد فی ست امید که زود گرفتار آیند و حامیان خجلت و
حسرت گزند و گویند که چرا انفرستادیم و مورد لوم حکام شدیم دیگر هر دستوری که قابل انتظام عالم و لائق
بند و بست و باعث رفع ظلم و شدائد و موجب آسایش خلائق باشد آنرا مردم اینجا قانون نامیده اند
و او را هرگز نمی پسندند بلکه کمال از آن متنفر می باشند گویم کمال سوی فکر این بزرگواران است
که غور در نفع و نقصان نکرده هر دستوری که مستعمل دانان باشد اعم از آن که مستعمل اصحاب شرع
باشد یا دست مال دیگران آنرا قانون گویند و گو استعمال آن حسب شرع شریف باشد اما محض
بگفتن نادانی که این امر قانونی ست بیزار میگردند و نمیدانند که خذ ما صفا ودع ما کدر **بیت**
خواه از دهان عیسی خواه از دهان ناقوس * صاحبدلان شناسند آواز آشنا را *

که اینچنین مجرم را از اقوام مزبوره هرگز سزای کم تجویز نشود زیرا که ایشان درین ایام کمال سر بر آورده اند
استیصال ایشان بعبور دریای شور کردن سراسر مصلحت است اگر امرا و جمعداران از چال و روییه
ملازمان خود آگاه شوند و مردم اسامی گیر را که مراوادان ڈاکه زن است دریافته باشند و اوشان را
گرفتار کرده بارباب پولیس سپرده باشند و نوعی رعایت و حمایت اینچنین کس ننمایند وقوع واردات
بسیار بکم باید فرصت نابود خواهد شد بلکه نشانی از حرامیان در حیدرآباد نخواهد ماند و بلده پاک خواهد شد
باید که جمعداران و امرا از خبر داشته باشند که آیا ملازم یا امیدوار باشنده ظل حمایت ایشان یا اقارب
متوسلان ایشان در سیندهی خانه و بدک خانه میروند یانه و آمدنی او از کجاست و خرج او زیاده از
آمدنست یانه و بکدام کدام کس صحبت دارد و نزد کیان می نشینند یاران او بلاضرورت غائب میباشند
یانه و در چوه خانه یعنی قمار خانه هم می روند یانه و در قهوه خانه مخبران هم فرستاده خبر آنجا گرفته
باشند و در تحبه خانه هم می روند یانه و زنان اجنبیه هم نزد او می آیند یانه با این نحو اوشان میروند یانه باز
احوال عیار چابلا [illegible] اگر کامل بر آید در صحبت خود دارند و اگر ناقص بر آید بوجوه موجبه
سپرد ملازمان پولس نمایند هرگز در خدمت خود ندارند از همین جاست که اکثر امیرزادها بصحبت این رند
و اوباش خراب میشوند و آبروی خاندان را برباد میدهند بآخر از پدر و مادر هیچ علاج نمی گردد
بلکه بعض از صاحبزادگان اند که بصحبت اوشان خراب شده اند و همراه اوشان در میله ها رفته در پی
خود را بحال بسته هنگامه برپا میکنند و ارباب پولس اگر نمی شناسند بترک ادب پیش می آیند و اگر
می شناسند بعزت خاندان پهلو تهی میکنند و این تا کی خواهد بود و آخر رسوائی سر خواهد کشید و آن مثلا
اثر خواهد کرد و اگر اینچنین صاحبزادگان حرامیان را ناظم فوجداری بلا لحاظ ادب سیتلبند و بتوسل
قاسم تنخواه هیچ جواب آن بقاسم تنخواه می نگارند که فلان ملازم حیدرآباد از ماک ماس محتاج
شده در اینجا آمده اند در این وقت عزت یافته اند و قوت انعام ندارند و عقل رشوت دارند
از توجه در تبادل و انصاف خلل شد حالا سرکار جوانان را تاکید از جنس طلا و نقره و سالح و شواهد
آن رسالا زیر تاثیر تعیناتی نشود و هرگز تنخواه فرستاد گویم احتیاج امری است که از آن

ما عموماً کلاه پوشیم و ایشان عموماً دستار تنها پس میان ما و ایشان چگونه موافقت آید دیگر بعض نامی
گویند که بر شوارع عام و حوالی و مواضع متصله شهر همیشه غارتگران ڈاکه‌ها می اندازند و غارت
می کنند بند و بست آن از ارباب پولیس چنانکه باید نمی شود و مجرمان گرفتار نمیشوند و مال برآمد نمی
گوییم ملاحظه نمایند که پیش از سه سال چقدر غارتگران طریق راه می زدند و ڈاکه می انداختند و اندرین سه
سال هر قدر که بند و بست شده است و مجرم گرفتار آمده اند و مال برآورده شده است گاهی در چندین سال
اینقدر نشده بود بیشتر ازین درین فرقه هیله‌ها و رابهیو ربد نام بوده اند حالا هیچ ایشان برآورده شد و بجای
ایشان جمعداران و امرا با مردم شناس این بلده اعراب و سکهان را نشانیده اند زیرا که هر قدر
که گرفتار آمده اند بلده شهریان و اعراب و سکهه و مولد بوده اند بسیاری ملازم سرکار و امرا و سکهان بلده
بوده اند و کمتر بغیر ملازم غول بیابانی شد و بعد عصر برآمده سراغ روانگی مال یا حال خانه عنبر و ریاست
از شهر برآمده تاخت آورده یا نقب زده مال گرفته بگوناگون حیل داخل شهر میشوند و زیر حمایت امرا
و جمعداران گمنام می نشینند ارباب پولیس بکمال کوشش سراغ ایشان برآورده مع مال گرفتار کرده
می آرند و داخل فوجداری میکنند و از انجا بسزای خود واقعی می رسند مگر ارباب پولیس چه کنند وقتی که
مامن حرامیان حامی ایشان باشند و بیشتر این چنین کسان بسبب حمایت و ملاذ اوشان دستیاب
نمی شوند برای گرفتاری اوشان نواب مختار الملک بهادر تدابیر گوناگون بروی کار آورده اند
و سزای قید سخت و اخراج از ریاست و عبور دریای شور تجویز فرموده اند اینچنین مجرم را که لایق
عبور دریای شور از اعراب و سکهه وغیره میباشند مقدمه او در ابمشورت مولوی فوجدار و صاحب اسسٹنٹ
اول رزیڈنٹ بهادر اگر قابل سزای قید چهارده ساله می باشند تحقیق فرموده حکم عبور دریای شور
می فرمایند و بر تاریخی که صاحب رزیڈنٹ بهادر برای روانگی طلب میفرمایند بعد دادن لباس
ل و نیم تنه و کلاه در محبس چهاونی با ستصواب ناظم فوجداری روانه میفرمایند و از انجا حکام انگریزی
حسین ساگر سکندرآباد روانه می فرمایند و بروقت مقرر از انجا برای عبور دریای شور روانه
می فرمایند و اینچنین روانگی مجرمین در تمام سال یکبار می شود و بکمال تاکید نواب صاحب ممدوح حسبت

خواهد بود که گفته اند بیت خوی بد در طبیعتی که نشست * نرود جز بوقت مرگ از دست *
در هندوستان از هنگام نواب سکندرجاه بهادر مغفور شنیده ام که دیانت داری از هند بحیدرآباد
وارد شده باشد و از اینجا فارغ البال شده و در هندوستان رایستی پیدا کرده باشند بلکه خاک دیانت دار
در هر جا خراب است بعضی اهل زبان هندوستان به هند میگویند بیت ای دیانت بر تو زحمت از تو
رنجی یافتم * ای خیانت بر تو رحمت از تو گنجی یافتم * دیگر بعضی حسّا و اینجا میگویند که متلاسان
قحط زده آفاقی در اینجا آمده مردم را خراب میکنند اگر شما را در آنجا روزگار بهم می رسید چرا در اینجا
نمی آمدید گوییم بیخبر اند از تقدیر ندارند ما ها رزق هر کس را به هر اطراف انداخته اند که آدمی گردیده
مقسوم خود را میخورد و دیگر آنکه در ملک هند اصحاب جوهر بسیار پیدا میشوند و ظاهر که در کثرت قدر کم
می باشد لهذا سفر اختیار می کنند و در اقالیم دیگر رسیده اظهار جوهر ذاتی خود می نمایند و خود را بجوهر ذاتی
خود بر ترقیات میرسانند این سبب رسیدن هندی صاحب جوهر در حیدرآباد و دیگر ممالک میشود
و تا وقتیکه خبری از هندوستانیت در مردم اینجا بوده است یا هنوز باشد مردم اینجا با مردم هند کمال
محبت و التفات و پرورش بحکم الجنس یمیل الی الجنس مینمودند و مینمایند و چرا نباشد که جزو اعظم
مجانست فیما بین موجود است هرگاه ماده اصلی هندوستانیت در ایشان نماند و بحکم غیریت التفات
و محبت برخاست و مغایرت آمد زیرا که ما مردم هند بر چارپائی می خسپیم و دکهنی نژادان بر زمین
میخسپند و ما چپاتی گندم و دال ماش میخوریم و ایشان برنج و ذرت و دال تور و مرچ می خورند
و ما شیرینی می خوریم و ایشان ترشی می خورند و ما آب سرد میخوریم و ایشان سیندهی و شراب تیجی می نوشند
ما افیون نمی خوریم و ایشان افیون میخورند و دک میکشند ما یک زن منکوحه داریم و ایشان با زنان
چند اقسام یعنی خواص و نکاحی و شادی واله و حرم و داشته با تکلفات بشوق تمام بدون حیا و شرم
و با حاضران نا محرم و نا بالغه عمر خود میگذرانند ما مردم نماز میگذاریم و روزه میداریم و ایشان نه نماز
میگذارند و نه روزه میدارند ما ریش میگذاریم و بروت می تراشیم و ایشان بروت میگذارند و ریش می تراشند
ما مردم زیور نمی پوشیم و ایشان زیور می پوشند ما مردم پای پوش می پوشیم و ایشان برهنه پا میگردند

عزم سیر و گشت علاقه شهر بانید و در صورت گرانی غله سر اشتهر تکلیف ملازمان و رعایاست و همت علیای
حضور پرنور شب و روز متوجه بارزانی غله ست و مشیر بانتدبیر هم لیل و نهار در فکر بندوبست ارزانی و
تدابیر آن و سائی مصروفست بارک الله فی افکاره و تدابیره و در نظم و نسق عدالت ها و محکمات و
تعیین نظمای دیانت دار و عمال حق پسند و کارگزار مشغولست هر ساعت بدرستی تخته های گوناگون
و بملاحظه نقشه کارگزاری های هر محکمه متوجه و مامور و بحصول رضای خداوند نعمت خود مسرور
دیگر بعضی مدبران اینجا میگویند که مردم آفاقی را بر عهده های جلیله مقرر نباید کرد بلکه از امیرزادگان
این بلده طیبه مامور باید نمود زیرا که ایشان مستحق بهر نوع هستند که پرورده نعمت از قدیم اند اگر
ایشان محروم باشند و آفاقیان بر مناصب جلیله رسند حیف عظیم و ظلم فخیم باشد گویم اگر مردم
اینجا لیاقت انجام کار سرکار بامانت و دیانت دادن می توانستند چرا محروم از مناصب جلیله
میماندند این مسئله را من هم تسلیم دارم که بهر نوع استحقاق اول مردم اینجا راست بعده حصه
آفاقیان ست مگر ملاحظه فرمایند که اگر تا دو پاس روز خفته و باقی روز و شب را در سیر و قصه خورد و نوش
گذارند و طرف دستورات ملک و قوانین و علوم درسیه ضروریه مطلقا التفات نفرمایند و نصیحت
مردمان مجربین و سیاح و ارباب علوم و فنون اختیار نمایند و نه ملکها را سیر فرمایند پس چگونه لیاقت
انجام کار سرکار کردن توانند و چرا سرکار با ایشان کار خود سپارد زیرا که سرکار زود انجامی کار
خود و سختی و چالاکی و دیانت و صفائی و جرائت تامه بلا روی رعایت احدی می خواهد و اینجا از
سفارش و مروت گزیر و مفر نیست و این آفاقی غریب الوطنان که وارد هستند بعزت خود میترسند
و رضامندی آقای خود میجویند و بجای یکپاس پنج پاس در محنت بطوری میگذرانند که عرق پیشانی
ایشان تا بانگشتان پا میرسد و تمام روز بر یکجا نشسته تا کار سرکار بانجام نمیرسد پهلو بزمین نمیگذارند
و از کسی متوقع یک حبه نمیباشند بخلاف مردم اینجا که پنجصد روپیه می یابند هر گاه از عهده جدا می شوند
صاحب ده لاکه روپیه میباشند پس اگر دزدی نکرده اند از کجا این دفینه قارون و خزانه غیب یافتند
و اگر بعضی ها هم در اینجا خیانت کنند بدانند که آیا در کابل خبر نمیشود و در اصل بهندوستان هم خائن

ملک آصفی میفرمایند که چون مجرمان گرفتار می آیند اگر او شان را ضامن بهم میرسد تا تحقیق بر ضمانت
می دارند ورنه در قید می سپارند و مجرم متوسل امرا و صاحبزادگان و محلات و معلات و مایان
و جمعداران اعراب ممتاز را که می آیند در حوالات نمیدارند و بایشان می سپارند این ظلم و سراسر
ناانصاف است گوییم اگر ضمانت بهم میرسد بر ضمانت داشتن و ضمانتی را بحمایت دار سپردن
و کسانیکه ضامن آنها را بهم نمی رسد تا تحقیق زیر حوالات داشتن و خوراک معتدبه ایشان را
از سرکار دادن سراسر مصلحت و انصاف است زیراکه اگر بعد تجویز سزا بسزا نرسانند البته ناانصاف
خواهد بود یا خوراک ندهند البته ناانصافی میتواند شد یا قید می ایشان طلبا رست اجرای آن نمیتواند البته
ظلم شد والا افلاد و تمیکه و نیز از صاحب جیان منصف باشند که اگر کسے نالش بر ایشان در کدامی عدالت
کند حاضری خود را و جواب دهی ناگوار نمی دانند و شب و روز اوقات خود را در خضر عرایض و تحریر جوابات
حکام و نظما را تحت و ملاحظه کاغذات صرف می نمایند و یک ساعت با آرام نمی گذارند پس ظلم
کجا و در ینصورت اگر حضور خود ملاحظه کار نفرمایند جائز باشد جای عجب نباشد و اگر خود متوجه شوند و
دربارہ فرمایند نور علی نور و زہی شرف رعایا و خہذا نصیب برایا بیت وزیری چنین شہریاری چنان
جہان چون نگیرد قراری چنان — بارک اللہ فی ہممہم العالیہ و عزائمہم الغالیہ آمین و دیگر بعض اہل دانش
می گویند که حضور در ملک خود دورہ نمی فرمایند تا حقیقت رعایا و برایا و کیفیت آبادانی و
ویرانی ملک بر حضور ظاہر شود و ستم رسیدگان حکام مفسدات بداد خود رسند و دست تطاول زبردستان
بر زیردستان کوتاہ گردد بلکہ ملاحظہ دیگر حکومتہا فرمایند تا بصارت کماہی حاصل گردد نمی بینی کہ
سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بعد ملاحظہ شام و عرب و مصر علاقہ خود و سیر فرانس و انگلستان
کرده است میکند گوییم این وقتی میباشد که حکومت نوعی بود اینجا حکومت شخصی است و حضور را اول
منظور آبادانی ملک خود و تعیین قوانین است و اجرای قوانین بانصاف بعده سیر و ظاہر کہ در دورہ
بادشاہ البتہ رعایا و برایا را ہم تکلیف گوناگون میشود و آن منظور حضور نیست البتہ ہرگاہ رعایا و برایا
بعد اجرای قوانین انصاف و حکام دیانت پسند و نظمای خردمند فارغ البال گردند چہ عجب کہ آنوقت

ریاست را باین عدل و انصاف رونق تازه حاصل شده باشد و غلغله متعددی حضرت رئیس
بذریعهٔ اخبار باکناف عالم رسد و زکاوت و فراست امرا هم ظاهر شده باشد و زبان
رازگویان و بدخواهان لال شده باشد و بعضے از دانایان اعتراض میکنند که هرگاه مجرمان فوجداری از
جمعداران اعراب و یا از صاحبزادگان و دیگر امرا طلب می شوند اوشان مجرم را نمی فرستند
این عمل بسیار بد بودن و خیرگی و شوره پشتی ست که خود حاکمی میکنند و حکم ناظمان حضوری را
بخیال نمی آرند اگر حضور خود متوجه میشدند همه این قبائح مرتفع می شد و کسے را مقدرت نمی ماند
که مجرم را نگاه دارد و بعدالت نفرستد گویم منشار حضور و منظور خاطر دیوان صاحب نیز همین است
که همه خاص و عام در رسم ضابطهٔ عدالت گذشته باشند و جمله خرابی ها مرتفع شوند زیرا که غرض
همه ازین دواوین که سرکار بکثرت مامور فرموده اند همین است اما از قدیم عادت چنین بوده
است که کسے نالش در فوجداری یا دیوانی عدالت نماید بلکه معاملات خود را از رزم یا گرم انصاف
خواه ظلم هرچه میشد خود می کردند و نالش بجائی نمی بردند حالا دیوانصاحب این عمل را ناپسندیده
عدالت ها مقرر فرموده اند و برای آنها دستورات قرار دادند چون این دستورات بر جمعداران
وصاحبزادگان و امرا و ماما یان و محلات معلات شاق بوده است احکام عدالت را بخیال
نمی آوردند دیوانصاحب اجرای قوانین مقرره را بر خود منحصر داشته تجویز فرمودند که از هر جا که
مجرم بیاید نایب دولت را اطلاع داده باشند تا بذریعهٔ عدالت خاص خود مجرم را طلبیده لائق هر محکمه
که باشد حسب درخواست آن محکمه در آنجا فرستاده باشند اگر کسی سرتابی کند بحکم حضور پرنور تعمیل
شده باشد باین ترکیب اجرای کار میشود اگرچه دیر می کشد مگر در چند روز این جمله قبائح مرتفع
خواهد شد درین عرصه سه سال بسیار عادت مردمان درست شده است و خونریزی آئین میشوند
واین حکمت عملیه خاص مجوزه دیوانصاحب است و بس والحق درین سرکار مغولیه همچنین مناسب
بود واگر چنین نمی شد البته فتنه و فساد بسبب بودن خلاف عادت سابقه برپا بطور می شد
که نظم آن دشوار میشد دیگر بعض دانشمندان ناآشنای دستورات مغولیه و واقف قوانین

یک لک و بست و پنج هزار و نهصد و شصت و دو روپیه پنج آنه مرف اعراس بلده فرخنده بنیاد است حرسها الله عن الفساد و آسی و شش هزار روپیه دیگر برای عود و گل که هر روز بر مزارات بزرگان مستعمل است از سرکار عالی مرحمت می شود اللّٰهم زِد فزِد ولا تنقص * *

فصل در بیان کسانیکه روزانه بیشتر در حضور حاضر میشوند و مجرائے می گردند نام ایشان مجملاً نوشته میشود تهنیت یاور الدوله بهادر نارنولی و مراد علی خان و حافظ منصب علے منجم نجوی و حکیم صفدر علی و حکیم شفائی خان و حکیم قمرالدین و پتھر و میان و ٹیپو صاحب و بالیا دار وغه اوڑان و وکیل نور الله شاه صاحب قادری و حامد الله شاه مدراسی و حاجی امام وکیل شمس الامرا بهادر و حاجی غفور وکیل اقتدار الملک بهادر و جی رام پرشاد و بخشی رضا علی و لاله لچهما راؤ و نصرت جنگ بهادر و لشکر جنگ بهادر و منشی رشید الملک و محمد شاکور و مصری خان شکاری و رفیع الدوله بهادر و عرض بیگی بهادر و مختار بیگ وکیل شاه محمد نعیم عرف حضرت مسکین شاه و اکرام الله شاه فقیر و احسان علی و صولت جنگ بهادر و صارم جنگ بهادر بخشی صدر و شیخ فیض و تیمر جنگ بهادر و لاله گوبند پرشاد و ناصر علے میان و حضرت مسکین شاه صاحب دیگر و حاجی جمال بخشے و حیدر علی کوکا و امان سنگه و لاله منی لال و حکیم نادر و غلام محی الدین و ا. ساز و اسد علی منصبدار و عزت یاور جنگ و رفیق یاور الدوله بهادر و قتلب یار جنگ بهادر و سعید الدوله بهادر صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد و خورشید جنگ عم عرض بیگی و نواب مختار الملک بهادر و امیر کبیر شمس الامرا بهادر و عمدة الملک بهادر و خورشید جاه بهادر و راجه نرندر بهادر پیشکار و قوت جنگ بهادر فقط پس اگر حضور پرنور بهادر ازین امرا اشخاص چند چند مجلسے قرار دهند و پیش ایشان و روبرو حضور پرنور هر روز یا در هفته یا در ده هفته یا در ماه کیبار مقدمات هر قسم مرتب شده باشد مثل نزد... حکم فرموده باشند یا تجویز امرا خود شنیده فیصله فرموده باشند در چند روز این حضور پرنور خود متوجه شده اظهار مدعی و مدعا علیه دشهود شنیده تهذیب و ترتیب

رعایت را باین عدل و انصاف رونق تازہ حاصل شدہ باشد و غلغلہ متعہدی حضرت رئیس
بذریعہ اخبار باکناف عالم رسد و ز کاوت و فراست امرا ہم ظاہر می شدہ باشد و زبان
راز گویان و بدخواہان لال شدہ باشد و بعضے از دانایان اعتراض میکنند کہ ہرگاہ مجرمان فوجداری از
جمعداران اعراب و یا از صاحبزادگان و دیگر امرا طلب می شوند او شان مجرم را نمی فرستند
این عمل بسیار بد و زبون و خیرگی و شوخ چشتی ست کہ خود حاکمی میکنند و حکم ناظمان حضوری را
بخیال نمی آرند اگر حضور خود متوجہ میشدند ہمہ این قبائح مرتفع می شد و کسے را مقدرت نمی ماند
کہ مجرم را نگاہ دارد و بعدالت نفرستد گویم منشار حضور و منظور خاطر دیوان صاحب نیز ہمین ست
کہ ہمہ خاص و عام و رسم ضابطہ عدالت گذشتہ باشند و جملہ خرابی ہا مرتفع شوند زیرا کہ غرض
ہمہ ازین دواوین کہ سرکار بکثرت مامور فرمودہ اند ہمین است اما از قدیم عادت چنین بودہ
است کہ کسے نالش در فوجداری یا دیوانی عدالت نماید بلکہ معاملات خود را نرم یا گرم انصاف
خواہ ظلم ہرچہ میشد خود می کردند و نالش بجائی نمی بردند حالا دیوانصاحب این عمل را ناپسندیدہ
عدالت ہا مقرر فرمودہ اند و برای آنہا دستورات قرار دادند چون این دستورات بر جمعداران
و صاحبزادگان و امرا و ماماہان و محلات معلات شاق بودہ است احکام عدالتہا را بخیال
نمی آوردند دیوانصاحب اجرای قوانین مقررہ را بر خود منحصر داشتہ تجویز فرمودند کہ از ہر جا کہ
مجرم نیاید نا بر دولت را اطلاع دادہ باشند تا بذریعہ عدالت خاص خود مجرم را طلبیدہ لائق محکمہ
کہ باشد حسب درخواست آن محکمہ در آنجا فرستادہ باشند اگر کسی سرتابی کند بحکم حضور پرنور تعمیل
شدہ باشد باین ترکیب اجرای کار میشود اگرچہ دیر می کشد مگر درچند روز این جملہ قبائح مرتفع
خواہد شد درین عرصہ سہ سال بسیار عادت مردمان درست شدہ است و خونریز آئین میشوند
واین حکمت عملیہ خاص مجوزہ دیوانصاحب است و بس والحق درین سرکار مغولیہ ہمچنین مناسب
بود اگر چنین نمی شد البتہ فتنہ و فساد بسبب بودن خلاف عادت سابقہ برپا بطور نمی شد
کہ نظم آن دشوار میشد دیگر بعض دانشمندان ناآشنای دستورات مغولیہ و واقف قوانین

یک لک و بست و پنج هزار و نهصد و شصت و دو روپیه و پنج آنه صرف اعراس بلده فرخنده بنیاد است حرسها الله عن الفساد والآسی و شش هزار روپیه دیگر برای عود و گل که هر روز بر مزارات بزرگان مستعمل ست از سرکار عالی مرحمت می شود اللّٰهم زِد فزِد ولاتنقص ❖ ❖

فصل در بیان کسانیکه روزانه بیشتر در حضور حاضر میشوند و مجرائی می گردند نام ایشان مجملاً نوشته میشود تهنیت یاور الدوله بهادر نارنولی و مراد علی خان و حافظ منصب علی جهنجهانوی و حکیم صفدر علی و حکیم شفائی خان و حکیم قمر الدین و بچهر و میان و ٹیپو صاحب و بالیادار و غلاوڑان و وکیل نور الله شاه صاحب قادری و حامد الله شاه مدراسی و حاجی امام وکیل شمس الامرا بهادر و حاجی غفور وکیل اقتدار الملک بهادر و جی رام پرشاد و بخشی رضا علی و لاله لچهاراؤ و نصرت جنگ بهادر و لشکر جنگ بهادر و منشی رشید الملک و محمد شاه در و مصری خان شکاری و رفیع الدوله بهادر و عرض بیگی بهادر و مختار بیگ وکیل شاه محمد نعیم عرف حضرت مسکین شاه و اکرام الله شاه فقیر و احسان علی و صولت جنگ بهادر و صارم جنگ بهادر بخشی صدر و شیخ فیض و تیمر جنگ بهادر و لاله گوبند پرشاد و ناصر علی میان و حضرت مسکین شاه صاحب دیگر و حاجی جمال بخشی و حیدر علی کوکا و امان سنگه و لاله منی لال و حکیم نادر و غلام محی الدین دواساز و اسد علی منصبدار و عزت یاور جنگ و رفیق یاور الدوله بهادر و قطب یار جنگ بهادر و سعید الدوله بهادر صوبه فرخنده بنیاد حیدر آباد و خورشید جنگ عم عرض بیگی و نواب مختار الملک بهادر و امیر کبیر شمس الامرا بهادر و عمدة الملک بهادر و خورشید جاه بهادر و راجه نرندر بهادر پیشکار و قوت جنگ بهادر و غیرهم بس اگر حضور پرنور بهادر ازین امرا اشخاص چند چند مجلسی قرار دهند و پیش ایشان و روبروی حضور پرنور هر روز یا در هفته یا در دو هفته یا در ماه یکبار مقدمات هر قسم مرتب شده باشد و حضور پرنور خود متوجه شده اقرار مدعی و مدعا علیه دیده و شنیده تهذیب و ترتیب مثل نموده بحکم خود زده باشند یا تجویز امرا را خود شنیده فیصله فرموده باشند در چند روز این

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انور صاحب	نذر روز عرس حضرت شاہ یوسف صاحب شریف صاحب قدس سرہما -	ذیحجہ	مالہ
〃	عرس حضرت حسین بخش صاحب -	〃	مالہ
〃	عرس حضرت گلزار شاہ تکیہ ارشاہ چہار مستان -	〃	مالہ
〃	عرس حضرت شاہ محی الدین شبلی -	〃	صہ
〃	عرس حضرت میرن خاکسار -	〃	صہ
〃	عرس حضرت نامدار شاہ -	〃	صہ
〃	عرس حضرت شاہ اسمعیل صاحب کھوڑی والے	〃	صہ
〃	عرس حضرت حافظ احمد نابینا -	〃	صہ
〃	عرس حضرت شاہ انور قادری -	〃	صہ
〃	فاتحہ عرفہ حضرت غفران مآب علیہ الرحمۃ -	〃	دعہ
〃	فاتحہ عرفہ حضرت مغفرت منزل علیہ الرحمۃ -	〃	دعہ
〃	فاتحہ عرفہ حضرت تہنیت النسا بیگم صاحبہ مغفورہ -	〃	دعہ
〃	فاتحہ عرفہ حضرت بخشی بیگم صاحبہ مغفورہ -	〃	دعہ
〃	فاتحہ عرفہ قادرہ بیگم صاحبہ مرحومہ -	〃	عہ
〃	فاتحہ عید الضحیٰ بہت نان وکباب -	〃	اصہ
〃	عرس حضرت نذر شاہ -	〃	دعہ
〃	بخت طعام نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام و خجستہ بنیاد	〃	الہ
〃	بخت طعام نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام و بیدر	〃	الہ
〃	بخت طعام نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام و قلعہ محمد نگر	〃	الہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انوار صاحب	عرس حضرت دیوانہ شاہ سدا سہاگ۔	ذیقعدہ	مار
ایضاً	عرس حضرت اوجالا شاہ۔	"	صہ
"	عرس حضرت داود علی شاہ۔	"	صہ
"	عرس حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ۔	"	صہ
"	عرس حضرت حیات شاہ صاحب متصل درگاہ بوڑھن صاحب	"	ویسہ
"	عرس حضرت باوا اللہ شاہ در موضع کنتور۔	"	ویسہ
"	عرس حضرت امام ضامن رضی اللہ عنہ۔	"	ویسہ
"	عرس حضرت بدو خان۔	"	ویسہ
"	عرس حضرت محمد شاہ نگر در دائرہ سلطان نگر۔	"	صہ
"	برسی محمد معصوم باری داروغہ خانہ	"	ویسہ
"	سالانہ دردانہ بیگم۔ نام نرس	"	مائہ
"	سالیانہ ہمشیرہ الف بیگ دولھہ۔	"	ویسہ
"	عرس حضرت کلب علی شاہ۔	"	صہ
"	سالیانہ سلیمہ بیگم۔	"	مار
"	عرس حضرت حافظ محمد علی صاحب قدس سرہ۔	"	صہار
"	عرس حضرت سید شاہ علی عباس صاحب۔	"	مار
"	عرس حضرت ڈھوپر شاہ صاحب۔	"	عیسہ
			[illegible]

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انور صاحب	عرس حضرت سید محمد صاحب بکریاں والہ۔	ذیحجہ	ماعسہ
"	عرس حضرت اعتبار شاہ سدا سہاگ۔	"	مار

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف صولت جنگ بہادر	عرس حضرت حاجی صاحب در چیلہ پورہ ۔	شوال المکرم	وعنہ
"	فاتحہ سالانہ نور بائی ۔	"	ماڈر
"	فاتحہ سالانہ کریم کنور ۔	"	صمار
"	فاتحہ سالانہ قادر بیگم ۔	"	اممار
"	عرس حضرت گلاب شاہ مجذوب احاطۂ مقبرہ میر نوا الصاحب مجذوب ۔	"	مادیعہ
"	عرس سید مظفر علی شاہ در چار کمان ۔	"	ماڈر
"	عرس مودود خان صاحب ۔	"	[illegible]
			[illegible]
نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
حافظ انور صاحب	عرس حضرت شاہ یوسف صاحب قدس سرہ ۔	ذی قعدہ	اعہ ر
"	عرس حضرت ابن صاحب ۔	"	اعہ ر
"	عرس فخر الدین صاحب مجذوب ۔	"	مادیعہ
"	عرس حضرت روشندل صاحب ۔	"	مار
"	عرس حضرت جمال الدین صاحب ۔	"	مار
"	عرس حضرت جما شاہ صاحب ۔	"	ماریعہ
"	عرس حضرت الف بیگ دولہ ۔	"	ماڈر
"	نذر عرس الف بیگ دولہ ۔	"	واللعہ
"	عرس حضرت حافظ عبد القادر ۔	"	مار
"	عرس حضرت محبوب شاہ سنگ شاہ ۔	"	مار
"	عرس حضرت سید علی صاحب در سلطان پور ۔	"	مام

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ۔	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر مراد علی	معمول کشتے تبرک مولانا فقیر الدین صاحب قدس سرہٗ	شعبان المعظم	دعہ
"	فاتحہ عرفہ حضرت تہنیت النسا بیگم صاحبہ۔	"	دعہ
"	فاتحہ عرفہ نواب غفران مآب۔	"	دعہ
"	فاتحہ عرفہ حضرت مغفرت منزل۔	"	دعہ
"	فاتحہ عرفہ حضرت بخشی بیگم صاحبہ۔	"	دعہ
"	فاتحہ عرفہ نامدار بیگم از اقربائی بخشی بیگم صاحبہ۔	"	عہ
"	عرس حضرت لطیف شاہ صاحب در گلکنڈہ	"	ما ر
"	فاتحہ سالانہ ماما سکینہ۔	"	صہ
"	عرس حضرت شاہ عیسے صاحب۔	"	ما ر ر
"	عرس حضرت سید اکبر ولی صاحب۔	"	ما ر
"	آبدار خانہ پہاڑی حضرت شرف الدین صاحب	"	سہ
"	عرس حضرت خواجہ صاحب۔	"	ما ر
"	فاتحہ سالانہ سروپ کنور۔	"	ما ر
"	تیاری پخت طعام نیاز حضرت بادشاہ صاحب۔	"	ما رصہ
"	فاتحہ سالانہ بنی بیگم صاحبہ۔	"	ما ر
			سیا معہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف صولت جنگ بہادر	فاتحہ دسترخوان حضرت مولی مشکلکشا رضی اللہ عنہ بر کوہ شریف۔	رمضان المبارک	بالمعہ للعہ ر / غذر بخت طعام مامعہ للعہ
"	عرس حضرت پیران پیر صاحب۔	"	سا ر
"	عرس حضرت غریب شاہ سدا سہاگ۔	"	ما ر ر

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
سید مراد علی	فاتحہ حضرت مولی مشکلکشا رضی اللہ عنہ در جلبی کوڑہ	رجب المرجب	۸عہ
"	نیاز عرس حضرت چیتن شاہ ۔	"	۲عہ
"	بیوی شاہ ساکن ملک ارجن کیری ۔	"	۱۲عہ
"	فاتحہ حضرت مولے مشکل کشا رضی اللہ عنہ در نجہ شاہ	"	۸عہ
			۱۱۲عہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
سید مراد علی	عرس حضرت مٹی شاہ در جل پلی	شعبان المعظم	۱۲/
"	عرس حضرت فتح اللہ حسینے ۔	"	۱۲/
"	عرس حضرت جنگ جباب صاحب ۔	"	۱۰عہ
"	عرس حضرت جمیل شاہ صاحب ۔	"	۱۰عہ
"	عرس حضرت شاہ کرک صاحب ۔	"	۱۰عہ
"	عرس حضرت وجیہ الدین صاحب ۔	"	۱/
"	عرس حضرت پیر زنجیر صاحب ۔	"	۱/
"	عرس حضرت محمد خاموش صاحب ۔	"	۵ہ
"	عرس حضرت بابا شرف الدین صاحب قدس سرہ	"	ال۔ر
"	عرس حضرت شاہ مجد الدین شطاری ۔	"	۸عہ
"	برسی راجہ چندولال ۔	"	۱عـــ
"	عرس سید میران حسینی مرشد داؤد علی شاہ ۔	"	۸عہ
"	عرس حضرت فاضل شاہ ۔	"	۱۲/
"	عرس حضرت عنایت اللہ شاہ ۔	"	۱۲/

تعد[اد]	نام ماہ	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام مہتمم
[illegible]	رجب المرجب	عرس حضرت چلین شاہ	میر مراد علی
۱۱/	"	عرس حضرت برہان اللہ شاہ	"
۱۱/	"	عرس حضرت جھاڑو شاہ سدا سہاگ	"
۱۱/عہ	"	عرس حضرت جان اللہ شاہ صاحب	"
۱۱/عہ	"	عرس حضرت سید شاہ صاحب	"
[illegible]	"	عرس حضرت محمد بیگ صاحب مجذوب	"
۱۱/	"	عرس حضرت غلام علی شاہ صاحب	"
۱۱/عہ	"	عرس حضرت میاں عزیز اللہ صاحب نان فروش	"
۱۱/	"	عرس حضرت خواجہ محی الدین شمشیر برہنہ	"
۱۱/عہ	"	عرس حضرت شاہ مسافر	"
۱۱/	"	عرس حضرت سلیمان شاہ	"
۱۱/	"	عرس حضرت محی لعل درویش	"
۱۱/	"	عرس حضرت نور بیگ	"
۱۱/	"	فاتحہ حضرت مولوی قطب الدین صاحب	"
عہ	"	عرس حضرت سید الہدی صاحب	"
عہ	"	عرس حضرت قدم رسول برکوہ شریف	"
عہ	"	عرس حضرت میر شیخ علی صاحب	"
عہ	"	عرس حضرت گلاب شاہ سدا سہاگ	"
عہ	"	عرس حضرت یتیم شاہ	"
۱۱/	"	فاتحہ حضرت مولی مشکل کشا رضی اللہ عنہ رقطبی کورہ	"

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپ
بخشی رضا علی	عرس حضرت کرامت شاہ دولھہ ۔	جمادی الآخر	عمہ ۲ ر
ایضاً	عرس حضرت قادر بادشاہ مجذوب ۔	ر	عمار
ر	عرس حضرت شاہ پیر الدین صاحب ۔	ر	الہ ر
ر	عرس حضرت مولانا معز الدین صاحب ترک درگوہر	ر	۱ مہ
ر	عرس حضرت مراد شاہ دہوتی ۔	ر	۱ ر
ر	عرس شاہ حسین دہڈا صاحب ۔	ر	مہ
ر	عرس حضرت شاہ ٹیپو صاحب ۔	ر	مہ
ر	عرس حضرت سگ بی صبر ۔	ر	مہ
ر	عرس مولوی شہاب الدین صاحب ۔	ر	مہ
ر	عرس حضرت فخر الدین صاحب دودہ پیران ۔	ر	۲ عمہ
ر	عرس حضرت عباد اللہ شاہ صاحب ۔	ر	عمار
ر	عرس حضرت نعمت اللہ ولی ۔	ر	۱ ۲ عمہ
ر	عرس حضرت مولانا فخر الدین صاحب ۔	ر	۱ ر
ر	عرس شاہ عنایت اللہ حسینی عرف کوڑی شاہ ۔	ر	۱ ر
ر	عرس سید عبد الوہاب صاحب قریب زیباباغ ۔	ر	مہ
ر	عرس حضرت سید علی صاحب استاد حضرت حسین شاہ ولی صاحب قدس سرہ ۔	ر	۲ عمہ
ر	اخراجات نقارہ عرس حضرت مولا مشکلکشا ۔	ر	
ر	نیاز تقریب عرس حسین شاہ ولی صاحب قدس سرہ	ر	سا ۲ عمہ
ر	عرس حضرت سید علی صاحب ۔	ر	۱ معمہ
ر	عرس حضرت تہنیت النساء بیگم صاحبہ مغفورہ ۔	ر	الـــ ر / عمہ ر

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	فاتحہ سالانہ آفتاب بیگم -	جمادی الاول	ما ر
ایضاً	معمول آستانہ مدار قریب لسبتی محل -	ایضاً	وعسہ
"	فاتحہ سالانہ حسین لقا -	"	للہ ر
"	فاتحہ سالانہ سیونتی	"	ما ر
"	نذر احمد علی شاہ دولہہ بروز عرس -	"	ما معسہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت شاہ عبدالحق صاحب کمل پوش -	جمادی الاول	ما وعسہ
"	عرس سید نور الہدی صاحب در دائرہ حضرت سید مومن صاحب -	"	ما وعسہ
"	عرس محمد عباد اللہ پدر محمد غوث -	"	ما وعسہ
"	عرس دی میاں صاحب مجذوب واقع بیگم بلی -	"	معمہ ر
"	عرس حضرت میر علی صاحب مجذوب ساکن نادیر -	"	ما ر
"	معمول امین علی شاہ ہنگام پروانگی عرس جمال بہار شاہ	"	وعسہ
"	جمال بہار شاہ لعل بیگ پروانگے شرح صدر -	"	ما وعسہ
"	عرس حضرت شاہ سعد اللہ صاحب مجذوب نقشبندی	"	اعسہ
"	عرس حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانے -	"	ما وعسہ
"	عرس شاہ پہلوان شاہ ولی ساکن قصبہ شاہ آباد -	"	للعہ ر

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت حسین شاہ ولی قدس سرہ -	جمادی الآخر	اعسہ ر
"	عرس حضرت موسی سہاگ عرف بنگری شاہ -	"	الف ر

نام ماہ	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام مہتمم
جمادی الثانی	نیاز حضرت بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ متصل ولیخانہ قدیم حوالہ خیراتی شاہ مداریہ ـ	نخشے رضا علی
″	عرس حضرت بدیع الدین شاہ مدار در مکہ مسجد ـ	″
″	عرس حضرت میر محمود صاحب ـ	″
″	عرس حضرت میان پیسہ صاحب ـ	″
″	عرس سید حسن برہنہ صاحب ـ	″
″	عرس حضرت سید احمد بادپا ـ	″
″	عرس حضرت شاہ جھاڑو مستان ـ	″
″	عرس حضرت الغوث الثانی ـ	″
جمادی الاول	عرس حضرت شاہ شیبة اللہ صاحب ـ	″
″	عرس حضرت سید میران حسینی خداوند خدانما ـ	″
″	عرس حضرت احمد شاہ رضا علی ـ	″
″	عرس حضرت دیوانہ شاہ در رہنما آباد ـ	″
″	عرس حضرت دولھہ دولھن ـ	″
″	عرس حضرت پلنگ شاہ ـ	″
″	عرس مقبول علی شاہ علاقہ ثابت علی شاہ ـ	″
″	بمالکہ حضرت فاضل شاہ واقع موضع عرف سیتارام پوریا قصبہ شاہ آباد ـ	″
″	نذر حضرت سید حسن برہنہ صاحب ـ	″

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت اللہ غنی -	ربیع الثانی	صہ
ایضاً	عرس حضرت قطبی صاحب -	ایضاً	دعہ
؍	عرس حضرت واصل شاہ -	؍	ا دعہ
؍	عرس حضرت نوروز بیگ -	؍	صہ
؍	فاتحہ سالانہ والدۂ ناصر یار جنگ -	؍	ا ر
؍	نذر بروز عرس حضرت حسینی بادشاہ -	؍	ا معہ ر
؍	عرس حضرت غفران مآب رحمۃ اللہ علیہ -	؍	للعہ صما ر
؍	فاتحہ سالانہ امامی بیگم -	؍	صہ
؍	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در عاشور خانہ بادشاہی	؍	لما دعہ
؍	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در آثار شریف -	؍	صہ
؍	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ حوالہ قمری والہ -	؍	دعہ
؍	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در چار مینار -	؍	لہ عہ
؍	عرس حضرت بلند شاہ صاحب -	؍	الــــ ر للعہ ما عہ ر

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت جمال بہار صاحب -	جمادی الاول	سا دعہ
ایضاً	نیاز دہ سال برای سلامتی خداوند نعمت دام اقبالہٗ -	ایضاً تفصیل [illegible]	مسکین شاہ دعہ · یار علی شاہ دعہ مصری شاہ دعہ · صلات لہ نیاز ا معہ · تی ا معہ ا دعہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت اللہ غنی -	ربیع الثانی	صہ
ایضاً	عرس حضرت قطبی صاحب -	ایضاً	دعہ
"	عرس حضرت واصل شاہ -	"	امرعہ
"	عرس حضرت نوروز بیگ -	"	صہ
"	فاتحہ سالانہ والدۂ ناصر یار جنگ -	"	امر
"	نذر بروز عرس حضرت حسینی بادشاہ -	"	امعمر
"	عرس حضرت غفران مآب رحمتہ اللہ علیہ -	"	للعہ صمانر
"	فاتحہ سالانہ امامی بیگم -	"	صہ
"	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در عاشور خانہ بادشاہی	"	لمادعہ
"	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در آثار شریف -	"	صہ
"	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ حوالۂ قمری والہ -	"	دعہ
"	نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ در چار مینار -	"	لہ عہ
"	عرس حضرت بلند شاہ صاحب -	"	[illegible]

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
بخشی رضا علی	عرس حضرت جمال بہار صاحب -	جمادی الاول	سادعہ
		تفصیل ارباب [illegible]	سکین شاہ دعہ · بادل شاہ دعہ مصری شاہ دعہ · حلوا لعہ نیاز [illegible] · باقی امعہ
ایضاً	نیاز دیہال برای سلامتی خداوند نعمت دوام اقبالہ -	ایضاً	ادعہ

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت زین العابدین عرف بادشاہ صاحب	ربیع الاول	۔
ایضاً	فاتحہ سالانہ راج کنور بائی ۔	ر	[illegible]

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	نیاز مہندی حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ۔	ربیع الثانی ۱۲۰۵ھ	۔
ر	جہت سلامت خداوند نعمت بابت مسند نشینی حوالہ سید حسام الدین صاحب ۔	ر	۔
ر	عرس حسینی بادشاہ ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت حمیدہ شاہ وولہ ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت احمد علی شاہ وولہ ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت بوولی صاحب ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت شاہ موسیٰ صاحب شطاری ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت صوفی صاحب قادری ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت احمد شریف خادم احمد علی شاہ وولہ	ر	۔
ر	عرس حضرت شاکر شاہ سدا سہاگ ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت محبوب شاہ سدا سہاگ ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت مظفر شاہ عرف پیر بالی شاہ ۔	ر	۔
ر	عرس گونڈا شاہ عرف نور الدین صاحب ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت خواجہ شمس الدین حسینی ۔	ر	۔
ر	عرس منظور شاہ ۔	ر	۔
ر	عرس حضرت حاضران حضور	ر	۔

نام تتمہ	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	اخراجات روشنی وغیرہ عرس حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مکہ مسجد ۔	ربیع الاول	الـ ابمابر
ایضاً	عرس خواجہ ظہور علی شاہ ۔	ایضاً	صـ
"	عرس حضرت شاہ حضور اللہ شاہ ۔	"	دعسه
"	عرس حضرت شاہ میران حسینی در ابراہیم پٹن ۔	"	ارصہ
"	عرس حضرت سید اکبر حسینی عقب دیوار دولتخانۂ قدیم ۔	"	ار
"	عرس حضرت معین الدین شاہ برگھاٹ دارہ پلی ۔	"	ارصہ
"	فاتحہ سالانہ ماہ لقا بائی ۔	"	الـسر
"	عرس حضرت آثار شریف عقب مکہ مسجد ۔	"	ادعہ
"	عرس آثار شریف در عاشور خانۂ بادشاہی ۔	"	الرد
"	عرس آثار شریف در بلدہ ۔	"	ار
"	در مکہ مسجد برای حدیث شریف ۔	"	اصر
"	عرس حضرت تلیج خان ۔	"	ادعسه
"	عرس حضرت محبوب علی شاہ ساکن امروہہ ۔	"	الـ ار
"	عرس حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ	"	صمار
"	عرس حضرت میر ابو العلی صاحب قدس سرہ ۔	"	صمار
"	عرس حضرت سید شاہ ولی ۔	"	صـ
"	عرس حضرت شاہ لطیف قادری در نلکنڈہ ۔	"	ار
"	عرس حضرت عباس شمشیر برہنہ ۔	"	ار
"	عرس حضرت بہار علی شاہ بدرگاہ شاہ یوسف صاحب	"	ار

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر ناصر علی	فاتحہ سالانہ خمار کنور ۔	صفر	مار
ایضاً	فاتحہ سالانہ میاں صندل ۔	ایضاً	[illegible]
ر	عرس حضرت حافظ امین الدین صاحب ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت مولوی یار محمدؐ صاحب ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت سلیمان صاحب ۔	ر	مار
			میزان [illegible]

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
محمد اسد علی	عرس حضرت دیوانہ شاہ ۔	ربیع الاول	مار
ایضاً	عرس حضرت سلیمان شاہ و دادا پیر حضرت احمد علی شاہ	ایضاً	مار
ر	عرس حضرت شاہ میر اولیا ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت نوبہار شاہ سدا سہاگ ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت بھولی بادشاہ بر تالاب میر جملہ	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت جلال الدین سرخ پوش ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت سید اکبر حسینی مرشد زادہ راجو حسینی	ر	مار
ر	عرس حضرت قدم رسول بلدہ ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت قدم رسول کوہ شریف ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت حیات اللہ شاہ	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت قاسم دولہہ ۔	ر	[illegible]
ر	پخت طعام دوازدہم شریف ۔	ر	[illegible]
ر	عرس حضرت حاجی عبد الکریم گھڑی ہمراہ حاضر جواب	ر	مار

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد و ...
میر ناصر علی	عاشور خانہ متصل ڈیوڑھی گلشن محل -	محرم	عـــ
ایضاً	عاشور خانہ علم شبیر -	ایضاً	عـــ
ر	عاشور خانہ متصل پھاٹک نوید محل -	ر	لہ عـہ
ر	عاشور خانہ ماما امن خسرو -	ر	لہ عـ
ر	عاشور خانہ حضرت امام قاسم -	ر	لہ عـ
ر	عاشور خانہ بیرون دروازہ علی آباد -	ر	لہ عـہ
ر	عاشور خانہ متصل ڈیوڑھی فرحت محل -	ر	عـہ
ر	عاشور خانہ شیخ محمد نامدار کتابخانہ -	ر	سـہ
ر	عاشور خانہ سرور نگر -	ر	عـب
ر	عاشور خانہ محمد بندگی متصل ڈیوڑھی بخشی بیگم صاحبہ -	ر	صہ ر
ر	عاشور خانہ متصل دروازہ دودباولی -	ر	صہ ر
ر	عاشور خانہ متصل درگاہ حضرت حسین شاہ ولی صاحب -	ر	صـ
ر	عاشور خانہ ماہ لقا -	ر	الہ ر
ر	عاشور خانہ نیلم بائی -	ر	دعـہ
ر	عاشور خانہ بی بی سکینہ در باغ جہان پرور بیگم -	ر	دعیـہ
ر	عاشور خانہ کلب علی شاہ -	ر	سـہ
ر	عاشور خانہ عزیزہ بیگم -	ر	ا ر
ر	عاشور خانہ دوازدہ امام -	ر	الہ ر
ر	عاشور خانہ بی بی سکینہ علاوہ نظر علی -	ر	دعـہ
ر	جھولہ حضرت علی اصغر متصل مکان -	ر	ا ر

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	تعداد روپیہ تنخواہ
میر ناصر علی	عاشور خانہ پنجہ شاہ بلدہ -	محرم	و عسہ
ایضاً	عاشور خانہ علاوہ سیویان -	ایضاً	و عسہ
"	عاشور خانہ قدم رسول بلدہ -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ پنجہ شاہ قلعہ محمد نگر -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ آغا فرہاد -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ قطبی کوڑہ -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ نارسنگی -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ متصل دروازہ آہنی -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ عطاپور حوالہ تعلقہ -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ گرد بستی محل -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ میر مومن حارث -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ ملکاج گری -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ مہدی حسین -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ چمن علی شاہ معصوم حسین شاہ -	"	ما و عسہ
"	عاشور خانہ مذکر شاہ -	"	و عسہ
"	عاشور خانہ جان کنور طوائف -	"	و عسہ
"	معمول سواری علم بی بی سکینہ -	"	عسہ
"	عاشور خانہ کوہ قدم رسول -	"	عسہ
"	عاشور خانہ متصل ڈیوڑھی منیر الملک -	"	عسہ
"	عاشور خانہ میر فضل علی متصل مسجد غالب جنگ -	"	عسہ

نام مہتمم	نام عاشور خانہ	نام ماہ	
میر ناصر علی	عاشور خانہ سراوت ۔	محرم	
ایضاً	عاشور خانہ قائمہ محمود نگر ۔	ایضاً	
"	عاشور خانہ علاوہ بتیان ۔	"	
"	عاشور خانہ حسینے علم ۔	"	
"	عاشور خانہ نعل صاحب ۔	"	
"	عاشور خانہ اہلبیت حسین خان ۔	"	
"	عاشور خانہ مرزبہ اہتمام نواز خان ۔	"	
"	عاشور خانہ حضرت عباس علیہ السلام ۔	"	ص
"	عاشور خانہ بی بی خاتون جنت رضی اللہ عنہا ۔	"	ص
"	عاشور خانہ منڈوہ چنبیلی ۔	"	ص
"	عاشور خانہ براق پنجی ۔	"	ص
"	عاشور خانہ والی مرتضے ۔	"	ص
"	عاشور خانہ جہاڑو شاہ و سوا سہاگ ۔	"	ص
"	عاشور خانہ مندہ علی شاہ ۔	"	ص
"	عاشور خانہ بسنت بیگم متصل مکان ماہ لقا ۔	"	ص
"	عاشور خانہ میر بخشو آرایش گر ۔	"	ص
"	عاشور خانہ زہرو نقال ۔	"	ص
"	عاشور خانہ نواب جان نصیبہ بیگم ۔	"	لاص
"	عاشور خانہ نصر اللہ خان مرحوم ۔	"	مرصہ
"	عاشور خانہ کوہ شریف ۔	"	[illegible]

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ مقررہ
میر ناصر علی	معمول محمد شکر اللہ قصہ والہ ۔	محرم	لعہ
ایضاً	معمول سید دوست علی پسر بہادر خان رہونگیہ ۔	ایضاً	عہ
"	مریم بی زوجہ شیدی احمد چیلہ ۔	"	عہ
"	معمول کنتی نورہ محمد قہوہ پز ۔	"	عہ
"	دیدار علی شاہ درویش ۔	"	عہ
"	فقیری میان نشست خواجہ سرا ۔	"	صہ
"	حضرت یوسف صاحب شریف صاحب ۔	"	ما
"	نیاز میان منصور صاحب ۔	"	دعہ
"	نیاز حضرت سید میران حسینی متصل بہرو شیخ ندیم ۔	"	معہ
"	نیاز حضرت سید صاحب درخانہ باغ	"	دعہ
"	خرید سیلہ ناندیر ومشروع وگوشہ طلائی بنابر پوشاک درویشان سدا سہاک ۔	"	سالعہ
"	در آثار شریف ۔	"	ما
"	سہرہ ہر روزہ ودھنی فعل جناب وعود وگل وغیرہ شب نہم تعلقہ نانسانی اہتمام شہامت جنگ ۔	"	ماعہ
"	آبدار خانہ سبز بنگلہ دولت خانہ قدیم ۔	"	ما
"	روغن کنجد وتیاری دلونہی یعنی مشعل ۔	"	مالعہ

روغن کنجد — پارچہ برای دلونہی

معمولات عاشور خانجات

نام مہتمم	نام صاحب عرس یا فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر ناصر علی	نیاز حاضری ۔	محرم	۵
″	نیاز درویشان سدا سہاگ ۔	″	۱۱ عہ ۲
″	بحت طعام عشرۂ شریفہ ۔	″	للعہ ۲
″	شربت شکر سفید ۔	″	سا ۲
″	حلیم نیاز حضرت شاہ راجو صاحب ۔	″	۵
″	شربت مہری سلامت خداوند نعمت باتصواب فرخندہ یار جنگ ۔	″	۱۱۱۲ عہ
″	فاتحہ حضرت مومن حبیب ۔	″	۵
″	نیاز حضرت پیر بادشاہ عرف دو پیران ۔		وعہ
″	نیاز جہاڑو شاہ سدا سہاگ ۔	″	وعہ
″	نیاز حضرت میر مومن عارف ۔	″	وعہ
″	نیاز حضرت حسن برہنہ صاحب ۔	″	وعہ
″	نیاز سید مرتضی قادری ساکن ہمنا آباد ۔	″	وعہ
″	نیاز صوفی صاحب قادری ۔	″	وعہ
″	نیاز ناٹ دراحت محل دولتخانہ قدیم ۔	″	ا عہ ۱
″	نیاز حضرت محمد بیگ مجذوب ۔	″	وعہ
″	نیاز حضرت احمد علی شاہ دولہہ ۔	″	وعہ
″	نیاز حضرت بیکس [illegible] ۔	″	وعہ
″	نیاز حضرت [illegible] صاحب ۔	″	عہ
″	نیاز حضرت محبوب شاہ سدا سہاگ ۔	″	وعہ

پیشوائی نموده همراه حاکم جدید تا کوٹھی رزیدنسی می آید و در آنجا رسانیده اطلاع بدیوانصاحب مینمایند
و ایشان عرض بحضور مینمایند و از حضور خورشید جنگ بهادر و رشید الملک بهادر و منشی
مرومه حمید خان مع دیگر ممتازی برای خبر خیریت و استدراک مزاج مبارک صاحب بهادر می آیند
و ازینجا بعد استدراک معاودت شده آداب عرض بحضور از طرف صاحب عالیشان بهادر میرسانند
بعده حسب اجازت دیوانصاحب تشریف می آرند و ملاقات کرده باز بحضور می روند و هر روز
که برای ملاقات دربار صاحب عالی شان بهادر مقرر میشود بآن اطلاع میدهند و دران روز
دربار منعقد میشود و خریطهٔ نواب گورنر جنرل بهادر که می آید بسرکار میگذرد و خوانده میشود بطوریکه
گذشته و اگر خریطه نمیرسد اول ملاقات معمولی میشود و برای آخر خریطه دربار دیگر مقرر میگردد و در آن
روز بدستور رسوم آن بکمال خرم و احتیاط و احتشام و کر و فر بجا آورده میشود و هنگام روانگی
صاحب رزیدنٹ بهادر و داخل شدن حاکم جدید ادای مراسم سلامی توپ بدستور در کوٹھی کرده میشود
و دعوت صاحب رزیڈنٹ بهادر جدید مع دیگر صاحبان عالیشان بکمال تزک و احتشام و روشنی
و رقص و سرود و اطعمهٔ گوناگون و میوه جات بوقلمون میگردد و جنگیر گل بدیوان و جنگیر گل بصاحبان عالیشان
از طرف حضور پرنور عنایت میگردد و ایشان آداب عرض می نمایند و اگر نواب ذوالفقار الدوله بهادر
بیمار می شوند برخواصان سکندر جاه بهادر مرحوم حکم میشود که بحضور بهادر ممدوح رفته خبر خیریت مزاج
ایشان بیارند و چون سال قریب بتمام میرسد بر دیوانصاحب بهادر و رشید الدین خان بهادر و
امیر کبیر بهادر و نصرت جنگ بهادر و حسن منور خان بهادر تاکید میشود که بقایای تعلقات داخل
خزانه عامره نمایند هر یک عرض میکند که بالقایای تعلقات سرکار بالرأس والعین داخل میکنیم
و داخل مینمایند و کسیکه باقیدار نمی باشد یا ازو فاضل بحضور رسیده باشد عرض میکند که بر نکهدار باقی
نیست یا بسرکار فاضل خیر طلب رسیده است و تفصیل روپیه که برای اعراس سالانه مقرر است اینست

نام مهتمم	نام صاحب عرس یا فاتحه	نام ماه	تعداد روپیه مقرره
میر ناصر علی	عرس حضرت سید عبد الوهاب صاحب مرحوم	محرم	ما عـ ۵

نیز دربار گهربار منعقد می شود و نذور میگذرند و نذور امیر کبیر بهادر و دیوان صاحب و پیشکار صاحب
و خورشید جاه بهادر و بشیر الدوله و غیرهم معززین اخود بدولت میگیرند و باقی را بفرط عنایت حکم
می شود که دیوان بگیرند پس ایشان میگیرند و نوشته ها را که حاضر میشوند بسرپیچ و جیغه سرفراز
میفرمایند و هرچه روپیه و اشرفی میگذرد بسرکار عالی داخل میکنند و نیز نذر جمعیت همراهی امیر کبیر
بهادر و مختار الملک بهادر و دیگر امرا داخل حضور پرنور میشود و با میر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر
و صمصام الدوله بهادر و رشید الدین خان بهادر خاصه عنایت میگردد و هم عید جا مولود و خوشتنی
را ارشاد میگردد و همچنان بعمل می آید و این در اکثر تقاریب و دستوری عجیب و غریب آنکه در غره الی
عید الضحی یک لک گوسپند از سرکار حضور پرنور و نواب مختار الملک بهادر و امیر کبیر شمس الامرا
بهادر و دیگر امرا بر ملازمان و متوسلان و منتسبان و قبائل و عشائر و محلات معلات حسب
حصص معینه تقسیم میشود و تا تاریخ نهم ذیحجه بهر یک کس مذکور عنایت میگردد و بهر واحد می رسد
و همچنین در ایام فصل انبه که شروع از ماه چیت میگردد و علی قدر الحیثیت انبه تقسیم میشود و بهر کس
هر قدر که مقرر کرده باشند میرسد الله القدیر این سرکار عالی جاه را تا یوم التناد قائم و پاینده
دارا د آمین و بزمانه نواب غفران مآب روزانه فاتحه پیشوایان طریقت رضی الله عنهم بر نان
گندم سیزده پله و حلوای تر سه پاو پله پخته تقسیم بر غربا باین طریق می شد که فی کس دو عدد نان
و یک سیر حلوای تر داده میشد الحال صدها من بریانی پخته بر غربا تقسیم می شود و صدها من غله خشک
بعضها روزانه داده می آید بلکه نان نیم پاو و گندم پخته بر سکان محلات بلده فرخنده بنیاد روزانه
تقسیم کرده میشود و همین خیرات مبرات بحکم الصدقة ترد البلا دفع بلیه میگردد و آن امن است در ملک
دوام ور مملکت و هرگاه صاحب رزیدنت بهادر مبدل میشود و عوض جلسه حکام بکمال تزک و سامان
روشنی و رقص و سرود بشب میشود و بین بر روز بعضی بحضور ملاقات نموده مرخص میگردد و
جدید که بجای ایشان می آید برای پیشوائی آن از ڈاک چوکیها حیدرآباد تا ابتدا ملک می نشیند
بلده فرخنده بنیاد تا بسرحد ملک امیری ممتاز جمعیت معتد بها برای پیشوائی می آرد از انجا

برگاه صاحب عالیشان بهادر میرسند دیوانصاحب استقبال کرده می آورند حالا کیفیت دربار
چنان شده است که بدستیکه از کوٹھی تشریف می آرند و ازینجا بر فیلان سوار شده تشریف می برند
و دیوانصاحب و امیر کبیر بهادر در حضور حاضر میباشند استقبال کرده می نشانند و حضور بر آمد
میشوند و ملاقات میشود و کلمه کلام و مزاج پرسی میشود هرگاه پانداون پیش میشود رخصت میشوند
اگر امر ضروری از پیشتر صاحب ممدوح ملاقات تخلیه میخواهند بنا چاری تخلیه میشود بغیر از دیوانصاحب
و غیره کسی از امرا در انجا نمیباشد یعنی دیوانصاحب و امیر کبیر بهادر تا پرده بر ده میگذارند
و سوای حضور صاحب رزیڈنٹ بهادر و یک دو صاحب دیگر همراهی الیشان را از این خلوت
بر کسی نمیدانند و امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر بیرون در نشسته میباشند بعده صاحبان بیرون
می آیند و امیر کبیر بهادر و مختار الملک بهادر باز قدری مشایعت میفرمایند و صاحبان بهادر باز
سوار شده بر کوٹھی خود تشریف می برند یا بدیوانی تشریف می آرند باز ازینجا بر کوٹھی تشریف
می برند و اگر تقریب عطای چیزی یا القابی با میرے میشود بسیار از حکام ولایت میباشند
و خریطه که می آید رشید الملک بهادر میخوانند و منشی رزیڈنسی و خزانچی آنجا نیز حاضر می باشند
منشی رزیڈنسی یا نامیان که خزانچی آنجا اند القاب یا خطاب را حسب هدایت صاحب رزیڈنٹ بهادر
خوانده به بندگان عالی می شنوانند و آن چیز را حضور پر نور بآن امیر بدست مبارک خود عطا میفرمایند
و امیر ممدوح نذر میگذارند بار ستار آف انڈیا مع القاب از لندن برای نواب مختار الملک
بهادر و جناب صاحب رزیڈنٹ بهادر آمده بود که حضور مجمع بست و نه افسران انگریزی و مخصوصان
نمود اجمع فرموده بدست مبارک خود عطا فرموده بودند و زیب گلوی هریک نموده پس
حکم شد که پانداون داده آید و سلامی اتواب و دربار بر شده مرخص شد ند و بر هرکس از امرا
کمال قهرمان سلطانی نازل میشود در قلعه محمد نگر عرف گولکنده مقید میگردد و باز بر نمی آید
الا ماشاء الله چنانچه محتشم الدوله بهادر که بدستیاری الطاف حضور بعد زیاده از یکسال از آنجا
طلب شدند و باستقبال با مرا مستقبل و بالطاف حضور پر نور مشمول شدند و بر روز نوروز

سلیه و دستار عنایت میگردد و با فسر ایشان که و غیره ایشان نامند شش دو شاله مرحمت میشود
و برای روشنی کوه مولی چار هزار روپیه با محمد میان عنایت می شود و بماه رمضانی دو ماما جمیله و
ماما شریفه و ماما دلارام یک یک هزار روپیه معمولی کوه مولی عنایت میگردد و برای میوه خوردن
فرزند ارجمند شبلی میان خورشید جاه بهادر که آن نیز به حضور پر نور میشود و نجابت الله آقا باقم
بیست هشت روپیه ماهوار مقرر شد و بعشره اولی شعبان المعظم دو هزار روپیه عنایت میشود
برای نیاز تا بحساب دو صد روپیه روزانه فاتحه شده باشد و گاهی بملاحظه گشت هامی جاسوسان
میفرمایند و به نوکران که همراه آنها باشند سی سی روپیه انعام عطا می شود و در عشره ثانیه شعبان
المعظم برای روشنی تکیه مسجد و مکان منجهلی بیگم صاحبه دو هزار روپیه عنایت میگردد و نیز پنج
سبد آتشبازی بمحبوب بیگم و پنج سبد بببا نو بائی و پانزده سبد آتشبازی بروشن الدوله بهادر
و پانزده سبد بصمصام الدوله بهادر عنایت میشوند و از نزد رشید الدین خان بهادر پانزده
سبد آتشبازی بحضور پر نور داخل سے میشوند و حضور پر نور را اگر عشق ست بخیرات ست بر وقت
خیرات ست و دوستی مبارک ست بیت چندین فنون شیخ نیرزد به نیم خس ** راحت
بدل رسان که همین مشرب است و بس مصرع بجود بخش که دنیا و آخرت بردی بگوی
حضرت است اما برجهن کما احسن الله الیک عمل آنجناب است و صاحب رزیڈنٹ بهادر اگر
اراده ملاقات می فرمایند معرفت دیوان صاحب اطلاع آن بحضور میشود و بعین روزی مقرر کرده
می شود و حکم فرش و فروش می گردد و آن روز از صبح معرفت کوتوال بند و بست از کوٹھی
تا جلو خانه میگردد که کسی سلاح بند از کوٹھی رزیڈنسی تا جلوخانه میان راه نمی آید اگر ضرورت
بیباشد اقبال سرکاری میروند صاحب رزیڈنٹ بهادر مع قدرے ترک سواران و دیگر دو اصحاب
خود بتشریف می برند سابق دستور چنان بوده است که براه مستقیم تشریف جلد دولت
می بردند آنجا دیوان صاحب حاضر می بودند یعنی چون خبر میرسید که صاحب رزیڈنٹ بهادر
مع مصاحبان سوار شدند از جلو خانه دیوان صاحب بر فیل سوار شده داخل در دولت میشدند

مرحمت شدند و بتاریخ یازدهم شریف موی سر مولود تراشیده شد و بوقت تراش یک صد و پنجاه
روپیه عنایت شدند و بر مشائخین و دیگر فقرا و محتاجان بسیاری از خیر خیرات شد و چونکه هنوز
گرانی بود و در باب تدابیر ارزانی تاکید کامل از حضور پرنور بدیوان صاحب بهادر رفته است فاهذا
نذر دیوان صاحب و پیشکار صاحب در باب تهنیت تولد فرزند ارجمند نگرفتند و چنان فرمودند
که بعد از ارزانی غله خواهم گرفت حال ارزانی و گرانی هر دو از جانب حق است نه از طرف خلق الله
یقبض و یبسط در کلام مجید است و هرگاه که بتاریخ پانزدهم ربیع الثانی صندل برهنه صاحب قدس سره
می رود اطلاع آن بحضور پرنور می رسد و چون تا قلعه محمد نگر گلکنده بنظر ضرورت خود در خواست
آمدن خود میکنند به منظوری حکم می شود که کوتوال بلده بندوبست قلعه را در نظر دارد و چون بکای
خود بیگ ... اطلاع آن هم بحضور می شود و به نذر عید در هر کارخانه نرگاه ... انعام پنج صد پنجصد روپیه
انعام می شود و پیچوری ایشان دو شاله مرحمت میگردد و چون خسوف میشود از ... یازده راس
گوسفند و یازده نگهم و یازده تهان کهادی و یک راس جاموش و تیل و ماش وغیره اشیای
تصدق و پنج صد روپیه نقد از پیشکاری یک صد و بست و پنج روپیه نقد باقی و دیگر اشیای بشرح
سابق برای تصدق می رسد و همه بر فقرا تقسیم می گردد و شب هفدهم جمادی الاولی در
فرخ محل ... تمام فقرای ... می شود و ... آتش افروخته دواده وشش می کنند از حضور پرنور
ایشان را دو ... دو پنجاه ... روپیه داده می شود مصرع چیزی بده درویش را چیزی بگو درویش را
زیرا که ایشان برد اغنیای ... قدم در ... ایشان ... برای حضرت شاه خاموش
... نابری تا آیرش ... شش هزار روپیه نقد سالانه مقرر است تا در حق حضور پرنور
دعای مزید دولت و اقبال بشوند و چون ماه هلال جب دیده میشود و حکم روانگی نقاره کوه مولی میشود
ده صد روپیه برای خرچ نقاره از سرکار مرحمت میگردد و نیاز کوه مولی نیز بسرکار عالی داخل میگردد
و ... چون ... تیار میشوند چند امرا به تناول آن متوجه می شوند و این خرچ کوه ... و ... هزار
و پنجصد روپیه عنایت می گردد و بتاریخ ... مرجب ... و نه کس از مجاوران کوه مولی حاضر میشوند

بمنصبداران خورانیده میشود خصوصاً بتاریخ یازدهم معرفت اسد علی داروغه طعام یازده هزار روپیه بخت کنانیده تقسیم کرده میشود حضور پرنور دستار بروضع قدیم برسر مبارک خود میگذارند و برای بستن آن دستار بندی ملازم ست و بتاریخ دوازدهم ربیع الاول در مکه مسجد رشنی بسیار کرده میشود و در حق هرکس که فتوی قصاص میگردد تا و قتیکه از حضور حکم محکم صادر نمیشود بجنسیح درآورده نمیشود و گردنش زده نمی شود و هرگاه بقتل میرسد عرض کرده میشود که گردنش در یکضرب از تن جدا شد و اگر زیاده ضرب جلاد میرساند مورد عتاب میگردد و بتاریخ دوم ربیع الثانی سال یکهزار و دوصد و هشتاد و سه هجری یا حکم محکم برای بنا مسجد در افضل گنج صادر شد که هنوز تیار مے شود تاریخ بنای آن فقیر باتعمیه گفته ام این ست تاریخ ساخت نواب افضل الدوله * خانهٔ حق که نیست اورا جفت * هر زبان آورے بتاریخش * فکر می کرد و گوهری می سفت * ناگهان مروے از رجال الغیب * برجل افضل المساجد گفت * و نشست ٹپو صاحب بجای نشست محی الدوله مرحوم مقرر ست برای میوه خوری دختر عالیه خود بدولت بست پنج روپیه و برای میوه خوری صاحبزادهٔ بلند اقبال که بتاریخ پنجم ربیع الثانی سال یکهزار و دوصد و هشتاد و سه هجرے متولد شده بود طال عمره و اقباله چهل و هشت روپیه معتبر فرمودند تاریخ آن نو بادهٔ باغ اقبال و افضال که نام نامے آن میر محبوب علی ست ضاعف الله ملکه و فضله آنچه گفته ام اینست تاریخ بدرگاه الٰہے سرچو سودم * دعاها خالصاً لله نمودم * که ای خالق طفیل احمد پاک * بکن شر منده بدخواه حسودم * بده آقاے نعمت را تو فرزند * کزو باشد در نعمت کشودم * بحمد الله که در درگاه ایزد * قبول آمد دعاهای بجودم * که یعنے افضل الدوله بهادر * پسر خوش یافت که اورا ستودم * باقبال و حیات و نصرت و فتح * بفضل دائمی هم لب کشودم * اجابت از در حق می شتابد * بعجز و زاری خود آزمودم * ندا آمد امیر افضل الملک * چو فکر سال میلادش نمودم * قمر جاه و جلالش در فزون باد * که با کروبیان آمین شنودم * و از لفظ هو النهار نیز تاریخ مے برآید ان از بطن واحد بیگم ست که برای زچگی ایشان پنجهزار روپیه

بسیار است تکلیفی که بیانش ناگفته بمردمان می رسید مختار الملک بهادر ارشاد گردید که هر روز
بلا ناغه در افضل گنج دباره دری وپل کهنه ویاقوت پوره طعام هزار روپیه بر غربا تقسیم شده باشد
همچنان چندی عمل مانده اما چونکه در عطای غله عطا عام بوده است پس غله از گندم وجو ونخود وبرنج
وموتگ بقدر خوراک یک کس تقسیم می شد واین تقسیم تا مدت دراز مانده است امید که بنیت نیک
حضور پرنور بر مخلوق در ارزانی کشوده شود وبندگان عالی را فرحت بخشیده آید چون درین ملک
مثلا در جنگل ابراهیم پتن گوسپند دشتی بسیار میباشند اکثر امرا و میر شکار بحضور پرنور میارند وجواب خریطه
نواب گورنر جنرل بهادر منشی سردار علی فرزند کلان رشید الملک بهادر مینویسند واگر خریطه میرسد
ایشان بحضور پرنور میخوانند وهر قدر آب در رود گومتی می آید اطلاع آن بحضور پرنور میشود که هفت یا ده
یا بست یک طاق پل کهنه غرق شد یا یازده مثلا یا کم و بیش ازان واز راجه ها کوالیار یا شولاپور وغیره
از ملک محروسه بار یاب دیوانی میشوند اطلاع شان بحضور پرنور میگردد و هر لفافه که از کلکته از حضور فیض گنجور نواب
گورنر جنرل بهادر یا از ولایت بحضور صاحب رزیدنت بهادر نامی حضور پرنور میرسد معرفت دیوان مهتمم الشان
داخل حضور پرنور میگردد وچون جواب خریطه شنوانیده میشود بران ضرورت مهر خاص میگردد نواب
رشید الدین خان بهادر ودیگر امرا یعنی خورشید جاه بهادر وراجه نانک بخش بهادر ولاله درگا پرشاد و
تیومن صاحب وتهنیت یار جنگ بهادر ومنشی رشید الملک بهادر که مهر حضور پرنور تحویل ایشان در کوتهه میباشد
طلب میشوند ایشان حاضر شده مهر خاص وبروی حضور پرنور در کوتهه یعنی مهر خانه با حتیاط کشاده
برآورده بر خریطه می چسپانند وباز مهر خاص را در کوتهه مهر خانه نهاده بند مے کنند وبر در بند
هر یک مهر خود ها ثبت می فرمایند وخریطه بملاحظه بندگان عالی درآورده بخدمت نواب
مختار الملک بهادر مے فرستند وایشان بخدمت صاحب عالی شان بهادر روانه میفرمایند
واگر سطر نامجات برآوردن از چار صندوق که در همین کوتهه میباشد منظور حضور پرنور می باشد
همین امرا تشریف می آرند وبرآورده بملاحظه اقدس درآرند وباز بدستور بحفاظت تمام
بجای خودش می نهند وماه ربیع الاول اکثر طعام پخته شده بر فقرا تقسیم میگردد وهم

وبامیرالدوله وعرض بیگی حکم می شود که بر بغل صاحب ڈهتی بربندند که بیچپان اجمل می آرن
بفتح دال هندی وسکون های هوز به تشدید وکسر تای هندی بیای معروف آن پارچه
مطبوع به پنجه ابرک می باشد وحضور پرنور اکثر بر چوڈنڈا که هوادار باشد سوار شده تشریف ا
می آرند وآن را زنان کهار می بردارند وعجب تر اینکه حامله میباشند وچونکه حضرت قوی الجبـ
انداز این زنان مرد خصلت اگر می افتند در بهره نگاهداشته میشوند ومورد عتاب میگردند با
کرده می شوند ودر فصل اثمار انبه که بحضور پرنور میرسند برامرا واعزه اجله ومحلات ودیوان صاحب
وملازمان تقسیم فرموده می شوند واین اثمار از میر کبیر بهادر ورشید الدین خان بهادر وحمید نور خان
ومتهور جنگ بهادر ونصرت بهادر داخل می شود اگر در فصلے قلت رو می نماید به تعلقه داران
حکم نافذ می شود انچه انبه تیار شود بسرکار با دولت رسانیده باشند قیمت آن داده خواهد شد
هرگاه صاحب عالی شان بهادر عزم ملاقات می فرمایند دیوان صاحب عرض بحضور می نمایند پس
حکم می شود که روز ووقت مقرر کرده اطلاع دهند داروغه مطبخ حضور پرنور انوار جنگ بهادر اند اگر برای
حفاظ وغیره تیاری طعام منظور می باشد برایشان نفاذ حکم عالی می شود وهرگاه امید پیدا
شدن ثمرة الحیوة قریب معلوم می شود بدیوان بهادر حکم تیاری کڑه وهنسلی ونصرت جنگ بهادر
رشا وتیاری جوڑه برای زچه وبچه صادر می شود که داخل کنند اگر حسب تقدیر طبع پیشکار از اعتدال
منحرف میشود بفرط بنده نوازی دریافت خبر صحت میشود پس از ان پیشکار آداب علاوه مع کیفیت
ت بمعرض التماس می درآید وچون بعد صحت باریاب میشوند نذر میگذرانند وچون شاه نورالدین
ی قمیصی عزم علاقه می فرمایند برای باربرداری حضرت ایشان دو فیل ودو اسپ از
نور مرحمت می شوند ودانه وکاه وغیره صرف آنها نیز از حضور عالی معین میگردد وتاریخ
سفر از دیوانی مبلغ پنج صد روپیه نقد وروغن وماش وغیره واز پیشکاری یکصد وبست
نقد وروغن سیاه وماش وغیره برسم تصدق بحضور پرنور داخل میشود وچون گرانی
بسیار بوده است که برنج را نرخ فی روپیه پنج سیر بود ومخلوق که درین بلده فرخنده بنیاد

اکثر ازدارزال ست اگر کسے از ایشان بر بہرہ می نہد بہ بادشاہ آن مرکوتوالی تا کماہ قید کردہ میشود
بتاریخ چہارم محرم لنگر رشید الدین خان افتخار الملک بہادر می برآید وہمین تاریخ لنگر صاحبزادے یعنی
دختر خرد نیز می برآید وبتاریخ چہارم درخواست خرج لنگر حضوری می گذرد وبران چاردہ ہزار روپیہ صرف
آن بامیر الدولہ بہادر خانسامان حضور عطامی گردد وبتاریخ پنجم لنگر حضوری برآید وتمام جمعیت
حضوری وامیر کبیر بہادر وجمعیت پیشکاری ودیوانی ہمہ ہمراہ آن می باشد واین مجمع در حیدرآباد
لائق دیدست اما فوج کہ باآئین است ہمہ باساز ویراق درستست وبے آئین ہمہ غیر منتظم
بمشروع در فوج لنگر از ہمین تلنگستان است تعلیما ہمہ فوج پیادہ کہ باکلاہ وبندوق ووردی
باشد موسوم بہ تلنگہ گردیدہ واز دیوانی بابت نذر جھولی بست ویک اشرفی ویکہزار وہفت صد روپیہ
وبست ویک کشتی جوڑہ وسیلی وغیرہ واز نزد پیشکار پنج اشرفی ونہصد روپیہ وہفتاد کشتی
جوڑہ وغیرہ واز راجہ اندرجیت بہادر ہفت کشتی دستار وانگشتری وسیلی وغیرہ داخل مے شود
وحضور پر نور بروز لنگر خود بدولت مع بیگمات در بنگلہ سبز تشریف آوردہ لنگر وکل جمعیت
دیوانی راملاحظہ می فرمایند تماشای آن می بینند وجمعیت امیر کبیر بہادر رانصف ملاحظہ فرمودہ
برخاست می فرمایند زیراکہ شام می شود وبوقت یکپاس شب بحضور پر نور عرض می شود کہ لنگر بسینے علم
داخل شد ولنگر امیر کبیر شمس الامرا بہادر از سپیدہ دم صبح برآمدی شود ودرین لنگر ہر سانحہ
شدید کہ پیدامیشود خبر آن ہم بحضور مفصل می گذرد وبعرض می رسد کہ فلان بفلان سبب زخمی
شد یا ہلاک گردید یا بخیر گذشت واگر کسے سائل بر جھوکہ استادہ مرثیہ در ایام محرم می خواند
ہر ہر قسمت از یاری می کند وراسر فراز بانعام می فرمایند وسیلی بامیر کبیر بہادر ومختار الملک
بہادر وپیشکار بہادر ونواب رکن الدولہ بہادر ورشید الدین خان بہادر وشبلی میان ومرحوم محل
ایشان کہ دختر کریمہ حضور اند وشاہ صاحب ودیگر بیگمات را معزز وممتاز می فرمایند وبتاریخ نہم
بشب دہم محرم وقت نیم شب سواری نعل صاحب مے برآید برای حفاظت آن صد جوانان
فرستادہ می شود ونہایت ہجوم مردم وکثرت مشاعل سے گردد واین ہنگامہ نیز قابل دیدست

اگر مانعی پیش می آید حضور برآمد نمی شوند حکم می شود که همه نذرها داخل نمائید تا آنجا در حسب الحکم
نذور جمله امرا چه دیوان و چه پیشکار و چه کوتوال وغیره گرفته داخل میکنند و همه بدون سلام و مجرا
با مکنه خودها واپس می شوند بفرط کرم بروز عید سعید به نواب امیر کبیر بهادر و نواب مختار الملک بهادر
و نواب رشید الدینخان بهادر و خورشید جاه بهادر و شاه صاحب میان یعنی بشیر الدوله بهادر خلعتها هم
عنایت می شود از همراهی نواب مختار الملک بهادر دو هزار روپیه و نواب امیر کبیر بهادر دو هزار
روپیه و پیشکار بهادر پنجصد روپیه و محمد خان جمعدار پنج صد روپیه نصیب یار جنگ بهادر پنجصد روپیه
و بودهن خان جمعدار پنج صد روپیه داخل میشود باقی متفرقات نهصد و پنجاه روپیه و هشتاد
و سه مهر اشرفی میباشد و بروز دیگر از طرف صاحب عالیشان بهادر هم تهنیت و مبارکباد میرسد سلام
و مجرا راجایان و اصیلان می شود حضور کوبهه کشاده اشیای نقره همه خواص تقسیم میفرمایند و نذر
نواب ذو الفقار الدوله بهادر و نبیره صمصام الدوله بهادر و نواب روشن الدوله بهادر میگذرد و
نذور محلات میگذرند و مجلس جشن می گردد و هنگامه رقص و سرود میشود و بروز هولی به لوجهیا
دو صد روپیه و بلوده ها صد روپیه و کهاران دو صد و پنجاه روپیه مسماة ایشان نیز بدستور انعام
داده میشود و روزانه حضور پرنور صباح و سه پهر برآمد میشوند و بانعامات بهر قدر که تقدیر موقت میکند
بندگان خدا را سرفرازی می بخشند هر کس امتحان مقدر خود خواهد اینجا آید و ببیند رباعی آهن که بپارس
آشنا شد ✣ فی الحال بصورت طلا شد ✣ خورشید نظر چو کرد بر سنگ ✣ تحقیق که لعل
بی بها شد ✣ و بعضی احیان که بمخصوصان جناب معلی جریانه می فرمایند ثمر آن بر فقرا و محتاجین
تقسیم کرده می شود و شکیل که رسن گلوبند سپ می باشد و شکال که پابند سپ میشود اگر مطلوب
میباشد آن را راجه نانک بخش بهادر داخل میکنند و برای چوکی و پهره زنان خانه زنان معتبر اند
که سلاح بسته چوکی و پهره می دهند شاید که زیاده از دو صد زن اینچنین باشند ایشان را گارڈون
نامند بفتح کاف فارسی بالف پیوسته و رای هندیه موقوفه و فتح دال مهمله و سکون نون
کمال مستعده و محنت و جفاکش می باشند اکثر از ایشان مرد نگیرند و بعض نکاح هم میکنند و این فرقه

بست و یک و بست و یک خوان مع بروشن الدوله بهادر و همل خوان از خاصه عنایت می فرمایند
و دیوانصاحب چون برای قطع جوڑہ عید الفطر اجازت خیاطان میخواهند از حضور پرنور پروانگی
خیاطان می شود و همدرین ماه مبارک نرخی را اجازت گشت حسب دستور می گردد و آواز
چارمینار تا کاروان گشت می کند چون بمکان خود داخل میشود عرض آن میشود که نرخی فلان
فلان محله را گشت کرد و حضور فرد رسوم تعلقه را از دیوانی طلبیده نیز ملاحظه فرموده در سیاهه
نگاه می دارند و چون طعام از جائی در ماه مبارک می آید برخصت او ضعفائے که بائین بنگله
استاده می باشند تقسیم میگردد و طلب روغن گاو باست نواب میرزا ثابت علی بیگ و
وحید منور خان پسر نواب متهور جنگ بهادر و نصرت جنگ بهادر میشود و گاهی در کوٹھه تشریف
آورده بجا مایان و اصیلان حکم عالی صادر می شود که پارچه های اورا به یغما برند و بتاریخ ۲۹ ماه
مبارک جوڑه های عید مرسلهٔ نواب مختار الملک بهادر و پیشکار بهادر و کلاه های ماهانه از نزد
رفیع الدوله بهادر داخل میشوند و قاضی و کوتوال و صوبه بلدهٔ را پروانگی رفتن عیدگاه برای
ادای نماز عید می گردد و حکم گسترانیدن فرش می گردد و بروز عید عرض میگردد که قاضی و کوتوال
وغیره برای نماز بعیدگاه رفتند باز بعد فراغ عرض می شود که پس از ادای دوگانه و خطبه حاضر
شدند پس دیوان و پیشکار حاضر شده آداب عرض میکنند و باریاب میشوند اول نواب مختار الملک
بهادر یا امیر کبیر بهادر بعده نواب رشید الدین خان بهادر و فرزندان ایشان بعده پیشکار بهادر
و فرزندان راجه اندر بخش بهادر بعد همه امرا و منصب داران نذر بحضور پرنور میگذرانند چند عمائد
حضور خود نذر می گیرند و بقیه را به نواب مختار الملک بهادر حکم میگردد که نذور خود گیرند درین میان
هر قدر نوشه های امیرزادگان حاضر میشوند بجیغه و سرپیچ سرفراز می شوند امروز چوبداران را
گرم بازاری می شود که عموماً تهدید و توبیخ میکنند و اظهار تقرب خود می نمایند زیرا که کمال چقلش میشود
و کسیکه بدون دستار درباری و عمامه و جامه می باشد دخل نمی یابد گویند آنروز هجوم
نذرگذاران بسیار می شود فقیر گاهی درین یوم سعید حاضر نشده ام که تقدیرم یاوری نفرموده است

می فرمایند وپس ازآن بسنت پیشکار بالازمه یکهزار و دو صد و پنجاه روپیه و یک جوڑه ویک
وبست و پنج خوان خاصه وبست ڈالی و دو بار نیشکر و عطردان و پاندان و چنگیر
داخل می شود و بسنت کنچن کچهری بلازمه جوڑه و انگشتری و پانصد روپیه نقد وبس
و پنج خوان وبست و پنج ڈالی و عطردان و چنگیردان وغیره داخل میشود و بسنت ماماجمیله بلا
یک صد وبست و پنجروپیه و جوڑه وغیره نیز داخل میشود همراه بسنت فتح سرکاری و سار
ونوازلطفت تمام میباشد و از چنگیرها نهای گل بمختار الملک بهادر یک و به پیشکار یک و بامیر کبیر بهادر یک
و بخورشید جاه بهادر یک عنایت میشود و اینها عنایت خاصه است و تاریخ بست و دوم رمضان
مبارک بر قبر والد ماجد خود که روز عرس نواب ناصر الدوله بهادر مرحوم مغفور است در مکه مسجد
بعد بند وبست تا دیگری نیاید تشریف می آرند و مسجد از همه خالی می گردد بر قبر والد مغفور خود هفت
اشرفی و یازده چادر گل میگذارند و شیرینی فاتحه میفرمایند و بر قبور دیگر اجداد رحمهم الله پنج پنج اشرفی
علی التسویه نذر می کنند و بروشن چوکی نوازان پنجاه روپیه و نقاره نوازان پنجاه روپیه به گهریال نوازان
نیز بدستور انعام عطا میفرمایند و بزنان اسیر که قریب مکه مسجد میمانند و یک هانڈی جعفرات پیش میکنند یک
شرفی او را می نوازند و بدو پله شکر شربت یک آبدارخانه در حویلی سلیمان جاه مقرر میفرمایند و هرگاه
ل ثمر آنها تحفه بحضور پرنور میرسد بنمازیان خورانیده می شود و سبحان الله بیت هر چه داری صرف کن
ره او بلن تنالوا البر حتی تنفقوا کما قال الله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون هرچه
ت می دارید تا آن را براه خدا ندهید بال و نعم نرسید همچنین عادات ستوده مسمی بافضل الدوله
تو علغله فیاضی ایشان بچار دانگ هند بلکه در جمیع کشورها رسانیده رباعی سرمد غم عشق
ا ندهند * سوز دل پروانه مگس را ندهند * عمری باید که یار آید بکنار * این دولت
ه کس را ندهند * وصد مصلی وصد تسبیح بحفاظ حرمت میشود و بجاه مبارک اگر بمرضی
جیل خوان به نواب مختار الملک بهادر و بنواب امیر کبیر بهادر و بنواب رشید الدین خان بهادر
الدوله بهادر بدستور و بخانه عمرا پنج پنج و بغالب جنگ بهادر و بسیف الدوله بهادر

می شود و چون داخل می شوند اطلاع آن هم میرسد و هرگاه شادی کسی از فرزندان امراء معززین
سرکار اعلی میشود توشه برای ادای نذر بعد حصول اجازت بر وقت مقرر حاضر میشود و از حضور
پرنور سرپیچ و سرپیچ و خلاع ممتاز میگردد و هر قدر که طالع ادیاوری میکند و حضور دست مبارک خود را
بر سهره بر گذارند و عرض بیگی سهره بر سر نوشه امر اشل ای رایان میبندند باز نوشه نذر میگذرانند و منظور حضور
میگردد و ایشان نقد مبالغ ضیافت و خرچ ارباب نشاط و صندوق عطر و پاندان و چنگیردان گل
بحضور داخل میکنند و چون از اعمام خواه صاحبزاده ها برای تبدیل آب و هوا بیرون بلده میروند
و داخل میشوند اطلاع آن بحضور پرنور میشود و در اکثر توتیا در اکثر جا مولود شریف خواندن را ارشاد
میشود و تامین در آن درایه ورود نفر یکجا در گاڑی سوار شده اندر محل و سه چکر میدهند و بتاریخ
بست و نهم شعبان فرد افطاری داخل میشود و از غره رمضان المبارک بموجب حکم اجرای آن می شود
و به ماه مبارک اکثر خاصه پخت شده تقسیم میشود و نقد بامراء هر کرا منظور خاطر اقدس میباشد عنایت شده
ارشاد میشود که آن طعام پخته هر روز اینقدر نمازیان را مثلاً یازده کس را خورانیده باشد این وقتی باشد
که بسبب عذر شرعی روزه نمی دارند گویا که فدیه داده می شود و عذر می فرمایند که امسال
روزه داشتن نمی توانم و هرگاه که بسنت می رسد دیوان عرض می کنند که برای تیاری جوڑه
بسنت حکم خیاطان مشرف اغا زیا مدبران اجازت خیاطان میشود و بعد تیاری عرض مینمایند
که بسنت از کدام دروازه داخل کنانیده شود بران حکم میشود مثلاً از ڈیوڑهی مردانه در خلوت خانه
داخل باید کرد همچنان عمل می آید و اگر از معظمات بیگمات مثل غفور النساء بیگم صاحبه بیمار میشوند
حضرت والا ور النساء بیگم صاحبه را برای خیریت و عیادت ایشان می فرستند و باز که معاودت
می فرمایند عرض آن بحضور پرنور می شود و الا نذر بسنت دیوانی این است که دو هزار و پنجاه
نذر روپیه و دو جوڑه و یک انگشتری مع عطردان و پاندان و چنگیردان و بست کشتی میوه جات
و هشتاد خوان خاصه و پنج دیگ خاصه و پنجاه ڈالی و ده بار خشکه می باشد و غالب جنگ بهادر
همراهش می باشد چون داخل می شود آداب عرض می کنند و حضور پرنور بسنت ملاحظه

روپیه مثلا عنایت میشود و همه غربا و امرا و غیره وقت گذشتن یکپاس شب تا تاریخ پنجم آنرا تناول
می فرمایند و صلای عام میشود که بآن پرورش محتاجان منظور خاطر مقدس می باشد و چون
از کوه مولی لبست و یک خوانها سر بسته میطلبند و چیزی ازان تبرکا نوش جان میفرمایند و باقی را
در محلات تقسیم میفرمایند و خدمت درست کنانیدن نلها متعلق بشیخ فیض است اگر گاهی درستی
نلهای مکانات خوب درست نمی کنانند مستوجب جرمانه می شوند و فوراً ادا می سازند و حضور تمام
ماه مبارک باصوم می باشند الا ما شاء الله و آن ضرورت شرعیه باشد و برای دایه فرزند اقبال
نشان هفت روپیه مشاهره مقرر فرموده اند و خدمت ارباب حرمین شریفین زاد الله شرفهما
نیز بنقد کرده می شود چنانچه امسال پنجاه هزار روپیه بمکه معظمه و پنجاه هزار روپیه بمدینه منوره انجانی الله
الیها عنایت فرمودند و اگر هندوان از امرا برای رفتن متهرا و غیره معابد خود واقع هندوستان
رخصت می خواهند رخصت یک سال برای ایشان هم عنایت می شود و تنخواه یک ساله پیشگی
مرحمت میگردد و اگر کسی از معززان سرکار عالی فوت میشود و بعد ادای رسوم مذهبی وارث او
بملازمت و تسلیم حاضر می گردد او را دوشاله سفید بتقریب ماتم پرسی از حضور عنایت میشود
که سرفراز میگردد و فرزندان نواب صمصام الدوله بهادر را کمال تاکید است که بیرون نگردند
چنانکه باری نواب مختار الملک بهادر حکم فرستادند که فرزندان نواب صمصام الدوله بهادر بوقت
شب کوچه گردی می کنند شما چرا اوشان را گرفتار نمی کنید عرض نمودند که فدوی در فکر گرفتاری
اوشان هستم هرگاه اوشان را گشت کنان در کوچه و بازار می یابم فوراً گرفتار کرده به خدمت
پدر بزرگوار اوشان می رسانم و شب اوشان در کوچه و بازار نیامده بودند کسی که روبروی حضور
پرنور عرض کرده باشد بخدا راه غلط بیهوده باشد و گاهی ملاحظه کشتی پهلوانان هم میفرمایند
و بهر اسم سلطانی بانعام دل ایشان را شاد مینمایند و گاهی تماشای بازیگران ملاحظه فرموده
بانعام بسیار می نوازند و هرگاه شبلی صاحب المخاطب بنواب خورشید جاه بهادر بیرون
بلده برای سیر تالاب یا بم یا زیارت بر بنه صاحب یا بجهان نما تشریف می برند بحضور عرض

مسوده از علاقه صرف خاص می رسد بعد ملاحظه اگر پسند نمی شود واپس میگردد بلکه جرمانه هم صادر
می گردد و ارشاد خرید پارچه مانند شروع بر مرزا ثابت علی بیگ می گردد و اگر کسی از باریافتگان
حضور سفارش فقیری می کند اگر تقدیرش برابر تدبیر می باشد هزار ها روپیه خرچ میاید و اکثر
قیدیان خفیف المیعاد را از کوتوالی طلب فرموده ده ده یا پانزده پانزده روپیه فی اسم و هم
تهانهای کهادی عطا فرموده در تصدق رها می فرمایند و چادر گل و شیرینی بر مزارات اولیاء
الله رضی الله عنهم نیز بیشتر در حالت بیماری خواتین معظمات میفرستند اگر تیاری مکانی یا حوض
منظور خاطر مبارک می باشد برای ساختن آن حکم والا بر بالیا امیر معماران نفاذ می یابد که او خوب الامر
فوراً تیار می کند گویا که میر عمارت حضوری ست و برای آرایش باغ لالگوڑه و حوض آن اگر منظور
خاطر والا می باشد باقتدار الملک نواب رشید الدین خان بهادر حکم والا نفاذ مے یابد و
هرگاه اسامیان ننگی از رزیڈنسی بجبل پور روانه می شوند اطلاع آن هم بحضور کرده میشود
و هر قدر نذر که بر دیوانی جلب آید در وگشت می گذرد اطلاع آن بحضور می رسد و لفافجات اخبارات
معرفت میر رضا علی بخشی بحضور مے گذرند و چهار او منشے ایشان خوانده بسمع مبارک
یک یک از اخبار می رسانند و بروز جمعه موتراشش حاضر می شود حضرت اصلاح می فرمایند و ناخن
بروز سه شنبه می گیرند هرگاه در الوال یا دیگر جا مسابقت میگردد خبر آن تفصیل آنکه فلان سبقت
برد و فلان نبرد بسمع مبارک می رسد و بیشتر برای دسترخوان کوه مولی هزار ها روپیه از سرکار
مرحمت میشود که غرض از آن ایصال ثواب بارواح طیبات و پرورش محتاجان ست و اگر کسے
از ملازمان ملازم سرکار معظمه میشود رخصت یک سال یا دو سال عطا می گردد و اگر محتاج خصمی میباشد
تنخواه آن هم همیشگی مرحمت می شود و حنانکه برای خوردن ماحضر دسترخوان بر کوه مولی میروند
برای سواری ایشان فیل منزل رتهه و دوازده زنجیر فیل مثلاً از سرکار عنایت میشود و هرگاه
فوج سرکار عظمت مدار بتقریب بدل وارد نولاخ بلده می شود خبر آن نیز مفصل از مقام آمد و رفت
و تعداد سامان فوج بسمع مبارک می رسد و بنا بر حسب تیاری گوشه پاکرده می شود و مقصد

بلکه بعض شب نصف تا شب اجلاس می فرمایند و هنگام ضرورت در شب شستم هم می خوانند همراه
بعضی از مخصوصان و در ینجا باریابی می شود و بقدر مقدر بالعنایات مفتخر می گردند و دستور حاضری
نواب مختار الملک بهادر اینکه یا خود بدولت ایشان را یاد می فرمایند یا ایشان پیشتر اطلاع خود می
فرمایند پس بهر وقتی که ارشاد می گردد حاضر میشوند و خود بدولت گاهی از محلی بمحلی بر بگی
سوار شده تشریف می برند و وقتی از قوالان مثل معصوم و گهسیٹے خان و از سارنگی نوازان
چیزی سخن خوب و آواز مرغوب میشنوند و به بذل و کرم می نوازند اما این فعل بسیار قلیل بلکه قلت
چون ماه نو دیده می شود خوانهای نبات مصری از قلعه دار محمد نگر می گذرانند و آداب امرای
وغیره بابت رویت هلال ماه نو بعرض رسانیده می شود و هرگاه دیوان صاحب اراده رفتن
سرور نگر یا حیات نگر یا منصور آباد یا کوه مولی یا اراده ملاحظه سیر سابقت اسپان می نمایند
و پروانگی رفتن آنجا را می خواهند از حضور اجازت می گردد و چون باز گردیده داخل مکان
می شوند باز بحضور والا اطلاع کرده می شود و هرگاه کدامی محکمه یا مجلس جدید قائم می گردد
بحضور اطلاع تقرر آن کرده می شود و هرگاه کسی از حضرات نقشبندیه عرض حاضری میشود
حاضر می گردند بکمال اعزاز طرف بازوی راست بر تخت خود می نشانند و جای مسند هند و تا دیر
همکلام می گردند و شیرینی و نقد هزارها روپیه عنایت می فرمایند و هرگاه کسی از بیگمات درخواست
رفتن جهت زیارت بر سنه صاحب وغیره می کنند در صورت مناسب اجازت رفتن میدهند
واگر کدامی صاحب جدید در کوٹهی رزیڈنسی داخل میشود اطلاع دخول آن هم بحضور میگردد که فلان
صاحب از فلان جا داخل کوٹهی رزیڈنسی شد و چون کسی از ملازمان فوج صرف خاص یا منصبداری
بعارضه معذور میگردد بفرط کرم بر اسامی او از فرزندان یا از اقربایش مامور و معمور می فرمایند
و این رسم قدیم سرکار آصف جاهیست دام اقباله و خوانهای اعراس بزرگان قدس سرارهم
یا سبدهای شیرینی واشیای از امرا و قلعه دار محمد نگر یا کوله و سنگتره از دیوانی میرسند بفرط عنایت منظور می
فرمایند و از ان بمختار الملک بهادر یا امیر الامرا و دیگر اعزه و اجله می بخشند و سبوچه های رنگین

هرگاه از ملازمان طالع یاوری می باشد سند زمین و مواضع هم عطا میگردد واگر کسی فریاد نوعی میکند
ارشاد میشود که مقدمه این را در عدالت رجوع کنانیده شود اگر کسی از عزیزان و متوسلان درخواست
میکند که بنده میخواهد نسبت فرزند خود با دختر فلان کند در صورت مناسب پروانگی میشود و چون
از اعزه اجازت حاضری خود برای ادای تسلیم میخواهد اگر مناسب باشد حکم اجابت شرف نفاذ
می یابد و چون اخبار قضیه و فساد و کشت و خون بلده یا متعلق بلده بسمع مبارک میرسد بکوتوال بلده
ارشاد میشود که کوتوال و پولیس فرستاده مفسد را گرفتار نماید و جمله اخبار بلده و جوالی آن روزانه
بسمع مبارک حضور میرسد و هرگاه دیوان و پیشکار از حضور مرخص میشوند خبر رسیدن هر دو
بمکان خود بسمع مبارک می رسد و هرگاه تنخواه محلات از دیوانی می رسد اطلاع آن کرده میشود
و بابایان چرانه هم می شود و اطلاع وصول آن بحضور میرسد و استراحت بندگان عالی گاهی
در آفتاب محل میشود و گاهی در افضل محل و گاهی در بهون سیره و گاهی در مکان نو که در مکان
سلیمان جاه تیار شده است و سر رشته حفاظ را بهر امیر که مناسب میدانند سپرد میفرمایند گاهی
به یکی و گاهی بدیگری و چون مزاج یکی از مخصوصات از جادهٔ اعتدال میرود از نقد و گوسفندان
تصدق می فرمایند و بعضی مجرمان را که الزام فعلی کرده بر آن می باشد حکم اخراج آن از ریاست
خود می فرمایند و اگر کسی از متوسلان حاکران می میرد تنخواه او را برزوجه یا پسران یا دیگر
اقربایش جاری می فرمایند و اگر از صاحبان انگریز و ناتوانان ایشان بدعوت دیوانی تشریف
می آرند اطلاع همه بسرکار میشود باین طور که فلان فلان از سرداران نه یا بیست کس
در دیوان تشریف آورده بر میز خورده مرخص شدند و بر آمدن حضور گاهی در کل چمن
و گاهی در مکان تجلی بیگم و گاهی در افضل محل و گاهی در بهون نهره و گاهی در آفتاب محل و
گاهی در ... حالیه مین و گاهی در رنگ محل و گاهی در مکان نو که بمکان سلیمان جاه تیار
شده است و گاهی بر باولی خان بهادر خان و گاهی در زمرد بنگله و گاهی در موتی بنگله و گاهی
در توشه خانه و گاهی در نعمت خانه می شود و تا نیم روز در یاسه گهڑی روز و در شبها تا یکپاس شب

مجمع قرا میشود و کسی تعظیما می خیزد بسیار ناخوشنود می شوند و میفرمایند که روبروی کلام مجـ
شریف تعظیم ما بدولت نکرده باشید که حرام ست و چون فقیر هم رسمی در خدمت ایشان
بکمال خوش عقیدت و ارادت بندگان عالی بطرفة العین بامارت میرسد در عهد سلطنت
افضل گنج و پل نو و دروازه کلان نو در شهر پناه تیار شده است و افضل المساجد به بسیار
ارتفاع و وسعت مناسبه و چارسوی آن تیار مے شود انشاء الله تعالی آباوان تا قیامت دارد
ایام که قحط سالی گردیده بفرط کرم بچندین هزار غربا از سرکار روزانه غله عنایت و تقسیم مے شد
شاید که قریب یک سال این تقسیم جاری مانده زیرا که نرخ گندم چار سیر و برنج پنج سیر و زرت شش سـ
شده بود الحال که نیت فیض رسان عالم اثر کرده نرخ غله رو بارزانی آورده است انشاء الله المستعان
قریب ارزانی تام می شود و بعالم فیض عام میرسد از دستورات حضور پرنور ست که هر چه ارشاد کردنی
میباشد بنام نواب مختار الملک بهادر زبانی تهنیت یاور الدوله بهادر و صولت جنگ بهادر
و نامر میان ارشاد صادر میگردد و ایشان حکم حضور را نزد نواب ممدوح میرسانند و نواب معظم الیـ
هر چه بجواب معروض میدارند باریاب شده بحضور میرسانند و این آمد و رفت در روز چار چار مرتبه
بعض روز میشود و گاهی شب هم حکم می رسانند و جواب می دهند و وکلای مشائخین هم بحضور
حاضر مے شوند و معروضات موکلان خود شان بحضور میرسانند و هرچه از جواب نقد و جنس حاصل
ـے شود بحضرات خود میرسانند و هرچه حضور را در ملازمان رد و بدل منظور میشود حکم آن صادر میگردد
ـامرا و ماما اگر کسے رخصت میخواهد عطا می شود اگر هنگام تقسیم تنخواه محلات میرسد حکم تقسیم آن
ـرایند و از دولتسرا اکثر نفوذ احکام حاضری دیوان و پیشکار زبانی ماما شریفه میشود و حصول
ـت دیوان و پیشکار لا بحضور گاهی در مکان منجهلی بیگم و گاهی در بخاره و گاهی در دیگر جا میشود و
ـدیوان هم میشد و دیوان و پیشکار باهم می شوند اما اول دیوان باریاب میگردد و اگر ضرورت
ـلیه می شود بعده چون زمان رخصت دیوان قریب میشود اطلاع حاضری پیشکار میشود
ـی گردد چون سلام پیشکار شد دیوان برخاست نمودند و هر دو مرخص

یکی را نام نامی افضل الدوله میر تہنیت علیخان بہادر ست دوم را روشن الدوله میر جہانگیر علیخان بہادر مد ظلہما خدایا باکرام و نوال فیض بخش و فیض رسان دار ہر دو برادران را مانند ابر محیط درخشنده و پاینده دار ہر دو را چون مہر و ماہ تا بودن آسمان و زمین بجاہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

آمین وصل علی نبیہ و اہل بیتہ و عترتہ وصحبہ کلہم یا رب العالمین و العالمین +

۲۰۸ - افضل اراکین دولت و صدر سرای سلطنت اسخی زمان حاتم دوران قدر دان علما مرتبہ شناس فصحا سلیمان قدرت سکندر شوکت جمشید مرتبت رستم صولت محمدی اخلاق رحمانی اشفاق رحیم الخلائق والامم صاحب الجود و الکرم فلاطون فطنت ارسطو فطرت جناب فیضمآب نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدوله نظام الملک آصف جاہ خامس ادام اللہ فیضانہ جاریا ما دام القمر فی السماء ساریا از بطن جناب حشمت مآب دلاور النسا بیگم اندر تولد ایشان بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الثانی در سال یک ہزار و دو صد و چہل و دو ہجری شد و بعد واصل شدن غفران مآب در بہشت برین ایشان بر چار بالش حکومت مربع نشین شدند و منشئے سید تفضل حسین جالیسی عطا تخلص مد ظلہ تاریخی خوش نگاشتند کہ اگر کسے گفتہ باشد بازین نو در سفتہ باشد قطعہ چو از مسند سلطنت ناگہان + عدد مسند سلطنت ۷۰۲ ہفتصد و دو شدند + بملک بقا ناصر الدولہ رفت + و عدد ناصر الدولہ ۴۱۷ چار صد و ہفدہ شد پس چون عدد ناصر الدولہ را از عدد مسند سلطنت بیرون کنند باقی ماند ۲۸۶ باین طریق ۷۰۲ - ۴۱۷ = ۲۸۵ بفضل خدای و بتائید بخت + بران افضل الدولہ خوش جا گرفت + پس چون بر باقی کہ ۲۸۶ اند عدد افضل الدولہ کہ ۹۸۷ نہصد و ہشتاد و ہفت باشند افزایند باین طریق ۲۸۶ + ۹۸۷ = ۱۲۷۳ حاصل مے شود سال جلوس حضرت نواب صاحب مد ظلہ کہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و سہ سال ہجری حاصل مے شود الحال مسند نشینی آنحضرت را سال دو ہم ہست و نواب رئیس ما با قرات کلام اللہ مجید و بخاری شریف کمال ارادت و اعتقاد است کہ ہر روز حافظ قرآن مجید او بخاری شریف را ختم مینمایند اگر اتفاق ورود حضرت در آن

ایشان از بطن عمده بیگم متولد شده اند تاریخ تولد ایشان سعید بخت امت بغرهٔ شوال و تا…
ایشان مستوجب بهشت ۱۲۱۰ هفتدهم ربیع الثانی سنه مدفن صحن مکه مسجد گردید بعد وفات
غفران مآب مقرر شد **تاریخ وفات** بر روح پاک میر نظام علی مدام ٭ خوانند باد…
اشخاص فاتحه ٭ زین مصرع عجیب دو تاریخ سال خوان مستوجب بهشت باغلامی فاتحه ٭

۳۶ - سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان اقتدار ارسطوزمان کشورستان مظفر المما…
نواب میر اکبر علی خان بهادر سکندر جاه فتح جنگ اسد الدوله نظام الملک آصف جاه ثالث ا…
بطن تهنیت النسا بیگم اند که از اولاد حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بود…
ولادت باسعادت ایشان در سن یک هزار و یکصد و هشتاد و یک شد و گلگشت ایشان بسوی
خلد برین بتاریخ هفتدهم ذی قعده روز جمعه سن یکهزار و دو صد و چهل و چهار هجری است
ماده تاریخ مصرع ٭ نکرد حیف سکندر پسند آب حیات ٭ دیگر زین جهان رفت چون سکندر جاه ٭
سایه گیستی پناه ظل الله ٭ سال او ز اشنیدم از رضوان ٭ خلد آرامگه سکندر جاه ٭
مدفن ایشان نیز در صحن مکه مسجد است در حیدرآباد و لقب ایشان بعد وفات مغفرت منزل
شد و نه پسر و هشت دختر گذاشتند نام هر یک از ذکور و اناث مفصل در تاریخ رشید الدین خانی
مرقوم است هر که را خواهش بود در آن بیند اینجا نگاشتن احاجت نیست

۳۷ - افضل الاراکین سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان اقتدار ارسطوزمان کشورستان
…فر الممالک نواب میر فرخنده علی خان بهادر ناصر جنگ ناصر الدوله نظام الملک آصف جاه
…ایشان از بطن فضیلت النسا بیگم عرف چاندنی بیگم اند ولادت باسعادت و اقبال ایشان
…یازدهم شهر جمادی الاولی سال یک هزار و دو صد و هشت هجری نبوی سنه صلی الله
…و سلم و سیر ایشان به بهشت برین بتاریخ بست و سوم رمضان المبارک سال یک هزار
…هفتاد و سه هجری شد و مرقد ایشان نیز در صحن مکه مسجد است و لقب ایشان
…برحمت غفران منزل شد غفر الله لهم الله تعالی ایشان را دو فرزند عطا فرمود

میر عابد خان المخاطب بقلیچ خان

که همراه خلدمکان بوقت تسخیر قلعه گلکنده بزخم گوله زنبورچه بتاریخ بست وچهارم ربیع الثانی در سال یکهزار و نود و هشت سنه ۱۰۹۸ هجری بجوار رحمت الهی پیوستند و در کنار رود موسی لب ناصله نعشش کرده از حیدرآباد مدفون شدند و نام گرامی کلان را میر بهاؤالدین بود که قاضی سمرقند بودند و قلیچ خان را

دو فرزند بوده اند یکی

۴۳ — غازی الدین خان بهادر که پیشگاه حضرت خلدمکان وزیر اعظم بودند و وزیرالنسا بیگم صبیه نواب محمد سعدالله خان بهادر وزیر اعظم شاهجهان بادشاه منسوب بود که از بطن او دو پسر و یک دختر پیدا شدند و فات بهادر ممدوح در سال یکهزار و یکصد و بست و دو شد مزار ایشان در دهلی متصل اجمیری دروازه هست در خانقاه آن مغفرت نشان

۴۴ نظام الملک آصفجاه میر قمرالدین خان بهادر فتح جنگ المخاطب بچین قلیچ خان

از بطن وزیرالنسا بیگم پیدا شدند تاریخ تولد نیک بخت هست در سال یکهزار و یکصد و سی و یک هجری اقلیم دکن را باشرکت و استعانت فوج دیگر بزور شمشیر خود مسخر فرموده در سنه یکهزار و یکصد و شصت و یک هجری بتاریخ چهارم جمادی الاخری روز دوشنبه بجوار رحمت حق کریم پیوستند جسد را در روضه منوره قریب دولت آباد پایین مرقد منوره شاه برهان الدین غریب قدس سره مدفون کردند نور الله مضجعه بعد وفات اعقب ایشان نواب مغفرت مآب مقرر شد تاریخ رحلت آصفجاه بهشت ست ۱۱۶۱ هجری نورالنسا بیگم صبیه نواب قمرالدین خان بهادر وزیر اعظم محمد شاه بادشاه بایشان منسوب بوده است از بطن آن محترمه دو پسر و یک دختر پیدا گردیدند یکی سید احمد خان ملقب بنواب شهید مغفور دوم میر محمد پناه خان ملقب بغازی الدین خان ثانی مغفور و خیرالنسا بیگم مرحومه و دیگر پسران و دختران از دیگر بیگمها بوده اند که تفصیل هر یک در دیگر کتب مثل سوانح دکن و خزانه عامره و غیره ها مذکور است

۴۵ نواب مستطاب آصفجاه ثانی نظام الملک و الدوله میر نظام علیخان بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار رستم دوران سلیمان اقتدار کشورستان مظفرالممالک ارسطو زمان

نظام الملک آصفجاه خامس میر تہنیت علی خان بہادر دام اقبالہ مع سلاسل دیگر امرای عظام و کبرای والا مقام آنحضرت مع دیگر احوال مشتمل بر چند فصول فصل اول در سلسلہ حضور پر نور دانکہ چون آبای کرام حضور فیض معمور جد بقی النسب نقشبندی مشرب بوده اند لہذا تیمنا شروع بسلسلہ جدی دبیعت نواب والا جناب نظام الملک آصفجاه اول مغفور مسکنہم و از اصل تا فرع میرسانم و آغاز از حضرت امیر المومنین ابوبکر بن الصدیق صاحب رسول اللہ فی الغار و الوزیر الاعظم للنبی المختار رضی اللہ عنہ مینمایم در حدیث شریف آمده است لو کان نبی بعدی لکان ابابکر و خیر الخلائق بعدی ابوبکر بن الصدیق و در حیات رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بایام مرض سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بامامت جماعت نماز پرداخت و بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم همہ بہ بیعت آنجناب روز وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دست نہادند گویا مرشد الکل فی الطریقہ شدند رضی اللہ عنہ کما قال مولانا جامی قدس سره السامی **نظم** نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند ٭ کہ برند از ره پنہان بحرم قافلہ را ٭ همہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را ٭ دیگری فرماید رحمہ اللہ تعالی **رباعی** تو نقش نقشبندان را چہ دانی ٭ تو شکل پیکر جان را چہ دانی ٭ گیاه سبز داند قدر باران ٭ تو خشکی قدر باران را چہ دانی ٭ دیگر از نقش توان بسوی بی نقش شدن ٭ این نقش غریب نقشبندان دانند ٭ وفات رضی اللہ عنہ بشب سہ شنبہ درمیان مغرب و عشا تاریخ بست و دوم جمادی الاخری سال سیزدہ سنہ ہجری شد و بود عمر شریف رضی اللہ عنہ شصت و سہ سال و دفن کرده شد در حجره ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا باسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بود خلافت آنحضرت رضی اللہ عنہ دو سال و سہ ماه و ہشت روز

از حضرت امیر المومنین ابوبکر الصدیق ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ

سلسلہ جدی نواب نظام الملک آصفجاه اول مغفور			سلسلہ بیعت او شان		
شمار	نام	کیفیت مختصره	شمار	نام	کیفیت مختصره
۲	محمد بن ابی بکر		۲	سلیمان فارسی رضی اللہ	

بلده بمحلهٔ فتح دروازه تشریف میدارند و در خدمت ایشان حلقهٔ طالبان حق جل و علا شانه میشود و هر یک علی حسب مراتب روزانه توجه لطائف و دوائر و مقامات مشرف میگردد ادام الله فیضانه جاریا و رابطه ساریا و بیشتر کسانیکه این نسبت مظهریه احمدیه در حق ایشان مقدر فرموده اند داخل طریق میشوند **سیزدهم** سائر مقامات علیه دائره دوائر سنیه عارج معارج طریقت صاعد مصاعد شریعت فی زمانه او حد حضرت مولانا نیاز محمد ترک دام ظله ایشان را ارادت بحضرت شاه سعد الله صاحب قدس سره است درین بلده بمغلپوره سکونت میدارند وطن ایشان بدخشان است بنهایت مهذب الاخلاق از متوکل میگذرانند در فراهمی صفات حمیده و نعوت پسندیده همچو ذات بابرکات این بزرگ درین بلده فرخنده بنیاد فردی باشد کمیاب بلکه نایاب دریاب **چهاردهم** درویش درویش مسکین همچو خاکگی نجیبه و آبگی بر و ریخته نیست مارا گر دهی کف پا در بی نیستیقی که گفته اند صوفی آن نشد که بناشد ذات ملکی صفات حضرت حاجی مولوی محمد حسین صاحب مشغولیس است زاو فیضانه ایشان را ارادت بطریقهٔ نقشبندیه مجددیه در خدمت مولانا شاه احمد سعید صاحب دهلوی مظهری قدس سره است و هم از جناب ایشان خلافت یافته اند درین بلده در بازار اقوار چوک مسجد لشکر جنگ بهادر متوکل مقیم اند بسیاری بفیض ظاهری و باطنی ایشان مستفیض شده اند و روزانه میشوند و آنکه گفته اند که درویش آنست که در صحبت او خدا یاد آید مصداق آن و ایشان هستند مولد ایشان نواح پشاور است در هر خط قلم ایشان قوی فیض لازمی ایشان بدیگر متعلم ایشان زود متعدی میشود **پانزدهم** فیضه افزوزان واحد دوران نفور از نفائق و عارف حقائق صاحب ورع و تقوی عارج معارج صدق و صفا جامع صفات حمیده و مجموع اوصاف پسندیده مخدوم الانام مقبول هر خاص و عام منظور منظر الله حضرت امام علی شاه صاحب عمم الله فیضانهم و زید الله عرفانهم اند چون حضرت ایشان کمال وارستگی دارند لهذا بجای معین قیام نمی آرند و رفتنها شنیده ام که بیشتر در قلعه گولکنده تشریف میدارند فنا امنیه حضرت ایشان را ندیده ام **باب سیهارم در بیان سلاسل حضور پرنور** ناظم زمان و صنف بشاه دوران جناب آصفجاه نظام الدوله

معارف دستگاه جلال رموز دوره قادری کشاف غموض الله ناظری دانشمند حاضری قدس سره
سید حاجی نورالدین قادری اند وطن مالوف ایشان قصبه سادهوره ضلع انباله است از
اولاد شاه قمیص قادری اند از سلسلهٔ عبادی دارند درینجا از عرصهٔ دراز تشریف میدارند
رئیس اینجا بحضرت ایشان اعتقاد میدارد و خدمت که باید از نقد و جنس و جاگیر کرده است
و میگویند نسبت مشائخ هندوستان در صحبت ایشان هست اگر مرد با وضع درین زمان تابع باشند
ایشان هستند در خدمت این بزرگ ختم خواجگان رضوان الله علیهم اجمعین ختم در روز شریف
و دیگر ختمها بسیاری می شود و هر که توفیق الهی دستگیری میفرماید بدست حق پرست ایشان داخل
طریق میشود در باغ قریب یوسف صاحب شریف صاحب تشریف میدارند
از سرکار جاگیر است و پنجهزار روپیه مقرر است باقی دیگر فتوح که بهر هفته از سرکار
میرسد علاوه بران ست کمال نظم در هر امور پسند خاطر مقدس حضرت ایشان هست درباب
ادخار دولت فقرای دو مذهب وارند یکی آنکه فقیر را باید که چیزی از سیم و زر و غیره نزد
خود ندارد تا دل در ادخار آن بدان متعلق نباشد و مانع اخلاص نگردد **بیت**
بند بگسل باش آزاد ای پسر   چند باشی بند سیم و بند زر   دیگر آنکه اگر برای طمینان قلب چیزی
ذخیره دارد تا دل مضطرب بحوائج و ضروریات نگردد مضائقه نباشد و بعد مردن تقسیم حسب
فرائض هم گردد ازین نعمت هم محروم نماند اما تعلق قلب بآن ندارد پس **مصرع**
هر گلے را رنگ و بوی دیگرست * کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ هر گروه هر چه باو رسیده است
بآن شادان و فرحان ست **دوازدهم** صاحب همت علیا حاکم توجه قصوی صاحب
تمکین و سعادت بخت یکی بین و یکی دان از فوق تا تحت مضمون الظاهر هو الباطن را دانند
و از غیب گذشته بحضوری رسنده مقبول بارگاه رحمان حضرت شاه سعدالله خان وطن
شاه جهان پور افاغنه در هندوستان هست ایشان را بخدمت شیخ المشائخ حضرت
و شاه میرزا مظهر شهید مجددی نقشبندی دهلوی قدس سره ارادت ست و خلافت درین

است سلمه الله تعالی هشتم از مشاهیر خانواده اینجا صاحب الورع والتقی سراج اصحاب العلم
والنهی متبع سنن محمد مصطفی حضرت شاه مرتضی قادری مشرب حنفی مذهب خلیفه سید مرشد قادری است انکه
وایشان خلیفه سید غلام علی شاه قادری و ایشان خلیفه حضرت سید موسی قادری قدس اسرارهم
وایشان خلیفه پیر بادشاه صاحب اند مزار این بزرگ سترگ یعنی حضرت پیر بادشاه صاحب رحمه الله
متصل دروازه پل کهنه است سلسله قادریه هنوز در خاندان ایشان باقی است اما گویند که بسبب
پیوستگی امرای زمان کسب طریقه و تحقیق غوامض آن و حصول نسبت علیه را با دیگری کمتر متوجه
میشوند چه نخوت و بزرگ زادگی مانع طلب است از دیگر و اکثر بزرگ زادگان باین عوائق از کمال
طریقت محروم میمانند و فقط نام گیرندگان خانواده و صاف گذشتگان خود میباشند و نمیدانند که اگر
کمال بود در نفس نفیس ایشان بود و نمی فهمند که در حدیث شریف وارد است که ای فاطمه تکیه مکن
بران که من دختر رسول الله ام عمل کن عمل کن هرگاه امر بعمل است پس هر بزرگ زاده را باید
قطع ننگ نموده آستین بران چینند که حصول کمال بزرگان کند تا خود بزرگ گردد نهم بادشاه
طریقت و سلطان معرفت جاده نشین تمکین مربع نشین چار بالش تلوین جناب میر بادشاه صاحب
قادری برهانپوری که از خلفای حضرت مولانا حافظ شاه شجاع الدین صاحب قندهاری قدس
سره اند مزار حافظ صاحب علیه الرحمه متصل درگاه حضرت سید حسن برهنه از بلده بفاصله یک کرده
است مزار میر صاحب از ثقات شنیده ام که در وقت حیات از اصحاب خدمت این بلده بوده اند
[illegible] آنچه بحسب باطن جاری بر دست ایشان بوده است رحمة الله علیه دهم
شهسوار مضمار توحید یکه تاز میدان فنا فی الله مدیر عاین سبطین حضرت مولوی سید نور الحسنین حفظه الله عن الشین
المعروف بنادر الدوله بهادر اگرچه در لباس دنیا متصور اما در باطن سراسر نور منور ایشان خلیفه
مولوی سید نور الاصفیا صاحب اند و ایشان خلیفه مولوی سید نور العلی صاحب قادری قدس
سرهما اند مزار این بزرگ قریب بلده است و ایشان هم از مشاهیر مشائخ این بلده بوده اند علیه الرحمه
یازدهم [illegible] مبین شرع متین مقبول سید الکونین اورع زمان اتقی دوران حقائق آگاه

منظور الله و لیّ باهی طالبان جام‌بخش عارفان اهل دل فارغ از مقام و منزل غلغله انداز هدایت از هند تا
دمشق مقبول طریقه حضرت خواجه رکن الدین عشق فی زمانه علی سید عمر علی صاحب نشر الله فیضانه فی
الآفاق و افرده الله فی احسن الاخلاق ایشان هم خلیفه شیخ صاحب عالی اند و هم همشیره زاده جناب
ممدوح و مغفور ذات ستوده صفات حضرت ایشان فی زماننا بجای شیخ صاحب بهشت احسن الله
حاله و نور باله ششم صوفی با صفا صافی ذی المجد و العلی سر خیل فقرای صابریه احمدیه مظهر انوار
موسویه محمدیه رنگ افزای لباس تجرید رونق بخش خرقه تفرید صابریه شان فرید زمان قطب
مکان معین دوران صاحب الترتیب مروج تسابیح اثنی عشر متخلق باخلاق خیر البشر در وجاهت
مدهوش حضرت شاه خاموش ایشان خلیفه حضرت حافظ موسی صاحب مانکپوری خیابانی اند قدس
سره اگرچه ایشان از نواح بیدر اند اما مشرف بطریقه در مانکپور شده اند بسیاری مردمان را تا بنام
خدا آشنا فرموده اند و حب دنیا از دل ایشان ربوده از اصحاب سماع اند حب الفقرا خادم
الفقرا هر چه می آید میدهند و هر چه میرسد از ان نمی نهند معنی صوفی در ایشان ظاهر صورت فقر
از جبهه ایشان باهر یاران ایشان بلباس صابری و مخاطبان ایشان از لوث دنیا بری اند ادام
الله فیضه فی الآفاق و جعل مریدیه علی احسن الاخلاق حضرت ایشان از جناب حافظ صاحب
قدس سره خلافت در طریقه چشتیه صابریه یافته اند غالباً اکثر مسترشدین ایشان درین سلسله داخل
میشوند فقیر را زیارت ایشان هنوز میسر نشده بهشت زیرا که این جماعت از جای خود بسیار خیزد و ایشان
بر جای خود نمی مانند هفتم بلبل بوستان طریقت قمری سرو بستان حقیقت چهچهه زن گلشن توحید
کوکوگوی چمن تفرید بانی اسوی الله حضرت شاه عبد الصمد چشتیه نظامیه خلف الصدق صاحبزاده
جناب حضرت منیف حضرت مولوی شاه بدر الدین صاحب دهلوی اند ایشان از خلفای قبله و
کعبه معتقدان جناب فیض مآب مولانا فخر الدین صاحب چشتی نظامی دهلوی بوده اند مزار ایشان
بدرگاه سید یوسف صاحب شریف صاحب بهشت قدس الله اسرارهم شاه صاحب موصوف درین
بلده بمجلس کسار هشتم تشریف میدارند ذات بابرکات ایشان از مغتنمات روزگار یادبخش سلسله تجرید

شیخ خالی قدس سره رسیده‌اند و حال شیخ درخشان اثر کرده ترک عهده نموده فقیر شدند و سامان
دنیا را ضد داده‌اند و بر جای شیخ نشستند و صاحب سجاده شدند شاه محمد حسن حال ایشان را در کتاب لطائف
سته نات سید ابوالعلی نور الله مرقده مفصل نوشته‌اند قابل دیدنست و شیخ صاحب خالی را
وطن جهنجهنور فتحپور بوده است مزار ایشان در پنجابه محله اردوست ایشان را ارادت بشاه
عزت الله صاحب است که مزار ایشان در دهلی است و ایشان را ارادت بمولوی برهان الدین صاحب
است که مزار ایشان در شاهجهان آباد است و ایشان را ارادت خدمت میرزا فرهاد صاحب است که
مزار ایشان در دهلی کهنه است و ایشان را ارادت خدمت مولوی دوست محمد صاحب است که
مزار ایشان در آگره است و ایشان را ارادت بجناب فیض مآب حضرت میر شاه ابوالعلی صاحب
است نور الله مضجعهم مزار مبارک ایشان در آگره مشهور و معروف است فقیر نیز بارها
بزیارت مزار مبارک سید صاحب مغفور مستفید و مستفیض شده‌ام چهارم المتوکل علی الله
والمعتصم بالله الاوحد فی التفرید والافرد فی التوحید الفانی فی المطلق والباقی بالحق جام
کش خمخانهٔ حقیقت نشه بخش طالبان طریقت حضرت میرزا حسن بیگ صاحب عمهم الله فیضانه
وزید وجدانه ایشان از میرزایان بهوپال اند و در عهد نواب سکندر جاه مغفرت منزل از آنجا
تشریف آورده‌اند از پنجاه سال در بازار غلتی پیان بیرون بلده معتکف محض متوکل علی الله هستند
در سلسلهٔ قادریه و سهروردیه ایشان را ارادت و خلافت حضرت شاه معین الدین صاحب
است که مزار ایشان در تکیهٔ شاه جعفر است و حضرت شاه جعفر از خلفای مولانا شاه نظام الدین
اورنگ آبادی بوده‌اند قدس اسرارهم و در طریقهٔ ابوالعلائیه میرزا صاحب را خلافت
از شیخ صاحب خالی است رحمه الله و اشخاص چند بهره و سلسله بر دست میرزا صاحب
توبه نموده مستفید شده‌اند محمد انور الدین خان صاحب المشهور بنصیر جنگ بهادر ابن
محمد شرف الدین خان مغفور بیعت بر دست ایشان گرفته‌اند بارک الله فی احواله
وافاض الله فی افعاله میرزا صاحب هنوز کسی را بخلافت نبراخته‌اند پنجم ناظر الله فی عین طلبه لله

ایشان اینکه بیعت اول تا آخر منتهی است و آخر ما جیب تمنا تهی ست و کسانیکه فیض ایشان در تقدیر آنها نوشته اند بر دست مبارک ایشان توبه کرده و داخل طریق مجددیه علیه شوند و مشرف به نسبت مجددیه احمدیه میگردند رونق خانقاه شریف موقوف بذات فیض سمات ایشان ست انجام جمله امور خانقاه شریف محض بر توکل است حضرت ایشان کمال قانع و صابر اند هر چند رئیس و امرای اینجا قدوم ایشان را غنیمت کبری و نعمت عظمی می پندارند مگر حضرت ایشان با وجود با اهل و عیال بودن بدنیا و ارباب دنیا مطلقا التفات نمی فرمایند بدرس و تعلیم ارباب طریقت شب و روز مصروف میباشند آنکه مذاق درویشی است درین خانقاه شریف ست سبحان الله حضرت شاه سعد الله صاحب قدس سره چه قدر رتبه فنا فی الشیخ پیدا داشتند که در هر امر خانقاه ایشان نسبت مظهریه خانقاه شریف دہلی یافته میشود اگر اندکی نسبت مظهریه داشته باشد و به وسیلے و بانجا مشرف شده باشد فوراً بدر آمدن اینجا دریابد که اینجا هم مظهر آنجا ست من ذاق عرف دوم راز دان خلوت در انجمن عالم امور سفر در باطن واقف نکات نظر بر قدم محرم راز هوش در دم سائر مقام یادداشت ناظر منظر نگاهداشت رساننده مقام تسکین حضرت شاه مسکین اند ایشان از اجل خلفای جناب شاه سعد الله صاحب قدس سره مظهری مجددی اند ایشان صاحب حلقه و توجه اند که بیک نظر خود دل هر طالب را زنده می کنند نهایت قانع صابر و عابد و شاکر اند معتکف متوکل خدمت گذار خلائق رہنمای طالبان المجاهد فی الطریقة والعابد فی الحقیقة اکثر مردم بر دست مبارک ایشان توبه کرده داخل طریق میشوند و فیضیاب نسبت مظهریه مجددیه میگردند دام الله فیضانه چار بار در محله کولسواڑی سجاده مزار شیخ خود یعنی خانقاه حضرت شاه سعد الله صاحب قدس سره خانه ساخته بهدایت طالبان مشغول اند سوم مستغرق دریاے توحید مستهلک بحر تفرید غواص محیط اسرار هدی غواض تلاطم محمدی سید الامیر شاه محمد حسن صاحب العلائی نقشبندی اند سلسله ایشان خلیفه حضرت شیخ خان الله صاحب جمعدار قدس سره اند ایشان از ارباب دول و جمعدار سوار ان ذاتی بوده اند هر گاه بصحبت شاه محمد قاسم المعروف

او باشد اگر او را بمعنی تیمارداری نخواهد بود خدام دار الشفا خدمت او در سخت و پرهیز خواهند کرد و جمیع
بیماران حکم موکد است که تا وقتیکه در دار الشفا باشند مطابق ایمای محمد وزیر طبیب عامل باشند
نوشته بتاریخ بست و یکم جمادی الثانی سنه ۱۲۸۲ هجری هیجدهم از اطبای یونانی حکیم سید محمود
قدرت الله خانی دهلوی اند که از هفت ماه ملازم دیوانی بسفارش مولانا معید الدین خان صاحب
شده اند پایه علم ایشان از صمصام قادری ماهر و تحقیق در عربیت و قدرت دو جلد داری رساله
که در مبادله دوا نوشته اند ظاهر هنوز مطب ایشان در نیجا رونق و شهرت نگرفته است و ظاهر است
که درین پیشه همچو پیشه دکانداری است بدون التفات صاحب جاهی کمتر رونق می پذیرند و خاکساری
و وسعت اخلاق و سخاوت و تفاوت و استقلال مزاج لازم طبیب است فصل در بیان

مشائخین کرام بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد حرسها الله عن الفتن و الفساد

بدانکه در حدیث شریف وارد است هرگاه ذکر صالحین کرده میشود آنوقت رحمت خدای کریم
نازل میگردد پس خواستم که ذکر بزرگان دین را درین نامه درج کنم تا مملو برحم خداوندی گردد و
فقیر هم دران شامل شوم و شاید که بذکر این بزرگان سخنم پذیرا گردد و ذکر خیر ایشان موجب
مغفرت من پریشان شود بیت شنیدم که در روز امید و بیم * بدان را به نیکان ببخشد کریم *
اول از مشاهیر ارباب سلاسل مجددیه نقشبندیه یکه تاز میدان معرفت سراج جبین ارباب
حقیقت محلی تجلی شریعت مخلع بخلاع طریقت مشرف به تشریفات دینیه تارک مراسم دنیویه
متخلق بخلق عظیم مجبول بعشق رسول مقبول صلوة الله علیه و آله السلام و التحیه من الملائکه و الانام البحر
الملی اللادنی الالمعی ما هو لب بدر الشرف العلی دام فیضانه و دام احسانه ایشان سجاده مولوی
عثمان صاحب مغفور و ایشان خلیفه حضرت شاه سعد الله صاحب رحمة الله علیه اند و ایشان خلیفه
حضرت عبد الله شاه صاحب المدعو المشهور بشاه غلام علی صاحب مظهری شاه جهان آبادی
قدس الله سرهم اند که فیضان ایشان از هند تا سند و از عجم تا عرب و از بخارا تا روم رسیده
است و کم اقلیمی از اقالیم سبعه باشد که فیض رسان حضرت ایشان در انجا نباشد و طرفه قوت مجددیه

بیماری بروز سوای جمعه که اشفاخانه خواهد رفت علاج طبی و دوا خواهد یافت مگر ضرورست که بیماران
قبل از هشت ساعت بیایند سوم هم از طرف سرکار حکیم محمد وزیر با اختیار کامل در دار الشفا مقرر
شده اند مشار الیه بذاته هر یک بیمار را خواهند دید و برای دادن دوا خواهند گفت چهارم چون
در تیاری اکثر ادویه قدری تاخیر میشود لهذا بیمار را تا وقت تیار شدن ادویه کامل قرار لازم ست
پنجم هر بیمار را ضرورست که شیشه یا پیاله صاف و پاک برای گرفتن دوا همراه خود بیارد
ششم اگر ناگاه کدام کس بیمار شود که تاخیر در مداوای او باعث ضرر باشد هر وقت که در
دار الشفا خواهد رفت دوا میسر خواهد گردید لیکن برای بیماری دیگر باید که در ساعت مذکور الصدر بروند هفتم
چونکه صلاح طبی و ادویه در دار الشفا از سرکار داده میشود لهذا بعض را نباید که هیچ کس هیچ خرج اسمی بدهد هشتم سرکار ... در شفاخانه
خریدن نمی توانند نهم اراده سرکارست که در مدت چند هفته در شفاخانه چند حجره مهیا نمایند که در آنجا بیماران برای
علاج سکونت نمودن توانند وقتیکه تیار شد نسبت ضروری آن خواهد گردید ضوابط برای بیماران که در آنجا
سکونت خواهند نمود مشتهر کرده خواهد شد تحریر فی التاریخ بست و دوم ماه ربیع الاول سنه ۱۲۹۳ هجری بعد چندی
اشتهاری دیگر بزبان اردو جاری نمودند حاصل مضمونش اینکه دار الشفائی که در افضل گنج
ست برای ماندن سخت بیماران تیار شده ست تا که در اینجا بالضرور ایشان مقام کنند از بست و
دوم جمادی الثانی سنه ۱۲۹۳ هجری بیماران را اجازت آمدن آنجا داده خواهد شد کسانیکه علاج
ایشان ضروری الاحتیاج باشد و اشد العلیل باشند فقط همان کسان داخل این دار الشفا
خواهند شد ذی عزتان را حجره جدا جدا داده میشود و ایشان را باید که فکر خورش و خدام خود کنند و
اختر و باختر ضروری خود را نیز از جای خود آرند یا طلب دارند برای بیماران غربا مکان علیحده مقرر است
اما برای هر واحد حجره جداگانه نیست مگر برای یک قوم در یک مکان جای جدا جدا مقرر است
و برای صرف بیمار مفلس مدد کافی از سرکار عالی میرسد بیمار مفلس را خورش پخته از سرکار
داده میشود لیکن روزمره سه آنه داده میشود بیمار را لازم ست که آدمی از اصدقا یا اخلا یا
اقربای خود همراه خود برای تیمار خود دارد تا در سر بد اسباب خورش و پخت غیر آن معین

تحقیق حکمت ایشان بیان می کنند گویند که حقائق انواع احجار و اقسام ادویه نباتیه را خوب میدانند
اما درین باب از تصانیف ایشان یا از تراجم ایشان نه دیده ام پانزدهم حکیم وزیر مرزا صاحب
لکھنوی اند در معالجات یونانیه نسخ دوانیه استعداد بلیغ دارند مگر هنوز درینجا معالجه که معرکة
الحکمای باشد دیده نشده است رجوع خلائق بخدمت ایشان کمتر است اما یا بسبب عدم تعارف
باشد یا بسبب اینکه درینجا دوای قابل پسند حکیم صاحب یافته نمی شود یا در نسخهٔ ایشان
صرف کثیر می شود یا اخلاق مردم اینجا با اصحاب لکھنو توافق ندارد یا بسبب معاش خاطر خواه مردم
ایشان را متوجه بحال خود کمتر می پندارند یا مردم اینجا عادی اجزای قلیله اند و در نسخهٔ ایشان
اجزای بسیار می باشد و فقیر هنوز با ایشان نه درین جا برخورده ام و نه در لکھنو لهذا از کیفیت
علمیه چگونگی تجربهٔ ایشان نوشتن نمیتوانم مولانا حاجی حافظ عبد الحلیم صاحب ناظم عدالت دیوانی
به بزرگ طریق علاج ایشان را بسیار می ستودند شانزدهم حکیم محمد وزیر که در نیولا در شفاخانهٔ
سرکار عالی مقرر اند رجوع خلائق با ایشان بسیار است تجربه خوب بر وضع ڈاکتری می دارند
شخصی را از عرب بوقت فارزه دهان کشاده مانده بود فقیر او را بشفاخانه نزد ایشان فرستادم
فوراً دهان و حنک اعلی و اسفل او را درست کردند هنوز صحیح است با امانت و دیانت علیایان را
بهر نوع که در خدمت ایشان می رسند بعد دریافت کیفیت مزاج هر یک حسب حالش دوا میدهند
و ظاهر است که هرگاه جلیل الحکیم با اخلاق تامه متوجه حال خود بیابد و دوای مفت او را از سرکار بهم رسد
پس چرا بچنین طبیب خلق الله رجوع نیارد که طبیب مفت و دوا مفت پس غنیمت را چه باید گفت
هفدهم ناظم دار الشفای سرکار عالی اقتدار مسٹر ہیمن صاحب بهادر اند عالی فطرت والا
فطنت ارسطو مرتبه افلاطون رتبه کریم الاخلاق عمیم الاشفاق روزیکه ابتدای مطب درانجا
فرمودند از سرکار اشتهاری جاری شد که نقلش حرف بحرف اینست اشتهار اول دار الشفای
واقع افضل گنج بروز دوشنبه آینده بوقت ساعت هشت مفتوح خواهد شد دوم کدامی شخص
بیمار و نادار از هر مذهب هر قوم که باشد بوقت هشت گهنته برای کنانیدن علاج و گرفتن دوا

این بزرگ اطلاع ندارم ششم حکیم قمر الدین صاحب پسر حکیم منان که قریب حسینی علم مباشند
از باریافتگان حضور پرنور اند طریقه علاج ایشان زاند انهم هفتم حکیم واجد علی صاحب [illegible]
ذکاء الله خانی اند بعلاج طریقه آبائی متوجه میشوند اما کمتر هشتم حکیم آصف علی لکهنوی که قریب
کمان مغلپوره بوده راحت رسان عالم اند نهم میر مهدی لکهنوی که متصل باغ سیدی منان
می باشند شفابخش عالمیان اند دهم حکیم مرزا محمد جعفر حسین بنارسی که در مجلس صدر [illegible]
فوجداری ملازم تجربه کامل دارند و مسائل طبیه را از علمی و عملی و مفردات و مرکبات خوب
می دانند در علاج استسقای خود شاهدم که نظیری با خود ندارند اما افسوس که کسی قدردان
این بزرگ غریب الوطن نیست یازدهم حکیم مولوی محمد سعید صاحب گوپاموی لکهنوی
گویند استعداد در کتب درسیه خوب دارند مگر عجب که در تجربه ایشان نیز مردم اینجا بسبب غریب الوطنی
گفتگوها دارند گویم تشتت خاطر مخل انداز تجربه است و مشاغل دیگر امور هم مانع آن است
دوازدهم حکیم مرزا شاه علی صاحب که در فن ڈاکٹری استعداد کامل دارند از طبیبان متعلق
فوجداری اند با کتب یونانی هم آشنائی دارند بعنایت این بزرگ تذکره رضائی که کتابی
خوش اسلوب در مفردات طب ست بزبان دکهنی از تالیفات حکیم محمد رضا علیخان حیدرآبادی
و فی الواقع آن حکیم لاثانی بعهد نواب سکندر جاه کتابی عزیز الوجود نوشته است بهم رسید و انشاء الله
بعد نقل برداشتن و تصحیح نمودن در قالب طبع می آرم از دکن تا شمال نفع آن به خلائق
میرسانم مرزا موصوف نهایت وسیع الاخلاق و عمیم الاشفاق با طبع ذکی و علم وفی نفع رسان
خلائق هستند و در علوم طب محلل دقائق اما افسوس هزار افسوس که وقتیکه به تحریر این فقرات
رسیدم طائر جان حکیم ممدوح بگلشن همیشه بهار خلد بعارضه وبائی [illegible] نمود اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَیْهِ رَاجِعُوْن سیزدهم حکیم مرزا علی ست که بیشتر معالج قیدیان محابس کوتوالی اند و متفرق
علاج بیماران بر وضع ڈاکٹری هم میکنند اما ندانم که علاج یونانی هم میکنند یا نه چهاردهم حکیم
محمد مرزا اند ندانم که علاج بر وضع ڈاکٹری می نمایند یا بر طریق یونانی می کنند اما ارباب دانش و فن

در تخلیه انداز و مجبوریست و تشتت خاطرساز و معذوریست برادر توامی مرحوم حکیم نجیب الدین خان صاحب میفرمودند که یک مریض یک طبیب و اگر دو مریض و یک طبیب بود هم مضائقه ندارد و اگر سه مریض باشند و یک طبیب پس همه در مرض شمرده شوند طبیب دیگر باید چیست و آنکه بعض بزرگان بر عدم تشخیص مرض ایشان انگشت اعتراض می نهند غافل اند ازین نکته که وسعت اخلاق هجوم خلائق می کند و در بعض احیان اذهان را در تشتت و پریشانی می اندازد که آن در تشخیص مرض خلل می افتد چه تشخیص می خواهد تنهائی و ملاحظهٔ کتب را تا مرض با اسباب و علامات خوب تحقیق نماید و هجوم خلایق و خلق عظیم مهلت آن نمیدهد پس چگونه علاج موافق آید درین صورت طبیب چیست و اگر قاصر و عاجز ست هجوم مریضیست و بس بیت ما نبی الله و الرسول بمعنا ؛ من لسان تورا فکیف انا ؛ دوم حکیم شفائی خان صاحب اند نام گرامی ایشان میر اشرف علی المخاطب بشفائی خان شاه جهانپوری هستند ایشان بند شفائی خان اول اند که در عهد مهاراجه چندولعل بهادر مقدمة الجیش اطبا بودند و میر صاحب ممدوح پسر حکیم محمد رضا علی صاحب اند که در نگی کردنا تشریف میداشتند مرجع الامراء والغربا اند و از باریافتگان حضور پرنور اند خدمت ایشان که شفائی اسم با مسمی اند هجوم خلائق میباشد همه اعتراض خلائق بر تشخیص ایشان ست اما میگوئیم که معترضین غافل از قول افلاطون ست که میگوید که اگر تمام روز و شب بر حالت مریض جواب گوئیم پس وای بر حال کسیکه فائده ما کسی نا منکر دل او باشد تکلیف از عهدهٔ مرضی بر آید و جواب دهد و این دانشمند اکثر علاج بر وضع ڈاکٹری می فرماید و وقتی بر طریق یونانی الله شافی و سنه شفائی سوم حکیم صفدر علی صاحب که خود علاج بر طریق یونانیان می نمایند و فرزند ایشان یعنی میر لطف علی اکثر بر طریق ڈاکٹری معالج میشوند و کمتر بر وضع یونانیان چنانکه بالا گذشت چهارم حکیم میر جعفر علی صاحب همشیر زادهٔ حکیم میر غضنفر علی صاحب که ایرانی نگی میباشند خود مع هر دو پسران علاج بر وضع ڈاکٹری می نمایند پنجم حکیم نادر از باریافتگان حضور پرنور ست زیاده از حقائق علاج

نسخ نویسانیده باشند باین ترکیب هم مرضی بصحت رسند و هم حکمای معتمد و چند روز بسیار بهم رسند و عالمی را بفیض رسانند و شهرهٔ این نیکنامی تاکناف عالم رسد و اگر یونانی خوانان فن ڈاکٹری آموزند یا ڈاکٹری آموختہ کسب طب یونانی کنند و بدلائل و تجربه و استعمال نسخ انگریزی موافق قواعد یونانی کرده ملکه بهم رسانند معجونی عجیب مفرح القلوب گردند بلکه حکم جواهر پیدا کنند الله تعالی حکام زمان را چنین توفیق بخشد و این تجویز خود را در حیات خود مروج یابم

فصل در بیان اسمای مبارک حکمای اینجا که اکثر مردم در اینجا متوجه بعلاج

ایشان هستند باید دانست که چنانکه طب درین زمان ارزان است همچنان طبیب گران است درین ایام تجربه را طب مقرر کرده می گویند که پیش طبیب مرو پیش تجربه کار برو ازین هر دو لازم و ملزوم ست اگر یکی باشد و دیگری نباشد علاج ناقص بود پس واجب است بر معالج که هم مسائل طب یاد دارد و هم تجربه کار بود. این هر دو صفت در طبیب خاندانی بیشتر جمع باشد مگر بندرت از اطبای نامی و گرامی خاندانی بلدهٔ فرخنده بنیاد یکی مولانا حکیم محمد ابراهیم صاحب فرزند ارجمند جناب حکیم مولوی قطب الدین صاحب مغفور اند عالم بر علوم سر خیل ارباب فهوم المتقی دوران لوذعی زمان فرید العصر وحید الدهر مهذب الاخلاق عمیم الاشفاق بیماری بحسن خلق ایشان کم شود و ضعف بسخنان مفرح مقوی ایشان می رود و محلل و فائق کاشف حقائق مرجع الخلائق براقران خود فائق بر حال مرضی شفیق بعوام و خواص خلیق بخصائل پسندیده موصوف و بعبادت معبود مشغوف دیانت و امانت شعار اند تسلی بخش خاطر پریشان مریض گریان می بود و صندان از خدمت ایشان میگردد و دوا شناسی و دواسازی بر حضرت ایشان ختم ست و نفع رسانی خلائق و دوا دهی بخشی بر ذات شریف ختم است این همچنین باید و دارو رسان استشفاخانه سرکار عالی جاه همچنین شاید اگر بعض نسب می رسد حیاتی نیارند اگر طالب و واجد و ذی آید عذری ندارند از اسباب علامات حسب فهم خود تشخیص مرض خوب میفرمایند و بر توکل خداوند کریم عطای دوامی نمایند اگر هجوم خلائق

ورود آفتاب در برج حوت ست میماند و از روی آله مقیاس سردی و گرمی که تهرمامیتر باشد تر یافته شد که منتهای گرمی در ینجا یکصد و پنجدرجه است و منتهای سردی چهل و پنجدرجه و بشیتر بارش در ینجا بعد نوز دست چار ساعت روز و هم شب میشود و هوا این ملک از روی طب سرد و خشک ست لهذا دوا گرم و تر اکثر موافق مرضی میشود و خلط سودا در ینجا غلبه است کما هذا بیشتر رنگ مردم این ملک و هم رنگ زمین اینجا سیاه میشود و صفرا و رطوبت در ینجا نادریست که صفرا بسبب خوردن دانه ذرت که جوار باشد و دال تور و مرچ سرخ و بلغم بخوردن رام تهل و سیتا پهل که شریفه باشد که بکثرت میخورند و نوشیدن سیندهی و خوردن ثقولات تر عارض میگردد

فصل دربیان بیماری های اینجا که بکثرت میشود بدانکه اکثر امراض که درین جا می شود از امراض عامه جنسیه آتشک ست و فیل پا و عرق مدنی و نزول الماء و کبیر و چیچک و گوبری که هم قسمی از چیچک ست و سرخچه که کهسرا باشد هم قسمی آزان و خنازیر و ہیضہ است و پیچش که زحیر ست و دران بلغم خام و خون می بر آید و سوزاک و جریان که رقت منی باشد و ضیق النفس و سل و بواسیر و سرطان و زچگی و فالج و وجع مفاصل و کزاز و تشنج و ام الصبیان و دبه که آنرا بیماری بدلی در ینجا نامند و اکثر بچگان بدان ضائع میشوند حکما اینجا علاج زچه را نمیدانند و زنان بیشتر در بچه زادن و لبسو علاج حکما اینجا ضائع میشوند حکما و هم امرا و حکام اینجا بتعلیم علاج زنان حامله و بچه زده و بچگان کوشیدن از فرائض و واجبات است بدین خوف اکثر زنان جنین ادویه میخورند میخورانند که رحم ایشان قبول حمل نمیکنند و باردار نمی شوند و اکثر خانها تمامی خانوادها این کم میشوند و شده اند ضرور ست که از سرکار عالی انتظام یک مدرسه چنان مقرر شود که در اینجا درس کتب طبیه خواه در فارسی از میزان طب کفایه منصوری و مفرح القلوب و طب اکبر تا تحفة المؤمنین و دیگر از قانونچه و موجز و نفیسی و اقسرائی و سدیدی و شرح اسباب تا قانون شیخ شده باشد و مدرسین تحقیق فن طب او ستاد مقرر شود و بعده طالب سند عطا شده و در طب فرستاده شوند و برای طب هم حکیمی آزموده کار تا ... نام اطلبه در طب خواندہ یاد داده باشد و هر مرض را باسباب و علامات مطابقت کرده و تشخیص مرض نموده

لطیفه می‌پوشند توگویی که هولی هندوستان ست دوم میله کوه مولی ست که تمام شهری در آید
و بیشتر از زن و مرد خواص و عوام و فوج و لشکر همه در انجا سیر دو نهایت انبوه عالم میگردد از
شروع ماه رجب تا آخر اما زیاده تر هجوم خلائق بتاریخ هیجدهم رجب میشود و اکثر مردم از عمائد بالکنه
موضع لنگم پلی برای سیر می نشینند و درین ایام در انجا کمتر مکان بدست میرسد مردم خیمه های خود را
در انجا هم بر کوه استاده میکنند انجا دکانهای سیندهی که ماء شجر التمر باشد بسیار مهیا باشد و گزک که
کباب باشد و باصطلاح مردم دکن آنرا چاکهنا گویند بسیار فروخته میشود کمتر مردم باشند که ازین
بلای قاطع نسل مصون باشند و درین میله سه حصه زنان مهیا شوند و یک حصه مرد و همه سیه چرده
باشند الا ماشاء الله تعالی و عجب قدرت خداوند قدیر دیده شد که زنان کریه المنظر همه در زر و
مروارید و لولوی قیمت و الماس و زمرد غرق بوده اند و بتکلف خود را با جنبیان و ابیمانیدر و اینها هم
بازگشت مردان میله کوه شریف ست درین هردو میله بسیار کشت و خون میگردد اما درین سال
هر دو میله نظم فوجداری بسیار مانده است شخصی کشته و خسته نگردیده و دیگر واردات سنگین بحفاظت
و عون الهی عم نواله بوقوع نیامده اینهمه خوش نیتی رئیس دام اقباله و نیک نظمی نواب
سالار جنگ بهادر ست حسن انتظامه عمل مراسه انچنین دیگر میله در هندوان میشود و نه در مسلمانان

فصل در بیان کیفیت فصول و آب و هوای اینجا باید دانست که درینجا آغاز
موسم گرمی از ماه مارچ میشود زیراکه چون آفتاب در برج حمل می در آید شروع گرمی می گردد
و برسات از روی حساب هندوان از مرگ بکسر میم و سکون رای مهمله و کاف فارسی شروع
میگردد و از روی حساب انگریزی از ماه جون خصوصا بودن آفتاب در برج سرطان و درین موسم
سردی هم میشود که مردم لباس بانات میپوشند اگر کسی که ریح در بدن داشته باشد و نپوشد
عجب نباشد که بفالج مبتلا گردد و هرگاه آفتاب در برج میزان می در آید یعنی آخر ستمبر سردی
شروع میکند بقول عرب اِذَا وَرَدَ الشَّمْسُ فِي الْمِيْزَانِ بَرَدَ الْمَاءُ فِي الْكِيْزَانِ یعنی هرگاه آفتاب
در برج میزان می در آید آب در کوزها سرد میگردد و این سردی تا آخر ماه فروری که هنگام

شمسی وآن مدت ماندن آفتاب ست دربرج دلو باپھاگن ماه ہندی باندک تفاوت
مطابقت دارد ۰ ۳۰-یوم اسفندار بکسر ہمزه وسکون سین مہملہ وکسر فا وسکون نون
وفتح دال مہملہ والف ورای مہملہ نام ماه شمسی ست وآن مدت ماندن آفتاب ست دربرج
حوت بہندی چیت باشد ۰ ۳۰-یوم فروردی که فروردین ہم نامندش بفتح فا وسکون رای
مہملہ وفتح واو وسکون رای مہملہ وکسر دال مہملہ ویای معروف نام ماه شمسی ست وآن مدت ماندن
آفتابست دربرج حمل وآن نتیجه دیگر ورست ودرین ماه سرسال فارسیان ست وبہندی این
ماه تقریباً بیساکھ گویند اردی بہشت بضم ہمزه وسکون رای مہملہ وکسر دال مہملہ ویای مجہول
نام ماه شمسیست وآن مدت ماندن آفتاب ست دربرج ثور که بہندی مطابق آن جیٹھ ست
۳۱-یوم خرداد بضم خای معجمه وسکون رای مہملہ وفتح دال مہملہ والف دال مہملہ نام ماه شمسی
ست که بہندی تقریباً اساڑھ باشد وآن مدت ورود آفتاب ست درجوزا ۳۲-یوم

فصل دربیان میلہ ہای اینجا باید دانست که درین شہر از عمده میلہ ہا یکی اجتماع مردم در عشره
محرم ست خصوصاً تاریخ پنجم محرم که درآن لنگر حضور می برآید ودران جمیع فوج سرکاری ودیوانی
وفوج امیر کبیر بہادر مہیا شده وتمامی فوج آراسته وجہاز فیلہا واسپان پیراسته وسرداران
ہریک جمعیت وراعمارہای زنگارنگ نشسته از مقابل حضور و دیوان میگذرند نہایت سیر
میباشد قابل دیدنیست ودرین در آمد وبرآمد از طلوع آفتاب تا غروب شمس میشود مردمان برای ملاحظه
این سیر یک مکان را صدہا روپیه کرایه داده میگیرند خصوصاً قریب گرد حضور که مرور وعبور تمامی فوج
درانجا میشود ہرکس را خواہش مکان سیر میگردد از اول ماه اگر کسی بندوبست انچنین مکان میکند
البته او را بدست میرسد والا خیرست بعده سیر لائق دیدنیست دہم محرم میشود که قریب بنگاه گرد حضور
کسی جوگی وکسی پنجره والہ وکسی حبشی وکسی شیر وکسی خرس وکسی لیلی ومجنون وکسی رقاص و
کسی قوال خود را ساخته می آرد وبا انعامات از حضور بیگمات ممتاز میشود وہزارہا روپیه بین شب
خیرات میگردد محرم شریف را گویا عید قرار داده اند خوشیہا میکنند والبسه نفیسه واقمشهٔ متنوعه

بخلاف آنست شوارع ست هنوز در حیدرآباد موجودست و مصلحت این بر اولو الالباب روشن باشد
سه هندیا نزد اصطلاح هند مدرج شد سند یا نزد اصطلاح سند مدرج شد کل حزب بما لدیهم فرحون
و شوارع عام که گلی گلی هندیه یا شعله پور یا مدراس که میرود البته درست هستند و همیشه [illegible]

فصل در بیان تقسیم تنخواه و نام ماهها که بحساب آن تقسیم تنخواه می‌شود

باید دانست که تنخواه جمله ملازمان در عهد دیوانی نواب مختارالملک بهادر ماه بماه توزیع می‌شود
گویند که در حکومت کسی از دواوین باین طریق بجمله ملازمان ماه بماه تنخواه بلا وضع چهیره رسیده
است و حساب آن بموجب شهور الٰهی ست و اسماء شهور مشهورست و درستی حساب بالا ازین هم
ماه تیرست و تمام سال آن بر ماه خورداد ست تیر بکسر تاء فوقانیه و یاء معروف و راء مهمله نام
ماه شمسی بزبان فارسی و آن مدت ماندن آفتاب ست در سرطان که بحساب هندی تقریباً
ساون باشد ۳۱ روز بود امرداد چه در اصل مرداد بود بضم میم و هر دو دال مهمله نام ماه فارسی که
مدت ماندن آفتاب ست در اسد و آن تقریباً بهندی بهادون باشد ۳۱ روز شهریور بفتح شین
معجمه و سکون های هوز و کسر راء مهمله یا یاء مجهول و فتح واو و راء مهمله زده نام ماه شمسی و آن مدت
ماندن آفتاب ست در برج سنبله باندک تفاوت با کوار مطابقت دارد که آسوج باشد ماه هندی
۳۱ یوم مهر بکسر میم و سکون های هوز و راء مهمله نام ماه شمسی ست و آن مدت ماندن آفتاب ست در برج
میزان که بهندی کاتک باشد ۳۰ یوم آبان بالف ممدوده و فتح باء موحده و الف و نون
نام ماه شمسی آن مدت ماندن آفتابست در برج عقرب و آن با ماه هندی که اگهن ست باندک پس و پیش
مطابقت دارد ۳۰ یوم آذر بالف ممدوده و ضم ذال معجمه و راء مهمله نام ماه شمسی رومی آن مدت ماندن
آفتاب ست در برج قوس با پوس که ماه هندی ست باندک کمی بیشی با آن مطابقت دارد ۲۹ یوم
دی بفتح دال مهمله و سکون یاء تحتانی نام ماه شمسی و آن مدت ماندن آفتاب ست
در برج جدی و بهندی ماه و بعضی ماگهه نامند ۲۹ یوم بهمن
بفتح باء موحده و سکون هاء هوز و فتح میم و نون نام ماه

امارت خواهد بود و وجه آن چنان گویند که هنگام مهاراجه چندو لعل بهادر کسی مجال آن نداشت
که آزار ایشان میکرد مهاراجه بهادر هر کس را از در رسیده انست بهر حیله که میتوانست زرش
می کشید گوییم این تحقیق ست مجهول بلکه خود طبع امرای متوجه بصفای کوچه و بازار نیست ورنه
ممکن بود که خاشاک و پس انگنده و حیوانات و براز مردم و جیفهٔ جانوران افتاده می ماند غربا
خود محتاج اند توان تصفیهٔ آن ندارند و امرا خود صفا پسند نیستند آری اگر خود در مسیل خطهٔ شهر
فرمایند و از آمدنی سکرات خاکروبان ملازم داشته حکم صفائی شهر فرمایند البته می توانند شد یا
بر محله داران حسب آمدنی ایشان ماهوار مقرر فرمایند روزانه صفائی راههای محلهٔ خود باشد
خاکروبان مقرر شوند و بر ایشان افسری ماهوار مقرر شود و روزانه در کوچه ها و شوارع گردیده
معاینه کرده باشد و مدام بر اخفا تاکید دارد که خاکروبی در کوچه و راه خاشاک باقی نگذارد
ورنه مجرم باشد و هم محله مکان بول و براز برای رفع ضرورت بشری ایشان مقرر شود تا
جای دیگر نکنند و نشود خاکروبان بول را در گهها و براز و غیره را در گهها پر ساخته قبل از نماز صبح
برده بیرون شهر انداخته باشند و برای این همه خاکدانها بیرون شهر مقرر کرده شود و برای
[illegible] صفائی شوارع [illegible] ساگر و چپاونی که پر متصل بافضل گنج ست کافیست و اگر اینقدر
هم در شهر صفائی باشد تمام شکر ست و آنکه بعضی از ظرفا میگویند که دستور قدیم را نباید گذاشت
و [illegible] مسلمانان را بر رعایا نباید برداشت که در آن سراسر ایشان را مدیستی و راستی شارع
و فراخی آن [illegible] تنگی شهر ست و تکلیف رعایا جائز نباشد گوییم اگر قیمت
مکانی که در شارع آید از سابق [illegible] ست و عوض زمین الزنول و افتاده و ملبه سامان
آن مکان بمالک داده آید [illegible] تکلیف نباشد بلکه عوض کهنه جدید میسر می گردد و کل
جدید [illegible] ست اگر چه بنیا هم [illegible] قبول نکند شناسا ست قانون مقرر کرده ام
که هرکه را از متصل [illegible] مکان منهدم شود [illegible] حق شارع گذاشته مکان خود تیار
کرده باشد [illegible] ست [illegible] باشد الغرض خاصه هندوستانیست که

روز عرس شریف رسیده جمع میشوند و نیاز و فاتحه آنجناب فیضمآب رضی الله عنه می نمایند
وسوای ازین ارباب بدعت از روشنی و رقص و مناقب خوانی وانواع تماشاها و اوضاع
عجیب و غریب میکنند و تکلفها بروی کار می آرند زیاده ازین کدامی میله باعظمت و شان
درین مملکت نمیشود غفران مآب میر نظام علی خان آصفجاه ثانی در عهد خود گهریال نوبت
برای عظمت و جاگیر برای صرف عود و گل و رفع حاجات جاروب کشان جبل مذکور و علم بی بی حسینی
علم مقرر فرموده اند و روایت صحیح اینست که مولا نام درویشی بود که برین کوه می بود نزد او تبرکات
بزرگواران بسیار بوده است هرگاه او مرد زنگ علیشاه بجائش نشست و هر سال ذکر
او عرس بنام پیر خود میکرد و هرگاه پادشاه عصر شنید همه تبرکات ازو گرفته در مکه مسجد نهاد و
او را بسیاری از قطعات زمین عطا فرمود پس زنگ علیشاه از تکیه خود صندل بکوه مذکور می برد
و در آنجا عرس مرشد خود میکرد و هر قدر بقدر امرای افزود رونق عرس هم زیاده شد رفته رفته
پادشاه و وزیر و اعلی و ادنی رفتن آنجا شروع کردند پس این عرس آن مولا است
نه عرس حضرت مولا علی رضی الله عنه که مردم بزعم خود عرس جناب مقدس میدانند
کرم الله وجهه اینست حقیقت عرس جبل کمپرا و الله اعلم از رشید الدین خانی گویم درین میله زیاده
از یک لک مردم جمع میشوند ازان یک خمس مرد باشند و چار خمس زن مگر همه در نقره و طلا
و الماس و مروارید غرق میباشند و بلا تکلف و حجاب عریان بر سواریها پیش اجانب میگردند
و کثرت آب نوشی دخت خرما آنقدر میشود که از هزار ها روپیه محصول آن در کچهری بدعت داخل
میشود و الحمد لله امسال بسبب بندوبست عمله فوجداری یک کس هم کشته نشد و انتظام
میله چنانکه میبایست گردید این همه ثمره نیت نیک رئیس حسن تدبیر نواب مختار الملک بهادر است دام اقباله و ظلاله

فصل در کیفیت شوارع بلده و حواله آن بدانکه راه شهر و کوچه
بسیار تنگ و گندیده که در برسات گذر دشوار و هر جا که خاشاک انبار باشد و د
سه جیفه در آنجا افتاده باشد باید دانست که مکان امیری در آنجا خواهد بود گویا این علا

نقاهم مبارک آداب غلامانه بجا آورده روبرو دست بسته استاد چون صبح شد جشنی مذکور سوی
کوه رخت کشید و جاییکه حضرت فیضدرجت را تشریف فرما دیده بود آنجا سنگی دید بران
نقش دست مبارک آنحضرت بود پس رویای خود را صادق دانسته در انجا محرابی
بنا کرد و نشان دست مبارک را تراشیده دران محراب نصب نمود لمولفه شعر

ہے نماصاف صورت اللہ ۔ اس ترے پنجہ حنائی مین ۔ پس گاه گاه خود هم برای زیارت
پنجه شریف میرفت چون موسم طواف هنوز رسید مراسم خود را در انجا بدستور بجا آورده و در شبها
روشنی انجا کردند بحسن اتفاق ابراهیم قطب شاه همین شب بربالای حصار قلعه گولکنده برآمد و بجانب
شمال در صحرا روشنی دید پرسید که این چیست رای راو هنده که منظور نظر سلطان بود بعز
بحضور ملک حاضر میماند عرض نمود که این کوه کهیره است بران مسلمانان پنجه حضرت علی
رضی الله عنه ساخته اند و امشب جمع شده جشن می کنند سلطان گفت که اگر همچنان است
ما بدولت هم اراده خواهیم کرد چون این خبر بهنود رسید آلات پرستش خود را از انجا برداشته
بر کوه حیریال که از انجا فاصله دو کروه دارد نهادند و دیول آنجارا با زمین برابر کردند
رنکیا و ملنکا که عابدان آنجا بوده اند مجاور آنجا مقرر شدند سیزدهم رجب سلطان آنجا
تشریف برد که همین تاریخ ولادت آنحضرت رضی الله عنه بوده است و بادشاه در انجا
جشن میلاد شریف سرور کائنات سید الانبیا صلوات الله علی نبینا و علیهم السلام ترتیب
داد و بر کوه دوم که بر قریب این کوه مبارک است قدم شریف آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را
نهاد و بیت بر زمینی که نشان کف پای تو بود ۔ سالها سجده صاحب نظران خواهد بود ۔ پس
بتاریخ هفدهم رجب که در شب آن جشنی شرف بزیارت امام تسبیح اولیای رضی الله عنه
شده بود عرس شریف مقرر شد رفته رفته مزید تکلفات در پنجا شد امکنه و نقارخانه ها بالای
کوه و بدامن کوه وستا برمبنی شد و عماید بلده باغات احداث کردند تا حال امرای بلده و
رؤسا و اهل حرفه و بازیگر و دوکانداران و اصحاب قریات از اطراف و جوانب هر سال

صورت مورت که در نیولا مشهور ست سابق در انجا فیلخانه پادشاهی بود و همانجا فیل مذکور بسته میشد و آن فیل مخصوص برای سواری سلطان بوده است

فصل در بیان چشمه بی بی بدانکه این چشمه ست بر کوهچه پر فضا که در انجا گاه گاهی بادر عبدالله قطب شاه برای سیر میرفت و آنجای سیر ست زیرا که صحرای ست چشمه را زونام بی خاتون حیات بخشی بیگم بوده هست و در عرف او را بی بی صاحبه میگفتند بعد از مرور دهور باصطلاح عوام چشمه بی بی مشهور شد با ذهان عوام منسوب بسیدة النسای رضی الله عنها شد چه دستور ست که وقتی عام مذکور میکنند و ازان خاص مراد میشود چنانکه هند مذکور میکنند و ازان دهلی مراد میشود کما قال السعدا الشیرازی رحمه الله بهند آمدم بعد ازان رستخیز حالا انجا مردم چله ساخته یکبیر تیار کرده اندر انجا رفته طعامهای پزند و نیازهای کنند و ثواب آن بروح پر فتوح سیدة النسا رضی الله عنها میر

فصل در بیان علم بی بی که آنرا علم حیدر نیز گویند بید دانست که خاتون مذکوره که مذهب اهل تشیع میداشت و از معتقدات اعلام بود لهذا یکی را از علم بنام الله و دیگری را بنام محمد و سوم را بنام علی بخط طغرای باهتمام حیدر خدمتگار خود تیار کرانده بیرون شهر جانب مشرق استاده کرد که خرچ روشنی و تجمل سواری آن از سرکار مقرر شد حالا همان هست مردم آنرا علم بی بی و بعضے علم حیدری نامند

فصل در بیان عرس کوه کهپره بدانکه جانب شمال از بلده فرخنده بنیاد بفاصله شش کروه کوهی واقعست قریب موضع کهپر آنرا در عرف عوام کوه مولے نامند بزبان باستان برای کوه گفتست راسامی بود هندوان در سال یکبار انجا رفته طواف میکردند و مراسم مذهبی بجای آوردند شبی بتاریخ هفتدهم رجب یعقوب حبشی در واقع دید که شخصی آمد و گفت که ترا حضرت مظهر العجائب اسدالله الغالب علی کرم الله وجهه یاد میفرمایند این واله محبت را بیدار در خواب دانسته از سر پا ساخته همپای ایلچی غیبی شد آن هادی صادق او را بران کوه برد دید که آنجناب فیضمآب ترکش در کمر و کمان در بر انداخته دست مبارک بر زمین نهاده جلوه فرما اند این مشتاق

حالا هست آورده نگاه داشت و بکار طلا در آورده زر اندوده نموده حکم فرمود که بعشره محرم الحرام استاده باشد و برای صرف گل و عود و گذار اوقات مجاورین بحسن عقیدت خود از سرکار کفاف معتد به مقرر فرمود و پس مسمی داراب بیگ نبیرهٔ آغا علی ترمیم عمارت مکان قدیم نمود نقار خانه و امکنه هر دو طرف بنا کرده هنوز اولاد آغای مذکور موجود و هر کس از امیر و وزیر و سُنی و شیعه بل هنود لنگر خود را که شرح آن قریب می‌آید در انجا می‌برند حسب دستور خود فاتحه می‌خوانند و درین ضمن بر سم چراغی هزارها روپیه نقد حاصل میکنند و معاش سرکار علاوه بر آن ست مگر چنین لنگر انجا بزور و شور بر سند حته و حنا لنگر سرکاری دام اقباله و لنگر امیر کبیر مدار المهام ضاعف الله قدره

فصل در بیان لنگر گویند روزی تاریخ سیزدهم ذیحجه عبدالله قطب شاه شهزاده بر فیلی که مستی تمام داشت سوار شد و که دفعتهٔ فیل مذکور مست گردیده راه جنگل گرفت بمشاهده این حال تمام مردم جلو و رعایا سراسیمه شدند و این خبر را بمادرش که بجناب بیگم عرف پی پی ما صاحبه می‌نامیدند ایشان بالفت مادری نهایت بیقرار و پریشان شد بجناب قاضی الحاجات بوسطهٔ روح پر فتوح حضرت امام الشهدا رضی الله عنه بکمال الحاح و لجاجت نذر کردند که اگر فرزندم شهزادهٔ عالم سلامت باز گردد دیگ لنگر طلائی هموزن لنگر فیل تیار کرده در حسینی علم برده ریزه ریزه آنرا کرده بر فقرا و مساکین تقسیم کنم و این نذر را بهزار صدق مودی گردانم چون دو سه روز برین ماجرا گذشت و خیال تشنگی و گرسنگی پسر در دل مادر مهربان آمد بر هر درخت توشه و کوزه در آویخت تا اگر پسرم تشنه و گرسنه زیر درختی بگذرد و از ان غذای خورده و آب نوشد و رفع تکلیف اشتها کند گویند که بعد شش و سه روز مستی فیل فرو شد و تاریخ شانزدهم محرم الحرام شهزاده بالخیر و السلام بصحت و عافیت بخانه واپس آمد بیگم ممدوحه ادای نذر نموده و لنگر طلائی بوزن سیزده سیر طیار ساخته و بکمر شاهزاده بسته آنرا بجلوس تمام بحسینی علم برده لنگر را ریزه ریزه کرده بر فقرا و مساکین تقسیم نمود و از انروز این رسم لنگر کشتن در تمام خاص و عام اینجا بروز عشرهٔ شریفه جاری گردید و اسے الآن جاری ست و کوچه

آنکه یادگهنی ور دهور بود و آجیت آنها سکهه لعبده افغانی بعده عربی و آخر آنها حبشی ست
و چون مقدمات اعراب بهر محکمه بیشتر دائر میشود فلهذا از سرکار بهر محکمه یک یک کس از عرب
یا از مولدان چاوش مقرر ست که بوقت پیش آمدن مقدمه آنها چاوش فهمایش با عراب
می کنند یا هر چه پرسیدنی از و بود می پرسد و ترجمه مطلب آن را در اظهار می نویسانند یا از
طرف حاکم مطلب قانونی را باو می فهمانند و آنچه از لاو نعم میگوید بحاکم ترجمه آن میکنند باین
طریقه مقدمه طی می یابد و از وقتیکه گرانی اشیای خصوصاً غله شده است اکثر اعراب بلاد اکثر می
اندازند و غارت می کنند مگر بفضل خدای کریم اینست که نواب عالیجناب وزیر آصفجاه را مصدر
خیرات و مظهر تفضلات گردانیده است که هر روز هزارها مردم را غله خیرات و تصدق میشود
ورنه درین ملک از نفوس بندگان خدا بسیار هلاک میشدند و تمام ملک ویران میشد باین
خیرات غله که از سرکار عالیجاه که باهتمام نواب مختار الملک بهادر میشود و از پیشگاه دیگر صاحبزادهای
کرام و امرای عظام طعام و نقد تقسیم میشود و کسی نمیداند که قحط است الا ماشاء الله که از ازل
در تقدیرش قبض رزق کرده باشند و چون هنگام جسارت و گستاخی و دزدی و قتل
اعراب حسب آئین مقرره خود تدارک جانی میکردند و عسکره و تعشیره می نمودند بخوف
این کم جنایات را اختیار می کردند از وقتیکه از جمعداران اعراب عمل عسکره و تعشیره
بر آورده شده مقدمات اعراب بفوجداری سپرده شده اند البته شوخ شده اند چه اینجا
مزید تحقیق و تسهیل و آنجا قلت تحقیق و تعقل جرائم بر وضع قواعد جاهلیت اینجا امید خلاص
می باشد و آنجا بیم هلاک باختصاص و ظاهر که ملک را سیاست درکار است آقای ما را دام
ملکه نصیحت است که حکم بفرموده خدا و رسول باید جلشانه و اعلی برهانه صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و سلم

فصل در بیان حسینی علم گویند آنرا علی شخصی زوار از مدینه منوره سیفی از اسلحه
امام جعفر صادق رضی الله عنه یافته بکربلای معلی برده در تیره نصب کرده بدکن آورده بوقت
حکومت سلاطین قطب شاهی بوده سلطان عصر بتعظیم و تکریم استقبال نموده جائیکه

نام جمعدار	تعداد پیاده	تعداد سوار	میزان
عبدالله شاوش	۵۰	۰	۵۰
کل میزان	۱۲۱۰۰	۱۵۰۰	۱۳۶۰۰

پس جمله سیزده هزار و ششصد کس شدند و یکهزار کس در شهر نزد امرای و مهاجنان متفرق نوکر هستند
و سه هزار در تمام عملداری نظام نزدیک راجگان و دیسمکهان و زمینداران نوکر هستند
یا در شهرها و دهها داد و ستد می کنند و سود خوار یها مینمایند و کمتر ازین اعراب باشند
که سود نگیرند و نخورند بلکه سود گرفتن را معامله نام کرده اند و این ثروت اعراب در دکن محض
از سود گیری ست از عرب مفلس قلاش در دکن می آیند و چندروز بسبب سود گرفتن امیر میشوند
و حالا بسیار هوشیار شده اند هر سال حساب می کنند و دستاویز جدید از مقروض نویسانیده
می گیرند و بران شواهد اگر دو دکهنی میشوند چار از عرب میباشند و اگر از یک کس مخالفت میشود همه
حامی و جانب دار فریق خود می شوند گو باهم مخالف باشند لیکن درین خلاف با غیر همه
متفق می شوند الحاصل جمله اعراب درین مملکت هفده هزار یا هیجده هزار تخمیناً باشند و بد
بسیار اند و در حیدرآباد در کشت و خون و ڈاکه و قطع طریق اعراب را عبث بدنام کرده اند جمله هنگامها
بدون شرکت مولد از هر قسمی که باشد درین ملک و شهر از قوت بفعل نمی آید و مولد را چند
اقسام ست و مراد از مولد دورگه است که آنرا در هندی دوغله نامند یکی آنکه پدر دکهنی و عربی بود
دوم آنکه پدر دکهنی و حبشی بود سیوم آنکه پدر دکهنی و فرنگی بود چهارم آنکه پدر دکهنی و هندی بود
پنجم آنکه پدر دکهنی و فارسی بود ششم آنکه پدر دکهنی و پنجابی بود هفتم آنکه پدر دکهنی و سکه بود هشتم
آنکه پدر دکهنی و افغانی بود اعم از آنکه افغان از پشاور یا نواح آن یا یوسف زئی یا کوهستان
یا از کابل یا قندهار یا دیگر از خراسان بود نهم آنکه پدر دکهنی و ترک بود اعم از آنکه از بخارا
بود یا بلخ بدخشان یا متعلقات آنها دهم آنکه پدر دکهنی و تاجیک و رومی باشد یازدهم

باقی احوال این خاندان عالیشان و سلاسل ایشان در فصل جداگانه نگارش خواهد یافت و خوش
اوقاتی و زهد و حسن سلوک و خیرات و خدمت مزارات پیران رضوان الله علیهم اجمعین امیر کبیر بهادر
مد ظلهم زیاده از بیان و تحریر است حق تعالی ذات قدسی آیات ایشان را مدام بر سر خلائق
سلامت با کرامت دارد و جمیع مقاصد ایشان از محصل آرد آمین

فصل بدانکه صحت فوج اعراب که در ملک نظام ست دشوار چه فهرست آن از افسران ایشان یافته
نمیشود و از دفتر معلوم نیست و چنین فوج کشادن عدم لیاقت بسیار است اگر برای حساب و آمد و خارج و تقسیم
تنخواه این گروه سررشته جداگانه مقرر شود و نقشه های آن بموجب نقشه که در فوج اهلی است
درست گردد حاضری و غیر حاضری فوج و وصول تنخواه و چال و رویه افسران و جوانان
و تعداد ملازمان نوشته شود البته صحت آنها گردد آنچه فهرست تخمینا ست مقابله
تصحیح اعتبار ندارد و چندانکه وجود ندارد میزان کل
۱۳۶۰۰

نام جمعدار	تعداد پیاده	تعداد سوار	میزان	در تحت جمعدار	تعداد پیاده	تعداد سوار	میزان
[illegible]	۴۰۰	۰	۴۰۰	[illegible]	۳۴۰	۰	۳۴۰
[illegible]	۶۰۰	۱۵۰	۷۵۰	[illegible]	۳۰۰	۰	۳۰۰
[illegible]	۲۵۰	۰	۲۵۰	حسین صاحب	۲۵	۰	۲۵
[illegible]	۲۰۰	۰	۲۰۰	[illegible]	۲۵۰	۰	۲۵۰
[illegible]	۲۰۰	۰	۲۰۰	[illegible]	۵۰	۰	۵۰
[illegible]	۷۵	۰	۷۵	[illegible]	۱۰۰	۰	۱۰۰
[illegible]	۲۵	۰	۲۵	[illegible]	۵۰	۰	۵۰
[illegible]	۵۰	۰	۵۰	آزوقه	۲۵	۰	۲۵

نمبر	نام عہدہ	ذات	سوار	کیفیت	نمبر	نام عہدہ	ذات	سوار	کیفیت

که اول فهرست کنچنیان وچنین زنان که کسب میکنند بشرح پیر وجوان وصبیه تیار کنانیده شود
در شهر باشند یا در قصبه یا در موضع ابداً صبیات از ایشان گرفته هر که وارث او پیدا شود باو
سپارند و اگر کسی وارث او نباشد حاکم مربی او گردد و در مدرسه یتیمان تعلیم کرده عقد او با اهل کنانیده
شود و اگر کسی معتبر برای پروردن طلبید باو سپارند و تاکید کنند که او را پرورده تعلیم کرده بعقد
رسانند و زنان جوان را حکم کنند که هر ماه نزد طبیب رفته اندام نهانی خود نموده باشند و طبیب را
اگر آلوده بلای سوداوی یابد او را بیرون آبادی یا بر کناره آن آباد ازان کند و بعلاج او پردازد
و اشتهار کند که کسی نزد او نرفته باشد و این اشتهار بذریعه حاکم فوجداری باشد تا اگر کسی
عدول حکم کند فاعل و مفعوله هر دو زیر شکنجه تعزیر کشیده شوند یقین که باین تدبیر و رسوائی
خود باز آمده توبه کنند و این پیشه پدر را بگذارند و باز همیشه ملازمان فوجداری نگران حال این چنین
زنان پیر قحبه باشند تا با دیگر دختران را نیارند و اگر آرند بسزای اشترای برده و ذریب
بسزای معقول رسانیده شوند تا قلع وقمع این رسم بد خانه خراب گردد **بیت** از زنا

خیزد وبا اندر جهات ✤ ابر ناید از پی منع زکوة ✤

فصل در بیان کچهری مقیمی آنکه در قرضه های ذات و نالشهای زمین و نزول بابت دیوار و
تیاری مکان و مرمت امکنه سرکاری و تیاری ناودان وغیره دران و درستی فرش آن و قلاعی امکنه
سرکاری و نعلبین رسانی حضور پر نور که بهر هفته میشود و نالشهای تجاران و اوران و برڈیان که
بانس پهوڑ باشند و کمهاران و سنگتراشان در انجا پیش میشوند و افسر این محکمه شیخ فیض دین از ایام
از بندگان حضوری اند و سر دفتر ایشان لاله شیو پرشاد ست که قریب مکان محمد خان جمعدار می باشد

فصل در بیان سررشته لین بدانکه لین عبارت از چهاونی ست مگر درینجا مراد از لشکر ست
از انجا که این سررشته متفرق ست یکجا نیست که حالش مفصل معلوم گردد مگر سررشته لین گوشه
محل که در حویلی اکبر جاه ست درینجا تقسیم تنخواه ماموران گوشه محل میشود نام سررشته دار
این محکمه لاله گردهاری پرشاد ست مشهور منشی راجا پسر لاله نرهری پرشاد صاحب قوم کایست

است وسرکه او هاضم و مهره کننده گوشت و خمر او بعد تعیین تقطیر میکنند بسیار سبک خانه اوشمل
فوائد خمر است و طریق ساختن خمر و سرکه اینست که سیندهی خالص گرفته در سبو کنند بنوعیکه ثلث
سبو خالی باشد پس بر دهن سبو سفالی گلی نهاده از آرد گندم مهر کرده مدت دو هفته روز در آفتاب
وشب زیر آسمان نهاده از دیگ و سرپوش گلی مقطر نموده دران عرق الایچی کوفته و گل چنبیلی
سبز آمی دور کرده و پوست لیمو داخل نموده بار دوم تقطیر نمایند آنچه مقطر شود و تند باشد خمر
است وآنکه در دیگ بماند سرکه میگردد پس صاف نموده بکار برند انتهی کلاسه گویم درین بلده
ضعف اشتها و کثرت برص و ضیق النفس و نزول الماء فی الکیس و پیدایش امراض سوداوی
وضعف رجولیت و عوض اسهال و بی مروتی و خشک مزاجی در مردم اینجا بیشتر در استعمال
همین بابای بدمست فلهذا از سرکار والا ممانعت کلی ست که اندر بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد
فروخت نشد و با وجود این همه تشدد و ممانعت بسیاری کسان خفیه می نوشند و اندرون بلده سبار
بانواع حیل سیندهی و لوم لام می گردانند اگرچه محاصل این صیغه بسیار است اما اگر رسم
انگریزی کرده شود محصول افزوده شود دران دو فائده باشد یکی آنکه محصول این المضاعف
گردد دیگر بسبب گرانی قلت نوشندگان هم شود و جنگ و جدل که بیشتر بسبب خوردن
همین آب میگردد و هم مرتفع گردد نرخ فی سبو در منولاته روپیه در شهر ست و بیکروپیه دو سبو
جن بدست میرسد و در یک سبو بسی سیر می گنجد و چون برآورنده آن اکثر بدست نیاید شد چون
سبوی انبده شکسته می گردد اگر گاوی سبو سالمست باشد و بدکاندار فروبرنده آن
نشان دهد بنسبت فروزی شالگ دو آنه یا سه آنه یابد و آنه هیچ و یک لوته عد اگانه مزدور داده
میشود که آن را بندگی بکسر بای موحده و سکون نون و دال مهمله موقوفه و بکسر کاف فارسی
و یای معروفه گویند پس خواه مزدور آن را بنوشد و خواه به شست یا ده آنه بفروشد الحاصل
سبو سیندهی و سیندهی بیکروپیه می آید و مزدور چار آنه یا شش آنه بلحاظ قرب و بعد دکان
بیرون بلده و سیندهی بن از دوکاندار می یابد سوای لوته سیندهی که از کلال می یابد و دوکاندار

را چه سود از رهبر کامل چو که خضر از آب حیوان تشنه می آرد سکندر را چو خبر این سرشته بشیر
موافق ماهیت خبری باشد که خاصه حکومت هندست اما این عزیز اکثر بر رفع احتمال آن می کوشد
و قطع نظر از واقع و تکلم و غیره نمیکنند

نوزدهم کچهری بدعت که آن را صیغهٔ مسکرات نامند این محکمه را ناظم کندرسامی لیا اند
گویند نسبت سابق ناظم حال خوب بندوبست مسکرات کرده و درین صیغه آمد فزایش بسیار است
زیرا که کسی از زن و مرد درین بلده نباشد که سیندهی ننوشند گویا که همه می نوشند و همین سیندهی
خانه باعث ننگ و فساد است بچه را از وقت تولد بجای رقه سیندهی میدهند و این آب درخت خرما است و
طریق برآوردن آن حکیم رضا علیخان مرحوم حیدرآبادی در کتاب تذکرة الهند که مشهور بیادگار رضا است
چنین نوشته که زیر درخت بصورت مثلث تراشیده و فصد نموده کوزه گلی می بندند پس از آن آب
روان میشود و در کوزه جمع میگردد تا وقتیکه جوش نزند و از درد صاف و شیرین باشد آن را نیره بکسر نون
و سکون یای مجهول و فتح رای مهمله و وقف های هوز و اتمیه بضم همزه و فتح تای فوقانیه و سکون میم و فتح
یای موحده و الف خوانند و چونکه درین ظرف درد آمده انداخته ببندند و جوش زند و مزه تلخ و ترش
بهم رساند سکر در وی پیدا میشود سیندهی نامند مزاج نیره که شیرین و رقیق و خوشبو دار و خالص
باشد سرد و تر و مزاج سیندهی سرد و خشک نیره سکر نمی کند و غائط براند و مسکن حدت و گرمی و
تشنگی و دافع احتراق و مرطب و مسمن بدن و مدر بول و موافق امزجه حاره یابسه و مدقوقین و
غذای بدن میشود و چون از نه توله شروع کنند و هر روز سه توله افزایند تا یک تا سه رطل میرسد و بعضی
امزجه قائم مقام ماء الجبن میشود اما مسقط اشتها است و سیندهی زمخت و شیرین و تلخ و ترش
و گران و سرد می و بادی میکند و کف و صفرا دور کند و مزه میدهد و سکر می آرد و اگر تخم تاتوره
درو آمیزند باد را دور کند و اگر هیچ نیست آمیزند سنگرهنی داء و ام و ست و باد و فساد امراض
جلدیه و بواسیر و کالی شکم و قروح متعدد و حکه آن و کرم و باد و دور کند و هر چیز که دران آمیزند افعال
آن پیدا کند و سیندهی که یک روز بر و گذشته باشد باد و صفرا و کف دفع نماید و فزاینده برص

برضعیفان رحم آرد ہیچ ہم پٹہ مغلی یعنے ڈاک سرکار نظام دام اقبالہ این پٹہ در عوام این بلدہ فرخندہ بنیاد بنام پٹہ لالہ سوہن لال دہلوی معروف و مشہور ست الحال ناظم این محکمہ لالہ کالکا پرشاد دہلوی نہایت دانشمند فطین و فہیم و عالم امور سررشتہ خود مرد خلیق و متواضع وضعدار خوش بیان مردم شناس خوش صحبت راست پسند خیرخواہ سرکار خود راحم بابلکاران خویش متعلقین محکمہ خود اما باختلاف رای ارباب مجلس مال معذور چہ سفر کردہ و زمانہ دیدہ ملکہا گردیدہ را با غیران و محکوم را باحکام ہمان فرق ست کہ میان زمین و آسمان مثل ہندیست حاکم کا نیٹھ کا سر پر پس چہ گوید و چہ سراید قطعہ مرد خردمند ہنرپیشہ را ٭ عمر دو بایست درین روزگار ٭ تا بیکی تجربہ آموختی ٭ وز دگری تجربہ بردی بکار ٭ محصول درین سررشتہ بر فاصلہ مقامات ست چنانکہ سابق دستور ملک انگریزی بودہ است اگر درین ریاست ہم ٹکٹ آصفیہ طبع شدہ بندوبست محصول مقرر کردہ شود البتہ زیادت حصول محصول آنقدر گردد کہ صرف ڈاک را کفایت کند زیرا کہ باجرای ٹکٹ تغلب در محصول کمتر باشد و حاجت حساب اہل حساب ہم کم میشود و ہم تشخیص نرم و تحصیل گرم مسئلہ مشہور ست و چوکیہا ہم بتجویز ناظم مقررہ شود و بامداد تحصیلداران و تعلقداران تیار کردہ شود بلکہ چوکیہا و ناکہ ہای محافظان راہ و پیادگان جوکہ ہم بقرب این چوکیہای ماموره معمور گردد تا حمایت ایشان ڈاک و ہرکارہ بسلامت رسیدہ باشد خصوصا جائیکہ در انجا دستہ دار دات شدہ باشد بالفرور چوکے جوانان از سرکار یا جاگیردار یا زمیندار مقرر کنانیدہ شود تا باز شوخے در انجا مرتکب غارت ڈاک نگردد اگر بندوبست خوب قابل اطمینان گردد بازچوکی برخاست کردہ شود و ورنہ مدام بودہ باشد و یک بگل ہمراہ ہرکارہ باشد تا اگر حرامیان افتند بوق بزند تا بوق برسد و علاج آنہا کند تنخواہ ناظم کہ اورا میرسد بسیار کم ست شاید کہ این باعث کم نصیبے او باشد ورنہ ذات جناب نواب فلک کاب قدردان ملازمان خیراندیش و خیراندیشان مصلحت کیش حضرت مختار الملک بہادر دام ظلہ چنان نیست کہ ملازم خیرطلب را بترقی نرسانند و باعلی مرتبہ فائز نگردانند آری ہیت تہیدن قسمت

معدنیات چون الماس و فولاد و فلزات پیدایشی مانند طلا و نقره و مصنوعی مانند زیور طلا و نقره
و مرصع جواهر و ظروف مسی و برنجی و آهنی و مقراض و چاقو و قفل و دلو و اشیائیکه از خاک
و گل پیدا می‌شود مانند نمک و شوره و گیرو یا ملیار و آن پیشوند مانند خشت و سفال صنف
چهارم اشیاء متفرقات مانند آتشبازی و شیشه آلات و صابون و ظروف چینی و کلابتون
و خرید و فروخت مکانات پس شرح محصول هر یک مفصلاً درین فهرست درج است گوییم که سبب
گرانی همین سخت گیری محصول است که تاجران مال خود را بسبب گرانی محصول کمتر در بازار می‌آرند
بیت شهنشه که بازارگان را بخست ؛ در خیر بر شهر و لشکر ببست ؛ و کسیکه این فهرست تیار
کرده است کمال خورده‌بین و اختراع بنای خود نموده باشد چه صنف چهارم همه قابل موقوفی
نه لائق گرفتن محصول همچنین بسیاری از اجناس است که قابل معافی محصول است متعین را
می‌باید که نظر بند و بست و نظم بر اصل دارد نه بر فروع گمارد زیرا که چون محصول از گشت گرفت
نباید که از غله گیرد که این ظلم است و باید که در باب معدنیات نظم بر معدن گمارد نه محصول
از معدنیات بازار آرد که اینچنین تشخیص محصول مستقل آمدنی اشیای است و آن باعث
گرانی و تکلیف خلائق میگردد همچنین اگر محصول مقرر کردن بر مصنوعات است پس محصول
بر دکان صانع مقرر کنند نه بر مصنوع یا بر آله مقرر کنند چون مس نه بر محصول مانند ظروف مسی
العیاذ بالله در حکومتی بر خشت و سفال محصول نه دیده‌ام و نه شنیده‌ام و نه بر موم و نه بر گشت
و نه بر کاسنی و خوبکلان و چراگاه و نه بر پالی و پوست املتاس و غیره مندرجه قسم چهارم صنف اول
و این رسم کاشتکاران است و نه دستور والیان ملک و سلطنت بنظر محصول همین جزئیات که
غربای رسانیده شکم پروری خود مینمایند محروم و فارغ البال میشوند تباهی پیداست
چون از سرکار محصول مقرر شد هر دو محروم شدند چه پیداست که آنجا دگر هوشمندان روند چه آوازه
رسم بد بشنوند ؛ خدا کند که در نظر ثانی این فهرست اجناس والی ملک را توفیق نیک
بخشد تا رفاه خلائق حاصل گردد و در حدیث شریف آمده من لا یرحم لا یرحم رحم خواهی

سزا خواهد رسید دفعهٔ یازدهم درباب معاینهٔ هتم حجاب را یا بستهٔ اسباب واکشاده دیدن
دفعهٔ دوازدهم اگر بیوپاریان وغیره براه تغلب چیزی کمی در قیمت اصلی آن یا در حجاب های
گذرانیده خود ظاهر خواهند کرد و علاقه داران محصول خانجات همچو مال را ضبط نموده کیفیت آن
را اسلهٔ علاقه دار کروڑگیری بسرکار عرض خواهند نمود واز سرکار حکم اخراج جرمانهٔ متعلقهٔ خواهد شد
دفعهٔ سیزدهم در گرفتن محصول سکه عالی مقرر است بر فیصد روپیه رقم مندرجهٔ حجاب دفعهٔ
چهاردهم محصول غله همگی اقسام معاف اما اگر از ملک سرکار عالی بیرون خواهد رفت محصول
گرفته خواهد شد دفعهٔ پانزدهم اگر کدام بیوپاری راستهٔ های محصول که مقرر از سرکار اند ترک نموده
بار او بتغلب محصول مال خود مخفی برد دیگر خواهد برد سزایش داده خواهد شد دفعهٔ شانزدهم [illegible]
چٹھی های داخله دفعهٔ هفدهم اگر کسی بر راس زیاده از فی راس نهد محصول زیاده راس گرفته
خواهد شد و محصول هریک اشیای واموال بموجب فهرست مورخهٔ غرهٔ رمضان المبارک سنه [illegible] هجری
که از علاقهٔ سرکار عظمت مدار بعلاقهٔ سرکار عالی واز علاقهٔ سرکار عالی بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد
و چھاونیات سکندرآباد و الوال و بازارات و چادرگھاٹ مے آید یا از علاقجات سرکار
عالی بعلاقجات سرکار عظمت مدار روانه میشود مقرره سرکار عالی بقیمت مال مشتمل بر چهار صنف است
صنف اول در اشیای اصلی و مصنوعی از پیدایش زراعات و باغات و صحرا مشتمل بر هفت
قسم قسم اول غله قسم دوم میوه جات مانند خرما و بیخهای زیر زمین مشتمل آلو و مغزیات چون
بادام قسم سوم تخم روغن مانند کتان و روغن قسم چهارم ریشجات اصلی چون پنبه و مصنوعی
مانند رشته و پارچه های پشمی و سوتی و ابریشم قسم پنجم مصالحات چون قرنفل و الاچی و ادویات مانند
[illegible] طباشیر و رنگ چون هلدی و کسم و پتنگ و زعفران و خوشبوها مانند عطر و لوبان و
[illegible] وغیره قسم ششم چوبینه وغیره مانند کڑی و کرچه و شیشم قسم هفتم اجناس متفرقه
[illegible] وشراب و لائق و شکر و بوره و قند سیاه و کاغذ و لاکھ وغیره صنف دوم
[illegible] چون [illegible] و اسپ و گوسپند و چربی و روغن و پشم صنف سوم

محمد احمد خان قاسم الدوله مرحوم مهتم محصول خانه کوداڑ و واڑه پلی اند و بابت لنگ سکهه رمیه واجی باوهه و بابت نامدرک بهرام جی پادا است و بابت حالت دین سابق مهراجی و بابت راجه ابانک گرده نارایی راؤ مهتم اند که این همه محصول خانه شش است و در چهاؤنی ها نیز شش محصول خانه است اول چهاؤنی سکندرآباد یعنی حسین ساگر دوم الوال که مهتم آن هر دو جا شیو شنکر فرزند کندا سامی لیار است سوم چهاؤنی چادرگهات مهتم آن دین سهاو فرزند دراسپاجی چهارم چهاؤنی هنگولی مهتم آن غلام دستگیر پنجم مومن آباد عرف انباجوگائی مهتم آن سید غلام حسین ششم اورنگ آباد مهتم آن نارایی راؤ ثانی ست گویند راجه نانک بخش بهادر نهایت وسیع الاخلاق وکریم الاشفاق وغریب پرور ورحم گستر کشاده ابرو خنده رو منصف حق پژوه غم زدا و رافع اندوه یادگار مهاراجه چندولال فیاض بخشاینده حیاض ریاض الحق الولد سر الابیه معروف وبصفات حمیده پدر بزرگ خود موصوف همین اوصاف پاینده منصب او ست که از ابتدای الی هذا الیوم بریک عهد موجود ست دستور العمل گرفتن محصول سائر در علاقجات سرکار عالی مورخه غره رمضان المبارک ۱۲۸۱ هجری مشتمل بر چند دفعات ست دفعه اول در تقرر محصول خانجات دفعه دوم در بیان مالیکه از علاقجات سرکار عظمت مدار سوای بلده و چهاؤنیات بدیگر علاقجات سرکار عالی در آمد خواهد شد دفعه سوم رقم محصول بر اشیا و اموال خواهند گرفت دفعه چهارم محصول شراب وغیره مسکرات دفعه پنجم در بیشی محصول خانه بر سرحدات سرکار عالی مقرر بمهتمان مفوض دفعه ششم در تفصیل محصول خانجات چهاؤنیها دفعه هفتم در معافی محصول در تعلقات صرف خاص وغیره دفعه هشتم در بیان آنکه بکدام راسته یک محصول خانه گذر خواهد شد و محصول آن طلب کرده خواهد شد دفعه نهم در بیان آنکه مال بیدیشی ومصنوعی ممالک محروسه سرکار عالی روانه خواهد شد محصول آن بموجب فهرست بکدام کیفیت محصول خانجات سرحد گرفته رسید آن داده خواهد شد دفعه دهم اگر کدامی قسم بارچه چتهی وا تحله گرفته و مال محصول خانه نبرده در اثنای راه بدرقه او را فی محصول خواهند گرفت

شانزدهم محکمه فوجداری ست درین شهر چنانکه محکمهٔ فوجداری را رونق حاصل ست دیگر محکمات را نیست زیرا که نظم بلده خاص متعلق بصیغهٔ فوجداریست پیش ازین اینجا کار منقسم بر چند محکمه بوده است نواب مختار الملک بهادر دیگر محکمها را به تخفیف درآورده کار یکجائی مقرر فرمودند ناظم این محکمه فقیر مصنف این رساله است درین محکمه و نائب اند یکی مولوی حسن رضا صاحب نگینوی که نائب اول اند استعداد علم عربی خصوصاً در حدیث بخوبی دارند از شاگردان حافظ مولوی سید تهور علی صاحب مرحوم نگینوی محدث اند ایشان از شاگردان مولانا مخدوم مغفور لکهنوی اند و ایشان از تلامذهٔ شاه فاخر اله آبادی محدث مغفور اند و ایشان از شاگردان مولانا محمد حیات سندهی مکی اند رحمهم الله و نائب دوم مولوی حافظ نصر الله فاروقی ولایتی اند نهایت مرد مقدس صاحب اعتقاد و باین هر دو بزرگ کمال مدد در سلسلهٔ مقدمات با تمام سر رشته دار این محکمه سید اعظم صاحب کارگزار قدیم اند نهایت محنت کش که دیگری همچنین نباشد هستند و ناظر این سر رشته سید انور علی نهایت هوشیار و مستعد و شریف اند که صیغهٔ اجرای اعمال هم متعلق ایشان ست و محافظ دفتر این سر رشته مولوی حبیب الله دهلوی نهایت فطین و محنت کش اند و نائب ایشان میر غلام علی که ملازم قدیم و نهایت درکار خود هوشیار با محنت هر دو امیدوار ترقی اند نیز هم تا اختیار خود در ترقی شخصی اهم داشت و سید عبد الله مند راسی روزنامچه نویس آدم لائق هر چه با آن عزیز سپرده شود امید که بلطف کار سرکار را سر انجام رساند لائق ترقی بخشی ست باقی در حال محکمهٔ خود و اهالی آن ان شاء الله تعالی کتابی جداگانه خواهیم نوشت تا این کتاب دراز نگردد .

هفدهم محکمهٔ کروڑگیریست که متعلق براجه نانک بخش بهادر ست که پسر خورد راجه چندو لال بهادر اند ناظم و کارپرداز ایشان بابو جی این دا کاجی پارسی اند برادرزادهٔ نسبجی تحت ایشان وارابجی و نوشیروان هستند وارابجی کارکرد و گری میفرمایند یعنی محصل محصول پارچه و کرانه و چوبینه و فیل و اسپ و فروختنی اکثر اند و نوشیروان جی محصول نمک را حاصل می نمایند و زیر حکم نوشیروان جی

بهادر و راجه اندرجیت بهادر بهر جا که لائق میشود فرستاده میشود و نام مهتم خزانه ٹاپی راناد و (ست)
برادرزاده هنمنت راؤ مردمان مسکین ست فارسی و تلنگی و فی الجمله انگریزی میدانند و یک نائب
مهتم ست گوپال راؤ نام فارسی و تلنگی میدانند و چند صرافان اند صدر ایشان را نام نارایین جی ست
چهاردهم (۱۴) محکمهٔ تنقیح سرکار عالیست که مهتم این دفتر را نام نامی میر قادر علیخان صاحب بهادر
است و پیشیاست و مددگار اول ایشان را نام راؤ راگند راؤ ست تنقیح جمله مخارج بر منظوری ایشان (نسبت)
بحسب تطابق احکام سرکار عالی و در نیولا اهتمام تقسیم تنخواه محالات حضور پرنور نیز
بذات ایشان تعلق دارد و ایشان از نبائر نواب عظیم الملک مغفور اند
پانزدهم (۱۵) کچهری تقسیم تنخواه منصبداران ست نام مهتم این سررشته که الحال کارفرما اند شمسوار
جنگ بهادر ست زیر ایشان هشت سررشته داران اند شیوراج فرزند راجه اندرجیت بهادر شمشیر دور
بلقب عم خود لاله بهادر کایست و راجه سنکر راؤ و رای رایان امانت ونت بهادر برهمن سمارتجه که
ٹھیکه کشیده میکشند بعمر هفتده ساله و راجه تیجرای بهادر کایست و راجه دلسکارام کھتری و راجه (؟)
کایست و لال پرشاد و سورج پرتاب و ٹھاکر پرشاد و بابو راؤ سر دفتر اند و کشن راؤ مددگار اول
و راجه رام مددگار دوم این سررشته داران گوشواره بهرماه درست کرده بملاحظهٔ نواب
مختار الملک بهادر می درارند بران شرح حکم جاری میشود که برآورد ها درست نمانید بعده ایشان
برآورد ها درست کرده بتوسط مهتم بملاحظهٔ سرکار درآورده بعد داشتن نقل اصل بدفتر
خزانه میرسانند و از انجا چٹھی تقسیم تنخواه درین سررشته میرسد و چٹھی هر یک سررشته دار
جداگانه میرسد و سررشته داران رسانند بمنصبداران میدهند و منصبداران حسب ضابطه دستخط
و مهر خود بران ثبت کرده میدهند و تنخواه میگیرند و سررشته داران کاغذ تقسیم درست کرده بدفتر خود میدارند
گویند کمیاهه و وضعات که در یکسال وضع کرده میشود و پنج ماه در موجودات گرفته میشود یعنی در بخشی گری
مگر از بعضے منصبدار فقط نیم ماهه موجودات در بخشی گری میگیرند و کمیاهه نمیگیرند و از بعضی منصبداران
موجودات و وضعات هر دو میگیرند و تحریر دفتر و سررشتهٔ دیوانی فی صدی سه یه میگیرند و بعضی منصبداران

بس طویل و عریض است و باین جمعیت قلیله انجام معاملهم لهذا درخواست دیگر جمعیت بهم کرده شده
است و غرض از ماموری این محکمه گرفتاری مجرمان و واردات شوارع عامه و مواضع حوالی بلده
و ماموں رهروان و ساکنان ست و کار کوتوالی اینجا سوای حفاظت و گرفتاری مجرمان فیصله کردن
مقدمات خفیفه و چالان کردن مجرمان مقدمات سنگین و حفاظت و نگهبانی پیٹھ و بهنگے و مسافرین
سڑک مدراس و کرنول و ناگپور و بمبئی و بهونگیر و شوارع کوچک است که درمیان سڑک بمبئی
و کرنول واقع ست یا دیگر شوارع که میان دو سڑک واقع باشد همه متعلق صیانت این محکمه
است علاقه این که کوتوالی طرف کرنول تا جرچڑلا که از بلده سی کروه ست و جانب مدراس تلکاپلی
که بست و چار کروه ست و طرف بهونگیر شانزده کروه و جانب ناگپور پانزده کروه اما گوشه
علاقه سمت هذا تا چهل و پنج کروه است تا اپاچ پور و لچهاپٹه و جانب سڑک بمبئی تا سنجر و باشد
دوازده کروه و هم کار این محکمه تعمیل احکام جمیع دواوین واقع بلده از دیوانی و فوجداری
و غیره است و تعمیل بعض احکام حکام چهاونی و حفاظت چوکیات واقع چادرگهاٹ هم
۱۳۳ سپهر دو هم محکمه حاسبات است که آنرا دفتر محاسب نامند بجای کچهری اکونٹنٹ که نام افسران محکمه
هنمنت راؤ ست مشهور به هنمنت راؤ بلم از قوم برهمن وشنو و کهنی مدهوا چاریه گویند که نهایت مرد
خلیق و در فن حساب اوراستیق بدیانت با نامورست و جمله امور حسابیه درو مفصل مشغوف تعلق این دیوان
کاغذات مفصل از وصول و باقی و گوشواره ماهوار و سه ماهی و ششماهی و سالانه محاصل ممالک محروسه
سرکار عالیست و هم اوارجه و مجملی دوازخام و کاغذات تنخواه ماهوار و تصفیه حساب تعلقداران
هرچه باشد و کاغذات تدارک وصول باقی و جمع خرچ و کاغذ تنخواه اول در محکمه تنقیح میرود
و بعد تنقیح از انجا بابت ملازمان بلده بمحکمه محاسب می آید و از انجا بعد تصحیح چٹهی بنام خزانه میشود و
تنخواه از انجا حاصل میگردد و بابت بیرونجات از تنقیح به بیرونجات فرستاده میشود مددگار اول ایشان
رام کشن راؤ برهمن سمارتهه ست و اجرای امورات ملکی این محکمه بر عهده داران منقسم ست و
گوشواره و جمع خرچ و غیره کاغذات بملاحظه نواب عالیجاه درآمده بدفتر اجرا راه یابد امانت

نمبر یعنے نشان شمار	تفصیل جرم متعلق کوتوالی اینجا
۲۳	داشتن و ساختن و رواج دادن پیمانہ دروغ ✣
۲۴	داشتن شئے مضرت رسان خلائق بشاہراہ عام ✣
۲۵	عمداً گذاشتن مویشی مضرت رسان خلائق ✣
۲۶	جراحت رسانی مویشی اشخاص غیر براہ نقصان ✣
۲۷	ہلاکت مویشی تا بقیمت پنجاہ روپیہ ✣
۲۸	با زن غیر مذاق یا کلام نا ملائم کردن ✣
۲۹	براہ تلبیس جامہ و لباس مشابہ نوکران سرکاری پوشیدن ✣
۳۰	شکستن بند یا مجری آب براہ شرارت تا زراعت دیگران خراب شود ✣
۳۱	آب ریختن براہ برای اذیت رسانی ✣
۳۲	نقصان رسانے بچراگاہ یا زراعت ✣
۳۳	وا کردن لفافہ موسومہ غیر صرف براہ شرارت ✣
۳۴	فریب خفیف ✣
۳۵	مفروری قیدی زیر دریافت از حراست ✣

دوازدہم

کوتوال بیرون بلدہ ہست کوتوال اینجا درینولا مرزا حید ربیگ اورنگ آبادی فرزند چہارم نشی حافظ کرم احمد صاحب مغفور اند و منصف اینجا کہ رای نگار مقدمات سنگین اند مولوی محمد مراد صاحب ہٹی اند و پنج کس امین دیگر ہستند یکی بدرجۂ اولی و دوم بدرجۂ چہارم و دو بدرجۂ پنجم و سئے سوار و یک جمعدار و یک دفعدار کہ علاقہ باین کوتوالی دارند و پنجاہ سوار دیگر از فوج درینجا معین اند و از پیادگان ہنوز بست و چار جوق از سرکار عطا شدہ اند و در ہر جوق سیزدہ جوان و یک جمعدار و یک دفعدار ست چون علاقۂ این کوتوالی

نمبر یعنے نشان شمار	تفصیل جرم متعلق کوتوالی انیجا
۵	دشنام دہے ✤
۶	مضاربت خفیفہ ✤
۷	ہنگامہ آرائی بلا وقوع شدائد ✤
۸	بد خلقی بلا مجروحے و ضرب شدید ✤
۹	جبر و تعدی بیجا بدون صدمۂ شدید و ضرر جسمانی ✤
۱۰	غفلت بہ تعمیل حکم سرکار ✤
۱۱	رو پوشے از حکم سرکار ✤
۱۲	دہرنان دادن ✤
۱۳	اخفای واردات مقدمات خفیفہ ✤
۱۴	پناه دہے مجرم مقدمات خفیفہ ✤
۱۵	اخبار دروغ بعلم و دانستگی پیش داروغۂ پولس یا دیگر عمدہ دار یا زمیندار رسانیدن ✤
۱۶	تحقیر حکم سرکار ✤
۱۷	تحقیر حکم عدالت ✤
۱۸	تخویف ملازم سرکار بغرض عدم عمل آوری ✤
۱۹	بجبر باز داشتن دادخواہ را از دادخواہے ✤
۲۰	اخفای مال غیر یا مال لاوارث ✤
۲۱	اخفای اشیای محصولی بغرض اتلاف محصول سرکار ✤
۲۲	فروختن یا داشتن اشیای ممنوعہ بعلم این معنی کہ از سرکار برای فروختن یا داشتن این اشیا ممانعت است ✤

محرر چار کس اند و امنا شش کس اند و جمعدار پیادگان شش کس و دفعدار دوازده نفر وغیره نُه و شش کس و مرنواز وغیره سرگروه است و برقنداز یکهزار و سه صد کس سوای بلوچیان که بست و پنج کس و کابلی سه و نه و سندهیان بست و پنج نفر سکهان نوزده کس اعراب سی و نه نفر گوینده گان بست و پنج کس تقین خان سرگروه و افسر جمله جمعیت و چوربیگ که انبار نیک و بد ملاشیده میرساند هیچ چپراسیمان کوٹ گشتی ده نفر و هرکاره هفتاد نفر و جلاد یک کس و کوڑه بردار یک نفر کامانی هشت کس اند که وقت برآمدن سواری حضور درستی راه میکنند و دف نواز یازده کس که وقت گشت شب دف میزنند و نرسنگها نواز دو کس که وقت شب هنگام ضرورت آنرا میدمند و هوشیار می کنند و از واقعه خبر بجا میان میرسانند و خاکروب شش نفر اند و منادی نواز یک کس و طبیب یعنی ڈاکتر یک و پنیدست او یک و چپراسی یک لباقی یک و بهوی شش کس آهیل و وتای و دربانان دروازه ها و کهڑکی های آن سی و هشت کس و نشان بردار ایک نفر و طاشه و مرفه نواز سه کس و بهالدار و دو نفر نقیب که حلیه نویس بناه و قیدیان ست یک کس و سقا هشت کس و مشعلچی هشت نفر و مقصود باین تفصیل نوشتن آنکه تا معلوم شود که ضروری کیست و عدم ضروری چیست فهرست جرائم خفیفه که انفصال آن در ملک آئینی به تحصیلداران میرسد اینجا متعلق کوتوالان است لیس التکحل فی العین کالکحل شاید در بیرون بلده هم چنین باشد از آئین بیرونی آگهی ندارم که نودارم

نمبر یعنی نشان شمار	تفصیل جرم متعلق بکوتوا سے اینجا
۱	دزدی مال قیمتی صد روپیه مگر در ملک آئینی پنجاه روپیه ست اما اینجا اعتبار کوتوال بلده تا دزدی سه صد روپیه است ❊
۲	داشتن مال مسروق تا بمقدار مذکور ❊
۳	نقب بلا دزدی و دیگر واردات از مضروبی یا مجروحی صاحب خانه یا غیر
۴	مجروحی و مضروبی خفیف ❊

در ایام سال که سه صد و شصت و پنج یوم ست ضرب کنند چار لکه و سه و هشت هزار آنه میگردد
چون آنرا بر شانزده آنه تقسیم نمایند بست و هفت هزار و سه صد و هفتاد و پنج روپیه حاصل میگردد
و همین تخمینا سالانه خرچ تنخواه و مدد خرچ بازنان فوجداری ست یعنی بست و شش هزار
و یکصد و هفتاد و دو روپیه الحاصل نام نامی کوتوال صاحب سید جعفر علی خان صاحب برادر زاده جناب
بهادر است ایشان از خاندان نواب رفعت الملک بهادر اند نهایت مرد رحیم و کریم و ذی مروت قدردان
علما و فقرا و خوش عقیدت مرنج و مرنجان حق پسند با صوم و صلوة از ارادتمند مقیم الجمعه و الجماعه
اما مردم میگویند که در خدمت ایشان سفارشش بسیار موثر است گو کم خصوصیت این اعتراض
بر ذات گرامی ایشان محض تهمت است بلکه این در همه محکمات است از کوتوالی تا صوبه داری
و دیوانی خرد و بزرگ و مرافعه و عدالت خاص و دار الانشاء و خود تا بجناب فیض انتساب
نواب مختار الملک بهادر بلکه خود تا بحضور فیض معمور وزیر بند نواب والاجناب حضرت افضل الدوله
بهادر دام اقباله و افاض علی العالمین بره و نواله سفارش را اثر تام است لهذا این عمل درینجا
مقبول هر خاص و عام است بلکه باب سفارش در حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم
و بجناب رب العالمین مفتوح است و در کوتوالی بلده دو نائب اند یکی چاند خان دوم سید احمد هر دو
کهنه و هوشیار و دو منصف یکی مولوی بهاء الدین دوم مولوی محمد حسین اول عامل برسم قدیم
دوم کارگذار بر دستور جدید و یک سررشته دار که بنده او نام و شش محرر زیر آن از آن یکی مولوی نور محمد
ولایتی مصحح که در جمله اهالی کوتوالی هیچ بضاعت ست دیده کاروانی را عنقریب منصور این سررشته خواهد
انشاء الله تعالی القدیر و منشی اول منصف اول میرزا امداد علی بیگ است و میر جعفر علی میر منشی و سید
عبد الله محافظ دفتر اما دفتر اینجا بسیار ابتر و خراب است اگر ترتیب آن بر وضع دفتر فوجداری
بلده کرده شود بسیار خوب گردد و مهتمم هر سه مجالس منشی سید عبد الرحمن حیدرآبادی ست
نهایت طباع کار صیغه خود حسب هدایت ناظم فوجداری و رضامندی افسر خود انجام میدهد یقین
که در چند روز اگر دیانت را اختیار خواهد کرد و به ترقی خواهد رسید و در سه مجلس داروغه اند و

میر دلاور علی صاحب ست نهایت مرد بزرگ صاحب اولاد کثیره اند نائب ایشان ملا بو ستان
تاجیک اند نهایت ذهین و فطین و کارگذار و محنت شعار که منیب خود را آسائش میدهند اما در
دار القضای کار بسیار از یکپاس روز کچهری میروند و هنگام شام برخاست می کنند باز کار بسیار
افتاده میماند اگر دو نائب میشدند و حصه بلده شرقی و غربی تقسیم کرده کار بر ایشان تقسیم میکردند و
تصحیح مسائل متعلق بتقاضے صاحب میشد خوب انجام این کار میشد. اینجا همان مثل ست که یک سر
و هزار سودا بجمیت یک دل و خیل وآرزو و دل یکه ما بماو هم و تن همه داغدار شد پنبه کجا
کجا نهم * بود اهالیان دار القضا بموجب هدایت صدر تحقیق و دریافت و تجویز و انفصال مقدمات
می پردازند و خواهند پرداخت یازدهم کوتوالی بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد هست دران
جمله مقدمات زد و کوب و مجروحی خفیف و دزدی خفیف که دران مقدار مال مسروق زائد بر سه صد روپیه
نباشد مع دیگر مقدمات جرائم خفیفه که فهرست آن مفصله ذیل ست دائر میشدند و بیشتر اسامیان حوالاتی
وقیدی فوجداری و عدالت خاص دار القضا و صد تعلقات در محابس کوتوالی قید بودند متعلق کوتوالی سه قید خانه است
۱ یکی مشهور بقید خانه چارمینار ۲ دوم غول خانه طالب الدوله ۳ سوم جیلخانه رکاب ست پیشتر درین قید خانها
قیدی بسیار بوده اند بوجود بعضی بسبب آنکه مدعی او پیدا نبود و بعضی بسبب آنکه لائق اخراج بود خارج نشده بود
و بعضی بسبب آنکه لائق اخراج نشده بود و بعضی بسبب عدم روبکار قید بوده است و بعضی را مقدمه
روبکار شده بود اما بسبب نرسیدن شهود مدعی یا شواهد تبریه مدعی علیه التوای مقدمه بود و بعضی را
میعاد فتوی گذشته بود اما بسبب عدم پرسان حالش هنوز قید بود و بعضی بسبب آنکه فتی او را
کمتر میعاد بیست او را بقید لا انتها حکام سابق یا بسبب اهمال خود یا بسبب قساوت قلب قید کرده بودند
فقیر همه قیدیان را تخته مرتب کرده و نقشه آن درست ساخته و صیغه داران مقرر نموده بعد سعی
و کوشش و تحقیق تمام از ان جمله چارصد محبوسان را رها کردم و آزاد نمودم اگر ملازمان سرکار
غور فرمایند تخفیف صرف بست و هفت هزار و سه صد و هشتاد و پنج روپیه سالانه کردم چه اگر روس
چارصد قیدی را در سه آنه روز خوراک یومیه ضرب کنند یکهزار و دو صد آنه روزمره شود و چون آنرا

بِالسِّكِّينِ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى سِتِّينَ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ آن زنان چون بعمر ده ساله میرسند پس میباشند بازیچہ بازندگان
وہرگاہ بپانزدہ سالگی رسند پس باشند زنان سفید و سیاہ چشم بہشت و چون بہ بست سالگی
رسند پس آنها میباشند بر آسمان ہشتم یا در برترغرفات بہشت و چون بسی سالگی رسند پس
آنها مادران و دختران و پسران باشند و چون بہ چہل سالگی رسند پس میباشند گوشت و پیہ
و چرب و فربہ و ہرگاہ کہ بہ پنجاہ سالگی رسند پس بدرستی کہ بکش آنها را بکارد و ہرگاہ بشصت سالگی
رسند پس بر آنها باشد لعنت خدا و فرشتگان و مردمان ہمہ و زنان و دختران اینجا کمال فہم و فراست
و دانش و کیاست دارند تمام ذہن اند اگر برای ایشان مدرسہ مقرر کردہ تعلیم علوم و فنون
و حرفہ آموزانیدہ شود یکتای روزگار باشند مگر افسوس کہ بہ سبب بےعلمی بمرتبہ لعنۃ الٰہی میرسند
اگر درین ملک مردم شماری کردہ شود سہ حصہ زنان باشند و یکحصہ مردان و وجہ کثرت پیدایش
زنان اینجا بجای خود خواہم نوشت و ہمہ ساحرہ می باشند و سیہ چردہ گویا مار سیاہ اند کہ آدم
کمتر از گزند ایشان سلامت میماند از عوام در موسم گرما پیش ہر در دہ دہ پانزدہ پانزدہ زن
سر برہنہ موی سر بر قفا بستہ برای شکار مردان مسافر ایستادہ دل ایشان را بیک سخن میربایند ہر چند
اہل انش باشد البتہ میکنند بیت آن سیہ چردہ کہ شیرینی عالم با اوست ✽ چشم میگون لب خندان
دل خرم با اوست ✽ و درینجا کمتر کسے باشد کہ قانع بر چار زن باشد بلکہ زیادہ از چہل خواص
اکثر از امرای دارند و تعجب کہ مولویان اینجا ایشان را منع نمی کنند و ازین فعل حرام
باز نمیدارند کہ صریح ممنوع است رہنمائی دہد این نابینایان اخداوند حلیم و ہادی و بر خیزاند
پردۂ جہل از نظر این علمای دین فروشان و دنیا خریداران کہ چون کور شعلہ دارند کہ بر منبر نشستہ
و قصہ ہای اہی تباہے بیان می کنند و حلال و حرام و صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ و اخلاق محمدیہ و
خصائل احمدیہ را صاف صاف بیان نمی کنند خصوصاً قاضے و محتسب ہمہ کتاب زیر سر نہادہ
وعظ در زوجانیان بیان میکنند و از حیدرآبادیان خبری ندارند نام نامی حضرت قاضے صاحب

درتحریر و هم در تقریر خوب می آرند منشی بے نظیر و مقرر دلپذیر سوای نائب دم بودن اجرای
اعمال را هم منتظم اند محتسب حال را که ناظم محکمهٔ صدارت ست هنوز از حضور نظام خطاب عنایت
نشده است درین محکمه تمامی استغاثه منازعات یومیه و سالانه و انعام و جاگیرات وغیره و اطلوع خیرات
یاغوده وگل و رگاهها و تکیه ها و خدمات تجاوری و دیوستان و پوجاری گری وغیره متعلقه بلده
یا اطراف بلده که دران تعلق عدالت ضلع نباشد و یا متعلق با ضلاع و بیرون جات بوده و مدعیان
و مدعی علیهم هر دو در بلده موجود باشند و اکثر مقدمات اهل صدارت بموجب هدایت صدر استغیثان رسید

وضع ثالث و از القضاء است

انجا دعاوی نکاح و طلاق و خضانت و تقسیم ترکه و دعاوی شفعه و تمامی مقدمات واقعه بلده رجوع
میشوند همه مقدمات هنود بابت ترکه وغیره بموجب مذهب شان فیصله میشود مگر مقدمات قطعی تعزیر
و شفعه اکثر بر شرع شریف میشود کسی را از ایشان انکاری نیست بلکه در دعوی شفعه هنود بموجب
قواعد شریعت فیصله میخواهند اگر کسے را اطلاع بر دعاوی زنان هیچ یا معظمه دریجا منظور بود الا القضا
بلده آید و ملاحظه کند تا بالیقین داند که بیشتر مردان راز نان انجا با نواع کید و مکر و سحر و زهر و
اصراف بیجا در هلاکت انداخته اند و مردان را در اضطراب و افتقار و بی آبروئی ناچار ساخته هر که
بر آرزو های انجا مانع نیاید مطلقة العنان ایشان اسازد و سیه روئی خود در هر دو جهان اختیار نماید
درین فارغ البال و خوشحال باشد بلکه صدها کسان از زن انجا باعث ترقی و فلاح شده است
الحاصل رباعی در ملک دکن کسی که گرد ه است وطن ✤ مانند خلیواز نمرد هست نه زن ✤ این رسم
عجب نگر که در ملک دکن ✤ زن شوهر شوهر ست و شوهر زن ✤ و این مضمون عامهٔ اخلاقی ست
درینجا مراد عبارت لطیفه شیخ بوعلی سینا رحمة الله علیه یاد م آمد که نقل میکنم و ترجمهٔ آن در فارسی هم
اَلنِّسَاءُ اِذَا بَلَغْنَ اِلَی عَشَرَةٍ فَهُنَّ لُعْبَةُ اللَّاعِبِیْنَ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَی خَمْسَةِ عَشَرَ فَهُنَّ حُوْرٌ سَمِیْنٌ
وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَی عِشْرِیْنَ فَهُنَّ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَی ثَلٰثِیْنَ فَهُنَّ اُمَّهَاتُ النِّسَاءِ وَالْبَنِیْنَ
وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَی اَرْبَعِیْنَ فَهُنَّ لَحْمٌ وَشَحْمٌ وَسَمِیْنٌ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَی خَمْسِیْنَ فَاقْتُلُوْهُنَّ

مجوز حال نموده آید و هر روز سماعت عرائض کرده آید و کتاب ماهی مقدمات درست کرده و بنام
نائبان و در ماه یکبار ناظم هم ملاحظه فرموده سبب التوا دریافته در سرانجام کار احکام نافذ نموده باشند
اجرای کار اهل معامله خوب شده باشد و باب شکایت هم مسدود گردد و درین محکمه هم اجرا
احکام و اعمال مولوی ابو القاسم صاحب نائب ایشان هم اگر چنین کتاب مقدمات که نزد او پیش شد
ملاحظه فرموده سبب توقف را که بلاوجه باشد برداشته باشند همه اصحاب معامله بلا تنگی گذاره شوند

هشتم محکمه صدارت و احتساب است

ناظم آن درین باره بنام مرزا نجی مشهور است که بیشتر امتحان گز و آلات اوزان متعلق با ایشان
بوده است و مردمان بد وضع تارک الصوم و صلوة را از همین محکمه سزا و تعزیر می‌شده
برسم قدیم زنجی بماه رمضان المبارک یکدو بار سوار شده و بشهر سیر می‌کردند اگر اتفاقاً
روز دکان کسی را از جملهٔ امیان وا می‌دیدند فوراً حکم تاراج میفرمایند و اوباشان شهر که همراه او
در سواری همین غرض می‌باشند همه رخت دکان را بیک چشم زدن تاراج می‌بردند و غنیمت
میشمارند این امور محتسب در تمام رمضان المبارک باطراف مختلف میگردید که به جهت آن مشغولی
میشود و محتسب حال که رسول یارخان نام دارد و فرزند نواب نجی الدوله مرحوم است اگرچه عمر آن
شاید که چهارده ساله نباشد مگر بحکم حضور درین رمضان بشهر برآمده بود و غلغله انداخته اگرچه
طفل است مگر طالع خوب دارد شد فی علوم شده زیرا که نائب خوب یافته صاحب علم اول جناب
مولوی آل حسن صاحب جامع علم معقول و منقول حاوی فروع و اصول آزموده کار و درو
دوانی بمثال الطیف و ظریف و یکتای روزگار غلغلهٔ معامله فهمی ایشان در چار دانگ هندوستان
است کتاب استفسار از حضرت ایشان است اگرچه از چندی جماعت مفقود است مگر اطلاع فی بوده است
فیصله ایشان آراسته بقوانین میباشد و طرز ترتیب آن چه آراسته بآئین است و در روز آن فیصله
ارباب مجلس مرافعه را کمال محنت میشود و قلم حضرات ایشان نهایت شگفته و در برداشتن
براهین میسر و دوم مولوی فضل حق صاحب که سرمایهٔ علمی چنانکه دارند مقدمه هر اسم

حسب ہدایت صدر باستماع دعاوی وانفصال آن می پردازند و خواہند پرداخت. دفتر این
عدالت از قدیم خراب ست اگر برای چندی محرران مقرر کردہ ترتیب و تہذیب دفتر کنایند و
وبستہ بہ ترتیب نام مدعی ومدعی علیہ بہ ترتیب ماہ وسن مرتب کردہ شود برای تعمیل
مقدمات وتحریر کیفیات بسیار آسایش باشد نائب ایشان دو بزرگ اند یکے مولوی
حمید الدین صاحب میرٹھی کہ از مریدان مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نہایت مرد
بزرگ خوش اوقات متدین خدا ترس دوم مولوی احمد علی سنگ گنجی مرحوم ایشان را نیز
خوش وضع خوانند اما فقیر از کیفیت ایشان آگاہ نیستم برہمین ختم کردم کہ چون سینٹ نیک
باشد امید کہ نائب وجلیس او ہم نیک باشد مہتمم اجرای احکام اعمال مولوی مسیح الزمان لکھنوی
صاحب مطبع کانپور کہ نام نامی ایشان در تمام ہندوستان مشہور ست نہایت ہوشیار
آزمودہ کار صاحب علم وفراست وفہم وکیاست مگر البتہ صیغہ حال ابھی چندے در
استقبال چنان انجام یابد کہ باید وشاید۔

ہشتم عدالت دیوانی خرد ست کہ سابق ازین موسوم بعدالت دیوانخانہ بود وبعضی عوام
عدالت کچہری خانہ نامش میکردند وتمامی مقدمات متعلقہ دیوانی از قسم قرضہ ورہن وفک الرہن
[illegible] قیمت اشیای مبیعہ ومقدمات دخلیابی ومماثل آن کہ تعداد دعوی یا قیمت شی [illegible]
در خور [illegible] روپیہ باشد درین عدالت رجوع میشوند وحسب ہدایت صدر فیصلہ می یابند
این مجلس [illegible] قیمت شی مدعی بہا زاید بر یک ہزار روپیہ باشد بعدالت دیوانی بزرگ
پس [illegible] اصلاح امور [illegible] نام نامی ناظم این محکمہ گرامی مولوی فضل علی صاحب ست
امور مملکت خواہ بود [illegible] مجلس صدر مرافعہ اند حضرت ایشان را دو نائب اند
[illegible] ہمہ امور ش آسان و [illegible] ست [illegible] نیز سپرکردہ اند دوم مولوی صبغۃ اللہ اند
[illegible] صدر [illegible] ست [illegible] اجرای کار بدیر میشود واکثر
[illegible] شود وترتیب امثلہ بدستور

در تعلقات رجوع باشند در حین دوران و دریافت بلا رسیدن فیصلہ از این محکمہ مداخلت
نمیشود ناظم این محکمہ مولوی امین الدین خان صاحب فرزند ارشد مولانا مؤید الدین خان صاحب
معتمد عدالت خاص اند نهایت زیرک و صاحب علم و خلیق و صاف طبع و خوشرو و نیکخو و فطین
کہ زود بمطلب معاملہ میرسند و بعد تجربہ چند روز سر آمد مجربین بی نظیر خواهند بود و نائب ایشان مولوی
عبد الحکیم از نبائر مولانا کرامت علی دهلوی مرحوم ست از نوجوانان زمان و نوخیزان دوران نسبت
طبع خوبک دارد اما توجه بکار منصب خود نمی آرد و این وقت و صحبت و مربی را کہ
ذات فیض آیات مولانا مؤید الدین خان صاحب ست از نعمت عظمیٰ و غنیمت کبریٰ نمی پندارد
سررشتہ دار ایشان مولوی حافظ محمد صدیق اورنگ آبادیست جوان صالح و فطین و خوش قلم
چابکدست حافظ قرآن مجید لفظاً و معناً فی الصدر سوای زباندانی عربی و فارسی دارد و مهارت تامه
در انگریزی تحریراً و تقریراً دارد امید از خداوند قادر و آقای نعمت ظاهر آن دارم کہ زود بر ترقی این
عزیز را یابم و شکر بفضل منعام بجا آرم

هفتم محکمہ عدالت دیوانی بزرگ ست درین عدالت همگی مقدمات قرضه و رهن و فک رهن
و وصول یافتن قیمت اشیای مبیعه و مقدمات و خلیابی بر مبیعه و مماثل آن کہ تعداد دعوی یا مقدار
قیمت شی مدعی بها زائد بر یکهزار روپیه باشد و مقدمات حقوق کہ آنرا باصطلاح این ملک وطنداری نامند
متعلقہ بلدہ و اطراف ملحقہ بلدہ و مقدمات منازعت جائداد غیر منقولہ و مرافعہ عدالت دیوانی خرد و مقدمات
جعل کہ متعلق بدستاویزات داد و ستد باشد دائر میشوند ناظم این محکمہ علیا مولانا عبد الحلیم صاحب لکھنوی اند
حضرت ایشان بسبب آنکه درس بکثرت داده و حواشی بر اکثر کتب درسیه نوشته اند پیش خواص و
عوام مشهور تر از آفتاب اند ذکاوت و فطانت و حداثت و نقاوت طبع حضرت ایشان
بر جمیع اهل هنر و علم واضح و لائح اگرچه در علم و عمر جوان اند اما در رای و مشاوره پیر نفس الواقع
طالع این ترقی علیا بکمال عدالت بوده است کہ اینچنین حاکم حق جو و حق پسند معامله فهم درین
عدالت قیام نموده است حضرت ناظم صاحب و جمیع اهالیان عدالت دیوانی

که ارباب مجلس فرمایند وحسن و قبح این متعلق بارباب مجلس میران ست وتقوی را مدارج
اند وما مردم چون چاکری کردیم تقوی کجا واز تهمت بری شدن نمی توانیم اگر کسی را مطلب
درست شد بتقوی سرآید کسی را که حسب خواهش کار نه برآمده بهزار تهمت متهم گردانید والعلم
عند الله واز کجا که شاکر مردم کامل کرده باشند اگر از زبان نباشد بدل باشد ظاهر که بزبان شکر کردن و
بدل کفران نمودن از صفت نفاق ست ومی تواند که بجای اوای شکر هم بزبان باشد وهم
بدل بود وهم بدست وهم بقلم اما هر لحظه اوای شکر محسن ومنعم نمودن بسیار مشکل انچنین
کس درین زمانه نادر الوجود ست ومراتب علم فقه وقانون معلوم پس هر یک را بقدر حصه
او رسیده است جامع این همه بر سررشته داری مجلس کرے آید وفوق کل ذی علم علیم
است تنخواه حال را این قدر فقه وقانون بس باشد بلکه تجربه انیقدر علم ارباب را نخواهد بلکه
کمتر ازین علم بقدر الصدوری وڈپٹی کلکٹری بالا امتحان یافته ام ونسبت احکام موافق باشد
یا مخالف عاید بحکام ست نه بسررشته دار زیرا که سررشته دار محرر ست نه حاکم مقدر دوم مولوی
عبد الباسط مدراسی از کارگزاری این بزرگ اطلاع ندارم مگر آدم صاحب تدبیر وهوشیار
ومقدر حسنات یکی از مجلس آن بزرگ زین که از کارگذاران تحت او کسے شاکی وناراضی
نیست شاید که حکم فرمایان فوق هم خوشنود باشند تا که نسبت علاقه داران تحت وفوق
در خوشنودی برابر نمی شود مزاج اجرای کار باعتدال نمی آید فقط باید دانست اگرچه فائده
این مجلس بالفعل خوب معلوم نمیشود مگر خداوند تعالی مرتب این مجلس را سلامت دارد وبعد چندے
پس از اصلاح امور ضروریه انشاء الله القدیر منتج فوائد کثیره وراحت رسان مخلوق وناظم
امور مملکت خواهد بود ودستور قدیم ست که ابتدائے کار سخت مشکل میشود وبعد استقرار

همه امورش آسان وسهل می نمایند واجرای کارش بآسانی می گراید

ششم محکمه صدر تعلقداری ست [illegible] تصحیح فتاوی تعلقداران میشود ومرافعه تجویز تعلقداران
[illegible] مقدمه [illegible] میشود الا بحکم خاص سرکار بلحاظ کدام مصلحت و[illegible]

بزرگان اند که کار در سرکار انگریزی نه فرموده اند بلکه صرف درین ملک نموده یا بر منصب علم امور
نموده اند لهذا آرای ایشان هم بیشتر افر دیبا شد وطوعاً وکرهاً باتفاق سیگراید رکن چهارم مولوی
اعظم الدین خان صاحب بخاری اند اگرچه ایشان از مردم ولایت اند ورای ستوده ایشان با
رای دکهنیان همان قدر ابعد ست که ولایت خراسان را نسبت وری با دکن اما از ثقات
شنیده ام که هر قدر که رای رسائی ایشان در مقدمات میرسد دیگران کمتر بآن مرتبه میرسند اگرچه
هر کس بقدر اجتهاد در تحقیق حق ساعی باشد مگر ایشان زیاده تر مصیب از دیگران اند و
شاب عبد الرحمان رکن پنجم مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتهی الکلام اند که
غلغلهٔ علم و فضل ایشان در چار دانگ هندوستان ست بلکه در تمام عرب و ترکستان و عراق
و اصفهان صیت یکتائی ایشان فرا رسیده اما انجام کام حکومت را جای ندیده اند فلهذا
عامیان رای ایشان را نه پسندیده اند الحق اگرچه کار کدامی سرکار انجام نداده اند اما باستعداد
کامل علمی خود هر لحظه در تحقیق امور متعلقه سر رشته خود همه تن مستعد و آماده شنیده ام اگر مشغول
ما از مجلسیانست پس لباس عبارت رقعات از ایشانست امیر این مجلس مرافعه ثانیه مولوی فضل الله
صاحب اند که پیش ازین ناظم عدالت دیوانی کلان بوده اند عمری در کار عدالت بطرز دستور مغولیه
انجام فرموده اند صاحب علم اهل مروت ارادت با حضرت شاه سعد الله صاحب نقشبندی مظهری
قدس سرهم دارند درین مجلس دو مولوی سر رشته دار اند یکی مولوی احمد علی رامپوری که
در عهد مرحوم محی الدوله بگفت وگوی مسئله شق القمر به تهمت مذهب وهابی از بلده بلکه از حکومت
نظام بر آورده شده بودند بتائید مولانا مؤید الدین خان صاحب باز درین سرکار بر سر کار شده اند
اما مردم در حق ایشان هنوز لب نه بسته اند بعضی شاکی خشکی طبع ایشان و بعضی در
خشونت تحریر ایشان و بعضی در عدم القای ایشان و بعضی درین که من لم یشکر الناس لم یشکر الله
و بعضی در عدم تفقه و قانون دانی ایشان و بعضی در تحریر احکام متضاده ایشان سخنها میکنند
گویم اول مقتضای وقت ست و هم مرطوب طبع را محمول بر حمق و طمع کنند و تحریر ایشان با

تجربه کار سرکار انگریزی و هندوستانی از نشان نویسی تار و بکاره پروانه و فهرست نقشجات همه چکیده قلم ایشان میباشد از هنگام صبح تا زدن سه ساعت شب قلم از دست ایشان نمی افتد بمقابله تحریر ایشان همه محرران سررشته قلم برگوش می دارند شخصی را در کار ایشان دخلی نیست و بر مرادات ایشان کسی را خبری نه محرران خوش قلم و چابکدست که در محکمه ایشان جمع اند در محکمه دیگر نیست نایب ایشان فرزند کوچک ایشان ست آن هم جامع صفات حمیده است و بنعوت پسندیده اگرچه پدر مؤید الدین ست مگر الحمد لله که پسر معین الدین ست پنجم مجلس صدر مرافعه ثانیه است دران پنج رکن و یک میر مجلس هستند اول رکن مولوی احمد علی صاحب ست فرزند ارجمند مولوی اکبر علی صاحب واعظ سلمهما که غلغله وعظ ایشان در هندوستان کمتر از اهل علم آنجا باشد که ایشان را ندانند از عرصه دراز در سرکار انتظام سلسله هدایت و ارشاد و تعلیم خلق و بیان وعظ خصوصاً در ایام محرم شریف و ایام دوازدهم بکمال هجوم خلائق صرف ایشان میباشد فرزند ارجمند ایشان اول ناظم عدالت پادشاهی بوده اند سالها سال کارنمایان دران خدمت بجا آورده اند حالا آن خدمت تخفیف در آمده سرکار بکمال قدردانی رکن اول این مجلس مقرر فرموده اند خوش گذران اند چون این خدمت غور طلب اند بسبب تعمق افکار شکایت دماغ را بیان میکنند والحق بمزید فکر آدم بمرتبه فارابی میرسد رکن دوم مولوی کریم الدین صاحب اند بنهایت مرد بزرگ کریم النفس تجربه کار آزموده شعار بیشتر ازین در مرافعه اول بوده اند نسبت ارادت با حضرت شاه سعد الله صاحب نقشبندی مجددی مظهری دارند قدس سرهم رای ایشان بر وضع قانون مغولیه زرین ست و تجویز ایشان بیشتر مبنی بر رحم خوش آیین ست با بندگان خدای کریم نیک منش و بار عایا و برایا خوش روش اما حسن طریق حضرت ایشان در آرای جماعت محجوب ست مگر بمقام فرویت او نضج و عند المجربین مقبول و مرغوب ست رکن سوم مولوی جمال الدین صاحب مدراسی اند بیشتر در سرکار انگریزی مامور بوده اند و بکارگزاری معروف و مشهور اما اینجا اگرچه مدار حکم بران نباشد مگر خالی هم ازان نباشد بیشتر اصحاب درین جماعت

جواب آنها بعد دستخط دیوان صاحب بر مسودات جاری میشوند و بدیگر حاکم هم تحریر احکام و اجرای
میشود و در پنجاب و منشی گرامی اند یکی منشی میر مهدی حسین صاحب و دیگر منشی محمد صدیق صاحب که
هر دو در کار خود فرد بل جوهر فرد اند دیگر محکمه صدر مالگذاری که افسران معتمد مالگذاری سید سعید الدین
صاحب قادری اند نهایت صاف درون و هوشیار و کارگذار و دیانت شعار و واقف
دستورات این ملک و صدر حسنات بنفس نفیس خود انجام کار سرکار میدهند نائب ندارند
و این خوب نیست که حوائج و عوائق همه را عارض در حالت نبودن نائب و پیش آمدن امر
حرج کار مشهور و نظم کار ایشان بر وضع دستورات معمولیه است نه بر قوانین مروجه
سوم کچهری مجلس مالگذاری ارباب این محکمه بمجلس اندازه شده کار رکن اول را نام مستر
چارلس است و رکن دوم موسوم به منشی عبد القادر و رکن سوم معروف بجیونجی لسبتن جی فارسی و
رکن چهارم مشهور به سید محی الدین صاحب علوی و میر مجلس ایشان آغا محمد شوشتری هستند اجرای
کار ایشان نه بر وضع معمولیه است نه بر قوانین انگریزیه بلکه بین بین میان هر دو ست و سر رشته دار
این محکمه آدم هوشیار است اما مردم بسبب اینکه آورده های قوم خود بسیار ماموره کرده است خرخشها
میکنند و تهمت ها می نهند تا آنکه از راه حسد در اخبار نکته نویسانیده اند و نمیدانند که این رسم
قدیم است اما حاسدان را آفتاب سیاه که هرگاه کثیر المتوسلین را می یابند بدگمانیها می کنند پس
هر دانشمند را حفظ خود مناسب است و بحکم اتقوا عن مواقع التهم احتیاط ضرور و پرهیز واجب
و چون درین محکمه صندوق عرائض مقرر کرده اند که مستغیث عرضی خود را دران می اندازد و بعد
عرصه دراز خوانده میشود تا آنکه مستغیث مضطرب شده عاجز گردیده بخانه خود محروم میگردد
مناسب آنست که از جمله ارکان یک افسر هر روز سماعت عرضی مستغیثان کرده باشد تا این شکایت عوام رفع گردد
چهارم عدالت خاص است نام افسر آن محکمه مولانا موید الدین خان صاحب است
دهلوی ملقب بمعتمد عدالت خاص هر قدر کار را که بر قانون آورده است ذات سامی ایشان است
نهایت کارگذار و مدبر و دیانت دار و محنت کش در کار سرکار و تیز قلم بغایت درجه معامله فهم

نمبر شمار	نام محلہ	[illegible]	کیفیت	نمبر شمار	نام محلہ	[illegible]	کیفیت	نمبر شمار	نام محلہ	[illegible]	کیفیت
۱۰۵	محلہ درگاہ امیر الصمد شاہ			۱۲۰	محلہ شاہ لنگن صاحب			۱۳۲	محلہ کوٹلہ عالیجاہ		
								۱۳۳	محلہ بازار بی بی		
۱۰۶	دروازہ چادر گھاٹ		اندرون گنج میر چوک	۱۲۱	محلہ طہماس خان پورہ			۱۳۴	محلہ کمان لالہ بہادر		
								۱۳۵	محلہ کارخانہ		
۱۰۷	محلہ نجاران			۱۲۲	محلہ میر چوک			۱۳۶	محلہ چار مینار		
۱۰۸	محلہ سلیمانجاہ			۱۲۳	محلہ گرو حویلی قدیم			۱۳۷	محلہ کمان ٹکسال		
۱۰۹	محلہ جام باغ							۱۳۸	محلہ حوض خشک		
۱۱۰	محلہ راؤ رنبھا			۱۲۴	محلہ کمان ایلچی بیگ			۱۳۹	محلہ کوچہ غلام رسول		
۱۱۱	محلہ بازار نور خان										
۱۱۲	محلہ امام باڑہ			۱۲۵	محلہ نانڈ کوڑہ			۱۴۰	محلہ بازار پنجہ شاہ		
۱۱۳	محلہ چاوہ حجام			۱۲۶	محلہ کھڑکی ماتا						
۱۱۴	محلہ بازار کوکا			۱۲۷	محلہ یاقوت پورہ			۱۴۱	بازار صمصام الملک بہادر		
۱۱۵	محلہ سدری متصل کھڑکی پیر ولی صاحب			۱۲۸	محلہ چبوترہ کچی						
				۱۲۹	محلہ کوچہ کمل پوش			۱۴۲	محلہ کمان باہ		
۱۱۶	محلہ ایلچی پورہ							۱۴۳	سنڈی بیر عالم		
۱۱۷	محلہ حافظ محمود			۱۳۰	محلہ منڈوہ چنبیلی			۱۴۴	محلہ پتھر گٹی نغل صاحب		
۱۱۸	محلہ دروازہ دبیر پورہ			۱۳۱	محلہ کھڑکی رنگ علی شاہ			۱۴۵	محلہ دیوڑھی نواب مختار الملک بہادر		
۱۱۹	کلیت واڑی										

نمبرشمار	نام محلہ	[illegible]	کیفیت
۱۶	محلہ سرے الاوہ		
۱۷	محلہ حوض چار محل		
۱۸	محلہ گڑھ چار محل		
۱۹	محلہ بازار سلیا نجا		
۲۰	محلہ اُردو		
۲۱	محلہ بازار گھاسی میاں		
۲۲	محلہ رکاب گنج		
۲۳	محلہ فراش خانہ		
۲۴	محلہ کوسی اڑی		
۲۵	محلہ کوٹھہ شکر		
۲۶	محلہ کتب خانہ بادشاہی		
۲۷	محلہ تکیہ امیر		
۲۸	محلہ کمیانہ		
۲۹	محلہ کھوکر وارے		
۳۰	محلہ امین باغ		
۳۱	محلہ موتی مسجد اندرون گڈر علی آبلو		
۳۲	محلہ کوچہ سنگھہ لال		

نمبرشمار	نام محلہ	[illegible]	کیفیت
	وناناک رام		
۳۳	محلہ ڈیوڑھی کیوان جاہ		
۳۴	محلہ چوک		
۳۵	محلہ شاہ گنج		
۳۶	محلہ ڈیوڑھی امیر کبیر بہادر		
۳۷	محلہ جلال کوچہ		
۳۸	محلہ ڈیوڑھی وقار الامرا بہادر		
۳۹	محلہ تعلیم ملٹیر		
۴۰	محلہ فتح دروازہ		
۴۱	محلہ دودباولی		
۴۲	محلہ کوچہ نانک رام		
۴۳	محلہ کمان سوکھی میر		
۴۴	محلہ حسینی علم		
۴۵	محلہ جوہرے کوچہ		
۴۶	محلۂ بارہ گلی		
۴۷	محلہ کبوتر خانہ کہنہ		

نمبرشمار	نام محلہ	[illegible]	کیفیت
۴۸	محلہ نیچہ جا باولی		
۴۹	محلہ کٹرہ بہا خان		
۵۰	محلہ کھڑکی بوہرہ		
۵۱	محلہ مونڈے گنبد		
۵۲	محلہ سنڈی آئنہ		
۵۳	محلہ جال وارے		
۵۴	محلہ غازی بنڈہ		
۵۵	محلہ چبوترہ سید علی		
۵۶	محلہ شکر گنج		
۵۷	محلہ بازار روپ لال		
۵۸	محلہ مسجد کوکا		
۵۹	محلہ اسلام وارے		
۶۰	محلہ حوض بوجہ چڑ پل		
۶۱	محلہ دیول دیپا پیٹھہ		
۶۲	محلہ شاہ علی بنڈہ		
۶۳	محلہ پنج بہجا		
۶۴	محلہ حوزروان حوض		

نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت
۱۲۸	ماہی پورہ			۱۳۸	گھنسٹہ کوڑہ			۱۴۸	کالشوم پورہ		
۱۲۹	محلہ بوریا فروشان			۱۳۹	رازوار خان پیٹھ			۱۴۹	بنی پورہ		
۱۳۰	محلہ تیرداران			۱۴۰	سہوی کوڑہ			۱۵۰	محلہ نگر کمند		
۱۳۱	گوشہ کنتہ			۱۴۱	نامپلے			۱۵۱	امام پورہ		
۱۳۲	کمانی پورہ خرد			۱۴۲	تکیہ غنی صاحب			۱۵۲	چھیا کوڑہ		
۱۳۳	ٹیٹی خانہ			۱۴۳	تکیہ ناز حیدر بخش			۱۵۳	پہاڑ نوشلی صاحب		
۱۳۴	مشعل خانہ			۱۴۴	امرا پور			۱۵۴	سنگ تولہ		
۱۳۵	پٹیہ سیتارام			۱۴۵	کوبارہی کوڑہ			۱۵۵	محلہ پل قدیم		
۱۳۶	کوسٹہ کنتہ			۱۴۶	جعفر کوڑہ			۱۵۶	محلہ تانتہ واڑہ		
۱۳۷	تلی پیلے			۱۴۷	رام سنگ پورہ						

فصل ششم دربیان محلات و بازار ہا وغیرآن آبادی کہ اندر حصار بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد است بتفصیل اسامے اندر گذر حسینی علم

نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت
۱	بازار سیاہ عنبر			۶	محلہ اودے بہان			۱۱	محلہ شاہ عالم		
۲	محلہ منقطع مروت			۷	محلہ کوچہ				محبوب عالم		
	حمید خان				گلاب سنگھ			۱۲	محلہ برق یحیی		
۳	بازار شہامت جنگ			۸	محلہ حیاپلی پورہ			۱۳	محلہ داود مص		
				۹	محلہ باولی گوڑہ			۱۴	محلہ جوہر راجہ جشن بہا		
۴	محلہ لادو سنگھ			۱۰	محلہ ہاسے						
۵	محلہ کھچی واڑہ				صاحب پتادے			۱۵	محلہ گاہ خانہ		

نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت	نشان شمار	نام محلہ	راہ	کیفیت
۶۹	محلہ کوڑہ ٹانکی			۸۸	محلہ بھمن واڑہ			۱۰۸	سکندر پورہ		
۷۰	محلہ تکیہ مومن صاحب			۸۹	محلہ تعلیم پورہ باغوت			۱۰۹	گوشہ محل		
۷۱	محلہ گلا کوڑہ			۹۰	محلہ جعفر گنج			۱۱۰	بازار امیر الدولہ		
۷۲	محلہ چھاونی جان فنگلاس			۹۱	محلہ الاوہ تیم			۱۱۱	بازار خانساماں		
۷۳	محلہ چھاونی غلام مرتضی			۹۲	محلہ روشندل صاحب			۱۱۲	بازار نقار خانہ		
۷۴	محلہ چوکی چھتری			۹۳	محلہ کاچی کوڑہ			۱۱۳	بازار راہوریان		
۷۵	محلہ یکگیرہ			۹۴	محلہ بازار ناما میان			۱۱۴	بازار خان بہادر		
۷۶	محلہ راجپیسر رائے			۹۵	محلہ چاوڑی سیلخانہ			۱۱۵	بازار فرید ونجا		
۷۷	محلہ حیدر آئی کہنہ			۹۶	بازار اکبر جاہ			۱۱۶	بازار مغل علیخان		
۷۸	محلہ رین بازار			۹۷	محلہ بازار روہی گنج			۱۱۷	میواتی پورہ		
۷۹	محلہ حکیم واڑے			۹۸	محلہ بازار فوجدار خان			۱۱۸	چھاونی امد بیت		
۸۰	چھاؤنی محلہ			۹۹	محلہ حافظ گنج			۱۱۹	شاہ عنایت گنج		
	نادعلی بیگ خان			۱۰۰	محلہ بازار بی بی صاحب			۱۲۰	بکل کوڑہ		
۸۱	محلہ چھپال منڈہ			۱۰۱	محلہ بھگوان گنج			۱۲۱	چوراہہ حبشی کلان		
۸۲	محلہ درگاہ برہنہ صاحب			۱۰۲	محلہ بازار چلیا صفر جنگ			۱۲۲	چوراہہ حبشی خرد		
۸۳	محلہ بادشاہ گنج			۱۰۳	محلہ ٹھگہ شاہین			۱۲۳	نقار خانہ خرد		
۸۴	محلہ کوہاواڑی			۱۰۴	دال منڈی			۱۲۴	جزال خانہ		
۸۵	محلہ عیدگاہ			۱۰۵	بازار نو			۱۲۵	ڈھول ٹیہ		
۸۶	محلہ امامباڑہ			۱۰۶	بازار آندا			۱۲۶	پورہ ملاری بانکس		
۸۷	محلہ امام گنج			۱۰۷	سبزی منڈی			۱۲۷	ریزنبڑہ		

نمبر شمار	نام محلہ	سمت	کیفیت	نمبر شمار	نام محلہ	سمت	کیفیت	نمبر شمار	نام محلہ	سمت	کیفیت
۲۴	لنگم پیٹ ملے			۳۹	محلہ باللہ محمد کوڑہ			۵۶	محلہ بخشی گنج		
۲۵	زنڈیڈنسے چھپانے			۴۰	محلہ بہادر پورہ			۵۷	محلہ حوض سبز میر عالم مرحوم		
۲۶	بھادر پورہ			۴۱	محلہ کمرٹیکر کوڑہ			۵۸	محلہ گنبد شاہ راجہ صاحب		
۲۷	بی بی گنج			۴۲	محلہ بارا پاچر			۵۹	محلہ فتح گنج		
۲۸	بازار محمد شکور			۴۳	محلہ سکندر نگر			۶۰	محلہ پھول باغ		
۲۹	شمشیر گنج			۴۴	محلہ تالاب پیلم			۶۱	محلہ بازار جہان نما		
۳۰	علی آباد بیرون دروازہ			۴۵	محلہ میر رکن الدولہ مرحوم			۶۲	محلہ باغ گوبند بخش		
۳۱	چادر گھاٹ بیرون دروازہ			۴۶	محلہ جیدو مہرٹ			۶۳	محلہ جہاں آرائی		
۳۲	بازار سلیمان شاہ باتیج			۴۷	محلہ کوہ بریانی شاہ			۶۴	محلہ باغ عظیم اللہ خان		
۳۳	محلہ دوگنبد شہامت احمد صاحب			۴۸	محلہ دو باولی کماٹی پورہ			۶۵	محلہ تکیہ مغل فقیر		
۳۴	محلہ پٹن شاہ			۴۹	محلہ بازار عمدہ			۶۶	محلہ باغ سرفراز جنگ		
۳۵	چیکنی پورہ			۵۰	محلہ چشمہ بی بی			۶۷	محلہ سقط دروازے		
۳۶	باغ خانم صاحبہ و محلہ دودمال کہنہ			۵۱	محلہ لین انگلیس			۶۸	محلہ روٹے بلی سوری		
۳۷	محلہ باغ زنانہ			۵۲	محلہ ناگ سابی						
۳۸	محلہ مسجد حیدرا			۵۳	محلہ صالح کوڑہ						
				۵۴	محلہ نصری گنج						
				۵۵	محلہ زنبور خانہ						

چهارم دبیرپوره دروازه پنجم یاقوت پوره دروازه ششم دروازه تالاب میرجمله هفتم گاو دروازه
هشتم لعل دروازه نهم علی آباد دروازه دهم غازی بنڈه دروازه یازدهم فتح دروازه
دوازدهم دودباولی دروازه سیزدهم دروازه پل کهنه و این حصار نیز آثار را سیزده دریچه
یعنی کهڑکی هستند اول کهڑکی پوهره دوم کهڑکی تالاب میرجمله سوم کهڑکی با تا چهارم کهڑکی زنگ علی
شاه پنجم کهڑکی بوولی صاحب ششم کهڑکی دارالشفا که کهڑکی راو رمبها مشهورست هفتم کهڑکی کالالان
هشتم کهڑکی قصاران یعنی دهوبیان نهم کهڑکی حسن علی که این هر سه کهڑکی مخفی هستند که
مردم آمد و شد از آن کمتر دارند دهم کهڑکی چینیا دروازه یازدهم کهڑکی چارمحل دروازه
دوازدهم کهڑکی دودباولی که حالا بندست سیزدهم کهڑکی کمارجی کوڑه

فصل پنجم در بیان آبادی محلات و بازارهای وغیره آن که بیرون حصار بلده مبارکست

بدانکه بسیاری از گنج عمارات که متصل بلده هستند و بعد از تیاری حصار رفته رفته آباد شده اند تفصیل آن

نمبر شمار	نام محله	[illegible]	[illegible]	نمبر شمار	نام محله	[illegible]	[illegible]	نمبر شمار	نام محله	[illegible]	[illegible]
۱	بیگم بازار			۸	الاده بی بی (?)			۱۶	کمهارواڑے		
۲	چوڑی بازار			۹	کاروان اسیان (?)			۱۷	رحمت پوره		
۳	مهاراجگنج چوڑه				کاروان ساهو			۱۸	مهاراج گنج		
۴	بیرون دروازه دبیرپوره			۱۰	کاروان گرانی (?)			۱۹	مختار گنج		
۵	بیرون دروازه یاقوت پوره			۱۱	مستعد پوره			۲۰	افضل گنج		
۶	بالا گنج			۱۲	کاغذ واڑے			۲۱	بازار عیسی میان		
۷	اپو کوڑه			۱۳	بازار کولی پوره			۲۲	حشمت گنج		
				۱۴	قطبی کوڑه			۲۳	ترب بازار		
				۱۵	چنچل کوڑه						

از سر عقل سپہر اسٹورٹ شپل بناکرد مثل مہر و ماہ ؛ در ۱۲۷۵ھ ہجری و در فرمان روای جناب فیضمآب حاتم دوران فیاض زمان نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ نظام الملک آصفجاہ خامس ظہیر سریر سلطنت مشیر امور مملکت مقنن قوانین ریاست اسوۂ ارکین سلطنت رکن السلطنت القاہرہ عضد الدولۃ الباہرہ الفیض المجسم و الفضل المفخم دام اقبالہ و طال افضالہ پل نہایت پسندیدہ و مستحکم ساختہ شد تاریخ ابتدای بنای او را شیخ امین الدین ساکن حال چنچل کوڑہ مولد پالکٹور تعلقہ رایچور خوش مادہ یافتہ سلمہ ربہ رب اہدنا الصراط المستقیم سال یکہزار و دو صد و ہفتاد و پنج ہجری و تاریخ ختم و تمام بنای او را شاعر الاثاثی اعنی وجیہ الدین خان معنی خوش منظوم فرمودہ است و سرکار بر دیوار پہلوی راست دہلی دروازہ جدید بر سنگی کندہ کنانیدہ درج نمودہ اینست قطعۂ تاریخ بعہد افضل الدولہ بہادر ؛ نظام الملک آصف جاہ دوران ؛ الٰہی تا بود تابان مہ و مہر ؛ بود خورشید اقبالش درخشان ؛ نکو دیوان او مختار ملک ست ؛ کہ نیکی را بود ہر حال خواہان ؛ بود کرنیل ڈیوڈسن بہادر ؛ شہیر نیک دل ذی شوکت و شان ؛ ز حسن رای مسٹر مارٹ این پل ؛ نباشد ہیچ طاق ہفت ایوان ؛ صراط مستقیم رود موسی ؛ بہ بینی مصرع تاریخ بر خوان ؛ از مصنف این کتاب تاریخ بنای آن پل تعمیہ اینست قطعۂ تاریخ نظام الملک آصف جاہ افخم ؛ پلی خوش ہم واوسع ساخت محکم ؛ بنایش را پے تاریخ گفتند ؛ کہ باشد نامش مشہور عالم ؛ قمر این ہمہ لطف و فصاحت ؛ نہ تاریخی بگفتہ این آوم ؛ بفرق افضل الدولہ بہادر ؛ عجب تاریخ گفتی جسر اعظم ؛ ہرگاہ عدد الف را در مجموعۂ اعداد جسر اعظم داخل کنند تاریخ بنای این پل حاصل شد یعنی سنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و پنج ہجری حاصل میگردد دام اقبال الباني بدوام الاقاصي والاداني

فصل چہارم در بیان دروازہ ہاے حصار این بلدہ و دریچہ

بدانکہ حصار این بلدہ فرخندہ بنیاد را سیزدہ دروازہ و شمردہ می شود اول دہلی دروازہ قدیم دوم دہلی دروازہ جدید کہ بدروازہ افضل گنج مشہور ست سوم چادرگھاٹ دروازہ

پنجکروهی در سال یکهزار و یکصد هجری نواب میر قمر الدین علیخان بهادر نظام الملک آصفجاه
حصار بلده پنجکروهی جری باتمام رسانید

فصل دوم در بیان لنگر صاحب در سنه یکهزار و یکصد و هفتاد و هشت هجری نواب میر نظام علیخان بهادر نظام الملک آصف جاه ثانی جاگیرات تبرکات مقرر فرمودند از انجمله یکی خود آهنی سرور کائنات است صلی الله علیه و آله وسلم که آنرا نعل مبارک نامند و در معرکه کربلا بر سر مبارک سید الشهدا حضرت امام حسین رضی الله عنه بود و ازان خود پارچه آهنی جدا شده بود و بعد مرور عهود کسی از زوار ان یافته دست بدست نزد سلطان یوسف علیخان عادل شاه آرای بیجاپور تبرک رسیده و ازانجا بعهد سلاطین قطب شاهی در حیدرآباد رسیده چونکه سلاطین بتعظیم آن پرداخت و در تعویذ نقره نهاده بصورت لفظ مبارک الله به علم زده در صندل گرفته همیشه بعشره محرم لشاه آداب و رسوم تعزیت امام الشهدا رضی الله عنه بجا می آوردند هنوز آن دستور جاریست که در عشره محرم متصل دهلی دروازه آنرا استاده می کنند خاص و عوام ایجا در بیجا آمده عود می سوزانند و گلها می اندازند و افراد این عمل بشب دهم هجوم خلایق میشود که آن را می بردارند و کثرت آدمیان همراهی و بسیاری روشنی مشاعل و عود سوزی و گل ریزی میشود قابل دید اینجاست که سوای آدمی دیگر از حیوان سواری دران مجمع نمی باشد چون آهنی خود مانند نعل میباشد پس شبه را باسم مشبه به موسوم کردند

فصل سوم در ذکر بنای پل ثانی و ثالث در ایام مسند نشینی نواب میر فرخنده علیخان بهادر ناصر الدوله افضل الارا کین نظام الملک آصفجاه رابع بایام ایلچی گری میجر استورت صاحب عالیشان بهادر در سال یکهزار و دوصد و چهل و پنج هجری تیاری پل بر رود موسی قریب چادرگهاٹ باهتمام الفنستن صاحب بهادر بصرف هشتاد و پنجهزار روپیه که از خزانه عامره عطا شد متصل دروازه چادرگهاٹ بارتفاع پانزده درعه و سه صد گز طول بنا یافت و تاریخ آن راجه راجایان مهاراجه چندو لال تصنیف فرموده بر سنگ سیاه کندانیده نصب نموده اند تاریخ ناصر الدوله شاه آصف جاه که زنقلیر شکوهی ندیده بگاه ❊ بعهدم چون شد براجه چندو لال ❊ زود ساخت پل بشام و پگاه ❊

باطائف الحیل سیر و شکار در بیت اللطف رسیده نزد زن مذکور بعیش و عشرت می گذرانید
و بعد رفع هوای نفسانی مراجعت بقلعه میکرد روزی در موسم برشکال بر اسپ سوار شده برود
موسی رسیده دید که دریا بطغیانی است در ولوله عشق بی اختیار اسپ خود را بدریا
انداخت و جان بسلامت برد و بمحبوبه رسیده کامروا گردیده باز بقلعه آمده اخبار رسے
این خبر را بجناب شاه رسانیده پادشاه بمجرد استماع این واقعه حکم برای تعمیر پل بداروغه صنا
فرمود و او در عرصه هشت ماه بر رود موسی بنای پل باتمام رسانید گویند برای تیاری پل نقد یک
لک روپیه عنایت شده بود ازان چار هزار روپیه باقی ماند داروغه زر بقیه بحضور شاه عرض نمود
حکم شد که ازان طعام پخته بفقرا و غربا تقسیم نمایند سخاوی تاریخ پل صراط المستقیم گفته بحضور
شاه پیش نمود پادشاه پنج صد اشرفی باو عنایت فرمود تیاری پل قبل از آبادی بلده نود و سال
است چه پل در نه صد و هشتاد و یک هجری سال ساخته شد و بلده در سال یکهزار هجری آبادان
گردید که مادهٔ تاریخ بنای آن یا حافظ است و تاریخ اتمام آن فرخنده بنیاد شد گویند در ایام
فرمان روائی محمد قلی قطب شاه که ملقب بیڑی ملک از طبقهٔ پنجم قطب شاهیه بود چون بعفونت
هوا حادثهٔ وبای در گولکنڈه روی نمود تمامی ارکان پیشگاه سریر سلطانی عرض نمودند که بر ساحل
رود موسی بفاصله سه کروه از قلعهٔ گولکنڈه شهری بنا فرمایند سلطان حسب معروضهٔ ایشان
شهری باسم بهاگ نگر آبادان فرمود زیرا که پادشاه بر لولی که بهاگمتی نام داشت بران واله عاشق
بود و بنامش موسوم کرد و بتکثیر آبادانی پرداخت بعد مردن مسماة مذکوره این معموره
بحیدرآباد مشهور ساخت آن زمان بلده بی حصار بود و بنای فصیل آن مبارز خان انداخت
و طول پل نزد که حالا بنام پل کهنه مشهور است نه صد و ده ذرعه است و عرض دوازده ذرعه و ارتفاع
آن چهارده ذرعه است و بلده را حضرت اورنگ زیب بهادر پس از سرآرائی سلطنت هندوستان در سال
سی و یکم جلوس در سال یکهزار و نود و هشت هجری مسخر کمند اقبال گردانید و ابو الحسن خاتم طبقهٔ قطب الملکیه را
اسیر نمود حیدرآباد را بدار الجهاد موسوم فرمود بزبان قطب شاهیه و درین بلده قریب

آداب وسلام بجا آوردم وچوبداران احکام رسان که همراه آمده بودند حکم حضور رسانیدند بحضور
نواب مختار الملک بهادر نذر سرفرازی و ماموری پنجپارچه گذرانیدم پذیرا فرمودند و منظور نمودند
بمعاینه عمامه بسیار خوش شدند و فرمودند که این عمامه شما را بسیار زیباست عرض کردم که بنده
در دربار سرکار انشاء الله تعالی با عمامه خواهم آمد احوال دربار حقیقت اجرای کار محکمه وتفصیل نصائح
حضور استفسار فرمودند همه مفصل یکایک بمجمل عرض سپرده شد بسیار مسرور شدند پس مرخص
شده بمکان رسیدم چوبداران مجرائی و احکام رسان که آمده بودند دهن ایشان شیرین کرده شد
که گفته اند قطعه حاصل نشود رضای سلطان * تا خاطر بندگان نجوئی * خواهی که خدای
بر تو بخشد * با خلق خدای کن نکوئی * وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ چون کثرت
کار دیدم و اکثر ملازمان ملازم را خالی از کار یافتم درخواست نائب خود بسرکار گذرانیدم و
نوشتم که اگر مولوی حسن رضا صاحب نگینوی نائب فقیر مقرر شوند بفقیر بسیار مدد رسد و
اطمینان خیرخواهم حاصل شود نواب صاحب منظور فرمودند که ایشان از تاریخ

۲۹ بست ونهم شوال المکرم ۱۲۸۱ھ روز سه شنبه مطابق بست و هشتم مارچ ۱۸۶۵ء

کار سرکار را شروع فرمودند حال تنخواه ایشان با کل جمله کسان از نقشه که از ملحقات
این کتابست واضح خواهد شد جناب مولانا مؤید الدین خان صاحب بتاریخ

۳ سوم ذی قعده ۱۲۸۱ھ مطابق سی ویکم مارچ ۱۸۶۵ء عیسوی

هردو فرزندان مولوی قدرت غنی صاحب مرحوم ناظم سابق بحضور نواب مختار الملک بهادر بردند که جناب
ممدوح الشان یکصد وپنجاه روپیه جلیبی منصب ایشان از راه بنده پروری وچاکرنوازی مقرر فرمودند

باب ۳ سوم در بیان بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد و آن مشتمل بر [illegible] است فصل اول در بنای حیدرآباد

در تزک قطب شاهیه آورده که پیش معموری بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد آبادی خلائق در گولکنده
بوده و در جائیکه بلده است قریه بود که [illegible] داشت در انجا زنی جمیله حسینه
از قوم لولیان بوده است شاهزاده در زمانه بان [illegible] داشت از پدر خود پوشیده

خدمتگزار خان گفتند این جای بجا آوری آداب ست که دفعهٔ چوبداری آواز داد که آداب بجا آرید پس سه بار سلام بجا آوردم باز قدمی چند پیشتر بردند باز گفتند نگاه روبرو و نواب پیش دو صد قدم پرتاب من نقیر دید باز گفتند که آداب بجا آرید باز آداب تسلیم بطور بالا بجا آوردم باز گفتند پیش بیائید باز پیش رفتم چون قریب فرش رسیدم باز گفتند آداب بجا آرید و نگاه روبرو باز آداب و سلام و مجرا بجا آوردم باز قریب بردند و گفتند که نذر بگذرانید پس سه خیریه خالی بهر رومال نهاده پیش نظر سرکار کردم هر دو امیر که نشسته بودند ایستادند از آن هر دو نواب محی الدوله بهادر هر دو دستهای مرا گرفته پیش حضور کردند برای مسافر نوازی حضور روپیها از روی رومال برداشته فرمودند که بشما فوجداری سپرد شده است عرض کردم که با صاحب جمع و ندحالا برای نشستن شما اجازت نمیدهم که وقت تنگ گردیده است مگر بدانید که شما بر مسند پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نشسته اید باید که موافق حکم خدا و رسول با امانت و دیانت مقدمه ها را فیصله کنید و مردمان را بحق رسانید تا باتباع عدل و انصاف شما ما بدولت راضی و خوش شویم و شما را طلب فرموده پیش خود نشانیم و بشما سخنها کنیم عرض کردم که انشاء الله تعالی همچنان خواهد شد. باز چوبدار گفت که بیائید و آداب بجا آرید قدمی چند گردیده بودم که باز حضور طلبیده همان سخنان نصیحت را اعاده فرمودند بارک الله فی علمہ وحکمته وعدله وفضله باز عرض کردم انشاء الله القدیر همچنان خواهد شد پس برگردیدم و نعلین پوشیدم باز چوبدار گفت که آداب بجا آرید آداب بجا آوردم و سه بار مجرا کردم و روانه شدم چون بمقام اول رسیدم باز چوبدار گفت که نگاه روبرو و چون پس دیدند باز چوبدار گفت آداب بجا آرید باز سه بار مجرا کردم و بیرون آمدم همه حضار دربار دولت استحقاق و انعام خود خواستند آخر جائیکه نشسته بودم بانتظار نواب محی الدوله بهادر نشسته ماندم که ممدوح الشان تشریف آوردند مرا همراه چوبداران احکام رسان اعنی محمد حسین و قادر بخش و محمد کلن از نشست حمید خان عرف اعتماد نواز خان بخدمت نواب مختار الملک بهادر برده اند فرمودند پس در حضور الیشان رسیده

این رقعه مولانا مؤید الدین خان صاحب رسید که عبارت او نقل کرده می شود رقعه
معظما حسب الحکم سرکار بلکه بعینه ریختهٔ کلک گوهر سلک می نگارم که فردا یوم جمعه ساعت هشت گهنته اول روز
با دستار اینجا نزد محی الدوله بهادر رفته همراه بهادر موصوف برای نذر بندگان عالی روانه شوند والسلام مؤید الدین
تحریر بست و چهارم شوال ۱۲۸۱ هجری عریضه بجواب آن خدمت مولانا ممدوح فرستادم
که بندش همین دستار که دارم عام است و نشان حسب و نسب شرافت من بود احکام بدل کرده
می شود و در هندوستان موجب ریشخند من خواهد بود و نواب محی الدوله بهادر فرموده بودند که اگر
این دستار درباری منظور نباشد عمامه بسته برای ما [illegible] منظور باید نمود بدل و جان پسندیده
بودم که اتباع سنت ست انکار آن باعث ضلالت و گمراهی [illegible] القصه فردای آن وقت تقریبا
هشت ساعت روز جامه پوشیده و عمامه عربی بسته خدمت نواب محی الدوله بهادر
رفتم و از مکان ایشان همراه ایشان بر در دولت [illegible] اعظم الامراء [illegible] الامرا
و اکرم الاسخیاء و اخدم الفقراء و العلماء جناب [illegible] سید نواب افضل الدوله بهادر مدظله
و عم فضله رفتیم اول بجلوخانه حاضر شدم [illegible] تمام همپای نواب محی الدوله
بهادر رفته در مکانی که متصل آنست و در آنجا [illegible] الدوله بهادر نشسته بودند رسیده
نشستیم و قرار گرفتیم و تا پاس نشسته ماندیم قریب [illegible] روز سواری رئیس ملک نظام
برآمد و ار که آن را انجا [illegible] زنان برداشته بودند از زنان خانه برآمده عازم محل نشستگاه خاص
شد همین که سواری معلی قریب با مردم رسید همه حاضرین برای تعظیم از جا برخاسته آداب
تسلیمات و کورنش و مجرا بجا آوردند فقیر نیز رسم تعظیم بجا آوردم این هر دو امیر همپای
سواری سرکار تا به دولتخانهٔ خاص که تشریف می بردند رفتند و فقیر همانجا نشسته ماندم بعد چندی قاصد
طالب فقیر شد همراه چوبداران روانه شدم چون به در دولت رسیدم محافظان آنجا گفتند که
در ینجا آداب بجا باید آورد و همراهیان که فقیر را برده بودند گفتند نه چون قدمی چند پیشتر رفتم و
بر چبوتره رسیدم محمد میرن و محمد بهادر و محمد سبحانی چوبداران نشسته [illegible] چاند خان عرف

سنت سرور کائنات ست صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین فرمودند کہ بسیار خوب پس
مرخص شدہ بخانہ رسیدم و بمولانا ماجرا گفتم و بکار خویش مشغول شدم بملاحظہ نقشۂ قیدیان
معلوم شد کہ یک کس قیدی میعادی چہار سال بعوض میعاد یکسال از راہ غلطی اہلکاران
رہا گردیدہ است بعد طلب کیفیت او را گرفتار کردہ باز قید کردم و معلوم شد کہ بسیاری از
قیدیان محبس چنان ہستند کہ از عرصہ دراز قید ہستند و فیصلۂ ایشان را ہنوز کسے نہ
پرسیدہ است و اکثری چنان ہستند کہ قید ایشان تمام شدہ است و کسی ایشان را خلاص
نکردہ است و بسیاری چنان ہستند کہ ہیچ الزام ایشان نیست و ناحق در قید ہستند
و بعضی لائق قصاص ست و بقصاص نرسیدہ است و بعضی را قید کمتر می بایست و در فتوای
ایشان قید لا انتہا نوشتہ اند لہذا در فکر آن شدم کہ فہرست جملہ اقسام قیدیان کوتوالی
درست نمودہ بتحقیق فیصلۂ آنہا کردہ شود تا ہر کہ لائق رہائی باشد رہا کردہ شود و ہر کہ قابل
قید میعادی یا دائم القید باشد نگاہداشتہ آید لیکن چون عملہ کمتر میداشتم لہذا در انجام
این مہام قاصر ماندم و تیاری این فہرست را موقوف بر وقت دیگر داشتم و بعد
چندی فہرست تیار کردم و جرائم قیدیان را صاف کردم و قریب پنج صد کس را بیجرم رہا
کردم اللہ تعالی مرا نیز از جرائم رہائی دہد بجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سید انم کہ فقیر را
دعای این نوبای مقیدین بہ نیت نیک رئیس و نائب آن مخلص برای رہائی این بیچارگان
رسانید کہ ایشان بمراد رسیدند و من ہنوز نامرادم افوض امری الی اللہ و تاریخ

بست و دوم شوال ۱۲۸۱ھ مطابق بست و یکم مارچ ۱۸۶۵ء

کہ تحویل آفتاب ببرج حمل بود نیز نوروز مجلس نمبر ثانیہ از حضور تجویز شد و مولوی فضل احمد صاحب
و مولوی [illegible] و مولوی کریم الدین و مولوی اعظم الدین حسین بخاری و مولوی جمال الدین و مولوی
[illegible] مجلس مامور و عملہ و وکلا را متوجہ شد تاریخ

بست و چہارم شوال سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق بست و سوم مارچ ۱۸۶۵ء

جاؤش عرب مولدی ست که حسن نام دارد و جمعدار سند ہیان حیدرآباد مولد دہلی اصل
مرزا یعقوب بیگ موسوم ست و جمعدار جوانان لین این شخص ہندو بوده است که ہر دو حالا
بھوانی سنگه بجایش مقرر شد و در سائر خرچ فوجداری که آن را صادر خرچ مینامند دو بست و
دو روپیه نوشتند باین تفصیل که کاغذ وغیره را پانزده روپیه در روغن چراغ و ہمیه و مشاہره
کناس و بہشتی را ہفت روپیه و متعلق این صادر بناظر مذکور بود و وقت شام برخاسته
بمکان مولانا آمدم و تصفیه مقدمات کمر بستم از صبح تا نیم روز در مکان کار دیوانی می دیدم
بعده بکچهری در نیم روز رفته تا شام کار میکردم اما کار تمام نمی شد اگرچه کارگزار قدیم سرکار
انگریزی مشاق بوده ام اما چونکه از رسوم اینجا واقف نبوده ام علی ہذا از مولانا مؤید الدین
خانصاحب ضاعف الله قدره که از چند سال از مراسم اینجا خوب آگاه بوده اند مشاور
شدم که ہر منتہی در مقام دیگر مبتدی می باشد بتاریخ شانزدہم شوال سال یکہزار و دو صد
و ہشتاد و یک ہجری رقعه مولانا ممدوح رسید که حسب ایمای مالازمان والا ترقیم ست
که آن مکرم بوقت نواخت سه گهنته در این سررشته تشریف آرند تا بر وقت نواخت شش نیم
گهنته برای ملاقات محی الدوله بهادر روانه شوند فقط بموجب ایمای جناب موصوف بر وقت
مقرر حاضر شدم و از اینجا چوبدار ہمراه خود گرفته بخدمت بهادر موصوف حاضر شدم باخلاق
تمام پیش آمدند و از ہر باب سخن فرمودند جواب عرض نمودم بعده فرمودند که برای حصول
گوہر ملازمت بحضور رئیس عرض میکنم ہر روز و ہر وقت که ارشاد احضار میشود بخدمت
نواب مختار الملک بهادر خبر میرسانم مگر واضح باد که حصول ملازمت حضور باین دستار
که بسته اید نمی شود یا دستاری درباری بندید یا عمامه گفتم که تبدیل دستار در قوم و ملک ما
بسیار عیب دارد و در سرکار انگریزی که بست و ہفت سال ملازمت کردم بر عهده ہای معزز
خدمتها بجا آوردم گاہی بالباس ما مردم تعرض نشده است اگر وضع تبدیل کنم ہمه حکام
انگریزی سخریه نمایند و در ملک فقیر موجب استهزا گردد دیگر در عمامه بستن عذری نیست که

کہ طریقہ مسنون ست، دعای ترقی عمر و جاہ و حصول علم و ورع و تقوی کردم و بمردم محل
مولانا مرحوم پیام رسانیدم کہ کسانیکہ در حیات مولانا مغفور در خدمت حاضر می ماندند بدستور
تا قیام اہالی ایشان در ینجا در خدمت و بجاآوری کار حاضر خواہند ماند و ہر کار لائق فقیر باشد
بلا تکلف و تصنع ارشاد شدہ باشد کہ بالراس والعین در بجاآوری آن عزت و فخر خود حاصل
نمودہ باشم و از سید اعظم صاحب کہ سر رشتہ دار قدیم فوجداری بودہ اند فہرست ملازمان
خواستم و ہم گوشزد ایشان کردم کہ فیصلہ طلب باشند طلبیدم ایشان بستہ ہای کلان کلان
شاید کہ زیادہ از پنجاہ باشند پیش نمودند کہ بدیدارش طائر ہوشم پرواز نمود کہ خدایا این قدر
کار چگونہ بانجام خواہد رسید زیرا کہ باقی این قدر و آمدنی کار روزانہ علاوہ بران خواہد بود
و در ان بستہ ہا بہم اشلہ، اہم کاغذات پریشان بود و فہرست آن تیار نبودہ است
اما فہرست ملازمان کہ بدین طور گذرانیدند

نام عہدہ	نام عملہ	تعداد تنخواہ	مد میزان	نام عہدہ	نام عملہ	تعداد تنخواہ	مد خرچ	میزان
سر رشتہ دار و فرد نویس	سید اعظم	[illegible]		ہرکارہ	انندا	[illegible]	[illegible]	
نایب سر رشتہ دار	ولد سید [illegible]	[illegible]		ایضا	جوتی	[illegible]		
خلاصہ نویس	سید لطیف علی	[illegible]		ایضا	نرو	[illegible]		
اظہار نویس	سید محمد عبد [illegible]	[illegible]		چوبدار	محمد شریف	[illegible]		
روزنامچہ نویس و	حبیب حسن	[illegible]		خدمتگار	شیخ ہنر	[illegible]		
نقشہ نویس [illegible]				ہرکارہ تعلین	راجی			
سانحہ نویس	غلام ابراہیم	[illegible]		جوانان اعراب	مصطفی [illegible]			
متصدی	بنکٹ راو	[illegible]		جوانان سندہی	[illegible]			
ناظر	[illegible] بیگ	[illegible]		جوانان [illegible]	[illegible]			
ہرکارہ	بالکوجی	[illegible]						

حضور رئیس نواب مختار الملک بهادر مرحمت شده بود و آنهم پذیرا گردید و بانواع الطاف و
اخلاق نواختند و حسب دستور عطر عنایت فرمودند مرخص شدیم و بخانه رسیدیم از نهم شوال
درین شهر و دیار مرض وبائی هیضه شائع ست اکثر بسیاری از بندگان خدا مبتلا گشته اند
و ببرگ ملاقی گردیدند فقیر حبوب پیاز انگا تیار ساخته تقسیم بین العوام والخواص نمودم هر که خورد
بعون الله الشافی جان بسلامت برد و ترکیب نسخه اینست پیاز انگا پنج توله یاقوت بالا و همین قدر
بتیسا و مرچ سیاه ده و نیم توله و قرنفل شصت و هفت توله و نه ماشه همه را باریک در گلاب
نموده و سائیده بقدر مشک حبوب بستم یک حب همراه دو توله گلاب سائیده بگرم نموده بهر
که دادم و بعد یک ساعت همچنین سه حب نوشانیدم الله شافی شد اگر خواب آمد
بیدارش نه کردم تا آنکه خود بیدار نشد و خوردنش ندادم تا آنکه گرسنگی صادق او را حاصل
آمد انگاه شوله کهچری چار پنج توله خورانیدم اگر قبل خوردن تشنگی پیدا شد شش ماشه بادیان
را در شش توله آب سائیده بشکر سرخ یک توله شیرین کرده نیم گرم نوشانیدم و بعد طعام
آب تازه دادم صحت یافت بعونه و کمال کرمه فقط درین عرصه بتاریخ

۱۳ شوال روز یکشنبه سنه ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۵ع عیسوی

که روز خاک افشانی و هستی هندوان بود مولوی قدرت غنی صاحب ناظم فوجداری بلده فرخنده
بنیاد حیدرآباد برحمت حق تبارک پیوستند انا لله و انا الیه راجعون و بتاریخ پانزدهم ماه شوال
وقت نواخت سه ساعت بر نیمروز مولوی معین الدین خان صاحب برمکان رسیدند و رقعه مولانا
مؤید الدین خانصاحب و رقعه جناب فیضمآب نواب مختار الملک سالار جنگ بهادر آورده
فرمودند که حکم سرکار ست که خانصاحب همین وقت در کچهری عدالت فوجداری رفته
بجای مولوی قدرت غنی صاحب مرحوم اجرای کار محکمه تا شام نمایند بنده بموجب حکم
سرکار همان وقت رفتم اول رسم تعزیت مولانا مغفور بجا آورده و بسیاری از کلمات
تسلی و تشفی باهل خانه آن مغفور گفتم و بر سر اطفال ایشان دست مراحم گردانیدم که

انگریزی بنده را طلب فرمودند فقیر و مولوی امین الدین خان صاحب پسر کلان مولانا
و مولوی معین الدین خان صاحب پسر متوسط حضرت ممدوح هر سه کس رفتیم و بملازمت
فائز گردیدیم فقیر چار روپیه چهره دار بر رومال نهاده بنظر در آوردم بخنده پیشانی باخلاق
تمام منظور فرموده جا دادند و از هر باب سخن بمیان آمده نه حرف مطلب فقیر بر زبان و نه چیزی
پرسیدند جوابش گذاردم بعد جلسه نیم ساعت مرخص شدیم نشست اینجا دو زانو بوده است
بحکم قیافه از بشرهٔ نواب رفیع الشان دانشمندی و معامله فهمی و هشیاری و سطوت و قدردانی مترسم
و خوش خلقی و اقبال بلندی و بردباری و متانت و محنت کشی یافته میشود هر قدر از رؤسای هند
دیده ام در ذکور مثال ذات جامع الصفات ایشان و در اناث شاهجهان والیهٔ بهوپال کمتر یافته ام
مگر افسوس که بیگم محترمه در مزاج تلون دارد و انتهای ایشان مثل ابتدائی نیست و نسبت انگریزان
سخنان درشت اکثر بر زبان می آرند که بآن هر کس کار سرکار را بر یاس می کند و چون هراس تمام
بمیان آمد درستی کار کجا زیرا که مسئله مشهور است دنیا بامید قائم رئیس را باید که همچو رگ زن
باشد که هم جراح و هم مرهم نه بود اگر تیغ در غضب آید هنگامی بر جمعت هم گراید شعر
درشتی و نرمی بهم در بهست ٭ چو رگ زن که جراح و مرهم نهست ٭ القصه درین عرصه
ماه مبارک بسی ام تمام شد و یوم عید سعید بروز سه شنبه رسید نماز دوگانه عید الفطر همراه
مولانا مؤید الدین خان صاحب در باغ سید سعد الدین صاحب که متهم سررشتهٔ مجلس مال
اند خواندیم و فطره بحساب نصف صاع گندم که دو سیر باشد ادا کردم و نرخ گندم امروز
بیک روپیه چلنی هشت سیر پاو بالاست و تعطیل مسیح کچهریهاست تا سه روز و روز چهارم
جمعه بوده بالسیاری کسان اینجا بکان مولانا ممدوح ملاقات شد روز سوم از عید سعید یوم الخمیس
بوده همراه مولانا بملازمت نواب مختار الملک بهادر رسیدم همه امرا و تمام ملازمین متماز برای ادای نذر
عید سعید حاضر بودند بعده ساخت و ساعت بر نمیره زمره مردم پیش شدیم فقیر اول چار روپیه حالی
نذر عید بنظر در آوردم همه شده بعده دو روپیه دیگر چهره شاهی کم زر بنظر آوردم بابت تحفهٔ انگشتری از

شجاع الدوله سالار جنگ بهادر فرستادند الشکر لله القادر القدیر که بندهٔ فقیر حقیر را تکالیف سفر که السفر قطعة من العذاب گفته اند نجات بخشیده از العذاب قطعة من السقر بآرام و آسایش رسانید و در دیار فیض آثار بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدرآباد وارد گردانید انچه در راه بابت کرایه وغیره خرچ سه کس شد این ست حساب خرچ زاد راه از خورجه تا حیدرآباد فرخنده بنیاد از خورجه تا آگره بابت ریل ۱۲ ۹ پائی از آگره تا گوالیار بابت تمام شکرم عه از گوالیار تا باوره بابت تمام کرایچی ... از باوره تا اندور بابت تمام کرایچی ... از اندور تا ناهرگاون بابت تمام بهلی ... از ناهرگاون تا شعله پور بابت ریل ... از شعله پور تا حیدرآباد بابت تمام بندی ... جمله ... متفرق ... کل ... هرگاه که مبلغ یکصد و شصت و هشت روپیه و هشت آنه از هر سه کس تقسیم نمایند فی کس پنجاه و شش روپیه و دو آنه و هشت پائی می رسد پس نزد فقیر اوسط خرچ برای یک کس پنجاه روپیه کافی خواهد بود فقط الحاصل بتاریخ

بست و چهارم رمضان المبارک روز شنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۸۶۵ء

مولانا مؤید الدین خان صاحب حکم نواب صاحب بهادر رسانیدند که بروز پنجشنبه اول برای ملازمت جناب صاحب رزیڈنٹ بهادر باید رفت بعده بروز شنبه حصول ملازمت نواب صاحب بهادر باید نمود مطابق آن بروز پنجشنبه وقت نواختن چهار ساعت روز بحضور صاحب بهادر ممدوح حاضر شدم صاحب رزیڈنٹ بهادر بکمال تعظیم و تکریم و اخلاق عمیم پیش آمده بنده نوازی فرمودند تا نصف ساعت از هر باب سخن راندند فرمودند که نزد شما دیگر استاد کارگزاری که پیش حکام کرده اید هم خواهند بود عرض کردم که بلی صاحب ارشاد رفت که بر وقت دیگر ملاحظه حضور در آرید پس مرخص شده بمقام استقامت خود باز آمدم و بروز شنبه جامه در بر کرده و دستار هندی بر سر بسته اول بدیوان مولانا رفتم و در آنجا نشستم ایشان بکار سرکار مشغول بودند که از خدمت نواب والا جاه طلب ایشان شد جناب ممدوح تشریف بردند بعد از دو ساعت

دریجا وقت نواخت سہ ساعت بر نیم شب رسیدیم و بر درڈاکخانہ سیام سندر لال تا صبح افتادہ ماندیم کسی از اہالی ڈاک خبری از حال ما نگرفت چون قریب روز روشن شد بہزار تاکید و طلب شدید اصحاب ڈاک نرگاوان آوردند بعد تبدیل لباس از انجا در شب سمت شہر فرخندہ بنیاد روانہ شدیم تدری راہ طی کردہ بودیم کہ فجر نمودار شدہ آب روان یافتم کہ چادری از آب می افتاد پس از حصول فراغ از امور ضروریہ بر آب روان آبدست گرفتہ نماز خواندیم از انجا پیادہ پا طرف حشمت گنج چادرگھاٹ مکان مولانا مؤید الدین خان صاحب روانہ شدیم

بست و دوم رمضان المبارک روز یکشنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۸۶۵ء

بعون اللہ الکریم وقت نواخت نہ ساعت روز در صدر بازار محلہ چادرگھاٹ متصل کوٹھے رزیڈنسی در حشمت گنج بمکان مولانا مؤید الدین خان صاحب بعد استفسار بسیار کہ مردم کمتر جناب ایشان را میدانستند رسیدیم معلوم شد کہ مولانا آرام می فرمایند در دیوانخانہ جناب ممدوح نشستیم زبانی یعقوب خان دربان اول بخواجہ بخت علی صاحب اطلاع رسانیدیم ایشان رسیدند و ملاقات کردہ بمولانا و نعمت خانہ رسیدہ بیدار کردند و برسید فقیر اطلاع رسانیدند جناب ممدوح بعد دریافت خبر فقیر برہنہ سر تشریف آوردہ معانقہ و مصافحہ فرمودند و ہر دو فرزندان ارجمندان مولوی امین الدین خانصاحب و مولوی معین الدین خان صاحب تشریف آوردہ معانقہ و مصافحہ نمودند و بر خیر رسی فقیر الحمد للہ خواندند و الشکر للہ الرحمن علی لقاء الخلان بجا آوردم در ہمین دیوانخانہ گوشہ گزین شدم خطوط خیر رسی باعزہ داخلہ کرسی و لکھنؤ و میرٹھ و خورجہ و ٹونک نوشتم و بواسطہ ڈاک سرکار انگریزی روانہ کردم مولانا ممدوح عزم دربار فرمودند چٹھی مسٹر چارلس جان کیننگ صاحب چیف کمشنر بہادر دادہ کہ بنام مسٹر لول صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد آوردہ بودم مع دیگر اسناد و کارگزاری کہ ہمراہ خود نگاہ میداشتم خدمت شریف مولانا ممدوح گذاردم جناب ممدوح آن ہمہ را بحضور فیض گنجور جناب فیضمآب نواب مختار الملک

پیوسته و فتح کاف عربی و سکون تای قرشت و فتح واو بالف پیوسته چون ازینجا درگذشتیم وروبچوکی آمیده آوردیم آفتاب برآمد درینجا از امور ضروریه فارغ شدیم

بست و یکم رمضان المبارک روز شنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۸۶۵ع

سندی بفتح نون اول و سکون نون ثانی و کسر دال مهمله و یای معروفه نبودربلی بضم بای موحده با واو مجهوله و فتح دال مهمله و سکون رای مهمله و فتح بای موحده و تشدید لام باکسره و یای معروفه روزارم[۲۹] بضم رای مهمله و سکون دال مهمله و فتح رای مهمله بالف کشیده و فتح رای مهمله و سکون میم پن چرو[۳۰] بفتح بای فارسی و تای هندی و سکون نون و فتح جیم فارسی و ضم رای مهمله و واو معروفه وقت ظهر درینجا رسیدیم و نماز خواندیم درینجا تالابیست کلان پر از آب صاف جاری و دو مقبره پخته بلند بسیار خوب ساخته اند و بران چیزے در طغرا نوشته اند اما خوانده نمی شود و قبور از سنگ سیاه اند و معلوم نمی شود که اصحاب قبور از کدام فرقه بوده لیکن انسی از اهل قبور معلوم نمیشد کمال توحش و تنفر مفهوم گردیده از ارباب دنیا بوده اند هنوز چشمش نگران ست که ملکش با دگران ست درینجا سرای مسافران هم ست سبوهای سیندی بسیار فروخته میشود مردم می آیند و نوشیده مست می افتند و میرو ند شعری مرا بر حال ایشان از اوستادی یاد آمده بیت میرود آن بت بدست از خود بیخبری ؛ یا بدست دگری دست بدست دگری ؛ گنگارم[۳۱] بفتح کاف فارسی و سکون نون و فتح کاف فارسی بالف پیوسته و فتح رای مهمله و سکون میم در قرب اینجا شام شد طعام خوردیم و شیر دم و الحمد لله علی احسانه خواندیم و روانه شدیم کوکٹ پلی[۳۲] بضم کاف عربی و واو معروف و فتح کاف عربی دوم و سکون تای هندی و فتح بای فارسی و تشدید و کسر لام و بآخر یاے معروفه حسین ساگر درینجا تالابی کلان ست آبش صاف بهر سمت جاری صدها بیگه باآبش برنج کاشته می شود و چشمها ازان جاری هستند درینجا چهاونی انگریزی ست همچو چهاونی میرٹهه که بازارش خوب آراسته و پیراسته است و تاجرهای متمول ازین از هر قسم کار و بار دارند

بالف پیوسته و فتح بای موحده بالف کشیده و بآخر دال موقوف ازینجا گلبرگه شریف چار ده کروه طرف جنوب واقع است و شاید که اصل نام بهمن آباد باشد کپر گاؤن شاید که اصل این نام کفر گاؤن یا غفور گاؤن یا غفر گاؤن باشد جوڑی واله اینجا بسیار کا فرمی او شرارت کرده و غفلت نموده و تا دیر غیر حاضر مانده و هر گاه که آمده کلام بیهوده سر کرد آلغرض ملازمان این ڈاک بسیار غافل اند منگلگی بفتح میم و سکون نون و فتح کاف عجمی و سکون لام و کسر کاف فارسی و یای معروفه در میان مالکان چوکی میان نشان هیجدهم و نوزدهم تکرار و منازعت است یکی دیگری را نزگاؤ نمی آرد و نمی طلبد اگر گفته می شود پس مسافر را باید که درین چوکی خصوصاً و در جمله چوکیها عموماً نزگاو ان چوکی حاضر نیارند نزگاو ان چوکی گذشته را نگذارند و رخصت نکنند و اگر کسی از فن روانگی گاڑی آگاه باشد آن را سوار کنانیده باید که روانه بیشتر شود که باین حیله زود گاڑیبان میرسد و حاضر میشود و همین است علاج این شریران چهوٹی اکیلی بضم جیم فارسی بهای هوز متصل و واو مجهوله و کسر تای هندی و یای معروفه و فتح همزه و کسر کاف عربی و یای مجهوله و کسر لام و یای معروفه بهنگور بفتح بای موحده و سکون های هوز و نون مونوث و ضم کاف فارسی و واو معروفه و رای مهمله موقوفه گاڑیبان اینجا هم بسیار خراب و شوخ اند تا مسافران با ایشان نمی جنگند نزگاو ان حاضر نمیکنند و بر چوکی نمی آرند ستوارے بفتح سین مهمله و سکون تای مثناه فوقانیه و فتح واو و بالف کشیده و رای مهمله موقوفه بیدری اکیلی بفتح بای موحده و کسر رای هندی و یای معروفه اینجا شام شد نماز مغرب خواندیم و انتظار کردیم و طعام خورده سیر شده الحمد لله خوانده بر سر راه شدیم ڈگوال بکسر دال هندی و سکون کاف فارسی و فتح واو و بالف کشیده و لام موقوف ازینجا طرف جنوب بفاصله یک و نیم کروه کوهیر واقع است کمکول بفتح کاف عربی و سکون میم و ضم کاف عربی و واو مجهوله و در تحت لام در میان چوکی نشان بست و چهارم و بست و پنجم اینقدر بارش گردیده که آب جاری گردید گنگاکتوا بفتح کاف فارسی و سکون نون و فتح کاف فارسی بالف

که آن را چوکی ین کور بفتح یای تحتانیه وکسر نون آنهم نیز نامند

نوزدهم رمضان المبارک روز پنجشنبه سنه ۱۲۸۱ه مطابق ۱۶ فروری سنه ۱۸۶۵ع

ییلی بکسر یای تحتانیه با یای مجهوله وکسر لام با یای معروفه در همین مقام فجر شد نماز صبح خواندیم در اینجا بسبب نیامدن گاڑیبان حرج بسیار گردیده بعد ده ساعت آمد تاهم کلام بشوخ چشمی میکرد عمرگا بضم عین مهمله وفتح میم وسکون رای مهمله وفتح کاف فارسی بالف پیوسته شاید که این گا مخفف گاه باشد این قصبه است آبادی خوب دارد وهمه اشیاء ضروری اینجا بهم می رسد گڑری بضم کاف عربی وسکون رای مهمله ودیگر رای مهمله مکسوره با یای معروفه ترڈر بفتح تای قرشت وسکون رای مهمله وضم میم وسکون رای هندی در اینجا نماز ظهر خواندیم چنگاپور بفتح جیم فارسی وسکون نون وفتح کاف عربی بالف پیوسته وضم یای فارسی و واو معروفه و رای مهمله موقوفه ستاپور بفتح سین مهمله وسکون سین مهمله وتای قرشت مفتوحه بالف پیوسته در اینجا شام شد افطار کردیم و نماز مغرب خواندیم وطعام سیر خوردیم وشکر منعم حقیقی بجا آوردیم در اینجا ادلی ست بجنگل واقع وقت شام بهر رفتم ماری سیاه دراز دیدم که بشنیدن آواز پایم به تیز رفتاری سوی درختان جنگل بگریخت من خود بدیدنش پرهیزیدم وازان موذی کناره گرفتم واول ڈلی بفتح دال مهمله بالف کشیده وفتح واو وسکون لام وفتح ذال هندی وکسر تای با یای معروفه و در آخر راجسیر بفتح رای مهمله بالف پیوسته وکسر جیم عربی با یای مجهوله وفتح سین مهمله بسکون رای مهمله از اینجا طرف چپ بهمنا آباد مشهور بهمنا آباد بفاصله یک کروه مکان نانک پرهبو فقیر هندوست که صبح وشام از حجره خود برآمده بسیار خیرات بر سائلان میکند گویند که در بیرون لا اوازین خاکدان گذشت و در حجره خود خاک نشین تا روز رستاخیز شد

بستم رمضان المبارک روز جمعه سنه ۱۲۸۱ه مطابق ۱۷ فروری سنه ۱۸۶۵ع

در بهمن آباد که مشهور بهمنا باد ست صبح شد نماز فجر بعد از فراغ امور ضروریه اندیم این مقام هم قصبه کلان است سرای پخته دارد وشاید که مجمع شرفای هر قوم باشد بهمن آباد عرف بهمنا باد بضم های هوز وسکون میم وفتح نون

بدرستی پیش می آید و بیشتر که باجرامیان آشتی دارد و دزدی می کنانند یا ڈاکہ سے اندازد
وخود کنارہ میکند دیگر یزدو مسافران را تاخت می کنانند اگرتاوان این غارت از مالک
ڈاک بعد تحقیق دہانیدہ شود و گاڑیبان را از سرکار قید مقرر شود ہمہ این تکلیف مسافران
رفع میگردد اما کسی حال مسافران را پرسان نیست قہر درویش بر جان درویش بیچارہ مسافر
حسب حال خود میگوید رباعی دل میں آتا ہے کروں چاک گریبان اپنا ؛ جاؤں صحرا کو نکل
تن کروں عریان اپنا ؛ جو کوئی پوچھے کہ کیا تجھ پہ دیوانے گذری ؛ ہنسکے روروں
لکھوں حال پریشان اپنا ؛ پس مسافر باین تبدیل سوارے واخذ وجرا لغاتم مکرر در
راہ بسیار تکلیف می کشد بدیری رسد رفع این قبائح بر ذمہ مالک ڈاک لازم و برگردن
والی ملک فرض عین ست تفصیل چوکیہا از شعلہ پور تا حیدرآباد شعلہ پور دودھنی بضم دال اول
ووا و معروف وکسر دال ہندی و یای معروف درینجا نماز صبح خواندیم برتم ناتھہ بتقریب اینجا
رودیست بورا منی نام دارد کہ بران تعداد گاڑیا نوشتہ میشود گویند کہ حکام انگریزی فی
گاڑی از صاحب ڈاک چہار آنہ محصول میگیرند شاید کہ باین محصول بعد چندی ارادہ پل
بستن باشد اکل بکسر ہمزہ وسکون تای قرشت وفتح کاف عربی وسکون لام اینجا حکومت
سرکار نظام عالیجاہ وام ملکہ شروع گردید کہ آنرا مغلئی می نامند درینجا رودیست ہندی ہرنی
مشہور درینجا ڈاک بنگلہ کہ مسافرخانہ باشد ہم ساختہ اند و برین رود پل پختہ است وچوکی
اسپان ڈاک ہم ست شاید کہ این چوکی از شعلہ پور شش کروہ واقع باشد سیالکوٹی
بضم بای ہندی کہ در اصل بای فارسی متصل بہای ہوز ست نلدرک بفتح نون وسکون
لام وضمہ دال مہملہ و رای مہملہ وسکون کاف عربی درینجا نزدیک قاب شاہ این قصبہ ست
متصل میودرک وعیدگاہ ومزار راجہ پادشاہ و قلعہ پختہ دارد و دیودرک یک کروہ راہ جملہ
وارد و چوکی نلدرک یک پاس مقیم بودہ طعام پخت کنانیدہ خوردہ روانہ پیشتر شدم
بستار انگور بکسر ہمزہ وسکون نون وضم کاف فارسی و واو معدولہ وسکون رای مہملہ

حاضر می باشند زگاوان بر چوکی حاضر نمیدارند بلکه اگر کارکنان ڈاک آواز مسافر می شنوند کا فور
میشوند و رو بفرار می نهند اگر کسی را گرفته می آرند بسبب تاریکی شب و ہجوم خواب عذرہا پیش
می آرد و تکرارہا میکنند که مسافر بیچاره بعجز درآمده خاموش و شرمنده می نشیند چہارم افسران
ڈاک از جمعدار و رساله دار یا گماشته برای نگریستن حال زگاوان و گاڑیبانان و تنخواه رسانی
و مواخذه کردن در غیر حاضری مقرر نیست و نیز سبب دیر رسانے از وقت مقرر کسی نمی پرسد
و نمی دریابد که بر کدام چوکے بچه سبب دیر شد و تدارک آن دیر رسے اگر ممکن باشد گشت پنجم
برای اصحاب ڈاک بنڈی قانونی مقرر نیست ضرور بمقرر کردنی ست که ہرگاه گاڑیبانی
یا مسافری ور ڈاک رسد و آواز برائے آوردن زگاوان دہد فوراً حاضر آرد ورنه مستوجب
جرمانه خواہد شد و برین حکم عمل باشد و لوسکنا که برای ایشان این قاعده مقرر است
اما بسبب عدم رعب مالک یا نبودن افسر مواخذه عمل بران قانون نیست و حق آنست
که در ڈاک مہاجنی انتظام انگریزی نیست که رعب مالک بسبب تحمل و نمی باشد بہمین سبب
کارڈاکخانه مجی لاله چھبا لال صاحب را ملازمان نمک حرام خراب و برباد کردند و ملازمان ان
بحرام خوردند و لاله صاحب رنج مفت بردند مسافر آینده و رونده حیدرآباد ڈاک اورا بند و نیستی
دیگر ممکن باشد بڈاکخانه سیام سندر لال روبیا ورد ورنه تکلیف بسیار خواہد کشید مناسب
آنست که گاڑی منزلی کرایه کرده منزل بمنزل بهشت روز از شعله پور بحیدرآباد رسد و رفته
مختار ست و طرفه اینکه ہر گاڑیبان بنڈی رسان بر ہر چوکی بعد خراسانے بصره بدست میرسد
و در و بمنزل می نهد آخر انعام می طلبد و چون وعده کرده میشود در راه رفته اگر از ان طرف
بنڈی دیگر می آید بدل کرده فوراً خود باز میگردد و انعام می طلبد از نصف راه و این سبد
چون بر چوکی میرساند خواستگار انعام دیگر میشود گویا در یک چوکی دو انعام مقرر کرده
مسافران را تاراج می کنند و اگر گفته مے شود که اگر ما مردم را از مقامی بمقامی بهبوده
بآسایش زود میرسانیدی مستحق انعام می شدی حال اینکه این چنین نکرده لیس بکلا هم تکالی

بڈاکخانهٔ الاشیام سندر لعل مهاجن منزل گزیدیم و شب گذرانیدیم و فاتحه هفتدهم حسب معمول خود
خواندم درین بلده باناتِ نهایت عمده هر رنگ که خواهند بدست میرسد و ارزان میباشد غیار رنگ
پیچو پارچه و نگین زیاده از آن مانند پارچه پشمین فی گز هفت روپیه قیمت دارد با شخصے
میر صداقت علی صاحب که یکی از منصبداران سرکار نظام اند ملاقات شد حالا بعزم زیارت
تشریف می برند مرد فهمیده معلوم میشوند درینجا عجله تمام بر کرایه بست روپیه سکه کمپنی تا حیدرآباد
کرایه کردم و این سواری بسیار ذلیل است که آن را بزبان دکنی بنڈی بفتح بای موحده و سکون
نون و کسر دال هندی و یای معروفه نامند و آن در هندوستان سوار نمی گردد های بیماران
است که در حالت علت در سفر بران سوار میشوند و بآن دفع حرج و بر دمی نمایند بعد نوخست
دو ساعت نصف النهار از ڈاکخانه این بلده اراده بیرون آمدن کردیم اما سواری مهیا
نشد این ڈاکخانه بسیار خوب مشهور درین دیار است اما در حقیقت ڈاکو خانه است که کیسه
مسافران درینجا و هم در راه می برند و در انواع تکالیف میرسانند و گاڑیبانان در راه مسافران
را افتاده میدارند برای ظلم این بدمعاشان جو فروش گندم نما و مکلف مسافران غربا قانونی
در کار است تا مسافران از ظلم این ظالمان محفوظ مانند

هیزدهم رمضان المبارک روز چهارشنبه ۱۲۸۱ه مطابق ۱۵ از فروری سنه ۱۸۶۵ع

بعد از نصف اللیل از اینجا کوچ کردیم شعلاپور شهر کلان مجمع اسلامیان ست مساجد اینجا باقامت
صوم و صلوة و جمعه و جماعت آباد است بنڈی ڈاکخانه انگریزی بسیار سست میرود شب و روز
هشت چوکی راه قطع میکند یا نه چوکی هزار شد و مسیحا درین ایام شب نه چوکی میرود و بروز پنج
چوکی اگر تاکید بسیار بر بهلبان کرده شود شاید که شش چوکی بروز بر دیانه برد بچند وجوه سستے
رانندگان بنڈی اکثر بچه اند و ظاهر که کار جوان از بچه مشکل برآید دوم بهلبان بر چوکی حاضر نمی مانند
چه از طرف صاحب ڈاک گذرآور مقرر نیست که خبر حاضری آنها گرفته باشد مسافران غریب
می آیند و شب و روز افتاده در حق مالک ڈاک ادعیه بدے نمایند سوم اگر کسی بر چوکے

اتفاق سیر تقدیر نشد حسرت در دل ماند

هفدهم رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ روز سه‌شنبه مطابق ۱۴ ار فروری ۱۸۶۵ء

وقت بر آمدن هفت ساعت روز در ریل که وقت نواختن شش ساعت روز از شعله‌پور در پونه رسیده بود سوار شدیم گاڑیهای اینجا بر وضع جدید ست که دران تخته‌های که بجای کرسی بیابانشند نیستند بلکه سطح آن همچو سطح کرانچی ست که اندرون آن هر کس همچو نشست زمینی می‌نشیند البته درین وضع مسافر را آسایش بیشتر ست اما گنجایش دران کمتر تفصیل چوکیهای که ریل میان پونه و شعله‌پور واقع است اینست از پونه[1] ارلی بضم همزه و سکون رای مهمله و کسر لام و سکون یای تحتانی معروفه کیڑگاون[2] بکسر کاف عربی و یای مجهوله و رای هندیه موقوفه پاکس[3] بفتح بای فارسی با الف پیوسته و کسر تای هندیه و سکون سین مهمله گاروون[4] بفتح کاف فارسی بالف پیوسته و رای مهمله موقوفه و فتح دال مهمله و سکون واو و وقف نون ازینجا احمدنگر بست کروه بشمال ست وازینجا اورنگ‌آباد شش منزل و ناگاون هم دو منزل ڈگسل[5] بکسر دال هندیه و سکون کاف فارسی و فتح سین مهمله و سکون لام کول واڑی[6] بضم کاف عربی با واو مجهول و فتح میم و سکون لام و فتح واو بالف پیوسته و کسر رای هندی مع یای معروفه جیور بکسر جیم عربی یای مجهوله و ضم واو و سکون رای مهمله کیم[7] بکسر کاف عربی بایای مجهوله و میم موقوفه کرڈی[8] کی باڑی[9] بضم کاف عربی و سکون رای مهمله و کسر دال هندیه بایای معروفه و بای موحده بالف پیوسته یا واو بالف پیوسته و کسر رای هندیه بایای معروفه ماڑها[10] بفتح میم بالف کشیده و رای هندیه مفتوحه بالف پیوسته موهل[11] بضم میم و واو مجهول و ضم های هوز و سکون لام و بعضی مُهَل بضم میم و فتح های هوز و تشدید لام خوانند شعله‌پور[12] بضم شین معجمه و سکون عین مهمله و فتح لام و سکون های هوز و ضم بای فارسی با واو معروفه و رای مهمله موقوفه و بعضی شولاپور بضم شین معجمه و واو معروفه می‌نگارند چه اول بمعنی زبانه آتش ست و ثانی بمعنی عبادت‌خانه باشد بهر تقدیر معبد هنود ست و این شهر بسیت آباد از هنود و مسلمانان درینجا وقت نواختن سه ساعت روز رسیدیم و از ریل فرود آمده

سواری ریل داده بودو ایشان امروز وقت نواخت هشت ساعت روز بالخیر والعافیة اخل
بمبئی خواهند شد انشاء الله القدیر ایشان را بالخیر متمتع و بمطلوب رساند و باز در وطن بالصحة والعافیة
رسانیده ملاقی و مسرور گرداند **بیت** خرم آن روز که دو در یثرب بطحا کنم ؛ گه بمکه منزل و گه
در مدینه جا کنم ؛ و فقیر با انتظار آمد ریل پونه در کلیانی متوقف شدم و در دهرم ساله که قریب ریل ست
قیام گزیده نان گندم و دال ارهر تیار کنانیدیم نرخ آرد گندم در ینجا بیک پیسه چار و نیم سیر ست بعد از
فراغ امور ضروریه و ادای نماز فجر طعام سیر خوردیم و شکر مطعم حقیقی و منعم تحقیقی جلشانه و عم احسانه بجا آوردیم
وقت نواخت ده ساعت روز ریل از پونه بکلیانی رسیده بذریعهٔ همان تکت ناهر گاؤن بران
ریل سوار گردیده بعد یک ساعت روانه پونه شدیم تفصیل مقامات چوکی ریل از کلیانی تا پونه
این ست کلیانی بدلاپور نیرل. درینجا یعنی کلیانی شیخ ولی محمد شخصی باشنده زیدپور علاقه
اوده در ملازمان فوجداری که کانشتبل ست مرد الوقع قریب ازین نیرل کوهی ست ماتارام
نام که بران بنگله های بسیار برای تبدیل آب و هوا دانایان فرنگ ساخته اند سرد بسیار در گرما
می گویند و هیگی درینجا کوه کنده سوراخ کرده اند در لین اول مرتبه ریل درجه اولی و ثانیه را
انجن بسته هم در اول گاڑی ها و هم در آخر گاڑیها نصب کرده از ان سوراخ میگذرانند و مردمها
سے برند و دوم مرتبه گاڑیهای درجه سوم بهمان طور بسته می برند و میگذرانند چون دران چشم
می کشایند خبر از تاریکی کور میدهد کهنڈالا درینجا کوه کوکن را تراشیده اند در هشت مقام و از ان
بدستور بالا ریل را می برند و بر سر دره کوهی ست و در انجا موضعی ست دستوری نام دارد پس
زیر این کوه آب را بسته بالا رسانیده اند این مقام لائق سیر ست نهایت پر فضا ست لوناوالا
کمشکالا تلی گاؤن و این لوناوالا را اهل هنود نیز گویند گهرکی از ینجا چهاکولی پونه و تالاب آن که بسیار
خوب ست شروع میشود و از ینجا پونه بر دو کروه میماند پونه درینجا آخر عصر رسیدیم و بدهرم ساله
بنیته بیدکه متصل اسٹیشن ریل ست با انتظار ریل شعلاپور مقام کردیم و تمام شب بعد از خوردن
طعام گذاردیم پونه شهر دیهاوفی همه آراسته قابل دید ست اما بسبب تنگی وقت و قلت فرصت

و ناوره ۱۶ و کونی و الت پوری ۱۷ و کسیره ۱۸ و کهرری ۱۹ و اڑته نڈ ۲۰ و درسنڈ ۲۱ یعنی سپلیٹر ۲۲ و شاه پور و
ٹشواله ۲۴ و کلیانی ۲۵ و ورناهرگاون ٹکٹ وقت نواخت یازده ساعت روز تقسیم می شود و در
ریل اینجا دستورهای عجیب دیدم که قفل می اندازند و کسی را برای نشاشیدن و ریدن اجازت
نمی دهند لهذا مسافران را تکلیف بسیار می شود و زنان را بر ریل دیگر می نشانند و جداگانه
همراه زنان سوار می کنانند و در چالیس گاؤن بعرصه پنج گهنٹه رسیدیم و بر بنای ڈونگری آفتاب
غروب شد روزه افطار کردیم و بناندگاؤن نماز مغرب خواندیم و انگور خریده خوردیم بچار آنه سیر
می فروخت و چوکی بابیچ را اعتباری نیست زیرا که محض بسبب اجتماع میله که در اینجا می شود
چوکی مقرره کرده میشود و بعد میله برخاست میکنند و درین ملک مسلم نیست که بر هر اسٹیشن
آب گرفته شود بلکه در میان پچ گاؤن و چالیس گاؤن هم آب میگیرند و درین روانگی مردم
گوارا دیدم که عیسائی مذهب اختیار اند و اگر کسی از برهان پور برای سواری ریل آید بناگاؤن
رفتن ضرور نیست بلکه اولی آنست که از برهانپور بطرف جل گاؤن آید از انجا سوار شود و هرگاه
که ریل از برهان پور جاری شود حقیاج رسیدن ناهرگاؤن و جل گاؤن نماند و درالت پوری که درالا
بیت پوری بوده است مسافر را تکلیف آب بسیار میشود هر که از ناهرگاون و غیره ٹکٹ بگیرد باید که تا ناند
گاؤن بگیرد و از انجا تا کلیانی و از انجا تا پونه و از انجا تا شعله پور تا آسایش بگذارند و تکلیف نکشد
و ریل در یک گهنٹه که ساعت باشد دوازده کروه قطع راه میکند پس باین حساب مسافت جمله چوکیها
دو صد و چهار کروه شد زیرا که ساعت هفتاده شد ند و چون هفتده گهنٹه را در دوازده کروه ضرب کردیم
دو صد و چهار حاصل شد و چون دو صد و چهار کروه را بر بست و چهار چوکی تقسیم کردند فاصله
فی چوکی هشت و نیم کروه مساوی حاصل شد لعنی فی چوکی ۸ ۱/۲ (۲۰۴ کروه ۲۴ چوکے

شانزدهم رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ روز دوشنبه مطابق ۱۳ فروری ۱۸۶۵ ع

وقت نواخت پنج ساعت صبح در کلیانی رسیدیم و صوفی غلام قادر خانصاحب وغیره قافله حجاج که باز
در ناهرگاؤن ملاقی شده بودند از اینجا روانه بمبئی گردیدند از ایشان فی کس از ناهرگاؤن تا بمبئی پنج روپیه کرایه

[چه]ارده‌هم رمضان المبارک روز شنبه سنه ۱۲۸۱ه مطابق ۱۱ فروری سنه ۱۸۶۵ع

بعون الله الکریم بخیط وقت زدن سه ساعت شب از چهاپور کوچیدیم وقت نواخت هشت ساعت روز بمقام اعدل آباد که قصبه ایست مشهور با بیل آباد و نهایت آباد و انست و عمارت پخته و سرای سنگین دارد شاید که اکثر شرفا هم در انجا باشند گذرم بیرون آن شد اندرونش سیر نکردم در پنجا رود هم جا ایست که بران مرور و عبوری شود و ناشش پونا از انجا چلیده وقت نواخت یازده ساعت روز بلکه هنگام نیمروز در ناهرگاون که اسٹیشن روانگی ریل دارد رسیدیم و قریب سڑک آهنی سمت جنوب آن زیر درخت انبه که سرسبز و داره و مناسب حال فقرا است فرود آمدیم و شب گذاردیم امروز شخصے مرزا غلام محمد نام که خود را اهرائی می فرمودند از حیدرآباد رسیدند می فرمودند که محصول ریل بابت یک سواری از شعله پور تا ناهرگاون باین تفصیل ادا ام

از شعله پور تا پونه	و از پونه تا کلیانی	و از کلیانی تا الت پوری	و از الت پوری تا ناهرگاون	میزان کل
۱۲/۳/۶ پائی	۹/۱	۱/۶ پائی	۴/۹/۶ پائی	۱/۱/۶ پائی

از حیدرآباد تا شعله پور بابت ٹپال لاله سیام سندر لعل پنج روپیه کرایه یکسواری دادم اگر تمام کرایه خود امید گرفت شاید که بنقد دیا زیاده روپیه بدست خواهد رسید از انجا باید گرفت گفتم بچشم فرمودند که سواری خوب می دهد و از شعله پور با احتیاط تمام تا حیدرآباد می رساند از پنجا زیر نخش بهابان رخصت کردم و بقیه مزد او باو دادم

پانزدهم رمضان المبارک روز یکشنبه سنه ۱۲۸۱ه مطابق ۱۲ فروری سنه ۱۸۶۵ع

بعون الله و کمال سنه و فضله وقت نواخت دوازده ساعت روز از ناهرگاون بر ریل بعد ادای بست و هفت روپیه کرایه بحساب فی کس نه روپیه تا ده سوار شدیم و از انجا با شعله پور تکٹ گرفته کرده بودیم تفصیل چوکیهای ریل از ناهرگاون تا کلیانی بذیل نوشته می شود واضح باد

از ناهرگاون ۱ | و دون گاون ۲ | و بوساول ۳ | و جلگاون ۴ | و مسانود ۵ | و ماچی ۶ | و پاچوره ۷ | و پنج گاون ۸

چالیس گاون ۹ | و ناندگی ۱۰ | و ناندگاون ۱۱ | و منواد ۱۲ | و لاسل گاون ۱۳ | و نیپار ۱۴ | و نا...

موحده و کسر تای مثناة فوقانیه و یای معروف گویند برهانپور در خاندیس بوده است و بیشتر در اینجا تحریر
و تقریر بزبان مرهتی بوده است حالا در خاندیس نیست لهذا زبان نماریست که علاقه نماری بکسر نون
و فتح میم بالف پیوسته و کسر رای هندی و یای معروف از ناگپور تا برهانپور است و از ایدل آباد تا
حیدرآباد خاندیس است پس در خاندیس بیشتر مرهتی گفته و نوشته میشود و از چار سال برهانپور که متعلق
ناگپور گردیده است و آن در نماریست فلهذا در اینجا هم تقریر و تحریر در نماری گردیده است و میشود و بیشتر
در اینجا مرهتی تحریر و تقریر بوده است چه برهانپور در خاندیس بوده است و زبان خاندیس بیشتر مرهتی بوده است

سیزدهم رمضان المبارک یوم جمعه سنه ۱۲۸۱ه مطابق ۱۰ فروری سنه ۱۸۶۵ع

امروز صوفی غلام قادرخان صاحب و علی محمد وغیره قافله حجاج از اینجا تشریف بردند و فقیر بسبب تبدیل
لباس و ابدال پوشاک که بسیار چرکین شده بود و عزم شویانیدن آن سید هاشم و موی سر تراشیدن بود
متوقف شدم هم امروز خطوط بنام اجله و اخله دوستان اعظم گڑه و آگره و گوالیار و حیدرآباد و کرسی
و میرٹه نوشتم و بڈاک سرکاری روانه کردم منشی ڈاک بر هر خط انگریزی نوشته و فی خط یکپول
انگریزی زیاده از محصول حق التحریر گرفته و از هر کس میگیرد و اگر کسی نمیدهد منشی آن خط نمیگیرد و روانه
نمیکند و این بظاهر خلاف آئین سرکار است ندانم که این دستور خلاف ملک آئینی سرکار که تجویز کرده
است و خدا داند که اگر این خبر تا حکام بالا هم رسیده است یا نه و خط پیڈ بود یا بیرنگ بر همه پاؤ آنه
زیاده از محصول میگیرند این سخن قابل تحقیق است از حکام محصول ڈاک زیرا که کل محصول خط نیم آنه
و اجرت تحریر پاؤ آنه که نصف محصول باشد اگر تجویز حکام است سراسر نقصان سرکار است چرا که
آنرا جمع نمیکنند و یک کس بمشاهره هشت روپیه مقرر نمیکنند که نام مقام رابران نوشته باشد و
آمدنی را بسرکار جمع کرده باشند این سخن فقیر قابل غور و تامل است مصرع ؏ رموز مملکت و نظم خسروان
دانند ؏ و پارچه که شسته و شویانیدم مزدش فی پارچه یک پول انگریزی بگازر دادم و وقت
دو ساعت بر نیمروز از اینجا کوچیدم که رحیم بخش بهلبان هم رسیده بود و بعد از غروب آفتاب بموضع
انچهاپور که فاصله هفت کروه از برهانپور است وارد رسیدیم و بدهرم ساله اینجا فرود گردیدیم

برنادکن
را بحضور حکام انگریزی ظاهر نمی سازند و حکام انگلش اگر بندگان حضور امیر کبیر بهادر آرایش
سرای و مسجد و آبادانی بازار آنجا بمقرر فرمودن وکیل متوجه میشوند پس راضی و خوشنود میگردند زیرا که
خداوند قدیر در خلقت حکام زبان انداخته است که کسی را که باحیای این چنین رسوم متوجه بینا بند
نهایت ساعی و حامی آن باظهار هزار خوشنودی می شوند خدای قدیر حیات چند روزه مرا
نصیب کند که آن امکنه ویران را بعین حضرت امیر کبیر بهادر آبادان ببینم و بزبان حال بزبان
آرم تلک الایام نداولها بین الناس و از زبان هر یک مردم آنجا شنوم **بیت** خزان
گل گئی اب موسم بہار آیا ❊ چمن میں بلبلو اب جا کے آشیان کیجے ❊ این شهر نهایت پر
فضا است بهر طرف در بلده نهر جاری و زمین نهایت درخت پذیر و همه میوه ها و اشجار
و ادویه و بقول در هر موسم موجود انگور خوب و مرغوب گویا که در هند زمین طائفست نام
نامی صاحب ضلع بهادر که در بنه لاست مستر روبکست مردم آنجا اخلاق نیک و از بسیار
بیان میکردند و نهایت شکور بوده اند این هم موجب رحمت و باعث آبادی ملک است که از آنجا
حاکم نیک عادل منصف رحیم گماشته است و از برهان پور تا کهندوا مدد ریل جاریست آینده
سرکار ریل تا آنجا زود درست شود و ریل تا آنجا بعرصهٔ قریب جاری گردد گویند که از آنجا براه
هوشنگ آباد و جبلپور می رود و بشعبهٔ مرزاپور می پیوندد الحال ریل تا لال باغ برهان پور
رسیده است اما خوب عموما جاری نیست نرخ اشیا مفصلهٔ ذیل در اینجا بالفعل اینست پارچه
کم که در اینجا آن را کیر گویند فی گز یازده آنه نین سکه که در اینجا آن را گجناتی گویند فی گز آنه
آرد گندم فی روپیه نه سیر این بسیار مال ثم فی پول شانزده عدد دال ارهر که بسیار خوب باشد
فی روپیه نه سیر روغن گاو که زرد باشد فی روپیه یکسیر گوشت گوسفند فی سیر چار آنه گذر فی س
نیم آنه انگور تحفه فی روپیه چار سیر ارهر را در اینجا تور گویند اما در هندار هر دیگر است که درخت
و دانه خرد دارد و تور دیگر است که درخت و دانه کلان دارد و بذائقه میباشد آن را که
نمی خورند و نمی خرد و تکمه حکام برهان پور بر روز جمعه است بعضی از ای گوشت و سکون

نرگاوان اور ابرامی ڈاک رسانی برگرفت هرچند که وا ویلا نمود و پذیرا نشد زر وندشش ذبیح
نرگاوان بروندش گفتم که بقیه اجرت خود بگیر و مرا خلاصی ده که در آزاهم تورنج من ست
گفت که زود می رسم بخدا ایش سپردم و خود عجلة دیگر کرایه کرده به برهان پور روانه شدم
بعون الله القدیر وقت نواخت ده ساعت روز بالخیر والعافیت در شهر برهانپور داخل
شدیم و از سندی دروازه بسرای پخته که نزد چوکست و مسجد نواب عبد الرحیم خان صاحب
مرحوم هم قریب از انجاست رسیده فرود آمدیم این مهمانسرای پخته بسیار خوب ست که هم
حوض دارد و تمام آهرا با کهنه و بوسیده و مرمت طلب ست حالا سرکار انگریزی بمرمت آن متوجه ست
امید که زود درست گردد و مردمان مسافرین را آسایش بسیار رسد مسجد نواب صاحب
مغفور بنهایت بوسیده که چونے بوده واجب الترمیم ست از سقف و درهایش بجز اثرے
نمانده است شاید که کسی از ورثه حضرات ایشان مغفور در حیدرآباد نیست یا از منتسبان نواب
صاحب مرحوم کسی در برهانپور نمانده است که خبر غربت و کمرتیت این مسجد و این خرابی
سرای و بازار بحضرت امیر کبیر رساندے بلا زبان سلطان که رساند این دعا را ٭ که لشکر
پادشاهی ز نظر مران گدا را ٭ شاید که رسانند خبر این غربا و مساکین که نیاز و اخلاص
خود در حضرت امیر کبیر بهادر قدوة الصلحا و سلالة الکبرا امیر فقیر شعار و فقیر امیر آثار دارند
من باشم شاید که این دولت سعی و ثواب را در جریده فقیر ثبت کرده باشند اگرچه بالفعل و در قبضه
بودن این ملکیت و ماموری وکیل و آدم که واقف از دستورات مال سرکار انگریزی باشد
خرچ باشد اما بعد چندی آمدنی آنجا برای صرف آنجا کافی باشد و امراء را همیشه کار با ثواب نام ست
و باوجود بودن حضرت امیر کبیر بهادر مجموعه دانش و عقل این مملوک خود را بلا وجه گذاشتن
و دعوی ملکیت معتمد بهای خود را مهمل واگذاشتن و دور از صواب مینماید و عقل نا مردم بفلک
حیرانی سر خود را می فرساید خدایا کاریکه باندک تحریک خدمت صاحب رزیڈنٹ بهادر و
حاکم برهانپور تعین وکیل و

ندو چرا دعوی خود ... ی با برآید چرا

است از حضرت بدایون و از حیدرآباد سه قافله می رسند خشم بسیار کردم و نصف شمار
نمودم که چرا جواب سوال من نزدند و ادی که انتظار ایشان می کشیدم اگر معلوم شدی از
اخبار حیدرآباد نرسیدنی ناچار خاموش ماندم از انجا بموضع دیس گاؤن رسیدم معلوم شد
که در ینجا چوکی پرمٹ از سرکار انگریزی ست که نمک را پیتلا شند و حسب آئین نمک اگر
می برآید محصول خانه میکنند از انجا کوچیده وقت عصر بموضع موکل گاؤن رسیده بدهرم شاله
فرود آمدیم و تمام روز که بقطع دو کروه زمین کوفته شده بودیم آسایش گرفتیم

یازدهم رمضان المبارک روز چهارشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۸ فروری ۱۸۶۵ء

بآخر شب که پاسے مانده بود از موکل گاؤن کوچیده براه رستم پور که از ینجا سه کروه بر سر راه
واقع هست و ندهی ناله که از رستم پور فاصله یک کروه دارد روانه باسیرگڑھ شدیم که از ین
ناله بفاصله کروه دارد و بعد نماز عصر در اسیرگڑھ رسیدیم و بدهرم ساله اینجا فرود آمدیم این
شهر ویران ست مقابر بسیار دارد اینجا قلعه خوب و بسیار مستحکم بر قلعه کوه ساخته اند که از هشت
کروه دیده می شود و درختان انگور درینجا بسیار ست درین ایام فی روپیه پنج سیر می فروشند
بسیار شیرین و لذیذ درین دهرم ساله مردم مسافر بکثرت فرود آمده بودند تلت مکان و کمی جائے
بود و علاوه بران اینکه از مردم جهالا منو قاضی طیب مرحوم از زن و مرد و بچه بسیاری بیمار افتاده
بودند تمام شب آه و ناله کردند و خواب از چشم فقیر یکسر بردند در تمام روز نه کرده چلیدیم و شب این اندوه کشیدیم

دوازدهم رمضان المبارک روز پنجشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق ۹ فروری ۱۸۶۵ء

هرگاه که آه و ناله بیماران اسیرگڑھ سر بفلک کشیدم و تمام شب به بیداری رسیده در
نیم شب برحیم بخش جلبان شاه جهانپوری که مکاری فقیر بود آواز دادم که برخیز و روانه
شو آن بیخبر از خود رفته گفت که هنوز آرام نگرفته ام نمی روم باستماع این سخنش رنج
بسیار بجناب فقیر رسیده بار برداری او را بحوالی قادر سپردم دو ساعت نگذشته بود
که شخصی از حکام انگلشیه مسر قت آن بحوزفلت رسیده داده گوشمال و جواب داد

بڑوار بدھرم سالہ سرکار مہاراجہ ہلکر بہادر روالی اندور رسیدہ فرود آمدیم مکان خوب ست گوشت
بھم رسید اما بسیار خراب بود در شب چند بار ابر غلیظ آمد و بسیار بارید درینجا آسایش یافتم

نہم رمضان المبارک روز دوشنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۶ فروری ۱۸۶۵ء

باہم سفیران ہم سفر در عین ہجوم ابر و تقاطر بارش از مسافرخانہ بڑوار کوچیدیم و برلب دریای نربدا
دران گِل ولای بہزار تکلیف زیادہ از یک کروہ راہ قطع کردہ رسیدیم محافظان قنطرۃ البحر
از عبور دریا مانع آمدند کہ درین حالت نمی پل و شدت ہوا عبور جملہ از پل ناممکن اگر بارش وہوا
کم میشود و پل خشک میگردد مرور و عبور سبک می توانند شد ناچار برلب دریای نربدا در دھرم سالہ
کہ ہم شیوالہ است فرود آمدیم و مقیم شدیم نماز ظہر خواندیم و صحرا گردیدہ آمدیم وقت نواخت یک
ساعت بر نیمروز از انجا کوچیدیم و بعبور دریا و مرور پل بموضع سناودہ وقت عصر رسیدہ بعبور
روہ انجا بعد غروب آفتاب در موضع دہن گانون رسیدہ بدھرم سالہ مقیم گردیدیم امروز
در تمام روز صرف مسافت ہشت کروہ طی کردیم درینجا بابا منوچہر جی و بیزن جی پارسیان
متوطن قلعہ بمبئی و قاضی شمس العارفین متوطن سورت کہ از فرزندان قاضی قوی عالمگیری
مغفور ست ملاقات شد درینجا شب گذرانیدیم از شروع سفر دکن تا اینجا آرد گندم از سیزدہ سیر
تا نہ سیر فی روپیہ خریدہ شدہ ست و روغن گاوی فی روپیہ یک و نیم سیر یا بالا گرفتہ شد اما طرفہ حال
است کہ در روغن این ملک مطلقاً چرب نیست واللہ اعلم بالصواب و علت این شاید ہمین باشد
کہ ملک خشک ست و قلت آب و ابکاہ خشک می چرند

دہم رمضان المبارک روز سہ شنبہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۷ فروری ۱۸۶۵ء

امروز از یکپاس شب از دھرم سالہ دہن گانون کوچیدیم وقت بر آمد یک ساعت روز بموضع
روسہ رسیدیم چون از انجا گذشتیم در میان راہ بزرگ ریش سفید اطول لحیہ را دیدیم کہ بسواری عجلہ
سیر فت بکریم بخش طباخ گفتیم کہ نام این بزرگ ہتشیخ را پرسیدہ بیا و خود براہ سیر فتم کہ طباخ مذکور
رفتہ نام ایشان دریافتہ آہستہ باز گردیدہ بعد عرصہ دراز باز آمدہ گفتہ کہ نام ایشان مولوی فضل رسول

واقع است برقم هشتاد روپیه سکه کمپنی از رام پرتاب گماشته وصول کرده رسید بمهر و دستخط نوشته داده شد و آرتهه این دکان در حیدرآباد بر دکان پورن مل دهر گوپال سیتهه در بیگم بازار هم هست در اندور با برهمن پسری خورجوی که بلدیو پسر روپرام نام دارد و در بازار چهته کهنه خورجه سکونت دارد ملاقات شد درین ملک در چهاونی منو آرتهه و دلالی افیون وغیره می کنند از اندور تا ناهرگاؤن عجله کامله بکرایه نوزده روپیه سکه کمپنی مقرر کرده شد نام بهلبان رحیم بخش ست باشندهٔ شاهجهان پور افاغنه مرد چرب زبان ست وعده رسایندن ناهرگاؤن بهشت روز کرده است الله تعالی خیر فرماید چه کسانیکه در القاب خود لفظ بان دارند بسیار شریر و بدزبان و بدقول میباشند چون شتربان و بهلبان و سربان و فیلبان و دربان بسرای اندور امروز مقام کردم و شب هم بسر بردم در شب ملازمان مهاراجه صاحب بهادر والی آنجا برای مسافران طعام آوردند و تقسیم کردند که تقریب شادی پسر جناب ممدوح بوده ست فقیر مع همراهیان که سیر خورده بودیم چادر سکوت کشیدیم دیگر مسافران را بانواع اطعمه سیر کردند زَیَّنَ اللهُ کَوَالِکَهٗ وَاَوْفَرَ اِقْبَالَهٗ این خاندان در اقران خود افزوده و حدت الله تعالی اولاد ایشان را نامی وگرامی دارد

هفتم رمضان المبارک روز شنبه ۱۲۸۱ھ مطابق چهارم فروری ۱۸۶۵ع

وقت صبح از سرای اندور کوچیدیم و وقت شام بدهرم ساله موضع بالی رسیدم که فاصله نه کروه از اندور دارد امروز هوای پورب تندی وزید درینجا مسافرخانه بس بوسیده است که نصف سقف از کهپریل پوشیده بودند و از نصف ستاره ها می شماریدم و شکر حق تعالی بجا آوردم وقت شب صاحب مکان نی گاڑی نه یافته درینجا با صوفی غلام قادر خان رامپوری ابوالمعالی رضی الله عنه که اکثر در سرو نج قریب مکان نواب احمد سعید خان تشریف میدارند و حالا برای حج تشریف می برند ملاقات شد آدم نیک صاحب همت و توجه اند بلقای ایشان مسرور شدم

هشتم رمضان المبارک روز یکشنبه ۱۲۸۱ هجری مطابق ۵ فروری ۱۸۶۵ع

بالخیر بعد از نماز صبح از بالی کوچیدم و وقت عصر در موضع

بموسم گرما کہ بسبب تمازت آفتاب وگرمی ہوای سنگلاخ دنیا یافتن آب کہ اکثر وشتها ی کربلائی فیما بین فیافی چوکیها واقع میشود مسافران وزرگاوان بسیار جان بحق می سپرند رای فقیر بران ست کہ اہالی ڈاک چوکی بدستور بر سہ سہ کروہ مقرر کنند تا ہمہ سلامت باشند و در بہیران کہیری شام شد در انجا افطار روزہ کردم و طعام تیار کنانیدہ خوردہ نماز شام و شب خواندہ روانہ پیشتر شدیم پیپلیا کھال و دیورس و پیپلیا لوہار و تمام شب چلیدیم سوای سہ چوکی رفتن نتوانستیم زیرا کہ یک کروہ این ملک برابر یک نیم کروہ ملک ماست باین حساب در تمام شب دوازدہ کروہ این ملک ہیجدہ کروہ ملک ما چلیدیم

ششم رمضان المبارک روز جمعہ سنہ ۱۲۸۱ ھ مطابق سوم فروری سنہ ۱۸۶۵ ع

دکاچیا و تلاولی و اندور بمقام ہذا کہ دکاچیاست صبح شد در ینجا باولی پختہ بسیار خوب ست نماز فجر خواندیم پس راہ پیشتر گرفتیم و بکرم اللہ سبحانہ وقت نواخت ہشت ساعت روز در ڈاک خانہ اندور رسیدیم و از انجا اخترہ یا اختر ہمدرا بہ گاڑی کرایہ ہشت آنہ بار کردہ در مہمانسرا اندور رسیدیم و فرود آمدیم و این برای آسایش مسافران خانہ خوب ساختہ اند و این را دو حصہ کردہ اند یکی شمالی برای فرود آمدن مسلمانان و دیگر جنوبی برای قیام ہندوان و در حصہ مسلمانان پس پشت سرای بیت الخلا ساختہ اند نہایت متعفن عجب نباشد کہ بموسم گرما ہمین باعث وبا گردد و این بسبب غفلت ملازمان سرکار امیر بن امیرست ورنہ ذات والاصفات ایشان لطیف الطبع محیط نوال ست و ساخت این مہمانسرای خود دلالت برہمت علیای خدام والامقام رئیس انجا می کند فقط برین شارع عام بمبی کہ راہ ریل مقرر خواہد شد ضرورست کہ برائے آسایش مسافران مہمانسراہا و چاہائے بسیار متصل تیار کنانیدہ شود و چہ در ملک مالوہ آب بسیار قریب از زمین می برآید چاہ کندن درین ملک چندان دشواری ندارد روپیہ ہنڈوے کہ یار طریقتم محمد مصطفے خان صاحب مرحوم از دکان سیتارام و برج لال از خوردہ کنانیدہ معرفت برخوردار حافظ عثمان خان سلمہ ربہ رسانیدہ بودند و بنام دکان دہن راج دیورن مل بود از دکان ایشان کہ درینجا بصرافہ

زیرا که این زن مردان سیرت حاجه سبقت بر حجاج دیگر هم برده است و کمال محققه از دانشمندان روزگار خود هست سلمها الله تعالی وزید الله اقبالها امروز بسبب هندوان بوده است مردم عام این ملک این روز را مرتبه نوروز می شناسند از ینجا خطی بنام حاجی حافظ مولوی محمد ایوب صاحب بهوپال و دیگر خط بحیدرآباد بنام مولانا سدید الدین خان صاحب و سوم باورنگ آباد بنام منشی مولوی حسن رضا صاحب در ڈاک سرکار انگریزی روانه کردم ؛ هرچند سواری درینجا برای روانه شدن بهوپال جستم اما بشومی ارادت خود یافته نشد محروم ماندم وحصول این نعمت سترگ را که زیارت مزار شریف حضرت شیخی و مرشدی شاه عبد العلیم لوهاروی قدس الله سره مراد با آنست بر رفتن بهوپال بجهانگیر آباد و سنوی بود بر وقت دیگر حواله کردم وامروز را در وحشت گذرانیدم بیت در دم از یار ست و درمان نیز هم ؛ دل فدای او شد و جان نیز هم ؛ رَفَعَ اللهُ دَرَجَاتِهٖ فِی الْقُرْبِ وَ الْوُصُوْلِ وَ اَوْصَلَنَا اللهُ اِلَيْهِ وَهُوَ الْمَامُوْلُ وَالْمَسْئُوْلُ

بیت از حلقه بندگیش بیرون نه روم ؛ تا نقش حیات در نگین دلم ست ؛

چهارم رمضان المبارک روز چهارشنبه ۱۲۸۱ھ مطابق یکم فروری ۱۸۶۵ع

تا برآمدن یکپاس روز چون از یافتن سواری بهوپال مایوس شدم باز کرانچی تمام از ڈاک خانه بیاوره بکرایه بست و دو روپیه و هشت آنه سکه کمپنی بگری گرفتم حال آنکه منشی ڈاک که لچهمن سنگه نام دارد پیشتر تمام کرانچی را بر هیژده روپیه سید احمد حالا از آن منکر گردیده خاک در دهان بابوی آنجا که بیک نقطه بابو میشود انداختم و بست و دو روپیه و هشت آنه سکه کمپنی دادم و گفتم شعر چه بابو بیک نقطه بابو شود ؛ لگا هش بده تا بقابو شود ؛ وقت بر آمدنه ساعت روز کرانچی گرفتم و سوار شده از بیاوره برآمدم و براندور روانه شدم تفصیل پل چوکیها را طی کردیم و قطع راه تا صبح نمودیم حجابه چوکی تمام شد پرسوله ۲۹ بهات کهیڑی ۳۱ و بیجوکهی ۳۲ و پیپلیا ۳۳ و منو ۳۴ و سارنپور ۳۵ و جرووده ۳۶ و سیوره ۳۷ و پرسوله بفتح بای فارسی و سکون رای مهمله و ضم سین مهمله و واو معروفه و لام مفتوح بهای هوز زده بر پیپلیا شام کردیم در روز چارچوکی رفتیم و درینجا پاس قیام کرده طعام تیار کنانیدیم

اندا ختیم اول تحصیلدار اینجا برای بندوبست گاڑی نوشتم تا از ینجا مرادو بھوپال انداز جواب فرستاد کہ درین ملک بجلی وگاڑی وغیرہ سواری دستیاب نمیشود وچون از دیگر مردمان کرایہ چھکڑہ پرسیدہ شد فی منزل را کرایہ دوازدہ روپیہ میخواستند تاہم بہم نرسید دانستم کہ مرضی روح مبارک حضرت شیخنا قدس سرہٗ نیست کہ باین راہ بالفعل روم ناچار عزم قرار بران گرفت کہ بسواری کراچی روانہ اندر شوم از عصر تا نماز عشا اتفاق ترشح باز ملیط بود کہ تمام روے زمین ترنمود درین ملک میان ہند و ان بجای سلام جگوپال مرسوم و مستعمل ست و حرف ایجاب ہو بفتح ہای ہوز و تشدید واو ست بوقف و درین ملک یک بیگہہ زمین قسم اول کہ اوسلی باشد و مانی غلہ می باشد از گندم و فی مانی بفتح میم بالف کشیدہ و کسرہ نون یای معروف بست سینی بکسرہ سین مہملہ و یای مجہولہ و ہمزہ مکسورہ یای معروفہ و یک سینی را شش سیر غلہ میشود یعنی شش من فی بیگہہ پیدا مے شود

سوم رمضان المبارک روز سہ شنبہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۸۵ء

امروز آسمان صاف فاما بسبب بہم نرسیدن سواری ہنوز دم بکہ رنام تحصیلدار اینجا بنی لال ست پارہ است از سنگ سخت کہ از جانب راجہ صاحب بہادر مامور و پسر متوسط والی راجگڑہ منصرم کار اینجاست کاش اگر خداش توفیق دہد و بخیال ملازمانش در آید کہ ہمان سرا سازان یا دھرم سالہ یا مسافرخانہ درینجا تیار کنانیدہ دہد بسیار باعث آسایش واردان باشد و سبب آرام مسافران و موجب شہرت و ناموری رئیس گردد مگر افسوس رؤسای ہند را ملتفت چنین اعمال توجہی نیست الا ما شاء اللہ و دیگر اگر نظم شارع عام از ینجا تا بھوپال کردہ شود و ماہان گردہ جہ این و آن ہردو موقع منڈی دار و مال تجارت را مرکز دہر زمرہ ہمت رئیسان ریاست ہر ریاست ہم سرحد بندوبست مشترک نمایند ابواب تجارت مفتوح شود و آمد و رفت ہر شی ضروری بازار ایجا و آنجا واجب و متحتم ست تا تاجران و مسافران آسایش بردارند و بحق ایشان بدعای زندہ دولت و اقبال پردازند مرجو کہ این دولت در حق والیہ بھوپال نصیب باشد

آنجا بسبب تاریکی شب و ضعف بصر نشیب و فراز معلوم نشد پایم از بارفت اوفتادم لب قبان
ن از لب شاخ تا بته بین سلامت رسیدم و بسیار تعب کشیدم مصرع رسیده بود بلائی ولی بخیر
شت بجنگل تمام باز از غار بر لب سڑک برآمدم و بمرزا صاحب حقیقت الحال گفتم و شکر حق بجا آو
را تا نیمه آن خواندم و سوار شدم و دنباله اندیش گرفتم بر چوکی نہٹ آفتاب برآمد بالخیر رسیدم و گفتم که بر چوکی
کاڑا گھاٹ آفتاب غروب شد بر ندی سوواں البحر ارتم فراغت از ضروریات کردم این تاریخ

بست و هشتم شعبان روز جمعه سنه ۱۲۸۱ هجری مطابق ۲۷ جنوری سنه ۱۸۶۵ عیسوی

بوده است در تمام شب گذشته و امروز چوکیهای متصله ذیل تمام شدند جھنجاب گنج و ٹیکا کا گنوا
یعنی جاه ٹیکا و کوکرتیک لی دہر جھولی و سرسه ڑبٹ و سوہن و کرسنا و جیرپوره و کاڑا گھاٹ
ازینجا بشب می رفتم که کوالاس آفتاب برآمد و شیوپوری که رسیده بودم نصف شب بو
از کوالاس که چیدم بر چوکی شیوپیا شام شد در تمام شب گذشته و امروز که تاریخ

۲۹ شعبان روز شنبه سنه ۱۲۸۱ هجری مطابق ۲۸ جنوری سنه ۱۸۶۵ ع از کوست جیا

متصله ذیل تمام کردیم پاسولی و شیوپوری که آن را سیپری نام هم گویند همین جا در جھیاولی دختر بخانه
الہی بیمہ احمد خان مرحوم دادا و برادرم محمد داود خان صاحب سالہ وال امیر بہادر پیدا شده بود که اش
سیپری نام بیگم کرده اند و همینی و کوالاس و چوکی و هروا که از آکیدی کی سیپری نیز گویند ازینجا چون
لیک کرده بیش می روند ضلع لکواس می آید که بسیار آباد است و وی کو ہیا ڈری که درینجا
کہان این وقت بر نیم روز بود و شیوبنیا درینجا خواخت پنج ساعت شام رسیدم
از باوری کو چیدم ابیده و کرده و شمع بعد داس پست راست آمده درینجا جاه پخته و بنگله پست
چپ ست اینجا نماز ظهر خواندم بود در شیوبنیا عصر اینجا شام شد و ازینجا بشب می رفتم
چند روز یعنی چوکی جھمرری تا قریب این چوکی ہلال رمضان مبارک دیدیم دانه را بر دیده شد
ملی قریب باره چوکی جھالی رسیدیم یعنی بر ته راتھ کی چوکی رسیدیم اینجا شب آخر

غره رمضان المبارک روز یکشنبه سنه ۱۲۸۱ هجری مطابق بست و نهم جنوری

وقت طلوع آفتاب در کنار رسیدیم که برای بزمانه آبادی این معموره است و چهاونی سابق
ویران ست اما چهاونی حال آبادان ست که باعث ڈاکخانه قیام کرده کوچیدیم درینجا مهاراجه
عالیجاه والی گوالیار سرای پخته عمده برای آسایش مسافران بنا فرموده اند لائق تحسین و آفرین ست پیشتا
صبح آینده که می آید این قدر چه کهاچلیدیم بجرنگ گڈه معموره چوکی بستم ویران شهرپناه و قلعه
پخته دارد و تالابهای پخته اندرون حصار متعدد واقع و بهر چهار طرف دور دور کوه باد [illegible]
وحشت حکومت مهاراجه عالیجاه بهادر ست در نسل راجه سابق کوبی سنگه نام [illegible] سکنه
ثانده است کاتی مالی ورا کهوگڈه و سارنت کتیری و پرست و باجیه و [illegible] گنج و چون که زبان
چوکی است و یکم لبس سیاه ست اند و زبان هندی زبان بکالی مالی مشهور ست گوینده درین [illegible]
کان یاقوت ست اگر کنده شود برآید نسبت اینجا و درود رانه گی راجه [illegible]
ماند و راکهوگڈه هم شهرپناه پخته دارد اما برآبادی آن رونقی نیست نماز وقت کنه سال
از مرزا ابراهیم بیگ صاحب برادرم محمد دادو خان صاحب سابق رساله دار [illegible]
می پرسیدو و سارنت کتیری آفتاب غروب شد درینجا برای افطار صوم دال و چپاتی
تیار کنانیدم و سیر خوردیم و هم درینجا با محمد حیدر خان صاحب خورجه ی ملاقات شد نائب صاحب
ممدوح آمین وقت شام که شفق غائب نشده بود بنظر ضرورت بکناه روانه شد [illegible] که چوکی
هفتم ست تا مهاراج گنج تعلقه شیر ست باندو نام [illegible] ارجمند در تمام شب [illegible] چوکی ختم شد

دوم رمضان المبارک روز دوشنبه ۱۲۸۲ هجری مطابق ۲۳ جنوری ۱۸۶۶ء

امرگڈه لال پهاڑ بیاوره در امرگڈه صبح شد نماز درینجا خواندم و کوچیدم هیچ کی واله
امرگڈه هر چه که ندی گهوڑا اینجا رسانیده مرخص شد و چوکی واله ندی در چوکی لال
پهاڑ رسانید و چوکی واله امرگڈه هرگز رسانیدن را تا چوکی لال پهاڑ قبول نکرد و اوقات
بسیار ضائع شد ازینجا وقت نواخت یازده ساعت روز در بیاوره رسیدیم
و کرایه چی را بڈاکخانه کنڑه رسانیدیم و خود را در دوکانهای بازار پیش غله فروشی

رفتم آنجا بسبب تاریکی شب و ضعف ابصر نشیب و فراز معلوم نشد پایم از جا رفت او فتادم لب زبان
افتان از لب شاخ تا به زمین سلامت رسیدم و بسیار ضرب کشیدم مصرع رسیده بود بلائی ولی بخیر
گذشت بمشکل تمام باز از غار بر لب سڑک بر آمدم و بمرزا صاحب حقیقت الحال گفتم و شکر حق بجا آوردم
و انا لله تا آخر خواندم و سوار شدم و دنبال راو پیش گرفتم بر چوکی رہٹ آفتاب برآمد و بالخیر میرفتم که بر چوکی
کاڑا گھاٹ آفتاب غروب شد بر ندی متوال بصحرا رفتم فراغت از ضروریات کردم این تاریخ

بست و ہشتم شعبان روز جمعه سنه ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۲۷ جنوری سنه ۱۸۶۵ عیسوی

بوده است در تمام شب گذشته و امروز چوکیهای متصله ذیل تمام شد جھنجھاک گنج ٹیکا کاکنوا
یعنی چاه ٹیکا و کوکرتیک لی و عمر جھولی و سرسه و ربٹ و موہن و کرسنا و چیر پوره و کاڑا گھاٹ
از اینجا بشب می رفتم که بکولارس آفتاب برآمد و در شیو پوری که رسیده بودم نصف شب بود
از کولارس کوچیدم بر چوکی شیو پیالا شام شد در تمام شب گذشته و امروز که تاریخ

۲۹ شعبان روز شنبه سنه ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۲۸ جنوری سنه ۱۸۶۵ ع مذکور ست چوکیهای

مفصله ذیل تمام کردیم ماہولی و شیو پوری که آن را سیپری هم گویند همین جا در چھاونی دختر بخانه
کریم الله خان مرحوم داماد برادرم محمد داؤد خان صاحب ساله دار بیجر بهادر پیدا شده بود که نامش
سیپری بیگم کرده اند و سیتی و کولارس و چوکی دهر واکه آن را کیا بی کی پہیری نیز گویند از اینجا چون
یک کروه پیش می روند موضع لکواس می آید که بسیار آبادست و دی کوہیا وڑی که در اینجا هیبت
کلان این وقت برنمی خورد ه بود ند و شیو پیالا در اینجا خواست پنج ساعت شام رسیدیم الا دین
از باوری کوچیدم ... موضع ... بدرواس ... راست آمده در اینجا چاه و چشمه و بنگله ... بدست
چپ ست اینجا نماز ظهر خواندم و در شیو پیالا عصر اینجا شام شد و از اینجا بشب می رفتم
جھدوره یعنی چوکی کھجوری قریب این چوکی هلال رمضان مبارک دیدیم و انا رایردیه شد الحمد لله
علی ذالک باز بر چوکی بھائی رسیدیم یعنی ... چوکی رسیدیم اینجا شب آخر گردید

یکم رمضان المبارک روز یکشنبه سنه ۱۲۸۱ ہجری مطابق بست و نهم جنوری سنه ۱۸۶۵ ع

برنیمروز در گوالیار رسید ڈاکخانہ سرکاری اول بھی سید عنایت علی خوشنویس متوطن
کول ملاقی شدیم بعدہ ازانجا کوچیدہ بمقام عزیزی و دوست دلی اوستاد عبداللہ خان تیرانداز
وقت ظہر رسیدیم وفرود آمدیم بلقای اعزہ مسرور گردیدم شب درینجا گذرانیدم صباح فحول العلماء
واوحد الفضلاء جامع فنون معقول وحاوی علوم منقول شاعر عرب لاثانی ادیب علوم ادب
فی تمثال افراد الزمان یکتای دوران برادرم مولانا علی عباس چڑیاکوٹی اعرفہ اللہ تعالی
برموز العالم اللاہوتی تشریف آوردند وبصحبت خود کہ بعد عرصہ دراز حاصل شد مسرور
فرمودند وازاخلاق مردم حیدرآباد آگاہ فرمودند درینجا ظروف مسی خریدیم یک لوٹہ زیرا کہ
درچوکی اول کہ از آگرہ می آمدم کریم بخش لوٹہ من گم کردہ بود و دو رکابی بہ نرخ فی سیر یک روپیہ
ونہ و نیم آنہ ویک کفگیر ویک دیگچی فی سیر یک روپیہ وپنج و نیم آنہ قیمت جملہ پنج روپیہ وچار آنہ
شد وقت نواخت ہشت ساعت روز منشی سید عنایت علی کرانچی آوردند فقیر وہمراہیان فقیر را
بران سوار کنانیدہ بڈاکخانہ سرکاری بردند در لشکر از حافظ صاحبداد خان وحافظ عثمان خان
وبرادرم حبیب خان وعبدالرحمن خان وحافظ احمد علی ودیگر صاحبان مرخص گردیدم و
بخدای کریم سپردم وخود درمیان راہ لبسرای ملا کہ پیشتر مولانا ممدوح را رخصت کردہ بودم
برای ملاقات مع اوستاد عبداللہ خان صاحب وامیر محمد خان رفتم بعد لقای مولانا ممدوح
بمکان منشی سید عنایت علی رسیدہ طعام وحقہ سیر خوردہ وقت نواخت چار ساعت روز در
جھنک گنج رسیدیم وبعداد خال بست وپنج روپیہ وہشت آنہ محصول تمام کرانچی ڈاکخانہ انڈیا
ان کرن کمپنی بدست سید عنایت علی بر بلکاٹرین سوار شدہ روانہ شدیم ومولانا ممدوح ومنشی
ببر علی جونپوری وسید عنایت علی وامیر محمد خان را بخدای قدیر متعال سپردہ مرخص کردیم
امروز بتاریخ بست وہفتم شعبان ۱۲۸۱ ہجری مطابق بست وششم جنوری روز پنجشنبہ
۱۸۶۵ع بودہ است چون از جھنک گنج کوچیدیم ور برگو کلپور رسیدیم شام شد بعد عبور عمر جھولی
قریب باولی رسیدہ آب طلبیدم وخود برای نشانیدن از کرانچی فرود آمدم بکنار شارع

اودر نوگانو واست شاید که در اندور یافته شود و میان بیاوره و بهوپال ڈاک نیست شاید که گاڑی
چھکڑه در بیاوره یافته شود تا بهوپال رساند و مقصود فقیر بهوپال رفتن بود که مزار شیخ حضرت
شاه عبیا ابیلم قدس سره در انجا بجهانگیر آباد است و عزم زیارت آنجا میداشتم و وقت روانگی
چوپهیه از آگره باندور در ڈاک خانه کمپنی هشت ساعت روز مقرر است و در تمام چوپهیه اگر
گیرند گنجایش سوار شدن پنج کس ست و دران آسایش بسیار ست و محصول تمام چوپهیه شصت
و هفت روپیه و هشت آنه است و انیقدر خرچ ساه از کرمی راجه جی کشن داس صاحب
ڈپٹی کلکٹر بهادر علیگڑه که باتفاق وقت وارد آگره بوده اند در وجه حساب کرایه مکان فتح باغ
واقع کول خواستم ایشان بتوسط برادر خُرد خود چوبی دهنپت داس صاحب ڈپٹی کلکٹر بهادر
آگره فرستاده دادند ممنون ایشان گردیدم و درین چوپهیه هر کس مجاز ست که بست سیر از اسباب
خود با خود برد و یک روز قبل از روانگے خود محصول داخل کند و چوپهیه از آگره بگوالیار در سی و شش
ساعت میرسد که یک روز و دو شب یا دو روز و یک شب می شود محصول تمام چوپهیه از
آگره تا گوالیار چهارده روپیه و یک آنه بحساب فی کس دو روپیه سیزده آنه میشود و چوپهیه از
آگره تا بیاوره بعرصه پنج روز و تا اندور در عرصه نه روز میرسد و چون از ڈاک خانه لاله موتی لال
محصول دریافته شد کم آسایش یافته شد لهذا تمام گاڑی شکرم ز گاڑیوان بکرایه نه روپیه دوازده
آنه از آگره تا گوالیار گرفته شد و از آگره مع مرزا ابراهیم بیگ و کریم بخش طباخ مرخص شدیم و
بشکرم سوار شدیم مرزا عبدالغفار بیگ صاحب و حاجی مولوی محمد شاه صاحب فرزند علی
جاکر ایشان را و مولوی محمد سمیع الله خان صاحب و حکیم غلام دستگیر خان صاحب و شیر محمد خان صاحب
و برادر طریق دلدار علیخان صاحب و مولوی حاجی حیدر حسین صاحب و برخوردار رحمة الله خان
و دیگر دوستان را که برائے ترخیص تشریف آورده بودند در آگره بخدا سپردیم و بتاریخ
بست و چهارم شعبان وقت نواخت هشت ساعت شب از شام روانه شدیم بعد دو
شب و یک روز بتاریخ بست و ششم شعبان المعظم روز چهارشنبه وقت نواخت یک ساعت

فقیر دو ورق نوشته بذریعهٔ ڈاک نزد مرد خورجه فرستادند فقیر بعون الله العلیم عصا و زنبیل خود از
تکیه برداشته بذریعهٔ آن نگاشته عازم این بلدهٔ فرخنده بنیاد گردیدم چون خرچ نداشتم نظر
بر خدا داشتم بکسی چیزی نگفتم ملقی غیب در دل یار طریقتم محمد مصطفی خان مرحوم القا کرده که زبانی
عثمان خان فرزند معنوی ام گفته فرستادند که خرچ موجود است گفتم جزاکم الله خیر الجزاء
نقل شیخ رضی الله عنه قابل گفتن ست که می فرمودند که مرید سه قسم می باشد دو کس را از ان پسند
دارم یکی آنکه هرچه از نام خدای کریم او را آموزانم بران مستقیم باشد و بعمل آورده باشد از ان
بسیار راضی میباشم دوم آنکه اگر دران قاصر باشد خادم پیر باشد و چیزی خوراننده باشد
آن هم خوب ست سوم آنکه نه بر تعلیم شیخ عامل باشد و نه خدمت آن کند و نه چیزی خوراند او را
اعتباری نباشد رحمة الله و بزرگے از فقیر در هندی می فرمودند دوهره بے فیض سے مرغی بھلی کہ انڈے
دیوے تیس سالک نام سے چکی بھلی کہ آٹا دیوے پیس و در امر بیعت یا پیر بکار مرید در آید
یا مرید بکار پیر شاید اگر ازین خالی بود امری ست رسمی آری راست ست شعر دوست آن باشد
که گیرد دست دوست در پریشان حالی و درماندگی پس بست بیاز و شان گرفتم و هشتاد روپیه هندوی بلند و کمانیدم

باب دوم در بیان روانه شدن و تفصیل منازل و احوال دیگر متعلق آنها

بتاریخ سیزدهم شعبان سال یکهزار و دو صد و هشتاد و یک هجری مطابق ۱۲ ام جنوری سال یکهزار و هشت صد و شصت و پنج عیسوی +

بعد نواخت دو ساعت و نیم و ز روز پنجشنبه بعد سپردن جای اعزه بخدای کریم مع حاجی مولانا
محمد شاه صاحب گیندوی و حافظ مرزا عبد الغفار بیگ صاحب و کریم بخش طباخ و حاجی فرزند علی خادم
مولانا از خورجه که وطن مالوف فقیر ست کوچیدیم و بمقام ریل رسیده نماز عصر خواندیم و فی کس
یک روپیه و شش آنه و بالا را به خوردار حافظ عثمان خان ٹکٹ خریده آوردند بر ریل سوار شدیم
و از ینجا مولوی امداد خان صاحب و عثمان خان و حکمت الله خان و میان عبد العزیز
و حافظ محمد حسن و خلیفه عبد الصمد و دیگر وطن داران را که برای ترخیص آمده بودند مرخص کردیم

معاملت و اگر سائلے پیش آید بقدر امکان اجابت کنند اگرچه کلمهٔ باشد و باشتا رفتن شور و غوغا نکنند و میانهٔ راه نزدو بلکه بکنارهٔ آن رود و مردم قافله متصل یکدیگر فرود آیند اگر مرکب بود اول فکر علف او کند سیر و هم اگر ممکن بود سامان طعام یکروزه همراه دارد و بمجرد نزول چیزی خوردن شروع نکنند و اگر تواند اول بفقیر دهد و پیش از خوردن طعام ترشی بچشید و اگر شهری در آید که در انجا حاکم نباشد یا طاعون یا دیگر فتنه در انجا باشد داخل نشود اگر در آید زود از انجا بر آید و در قیام اگر وبا در آید بخوف آن نه بر آید اما برای کاری بر آمدن باکی نیست و در قحط خروج از بلده باکی ندارد

باب اول در بیان سبب آمدن فقیر در بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدر آباد

چون از روی اخبار اوده دریافتم که بتجویز جناب فیضمآب قدردان اصحاب عقل و نقل اعنی نواب شجاع الدوله مختار الملک سالار جنگ سید تراب علیخان بهادر نائب رئیس و والی ملک دکن بمنظوری آقای نامدار خود بدولت مجلسی از ارباب مال مقرر خواهد شد و چهار کس دران ارکان معین میشوند یکی هندو و دیگری مسلمان و سوم پارسی و چهارم عیسائی و اجرای کار مال بمشورهٔ این ارکین خواهد شد چون عمری در کار مال صرف کرده تجربه بهم رسانیده بودم در خدمت مولانا مکرمنا جناب مولوی موید الدین خان صاحب دهلوی که در معتمدی جناب نواب ممدوح الشان کار فرما بوده اند مشاور شدم که این وقت تقریب احسن ست بحضور نواب صاحب بهادر در اظهار کارگزاری فقیر عرض نمایند اگر جناب ممدوح منظور فرمایند فوراً خود را در انجا رسانم و باین عنایت سامی نیز هم فائز المرام میشوم مولانا موصوف تقریب فقیر فرموده بر نگاشتند که بندگان عالی نواب صاحب منبع الشان میفرمایند که اگر خطی از حکام رفیع المرتبهٔ آن ملک بنام صاحب رزیڈنٹ بهادر انجا در سفارش خود بیارند درین مجلس مقرر خواهم کرد یا بر کار دیگر مامور خواهم نمود چون این نامهٔ نامی بمن رسید خواندم بجنسه بذریعه عرضی خود بخدمت مسٹر چارلس جان وینگفیلد صاحب چیف کمشنر بهادر ملک اوده که آقای قدیم فقیر اند و هنگام رفتن بولایت و رسیدن مسٹر یول صاحب بهادر که حالا صاحب رزیڈنٹ بهادر ملک دکن اند بجای ایشان ملاقات کنانیده بودند بدرخواست خط سفارش فرستادم صاحب بهادر بفرط عنایت و کرم قطعهٔ خط شعر احوال و سفارش

ی کن
و مال اگیرد و اگر میسر آید ورنه خداتعالی بس میکند و از اشیاء ضروری مثل شانه و مسواک و آینه و
مقراض و سلاح اگر مانعی نباشد و جوال و دوز و سوزن و رشته و اوده و رسن او و در بعض احیان ابریق
و بعض ادویه از قسم مفرد مانند تارجیل دریائی و زهرمهره ختائی و چیزی ترش و شیرین و نمک و مرچ
و مرکب مانند حبوب و سفوف نیز همراه خود گیرد سوم رفیق صالح معتمد هموطن خردمند تجربه کار بدست
آرد که الرفیق ثم الطریق گفته اند و اگر ممکن بود از رفقا کم از چار کس نباشد و تنها قصد سفر نکند که
بیشتر دران تکلیف میباشد چهارم پیر طریقت فرموده است رضی الله عنه اگر خطوط بنام کسانی آنجا
میرود میسر آید مانعی نباشد نیز همراه برد و این مضمون که برنده خط از آشنایان من ست تا وقت
ضرورت بی اعتبار نباشد چه در غربت کمتر شناسند که معتبر ست یا نامعتبر پنجم از مردم مو
مثل منجم و رمال همراه نگیرد که موجب خطرات ست ششم مسافر اگر مسلمان ست رخصتها
خود را که در حق مسافر کتاب فقه مسطور ست یاد دارد هفتم مبلغ را اگر زیاده بود نقد نگیرد و بجایش
کاغذ زر گیرد و نقد را در یک جا یا نزد یک کس نگاه ندارد بلکه متفرق کند تا اگر آفتی افتد در صورت
ملت کیمیا نتابد که جای دیگر باقی ماند هشتم اظهار سفر بکسان کمتر کند که در اخفاء مصالح است شعر
گفت پیغمبر که هر کس سر نهفت ؛ بازگردد با مراد خویش جفت ؛ دانه چون اندر زمین پنهان شود
سر او سرسبزی بستان شود ؛ نهم بهترین روز سفر در اسلام پنجشنبه و شنبه و دوشنبه
و جمعه است اما شب جمعه و بروز جمعه پیش از نماز جمعه مسافر نشود و بهترین ساعات سفر اول پنجشنبه
و شنبه است و در آخر ماه که تحت الشعاع بود سفر نکند و این همه در صورت امکان ست دهم
سفر دراز مرد متدین و حسن الخلق را امیر کند و متبع او باشد و توشه راه همراه باشد و در قافله
اجماعی رود و متفرق نشود و اگر سه کس باشند دو کس سرگوشی نکنند تا رفیق سوم متاذی شود و در
افتد یازدهم بکیفیت مال خود اگر کسی را اطلاع نسازد اولی باشد چه در قلت آ
و کثرت خوف استهلاک دوازدهم کار با مشاورت کنند و از احتیاج بدیگر
مدارند و با هم بحسن سلوک باشند و در کلام با بشاشت و مهربانی طائفه مباح باشند و

بسم الله الرحمن الرحیم

سپاس خداوند محمد را است که خرد را وسیله ظفر گردانید و درود فرستد آخر زمان محمد است که صا
حرکت را مژده برکت رسانید زهی معبودی و نهی محمودی احمد من هو محمود في كل شان والصلوة
على رسوله الذي هو محمد في كل زمان و مكان و نبي خاتم الرسل في اخر الزمان و على اله الكرام و اصحا
العظام ما دام القرآن يتلى اين تاريخ دکن ست از فقير الى الله الكريم القوي عبد العليم نصر الله خان
۱۳۰۵
الخویشگی الاحمدی الخورجوی در احوال سفر و فوائد آن و حالات بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد حرسها الله
عن الفساد و توابع آن و کیفیت ملکت و ممالک آن و چگونگی منازل راه از خورجه تا بلده موصوفه
بیان امراء و صلحاء و علماء و فقراء و شعراء و عمارت و دوادین و جبال و بحار و خصائل مردم ما
و اخلاق اشخاص خواص اینجا و احوال سلاسل الی ملک دام اقباله و مختار الملک بهادر و امیر کبیر
و دیگر امرای نامی گرامی مع دیگر حالات که فهرست آن بآخر مرتب خواهد شد برای تذکره این نا
و تبصره دیگر تمنایان انشاء الله تعالی ایشان کاشته اند در نظر ناظران خود گردانده و تغییر را بدنا
رسانده قطعه غرض نقشیست کز ما یاد ماند که هستی را نمی‌بینم بقائی مگر صاحبدلی روزی ی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب تاریخ زبان فارسی اور کچھہ کتابین تاریخ زبان اردو ذیل مین درج کرتے امید کہ ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرماکر حظ کافی وافی اوٹھاوین—

کتب تاریخ بزبان فارسی

اکبر نامہ ہر سہ دفتر و مجلد ہر سہ جلد مصنف اسکے شیخ ابو الفضل ہین—

آئین اکبری — ہر سہ دفتر ہر سہ جلد بالتصویرات و نقشہ جات سرخ و سبز و سیاہ بمقابلہ چند نسخون کے صحیح ہوکر طبع ہوئی—

تاریخ فرشتہ — دو جلد مصنفہ ملا محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی حالات راجگان و سلاطین ہند تا عہد اکبر شاہ اسمین مذکور ہے—

طبقات اکبری۔ تصنیف خواجہ نظام الدین احمد بن محمد مقیم ہروی یہ کتاب تاریخ شاہان ہند کی زمانۂ سبکتگین سے عصر جلال الدین محمد اکبر تک نہایت مبسوط و مفصل ہے

عماد السعادات تصنیف سید غلام علی خان صاحب اس کتاب مین حالات شاہان اودہ کا بیان ہے

منتخب التواریخ تصنیف مولوی عبد القادر بدایونی تاریخ سلاطین ہند محمود تا اکبر شاہ مصنف اکبر شاہ کے حالات کو بلحاظ اسکے کہ مصنف ابو الفضل وغیرہ مقربان سلطنت کا مخالف تھا اسلیے اکبر شاہ کی حالات کفر و ارتداد وغیرہ کو بلا ترجیح کے بیباک تحریر کیے ہین اور اکثر شعرا معاصرین کا تذکرہ بھی ہے یہ تاریخ مستند ہے اردو ترجمہ بھی چھپا ہے

مفتاح التواریخ تالیف طامس ولیم بیل صاحب بہادر ان مصنف صاحب کو نہایت لائق فارسی زبان کا پروفیسر کہنا چاہیے پس اس کتاب مین اول حالات ہر ایک سنہ کی من ابتدا آنحضرت تا زمان فتح پنجاب تاریخ ہے اور ہر ایک شخص کے صحیح روایات کے ساتھ منظوم مادۂ تاریخ لکھے ہین خصوصاً آگرہ دہلی وغیرہ کی عمارات کے کتبے اور مقابر کی تاریخین نہایت عمدہ اور چیدہ کتب مؤلفان قدیم سے منتخب کی ہین یہ وہ کتاب ہے کہ آجتک مثل اسکے نہین لکھی گئی—

حدیقۃ الاقدری۔ خواجہ محمد بشیر لکھنوی کی تصنیف ہے واقعات معرکۂ غدر شہر لکھنؤ سنہ ۱۸۵۷ع کے—

تاریخ دکن تصنیف جناب مولوی انعام اللہ خانصاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی حال صدر تعلقدار ملک نظام حیدرآباد دکن اسمین سلطنت اس ملک سے حیدرآباد دکن تک منازل اور مقامات کے درج ہین خاص ملک حیدرآباد اور خصوص شہر حیدرآباد کی رواج ملکی اور وہان کے رئیسون کا مفصل حال تحریر فرمایا ہے—

عجائب القصص۔ قصص الانبیا مشہور فارسی ذکر انبیا عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام—

تاریخ شاہنامہ فردوسی طوسی مشہور کتاب ہے جسکی شان عظمت محتاج بیان نہین چند نسخ صحیحہ سے مطابق کرکے خوشخط بالتصویرات کاغذ نفیس القطع کلان بحسن اہتمام طبع ہوا—

ایضاً۔ کاغذ رنگین عمدہ—

شاہنامہ قاسم گنابادی مؤلف اسکا بہت کامل اہل زبان مشہور شخص ہے یہ تتبع شاہنامہ فردوسی زور طبع دکھایا ہے حالات جنگ شاہان فارسی عمدہ طرز سے لکھی—

وقائع نعمت خان عالی حالات عالمگیر سوانح دکن—

جنگنامہ تصنیف نعمت خان عالی سے مشتمل جنگ شہزادگان عالمگیر عبارت

المسمیٰ بہ
تصنیف